

تفسیر درمستور

جلد ششم

(ایضاح)

امام اجلان الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی

(ترجمہ)

ضیاء دانش پیر محمد کریم شاہ لائبریری

(مترجمین)

سید محمد اقبال شاہ، محمد بوستان، محمد انور گھالوی

ادارہ ضیاء المصطفین پیر و شریف

ضیاء المشران پبلیکیشنز

لاہور، کراچی، پاکستان

مجلس حقوق اطفال : شرعاً محفوظ ہے

نام کتاب	تفسیر: منہاجتہ محمد ابراہیم صاحب
مصنف	امام جمال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الاسلامت علی محمد رحمہ اللہ شاہ انازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد یونس، مولانا محمد انور مسکانوی
ترجمہ گرائی	منہاجتہ مولانا ابراہیم محمد علیہ رحمۃ اللہ علیہ، بحیرہ شریف
	ادارہ ضیاء المسلمین، بحیرہ شریف
	قانونی اشاعتی احمد خان، انور سعید، لاہور
سلسلہ اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	طلحان محمد حنیف البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
قیمت روپے	12 31
قیمت	ال سیٹ

منہ کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

14- اقبال سٹریٹ، لاہور۔ 7221953 فکس: 042-7238010

9- بنگلہ کمپنڈ کیت، لاہور۔ 7225085-7247350

14- اقبال سٹریٹ، لاہور۔ 7221953

فون: 021-2212011-2630411 فکس: 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فهرست مضامین

98	فَرَحِبَ لِيَوْمِ تَلَايَهِمْ لَمَّا رَأَى الْقَائِمُ	9	فَرَحِبَ لِيَوْمِ تَلَايَهِمْ لَمَّا رَأَى الْقَائِمُ
100	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ	10	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ
103	سُورَةُ النِّسَاءِ	11	سُورَةُ النِّسَاءِ
103	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ	14	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ
111	فَرَأَى الْقَائِمُ فِي الْقُرْآنِ التَّكْوِينَ لِقَوْلِهِ	14	فَرَأَى الْقَائِمُ فِي الْقُرْآنِ التَّكْوِينَ لِقَوْلِهِ
112	لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ	17	لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
113	إِذْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْفُرْقَانَ إِذْ أَخَذْنَا	18	إِذْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْفُرْقَانَ إِذْ أَخَذْنَا
115	إِلَّا لِيُظْهِرَهُ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَا وَرَبُّكَ	22	إِلَّا لِيُظْهِرَهُ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَا وَرَبُّكَ
116	سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا	24	سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا
117	بَلْ عَصَيْنَا أَمْرًا مِمَّا كُنَّا نُتَوَلَّى	27	بَلْ عَصَيْنَا أَمْرًا مِمَّا كُنَّا نُتَوَلَّى
119	قُلْ لِمَنْ عَصَيْنَا أَمْرًا مِمَّا كُنَّا نُتَوَلَّى	28	قُلْ لِمَنْ عَصَيْنَا أَمْرًا مِمَّا كُنَّا نُتَوَلَّى
120	لِيُصْرَفَ عَنْكُمْ فَرَأَى الْقَائِمُ فِي الْقُرْآنِ	30	لِيُصْرَفَ عَنْكُمْ فَرَأَى الْقَائِمُ فِي الْقُرْآنِ
128	وَمَنْ أَمَرَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُعْتَدٍ إِلَّا غَيْرُكُمْ	32	وَمَنْ أَمَرَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُعْتَدٍ إِلَّا غَيْرُكُمْ
138	وَجَعَلْنَا أَمْوَالَهُمْ أَغْنَىٰ عَنْهُمْ	35	وَجَعَلْنَا أَمْوَالَهُمْ أَغْنَىٰ عَنْهُمْ
141	لَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ وَإِنَّا لَنَاقِفُونَ	38	لَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ وَإِنَّا لَنَاقِفُونَ
145	مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي يَدْعُو إِلَى الْبِرِّ	38	مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي يَدْعُو إِلَى الْبِرِّ
151	سُورَةُ الْحَجَرَاتِ	39	سُورَةُ الْحَجَرَاتِ
151	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ	45	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ
152	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ	46	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ
158	إِنَّ كَثِيرًا مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَدْعُواكُمُ	47	إِنَّ كَثِيرًا مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَدْعُواكُمُ
162	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ	50	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ
168	وَأَن تَقُولُوا مِمَّا كُنَّا نَقُولُ	89	وَأَن تَقُولُوا مِمَّا كُنَّا نَقُولُ
172	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ	97	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الَّذِينَ يَدْعُواكُمُ

473	سوره طه	358	فیهون فیضات جنان
473	تثقیل مدالی تسویت ذوقی زلیخا	367	سوره اعراف
495	خفیه آیه هجرتین المیزان الخرجا من دیا به	367	ایزاد هفت ابرامه
500	و ان یمن حاد من بعد الله یعلو یون بیا	374	و شمس و عاقله
500	تشیخ المیزان من طایفه توبیخه و ذوق و یان آصر جید	380	و اعظم طریق جبریل و میکائیل
514	و انزل فی القرآن علی حبیب تراشیده	387	و انصبا یلیس انما انصبا یلیس
519	یا نیا الی من استولوا تشنه و غدا می	390	و اقوت یلکم فاشکون
527	عقل انداز یلکین تعلیم و یلکین المیزان	403	قل ان شمس یوقد فی المیزان
527	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج	416	سوره الاحزاب
537	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج	416	سوره الاحزاب
546	سوره الاحزاب	422	ایزاد هفت ابرامه و ان شمس یوقد فی المیزان
546	سوره الاحزاب	424	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
550	سوره الاحزاب	432	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
554	سوره الاحزاب	435	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
554	سوره الاحزاب	437	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
556	سوره الاحزاب	440	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
558	سوره الاحزاب	444	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
577	سوره الاحزاب	447	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
577	سوره الاحزاب	447	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
581	سوره الاحزاب	460	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
588	سوره الاحزاب	462	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
591	سوره الاحزاب	465	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
591	سوره الاحزاب	468	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
593	سوره الاحزاب	469	یا نیا الی من استولوا ذوق انکم فوجست مخرج
595	سوره الاحزاب		

1120	سورۃ قمر	1035	سورۃ النین
1128	یٰٰلَیْلِہِ قُرَیْشِ	1035	ذالشہب ذالفریثون
1128	سورۃ الماعون	1043	سورۃ احسن
1136	اَمَّا یٰٰدِیْنِیْ اِنِّیْ فِیْ کِتَابِہِا لَکَیْنِیْ	1043	اَلْاَرۡضُ سِوۡہِا یٰٰدِیْنِیْ فِیْ حَلۡوِیْ
1136	سورۃ النازع	1052	سورۃ القدر
142	یٰٰذَا عَظِیْمُکَ السَّوۡرُ	1052	یٰٰذَا السَّوۡرۃُ الّٰتِیۡۃُ الْقُدۡسِی
1142	سورۃ الکافرون	1071	سورۃ النین
1151	قُرۡآۡنُہِا الْکَیۡرُ زَیۡن	1071	لَمۡ یَکُنۡ اِلَیَّ یٰۤیۡنُ غَیۡرُہِا مِۡنۡ اَصۡلِ الْکُتُبِ
1151	سورۃ النسر	1077	سورۃ النزل
1156	اِذَا جَاۤءَ عَصٰیہِا سَوۡءُ الْفِتۡنِ	1077	اِذَا السَّوۡرۃُ اَنۡزَلۡنَاہِا
1156	سورۃ المہج	1087	سورۃ الحارث
1163	ثَلٰثَ مَرَّۃٍ اِلَیَّ لَہِیۡ وَثَنَہِا	1087	ذالعمیۃ صلیحہا
1163	سورۃ الاعلا	1094	سورۃ القدر
1167	قُلۡ لِّہِا اٰخِرَہُ	1094	اَنۡفَاسِ عَدَہُ
1167	سورۃ الغلق	1099	سورۃ الحجۃ
1183	قُلۡ اَلۡہُوۡدُ یٰۤہِیۡرُۃُ الْعٰقِلِی	1099	اَللّٰہُ سُبۡحٰنَہُ
1183	سورۃ الزمر	1113	سورۃ النسر
1194	قُلۡ اَلۡہُوۡدُ یٰۤہِیۡرُۃُ الْاٰقِلِی	1113	ذالنسر
1194	سورۃ فتح اور سورۃ محمد سے متعلقہ روایات کا ذکر	1115	سورۃ الحجۃ
1197	مَدۡرُہِا مَآءُ فَتَرۡقَۡۤیۡ	1115	ذٰلِجۡنِ عَصٰیہِا وَفَتَرۡقَۡۤیۡ
1201		1120	سورۃ الفیل
			اَلۡبَشَرُ کَیۡفَ فَعَلَۡہِا یٰۤہِیۡرُۃُ اَصۡحٰبِ الْفِیۡلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں نے اس سے شروع کیا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ اسے میری کتاب بنائے۔

حَبْرَ الشَّامِ يُزِيلُ الْكِتَابَ مِنَ الْيَدِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا أُعْمُوا وَاعْمُرُوا صُورًا

”اے ہم! ان لوگوں کو جو یہ کتاب اللہ کی طرف سے جو حرب یا غالب اور سب سے زیادہ نصیب ہو کر آیا ہے ان لوگوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مٹا دیں گے۔ اور ان کے لئے جو چیز ہے جس سے انہیں یاد دلا رہا ہے وہ سب بے اثر ہو جائے گا۔“

یہ آیت مبارکہ پر حوالہ دے کر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا سورۃ حکم (انقلاب) کو مکرر سننا نازل ہوا۔

یہ آیت مبارکہ پر حوالہ دے کر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ قول بیان کیا ہے کہ

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے سورۃ حکم پڑھائی اور یہ سورۃ انقلاب ہے۔ آپ نے فرمایا: اسی سورۃ کی آیات حسبِ ممکن سے یاد کرو۔

یہ آیت مبارکہ پر حوالہ دے کر حضرت انس رضی اللہ عنہما نے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے سورۃ حکم پڑھائی اور یہ سورۃ انقلاب ہے۔ آپ نے فرمایا: اسی سورۃ کی آیات حسبِ ممکن سے یاد کرو۔

قُلْ أَسْمِعْتُ مِمَّا نَادَعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا حَقَّقُوا مِنْ

الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ ۚ يَتَوَلَّىٰ سِكِّينَ مِّن قَبْلِ هٰذَا ۚ
أَشْرَاقٌ مِّنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ وَمَن أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ
اللَّهِ مَن لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنِ دَعَائِهِمْ
غَافِلُونَ ۚ وَإِذَا حِشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءُ وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ
كُفْرِينَ ۚ وَإِذَا أَثْلُ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا يَنبَغِي قَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا لِمِذْحَقٍ
لَّمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۚ أَمْ يَقُولُونَ افْعَلْهُ قُلُوبُ
إِنَّا فَعَلْنَاهُ فَلَا تَكْفُرُونَ ۚ بَلَىٰ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَشَهِيدٌ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفْعِلُونَ فَبَلِّغْ
كُلِّ بِهِ شَهِيدًا وَبَيِّنْ لَهُمُ الْآيَاتِ الَّتِي هُمْ يُرْجُونَ ۚ وَهُوَ الْعَظِيمُ الرَّحِيمُ ۚ

اور مسجد بن مسعود رحمہ اللہ نے مسلمانوں میں یہ کہنے سے منع کیا کہ اللہ کی بات سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے بارے میں جو چیز کہیں کہے، وہ سب سچ ہے۔ یہ کہہ کر انہی میں سے ایک نے کہا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس کی قطعاً خبر لی جو اللہ کے رسول ہیں سو اللہ کی سوگند ہے کہ میں نے یہ نہیں سنا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔

اور محمد بن حنفیہ اور ابن مردودہ نے یہ کہا کہ اللہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں سے ایسا کہی جیسا کہ اللہ نے تم سے فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔

اور ابن مردودہ نے یہ کہا کہ اللہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں سے ایسا کہی جیسا کہ اللہ نے تم سے فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔

اور ابن جریر رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں سے ایسا کہی جیسا کہ اللہ نے تم سے فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔

اور ابن جریر رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں سے ایسا کہی جیسا کہ اللہ نے تم سے فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔

اور ابن جریر رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں سے ایسا کہی جیسا کہ اللہ نے تم سے فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعَ عَالَمِينَ الرَّسُولِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا يَكُنْ مِنْ
أَشْقِيَاءِ إِلَّا مَا يَنْزِلُ مِنَ رَبِّكَ

”آپ کیسے شکی کوئی؟ اے رسول! میں نے خود کو (اپنے آپ میں) نہیں دیکھا کہ میں نے کیا کیا یا میرے ساتھ اور کیا کیا یا میرے ساتھ۔ میں تو میری طرف کی جاتی ہوں اور میں نہیں ہوں۔“

اور ابن جریر رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں سے ایسا کہی جیسا کہ اللہ نے تم سے فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔ انہی میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا۔

(آر آں) تو اس کی تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں ہے تاکہ بروقت خبردار کر دے ظالموں کو۔ پور غرضی ہے ٹیکو کاروں کے لیے۔ بے شک جن لوگوں نے کیا ہوا ہمارا دیکھا ہے۔ پھر وہ اس پر جرات قدم ہے پس کوئی خوف نہیں انہیں اور نہ وہ ٹھکن ہوں گے۔ یہی دیکھتی ہیں ہمیشہ وہیں گئے اس میں یہ جزا سے ان ٹیکوں کی جڑ دیکھا کرتے تھے۔

ہام جہد میں جہاد اور اہل جہاد و جہاد اللہ نے حضرت ثناء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل نے کہا: مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ہم یا وہ عزت والے ہیں اور ہم بہتر اور افضل ہیں۔ پس اگر اس دین میں خیر اور بھلائی ہو تو خدا اس خاص آدمی میں قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہ لے جاتے۔ پس مذکورہ آیت نازل ہوئی: **وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَئِنْ دُعِيَ اللَّهُ إِلَى اللَّهِ فَنَدْعُوهُ وَخَوْنُ بَنِي إِسْرَءِيلَ** سے یہ روایت بیان کی۔ یہ کہ حضرت ترقی قادیان کا عظیم بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز تھی۔ جو آپ سے پہلے شرف پا سلا ہوئی۔ کہ کا نام زہرہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسلام قبول کرنے کے سبب مارا کرتے تھے۔ تو کافر پیش کیا کرتے تھے اگر یہ دین بہتر ہو تو زہرہ اس کی طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی **وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَئِنْ دُعِيَ اللَّهُ إِلَى اللَّهِ فَنَدْعُوهُ وَخَوْنُ بَنِي إِسْرَءِيلَ**۔

امام جبریل رضی اللہ عنہ نے حضرت سرمد بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فساد اور فساد کے بہت سے لوگ فتنہ میں تھے۔ وہ کہا کرتے تھے: اگر اس دین میں بھلائی اور خیر ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کی طرف ہل کرنے کی ترقی نہ دیتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے پہلے اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرماتا۔

وَوَضَّيْنَا لِلنَّاسِ إِلَى دِينِهِمْ أَحْسَنَ حَكْمَةٍ أُمَمٍ كُرْهًا وَوَضَّعَهُ كُرْهًا وَحَسَنَهُ وَخَسَلَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغُوا لَبْسًا ذُو بَدَنٍ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ آلِي وَإِنِّي وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي دِينِي بِمِثْلِ الَّذِي كُنْتُ لَكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ⑤ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ تَسُقُّهُمْ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَتَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِينَ كَانُوا آبَاءَهُمْ عِدُوًّا ⑥

”اور ہم نے تم کو دیا ہے انسان کو کچھ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے (اپنے قسم میں) اچھا دیکھا اس کو اس کی ماں نے بڑی شفقت سے اور جہاں اس کو بڑی تکلیف سے۔ اور اس کے صل اور اس کے دوزخ جہاں نے تک

تھیں بیٹے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری قوت کو بھینچا اور پوچھیں: میں کیا سزا پاؤں گا؟ عرض کی کہ میرے رب! تجھے واللہ بات تو حق دکھائی کہ میں شکر و ذکر کرتا رہا۔ میں نے اپنی نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا، اور میں اپنے نیک کاموں میں جن کو تو پسند فرمائے اور صلہ (اور شد) کو میرے سبب میری اولاد میں راجع کر دے۔ بے شک میں تو بہت بڑا نیک بن گیا ہوں اور میں تیرے حکم کے سامنے سر جھکاؤں گا۔ میں نے یہاں سے ہوں۔ لیکن وہ (غوث الغیب) میں قبول کرتے ہیں ہم جن کے بہترین اعمال کو اور درگزر کرتے ہیں۔ جن کی برائیوں سے وہ جہنم میں سے ہوں گے۔ یہ (اللہ کا) سچا وعدہ ہے جو (خیر برکت سے) کیا گیا ہے۔

امام ابن مساکر نے بھی رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: مذکور در اس آیتیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تفسیر ہو گئیں۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت کاہر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا کہ: حَلَلْتُہُ اللہُ عَلَیَّ مَا کَانَ عَلَیَّ کُلِّ شَیْءٍ لِّی سَلِّیَ عَلَیَّ اَوْ یُحَقِّقَیَ بَرَأءَتِیَ کَرِّہَہُ عَلَیَّ اللہُ نَعْمَ۔

احمد بن عبد بن حمید نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے: وَ حَلَلْتُہُ اللہُ عَلَیَّ اَوْ یُحَقِّقَیَ بَرَأءَتِیَ کَرِّہَہُ عَلَیَّ اللہُ نَعْمَ کے پڑھا ہے۔
ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمارے ایک آدمی نے قبلہ مسجد کی ایک عورت سے شادی کی۔ جب چھ ماہ تک نہ سوئے تو اس عورت نے ایک بیٹے کو جنم دیا۔ تو اس کا خاندان حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا۔ تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن جو یہی خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کہا: آپ کیا کر رہے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے چھ ماہ مکمل دینے کے بعد بچہ جنم دیا تو اس کا ہو سکتا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے نہیں سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ حَلَلْتُہُ اللہُ عَلَیَّ اَوْ یُحَقِّقَیَ بَرَأءَتِیَ کَرِّہَہُ عَلَیَّ اللہُ نَعْمَ (اور میں نے اس کے حل اور اس کے دورہ جزائے تک میں بیٹے تک گئے) اور مزید فرمایا: حَوْلَ لَکِنِّیَ کَیْفَ یُحَقِّقُ (بجز وہ کیسی؟) میں اپنے بچوں کو کس دو سال دورہ چائیں؟ تو آپ چھ ماہ کے اسکتے پانی پاتے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا میں اسے نہیں سمجھا۔ مجھ پر نادم ہے کہ میں اس عورت کی خبر لوں۔ چنانچہ انہوں نے اسے اس حال میں پایا کہ اس کا نام تمام کر دیا گیا تھا (یعنی اسے رجم کیا جا چکا تھا) اور اس نے اپنی بہن کے لیے یہ قول کہا تھا: اے بہن! تو میرے بارے میں فرزند نہ آئے۔ قسم بخدا اس آدمی کے سوا کسی نے میری شرم گاہ کو دکھا نہیں سیر۔ راوی کا بیان ہے: مجھ وہ بچہ حیران ہوا اور اس آدمی نے اس کا اعتراف کر لیا اور اس کی سب سے زیادہ مشابہت اسی کے ساتھ تھی۔ راوی نے کہا: اس کے بعد میں نے اس آدمی کو دیکھا کہ وہ مسلسل اپنے ستر پر پارہاں تھا۔

امام عبد الرزاق، محمد بن حمید، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ کی سند سے ابوہریرہ بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی۔ اس نے چھ ماہ بچہ جنم دیا تھا۔ تو آپ نے اصحاب کو بلوایا اور اس کے بارے میں استفسار فرمایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کے لیے رجم

جانتے۔ اور نہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی امید رکھے کہ وہ سید اللہ تعالیٰ سے کہن خاصہ حق ہے۔

وَالَّذِي قَالَ لِوَالَيْدِيكَ أُفٍّ لَّكَ مَا أَتَعْلَمُ نَبِيَّ أَنْ أَخْرَجَ وَقَدْ خَبَتْ
الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۖ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيُنَاجِيَنَّكَ إِبْرَاهِيمُ ۖ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ
حَقٌّ قَبْلُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هُوَ
عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ
إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ مِمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُؤْتِيَهُمُ
أَعْمَالُهُمْ وَأَهُمْ لَا يُفْضَحُونَ ۝

”اور جس نے کہا اپنے والدین کو ایسا کہ تم مجھے نہ ملکہ کہہ رہے ہو اس کی کہ میں (خبر سے)
نکالا جائز گا حالانکہ گزر چکی ہیں ان کی صدیوں مجھ سے پہلے (ان میں سے تو کوئی اب تک زندہ نہ ہوا) اور اس کے
والدین باؤ کا الہی میں فریاد کرتے ہیں (اور اسے کہتے ہیں) میرا خاندان خراب ہو ایمان لے آ، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا
ہے (جواباً) کہتا ہے نہیں ہیں یہ وہ صدیاں گزر چکیں تو لوگوں کی فرسودہ کہانیاں۔ مکی وہ (بدبخت) ہیں جن پر
ثابت ہو چکا ہے عذاب کا فرمان ان فرسودوں میں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں جنوں اور انسانوں میں ہے۔
بے شک وہ دوسرے گمراہ تھے۔ اور ہر ایک کے لیے مرتبے ہوں گے ان کے اعمال کے مطابق۔ اور اللہ
تعالیٰ پورہ پورا دے گا انہیں ان کے اعمال کا بدلہ اور ان پر عظیم عذاب کیا جائے گا۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یوسف بن زکریا سے روایت بیان کی کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے
عروان کو کچھ زہر بخشا تو فرمایا: میں نے خطبہ پڑھا اور یہاں معاویہ کا ذکر کرنے لگا تا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد یزید
کی بیعت کی جائے۔ تو حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہا۔ اس پر عروان نے کہا: اسے بھڑکاو۔ تو وہ حضرت ام
المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہو گئے اور وہ آپ کو گرفتار کر کے۔ تو عروان نے کہا: یا آیت الہی کے بارے
میں نازل ہوئی: وَالَّذِي قَالَ لِوَالَيْدِيكَ أُفٍّ لَّكَ مَا أَتَعْلَمُ نَبِيَّ أَنْ أَخْرَجَ وَقَدْ خَبَتْ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۖ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيُنَاجِيَنَّكَ إِبْرَاهِيمُ ۖ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ قَبْلُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ اُولَٰئِكَ الَّذِينَ هُوَ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے میں قرآن کریم میں کوئی شے نازل نہیں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے میرا ہڈ زہر نازل فرمایا۔

امام عبد بن حمید انسائی: ابن منذر و حاکم آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابی ہریرہ نے بھی اسے زیادہ سے یہ قول
میں کیا ہے: جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے لیے بیعت کی۔ تو عروان نے کہا: یہ حضرت ابو بکر صدیق
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی سنت ہے۔ تو عبد الرحمن نے کہا: یہ یہ قول اور نصیر کی سنت ہے۔ تو عروان نے کہا: یہی ہے وہ جس
کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَالَّذِي قَالَ لِوَالَيْدِيكَ أُفٍّ لَّكَ مَا أَتَعْلَمُ نَبِيَّ أَنْ أَخْرَجَ وَقَدْ خَبَتْ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۖ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيُنَاجِيَنَّكَ إِبْرَاهِيمُ ۖ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ قَبْلُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ میں جب یہ خبر ام المومنین عائشہ

سیدہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا: مردان نے جھوٹ بولا ہے۔ مردان نے جھوٹ کہا ہے۔ تم جدا دو اس طرح نہیں۔ مگر میں اس کا کام لیتا چاہتا ہوں جس کے بارے میں یہ آیت نازل کی گئی تھی میں اس کا دوسرے سکتی ہوں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مردان کے باپ پر لعنت کی ہے تو یہ اس کی مطلب میں تھا۔ پس مردان اللہ تعالیٰ کی لعنت سے نکلنا چاہتا تھا۔ (۱)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ نبیوں نے فرمایا میں مسجد میں ہی تھا جب کہ مردان نے خطبہ پڑھا تو اس نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کے دل میں مزید کئے بارے میں انتہائی اچھی رائے پیدا کر رکھی ہے اور انہوں نے اسی غرض سے یہ خطبہ منتخب کیا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں فرمایا ہے۔ پس حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ حرف کی مست ہے؟ یا شہر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ اپنی اولاد میں سے کسی کو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کیا ہے۔ اور نہ اپنے اہل بیت میں سے کسی کو۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صرف اپنی اولاد کی عزت و تکریم اور ان پر رامت و رحمت کی خاطر ہی خلیفہ بنایا ہے۔ یہ کہ مردان نے کہا: یہ تو یہی نہیں ہے جس نے اپنے والدین کے لیے کہا: "یٰٰ اٰہل بیت! (تمہارے دل پر انور ہے؟)" تو حضرت عبدالرحمن نے کہا: کیا تو ہی سنو ان کا بیان نہیں کہ میرے باپ پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی؟ (مردان کا بیان ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو فرمایا: "اے مردان! کیا تو نے عبدالرحمن کو اس طرح باغیہ کہا جس؟" تو نے جھوٹ بولا ہے۔ تم بھلا! جو کہ اس میں نازل ہو، ہے وہ فحش و زانیہاں کے بارے میں نازل ہوا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا یہ آیت ابن ابی بکر کے بارے میں نازل ہوئی۔ (۲)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے اپنے والدین کو کہا مالا نیکہ و در رؤس اصنام قبول کر چکے تھے اور وہ خود ملامت لانے کا کار کردار کرتے تھے اور وہ دونوں اسے اسلام لانے کا حکم دیتے تھے اور وہ دونوں دوزخ کو دیکھ کر تھک رہے تھے اور ان کی تھک رہ کر تھک کر تھک رہے تھے اور ان کے غلام کہا ہے: غلام کہاں ہے؟ اور اس سے مرد قریب کے دو مشائخ تھے جو مر چکے تھے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے اسلام قبول کیا اور اپنے اصنام کو خوب اچھا کیا۔ پس ان کی توبہ (کی توبہ) اس آیت میں نازل ہوئی: "وَنُظِکُمْ وَجْہًا مُّعْلَنًا۔"

امام عبدالرزاق اور ابن مردویہ نے بیہاد کی سند سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت امیر المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ آپ اس بات کا انکار کرتی تھیں کہ یہ آیت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ فرماتی تھیں: یہ آیت غلام بن غلام کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور آپ ایک آدمی کو ہم بھی کہتی تھیں۔ (۳)

۱۔ مستدرک حاکم کتاب التمن جلد ۵ صفحہ 528 (8483) دارالکتب العلمیہ بیروت

۲۔ تفسیر طبری از زبیر آجہ جلد 28 صفحہ 25 دارالحدیث والکتاب بیروت

۳۔ تفسیر دارقطنی اور آیت ذیل جلد 3 صفحہ 20 (2857) دارالکتب العلمیہ بیروت

کہا کرتے تھے، تم خداوندِ تعالیٰ کی جتنی عبادتوں میں کریں گے کہ تم میری باتیں پسوندے سے گزرو گے۔ ان کے لیے بے حد عفو و رحمت ہے۔ اور تم کو وہ عکاس کے، دے گا جو میں کہوں گا۔ اس لیے اس کی روایتیں پکار جائیں۔ اور تم تمہیں کہے۔ اسے عفو و رحمت کے لیے جو ہے اس میں فیضانِ باقی ہے۔ تم کہو کہ سب زنجیروں کی انگوٹھیوں کی مانند ہو جائے۔ اس سے تمہیں اور میرے بی بی میں۔ بلکہ تم کو یہ اور دے رہے ہیں۔ ان کے بی بی میں اور جنتوں وہاں رکھیں۔

کیونکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو پرامت دے کر ہے۔ اَوْ قَبِلْتُمْ صَبِيْتُمْ۔ (۱)

امام ابو نعیم نے عبد الرحمن بن ابی بکر بن عبد اللہ خاتون سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس عراق کے جو لوگ آئے تو آپ نے انہیں دیکھ کر وہ کھڑے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اے غلامِ عراق! ان میں چاہوں کہ میرے لیے اس میں ممد و کفایت دیا جائے میرا تبارے لیے کیا جاتا ہے تو میں یقیناً دیا کرتا ہوں۔ لیکن ہم جو لوگو کہتے ہیں کہ وہ اس کی آخرت کے لیے جاتی رکھتے ہیں۔ ان قوم نے نہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے بارے میں فرماتا ہے: اَوْ قَبِلْتُمْ صَبِيْتُمْ فَاِنْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ۔ (۲)

امام ابو نعیم نے اس حدیث پر آیت کے ضمن میں حضرت قی و در رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جہاں لوگوں کو دیا میں اپنی بیٹیوں کو نکاح کرتے ہیں۔ آؤں اپنی بیٹیوں کو نکاح کرتے ہیں۔ اگر وہ نکاح کر لے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت نہیں ہے۔ فرمایا: لیکن یہ بتاؤ گے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اگر میں چاہوں تو میں تم سے چھوڑ دوں گا۔ تمہاری سکنائیوں کو رہا کر دے گا۔ لیکن میں اپنی بیٹیوں کو بچتا ہوں۔ اور تمہیں یہ بھی بتاؤ گے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ و تمام تشریف سے تھے تو آپ کے لیے ایسا کھانا تیار کیا گیا۔ جس کی پیش کش کھانا اس سے نہیں آتی۔ کچھ تھوڑے تو آپ نے فرمایا یہ مارے ہے ہے تو ان مسلمان غلوؤں کے لیے کیا یہ جہنم کی آغوش میں چلے گئے اور انہوں نے ان کی روٹی بھی خوب سیر ہو کر نہ خالی رہی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان کے لیے جنت ہے۔ یہ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں قنوں سے چمک پڑیں اور فرمایا: اگر جہنم کے لیے تو میری چیزیں ہیں وہ ان کے لیے جنت ہے تو پھر وہ جنت بہت دور نہیں گئے ہیں۔ (۳)

امام ابو نعیم نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شہد بلا پائی بیٹھی کیا گی۔ تو آپ نے فرمایا: جس عکاس کی تعلیم کو روزِ رست نہیں کرتے۔ یہ فلاں کو چاہو۔

امام عبد بن ابی ریحہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شہد بلا پائی بیٹھی کیا گی۔ تو آپ نے فرمایا: جس عکاس کی تعلیم کو روزِ رست نہیں کرتے۔ یہ فلاں کو چاہو۔

امام عبد بن ابی ریحہ نے وہاب بن کیمان سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ

انہوں نے اُپایا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں کچھ گوشت ہاتھ میں لکے ہوئے تھا۔ تو آپ نے پوچھا: اسے جو بڑا کباب ہے اس نے کیا کیا؟ یہ گوشت ہے۔ میں نے اپنی مورتوں کے لیے اسے درم کے بدلے خریدا ہے۔ انہوں نے اس کی خواہش کی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: یہ تو میں سے کوئی بھی دھپ کسی شے کی خواہش کرتا ہے تو وہ اسے ہزار کرا لیتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی ایسی چیز نہیں لےتا کہ وہ اپنے ہاڑی واپس پٹنہ اور بھلی کے لیے بھوک برداشت کرے؟ یہ آیت لوں میں تھی ہے: **أَذْهَبْتُمْ طَيْبَاتِنِي حَتَّىٰ لَقِيتُمُ اللَّذَّةَ فَأَرَمْتُمُوهَا**۔ نہ، بھلی نہیں پالی حتیٰ کہ قریب ہے کہ تم بھی اس سے بھلی نہ پاؤں۔

امام ابن سعد اور حمید بن حمید رحمہما اللہ نے حمید بن جلال رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کاکڑ اوقات غصص شام کے کھانے پر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ آکھنے ہوتے۔ لیکن جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو غصص کھانے نہ کھاتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھاتے۔ تو انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میرے گھر والے میرے لیے جو کھانا تیار کرتے ہیں وہ آپ کے کھانے کی نسبت زیادہ نرم ہے۔ اور میں ان کے کھانے کو آپ کے کھانے کی نسبت زیادہ پختہ کرتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری دل چاہیے روئے اسے کھانے میں نہیں آس میں جو ہوں تو میں ایک سو تازہ مکرئی کا جھولی مکر کا پتہ نہ کر کے کھادوں۔ اس کے بولنا کار لیے جائیں اور اسے بھوکا جائے۔ پھر میں آٹے کے بارے حکم دوں کہ اسے بڑا کیک کپڑے میں چھانچوئے اور بھروسے سے نرم نرم روٹی پٹائی جائے۔ میں ایک مدہ سٹشش کے بارے حکم دوں جسے پانی کے کیک پر اسے برتن میں ڈال دو جائے۔ یہاں تک کہ نہ فارنگ برتن کی آنکھ کی طرح سرخ ہو جائے۔ غصص نے عرض کی: میں جو کھانوں آپ ہمہ کھانوں کو پوچھتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری ماں تجھ پر روئے۔ مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے بقصد قدرت میں میری چوں ہے اگر مجھے یہ پینڈ نہ ہوتا کہ قیامت کے دن ان نیکیوں میں کی کر دل جائے گی۔ تو میں ضرور تیرے ساتھ ہوں اور نرم کھانوں میں شریک ہوتا۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ امام احمد رحمہ اللہ علیہم نے ازہر میں حمید بن حمید اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے اُحلیہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت یہ کی ہے کہ اہل بخرد کا ایک وفد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ کے لیے سرور کھانے پر کوئی چیز تھی۔ کبھی نرم دیکھتے کہ اس پر زخون کا تیل لگا یا کھاتے۔ کبھی ہم دیکھتے کہ تھی لگا گیا ہے اور کبھی دیکھتے کہ اس پر دو دو لگا ہوا ہے۔ کبھی دیکھتے کہ اس پر فلنگ گوشت کا قیرہ لگا گیا ہے اور کبھی ہم دیکھتے کہ اس پر گوشت کا مرن لگا کر لگا گیا ہے۔ لیکن یہ بہت کم ہوتا۔ دوا کی جان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں فرمایا: قسم بخدا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے کھانے کو کھانڈ کر رہے ہو۔ اللہ کا قسم اگر میں جو ہوں تو میں تم سب سے اچھا کھانا کھاؤں اور مدہ لباس پہنوں اور دھمی زندگی گزاروں۔ قسم بخدا میں مرجانی، شیر، گوشت بھرنے، ریشی (جودانی اور زخون سے نہئی جائے) اور پٹی ہوئی ہتھریوں سے ادا لقمہ نہیں ہوں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ان کے اپنے اذلال کے جب ہر دلائی ہے اور فرمایا ہے: **أَذْهَبْتُمْ طَيْبَاتِنِي**

اور ان کے ساتھ اور ان کے پیچھے جا کر۔ حضرت میں جہاں میں اللہ عزوجل ہے۔ اے ایمان والو! یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جا کر۔

اور ایشی ہی تمام رسد اعلیٰ نے اہل حق میں رضی اللہ عنہم کے جتنے بیان کیا ہے کہ تو لوگوں میں خیر اور برائی کی دو راہیں ہیں۔ ایک راہ کی طرف اگر تم جانا چاہو تو اس راہ میں ہونے والی باتیں یہ ہیں: شایہ، دانی، اعتقاد، اور دوری۔ دوسری راہ کی طرف اگر تم جانا چاہو تو اس راہ میں ہونے والی باتیں یہ ہیں: لوگوں میں سب سے اچھا اور بہترین کھانا، خیر سے سب سے برا کھانا، برکت سے سب سے کم برکت، اور پانی و آبی میں چھٹا اور صحت کے مقام پر سب سے کم مقام۔

امام ابن حجر عسقلانی نے بیان فرمایا ہے کہ: (مخبر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: یہ حدیث شریک ایک ہے۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ثوبان رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: اختلاف شام میں ایک پر (۱۵) ہے۔ (۱۳)

اہم انگریزوں نے مسلمانوں سے عداوت نہ رکھنا چاہی تھی۔ یہ قول، یہاں سچے کماحقہ کے مبارک مہمان ہے۔ (4)

امام ابن جریر، محمد بن یحییٰ، ابی حنیفہ، احمد بن حنبل، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابی یوسف، مالک، شافعی نے بیان فرمایا کہ اختلاف سے مراد جھگڑنا یا جدوجہد کرنا ہے۔ (5)

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا جائے کہ میں یہ جیسا کہ احادیث کے علاوہ کچھ نہیں جانتا تھا۔

امام ابن کثیر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اختلاف سے ہم دوسرے زمین و آسمان کے ٹکڑے ہیں۔

الہام ان جری نے بیان کیا ہے کہ حضرت نوحؑ رات کے صبح وقت خلیج میں تشریف لے گئے اور فرمایا:

تَعْبُدُوا اللَّهَ حَتَّىٰ تَرْضَىٰ لَاحِقَ الْأَمْرِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كَثْرَتُ السَّعْيِ وَلَا يَصْلَحُ لَكَ خِزْيَانُ الْكَثْرِ ۚ وَذَرِكُوا مَا فِي بَيْتِهِ لِمَنِ كَانَ مَقْصُودُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَبُولُ عَذَابٍ ۚ (7)

اللہ! میں جو میرے حضرت ائمه زید و حجتہ العظمیہ سے یہ معنی نقل کر رہا ہوں۔ ہمارے ہمارے معنی ہے کہ: یہ سب محض جہل و نادانی اور

پھر یہ پہلا آیت کہ دلچسپی سے بیٹا شرمایہ پر غور لگاتے بعض علماء یہ بیعت اور بیعت کا ایک ہی معنی میں ہے۔ (۵)

فَلَمَّا رَأَوْهُ دَاعِيَاهُ فَاسْتَمْتَعِيْلًا أَوْ دَعِيْعَهُمْ قَالُوا هَذَا عَابِدٌ مُمَجِّدٌ

بَلْ هُمْ مَا اسْتَفْعَلْتُمْ بِهِ مِنْ يَخْوَعٍ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ يُذَمَّرُ كُلُّ

شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّيَ فَأَصْبَحُوا لَا يَذَرِي إِلَّا مِلَّكُكُمْ كَذَلِكَ نَجْزِي

أَقْرَبُ الْهَجَرِ مِنْ ⑤

انہیں سب انہوں نے دیکھ لیا یہ تو ان کی صورت میں کہ وہ ان کی اور ان کی طرف آ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو ان کی صورت میں کہ وہ ان کی اور ان کی طرف آ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو ان کی صورت میں کہ وہ ان کی اور ان کی طرف آ رہے تھے۔

امام بن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما نے بھی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **ہذا**
عقاربہاں مُطَفَّرٌ ہے عربیوں کا۔

[illegible]

امام عبد بن حمید، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ماجہ، مسلم، ابن کثیر نے حضرت ابوالمحسن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب تجز ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا مانگی کہ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی، اور خیر اس میں ہے اور جس خیر کے ساتھ تو نے اسے بھیجا ہے اس کا سوال کرتا ہوں۔ اور اس کے شر جو شر اس میں ہے اور جس شر کے ساتھ تو نے اسے بھیجا ہے اس سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ جس جب آسمان پر قیام نہ ہوتا تو آپ کا رنگ ستھیر نہ جاتا۔ کبھی آپ باہر تشریف لاتے اور کبھی اندر۔ اور رخ نہ پانچویں ایک طرف پھیرے اور کبھی دوسری طرف۔ اور جب بادش برسی جاتی تو آپ ستر پہن کر سے دو گھنٹے نماز نہ پاتی۔ (تو میں نے یہ سورت پیمان کی) اسی لیے میں نے اسے لے لیا۔ تو آپ ستر پہن کر نے نماز کیا تاکہ اٹھارہ بات اسی طرح اور اسی طرح قوم سے اسے کہا کہ اے اہل نماز! حفظ کی۔ (تہ)

امام ابن ابی الدین نے کتاب السحاب میں اور ابو اسحق یمنی نے العظماء میں حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اذ قال علیؑ صَافِیْہِمْ اَوْ جَوِیْہِہِمْ کی تفسیر میں یقول یوں کہ ہے کہ ان سے مراد وہاں اہل بیت ہیں جس میں قریشیوں سے پہلے ان لوگوں نے اسے پہچان کر یہ مذاہب سے متنبیہ نے شہر سے براہ راست سوار ہوا اور جو کچھ وہاں کو مشین و مکان کے درمیان گھسوں کی شکل اڑتے دیکھو۔ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور ان سے دروازہ بند کر لیے۔ لیکن ہوائی اور اس نے ان کے دروازے کو توڑ دینے اور ان پر ریت پھینک دینی۔ وہ مسلسل سات راقص اور آٹھ دن رات کے کچے گھر سے رہے۔

یہ دو کو نظر نہ ہوا۔ تو ان کے من سے کچھ نکلے تو وہ دیکھ اُس وقت کہ وہ اس کو سہارے میں جھپٹ گیا۔ اسی کے بعد یہ ارشاد فرمایا ہے:

فَاطْبِقُوا عَلَيْهِ الْأُخْرَىٰ إِنَّهُ مُسْتَطَفٌّ۔

اور ان کی اسی دوسری جگہ پر اسی واقعے کے بعد ان کے من سے کچھ نکلے تو وہ دیکھ اُس وقت کہ وہ اس کو سہارے میں جھپٹ گیا۔ اسی کے بعد یہ ارشاد فرمایا ہے:

فَاطْبِقُوا عَلَيْهِ الْأُخْرَىٰ إِنَّهُ مُسْتَطَفٌّ۔

امام طبرانی نے اس واقعے کے بعد ان کے من سے کچھ نکلے تو وہ دیکھ اُس وقت کہ وہ اس کو سہارے میں جھپٹ گیا۔ اسی کے بعد یہ ارشاد فرمایا ہے:

فَاطْبِقُوا عَلَيْهِ الْأُخْرَىٰ إِنَّهُ مُسْتَطَفٌّ۔

امام طبرانی نے اس واقعے کے بعد ان کے من سے کچھ نکلے تو وہ دیکھ اُس وقت کہ وہ اس کو سہارے میں جھپٹ گیا۔ اسی کے بعد یہ ارشاد فرمایا ہے:

فَاطْبِقُوا عَلَيْهِ الْأُخْرَىٰ إِنَّهُ مُسْتَطَفٌّ۔

امام طبرانی نے اس واقعے کے بعد ان کے من سے کچھ نکلے تو وہ دیکھ اُس وقت کہ وہ اس کو سہارے میں جھپٹ گیا۔ اسی کے بعد یہ ارشاد فرمایا ہے:

فَاطْبِقُوا عَلَيْهِ الْأُخْرَىٰ إِنَّهُ مُسْتَطَفٌّ۔

امام طبرانی نے اس واقعے کے بعد ان کے من سے کچھ نکلے تو وہ دیکھ اُس وقت کہ وہ اس کو سہارے میں جھپٹ گیا۔ اسی کے بعد یہ ارشاد فرمایا ہے:

فَاطْبِقُوا عَلَيْهِ الْأُخْرَىٰ إِنَّهُ مُسْتَطَفٌّ۔

وَلَقَدْ مَكَنْتُمْ فِيْمَا إِن مَكَنْتُمْ فِيْمَا وَجَعَلْنَا نَهُم سَمْعًا وَ أَبْصَارًا وَ

أَقِمْ وَفَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَعْيُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَقْدَانُهُمْ مِنْ
شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَصْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَّ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ ۝ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَفْنَا الزَّيْطَ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَوْلَا نَصْرُهُمُ الَّذِينَ آمَنُوا اخْتَدَوْا مِنْ دُونِ اللَّهِ
فَرَبَّانَا إِلَهُةٌ يُبْنَىٰ صَلَواتُ عَلَیْهِمْ ۝ وَذَٰلِكَ أَفْكَهُمُ وَمَا كَانُوا يَعْتَرُونَ ۝

”اور ہم نے ان کو دھوکا دیا، عطا کی جو نعمت جس میں نہیں دلی، اور ہم نے ملا کیے تھے انہیں کان، آنکھیں
لوہوں۔ لیکن ان کے کسی کام نہ آئے ان کے کان ایمان کی آنکھیں اور ایمان کے دل کی جگہ وہ نکال کر رہے تھے
اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا اور احاطہ کر لیا ان کا اس (عذاب) نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور ہم نے ہر د
کر دیے وہ گاؤں جو تمہارے اور گرد (آباد) تھے۔ اور ہم نے تلف و نہ زمین اپنی نشانیاں پیش کیں شاید وہ
(حق کی طرف) ہوسٹ آئیں۔ پس میں نے مدد کی ان کی ان ممبروں نے جنہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے
تقرب کے لیے (اپنے) خدا بنا رکھا تھا۔ بلکہ وہ تو ان سے روپوش ہو گئے اور یہ نعل ان کا: جھوٹا خدا، پیمانہ
جو وہ پندرتے تھے۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ: وَلَقَدْ عَلَّمْتُمْ قِیَاسَ
إِنْ فَتَنَّاكُمْ فِیْهِ بِمَا تُشْرِكُونَ: ”اور ہم نے ان کو دھوکا دیا، عطا کی جو نعمت جس میں نہیں دلی، اور ہم نے ملا کیے تھے انہیں کان، آنکھیں
لوہوں۔ لیکن ان کے کسی کام نہ آئے ان کے کان ایمان کی آنکھیں اور ایمان کے دل کی جگہ وہ نکال کر رہے تھے۔ اور ہم نے ہر د
کر دیے وہ گاؤں جو تمہارے اور گرد (آباد) تھے۔ اور ہم نے تلف و نہ زمین اپنی نشانیاں پیش کیں شاید وہ
(حق کی طرف) ہوسٹ آئیں۔ پس میں نے مدد کی ان کی ان ممبروں نے جنہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے
تقرب کے لیے (اپنے) خدا بنا رکھا تھا۔ بلکہ وہ تو ان سے روپوش ہو گئے اور یہ نعل ان کا: جھوٹا خدا، پیمانہ
جو وہ پندرتے تھے۔“

امام ابن منذر نے ابن جریر رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَلَقَدْ عَلَّمْتُمْ قِیَاسَ
إِنْ فَتَنَّاكُمْ فِیْهِ بِمَا تُشْرِكُونَ: ”اور ہم نے ان کو دھوکا دیا، عطا کی جو نعمت جس میں نہیں دلی، اور ہم نے ملا کیے تھے انہیں کان، آنکھیں
لوہوں۔ لیکن ان کے کسی کام نہ آئے ان کے کان ایمان کی آنکھیں اور ایمان کے دل کی جگہ وہ نکال کر رہے تھے۔ اور ہم نے ہر د
کر دیے وہ گاؤں جو تمہارے اور گرد (آباد) تھے۔ اور ہم نے تلف و نہ زمین اپنی نشانیاں پیش کیں شاید وہ
(حق کی طرف) ہوسٹ آئیں۔ پس میں نے مدد کی ان کی ان ممبروں نے جنہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے
تقرب کے لیے (اپنے) خدا بنا رکھا تھا۔ بلکہ وہ تو ان سے روپوش ہو گئے اور یہ نعل ان کا: جھوٹا خدا، پیمانہ
جو وہ پندرتے تھے۔“

امام سعید بن منصور نے بیان کیا ہے کہ ابن جریر رضی اللہ عنہما نے اس طرح قراءت کی ہے: ”وَذَٰلِكَ أَفْكَهُمُ“۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ آپ اسی طرح پڑھتے تھے: ”وَذَٰلِكَ أَفْكَهُمُ“۔
یعنی آپ الف اور کاف کو فتح کے ساتھ پڑھتے تھے۔ اور فرمایا: یہ ان کی اسٹیجی۔ (2)

[illegible][illegible]

[illegible]

اہم بین جو بریلوئی اور ابن مرادیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کس آیت کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ
 بنی مسکنین میں سے تھے۔ اور مولیٰ عنہ شہید بنے انھیں ایسی ایک اہل قوم کی طرف رسل (پیغامبر) بنا دیا۔ (3)
 اور مولیٰ نے رومہ میں اور ابن مرادیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جنات کو
 دو بار رسول اللہ ﷺ نے نبی کی طرف متوجہ کیا کیا۔ اور مسکنین کے نبی بننے کے شرف اور مہر دار تھے۔ (4)

امام ابن جریر، ابن منذر و دارالرحم نے ولس میں بیان کیا ہے کہ اسی آیت سے تصحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہاں تک پہنچیں گے کہ اپنے احوال میں سے تھے۔ اور وادی ثقل میں آپ ﷺ کی پروردگار میں حاضر ہوئے (۱)۔
امام عبد بن تیمیہ، ابن جریر اور ابوالشیخ نے اظہار میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہہ کر مائے طاب میں سے آج رات گزارنی اور میں تجوں کے متوہم ہونے کی مرافقت شراب پر آن پر صحراب (۲)۔
امام بخاری، مسلم اور ابن مردودہ یہ روایت اللہ نے حضرت سرسوت سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس رات جنات کے ساتھ دیکھا میں رات انہوں نے آپ سے قرآن کریم سنایا تو انہوں نے جواب فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو ان کے ساتھ درخت کے پاس دیکھا۔ (۳)۔

۱۱۔ امین مردود یہ اور کتنی رحمت! اللہ نے لاکھوں میں حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اللہ سے یہ

1. محمد، عبدالرحمن، 1357ھ: دارالعلوم دیوبند

بر: محمد ا. عامر، النا. الفهر: جلد 2، ص 1496، 1497، 1498، 1499، 1500، 1501، 1502، 1503، 1504، 1505، 1506، 1507، 1508، 1509، 1510، 1511، 1512، 1513، 1514، 1515، 1516، 1517، 1518، 1519، 1520، 1521، 1522، 1523، 1524، 1525، 1526، 1527، 1528، 1529، 1530، 1531، 1532، 1533، 1534، 1535، 1536، 1537، 1538، 1539، 1540، 1541، 1542، 1543، 1544، 1545، 1546، 1547، 1548، 1549، 1550، 1551، 1552، 1553، 1554، 1555، 1556، 1557، 1558، 1559، 1560، 1561، 1562، 1563، 1564، 1565، 1566، 1567، 1568، 1569، 1570، 1571، 1572، 1573، 1574، 1575، 1576، 1577، 1578، 1579، 1580، 1581، 1582، 1583، 1584، 1585، 1586، 1587، 1588، 1589، 1590، 1591، 1592، 1593، 1594، 1595، 1596، 1597، 1598، 1599، 1600، 1601، 1602، 1603، 1604، 1605، 1606، 1607، 1608، 1609، 1610، 1611، 1612، 1613، 1614، 1615، 1616، 1617، 1618، 1619، 1620، 1621، 1622، 1623، 1624، 1625، 1626، 1627، 1628، 1629، 1630، 1631، 1632، 1633، 1634، 1635، 1636، 1637، 1638، 1639، 1640، 1641، 1642، 1643، 1644، 1645، 1646، 1647، 1648، 1649، 1650، 1651، 1652، 1653، 1654، 1655، 1656، 1657، 1658، 1659، 1660، 1661، 1662، 1663، 1664، 1665، 1666، 1667، 1668، 1669، 1670، 1671، 1672، 1673، 1674، 1675، 1676، 1677، 1678، 1679، 1680، 1681، 1682، 1683، 1684، 1685، 1686، 1687، 1688، 1689، 1690، 1691، 1692، 1693، 1694، 1695، 1696، 1697، 1698، 1699، 1700، 1701، 1702، 1703، 1704، 1705، 1706، 1707، 1708، 1709، 1710، 1711، 1712، 1713، 1714، 1715، 1716، 1717، 1718، 1719، 1720، 1721، 1722، 1723، 1724، 1725، 1726، 1727، 1728، 1729، 1730، 1731، 1732، 1733، 1734، 1735، 1736، 1737، 1738، 1739، 1740، 1741، 1742، 1743، 1744، 1745، 1746، 1747، 1748، 1749، 1750، 1751، 1752، 1753، 1754، 1755، 1756، 1757، 1758، 1759، 1760، 1761، 1762، 1763، 1764، 1765، 1766، 1767، 1768، 1769، 1770، 1771، 1772، 1773، 1774، 1775، 1776، 1777، 1778، 1779، 1780، 1781، 1782، 1783، 1784، 1785، 1786، 1787، 1788، 1789، 1790، 1791، 1792، 1793، 1794، 1795، 1796، 1797، 1798، 1799، 1800، 1801، 1802، 1803، 1804، 1805، 1806، 1807، 1808، 1809، 1810، 1811، 1812، 1813، 1814، 1815، 1816، 1817، 1818، 1819، 1820، 1821، 1822، 1823، 1824، 1825، 1826، 1827، 1828، 1829، 1830، 1831، 1832، 1833، 1834، 1835، 1836، 1837، 1838، 1839، 1840، 1841، 1842، 1843، 1844، 1845، 1846، 1847، 1848، 1849، 1850، 1851، 1852، 1853، 1854، 1855، 1856، 1857، 1858، 1859، 1860، 1861، 1862، 1863، 1864، 1865، 1866، 1867، 1868، 1869، 1870، 1871، 1872، 1873، 1874، 1875، 1876، 1877، 1878، 1879، 1880، 1881، 1882، 1883، 1884، 1885، 1886، 1887، 1888، 1889، 1890، 1891، 1892، 1893، 1894، 1895، 1896، 1897، 1898، 1899، 1900، 1901، 1902، 1903، 1904، 1905، 1906، 1907، 1908، 1909، 1910، 1911، 1912، 1913، 1914، 1915، 1916، 1917، 1918، 1919، 1920، 1921، 1922، 1923، 1924، 1925، 1926، 1927، 1928، 1929، 1930، 1931، 1932، 1933، 1934، 1935، 1936، 1937، 1938، 1939، 1940، 1941، 1942، 1943، 1944، 1945، 1946، 1947، 1948، 1949، 1950، 1951، 1952، 1953، 1954، 1955، 1956، 1957، 1958، 1959، 1960، 1961، 1962، 1963، 1964، 1965، 1966، 1967، 1968، 1969، 1970، 1971، 1972، 1973، 1974، 1975، 1976، 1977، 1978، 1979، 1980، 1981، 1982، 1983، 1984، 1985، 1986، 1987، 1988، 1989، 1990، 1991، 1992، 1993، 1994، 1995، 1996، 1997، 1998، 1999، 2000، 2001، 2002، 2003، 2004، 2005، 2006، 2007، 2008، 2009، 2010، 2011، 2012، 2013، 2014، 2015، 2016، 2017، 2018، 2019، 2020، 2021، 2022، 2023، 2024، 2025، 2026، 2027، 2028، 2029، 2030، 2031، 2032، 2033، 2034، 2035، 2036، 2037، 2038، 2039، 2040، 2041، 2042، 2043، 2044، 2045، 2046، 2047، 2048، 2049، 2050، 2051، 2052، 2053، 2054، 2055، 2056، 2057، 2058، 2059، 2060، 2061، 2062، 2063، 2064، 2065، 2066، 2067، 2068، 2069، 2070، 2071، 2072، 2073، 2074، 2075، 2076، 2077، 2078، 2079، 2080، 2081، 2082، 2083، 2084، 2085، 2086، 2087، 2088، 2089، 2090، 2091، 2092، 2093، 2094، 2095، 2096، 2097، 2098، 2099، 2100، 2101، 2102، 2103، 2104، 2105، 2106، 2107، 2108، 2109، 2110، 2111، 2112، 2113، 2114، 2115، 2116، 2117، 2118، 2119، 2120، 2121، 2122، 2123، 2124، 2125، 2126، 2127، 2128، 2129، 2130، 2131، 2132، 2133، 2134، 2135، 2136، 2137، 2138، 2139، 2140، 2141، 2142، 2143، 2144، 2145، 2146، 2147، 2148، 2149، 2150، 2151، 2152، 2153، 2154، 2155، 2156، 2157، 2158، 2159، 2160، 2161، 2162، 2163، 2164، 2165، 2166، 2167، 2168، 2169، 2170، 2171، 2172، 2173، 2174،

3. فیض مرقی برہما - جلد 26، صفحہ 38، ذیل عبارت میں:

4- معجم اللغة العربية الشفوية، ج 1، ص 234 (1340) "الفرجة" 5- تفسير طبرستان، ج 1، ص 40 6- أيضاً

تمت الطبعة في شهر ربيع الأول سنة ١٤٠٩ هـ الموافق لـ ١٩٨٨ م. الناشر: دار الفکر للطباعة والنشر.

سوائے کیا گیا۔ کہ کہاں رسول اللہ ﷺ نے جنات پر قرآن کریم پڑھا؟ تو آپ نے فرمایا: آپ شیخؓ اُٹھنے ان پر ایک کھائی میں قرآن پڑھا جسے جہنم کہا جاتا ہے۔ (1)

امام مہدیؑ میرزا محمد مسلم اور تہذیبی، محمد اللہ نے حضرت وقار رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے میں نے حضرت امین مسعود بنی اللہ حضرت سے پوچھا کیا تم میں سے کوئی بدعت کی رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا۔ لیکن میر نے ایک رات آپ ﷺ کو مستقر پایا۔ تو ہم نے کہا: آپ ﷺ کو کھانا دینا ہے۔ آپ ﷺ نے نہ مانگا۔ پس کیا گیا ہے۔ کیا بولا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہم نے انبیائی تکلیف اور پریشانی کے ساتھ رات بسر کی۔ پھر فی قہم کی کیفیت یہی تھی۔ پس جو کچھ میاں ہوئی، تو ہم نے دیکھا آپ ﷺ کو اس کی جانب سے تشریف لارہے تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کو اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جنات کو دعوت دینے والا میرے پاس حاضر ہوا۔ تو میں ان کی طرف چلا گیا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنا دیا۔ پھر آپ ﷺ چلے آئے اور آپ نے ہمیں ان کے نشانات اور ان کی آگ جلانے کے آثار دکھائے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت نکر سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ بزرگ موصول کے بارہ ہزار میں تھے۔ امام ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ سات میں تھے۔ تین اہل عراق میں سے تھے اور چار نصیبین سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے ۲۰ ماہ تھے جسمی، سسی، شامرا، صامرا، الادود، ایمان، عالم اور سرق۔

امام طبرانی، امام احمد اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے عنوان ابن معطل رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حج کرنے کے لیے نکلے۔ جب ہم مقام حرمؓ پر تھے کہ ہم نے ایک سانپ انبیائی حضرت ابی حالت میں دیکھا۔ پس تھوڑا ہی وقت گزرا کہ وہ مر گیا۔ ایک آدمی نے اسے کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپیٹا اور اسے دفن کر دیا۔ پھر ہم مکہ مکرمہ آئے۔ ہم مسجد حرام کے پاس تھے کہ ایک ایک شخص ہمارے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔ اور اس نے کہا تم میں سے صاحب مرد کون ہے؟ ہم نے کہا، ہم مرد کو نہیں پہچانتے۔ پھر اس نے کہا: تم میں سے صاحب جنات کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ہے۔ تو اس نے کہا: یہ انہی آدمیوں میں سے ہے جو ہمیں مرے گا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس قرآن کریم سننے کے لیے حاضر ہوئے۔ (3)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے دلائل میں اور او قدی نے ابو جعفر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ نبوت کے گیارہویں سال ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ کی قدمت میں جنات حاضر ہوئے۔ (4)

او قدی اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے حضرت کعب الاخبار رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب اہل نصیبین میں نو جنات وادی نخلہ سے واپس آئے۔ اور وہ فلاں، فلاں، فلاں، الادود، اجنان اور مہج تھے۔ تو وہ اپنی قوم کے پاس آئے

1۔ رجال ابن ابی شیبہ، باب ذکر اسلام، جلد 2، صفحہ 233، درمختصہ، ص 107

2۔ سنن ترمذی، جلد 1، کتاب التفسیر، جلد 9، صفحہ 115 (3258)، درمختصہ، ص 107

3۔ مستدرک، ج 1، کتاب عرۃ اصحابہ، جلد 3، صفحہ 595 (6207)، درمختصہ، ص 107

4۔ سنن ابی داؤد، ج 1، کتاب التفسیر، جلد 1، صفحہ 29، 128

ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو تھمادشا فرمائی کہ آپ اسی مرتبہ میری جیسا کہ انہوں نے صبر کیا۔ دو تھمادشا ہے اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ جو تھمادشا ہو گئے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا: لَقَدْ جَاءَنَا كَلِمَةٌ عَلَيْكُمْ فَطَأْنُوا بِهَا بِمِخْرَجِكُمْ فَأَبَيْتُمُوهَا زَعَمْتُمْ (71) انا یہ کہ میری قوم اس طرح کہ ہے تو پر یہ انتقام اور میری پند و نصیحت کہ: اللہ تعالیٰ کہ انتہا سے کہ میں (میں) لو کہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیا تو ان کی غارتگی ظاہر ہو گئی۔ اور حضرت ہود علیہ السلام نے اس وقت کہا جب انہوں نے کہا: إِنَّا نَعْتَدُ بِكَ عَذَابًا عَظِيمًا فَهَبْ سَرْمَتَكَ لِقَوْمِكَ أَوْ مَنَّا بِكَ فَأَنتَ مِنَ الْغَاثِ (ہو) (اسم) تو میں کہیں کہ میں کہتا کہ تو کہ ہے تجھے تیار کہ کسی خدا نے دماغی غلطی میں۔ ہود نے کہا میں کہ تھمادشا کہ رسول اللہ تعالیٰ کہ وہ تم بھی کہ ہود کہ تھمادشا کہ انہوں ان جڑ سے بیٹھیں تم شریک تھمادشا ہے، میں کہوں کہ)

جس ان کی غارتگی اور جہاں بھی تھمادشا ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے فرمایا: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ فَخَفَوْا بِرُسُلِهِمْ وَاتَّبَعُوا آلَ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُمُ ابْنُ الْإِسْمَاقِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَلْيُصْبِحُوا لَكُمْ فَهُمْ يُوعَىٰ (احمد: 4) (ابو) (ابو) تھمادشا کہ لیے خوب صورت تھمادشا ہے اور نیز اور ان کے ساتھیوں (کی زندگی) تھمادشا کہ ان کے لیے خدا رحمت کو تھمادشا کہ یہ۔ اور فرمایا: تھمادشا کہ قُلْ إِنِّي لَمُهَيْمٌ أُنزِلَتْ مِنِّي فَلْيُصْبِحُوا لَكُمْ فَهُمْ يُوعَىٰ (انعام: 56) (آپ) فرمائیے مجھے صبح کیا گیا ہے کہ میں نے جو انہیں جس کی تم عبادت کرتے تھمادشا کہ (سو) جس رسول اللہ ﷺ کہ تھمادشا کہ یہ تھمادشا کہ ہو کہ۔ اور شریکین پر یہ تھمادشا کہ ہے۔ اور ان کے لیے غارتگی کو تھمادشا کہ ہو یا۔

امام ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ: ابو العزیم سے مراد حضرت نوح و حضرت ہود حضرت ابراہیم، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ سے اس جڑ سے بیان کیا ہے کہ ابو العزیم سے مراد حضرت اسامی، حضرت یعقوب، حضرت ایوب علیہم السلام ہیں اور حضرت ام مایہ علیہم السلام، حضرت یونس علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام ان میں سے تھمادشا ہیں۔ امام عبد الملک بن عبد الرحمن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابو العزیم سے مراد حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ علیہم السلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (1)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس میں دو اصل معنی ہیں: اسلام اور اس میں تھمادشا کہ کہ رسول اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابو العزیم سے مراد حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت سلیمان، حضرت موسیٰ، حضرت قتادہ اور حضرت سلیمان علیہم السلام ہیں۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسولوں میں ابو العزیم تین سو تھمادشا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ابو العزیم سے مراد حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت سلیمان، حضرت موسیٰ علیہم السلام ہیں۔ اور اس میں تھمادشا کہ کہ رسول اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابو العزیم سے مراد حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت سلیمان، حضرت موسیٰ علیہم السلام ہیں۔

ایک بار ہے۔ اور اس کے بعد ہی عذاب کیا جائے گا۔ اس میں جس اللہ پر پتہ پڑتا ہے تجھے اس پر ایمان لے لیا۔ (۱۰۸)
یعنی جہنم کا عذاب کیا جائے گا۔

اس میں اگر مرد اور عورت دونوں نے حضرت امیہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ توفیق لیدی سے آیا اور اس نے
اس سے اس میں جو شے اس میں توفیق آئی، یا اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ جس کو دیکھ کر اس سے فرمایا، جو اس میں
ظہر نہیں ہے، وہاں یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنی: **لَا تَأْكُلْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبُزْءِ وَتُواثِقُوا فَعَلُوا بَعْدَ وَرْعِ قَوْلِ آدَمَ** (۱۰۹)
انام اس میں مرد و عورت دونوں نے اللہ تعالیٰ میں حضرت امیہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت امیہ رضی
اللہ عنہا نے زانیہ کے لئے ذکر کروایا اور فرمایا: **يَحْتَقِنُ اللَّهُ تَعَالَى أَرْبَابَ كَيْدٍ مِمَّنْ كَفَرُوا بِآيَاتِهِ** (۱۱۰)
اس میں کہیں کہ اس سے بھی زیادہ گروہوں میں۔ **فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ** (۱۱۱)

مرد و عورت دونوں نے حضرت امیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضرت امیہ رضی اللہ عنہا نے یہ قول بیان کیا ہے
کہ میں نے حضرت امیہ رضی اللہ عنہا سے۔ **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا** (۱۱۲) کہ حضرت امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**
تو اس کا معاملہ نہیں ہے۔ **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا** (۱۱۳) کہ حضرت امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**
طربت کی کشتی کے چاروں طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دھکے دے رہا ہے کہ وہ قمار کے قماروں کو کھار
کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ ضررناوش ہے۔ **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا** (۱۱۴) کہ حضرت امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**
کے درمیان تھی۔ رات کے حالات تو کھم اس طرف نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **لَا تَقُولُوا لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآيَاتِ وَالْوَعْدِ وَالْآيَاتِ وَالْوَعْدِ**
(احزابہ: ۵) اور وہ مزید فرماتا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا** (۱۱۵) کہ حضرت امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**
مراستہ اس کے کوئی شے قبول نہ کرے۔ اور اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان کے لئے قتل ہے۔ اور جو مشرکین عرب ہیں ان سے
جہنم میں نہیں بھیجا جائے گا۔ **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا** (۱۱۶) کہ حضرت امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**
انہیں زندہ رکھیں اور انہیں پھر قتل نہ کرے۔ **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا** (۱۱۷) کہ حضرت امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**
ان سے نہ یہ دیکھا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا** (۱۱۸)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت امیہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**
موجودہ حالت اس آیت کے سنو: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا** (۱۱۹) کہ حضرت امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**

امام مہد ازراق رحمہ اللہ نے حضرت امیہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**
نابینہ کرتے تھے۔ اور یہ آیت پڑھتے تھے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا** (۱۲۰) کہ حضرت امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: **يُؤْكَلُ بِمِثْلِ كَيْدِهَا**

۱۔ بخاری ص ۱۰۲، ترمذی ج ۱، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲

سے۔ جو یہ لگا کر جو ہے قادر و بیک اپنے ہتھیاروں کے۔

امام عبید بن جریہ رحمہ اللہ سے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دیان کی ہے کہ حُفَی شَکَّاءَ الْعَرَبِ اَوْ رَاَهُمَا
سے مراد حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ تھا۔

قد مریت بعد احمد حسنی بنوی بطرائی و ابن مردودہ رحمہ اللہ نے یہ بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا۔ اس اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا۔ اور
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ جب جنگ گھوڑا باندھ دینے لگے۔ اور تھیار کر دے گئے۔ اور لوگوں نے یہ بیان کیا ہے
کہ جنگ نہیں ہے۔ یہ جنگ جنگ نے اپنے تھیار ڈال دیے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ بولا
ہے۔ ابھی تو جنگ شروع ہوئی ہے اور میری امت کا ایک کراوا اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کر رہے گا اور جو اس سے پیچھے
رہے انہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے دل جمع کر دے گا۔ تاکہ وہ انہیں ان کے ذریعے رزق دے۔ وہ
قتال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور گھوڑے کی پیشانی میں خیر اور بھلائی مسلسل رہے گی یہاں
تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور جنگ اپنے تھیار ڈالنے کی یہاں تک کہ یا جبرئیل ماجوج باہر نکل آئیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فتح عطا
فرمائی تھی۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ ان اسلام نے اپنے قدم مضبوط کر لیے ہیں اور جنگ نے اپنے تھیار ڈال
دیے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا تشر جنگ اپنے تھیار میان میں نہیں آئے گی۔ مگر اس سے پہلے جو چیز یہاں
گی: دن میں سے سب سے پہلے میرا وطن ہے۔ پھر بیت المقدس کی فتح۔ پھر میری امت کے دو گروہوں کے۔ وہ ایک
دوسرے کو کھاریں گے اور بعض بعض کو کھلیں گے اور مال بھاویں گے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو تیار دیئے جائیں گے
اور وہ ناراض ہو جائے گا۔ اور موت اس طرح ہوگی جیسے کہ کہیں قحط (یعنی ایک یا دہری جو گروہوں کو زبردستی ہے) میں بچا
ہو جاتی ہیں۔ اور نبی امیر کا کچھ یک دن میں اتنا بھگتنا کہ ایک مہینے میں بدھتا ہے۔ اور ایک مہینے میں سال کے برابر نشو
و نما پائے گا۔ میں اس کی قوم اس میں خوب رنجت رکھے گی اور وہ اسے بارش و دلائل کے اور کہیں گے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ
بہار بادشاہ تجھے ہم پر حاکم مقرر کر دے گا۔ یہی وہ آیت جمع عظیم کو فتح کر لے گا۔ پھر چل پڑے گا۔ یہاں تک کہ وہ عرض اور
اطلاک کے درمیان پہنچ جائے گا۔ اس دن تمہارا میر نکلتا اچھا میر ہوگا۔ یہی وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ تو
وہ کہیں گے ہم ان سے جنگ لڑیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ تو وہ کہے گا میں ایسا
گمان نہیں کرتا۔ ہم اپنی اور دلوں اور افسوس و مبالغہ کی حفاظت کریں گے۔ ہم ان کے اور دشمن کے درمیان جگہ خالی چھوڑ دیں
گے۔ پھر ہم جنگ نہ لڑیں گے۔ تحقیق ہم نے اپنی اولادوں کو گھنٹہ کر لیا۔ یہی وہ چل پڑیں گے اور وہ اپنی زمینوں کو غنائی چھوڑ
دیں گے۔ یہاں تک کہ وہ میرے اس شہر میں آجائیں گے۔ اور وہ اہل اسلام سے بدویت طلب کریں گے۔ اور وہ انہیں
بدایت آجائیں گے۔ پھر وہ کہیں گے: ساتھیوں! وہی رہے جو اللہ کے لیے ہند آپ قربان کر دے گا۔ یہاں تک کہ ہزاران

ہیں وہ عذاب دیئے جائیں گے۔ "فَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُولُ بِاللَّهِ مَوْلَانِ وَلَا مَوْلَى لَكُمْ إِلَّا أَنفُسُكُمْ خَلَقْتُمْ مَخْلُوقَةً لَمْ تَقْلَلْ تَأْتُوا خِيَارَ قِيَرَاتٍ قُلُوبُكُمْ فِيهِ تَشْتَرِبُونَ" (۱)

امام محمد بن اسیر اور ابن جریر رحمہ اللہ نے اس آیت مجیدہ میں اللہ عزوجل سے وہاں خلیفہ تھے وہاں خلیفہ تھے اسے قوت یہاں کیا ہے کہ وہاں جنت کی بات کے تمہیں اور ان کے اس کی طرف جہاد کی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے وہاں سے جو تکلیفیں فرمائی ہیں۔ وہ بھی وہاں سے نکالیں کہ ان کے توبہ کو وہاں سے چھوڑے کہ ہیں وہاں رہ رہے ہیں۔ اس پر وہ کسی اور ہی راہ میں نہیں کریں گے۔ (۲)

امام محمد بن حماد اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہاں کیا ہے کہ عَزَّوَجَلَّ لَكُمْ كَمَا مَعَكُمْ يَهْدِيهِمْ إِلَى سُبُلِ الْجَنَّةِ (۳)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اسی آیت کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہر کسبہ یہ خبر سچ ہے کہ وہ فرشتہ جو دنیا میں انسان کے اعمال کی حفاظت کرنے پر مقرر کیا گیا ہے وہ جنت میں اس کے آگے بچے گا۔ اور انسان اس کے پیچھے پیچھے چل جائے گا یہاں تک کہ وہ آخری منزل آجائے گی جرات کے لیے ہے۔ جس اس طرح اللہ تعالیٰ نے دنیا سے جنت میں حاضر کیا اور اس پر شے کو بچونے کا۔ پس جب جنت میں اپنی آخری منزل پر وہ پہنچے گا تو وہ اپنے حرم میں اپنی اذواج کے پاس داخل ہو جائے گا اور وہیں سے وہ فرشتہ واپس لوٹ آئے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَصُومُوا اللَّهَ يَصُومَكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝
الَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعَسَّ اللَّهُ ۝ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا
أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَخِطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ أَقْنَمَ يَسْمُرُونَ فِي الْأَمْثَالِ فَيَنْصُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۝ دَعَا اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَعْمَالُهُمْ
ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ ۝

۱۔ ایمان والو! اگر تم اللہ (کے مژدین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور (سیدان جہاد میں) تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ اور کافروں نے (حق کا) انکار کیا، خدا کرے تو تم کے دل ادا نہ کریں اور اللہ ان کے اعمال کو برہنہ کر دے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اپنا پسند کیا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا جس نے ضائع کر دیے ان کے ایمان۔ تو انہیں انہوں نے میری سیاست جس کی زمین میں نہ کہ وہ خود کچھ لینے کہ کسنا انہوں میں ہوا جس (منکروں) کا جو ان سے پہلے ضرور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو نازل کر دی اور ان کے لیے اسی قسم کی سزا میں

أَنَّهُمْ مِنْ لَيْلٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۖ وَأَنَّهُمْ مِنْ حَرٍّ لَدَّى لَشَرِّ بَيْنَ ۚ
وَأَنَّهُمْ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ۖ وَلَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ وَمَغْفِرَةٌ
مِنْ رَبِّهِمْ ۚ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ ۚ وَسُقُوا مَاءً حَمِيماً فَقَطَّعَ
أَمْعَاءَهُمْ ۝

”وہ حال اس جنت کے جس کا وہ دوستوں سے نیا گیا ہے۔ اس میں نہریں ہیں اپنے پانی کی جس کی ذرا اور حرہ
نہیں ہوگا۔“ نہریں میں وہ دھکی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا۔ اور نہریں ہیں شراب کی بولندت بخش ہے پیے
والوں کے لیے۔ اور نہریں ہیں شہد کی جو عاف حقرا ہے۔ اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور
(مزید برآں ان کے لیے آنکھیں ہوگی کہ بے دھکی طرف سے (سوچنا) کیا یہاں کی مانند ہوں گے جو بیش
آگ میں رہیں گے اور انہیں کھڑا ہونا پانی پلہ نہ گے گا اور وہ کاٹے گئے پانی کی آفتاب کو نہ۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی ماسم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آیت کریمہ میں غلیظہ جہنم
کا معنی غیر متغیر ہے (یعنی یہ پانی جس کی ذرا اور حرہ تبدیل نہیں ہوگا) (1)
امام عبدالمزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ حکایت بیان کیا ہے کہ: ”یہ پانی کی
نہریں ہیں جو بدلتا اور ٹکرتا ہوگا۔“ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا: جنت میں ایسے وہ دھکی نہریں ہیں جو بدلتا نہیں ہوگا۔“ (3)

ابو حاتم بن حذافہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ذی القہر میں لفظی لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ کی تفسیر
میں کیا ہے کہ: ”ایسے وہ دھکی نہریں ہیں جو گور اور خون کے درمیان سے نہیں نکلتا۔“ اور ذی القہر میں حَرٍّ لَدَّى لَشَرِّ بَيْنَ کے
بار بار فرمایا کہ: ”اں اسکی شراب کی نہریں ہیں جسے وہ اپنے دھکی کے پاس گملا نہیں کر سکتے گے۔“ ذی القہر میں عَسَلٍ
مُصَفًّى فرمایا اسے شہد کی نہریں ہیں جو کھجور کے پینے سے نہیں نکلتا۔“

امام احمد و ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن منذر، ابن مردودہ اور قتیبہ رحمہم اللہ نے البحت والنشر
میں حضرت معاویہ بن ابی سفيان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جنت میں
”وہ دھکی پانی، شہد اور شراب کے سمندر ہیں۔ پھر اس کے بعد انہیں سے نہریں نکلیں گی۔“ (4)

1۔ تفسیر ابن ابی حاتم جلد 26 صفحہ 58، دارالحدیث، احادیث احمری جلد 2۔ صفحہ 3، جامعہ 26 صفحہ 58

2۔ تفسیر ابن ابی حاتم جلد 26 صفحہ 58، دارالحدیث، احادیث احمری جلد 2۔ صفحہ 3، جامعہ 26 صفحہ 58

3۔ تفسیر ابن ابی حاتم جلد 26 صفحہ 58، دارالحدیث، احادیث احمری جلد 2۔ صفحہ 3، جامعہ 26 صفحہ 58

لیکن اظہارِ کلمات کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: (۱۰۱)

اَوَّلُ مَا يَحْرِي رَجُلًا مَدَنَةً يَدْعُوهُ رَبُّهُ أَنْ يَقُولَ بَيِّنَاتٍ كَيْفَ كُنْتُ فِيهَا وَأَخْلَقَ مِنْ قُلُوبِهِمْ لِيَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ مَنْ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِيمَانِ وَأَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ مَنْ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمُنَافَقَةِ وَالْمُنَافِقَةُ أَلْوَنُ النَّاسِ وَأَشَدُّهُمْ حَرًّا وَأَشَدُّهُمْ بَغْضًا إِلَى اللَّهِ وَالنَّاسِ عِندَ اللَّهِ

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا الَّذِينَ
أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ أَنِفًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَعِمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ أَفْسَدُوا إِذَا دُفِعَ هَدًى وَآلِهِمْ تَقْوَاهُمْ ۖ
فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا
فَإِنِّي لَهُمْ وَإِنَّا جَاءَ تِلْكَ ذِكْرُ لَهُمْ ۖ فَاذْكُرُونَهُمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ۖ فَاسْتَغْفِرْ
بِعِزَّتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ۝

”اور ان میں کچھ ایسے ہیں جو ان کا گناہ کرتے ہیں آپ کی طرف۔ (یعنی کہ جب نکلے ہیں آپ کے پاس سے تو کہتے ہیں اے اللہ) کہ اگر زانو فرمائیے اسے صاحبِ انجی (یعنی نبی) کیا کہہ رہے تھے۔ کیا وہ (پرستش) میں ہوا دی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور دیکھو وہی کرتے ہیں ایسا تو مشن کی اور جو لوگ راہِ ہدایت پر چلے اللہ تعالیٰ بڑھ دے ان کے نورِ ہدایت کو اور انہیں تقویٰ کی تہ لگی بخشایا ہے۔ پس کیا یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں قیامت کا کہ آجاء ان پر آجائے۔ بے شک اگر کسی نشان یا تو آتی ہوگی ہیں۔ (تو حسبِ قیامت ان پر آگئی) تو اس وقت ان کو کھنکھ کر بے نصیب ہوگا۔ لیکن آپ جان لیں کہ انہیں کوئی محبوبِ بزرگ اللہ کے اور عالم کا کہیں کر اللہ آپ کو توبہ سے محفوظ رکھے نیز مغفرت طلب کریں مومن مردوں اور عورتوں کے لیے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہارے چلنے پھرنے اور آرام کرنے کی جگہوں کو“۔

اور ماہِ ابنِ منظور رحمہ اللہ نے وہی ترجمہ محمد اسد سے یہ روایت بیان کی ہے کہ مومنین اور منافقین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ مومنین انہیں توجہ سے سنتے تھے اور انہیں یاد کر لیتے تھے۔ لیکن منافقین انہیں سنتے تو غصے میں نہیں کرتے تھے۔ اور جب وہاں سے باہر نکلتے تو مومنین سے پوچھتے انجی (یعنی آپ) نے کیا فرمایا ہے؟ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۝

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث میں اپنا صاحب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمانے سنا ہے کہ قیامت کی آفت آئے گی۔ میں نے کہا: کیا اسے میرے لیے ہے یا تمہارے لیے؟ فرمایا: ہاں۔ (1)

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث میں نیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: قیامت آئے گی۔ (2)

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث میں نیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمانے سنا ہے کہ قیامت کی آفت آئے گی۔ میں نے کہا: کیا اسے میرے لیے ہے یا تمہارے لیے؟ فرمایا: ہاں۔ (3)

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث میں نیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمانے سنا ہے کہ قیامت کی آفت آئے گی۔ میں نے کہا: کیا اسے میرے لیے ہے یا تمہارے لیے؟ فرمایا: ہاں۔ (4)

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث میں نیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمانے سنا ہے کہ قیامت کی آفت آئے گی۔ میں نے کہا: کیا اسے میرے لیے ہے یا تمہارے لیے؟ فرمایا: ہاں۔ (5)

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث میں نیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمانے سنا ہے کہ قیامت کی آفت آئے گی۔ میں نے کہا: کیا اسے میرے لیے ہے یا تمہارے لیے؟ فرمایا: ہاں۔ (6)

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث میں نیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمانے سنا ہے کہ قیامت کی آفت آئے گی۔ میں نے کہا: کیا اسے میرے لیے ہے یا تمہارے لیے؟ فرمایا: ہاں۔ (7)

1۔ مسند احمد، جلد 2، صفحہ 358، حدیث 4098

2۔ مسند احمد، جلد 2، صفحہ 358، حدیث 4098

3۔ مسند احمد، جلد 2، صفحہ 358، حدیث 4098

4۔ مسند احمد، جلد 2، صفحہ 358، حدیث 4098

5۔ مسند احمد، جلد 2، صفحہ 358، حدیث 4098

راتے پر پہنچی ہوئی جوتی (کی طرح) پائیم گئے۔ اور ان میں سے بعض انھیں ٹوکے۔ یہ جوتی ایک بار ملاں مرد کی تھی۔ (۱۰)
 امام ابن مردودہ رحمہ اللہ فرماتا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا گیا کہ تمہوں نے فرمایا: رسول اللہ
 ﷺ کو ان کی ہانگہ میں عرض کی تھی، قیامت آئے گی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ٹھکر دیا۔ یہاں تک کہ جب آپ
 کی ہانگہ پر چڑھ چکے تو ان مرد ہارے آسمان کی طرف بلکہ کیا۔ مگر کہنا: ات بوع کر کے دلی ذات راستے بندہ کرنے والی رات
 بدلنے والی اور اسے اس طرح لینے والی ذات جیسے کتاب کو لپیٹا جاتا ہے پاک بنے اور متعد ہے۔ پھر زمین کی طرف متوجہ
 ہوئے۔ اور کہنا: پاک ہے وہ ذات جو اسے پیدا کرنے والی ہے۔ اسے بچھانے والی ہے۔ اسے بدلنے والی ہے۔ اور اسے اس
 طرح پسینے والی ہے جیسے کتاب کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا: قیامت کے بارے سوال کرنے دنا کہاں ہے؟ ہمیں قوم کے
 آخر سے ایک آدمی اپنے گھنٹوں کے بل گھڑا اور۔ تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 اے امت! جب کہ اللہ ظلم کریں گے تو یہ ظلم کو جھٹلایا جائے گا۔ مسلمانوں کے ساتھ ایمان رکھا جائے گا۔ لوگ امانت کو مال نصرت بنا
 لیں گے۔ زکوٰۃ کو جتنی سمجھیں گے اور دہائی گئے وہ کتاب کو ملاقات قرار دیں گے۔ سو میں نے "الفاظ شرذمہ" کے بارے
 استفسار کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس قول میں سے دو آدمی ہوں گے، ان میں سے ایک کھانا پیانا تیار کرے گا اور دوسرے
 عورت کے پاس لے کر آئے گا۔ دو کبے گا: میرے لیے تو اسی طرح تیار کر جیسے میں نے تیار کیا ہے جس وہ اسی پیام پر ایک
 دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ فرمایا: اس وقت میری امت ہلک ہو جائے گی اسے فتن خطاب!

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
 فرماتے سنا ہے کہ قیامت تو تم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سلام معرفت و پہچان کی بندہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ مساجد کو راستے بنادیا
 جائے۔ اور کوئی گناہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جہد نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ ان سے گزرمے گا۔ یہاں تک کہ بچے
 کو جوڑے گئے ساتھ دو انگوٹوں کے درمیان برید پرید بھیجا جائے۔ یہاں تک کہ قہر آدمی بڑھنے کی طاقت رکھنے والی زمین کی
 طرف چلے اور وہ اس میں کوئی فضیلت اور یا دتی نہ پائے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جو
 اوداع اور افرام پر پھر باب کعبہ کے معز کو پکڑا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں قیامت کی نشانیاں نہ بتا دوں؟ حضرت سلمان
 رضی اللہ عنہ آپ کے پاس کھڑے ہوئے اور عرض کی: رسول اللہ! خدا کی الہی دہائی آپ ارشاد فرمائیے، ہمیں مطلع کیجئے۔ تو
 آپ ﷺ نے فرمایا: ہے شک قیامت کی علامات میں سے نماز کو ضائع کرنا ہے، خواہش نفس کی طرف میلان رکھنا ہے اور
 مال و آدمی عزت و تعظیم کرنا ہے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا یہ بھی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو آپ ﷺ نے
 فرمایا: ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اے مسلمان! اس وقت زکوٰۃ کو جتنی ہو
 جائے گی، مال سے نصرت ہو جائے گا۔ جھوٹ بولنے والے کی حدیقہ کی جائے گی، بچ بولنے کو جھٹلایا جائے گا۔ خیانت

کرنے والے کو، میں نے یاد کیا ہے، چاروں نے نیت کرنے کے لیے گئے۔ اور وہ بندہ کھڑا کرنے لگا، عرض کی: یہ بیڑہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں دو گنا کر کے، مگر جس نے بھی کھانا نہیں کھا، لوگوں میں دس میں سے نو، اور اہل حق کا انکار کر رہی ہے، سلام آخر ہو جائے گا، سوائے اس کے، ہر کسی کے کچھ باقی نہ رہے گا۔ آج نیکو ہو جائے گا۔ سوائے اس کے نشان اور غصہ اس کے کچھ باقی نہ رہے گا۔ بعد ازاں لوگوں نے کے ساتھ مزین کیا، پائے گا۔ میری امت کے لئے (مرد) مہمان ہو جائیگا۔ اور لوہڑوں (عورتوں) کے لیے مشورے دیوں گے۔ منبروں پر بیٹھ خطاب کریں گے۔ اور لوہڑوں کے لیے خطاب کرنے والی عورت ہوگی۔ پس اس وقت مساجد کاں حرمین اور آراستہ کیا جانے کا جس طرح کرنا ضروری ہو گئیوں، کو آواز دے کر بایا جاتا ہے۔ بخند و ہنسا اور لہجے مٹا دیوں گے، مصلیٰ کثیر ہوں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ دلوں میں ایک دوسرے سے بغض ہو جائے گا، میں ایک دوسرے کے خلاف ہوں گی۔ اور خواہشات پہ شمار ہوں گی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان تم کو کیا ایسا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، اسے سلمان! اس وقت میں میں سڑن لٹھری سے زیادہ ڈھیل ہو گا۔ اس کا دل اس کے پیٹ میں اس طرح چھل جائے گا جیسے پانی میں ٹھک پھل جاتا ہے۔ اس برائی اور بے حیائی کا سبب ہے وہ دیکھے گا۔ اسے بدلتی طاقت نہیں دیکھتا ہو گا۔ مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ اکٹھا کر دیں گی۔ اور بچوں پر ایسی طرح نصرت کی جائے گی جس طرح بڑا بچہ بچی پر نصرت کی جاتی ہے۔ اے سلمان! اس وقت امر و نہی ہوں گے، ورنہ ظالموں کے اور اہل خیانت کرنے والے ہوں گے۔ وہ لوہڑیں منانے کریں گے اور شوکت کی اجازت کریں گے۔ پس اگر تم انہیں نہ ٹوڑو، اپنی نرازیں وقت پر لاؤ، کہہ: اے سلمان! اس وقت کچھ قیدی مشرق سے آئیں گے اور کچھ قیدی مغرب سے آئیں گے۔ ان کے بدنام انسانوں کے بدنامی کی مشن ہوں گے۔ لیکن ان کے دس شیطانوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔ وہ کسی چھوٹے پر حمل نہیں کریں گے۔ اور کسی بڑے کی عزت کو توہین نہیں کریں گے۔ اے سلمان! اس وقت لوگ اس بیت الحرام کھانچ کریں گے۔ ان کے بادشاہ اور حکمران لہو اور تفریق کے لیے جج کریں گے، اغیار تجارت کے لیے جج کریں گے، مساکین کو انحراف و مصلیٰ کے لیے جج کریں گے، اور ان کے قراویہ کاروں اور شہرت کے لیے جج کریں گے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان کیا ایسا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اے سلمان! اس وقت جھوٹ بھیل جائے گا، ستارہ چل رہا ہو گا۔ عورت تجارت میں اپنے کو ٹونڈی کر دے گی، ہوگی اور بازار ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے۔ عرب کی ان کے قریب ہونے کا کیا معنی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی کسلا باز ادنیٰ اور ثلث منافع کے سبب وہ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ اے سلمان! اس وقت اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا۔ اس میں پچھلے رنگ کے سانپ ہوں گے۔ وہ دو عطا کے سر اڑوں گا، غامض کے کہ جب انہوں نے بے حیائی اور گناہ کو ہوتا دیکھا تو انہوں نے اسے تبدیل نہ کیا۔ عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان کیا ایسا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھلا۔

وہ ہرگز روائی سے معصوم ہیں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! قیامت

مشرق برائے ملے۔ حاکم نے کہا: ”اے اہل بیت! (۱۶)“

[illegible]

امام احمد اور حاکم عمر بن ابی اسحاق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی ہے کہ اس امت میں سے آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے، ان کے پاس کورتے ہوں گے تو یہ کہہ دو گائے کی اڑیں ہیں۔ اور صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کی دعا مانگیں میں نکلیں گے۔ اور ہر شام کی وقت ان کی امت میں ایسا ہوتا نہیں گئے۔ (ماہنامہ تہجد روایت صحیح ہے۔ (۱۳)

امام بزار اور حاکم برہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ صیوت فرمایا ہے! یہ دنیا ختم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ انسان پر رحم میں جہنما مشغول نہ ہوگا اور پتھروں کی بارش نہ ہوگا۔ واقع ہوگا۔ صحابہ نے عرض کی یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کب ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو عمروں کو دیکھے کہ وہ بڑی بڑی بیڑوں پر سوار ہونے لگی ہیں، ان کے بچے نے دلیں زباں دھو لی ہیں، بھولتی شبہاں جس عام ہونے لگی ہیں، نمازی اہل شرک کے برائوں (یعنی دوسرے چاندی کے برتنوں) میں پینے لگے ہیں۔ سرد سردوں کے سبب اور گرمیوں کے سبب مستحی ہو گئی ہیں۔ پھر تم آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور غوب تیار کی کرو۔ (4)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابوامرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ امر (قلم) شدت اور حق کی طرف ٹھکن پڑھے گا اور ان میں سوا کے اسے (خرج کرنے) اور بھانے کے اضافہ نہیں اور اگر اور قیامت قائم نہیں ہوئی مگر کفوئی کے شر پر جو کون پر طبرانی نے لکھا ہے (امت صحیحہ ص 5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور حاکم محمد بن ابی حاتم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمیں باب ہم لوہے تو کچھ لوگوں نے جلدی کی اور وہ پینے میں داخل ہو گئے۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ یہ پیہ پیہ آگے چلے گئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ وہ اسے چھوڑ دیں گے۔ حاکم رحمہ اللہ اس سے بہتر حالت میں ہو گا جس میں وہ اب ہے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا: کب جس واقعے سے آگ نکلی گی۔ اس کے سبب بخت کے افروز کی گزریں ہمرنگی میں روشن ہو جائیں گی اور وہ اسے دن کی روشنی کی طرح دیکھیں۔

1.1. متنا (8344) 2. متدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 463 (8346)، درالکتاب، اہمہ، حرارت

3. مضاعف (8347) 4. ايضا

5. كُتِبَ لِأَمْرِئِ الْقَدِيرِ 3: 256 (34, 38533) وَتَلَفَتْهُ 7: 1 مَسْأَلَةُ

گئے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔ (1)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سال سے ایک نکلے۔ میں نے کہا: چیلے گی۔ اے ابوجہش! ہاں، چیلے گی۔ صبح شام آتے جاتے رہیں گے۔ کہا جائے گا: آگ آگ! یہی تم نکل جاؤ۔ آگ کہے گی: اے ابوہریرہ! آگ دہلیز چلی گی۔ پس تم واپس آ جاؤ۔ جسے آگ نے پالیا وہ اسے کھائے گی۔ (2)

امام حاکم رحمہما اللہ نے ابوہریرہ بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھا جو بھی پیش نہیں آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس سال کہاں ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نہیں جانتے۔ پھر نبی سلیم کا ایک آدمی میرے پاس سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا جس سال سے۔ جس میں اسے لے آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے یہ آدمی بتا دیا ہے کہ اس کے اکل و خیال جس سال میں ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اور فرمایا اپنے گھر والوں کو وہاں سے نکالالے۔ کیونکہ معترب وہاں سے ایک آگ نکلے گی جس کے سبب بھرنی میں دونوں کی گردنیں روٹن ہو جائیں گی۔ (3)

امام بخاری اور مسلم دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین تباہ نہ ہو۔ آگ نکلے گی جس سے بھرنی میں آٹوں کی گردنیں روٹن ہو جائیں گی۔ (4)

امام احمد اور ذہبی رحمہما اللہ نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: است فریعت جو قائم رہے گی جب تک کہ میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں۔ جب تک ان سے علم قلع نہ کر لیا جائے۔ جب تک زما سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ نہ ہو جائیں اور جب تک کہ ان میں سقاروں کا ہر نہ ہو جائیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: سقاروں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے لوگ جو آخر زمانہ میں ہوں گے جو آپس میں سلام کہیں گے، جب کہ ایک دوسرے پر یمن طعن کرنے کے لیے ملاقات کریں گے۔ امام احمد نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور امام ذہبی نے کہا یہ ضعیف ہے۔ (5)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابوسعید سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب کڑک کے سبب مرنے والے زیادہ ہو جائیں گے اور قحط و بھلا کرتے ہوئے کہیں گے گزشتہ رات کڑک کے سبب کون کون مرے؟ تو وہ کہیں گے: فلاں فلاں کڑک کے سبب مر گئے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔ (6)

امام بخاری، ابویعلیٰ، ابن ماجہ اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم

1۔ مسند حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 489 (8368)

2۔ مسند حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 489 (8367) مدار الکتاب، المصنف، جلد 3

3۔ مسند احمد، جلد 4، صفحہ 490 (8368)

4۔ صحیح مسلم، تاریخ خدیج، کتاب الفتن، جلد 18، صفحہ 24 (42) مدار الکتاب، المصنف، جلد 3، صفحہ 439 (دار صادر، بیروت)

6۔ مسند حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 491 (8373)

[illegible][illegible]

اور ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں اس کے لیے کہ تمہارے لیے کہ نبی کے غزائے کجیاں دیکھیں جائیں گے۔ یہ ہے جو صحیحین میں آیا ہے: "مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلِدْ" (یعنی سفید نکل میں نہ لے کر دیا جائے نہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (4))

1- آیت‌الله العظمیٰ امام خمینی (ره) (1341) در کتاب فقهیه بیروت
2- سید محمد محمد باقر (ره) (1341) در کتاب فقهیه بیروت

3. اعدادی که در این جدول آمده اند، به صورت تقریبی است و ممکن است در صورتی که به صورت دقیق تر محاسبه شود، تغییراتی در اعداد داشته باشد.

[illegible]

ماہنامہ نبی سید رسول اللہ نے اربعین پر مقبوضہ سے یہ روایت پاس کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہماری کیفیت کیا ہوگی؟ سب کو شخصیں تپ رہی ہیں اور میں سے جڑیڑ عرب اور سائبہ اشجی کی طرف نکال دیا جائے گا؟ میں نے بے محابا نہیں کون نکالے گا؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے مشن (3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: مگویہ کہ میں انہیں فرات کے کناروں
کنارہ پر اپنا گئے گھوڑوں کے گونوں، راج کی بھلوں کے اندرونی حصوں کو، پکڑا ہوں۔ ۱۵۔

امام اکبر رحمہ اللہ نے حقیقہ اور فحیم میں شمار کیا، فقہ سے اور انبیاؑ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے۔ صحیح است ہرگز ناخوش ہوگی یہی تک کہ وہ میں قلعہ بنوہیں اور متوح ظاہر ہو جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ نے چکر بکباب نہ تو آپ سٹیج پڑنے کے فریاد ہیں۔ نہ سو سو مصیبت، نہ سویرا بعد اسوام کے بارے میں لوگوں میں ظاہر ہو جائے گی۔ پھر میں نے عرض کی: اقبال کیا ہے؟ تو آپ سٹیج پڑنے کے فرمایا ایک قبیلہ اور مرتقبہ کی طرف اشارہ ہوا جائے گا اور اسی کی محرمات کو حاصل سمجھئے غلام! پھر میں نے عرض کی: امتناع کیا ہے؟ تو آپ سٹیج پڑنے کے فرمایا: بعض دینی چیزوں کا بعض کی طرف چلنے سے اور جنگ میں ان کی ضمانتیں مختلف ہوتی تھیں۔ امام نے کہا: بعد حدیث کچھ نہیں۔ (۱)

امام ابن ماجہ حاکم وراثت میں آکر نے حضرت ابو جریج رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے داملہ بنہ مشہور بنی ہاشم کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب انھیں واقع ہوں تو قریش غلاموں کا ایک دستہ لے گا۔ عربوں میں ان کے گھوڑے بکھریں ہوں گے اور ان کے تھوڑے بچے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب میں دین کی عذر مانے کا۔ ان کا مکہ تے ہاتھ پیدا ہوئے تھے ہے۔ (۵)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ قریب قریب عربوں کے۔

1- احمد باب محمد بن عباس بن احمد، ص 563 (8530)، دار الكتب العلميه بيروت
2- محمد بن محمد بن احمد، ص 556 (8568)

3- مصنف ابن أبي عمير: كتاب الفتن، ج 7، صفحہ 474 (37339) و ملتقطہ فاروق بن عمر: ص 200۔ 4- خطا (37340)

5. مکتبہ اہل بیت، کتب خانہ، مجلد 4، صفحہ 1662/1659

لے ایسے شیر کے ہاتھ سنا ہے جس کی ایک جانب بھگل ہے اور ایک جانب سمندر ہے؟ تو سمجھا ہے کہ اس نے عرض کی: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ! تو آپ سبقت لے کر فرما دیے۔ قیامت قائم نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ ستر پڑا، فرما دی: واقعی سے اس سنہ ۱۰۰۰ میں۔ بس! آئیے گئے۔ یہاں تک کہ اب ۱۰۰۰۰۰ پچیس کے قریب کے قریب پانچ سو گئے۔ وہاں کے ہاتھ تھوڑے دن سے بھگت نہیں لڑیں تے اور نہ کوئی ان پر تیر رہ سائیں گے۔ بلکہ وہ یہ کہیں گے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تو اس کی ایک جانب نہ رہ جائے گی۔ پھر وہ دوسری بار کہیں گے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تو ان کا راستہ کھل جائے گا اور وہ شریعت داخل ہو جائیں گے اور وہ مال غنیمت جمع کر لیں گے۔ پس اس اگلی دنیا کا وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اچانک پھینچے چلائے ایک آئے گا کہ جال نکال آیا ہے۔ پس وہ ہر شے کو چھوڑ دیں مٹا اور وہ کسی ٹوٹ جائیں گے۔ حاکم نے کہا: کہا جاتا ہے کہ یہ شریعت تسطیفہ ہے۔ اور یہ بھی ہے کہ اس کی فتح قیامت قائم ہونے کے قریب ہوگی۔ (۱)

امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابویعلیٰ، نعیم بن حمار، رحمہم اللہ نے انھن میں وطبرانی، بیہقی نے ابی نعیم، ابی نعیم اور مقدسی نے الحارثی، ابی نعیم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ اور تسطیفہ کی فتح کے درمیان چند سالوں کا فاصلہ ہے اور جہاں ساتویں سال نکلے گا۔ (ایک روایت میں ہے کہ جنگ غنیم اور تسطیفہ کی فتح کے درمیان چھ سال کا فاصلہ ہے اور جہاں ساتویں سال ظاہر ہوگا (۲))

امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ تسطیفہ قیامت قائم ہونے کے قریب آج ہوگا۔ (۳) امام مسلم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابویہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درمی افغان میں افریقی کے دوران کی طرف۔ یہ طیبہ سے زمین کے بہترین اور اعلیٰ لوگوں پر مشتمل لشکر آئے گا۔ جب وہ ہاہم صف بند ہوں گے تو وہی کہیں گے ہمارے دوران لوگوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا۔ ہم سنا سے جنگ لڑیں گے، تو مسلمان کہیں گے قسم بخدا! وہاں نہیں ہو سکتا۔ پس وہ ان سے جنگ شروع کر دیں گے اور ان میں سے ایک تہائی شکست خوردہ ہو کر بھاگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کی قربت قبول نہیں فرمائے گا۔ اور ایک تہائی ہام شہادت نوش کریں گے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل العبد کہ ہوں گے۔ اور ایک تہائی ایسے ہوں گے جنہیں کبھی اللہ میں جتنا نہیں کیا جائے گا۔ وہ تسطیفہ پہنچ جائیں گے اور اسے فتح کر لیں گے۔ پس اس اگلی دنیا کا وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے۔ اور وہ اپنے ہتھیار و ہتھکنڈوں کے درختوں کے ساتھ لٹکے ہوئے ہوں گے کہ اچانک شیطان بھی کہے گا کہ تمہارے گھروں میں کیا وجہ آچکا ہے اور اس کا یہ اعلان مجھ کو ہوگا۔ پس جب وہ شام پہنچیں

۱۔ صحیح مسلم ترمذی، کتاب الفتن، جلد ۱۸، صفحہ ۳۵ (۲۸۲۰) دارالکتب العلمیہ بیروت

۲۔ ابن ماجہ، ص ۱۰۰، کتاب الجہاد، جلد ۴، صفحہ ۴۵۶ (۴۰۹۳) دارالکتب العلمیہ بیروت

۳۔ صحیح ترمذی، کتاب الفتن، جلد ۱۸، صفحہ ۳۵ (۲۸۲۰) دارالکتب العلمیہ بیروت

میں کوئی خیر اور نیکی نہیں۔ پھر اسے آپا ہوا جدار کے زمین کی طرف لوٹا۔ میں کہے۔ "میں نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔" (1)
 اہم حاکم، عمر حنفی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
 سنا ہے کہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے عظیم پرستاروں کے ساتھ رہے گی۔ اور وہ دشمنوں پر غالب رہیں گے۔ ان کے
 مخالفین انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور وہ اپنی جہاد پر ہوں گے۔ حضرت
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا۔ جس کی خوشبو کشمیر کی طرح ہوگی۔ اور اس کا کس کرنا
 دیکھ کر مس کرے گی کی طرف ہر گاہ (یعنی اور بیشک کی طرح حاکم اور نرم ہوگا) رک ہوگی۔ جس کو کسی ایسے آدمی کو نہیں چھوڑے گی
 جس کے دل میں دال کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا۔ مگر یہ اس کی روح کو قتل کر لے گی۔ پھر لوگوں میں سے صرف شریر اور
 ظالم لوگ باقی رہیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (2)

اہم حاکم بر حنفی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اللہ
 تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جو ہر کسی کی ایسے نقص کو نہیں چھوڑے گی، جس کے دل میں ایک ذرہ بدعتی اور عقل ہوگی۔ مگر یہ ہوا
 اسے قتل کر لے گی اور ہر قوم اس کے ساتھ لاق ہو جائے گی جس کی زمانہ جاہلیت میں ان کے آپا ہوا ہوتے کرتے تھے۔ یہ
 قوت اور عطا ہونے کے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ نہ وہ نیکی کا عہد کریں گے نہ اللہ تعالیٰ برائی سے روکے گا۔ اور راستوں میں ٹکڑے
 کریں گے۔ پس جب ایسا ہوگا تو اہل زمین پر اللہ تعالیٰ کا غضب شدید ہو جائے گا۔ اور وہ قیامت قائم کر دے گا۔ (3)

اہم بخاری اور مسلم جہاں اللہ دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فرات سے سونے کا ایک پہرہ ظاہر ہوگا۔ تک اس پر لڑے لگیں گے۔ اور سونے سے
 غنائت و تراف کے سبب قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی یہ کہے گا (4) شاید میں زندہ ہو جاؤں اور نجات پا جاؤں۔

اہم مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن صعب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
 فرماتے سنا ہے۔ قریب ہے کہ فرات سے سونے کا ایک پہرہ ظاہر کر دے۔ پس ہر لوگ اس کے بارے میں گھبراہٹ میں ہو جائے گا۔ اور اس کی طرف
 چل پڑیں گے۔ تو اس کے پاس وہاں کہے گا کہ اگر تم نے لوگوں کو چھوڑ دیا کہ وہ اس سے لے میں تو یہ سارے کا سارا لے
 جائیں گے۔ فرمایا: لیکن وہ اس پر لڑائی شروع کر دیں گے اور ہر سو میں سے منافق آدمی قتل کر دیں گے۔ (5)

اہم حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ علق سعاد ظاہر ہوں گی۔ ان میں سے ایک
 معدن کاغز کے قریب ہے۔ اس کے پاس لوگوں میں سے شریر ترین آئے گا۔ اسے فرعون کہا جاتا ہے۔ پس اس انعام میں کہ وہ
 اس میں کام کر رہے ہوں گے کہ چاند اس سے سرتا نکلیں آئے گا۔ پس اس کا کام نہیں تو جب میں ڈال دے گا تب کہ وہ ان

1- ایضاً ابی السنن السنن، جلد 18، صفحہ 2907

2- سنن حاکم کتاب النہی، جلد 14، صفحہ 503 (8409) دارالکتب العلمیہ بیروت

3- صحیح مسلم شریف، جلد 1، باب انصاف المذنب، صفحہ 18، صفحہ 15 (2894) دارالکتب العلمیہ بیروت

4- ایضاً، جلد 18، صفحہ 16 (2995)

نے مانجھڑ زمین میں دفن ہو گئے۔ تاہم یہ کہنا بہت عجیب ہے (۱)۔

امام احمد بن حنبل، جامع المسند، ج ۱ ص ۱۸۱ میں مذکور ہے کہ حضرت یونسؑ کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہی موت جس سے ہزار سال پہلے (حسن القدر) (تیسویں کی پادشاہی) اور شیخ (ظہور) کا ہونا اہم تھا۔ ہاں تم نے یہ کہہ کر یہ ثابت کیجئے۔ (۲)۔

امام احمد بن حنبل، مائت قالع طبرانی اور ترمذی میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمارؓ نے انہوں نے اپنے اپنے وقت میں یہاں کی قبروں کو مٹا دیا۔ فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آج کل عرب زمین میں مٹھیں نہ لیں گے۔ یہاں کہا جائے گا: وہی گھاساں ہیں۔ (۳)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: ایک گھر اور دوسرے گھر کے پیلوں میں اور اسے آگے والے گھر کے پیلوں میں دھنسا دیا۔ یہ گاہیاں یہاں مظاہر ہیں گئے۔

امام ابن سعد نے ابوالخاسم عدنیؒ جبر اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک حدیث بیان کرتے تھے جسے لوگ قبیح سمجھتے تھے۔ پس آپؐ سے کہا گیا: قریب ہے کہ آپؐ ہمیں حدیث بیان کریں۔ کہ مقرر یہاں ہم میں مسخ ہوگا۔ تو آپؐ نے فرمایا: یہاں۔ بالیقین ہم میں ہندروں اور خزیروں کی سمورت میں شعلوں کا پکاڑ ہوگا۔

امام ابن ابی اللہ نے زہد اسلامی (آلات مسیئتی) میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اور قرات جو حضرت جبریلؑ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے کر آئے، میں نے اس میں پڑھا ہے کہ حضورؐ فرمایا: کریم اللہ علیہ السلام اس وقت کہ وہاں قیامت آئے۔ میں نے ان میں شعلوں کا پکاڑا دیکھا۔ یہاں کی بارش مٹا دیا اور زمین میں دھنسا دیا۔ تو آپؐ سے کہہ دیا: ابوعبوب! ان کے وہاں یہاں ہے؟ تو انہوں نے کہہ دیا: وہاں کے آلات ہٹائیں گے۔ وہاں کی جگہیں گے۔ وہاں کا ہاں رہنم اور سونا ہو گا۔ تو خیرؒ کا مہر نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ تو یہاں مل کر دیکھ لے گا۔ پس تو یقین کرے، یہ پکڑی کر، اور اپنے آپ کو بچے۔ کہا گیا: کیا ہے؟ فرمایا: دوسروں سے اور جو تم کو توں سے اپنی اپنی حاجات پوری کریں گے۔ عرب تم کے برعکس میں رہتے رہیں گے۔ پھر کہا: پس وہی حالت تمہارا دوسروں پر آئے۔ یہ پکڑ کر رہنا نہیں چاہیے گے جن کے سبب وہ اپنے رشتوں اور اپنے اقارب میں کچھ جو کر رہے۔ یہ کہہ کر تو میں نے علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا میں دوسرے ہندروں اور خزیروں کی شکل میں بدل جائیں گے۔ صیبا کہہ کر اپنی اس بات کے ساتھ آیا۔ اور ایک قوم کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب کہ قاتلان کو دھنسا دیا گیا۔

امام ابن ابی طلحہ نے فرمایا: ابنی جمع ہے یہ قول بیان کیا ہے بالیقین لوگوں پر یہاں رہنا مانگے؟ جب کہ وہ اپنے میں سے ہی ایسا آدمی کے دروازے پر چڑھا ہوں گے۔ اور اس کے باہر نکلنے کا لشکر کریں گے۔ تاکہ اس سے اپنی حاجات کا مقابلہ کریں۔ پس وہ ان کی طرف چلے گا۔ تاکہ ان کی شکل ہندو یا خنزیر میں تبدیل ہو جائے۔ یہی آدمی دوسرے آدمی کے پاس میں کی

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان نے قیامت کی نشانیوں میں سے یہی لیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آگے جو کہ لوگوں کا شرقی سے مغرب کی طرف جمع کر دے گی۔ (1)

ماہر القلنی نے لکھا ہے: بطریق اولیٰ، یہ حکم محمد رسول اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دیا ہے۔ وہ اپنے بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل شرقی پر ایک آگ بھیجی جائے گی جو انہیں مغرب کی طرف اٹھانے لگی۔ وہاں دو رات گزاریں گے وہیں وہ بھی رات گزارے گی۔ اور وہاں وہ قتل و قتل کریں گے وہ بھی انہیں کے ساتھ قتل کر دے گی۔ جو کوئی ان میں سے گھر گیا اور پیچھے نہ گیا وہ اس کے لیے دو گنا دوزخ میں آجائے گی جسے قتل کرنے والوں کو چلایا جاتا ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، امام اور ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے قبل جو حضرات سے ایک آگ نکلے گی، وہ لوگوں کو اکٹھا کر دے گی۔ سچا کہرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان آپ ہمیں کیا قسم دیتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم شام کو لا زمرہ کو۔ ترمذی نے کہا یہ روایت حسن صحیح ہے۔ (3)

ابو اسرار باری قتالی لکھتا ہے: اِذَا جَاءَ عَقْمٌ فَرَّقَ مَقْعَمٌ تو اس کے بارے میں سند درود اللہ نے ابن جریر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے۔ کہ جب قیامت آجائے گی تو اس وقت ان کو محمد کا کعبہ عیب ہوگا؟

امام محمد بن حنفیہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قزوہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث بیان کی ہے کہ جب ان پر قیامت آجائے گی تو ان کے لیے کیسے ہو سکے گا کہ وہ نصیحت حاصل کریں تو یہ کریں اور عمل کریں۔ (4) اللہ اعلم۔

اور اسرار و قتالی کا عَقْمٌ اَنَّہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے بارے میں طبرانی، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: افضل ترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے اور افضل ترین دعا استغفار ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: فَاَعْلَمُ اَنَّہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ وَاسْتَغْفِرُ لِنَفْسِیْ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لِلْمُؤْمِنٰتِ۔

امام ابو نعیم، علی رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور استغفار پڑھو اور ان دونوں کی خوب کثرت کرو۔ کیونکہ انہیں نے کہا: میں نے لوگوں کو کنا ہوں کے سبب ہلاک کیا ہے اور انہوں نے مجھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور استغفار کے ساتھ جفا کیا ہے۔ جب میں انہیں اس حال میں دیکھتا ہوں تو پھر انہیں خود شہادت کے سبب ہلاک کرتا ہوں۔ حالانکہ وہ یہ گلن کرتے ہیں کہ وہ حدیث یاد کرتے ہیں۔

امام احمد، نسائی، طبرانی، حاکم، ترمذی رحمہم اللہ نے نوادر الاموال میں ابن مردودہ سے نقل کر کے محمد رسول اللہ ﷺ سے السلام و الصلوات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو زندہ بھی یہ شہادت دیتے

1۔ صحیح بخاری، باب قرون الفار، جلد 2، صفحہ 1054، وزارت تعلیم اسلام آباد۔

2۔ صحیح ابوداؤد، باب قرون الفار، جلد 7، صفحہ 24 (126020)، دار الفکر بیروت۔

3۔ مشکوٰۃ ترمذی، ص 200، باب 1، سنن حاکم، ص 11، جلد 5، صفحہ 391، دار الفکر بیروت۔

4۔ تفسیر طبری، ص 2، باب 26، صفحہ 63، دار الفکر، دار الفکر بیروت۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بائیس دن کھانا نہ کھاؤں گا۔ فرمایا ہے: ”تو انہوں نے فرمایا: اے ابوبکر! کوئی کھائے جس سے تیرے لئے کھانا نہ کھاتا۔“ جس کا قصہ آپ نے اپنے چچا کو بدیع بنی قریظہ رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

امام احمد اسماعیلی، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلویت ابو ذرؓ تو یہ: ”وہ یقین رکھتا ہوا کہ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وہ اپنے میں داخل ہوگا۔“ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! لوگوں کو بصارت دے دو کہ جس نے نہ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام احمد، ابو ذر، ابو ذر، طبرانی، حاکم، اسم، ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: جس نے یہ جہاد کی قیادت کی: لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (طہ 24) اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ کو درم قرار دیا ہے۔ (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کہہا وہ اسے عبادت گزار سے نہایت: اے گا جو اس سے پہلے اسے پہچانے ہو چکا ہے۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کہ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ یہ اس کے ہمراہیوں سے مناجات گماںوں کو مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ وہ وہاں کا مالک بن کر رہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کا صدق دل کے ساتھ اس شہادت پر حاضر ہو آ کہ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس کسی کا عاقبت ایسے دن کے روزے پر ہوا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پا رہا ہو۔ وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔ اور موت کے وقت جس کا عاقبت کسی مسکین کو کھانا کھانے پر ہوا۔ جس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

اور قول باری تعالیٰ وَاسْتَعِظْ يٰٓاٰدَمُ لَوْلَا اَنْتَ وَلِلْمَوْتِ مِثْلُكَ وَ اَنْتُمْ مِثْلُ الْاٰدَمِ کے بارے میں ابن جریر، ابن عبد بن حمید، ترمذی اور قس۔ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حسب الامکان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ خداوند قول کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں۔ (4)

امام احمد، مسلم، ترمذی، اسماعیلی، ابن ابی شیبہ، ابن منذر، ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

1۔ صحیح مسلم شرح غزالی، باب اللہ جل علیہ وسلم استغفر، جلد 1، صفحہ 192 (433)، دار الفکر، بیروت

2۔ ایضاً کتاب 11 بیان جنت 1، صفحہ 202 (47)

3۔ شعب 1، ج 1، باب 11، ج 1، صفحہ 190 (97)، دار الفکر، بیروت

4۔ نسو، ج 1، صفحہ 11، ج 1، باب 1، ج 1، صفحہ 9، ج 1، صفحہ 115 (3259)، دار الفکر، بیروت

روایت بیان کی ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! استغفر اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بھی۔ پھر عرض کی گئی: یا رسول اللہ! تیرے لیے کیا سنت ہے میں حضور آپ ﷺ کے لیے زبان درازی کرنے لے بیٹھی۔ آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: **وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَمْ يَغْفِرْ لَهُمْ**۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردیہ و مجسم اللہ نے حضرت عیوب بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دعوت فرمایا: **فَاغْفِرْ لَهُمْ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَمْ يَغْفِرْ لَهُمْ**۔ صریح زبان اپنے مکرہ والوں کے لیے سخت اور تشنہ می۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیخ نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں کہ میری زبان مجھے جہنم میں داخل کر دے گی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو استغفار سے کہاں ہے؟ بے شک میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے سواہ استغفار کرتا ہوں۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن ماجہ، ابن مردیہ اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کبھی کوئی شخص نہیں کی مگر یہ کہ میں نے اس میں سواہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی اور ابن مردیہ رحمہم اللہ نے بہ جرین میں سے ایک آدمی سے افر کھا جانا تھا سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرمایا: تم سنا ہے؟ اسے لوگو! اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور اس کی طرف توبہ کرو۔ کیونکہ میں ہر روز سورتہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان اور ابن مردیہ نے افر مزی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے دل پر بھی سب آجاتی ہے اور میں دن میں سواہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور آپ رحمہم اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

امام ابن ماجہ، ابن مردیہ اور نسائی رحمہم اللہ نے الاسماء العظمت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آتے تھے۔ اور آپ ﷺ کہتے تھے: **وَبِالْغُفْرِ يُؤْتَى وَتُبَ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ** **الْوَجْهُ**۔ اسے توبہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر نظر مرت فرما۔ بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا اور میں فرمانے والا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ سواہ کہا کرتے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: **أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ**۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ

1۔ مجمع مسلم شرح نووی، باب ثبات ما رواہ، جلد 3، صفحہ 81 (2346) دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مستدرک حاکم جلد 1، صفحہ 69 (1882) دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مجمع مسلم شرح نووی، باب التوبہ، جلد 1، صفحہ 17، نمبر 2702 دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ ملخص ترمذی، جلد 1، باب التوبہ، جلد 9، صفحہ 117، دار الفکر بیروت

کی تفسیر میں حضرت آقا، رضی اللہ عنہ نے یہ قول بیان کیا ہے کہ: وہ سورت جس میں چہرہ دکھانے کی ممانعت ہو، وہ سورت ہے۔ اور وہی قرآن کریم میں ہے نہ انھیں پرستہ یہ قرین اور مراد ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریر رحمہ اللہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اہل ایمان کتاب اللہ اور اس میں اس پر ماری ہوئے والے انھم نے متاقیہ بار سے تھے۔ اور پس لونی اسی سورت سنائی جاتی ہے جس میں جہاد کا ذکر ہوئے ہے تو آپ نے لیکن میں منافقین کو بھرا کر ان پر بڑا کر۔ وحقہ میں آپ کی طرف جیسے نکلتا ہے جس پر موت کی قسمی طاری ہو۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے لیے وعید ہے۔

امام عبد الرزاق و محمد بن حنفیہ ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قردہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ غازی (۱) نے یہ وعید ہے۔ ہر کلام منقطع ہو گیا۔ اور پھر فرمایا: طَائِفَةٌ قَوْلِي مَعْرُوفٌ (۱) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور نیکو کا قون تھا کسی امور کے نزدیک ان کے لیے بھتر ہے۔

امام ابن ابی و عبد بن حنفیہ اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو حکم دیا ہے: وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِذَا ضَلُّوا عَنْهُ قَالُوا إِنَّهُ خَالِئٌ (۲)

اسماحاکم رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مظفر رضی اللہ عنہ سے روایت یہ کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ (۳)

امام عبد بن حنفیہ اور ابن جریر رحمہم اللہ نے فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ اللہ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: تم کہتے ہو کہ تم کو ہم جس نے تو اب اللہ سے روگردانی کی کہ کیا انہوں نے خون حرام نہیں بہایا، انہوں نے قرآن اور اس کے ساتھ قطع تعلقی نہیں کی۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جو کدہ نہیں ہے: فرمائی نہیں کی؟ (۴)

امام عبد بن حنفیہ نے ابن جریر رحمہ اللہ سے اسی آیت کے بارے میں قول بیان کیا ہے: میرا خیال یہ ہے کہ یہ آیت خود یہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام ابن منذر اور اس کا دوسرا اللہ نے حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت یہ بیان کی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے چیخنے والے کی آواز سنی۔ تو فرمایا: اے برید! کچھ یہ آواز کیسی ہے؟ سو اس نے دیکھ کر عرض ہوا اور عرض کی: قریش کی ایک بچی کی ماں لڑوہ کی بارہا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں جرین و انصار کو بلاؤ۔ کچھ وقت بھی نہ گزرا تھا کہ گھبراہٹ ہو کر پھر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ اور پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں قطع رحمی کا کیا قصہ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ظلم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اسی وجہ سے یہ تم میں پھیل چکی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفِشُوا ذُنُوبَكُمْ فَرِحْتُمْ نَسْوَا أَتْرَابَكُمْ تَعْتَصِمُونَ (۵) پھر فرمایا۔

بے شک ہم نے لیے وحی سے نصرت ہے۔ دو تہمت کے دن خود کرتے ہوئے عرض کے پہچانے کی اور نصیح و مبلغ زبان میں
 "مُشْتَرِک"۔ یعنی جس کی طرف اس سے حسد نہ ہو جائے وہ یا اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا اور اس کی طرف اس نے
 قطع تعلقی کر دیا۔ (ابوہریرہ سے منقول)۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔

ماہنامہ تنقیدی جبر اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہے
 شک فرماؤ کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلہ رحمی کی ہوگی اور نصیح و مبلغ زبان کے ساتھ کہے گی۔ اللہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے جس نے بھی
 سے صلہ رحمی کی اور اس سے قطع تعلقی کرے جس نے مجھ سے قطع تعلقی کی۔ (۴)۔

المصنفین: بنی شیبہ و ابوہریرہ اور کرم رحمہم اللہ ان دونوں نے اس روایت کو صحیح کہا ہے اور ترقی رحمہم اللہ نے حضرت
 عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبیوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا: مٹا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا: میں جس میں نے ہم کو پیچھا کیا ہے اور اس کے لیے اپنے مسول میں سے ایک نام کو کٹ کر دیا ہے۔ پس جس نے
 اس کے ساتھ صلہ رحمی کی۔ میں نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی۔ اور جس نے اس کے ساتھ قطع تعلقی کی۔ میں نے اس کے ساتھ
 قطع تعلقی کر دیا اور جس نے اس سے بددلی و بیزاری اختیار کی میں نے اس سے جدا کر دیا۔ (۵)۔

علامہ بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ہم ہمدانی کی شام و رسول اللہ
 ﷺ کے پاس حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم کسی آدمی کے لیے یہ جائز قرار نہیں دیتے
 کہ وہ قطع رحمی کرے۔ سوائے اس کے جو ہم سے اٹھ جائے۔ پس صرف ایک دو جنوں اٹھا جو طے کے آخر میں بیٹھ۔ (۶)۔
 اپنی خالہ کے پاس گیا۔ تو اس نے اس سے پوچھا: تو کیسے آیا ہے؟ تو اس نے اسے دوسرا بھی بتایا اور رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: تھا۔ پھر وہ اس کو لے گیا اور آپ ﷺ کی مجلس میں جا کر بیٹھ گیا۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی بات ہے کہ
 میں نے میرے سوا کسی کو ملحق نہ کیے ہوئے تھے۔ پس اس نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پوچھا: یہ یا جو اس نے اپنی خالہ سے کہ
 تھا اور جو کچھ حال نے اسے کہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاتو، اچھا کیا۔ خیر اور سنو! بے شک اس کو پر رحمت
 نازل نہیں ہوتی جس میں قطع رحمی کرنے والے ہوں۔ (۷)۔

امام احمد اور ابی داؤد رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہے
 شک میں آدمی کے اہل ان بر جعرات کی شرمگاہ میں کہ جاتے ہیں اور قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ (۸)۔
 امام حاکم نے حضرت عمرو بن حصہ سے روایت بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوئی تو میں ان

1. مائتہ جلد 10 صفحہ 165 (20407)

2. شعب الایمان باب فی صمد الحاکم جلد 16 صفحہ 7936 (7936)

3. شعب الایمان باب فی صمد الحاکم جلد 16 صفحہ 7936 (7936)

5. مائتہ جلد 6 صفحہ 724 (7956)

4. شعب الایمان باب فی صمد الحاکم جلد 16 صفحہ 7936 (7936)

ابتداءً ایام میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کہہ کر میں تھے۔ تو میں نے عرض کی: آپ کیا ہیں؟ تو آپ مشیرِ امامؑ نے فرمایا: میں نبی ہوں۔ میں نے عرض کی: آپ لوگوں ہی میں سے ہیں؟ تو آپ مشیرِ چتر نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، بقول کو تو کہہ دے اور شہادت دے اس کے ساتھ عقلی اور احسن کے ساتھ ساری کر۔۔۔ آسمان نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (۲)

امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں زمین ہوں اور یہ زمین (قرآن مجید) ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا۔ اور جس نے اس کے ساتھ قطعِ تعلقی کی میں اس کے ساتھ قطعِ تعلقی کروں گا۔۔۔ آسمان نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (۲)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں زمین کا علیٰ ربیع جز اور شام ہے۔ پس جس نے اس سے صلہ رحمی کی، اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا۔ اور جس نے اس کے ساتھ قطعِ رحمی کی اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ قطعِ تعلقی کرے گا۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (۳)

امام بخاری، مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاموال و النسخات میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ارم اللہ تعالیٰ کی محراب سے حصہ ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی، اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا اور جس نے اس کے ساتھ قطعِ تعلقی کی اللہ تعالیٰ بھی اس سے قطعِ تعلقی کرے گا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی اور حاکم رحمہم اللہ ان دونوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث بیان کی ہے: رحم کرنے والوں پر میں بھی رحم کرے گا، تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان کے باقی تم پر رحم کریں گے، اور زمین کی بھی شام ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی، اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا، اور جس نے اس کے ساتھ قطعِ تعلقی کی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ قطعِ تعلقی کرے گا۔ (۴)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت تقریباً چالیس آدمیوں کے ہمراہ سرخ پڑے کے ایک قبہ میں تشریف فرما تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شکستہ تمہارے لیے نجات ہوں گی، وہ شکستہ تمہاری دعا کی جانتے گی، اور تم مکہ اور۔۔۔ بغیر حاصل کرو گے۔ یہی تم میں سے جو کوئی وہ ہے پالے تو وہ سے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ عقل کا حکم دے ایمانی سے منع کرے اور صلہ رحمی کرے۔ اس کی مثال جو حق کے سوا ایسی قوم کی مدد کرتا ہے، اس اذیت کی طرح ہے جو بھانپتا ہے اور وہ اپنی دم کے ساتھ ہی بھاگتا ہے۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (۵)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت امیہ بن ابی اسلمہ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ

۱۔ مستدرک حاکم، کتاب الجہاد، ج ۱، صفحہ ۱۵۵ (۷۲۴) دار الفکر، بیروت

۲۔ مستدرک حاکم، کتاب الجہاد، ج ۱، صفحہ ۱۷۳ (۷۲۵) دار الفکر، بیروت

۳۔ ایضاً (۲۶۸) ۴۔ ایضاً ج ۴، صفحہ ۱۷۵ (۷۲۷) ۵۔ ایضاً ج ۴، صفحہ ۱۷۸ (۷۲۷)

بچے کوئی نصیحت فرمائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو کم کر دو، کوڑا اور زور رمضان المبارک کے روزے روک دو، بیت اللہ شریف کا حج کرو اور گردنہ پہنے، ورنہ میں تم کے ساتھ جہنم میں جاؤں گا۔ (مشکوٰۃ، ص ۱۰۱) اس کے ساتھ صلہ رحمی کر، مہربانی کی عزت و توقیر کر، نیکی کا تقہم دے اور ربانی سے وابستہ رہو۔ (حق تعالیٰ کے ساتھ رہو جس دور سے حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ اور حاکم محمد بن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام بچلہ ڈاکھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، رات کے وقت نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہوں، دو ترسلا سنی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)

امام احمد، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، مشکوٰۃ نے ۱۰۱۱ روایات میں، ابن نصر نے المستدرک میں اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! نماز کم جب میں آپ کو دیکھتا ہوں مجھے فرحت و سرور حاصل ہوتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ سو آپ مجھے ہر شے کے بارے میں خبر دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: برائے پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ میں نے عرض کی: کھجور، پستے اور کے ہارے آگاہ فرمائیے کہ جب میں اس کے مطابق عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سلام کو بچلہ ڈاکھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیجئے، اور رات کے وقت اس وقت انھیں روک سو رہے ہوں۔ بحسب سنی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (۳)

امام طبرانی اور حاکم محمد بن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کو آباد کرتا ہے اور ان کے لیے مالوں کی کثرت کرتا ہے۔ مگر جب سے نہیں پڑا کیا ان کی طرف بغض کی نظر سے نہیں دیکھا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اس طرح کیسے ہو سکتا ہے یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کے سبب۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔ (۴)

امام حیا لکھی، حاکم اور ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے انیسوں کو بچو، اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ کیونکہ رشتہ دار کے لیے کوئی قرب نہیں، جب تو نے اس سے قطع تعلقی کر لی۔ اگرچہ وہ تیرے ہی ہو۔ اور اس کے لیے کوئی رزق نہیں جب تو نے اس سے صلہ رحمی کی۔ اگرچہ وہ چھدی ہو۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ (۵)

امام ابن ابی شیبہ اور حاکم محمد بن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن پڑھنا اور اس کا طبع ہوگی اس طرح جیسا کہ نیکو نیر ہوا ہوتا ہے۔ اور بڑی نصیحت و تبلیغ اور آزاد زبان کے ساتھ گفتگو کرے گی۔ پس تو اس سے صلہ رحمی کر جس نے اس سے صلہ رحمی کی اور اس سے قطع تعلقی کرے جس نے اس سے قطع تعلقی کر لی۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ (۶)

۱۔ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۱۷۶ (۱۲/۶) ۲۔ مصنف حاکم کتاب البر والصلاہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۵ (۱۲/۷) ۳۔ المستدرک ص ۱۰۱

۳۔ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۱۷۶ (۱۲/۶) ۴۔ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۱۷۸ (۱۲/۸) ۵۔ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۱۷۹ (۱۲/۸) ۶۔ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۱۷۹ (۱۲/۸)

امام ابو داؤد شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث میں حضرت قہر بن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں چیزیں میں جو مٹی سے بنا کر بنائیں گے۔ یہ تو آیت الکرسی ہے۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اور اسے یاد کرے اور اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔ اور اگر کسی شخص نے اس حدیث کو پڑھا تو اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔

اس حدیث میں حضرت قہر بن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں چیزیں میں جو مٹی سے بنا کر بنائیں گے۔ یہ تو آیت الکرسی ہے۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اور اسے یاد کرے اور اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔ اور اگر کسی شخص نے اس حدیث کو پڑھا تو اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔

اس حدیث میں حضرت قہر بن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں چیزیں میں جو مٹی سے بنا کر بنائیں گے۔ یہ تو آیت الکرسی ہے۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اور اسے یاد کرے اور اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔ اور اگر کسی شخص نے اس حدیث کو پڑھا تو اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔

اس حدیث میں حضرت قہر بن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں چیزیں میں جو مٹی سے بنا کر بنائیں گے۔ یہ تو آیت الکرسی ہے۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اور اسے یاد کرے اور اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔ اور اگر کسی شخص نے اس حدیث کو پڑھا تو اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔

اس حدیث میں حضرت قہر بن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں چیزیں میں جو مٹی سے بنا کر بنائیں گے۔ یہ تو آیت الکرسی ہے۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اور اسے یاد کرے اور اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔ اور اگر کسی شخص نے اس حدیث کو پڑھا تو اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔

اس حدیث میں حضرت قہر بن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں چیزیں میں جو مٹی سے بنا کر بنائیں گے۔ یہ تو آیت الکرسی ہے۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اور اسے یاد کرے اور اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔ اور اگر کسی شخص نے اس حدیث کو پڑھا تو اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کی مانند عطا فرمائے۔

1. شعب الایمان، باب فی مسئلہ (۱) ص ۲۱ (۷۹۵۹)۔ مکتبہ المدینہ، بیروت۔

2. مسند ابی یوسف، ج ۱، ص ۲۱ (۲۲۵۶)۔ مکتبہ المدینہ، بیروت۔

نے اشارہ بہ تمہاری ایک بات میں اطاعت کر کے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے پشیدہ و مقہور کو جانتا ہے۔ ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی درجوں کو پیش کریں گے اور پڑائیں لگائیں گے ان کے چرواہوں اور چٹوں پر۔ یہ درگت میں بے سنی کی کہانیاں نے بھی وہی کی ہیں لی براہہ کی ہے۔ جسک کا باعث تھا اور ناپسند کیا اس کی نوجوانوں خواہش اس سے ان سے اہل حق متابع رہنے۔

امام عبد الرحمن بن عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے یہ بیان کیا ہے کہ رِشَالٌ تَيْنَا مَرُّ لَكَ ذَا لِي اَوْ ذَا تَابِرَ هَبْجِي بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَكَ تَهْمُ الْهَدَىٰ کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے مراد اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں ان کی کتاب ہیں۔ وہ حضور نبی رحمت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے اوصاف پہناتے ہیں اور اپنے پاس تواریخ و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور پھر وہ آپ ﷺ کو یاد کرتے ہیں۔ اور الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ کے بارے میں فرمایا: شیطان نے ان کے لیے مزین کر دیا۔ اور ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَصْحٰبُ الْاِلٰهِ لَمَّا اٰن سَمِعُوْا النَّبِيْنَ يَدْعُوْنَ اِلَى الْاِسْلَامِ يَكْفُرُوْنَ (۱)

امام ابن منذر نے ان جرجہ جماعہ سے مذکورہ آیت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ یوں ہے۔ نمراد ہدایت سے پیٹھ پھیر لی۔ یہ پچھان لینے کے بعد کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ ذٰلِكَ اَوْ اَمَلُ لَهُمْ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کو یہی انداز کی آس دلائی۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ان لوگوں کو کہا جنہوں نے ناپسند کیا جو اللہ نے اشارہ فرمایا: یہودی حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے منافقین کو کہتے ہیں۔ اور وہ ان کے ساتھ یہ مشورے بھی کرتے ہیں۔ سَلْبِطَةُ فِيْ بَيْضِ الْاَصْمَرِ کہ تمہاری ایک بات میں اطاعت کر کر گے کہ وہ جانتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نبی ہیں۔ انہوں نے کہا: یہودیت بھی ایک دین ہے۔ پس منافقین یہودی ان باتوں میں اطاعت کریں گے جن کے بارے میں یہودیت نے نصی حکم دیا ہے وَ اِنَّهُ يَتْلُمُ اِسْرَارَهُمْ فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے ان مخفی مشوروں کو جانتا ہے۔ كَيْفَ لِيْٓ اَتَوْكُمُھُ الْاَسْبَاكُ يَحْسُرُوْنَ وَ يَجُوْهُوْهُمْ وَ اَذٰبَتْهُمْ فَرَايَا: یہ موت کے وقت ہوگا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى اَذْنَاہِمْ جُنُوْحٌ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَكَ تَهْمُ الْهَدٰى اَلْمُضْحَضِ سَوَّلَ لَهُمْ ذٰلِكَ اَوْ اَمَلُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَصْحٰبُ الْاِلٰهِ سَخِيْعَتُمْ فِيْ بَيْضِ الْاَصْمَرِ وَ اِنَّهُ يَتْلُمُ اِسْرَارَهُمْ فرمایا: ان سے مراد منافقین ہیں۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ يَحْسُرُوْنَ وَ يَجُوْهُوْهُمْ وَ اَذٰبَتْهُمْ کے بارے میں انہوں نے فرمایا: وہ چڑھیں لگائیں گے ان کے چرواہوں اور ان کی سریشوں پر۔ لیکن اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ وہ کتنا بیان فرماتا ہے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْٓ اَكْثَرِهِمْ مَّرْضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَصْحٰبَهُمْ ۖ وَ لَوْ نَشَاءُ لَآ تَرٰ يَخْلُفُھُمْ فَلَغَرَفْتُھُمْ بِبَيْسِھُمْ ۚ وَ تَعَوَّضُھُمْ فِيْ لَحْنٍ

الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَتَبْلُوُنَّكُمْ حَتَّىٰ تَعْلَمَ الْمُجِبِّينَ
مِنْكُمْ وَالضَّالِّينَ ۚ وَلَتَبْلُوُنَّكُمْ أَلْحَبَّ أَرْكَمَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ذَٰلِكَ أَلْوَنُ ۚ وَمِنْ بَعْدِ مَا تُبَيِّنُ لَهُمْ أَلْهُدَىٰ أَلَسَ
يُفْضِلُوا اللَّهُ سُبْحَانَهُ سَيَحِطُّ أَعْمَالَهُمْ ۝

”کہ خیال کرنے میں، لوگ جن کے دلوں میں (غفلت کی) بیماری ہے کہ اعتدالِ ظاہر نہیں کرے گا ان کے
دلی کمونوں کو۔ اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو دکھا دیں یہ لوگ سوا آپ پہچان تو چکے ہیں ان کو ان کے پیروے۔ اور
آپ ضرور پہچان لیا کریں گے انہیں ان کے اندازِ غفلت سے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہارے اعمال کو۔ اور ہم
ضرور آزمائیں گے تمہیں تاکہ ہم دیکھ لیں تم میں سے جو مصروفِ جہاد ہے میں اور میرے کرنے والے میں اور ہم
پر تمہیں کے تمہارے حالات کو۔ بد شک جہاد خود بھی کفر کرتے ہوئے اور لوگوں کو بھی روکتے ہوئے اللہ کی راہ
سے اور مخالفت کرتے ہوئے رسول (کریم) کی باوجود کہ ظاہر ہو چکی تھی ان کے لیے راہِ ہدایت وہ قطعاً اللہ تعالیٰ
کو کچھ ضرور نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو اکارت کر رہے گا۔“

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اُمّ حَسْبِ الْيَتِيمِ فِي
قَوْلِهِمْ غَوْضٌ أَنْ لَنْ يَخْتَرِعَ اللَّهُ أَهْلَهُ لَتَهُمْ كَمَا نَعْلَمُ يَہ ہے کیا خیال کرنے میں دو لوگ جن کے دلوں میں (غفلت کی)
بیماری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ظاہر نہیں کرے گا یعنی ان کے غفلتِ نیت اور اہلِ مسجد کو جو ان کے دلوں میں موجود ہے
(اسے ظاہر نہیں کرے گا) پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو منافقین کے بارے آگاہ فرمایا اور آپ ﷺ کو
منافقین میں سے ہر آدمی کو اس کا نام لے کر پکارتے تھے۔

امام ابن مردودہ اور ابن مساکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وَتَبْلُوُنَّكُمْ فِي لُحْنِ الْغُلُولِ
کے بارے لرایا کہ آپ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھنے کے سبب ضرور پہچان لیں گے۔
امام ابن مردودہ یہ حدیث اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ
الدرس میں منافقین کو صرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کے سبب پہچانتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ نبیوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَلَتَبْلُوُنَّكُمْ
عَلَىٰ تَعْلَمَ الْمُجِبِّينَ اَقْبَابِ اور پھر کہا: اے اللہ! ہمیں معاف فرما ہمیں چھپانے اور ہرے حالات کو نہ پکھڑ (اعمال کو)
”اللَّهُمَّ عَلَّمْنَا وَاسْتَرَيْنَا وَلَا تَبْلُ أَعْمَالَنَا“۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبیوں نے وَلَتَبْلُوُنَّكُمْ حَتَّىٰ تَعْلَمَ

یہاں تاج محل کے ساتھ ساتھ "پیر پانی" اور "کونسل کے باغ" پر مانتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا
أَعْمَالَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَنَازَلُوا لَهُمْ
لِقَاءُ قَدْسٍ يَخْفِى اللَّهُ تَعَالَى فَلَا تَهْمُوا وَلَا تَخَفُوا إِلَى السَّلَامِ وَأَنْتُمْ
إِنَّمَا تَعْمَلُونَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتْرُكَكُمْ أَعْمَالَكُمْ إِنَّ اللَّهَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ
لَعِبْ وَلَهُوَ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أَجْرَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ
أَمْوَالَكُمْ إِنْ يَسْأَلُكُمْ فَيُخْفِكُمْ بِعَنُوتٍ وَيُخْرِجْ أَضْعَافًا لَكُمْ هَآئِثُمْ
هَآؤُلَاءِ يُدْعَوْنَ يَتَّقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْغِى وَمَنْ يَبْغِ
فَإِنَّمَا يَبْغِ عَنِ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْعَلِيمُ وَأَنْتُمْ الْخَافُونَ وَإِنْ تَسْأَلُوا
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَلَكُمْ

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول (محمد) کی اور نہ مبالغہ کرنا اپنے محسوس کو۔
بے خوف ہو لو کہ خود بھی کفر کرتے ہو اور دوسروں کو بھی راہ حق سے روکتے ہو۔ ہر دوسرے کو کفر کی حالت میں
تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ (اے فرشتہ الہی! اسام) اہل سنت مبارک اور (کافروں) کفر کی دعوت سے روک
نی غالب آؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارا اہل ایمان (پورے خوشی) کو نجات نہیں دے
دے گا۔ یہ دنیاوی فوجی تو کھس ایک بھل اور تھکا ہے۔ اور کفر تم ایمان لانا اور یہ نیز کفر میں ہو تو وہ نہیں
تمہارے اور جو تم کے ساتھ ہو وہ صوبہ کر کے تم سے تمہارے مال۔ اگر وہ طلب کرے تم سے تمہارے مال
اور اس پر اصرار کرے تو تم بھل کر کے لکھو اور (خوف) ظاہر کر کے کہ تمہاری موجودگی نہ ہو۔ پس قریش و لو کہ دو
جنہیں وراثت اٹی چکی ہے کہ (اپنے مال) اخراج کرو اللہ کی وہ مالیں۔ پس تم میں سے جو کچھ تم نے لکھے ہیں اور
جو غنیمتیں مل رہی ہیں تو وہ اپنی ذات سے نکل کر رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں (کسی کو محتاج نہیں) بلکہ تم
(اس کے محتاج ہو۔ اور اگر تم کو گردانی کرو گے (جو اس سعادت سے محروم کر دیکھ جاؤ گے) اور تمہارے غرض
دوسری قوم کے لئے کا مجرا نہ جیسے نہ ہوں گے۔

ابو عبد اللہ بن عبد اللہ ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں بیان کیا ہے کہ تم میں سے جو

[illegible]

عام ابن خضر کا انتقال ماہین مرتزیہ اور علیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ زہراء رضی اللہ عنہا کے بھی ای فرج نقل کیا ہے۔

امام ابن اسحق، حاکم اور قیپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بخاری نے، الاصل میں حضرت مسور بن غزوہ اور مرثد بن دھوول سے یہ روایت نقل کیا ہے: سورۃ فتح کہ کھر اور مدینہ طیبہ کے (وہاں) احد پہرے کے بارے میں، اول سے آخر تک بدل ہوئی۔ (۱۰)

عاصم بن ابی شیبہ، احمد بن حنبلہ، ابو داؤد، ترمذی نے شام میں، ابن ابی اور یحییٰ رحمہما اللہ نے سمن میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال اپنے سفر کے دوران سورۃ فتح اپنی سواری پر پڑھی۔ اور پھر اسی میں وہیں لوٹ آئے۔ (2)

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کی نماز میں اِنَّا قَتَلْنَاكَ وَمَا أُبَيِّنَاكَ اَنْ تَرَاةَ كَرْتِے۔ (3)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت غلام مریدان، ہمیشہ تحفہ فرماتے والا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۚ لِيُخْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا
تَأَخَّرَ ۚ وَيَمْحُ اللَّهُ عَنْكَ الْوَيْلَ وَيَهْدِيكَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَيُضْمِرُكَ
اللَّهُ تَحْتَهُ عِزًّا ۝

”یقیناً ہم نے آپ کو شاد اور فتح عطا فرمائی ہے۔ تاکہ دور فرما دے۔ آپ کے لیے اللہ تعالیٰ جو احرام آپ پر (ہجرت سے) پہلے لگائے تھے اور جو (ہجرت کے) بعد لگائے تھے اور کھس فرمادے، اپنے انعام کو: آپ پر اور چلے آپ کو سید محمد زاور اور تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی ایسی دہانہ سے ہجو زبردست ہے۔“

امام احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابی حنبلہ اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو میں نے کسی شے کے بارے میں آپ ﷺ سے تسبیح و تحمید نہ کرنا سیکھا۔ لیکن آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ جس میں نے اپنے فؤاد کو حرکت دی اور تمام لوگوں سے اٹھ کر نکل گیا۔

۱۔ ممدوک = تم، کتاب و شمار، جلد ۲، صفحہ 499 (3710)، دارالکتب العربیہ، بیروت

۲۔ مکی بخاری تفسیر سورہ فتح، جلد ۱۲، صفحہ ۷ اور است. تعلیم اسلام ہزار

3- مصنف: ج 4، ق 1، باب: انفرادی صنف، ج 2، ق 76، دارالکتب العلمیہ، دہلی۔

اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ کر آپ مکتوبہ نے فرمایا ایت میں نے وہ فرشتوں کو رکھ دیا۔ اور انوں اس بات سے کہ وہ چاہتے تھے۔
ان دونوں نے مجھے یاد سے لکھ دیا اور مجھے آسمان دنیا کی طرف سے اتر چکے تھے۔ میں ہر روز انہیں فرشتے نے یہاں سے
بہا اور اس سے سامنے آؤں تے۔ اس کے ساتھ میں ایک بھاری چتر ہے۔ اور وہاں ان آؤں کے ہمیں وہ ہے۔ نیچے
اس کا راج ایک جانب جان کر ہے اور پھر وہاں جانب جان کر ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا:
آگے چلو۔ سو میں چلنے لگا۔ تو اپنا کبیر کی نگاہ یک فرشتے پر پڑی اور وہاں کے سامنے ایک آدمی ہے۔ فرشتے کے ہاتھ میں
لوہے کی سیڑھی ہے۔ جن کا سر اتر رہا ہے۔ میں وہاں سے اس کی آگے بڑھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہاں تک کہ وہاں تک پہنچا
ہے۔ پھر سے بائیں جانب سے بڑھ گیا ہے۔ راستے میں دو آدمیوں کو دیکھا جو کہ پوچھا کیا ہے؟ تو انہوں نے
کہا: آگے چلو۔ میں اس میں آگے گیا۔ وہاں فرشتوں نے ایک نیرنگی اور وہاں میں اس طرح جوڑ مارہ تھا کہ جب پہنچا
اس میں ایک نیرنگی تو مٹی کے گارہ کے کنارے پر لڑنے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں مٹی کے ڈھیلے تھے۔ وہ بھی ان میں سے کوئی
باہر نے کی کوشش کرتا تو فرشتے نے مٹی کا ڈھیلہ اسے مار دیا۔ جو اس کے ساتھ میں جا لگا اور وہ بھرا اس نیرنگی کے نیچے کی جانب جا
گرتا۔ میں نے پوچھا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آگے چلو۔ سو میں آگے چلا تو وہاں ایک گروہ تھا اس کے نیچے کی جانب اوپر
کی جانب سے زیر و زخم تھی۔ اس میں بھی نیرنگیوں کا ڈھیلہ تھا۔ ان کے نیچے ایک گروہ تھا اور وہ دونوں سے نکل کر
دو آدمیوں کی رہا سے میں نے اپنی ہاتھ کو بند کر دیا۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتوں نے کہا: آگے چلو۔ چنانچہ
میں آگے چلا تو وہاں میں نے ایک سیاہ رنگ کا ٹیلہ دیکھا۔ اس پر ایک مجنون تو مٹی کے ان کی اور وہاں سے آگے نکل رہی تھی
اور ان کے منہ میں وہ تھوڑی سی کھوپڑی اور ان کی آنکھوں سے مٹی کے ٹیلے آگے نکل رہی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا:
”گمے چل۔ چنانچہ میں آگے چلا۔ اور وہاں میں نے بہت بڑی انہوں کی شد بد شک دیکھی وہاں ایک فرشتہ قہر رہے۔ ہوتے اس
سے ہر نکلنے والے اس کا چوڑھا کرتا ہے یہاں تک کہ وہاں سے آگے میں لوٹا رہا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ان فرشتوں
نے مجھے کہا: آگے چلو۔ میں آگے چلا گیا۔ وہاں ایک راج تھا۔ ان میں ایک ایسے خوبصورت شخص تھے کہ ان
سے مزہ کر کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ ان کے اور گردنے میں۔ اور درخت ہیں جن کے پتے ہاتھ کے کانوں کی طرح تھے۔ میں
میں اس درخت پر چڑھا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ میں نے وہی ایسے گھر دیکھے کہ ان سے زیادہ حسین اور خوبصورت کوئی نہیں۔
اور وہی کوکھ والے زمرات سے بنے ہوئے تھے۔ ہر زمرہ کے اور سر پہ آفت سے ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟
انہوں نے کہا: آگے چلو۔ میں آگے چلا گیا۔ میں نے اس ایک نیرنگی۔ میں نے اسے اور پوچھی کے وہی تھے۔ نیر کے
دونوں کناروں پر اندر سے کوئی کھانا اور کھانوں اور سر پہ آفت سے ایسے خوبصورت گھر بنے ہوئے تھے کہ ان سے زیادہ حسین
کوئی گھر نہیں اور اس میں یہاں سے لوگوں کے گھر سے ہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ان دونوں فرشتوں نے مجھے کہا:
نیچے اتر آؤ۔ سو میں نیچے اتر آیا۔ اپنے ہاتھ سے ان میں سے ایک برتن اٹھا۔ اسے وہاں سے بھرا اور بھرا سے پی لیا۔ تو وہ شہ
سے ہی زیادہ شیریں اور میٹھا تھا۔ اور وہ سے بڑھ کر مزید اور حسین سے زیادہ بڑھ کر تھا۔ چہرہ ان دونوں سے مجھے پایا۔ آپ

[illegible]

نواز پڑھتے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پانچ مہارک متروک ہو جاتے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! ﷺ کو کیا آپ اتنی عبارت کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب من و کھل دیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ (1)

امام ابن سعدی اور ابن مسعود رحمہما رحمہما اللہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو احادیث کرتے یہاں تک کہ آپ پر اپنی محکم کی طرح ہو گئے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! بیشک تم کو کون سی شے ہے جو اس ساری مشقت پر آپ کو ابھارتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب کمال معاف فرمادیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ (2)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے طبرستان میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے وقت چار کثیر نماز پڑھتے تھے۔ پھر آپ مسلسل جاری رکھتے تھے۔ اور پھر آپ ﷺ نماز اتنی خوں کرتے تھے یہاں تک کہ کچھ آپ پر حرج آئے۔ لہذا آپ ﷺ نے عرض کرنا بانی امت وانی یا رسول اللہ! تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہوں کی مغفرت فرمادی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ (3)

رواد شاذ مگر اسی ذیل میں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی مغفرت فرمادی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد حج کہ حج غیر اور حج طائف ہے۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيُذْكَرُوا فِي أَيْمَانِهِمْ

إِنِّي أَنَا اللَّهُ عَلَيْهِمُ احْكُمَانِ

”یہی ہے جس نے امارت اطمینان کو ان ایمان کے دلوں میں نازل کیا اور یاد دہان کیا (تو) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ کے زیر فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے والا بہت دانا ہے۔“

امام ابن جریر، ابن مسعود رحمہما رحمہما اللہ، ابن مردودہ اور سیوطی رحمہم اللہ نے وفاق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آیت میں السکینہ سے مراد رحمت ہے۔ اور لِيُذْكَرُوا اِيْمَانِهِمْ اِيْمَانُهُمْ کے بارے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو اس شہادت کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس جب مومنین نے اس کی تصدیق کی تو اس نے ان کے لیے نماز کا اضافہ نہ کر دیا۔ پھر جب اس کی تصدیق کی تو اس نے ان میں زکوٰۃ کا اضافہ نہ کر دیا۔ پس جب ان کی تصدیق کی تو اس نے ان میں روزے کا اضافہ نہ کر دیا۔ پھر جب اس کی تصدیق کر چکے تو ان کے لیے حج کا اضافہ ہو گیا۔ جب اس کی تصدیق کر چکے تو ان میں جہاد کا اضافہ ہو گیا۔ پھر اسی طرح ان

کی قبیلہ تھیں گے، جنگی اور خوشامی ہر قسم کے حالات میں غلطہ ہوا کریں گے۔ امر باعروف اور نہی منکر پر عمل پیرا رہیں گے۔ اور یہ بیت کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بازگاہ میں عرض کریں گے کہ اس کی راہ میں کئی ملامت کرنے والے کی ملامت ہمارے لیے رکاوٹ نہیں بنے گی اور اس پر یہ بیت کی کہ ہم آپ کی مدد کریں گے جب آپ ہمارے پاس ہر جہت پر مدد فرما رہے ہوں گے اور ہم آپ کی ہر بات سے سخت حفاظت کریں گے جس سے ہم اپنی جانوں، بیویوں اور بولادوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ہمارے لیے جنت ہوگی۔ پس جس نے وعدہ دیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے وعدہ دنا کرے گا اور جس نے توڑ دیا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی ذات پر ہوگا۔

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا
فَأَسْتَغْفِرُونَا يَقُولُونَ بِالنِّسْبَةِ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَنْ
يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ
كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

”مغربی آپ سے عرض کریں گے وہ دروہائی جو پیچھے چھوڑے گئے تھے ہمیں بہت مشغول رکھا ہمارے مالوں اور اہل و عیال نے پس ہمارے لیے معافی طلب کریں۔ (۱۔ صیب) یہ اپنی زبانوں سے انکی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔ آپ (انہیں) فرمائیے کون ہے جو اختیار رکھتا ہو تمہارے لیے اللہ کے مقابلے میں کسی چیز کا، مگر ارادہ فرمائے تمہارے لیے کسی ضرر کا یا ارادہ فرمائے تمہارے لیے کسی نفع کا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے پوری طرح باخبر ہے۔“

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب حدیب سے واپس تشریف لائے اور خیبر کی جانب پہنچے تو بعض دروہائی لوگ آپ ﷺ سے پیچھے رہ گئے اور وہ اپنے گھر والوں سے جا ملے، لیکن جب انہیں یہ خبر موصول ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے خیبر فتح کر لیا ہے تو وہ بھی آپ کی طرف چل پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا کہ جو لوگ بھی آپ سے پیچھے ہیں ان میں سے کسی کو بھی خیبر کے مال غنیمت میں سے کچھ عطا نہ فرمائیں۔ اور جو اس فتح میں شریک ہوئے ہیں انہیں میں ہی اس کا مال غنیمت تقسیم فرمائیں۔ اسی کے بارے یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَمْزِقُونَ أَنْ يَمْلِكُوا أَكْثَرُ مِمَّا ظَنَّنَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ لَإِنَّمَا كَانَ يَرْيَا لِقَاءَ أَهْلِ الْيَوْمِ يَوْمَ يَمُنُّ بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَأَن بَيِّنَاتٍ مِّنْهُ يُمَدُّ ذَوْنَهُمْ فِيهَا وَأَن يُخْلَصُوا سَائِلِينَ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ السِّرِّ

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ اس کلام کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ اس کلام کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں)

اور یہ کہ مفسرین ان جہانوں میں اندر اور باہر کی جہم کے لئے حضرت محمد ﷺ اور حضرت اسمیر بن جابر رضی اللہ عنہما کو اس سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس قول سے مراد ان دونوں میں ہی ہونا ہے۔ (۱)

لَيْسَ عَلَى الْإِنْسَانِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْإِنْسَانِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْإِنْسَانِ حَرْجٌ
خَرْجٌ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَتَّبِعْ يَعْذِيبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۖ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ
السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۖ وَمَعَائِهِمْ كَثِيرَةٌ
يَأْخُذُوهَا وَكَانَ اللَّهُ غَرِيظًا حَكِيمًا ۝ وَعَنْ كُمْ اللَّهُ مَعَاتِمَ كَثِيرَةً
تَأْخُذُوهَا فَعَجَلَ لَكُمْ هُدًى وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ
آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا
عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ
الْيَهُودُ كُفَرُوا إِلَوهَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دُولًا وَلَا تَنْصِيرًا ۝ سُبْحَانَ
اللَّهِ إِنِّي قَدْ خَشِيتُ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسَانَ اللَّهِ تُبَّيْلًا ۝

"خدا تعالیٰ پر کوئی گناہ ہے اور نہ نیکو ہے کوئی گناہ ہے اور نہ ہی مریض پر کوئی گناہ ہے (اگر یہ شریک جبار نہ ہو
تکلیف) اور جو شخص طاعت کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں فرمائے گا کہ ہمارے میں روئے ہیں جن کے
پچھے ہمیں نہ اور جو شخص دھرم رانی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کا دروازہ بنا دے گا۔ یقیناً راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ ان
مومنوں سے جب وہ بیعت کر رہے تھے آپ کی راہ میں ہفت کے پچھے جس جان لیوا اس نے جو کلمہ ان کے ذہن میں
تھا جس نے انہیں اس نے یقیناً ان کے دامن پر اور بخیر انجام انہیں یہ (سب کچھ بخیر) اور بہت سی نعمتیں بھی (ملے کیں)
جن کو وہ (مغرب) حاصل کر رہے تھے اور اللہ سب سے زبردست ہوا (۱) ہے۔ (اسے یاد رکھو) (۱) اللہ نے
تم سے بہت سی نعمتیں کا وعدہ فرمایا ہے جنہیں تم (اپنے اپنے وقت پر) حاصل کرو گے۔ میں جلدی دے رہی ہے
تمہیں یہ (صلح) اور روک دیا ہے اس نے لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے۔ اور تم کو جو ہے یہ (ہمارے نصرت کی)

نقلی اہل ایمان کے لیے اور ان کا کہنا کہ امت قدسی سے جو قرآن رکھے نہیں سوا حقیر پر، وہی وہ ہے جو کہہ رہے ہیں۔
 ہر جہد سے نہیں رکھتے تھے لیکن، واللہ کے اذی و قدرت میں ہیں۔ واللہ تعالیٰ پر یحییٰ علیہ السلام۔ اور اگر
 جنت کے آسمانوں کی چوٹی سے کہیں کہیں نہ پائے تھے تو ان کے لیے جنت میں الہامیت اور اللہ تعالیٰ کے
 کائناتوں سے جو پہلے سے پیدا آتے۔ اور اللہ کے دستور میں تو ہر ایک کو ملتی نہیں ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے سند حسن کے ساتھ حضرت زید بن عروت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے
 فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا، میں کلم پڑھنے کا ن پر رکھتا تھا۔ جب جہاد کا حکم دیا تو ان کے ساتھ
 اس نے عرض کی، میرے لیے یہ قسم ہے حالانکہ میں تاجدار ہوں۔ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: لَنْ يَكُنَّ غُلًّا عَلَيْكَ غُلٌّ
 الا بغير اذنك۔ یہ حکم جہاد کے بارے میں ہے اور ان کی حالت میں رکھتے ان پر جہاد فرض نہیں۔

وہاں شاذ گرائی تھوڑی تھی: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 نے حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس شانہ میں کہ ہم تلوین کر رہے تھے کہ
 اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ آیت نازل ہوئی: اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ لَّدُنْكُمْ فَيَكُونُ عَلَيْكُمْ
 دُورًا مِّنْكُمْ۔ سو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، اور کہتے: آپ نزل کے دوست کے لیے تشریف فرما تھے اور ہم نے آپ
 کے دوست مبارک پر بیعت کی۔ اسی سے تحقق اللہ تعالیٰ و ہدایت ہے: لَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ بِحُكْمٍ وَعِلْمٍ وَرَحْمَةٍ
 لِّتَعْلَمُوهُ۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بیعت کی۔
 تو انہوں نے کہا: اے سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے یہ صدمہ ہو کہ اگر وہ بیعت کے شریک کا طرف کر لیں گے تو ہم تو یہاں
 ہیں۔ پس اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اسے لے کر جاسے تو وہاں چھوڑ دے گا تو وہ خوف نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ
 میں خوف کر لوں۔ "فَقُلْ دَسُّوا نَفْسَ الْفِتْرِ لَوْ صَدَقْتُمْ قُلُوبُكُمْ" (۱۱)

امام بخاری اور ابن مردود یہ جہاں اللہ نے بیان کیا ہے کہ طارق بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے کھانے کے
 لیے گیا تو شہر ایک قوم کے پاس۔ گھر اور گھر اور گھر سے تھے۔ تو میں نے دریافت کیا کیا یہ مسجد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا
 وہ درست ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان لی تھی۔ سو میں حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر
 ہوا اور آپ کو اس کے بارے میں اطلاع دی۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے باپ نے مجھے یہ بیان کیا ہے کہ وہ دن میں شام تھے
 جنہوں نے، رخت کے نیچے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی۔ لیکن جب ہم آئندہ وہاں آئے تو
 ہم اس درخت کو بھول گئے اور ہم اسے پائے تھے۔ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ٹھیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
 تو اسے نہ جانتے تھے اور تم اسے جانتے ہو۔ سو تم زیادہ جاننے والے ہو۔ (۱۲)

1. تفسیر صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 26، صفحہ 100، حواشی، ثمرات احیاء، جلد 1

2. صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 299، حواشی، تفسیر، جلد 1

اور ان اپنی شہرہ رسالہ کے مختلف شہر حضرت رفیع رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک یہ فرمایا کہ لوگ اس درخت کے پائے آتے ہیں جس کے نیچے نبوت کی تمجید و آپ کے آگے کا حکم اور وہ خود یہ چاندی و لوہے کا بنایا۔

امام بخاری اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے یہ سنا اور انہوں نے اسے میرے بزرگوں رضوان میں نقل فرمایا۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ چند سو تھے۔ پھر میں نے کہا: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ چند سو سو فرما دیتے۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر اور ان پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اسی جگہ بیان کیا ہے کہ وہ چند سو سو افراد تھے۔ (۱)

امام بخاری، مسلم، ابی داؤد، ترمذی، ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اویس رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ اصحاب شجرہ (درخت کے نیچے بیت کرنے والے) تیرہ سو افراد تھے۔ (2)

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ابی اویس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم یہاں کے دن چودہ سو افراد تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربا، تم اہل زمین سے بہتر ہو۔ (3)

امام بیہقی نے حضرت سعید بن المسیب، بخاری، مسلم، ابن مردودہ اور بیہقی نے ابی اویس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم یہاں کے دن چودہ سو افراد تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: تم اہل زمین سے بہتر ہو۔ (4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے یہ قول بیان کیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درخت کے نیچے (بیت میں) چودہ سو افراد (شریک) تھے۔

امام بخاری نے مسلم بن ابی اویس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے فرمایا: میں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کی ہے۔ تو ان سے پوچھا گیا: کون سی شے پر تم بیت کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: سوت پر۔ (5)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پر آئے تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ان سے کچھ قریشی گھبراہٹے تو آقا نے ان سے کہا: میں نے یہاں پر فرمایا کہ اپنے اصحاب میں سے کوئی آدمی ان کی طرف بھیجیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف بھیجنے کے لیے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بلا دیا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں پرہیزگار اور محفوظ نہیں ہوں۔ فی الحقیقت کوئی آدمی بھیجے۔ اگر مجھے کوئی اذیت دی جائے تو وہ میرا ساتھ دے اور میرے لیے اٹھنا دے۔ اٹھ کر آئے۔ آپ حضرت

۱۔ بحی بخاری، باب: فداء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۲، صفحہ 599، نزول: فقہاء حجاز ۱۰۲
 ۲۔ بحی مسلم بن الحجاج، باب: فداء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۲، صفحہ ۱۳۰، نزول: فقہاء حجاز ۱۰۲
 ۳۔ بحی بخاری، باب: فداء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۲، صفحہ 599، نزول: فقہاء حجاز ۱۰۲
 ۴۔ بحی بخاری، باب: فداء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۲، صفحہ 599، نزول: فقہاء حجاز ۱۰۲
 ۵۔ بحی بخاری، باب: فداء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۲، صفحہ 599، نزول: فقہاء حجاز ۱۰۲

مذکور میں مٹانے کی وجہ سے نہ کھینچے۔ نیز گدگدان کا نام اس میں ہے۔ وہ یاقین آپ کی جانب سے دیا گیا۔ اس کے بعد پچھلا
 میں گئے جو آپ نے ارادہ فرمایا ہے۔ پتا چھ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور انہیں قریش کی
 طرف بھجوا کر فرمایا: انہیں جاننا اعلان کرو کہ ہم جنگ کے لیے نہیں آئے۔ ہم تو صرف مہر دہا کر آئے ہیں۔ اور انہیں اسام
 کی طرف دعوت دو۔ اور آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ سرحد کے لوگوں کو مدعو کرے اور انہیں اس
 پاس جانا۔ ان کے پاس جا کر انہیں فتح کی خوشخبری سناؤ اور انہیں یہ خبر دو کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ اپنے ارادے کو مکمل کر دے گا۔ اب کر
 دے گا یہاں تک کہ جس میں ایمان سے کوئی شے بھی نہیں رہے گی۔ یہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قریش کی طرف گئے اور انہیں
 جا کر اطلاع دی تو قریش نے آپ کو وہاں روک لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کی دعوت دی۔ اور آقائے دو جہاں ﷺ نے
 کے مدعی نے یہ دعویٰ فرمایا۔ خبردار سنو! روح القدس رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے ہیں اور انہوں نے آپ کو بیعت کا حکم
 دیا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر لکھو اور آپ ﷺ کے دست پر رک پر بیعت کرو۔ تو یہ اعلان سننے پر جانداروں میں مسرت
 پھیلی۔ انہوں نے آپ ﷺ کی طرف بڑھے اور آپ درخت کے نیچے ٹھہر کر بیٹھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر
 اس بات کی بیعت کی کہ وہ کبھی راغب اور اختیار نہیں کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے قریش پر رعب ڈال دیا۔ نتیجہ انہوں نے ان
 تمام مسلمانوں کو آواز دے کر دیا جنہیں انہوں نے روک رکھا تھا اور انہیں مذکورہ اسرار صلح کی دعوت دی۔ (۱)

امام مسلم ابی جریر اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ
 صحابیہ کے ہاں چار سو تھے۔ جس میں آپ ﷺ کی بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا دست مبارک
 تھامے ہوئے تھے اور آپ بول کے درخت کے نیچے ٹھہر کر بیٹھے۔ انہوں نے فرمایا: ہم نے اس بات پر آپ ﷺ کی بیعت نہیں
 کی کہ ہمیں بھرتیس گئے۔ ۸۰ نے موت پر آپ ﷺ کی بیعت نہیں کی۔ (۲)

امام عبد بن مسعود رحمہ اللہ اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت عقیل بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حقیقی تو نے
 مجھے درخت کے نیچے بیعت کرنے کے دن دیکھا۔ حضور نبی کریم ﷺ ان لوگوں سے بیعت لے رہے تھے اور میں آپ ﷺ کے
 کے سر مبارک سے کیلے نہیں تو پر اٹھاؤں۔ اسے خدا اور ان میں جو دو سو افراد تھے۔ ہم نے موت پر آپ ﷺ کی بیعت نہیں
 کی۔ بلکہ ہم نے اس بات پر بیعت کی کہ ہم راغب اور اختیار نہیں کریں گے۔ (۳)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت شعیب رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے
 لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حسب سے پہلے آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو وہ لوگوں کو اس کی دعوت دی۔ اس نے آئے آپ ﷺ
 کی آپ دست مبارک اٹھے اور بولے: اے آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ تو اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس

۱۔ دلائل اللہ و آثار نبلی، جلد ۴، صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴ اور تفسیر جامعہ بیروت

۲۔ تفسیر طبری، ج ۲، بیعت نبی، جلد ۲۶، صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲ اور آثار ابن عربی، ج ۲

۳۔ صحیح مسلم، ج ۱، کتاب الحج، ج ۱، صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴ اور تفسیر جامعہ بیروت

امام ابن جریر اور ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس سے مراد خیر ہے۔ (۱)
امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: **لَوْ كُنْتُمْ لَا تَزَالُونَ فِي شَيْءٍ كَمَا تَزَالُونَ فِي شَيْءٍ**۔ وہ دفعہ ظہر۔

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَرْفِ مَلَكَةٍ مِنْ بَعْدِ أَنْ
أَقْلَفَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ هُمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيِ مَحْظُوفًا أَنْ يَبْيُتَنَّهُ
مَجْنُنٌ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَبُواهُمْ أَنْ
تَتَّكِبُواهُمْ فَيَقْبَضُوا عَنْكُمْ ۚ يُبْعَثُونَ عَلَىٰ لَيْدٍ خَلَّ اللَّهُ فِي سَرَاحِهِ
مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَابُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

"اور اللہ وہی ہے جس نے روک رکھا تھا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے وہی مگر میں
ذو خودیہ حبیب ان پر قابو دے دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے تھے خوب دیکھ رہا تھا۔ یہی وہ (بر غیب)
میں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں بھی روک دیا مسجد حرام (میں داخل ہونے کی) اور قربانی کے جانوروں کو بھی کہ
وہ بندھے رہیں اور اپنی جوتک نہ پہنچ سکیں۔ اور اگر نہ ہوتے (کہ کسی) چند مسلمان مرد و عورت ہندوستان میں
جن کو تم نہیں جانتے (پورے اندیشہ سے) کہ تم روکنا چاہتے تھے انہیں ان کی وجہ سے عذاب عظیم
کے باعث (نیز) تاکہ داخل کر دے اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہے۔ گریہ (کلمہ کو) لگ رہا ہے تو اس
وقت (جنہوں نے کفر کیا ان میں سے تو ہم انہیں روکنا عذاب میں مبتلا کر دیتے)۔"

اور ابن جریر، ابی حنیفہ، احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردودہ اور تفسیر رحمہم اللہ نے
واہل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے جب حضور نبی کریم ﷺ مکہ میں تھے تو اہل مکہ میں سے اسی
مسلم اگر بوجہل عجم کی جانب سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کی جانب آئے۔ وہ آپ ﷺ کو دعوہ کر دینا چاہے
تھے۔ پس آپ نے ان کے خلاف زعفران لے کر دو دو پکڑے کئے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں معاف فرمایا۔ جب یہ آیت ازل
ہوئی: **وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَرْفِ مَلَكَةٍ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَقْلَفَكُمْ عَلَيْهِمْ**۔ (۲)

امام عبد بن حمید، ابن جریر رحمہما اللہ نے آیت کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ پہلے

۱۔ محمد بن جریر، ابی حنیفہ، احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردودہ اور تفسیر رحمہم اللہ نے

حضرت سید محمد یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے دعا کیا کہ وہ سید محمد پیغمبر کے اہل میں گھائی جائے حال تو شرکیں سے اسے پھینک دیا اور ان کے یہاں رسول اللہ ﷺ سے گھومنا شروع کیا اور وہ ہمیشہ ہاتھ دے کر آئے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے یہ پوچھا کیا تو اس نے یہ فرمایا کہ میں نے اپنے کوئی کام کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (1)

ایم امجد الموفق، احمد محمد بن سید، بغدادی، ابو اور نسائی، ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (2)

ایم امجد الموفق، احمد محمد بن سید، بغدادی، ابو اور نسائی، ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (3)

ایم امجد الموفق، احمد محمد بن سید، بغدادی، ابو اور نسائی، ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (4)

ایم امجد الموفق، احمد محمد بن سید، بغدادی، ابو اور نسائی، ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (5)

ایم امجد الموفق، احمد محمد بن سید، بغدادی، ابو اور نسائی، ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (6)

ایم امجد الموفق، احمد محمد بن سید، بغدادی، ابو اور نسائی، ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (7)

ایم امجد الموفق، احمد محمد بن سید، بغدادی، ابو اور نسائی، ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (8)

ایم امجد الموفق، احمد محمد بن سید، بغدادی، ابو اور نسائی، ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (9)

ایم امجد الموفق، احمد محمد بن سید، بغدادی، ابو اور نسائی، ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات کہی کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ آدمی تم سے ہے۔ (10)

نہیں۔ پھر عروہ نے کیا۔ کیا تم جانتے نہیں۔ میں نے اس کا کھانا بیچا اور چھپا سونے میں اس وقت کا انار یا تو میں اپنے
 ہاتھ میں لیا اور بیچیں بہت تھیں۔ پھر آج قریش نے اسے اپنا کر لیا۔ یہی ہے، یہی ہے جو وہاں سے نکلا۔ یہ ملک
 اس کے تہ پر راہ دہا ہے تو چلی آئے۔ اس کے پاس تھا اسے نذرانہ اور مجھے اجازت دو کہ میں اس کے پاس جاؤں۔ قریش نے اسے کہا
 کہ اس وقت سے تم ان کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ حضورؐ کی کریمہ بیٹیؑ کی بارگاہ میں آکر آپؐ کو ملنے لگا۔ اس کا ہونا یہ تھا کہ
 حضورؐ نے دست مبارک لے کر اس سے بھی اسی طرح گفتگو فرمائی جتنی گفتگو بدیل سے فرمائی تھی۔ تو اس وقت عروہ نے کہا اے
 محمدؐ (ﷺ) کیا میرا یہ خیال ہے کہ قریشی قوم کو تو دو بار ہار کر اسے کیا تو نے عربوں میں سے کسی کے بارے میں سنا ہے کہ تجھ
 سے پہلے اس نے اپنے ہی اہل کو ہار کر اور ہار کر دیا ہے؟ اگرچہ تو بعد میں آیا ہے، قسم بخدا میں یہ چند چیز سے کھیر ہاؤں اور یہ
 وہاں قسم کے لوگوں کے پیروں میں۔ یہ بھاک جانیے گے اور تجھے چھوڑ جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا: "مفضل بن فلانہ" (ان کا خستہ چاکر جو اس) کیا احسان سے بھوک جائیں گے اور ہم آپؐ کو چھوڑ
 دیں گے؟ تو عروہ نے پوچھا یہ کیوں ہے؟ سب شیخوۃؓ نے فرمایا یہ ایسا کہ جس سے تو اس نے کہا: قسم بخدا اس ذات کی جس کے
 دست قدرت میں میری جان ہے اگر میرا کچھ پروہا احسان نہ ہو تا جس بدکار بھی تم میں لے تجھے نہیں دیا تو یقیناً میں تجھے
 اس بات کا جواب دیتا۔ وہی کا بیان ہے، وہ حضورؐ کی کریمہ بیٹیؑ کے ساتھ ہاتھیں کرنا رہا۔ قریشی دوران وہ آپؐ شیخوۃؓ کی
 رہنمائی مبارک کو پکڑنے کی کوشش کرتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ رضی اللہ عنہ حضورؐ کی کریمہ بیٹیؓ کے سر پر کھڑے تھے۔ ان کے
 پاس کو اٹھتی اور وہ خود نیچے بوسے تھے۔ پس جب عروہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی مبارک کے قریب کرنے کی
 کوشش کی تو حضرت مغیرہؓ بن شعبہؓ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کا دست اس کے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو (ذمہ
 مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالے۔ عروہ نے اپنا سراپا اٹھایا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ مغیرہ بن شعبہؓ
 ہیں۔ تو عروہ نے کہا: اے خدا! کیا میں میرے چھکارے اور بھلائی کے لیے دوڑ دوں؟ چپ نہیں کرنا رہا؟ مغیرہؓ زور سے جاہلیت میں
 چند لوگوں کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے انہیں قتل کر دیا اور ان کا سارا سامان خوار لے لیا۔ پھر یہ عیبہ بنی کر اسلام قبول کر لیا۔ تو
 حضورؐ نے کریمہ بیٹیؑ کے فریاد: ہمارا ایمان لانا تو درست ہے۔ لیکن ہمارے اس مال سے میرا کوئی نفع نہیں۔ پھر عروہ اور
 دیگر شخصوں نے حضورؐ کی دست مبارکؓ کے اصحاب کی طرف دیکھ کر کہا: اس نے کہا: قسم بخدا رسول اللہ ﷺ نے اپنے
 دامن مبارک سے جو کچھ ہمارے بھی بیچنا وہ بھی ان میں سے کسی کی جھیلی پر جا کر اور اس نے اسے اپنے چہرہ اور جسم پر مل لیا۔ اور
 جب آپؐ شیخوۃؓ نے انہیں کسی کام کا حکم ارشاد فرمایا تو انہوں نے بھائی سرعہ اور عیسیٰ کے ساتھ اس کی تعمیل کی۔ اور جب
 آپؐ حضورؐ فرماتے تو وہ اس پر آپس میں لڑنے کے قریب پہنچ جاتے۔ سب آپؐ شیخوۃؓ منتظر رہتے تو آپؐ کی بارگاہ میں اپنی
 آوازیں بہت اور آواز کرتے۔ اور وہ آپؐ کے آداب اور تعظیم کا کلمہ رکھتے ہوئے آپؐ کی جانب انگلی ہاتھ سے دیکھتے
 تھے۔ چنانچہ جب عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ کر گیا تو اس نے جا کر بتایا: اے میری قوم! قسم بخدا میں نے
 بادشاہوں کی جانب کیا ہوں۔ مجھے قید و کسر کی اور نہ حاجی کے دربار میں جانے کا بھی اتفاق ہو۔ ہے۔ قسم بخدا میں کسی

اللہ شریف کے درمیان راست چھوڑ دو گے اور ہم اس کا طواف کریں گے۔ سبیل: نے کہا: قسم بخدا! آپ عربوں سے یہ منع فرمیں کریں گے کہ ہم نے کھڑو در اسے کو اختیار کیا ہے۔ بلکہ آپ آئندہ سال آئیں گے۔ پس یہ شرط کھڑو دی گئی۔ پھر سبیل نے کہا: آپ پر یہ لازم ہے کہ ہم میں سے کوئی آدمی آپ کی طرف نہیں آئے گا اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو۔ اور اگر کوئی ایسا آدمی آئے تو آپ اسے دھڑی طرف دھکی لو تاہم اسے نہ بہن نہ مسلمانوں نے کہا: سبحان اللہ! جو مسلمان ہو کر آئے اسے شتر نہیں کی طرف کیسے ہونا یا جاسکتا ہے؟ اگر کوئی وہاں کی کیفیت میں شیعہ کہ ابوہریرہ بن سبیل بن عمر آگئے وہ وہاں جوں میں جگہ سے ہوئے تھے۔ وہ کہہ کر مدعی بنی جانے سے نکلے یہاں تک وہ مسلمانوں کے درمیان پہنچ گئے۔ تو سبیل نے کہا: اے عمر! (میں نے) یہ پہلا آدمی ہے جس کے بارے میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ معاہدہ کے مطابق آپ اسے دھڑی طرف دھکیں لو تاہم۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (مجھے معاہدہ کی شرائط مکمل نہیں ہوئی) لہذا اس پر مکمل ہو جانے کے بعد ہم اسے نہیں توڑیں گے۔ تو سبیل نے کہا: قسم بخدا میں کساٹھے پر کبھی آپ سے صلہ نہیں کروں گا (یعنی اگر آپ اسے وہاں نہیں کرتے تو پھر میری آپ کے ساتھ صلہ نہیں ہوتی) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے لیے چھوڑ دو اور اس شرط سے مستثنیٰ قرار دو۔ لیکن اس نے جواب دیا میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں توڑ دیتا ہے؟ عمر اس نے جواب دیا: میں دیکھتا ہوں کہ وہاں کے مسلمانوں نے کہا: اے مسلمانوں کی جماعت! کیا تم مجھے شتروں کی طرف دھکی کر دیا پائے گا حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں۔ کیا تم کو نہیں رتبہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کتنی شہادت اور اذیت برداشت کی ہے؟ اور کہتا شہید عذاب اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا گیا ہے۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں اسلام لایا ہوں آج کے دن کے سوا میں نے کبھی شک نہیں کیا۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ اللہ تعالیٰ کے نبی نہیں ہیں؟ آپ نے بڑا درسا فرمایا: کیوں نہیں۔ پھر میں نے عرض کی: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، بلکہ شاید ایسا ہے۔ پھر میں نے عرض کی: تو پر ہم اپنے دین کے بارے میں اتنی کمزوری کیوں دکھا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یا شاہد میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ میں اس کی تاخریاتی نہیں کرتا اور حق میرا صمد و مددگار ہے۔ پھر میں نے عرض کی: کیا آپ ہمیں بتا دیتے کہ حق کون ہے؟ اللہ شریف میں آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ کہہ میں نے تجھے یہ خبر دی تھی کہ تم اس سال بیت اللہ شریف میں آؤ گے؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم کعبہ شریف میں آؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔ پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا: اور کہا۔ اسے ابھر کیا یہ اللہ تعالیٰ کا نبی برحق نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ پھر میں نے کہا: کیا ہم حق پر اور انھارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ پھر میں نے کہا: پھر ہم اپنے دین کے بارے میں اتنی کمزوری کیوں دکھا رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے آدمی! بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ اپنے رب کی بھی تاخریاتی نہیں کرتے اور حق مددگار ہے۔ پس تم رکاب کو مضبوطی سے تھامت رکھو (یعنی فرماہو وہاں رہ کر رہو) کا سبب یہ ہوا کہ۔ یہاں تک کہ تمہیں اسی حال پر موت نہ آئے۔ قسم بخدا بلاشبہ وہ

فرمایا: اے اللہ تعالیٰ! یا شہید میں اللہ تعالیٰ کا، دل میں اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی ضائع نہیں کرتے۔ پھر اس ۱۰ حالت غضب میں اس اہم اہم کئے اور سر نہ کر سکے۔ حتیٰ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اے ابو بکر! کیا تم حتیٰ پر نہیں ہیں اور وہ پٹھان ہیں؟ آپ نے فرمایا: یا ابی بکر! میں نہیں۔ پھر فرمایا: کیا ہمارے مشغول بہت میں اور ان کے اعتقاد جنہوں نے آپ میں نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نہیں۔ تو پھر فرمایا: پھر ہم اپنے دین نے بارے میں اپنی عزت کا متاثر نہ ہوئے۔ رہے ہیں؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابی بکر! اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو برکات عطا فرمائے۔ پھر سورہ فتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور انہیں یہ صودت پڑھ کر خالی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کی یہ فتح ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (۱)

امام نسائی اور ابن جریر اللہ نے حضرت ابو اور رسول اللہ کی سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ یہ آیت پڑھتے تھے: **وَاذْكُرْ الْجَنَّةَ الَّتِي بَيْنَ كَفَرًا اِذَا تَلَّوْهُمُ النَّارُ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَمُوتُ فِيهَا سَمٌ وَلَا حُمٌ**۔ اگر تم بھی اسی طرح صمد کرتے جیسے انہوں نے صمد کی تو صمد حرام میں قرار دے دو جاتا۔ **فَاَنْتَ لِي الْاَنَّهُ سَيُكَلِّمُهُ عَنْ مَسْئَلِهِمْ** وہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو وہ آپ پر کراہت بات ہوئی تو آپ نے انہیں اپنی طرف بلا بھیجا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے صحابہ کرام میں سے بھی کچھ لوگوں کو بلا بھیجا۔ ان میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو آپ نے فرمایا تم میں سے سورہ فتح کون پڑھے گا؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آج کی ہماری قرأت کے مطابق پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے غصہ آ گیا۔ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں بات کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا بات کیجئے۔ تو انہوں نے کہا: تمہیں آپ یہ جانتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا اور آپ ﷺ مجھے پڑھایا کرتے تھے اور آپ ﷺ دو بارے پڑھتے۔ لہذا اگر آپ پڑھنا فرمائیں کہ میں لوگوں کو اس طرح پڑھاؤں جیسے آپ ﷺ پڑھتے ہیں تو میں نے مجھے پڑھائی ہے۔ تو میں پڑھاؤں ہوں ورنہ جب تک میں زعم اور ایک حرف بھی نہیں پڑھاؤں گا۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگوں کو پڑھاؤ۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے **حَيْثُ اَلْهَابُ يَلْبَسُ** کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ قریش نے حضور نبی کریم ﷺ کے ان پر داخل ہونے کے بارے میں صمد کی اور کہا: وہ ہم پر ہمیشہ کے لیے داخل نہیں ہو سکتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو آپ کے صحابہ سے صمد کو ختم کر دیا (یعنی ان کے جواب میں انہوں نے صمد نہ کی)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ حسین بالوں والے خوب دھنسل اور شکار کے مادی انسان تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ان کو جس کے پاس سے گزرے۔ ان نے آپ ﷺ کو قور کا اور آپ کو اذیت پہنچائی۔ پس حضرت حمزہ شکار سے واپس لوٹے۔ ان کی دو بیویاں ان کے پیچھے چلنے لگیں۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: اگر یہ جوان نہیں جو کچھ ان کے پیچھے کے ساتھ ہوا ہے۔ آپ نے اپنی رفتار آہستہ کی اور ان کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: آپ میں حسرت آگئی۔ چنانچہ آئے اور سیدھے مسجد میں داخل ہوئے۔ اور

میں نے کہا: اگر یہاں سے نکلتا ہے تو اس کی عمر ۱۰۰ سال ہو جائے گی۔ میں نے کہا: اگر یہاں سے نکلتا ہے تو اس کی عمر ۱۰۰ سال ہو جائے گی۔

[illegible]

امام ابو حنیفہؒ اور ابو موسیٰؒ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمران بن عثمانؓ اور حضرت ارقمؓ اور رضی اللہ عنہما کے سوا حدیث کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کو روایں آپ کے ہاتھ پر احباب نے اپنے سر پہ لگا حلق کر لیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے حلق سے روایں لے لے لی تھیں بار حضرت طلحہؓ کی اور قصیرؓ نے والدہ کے لیے صرف ایک بار۔ (3)

امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت جثیمہؓ میں دن دو مرتبہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! صلیبی کروئے والدہ کی مغفرت فرما۔ صحابہؓ نے فرمائی: یا رسول اللہ! صلیبی قصیرؓ کو والدہ کی بھی۔ پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! صلیبی کروئے والدہ کی مغفرت فرما۔ صحابہؓ نے فرمائی: یا رسول اللہ! صلیبی عروہؓ کو والدہ کے والدہ کی بھی۔ پھر آپ صلیبی عروہؓ نے بھی فرمایا: اے اللہ! صلیبی عتھرؓ نے والدہ کی مغفرت فرما۔ (4)

امام ابن علیؓ جب رسول اللہؐ سے حضرت زید بن ابی مرثدہ رحمہ اللہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضورؐ کی کرتی شمشاد کے
تہہ پر نرو، ایسا کہ حدیث اعلیٰ کرنے والوں کی معترف فرمایا۔ سب کہ اس سے عرض کی کہ یہ رسول اللہؐ کی نالی ہے، قصہ کہ اسے دانوں کی
جھلی سے تو آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انھیں کہنے والوں کی بھی۔ جس نے اس دان اپنے سر کا طلق کر لیا، وہ خدا سے بچے سب کا صحت کرانا
سرخ انڈوں سے زبا، اور مجھے خوش کر رہا تھا۔ (5)

ابو جہلؓ اپنی بیباک اور مسلم رسول اللہؐ کے معصرت کی گئی میں اہل الجحیم سے رحم اللہ ہے اور انہوں نے بچے دہی ہے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریمؐ کی طرف سے سنا کہ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کے سونچ پر متعلق انسان کے دلوں کے لیے نہیں یاد اور قصہ زرائے اداوں کے لیے ایک بار دہا قرآن مجید (۱۵)

امام احمد رحمہ اللہ نے لکھا ہے مالک بن زید رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے افسوس کی رحمت ﷺ کو

1 صحیح مسلم ج ۱، نوادی، باب تخیل و فلق، ج ۹، صفحہ 43، 318، دار الفکر، بیروت

تصحیح و شرح غفرانی، تصنیف والدین، ج ۸، ص ۴۳-۴۴ (۱۳۵۲)، کتاب الفقه العظمیٰ

2. در امام احمد، تنفیذی استثنائی در مورد حج است

5. اپنا مجید 3 مئی 1362 (122) و 1362 (123) کو منتخب ہوا۔

پیشہ: لکچرار، مدرسہ اسلامیہ، جامعہ اسلامیہ، لاہور۔ تصانیف: "تفسیر قرآن مجید" (1963ء)

یہ لوگ سنا دے کہ مٹھی روانے والاں کی منتظر نہ رہا۔ آپ ﷺ نے یہ تمہیں باکھاؤ پھر اچھٹائی کے عرض کی انھیں کھڑے والوں کی بھی تو آپ ﷺ نے قصہ کی یاد تھی بار بار یاد تھ کر، ان لوگوں کی بھی عفو ہے (۱۱)

ماہنامہ نسیمی رحمہ اللہ نے دہلی کی میں حضرت ابن عیاض رضی اللہ عنہما سے یہ کتاب سے یہ پوچھا گیا کہ رسول
نہتہ شریفؐ کے مطلق کرانے والوں کے لیے بھی بار بار قہر کرانے والوں کے لیے صرف ایک بار عافیت لکھی ہے۔ یہ واقعہ کیوں
دہلی کے قہر کے لیے لکھا گیا ہے؟ پھر اس لیے کہ انہوں نے کوئی حکم نہیں دیا (2)

ہم ایمان الٰہی شیعہ نے حضرت امان عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! مطلق کرانے والوں کی مغفرت فرما۔ آپ ﷺ نے یہ حقن ہار کیا۔ تو صوبہ کرام کے عرض کی: یا رسول اللہ! شیعیانہ مطلق کرانے والوں کو کیسا بھوکا ہے؟ آپ نے جواب دیا: میں نہیں جانتا، لیکن تم بھی پتہ نہ ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں لیے گا کہ انہوں نے کوئی شکوہ نہیں کیا۔ (۳)

امام حسینؑ نے براہیم سے قولاً علان کیا ہے کہ وہ یحییٰؑ کے لئے آری کے لیے مستحب قرار دیتے تھے کہ وہ حق کرائے اور یحییٰؑ کا رزق کرنے والے کے لیے مستحب قرار دیتے تھے کہ وہ بھی ملحق کرائے۔ (۹)

امام ابن اثیر رحمہ اللہ نے حضرت امی عمر رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ حلق کرنے والے کو دفرمایا کرتے تھے کہ جب دو تیرا عمر دو حلق کرے گا، (ان پر چار تھکے پڑیں گے) (۵)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: مستحب یہ ہے کہ صحتاً (اوں ہدیوں تک جو۔ ۵) امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے طہر کر کے دھو کر ایسی طرح فرمایا اور ایسا دست مبارک سے انہیں چاہا (مشاورہ کی۔ ۶)

امام ابو داؤد اور ترمذی رحمہما اللہ نے تسمیٰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں پر طحلی نہیں ہے بلکہ ان پر صرف تقصیر (بال ترشہ) ہے۔

مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ مُهَيَّاءُ
بِهِمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا
سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَ
مَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزُرْءٍ أَخْرَجَ سَطْفًا فَارَءَاهُ فَاسْتَفْظَ

۱- مستند امام احمد، جلد ۴، صفحہ ۱۷۷، دوسرا شمارہ بیروت

2۔ لائل السنۃ النجفی، باب ۱۲، ج ۱، ص ۱۵۱، کتاب النجاشی، بیروت

3. "حرف ابن الی شیبہ" باب فی تطہیر الحق، جلد 3، صفحہ 220 (13515) مکتبۃ القرآن، بیروت۔

5- بينا جلد 3 صفحہ 312 (14585) 6- جلد 4 صفحہ 4569 (*) 7- جلد 1 (14571)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہیں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ: **لَا تَبْذُرُوا مَا بَيْنَ يَدَيْهِ** کہ نہ پھینکو جو اس کے سامنے ہے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ: **عَلَيْكُمْ بِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ** تم پر ہے کہ جو اس کے سامنے ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ **يَسْتَأْذِنُ لَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُمْ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس عبارت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو دعوت دینے سے روکا گیا ہے۔ بلکہ اس سے مراد اسلام کی ملامت اسی کی آیت و کتاب، اس کا حسن و جمال اور اس کا فساد و خرابی اور غرور و تکبر و غیور ہے۔ (3)

امام محمد بن نصر نے کتاب الصلوات میں روایت فرمائی: **يَسْتَأْذِنُ لَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُمْ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس عبارت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو دعوت دینے سے روکا گیا ہے۔ (4)

امام طبرانی نے معجم صغیر میں روایت فرمائی: **يَسْتَأْذِنُ لَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُمْ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس عبارت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو دعوت دینے سے روکا گیا ہے۔ (5)

امام محمد بن حنفیہ نے تاریخ میں روایت فرمائی: **يَسْتَأْذِنُ لَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُمْ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس عبارت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو دعوت دینے سے روکا گیا ہے۔ (6)

امام عبد بن حمید نے مستدرک میں روایت فرمائی: **يَسْتَأْذِنُ لَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُمْ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس عبارت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو دعوت دینے سے روکا گیا ہے۔ (7)

امام عبد بن حمید نے مستدرک میں روایت فرمائی: **يَسْتَأْذِنُ لَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُمْ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس عبارت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو دعوت دینے سے روکا گیا ہے۔ (8)

امام طبرانی نے معجم صغیر میں روایت فرمائی: **يَسْتَأْذِنُ لَمْ يَكُنْ يَدْعُوهُمْ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس عبارت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو دعوت دینے سے روکا گیا ہے۔ (9)

1. مسند ابن ابی شیبہ، ذکر ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 214 (25300) مسند ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 215

2. تفسیر ابن کثیر، جلد 2، صفحہ 127، دار الفکر، بیروت

3. مسند ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 214 (25300) مسند ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 215

4. مسند ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 214 (25300) مسند ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 215

5. مسند ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 214 (25300) مسند ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 215

چاند کے پاس تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اسی کے چہرہ میں عیدوں کا نشان تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: تحقیق اسی نے اپنا یہ چہرہ خراب کر دیا ہے۔ قسم کھدایا یہ دو نشان نہیں ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ میں اسی ذکر سے اپنے چہرے پر نشان زد ہوا ہوں۔ میری آنکھوں نے درمیان عیدوں سے دو نشان نہیں دیکھے۔

امام سید بن منصور رابع بن قیدہ انہی خبردار اور انہی پر کرم اللہ نے حضرت کو ایدہ اللہ سے بیتہ اقم فی ذلک وہو علیہ
ضمنیہ یہ قولہ نقل کیا ہے کہ انہی سے مراد چربہ پڑانہ نہیں بلکہ اسی سے مراد خوشبو ہے۔ (۱۳)

اسام عن مبارک وعبید بن قیسہ وایں جریر اور ابن انعم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اسی سے مراد:

فُشْرُوحٌ اور قُشْرُوحٌ ہے۔ (۱۲)

امام سعید بن منصور، عبد بن سعید، ابن جریر، ابی یوسف، احمد بن حنبلہ اور ابن عمر رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن مسیر رضی اللہ عنہ - نے اسی آیت کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ اس سے مراد حضور کے اپنی آیت تری اور نبی کی نعمت کی ہے۔ (3)

امام ابن نفعر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت شہاک رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اہل سے مراد رات کو جاگنا ہے کہ نہ کھسبہ نہ رات کو جاگنا ہے تو اہل کا دلگداز نہ ہوتا ہے۔

امام ابن العثیمہ اور ابن کثیر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی بیان کیا ہے کہ **يُنْثَنُ فِيهِ مِرَّةً** رات کو گھٹنے (کا نشان) ہے۔

۱۔ مہمانِ مہرود یہ رحمہ اللہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا: جب آپ اپنی امت کے گھم آؤں گی کہ عرب کی بیکھیں گے تو آپ وضو کے ٹرے پہچانیں۔ میں گمے کہ یہ نماز پڑھنے والوں میں سے ہے۔ اور جب آپ گھر آئیں گے تو آپ پہچان لیں گے کہ اس نے رات کی نماز (عشاء تہجد) پڑھی ہے۔ اسے کچھ اٹھ بیٹھ اور دین میں پاک و امنیہ اور عادات و مسائل کا تسکین ہوا ہے۔

نام امین اسماعیل اور ابرہیم رحمہما اللہ نے انکے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ تو کیا بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیر کے یہودوں کی طرف نصحاء اللہ ابو حنیفہؒ کی تحریر مکتوبہ شریعتیہ کی ایک کاپی کی جانب سے ہے جو کہ موسیٰ علیہ السلام اور بن کے اہل بھائی کے صاحب ہیں ہندوں نے اس (دین) کی تجدید کی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام لکھ کر آئے۔ خیر و ہندو! اسے تو رات کو ماننے والی عزت، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں فرمایا ہے۔ اور تم اپنی کتاب میں یہ دے ہو: مکتوبہ شریعتیہ اللہ والی بن مکتوبہ اشد علی الکفار من صحاء اللہ علیہم السلام اور اس سورۃ۔

امام ابن جریر، ابن مردودہ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: **ذَلِكَ مَسْأَلُهُمْ فِي**
الْمَسْأَلَةِ الْخَامَةِ یعنی آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے تو رات و انجیل میں نکھارا ہے۔ (4)

٤١٠

اور محمد بن حنفیہ، حسن بن علی اور ابن مسعود رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ نبی کریم کے دن کچھ لوگوں نے اپنے چہ نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فریبی سے پہلے ذرا کر دیے۔ تو آپ نے انہیں ٹھکرایا کہ: دور ہو جو نور خدا کریم بنے تو اللہ تعالیٰ نے یہ عہد نازل فرمایا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْصُوا عَنِ الْوَعْدِ إِذْ عَاهَدْتُمْ بِاللَّهِ وَنَحْنُ ذُرِّيَّةٌ** (۱۶)

امام ابن ابی العزیز رحمہ اللہ نے اس کی میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اپنی قرآن کا چہ نور خدا کیا تو میں نے ہاتھ سے یہ بات یہ آیت نہ دوس ہوتی۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت چار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ قرینی حکم ہشتر کے روز، دیکھنے سے پہلے روز سے نہ رکھو۔

امام ابن جبار نے یہ روایت میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے ایک بادواں پہنچے تو روز رکھنا شروع کر دیں تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

امام طبرانی نے اس روایت میں اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ کچھ لوگ میرے آگے آ کر اس کے آگے سے پہلے کر لیتے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی روز رکھنے لگتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاں یہ آیت نازل فرمائی۔

امام عبد بن مسعود نے حضرت عمار رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اس طرح پڑھا ہے: **لَا تَقْصُوا**۔ ام عبد بن عبد بن جبار، ابن جبار، ابن مسعود، ابن مردودہ رحمہم اللہ نے فقہ ابن عباس میں حضرت عمار رحمہ اللہ سے اس آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ تم دونوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی شے کے بارے میں فیصلہ نہ کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبان پر فیصلہ نہ کرے۔ (۲) اختلاف ہے کہ یہ تفسیر **لَا تَقْصُوا** یعنی نہ اور نازل شدہ قدرت کے معنی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَعْصُونَ أَمْرًا مِّنْهُم بِشِقْوَىٰ لَهُمْ فُتُورٌ ۖ وَأَن تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

”اے ایمان والو! نہ بلند کیا کر راہی آوازوں کو نبی (کریم) کی آواز سے اور نہ زور سے آپ کے ساتھ بات کیو کرو جس طرح زور سے تو ایک دوسرے سے جھگڑتے ہو۔ (اسا ہے غریبی سے) کہیں ضائع نہ ہو جائے تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔ جب تک جو پسند رکھتے ہیں وہی آوازوں کو اللہ کے رسول کے سامنے بھی وہ لوگ ہیں تمہیں کرنا ہے اللہ نے ان کے دلوں کو تعوی کے لیے۔ انہی کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔“

ناروں کوئی ہے۔ کیونکہ میں ہی بلند آواز آئی ہیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے نبی کریم! میں نے یہ سنا ہے کہ آپ کو خبر دی کہ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاؤ اور ات میرے پاس بلاؤ۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو آقا کے دو جہاں بٹھرائے گئے۔ ایک ایک بیت ان میں سے تھے۔ یاد رہی ہے "تو عرض کی: میں خدا آواز آئی ہوں اور میں... ہاؤ اور کہ یہ آیت ہے۔ بار۔ میں ہی ناروں ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: اے انور! میں نے تجھے حبیباً و نفعیلاً بخشا۔ وَلَذَٰلِكَ لَمْ يَخُفْ اَن يَأْتِيَ اُوْسًا" کیا تو اس سے راضی اور خوش نہیں ہے کہ تو قابل قریب زندگی گزارے، عبادت کی موت سے سزا فرماؤ اور جنت میں داخل ہو جائے؟ عرض کی: میں راضی ہوں۔ میں کبھی بھی اپنی آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز پر بلند نہیں کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّ لَیْنِیْۤنَ یَعْقُوْنَ اَنۡصُوۡا اَتَقَمُّوْا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَیۡہِ۔ (1)

امام ابن حبان علی اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے المعروف میں حضرت اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن عیسٰی انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! پیغمبر مجھے ہلاک ہونے کا خوف اور اندیشہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں؟ انہوں نے عرض کی اللہ تعالیٰ کی آواز کو منع فرماتا ہے کہ ایسے کام سے سب اس کی تعریف کی جو سے جس سے نہیں کیا۔ حالانکہ میں اپنے بارے میں سچائی پسندیدہ اور محبوب تعریف پاتا ہوں، اللہ تعالیٰ خود پسندی اور غرور سے روکتا ہے حالانکہ میں اپنے آپ کو اچھا کرنا زیادہ حسن و جمال والا پاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہماری آوازوں کے آپ کی آواز پر بلند ہونے سے روکتا ہے اور میں بلند آواز والی آواز ہوں۔ تو اس کے جواب میں کریم کو آواز پیغمبر نے فرمایا اے ثابت! کیا تو اس پر راضی اور خوش نہیں ہے کہ تو قابل تعریف زندگی گزارے، عبادت کی موت سے سزا فرماؤ اور جنت میں داخل ہو؟ "يَا لَیْنِیْۤنَ اَمَّا قَرَضِیْۤیۡنَ فِیۡ نَفِیْسِیۡ حَبِیْبًا وَّنَفَقَتِیۡ شَہِیْدًا وَّلَذَٰلِكَ لَمْ یَخُفْ اَنۡ یَأْتِیۡ اُوْسًا" (2)

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے الاطراف میں فرمایا: اسی طرح حضرت امین حبان رحمہ اللہ نے اس روایت کو بیان کیا ہے اور اس میں اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس میں نے یہ روایت ثابت سے خود کی ہے۔ سو یہ روایت متقطع ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے سہا میں حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایتوں کے اسامیل سے اور انہوں نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اور آگے ذکر وہ روایت ذکر کی۔ اور انہوں نے موعا کے راویوں میں سے، کئی عید بن عقیق کے راوی کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: چونکہ اسامیل نے حضرت ثابت رحمہ اللہ کا یہ نہیں پایا اس لیے یہ روایت بالقیس متقطع ہے۔ اچھی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ثمر بن علیہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن عیسٰی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ انہی کی فزادہ اور پریشان حال تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ثابت! کیا یہاں ہے کہ میں تجھے اس طرح دیکھ رہا ہوں؟ تو آپ نے عرض کی: وہ آیت جو آپ نے اس رات پڑھی۔ میں تو دور

رور ہے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بلا بھیجا اور پوچھا: تم نے کیا دیکھا ہے؟ عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ پر آیات نازل فرمائی ہے: **إِنَّا لَنَنبِئُكَ بِأَنَّكَ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ** (الحکام) (تم میری امت میں جس و جمال کو پسند کرتا ہوں اور میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ میں یہی قوم کا سردار ہوں۔ تو رسول ﷺ نے فرمایا: تو ان میں سے نہیں ہے۔ بلکہ تو کامل تعریف با عزت زندگی گزار رہے گا اور شہادت حق موت سے برقرار رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ تجھے مسلمان کی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے گا۔ پھر ارادہ کرنے لگا: جب جنگ یمامہ ہوئی تو وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلحہ کذاب کے مقابلہ کے لیے نکلے۔ جب اس کا سامنا رسول اللہ ﷺ کے اسباب سے ہوا تو یہ بالکل ظاہر تھے۔ اس وقت حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اوجھڑی کے غلام حضرت سالم سے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس طرح جنگ نہیں کرتے تھے۔ پھر دونوں نے اپنے لیے ایک ایک گڑھا کھودا اور قوم نے ان پر حملہ کر دیا (یعنی جنگ شروع ہو گئی) یہ دونوں انتہائی ثابت قدم رہے۔ یہاں تک کہ لڑتے لڑتے دونوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس وقت حضرت ثابت رضی اللہ عنہ اپنی قمیص اور قمیص زبرد پہنے ہوئے تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا تو اس نے وہ زردہ اتار لی۔ پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی سویا چڑا تھا کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اسے خواب میں آئے اور فرمایا: میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں اس پر عمل کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ تو اسے ایک خواب کہہ کر ضائع کر دے۔ جب گڑھ کی شکل مجھے شبیدہ کیا گیا تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی میرے پاس سے گزرا ہے۔ اس نے میری زردہ اٹھ لی ہے۔ اس کا خیمہ لشکر کے آخر میں ہے اور اس کے خیمے کے پاس گھوڑا بندھا ہوا ہے جو آگے پیچھے اچھل کود رہا ہے اور اس نے زردہ پر پتھر کی بانڈی اتار لی کہ کمر کی ہے اور اس بانڈی پر کجاوہ رکھا ہوا ہے۔ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ انہیں جا کر کہہ دو میری زردہ کے لیے کسی کو بھیج کر اس سے زردہ لے لیں۔ اور جب تو خلیفہ الرسول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جائے تو انہیں یہ اطلاع دینا کہ مجھ پر نکال فلاں کا اتنا قرض واجب الادا ہے اور میرا اتنا قرض فلاں فلاں کے ذمہ ہے پھر میرا فلاں فلاں غلام آزاد ہے۔ اور یہ نہ سمجھنا کہ یہ ایک نکتہ خواب ہے اور تو اسے ضائع کر دے۔ چنانچہ وہ آدمی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو زردہ کے بارے میں اطلاع دی۔ تو آپ نے زردہ کے لیے آدمی بھیجا۔ تو اس نے دیکھا کہ خیمہ لشکر کے آخر میں ہے اور اس کے پاس ایک گھوڑا غولیل رسی سے بندھا چڑھا ہے۔ پھر اس نے خیمے میں دیکھا تو اس میں کوئی آدمی نہ تھا۔ وہ خیمے میں داخل ہو گئے اور کجاوہ کے کواٹھا یا تو اس کے نیچے ایک بانڈی تھی۔ پھر اسے اٹھا یا تو اس کے نیچے زردہ چڑی ہوئی تھی۔ وہ اسے اٹھا کر حضرت خالد بن ولید کے پاس لے آئے۔ پھر جب وہ دیکھنے پر آئے تو اس آدمی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے موت کے بعد ان کی وصیت کو جائز قرار دیا۔ اور مسلمانوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ موائے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے کسی کی موت کے بعد اس کی وصیت کو جائز قرار دیا گیا ہو۔

امام لیکن مردود رحمہ اللہ نے حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ آیت **لَا تَكُونُوا أَصْنٰفًا مِّنْهُم** (یہ حضرت قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

مومن تو تھے، ان میں اور ان میں مراد یہ ہے کہ حضرت صفوان بن یمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کو گویا میں نے ایک آدمی • اللہ شہید کر کے پاس آیا، اور اس کے ساتھ آپ • شہید ہوئے ہیں۔ میں نے کہا: شہید کیا؟ یہی محمد بن عبد اللہ ہے۔ تو اس نے کہا: میری ہلاکت جو اپنی اور وہ بہت کم • کیونکہ تجھے اس سے منع کر رہا ہے۔ اس نے کہا: نہیں • قسم خدا (میں اس طرح) • تو ان کا ایمان تھا کہ میں نبی ہوں یا نہیں • تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم آؤ • تو اس نے عرض کی: آپ کا اس آدمی کے بارے کیا خیال ہے؟ جو ایک قوم سے محبت تو کرتا ہے لیکن ان سے مل نہیں سکا • تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”الْوَرَاءُ مَعَنَا“ آدمی کا انہماک اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ زیادہ محبت کرتا رہا۔

ابن مراد یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **أُولَٰئِكَ الْيٰٓسِرُونَ ۖ أَشْعَنَ اللَّهُ فَلَوْ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَ رَسُولٍ وَرَسُولٍ لَّفَرَّقَهُمُ اللَّهُ** (ان میں سے جو یہ ہیں جو دھوکے میں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو بے رحم کر دیا، اگر اللہ تعالیٰ رسولوں کے درمیان فرق کر دیتا تو ان کو بے رحم کر دیتا) ہے۔ (1)

امام عبد الرزاق و عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے اس کے بارے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پندیرہ کاسوں کے نیچوں کے دلوں کو نالیں کر دی • (2)

امام احمد رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ نبی آدمی نے حضرت عمر فاروق و اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف نکمائی امیر المومنین کیا وہ آدمی جو نہ برائی کی خواہش کرتا ہے اور نہ اس کے مطابق عمل کرتا ہے وہ افضل ہے یا کہ وہ برائی کی خواہش تو کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتا • تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً ٹھکرا کر فرمایا: وہ لوگ افضل ہیں جو برائی کی خواہش تو رکھتے ہیں مگر اس کے مطابق عمل نہیں کرتے **أُولَٰئِكَ الْيٰٓسِرُونَ ۖ أَشْعَنَ اللَّهُ فَلَوْ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَ رَسُولٍ وَرَسُولٍ لَّفَرَّقَهُمُ اللَّهُ** (ان میں سے جو یہ ہیں جو دھوکے میں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو بے رحم کر دیا، اگر اللہ تعالیٰ رسولوں کے درمیان فرق کر دیتا تو ان کو بے رحم کر دیتا) ہے۔

امام بیہق رحمہ اللہ نے حضرت کبیر رحمہ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آدمی (انسان) کا نفس جو ان رہتا ہے مگر جس کا بدن بوڑھا جی ہو جائے سوائے ان لوگوں کے جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے مختصر کر دیا ہے اور وہ بہت قلیل ہیں۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے: تم میں سے ہر ایک کا نفس کسی شے کی نسبت سے ہمیشہ جوان رہتا ہے۔ اگر چاس کے چنے کی پڑیاں بوڑھی گئی • وہاں نہیں • سوائے ان لوگوں کے جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے مختصر کر دیا ہے اور وہ بہت قلیل ہیں۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ يَأْخُذُ مِنْ ذُرَىٰ الْحَبْرِ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۚ وَلَوْ

[illegible]

۱۔ ہم اپنی بعد از مہجاری نے لادب میں دان علی ادا کیا اور محلی رحیم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت صحن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر میں داخل ہوتا تھا تو میں نے ہاتھوں ان کی جھڑیوں کو چھو لیا تھا۔ (۱)

اہم ہندوؤں نے غالباً اس میں، انتہائی اہم اور منتہی درجیم اللہ۔ نہ حضرت ابراہیمؑ میں رحمانہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے ازواجِ مطہرات کے حجرِ دل کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ کچھ دیر ٹھیکوں سے بنائے گئے اور پھر سے وہاں سے بنے ہوئے کھل کے ساتھ ڈھانچے ہوئے تھے۔ میرا اٹھان یہ ہے کہ کیا ایک کمرے کی چوڑائی بھر کے دروازے سے بیت کے دروازے تک تقریباً چھ سات ذراں میں، دروازہ سے کمرے کی گلیائی میں دروازے کی۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ بیت کی چھت سات، آٹھ ذراں کے درمیان ہوگی۔

امام ابن سعد و حراشہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے جھروں کو ان حالت میں دیکھا ہے کہ وہ کھجور کی ٹہنیوں سے بنے ہوئے تھیں۔ ان کے دروازوں پر سیاہ بالوں سے بنے ہوئے کھل تھیں۔ پس ولید بن عبد الملک کا خط آیا۔ وہ پڑھنے لگا تو اس نے قسم دی کہ ازواجِ مطہرات کے جھرے مسجد نبوی میں شامل کر دیئے جائیں۔ مسمانے اس دن سے زیورات روئے ہوئے کھجور کی ٹہنیوں سے بنے ہوئے تھیں۔ ان دن حضرت سعید بن العاصیب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: اشرع بھلائی میری پیشہ تھی کہ وہ انہیں اپنے محل پر چھوڑ دیتے۔ اہل مدینہ لوگ بیچنا اور مارنے کا نکتہ سے یہاں آنے والے آئیں گے۔ تو وہ مشاہدہ کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی صورت طہیر

میں اس مسئلے پر اکتفا یہ سمجھا اور یہ چیزیں لے کر اپنی ٹھکانے اور محلے حرات میں ایک دوسرے سے آگے نہ ہٹتے رہ گئیں۔
 اور حضرت ابو ذرؓ نے اس مسئلے کی حقیقت کے کچھ کاشاں انہیں پہلے حالت پانچویں میں بتا دی اور کہا ایا جانے کہ
 خوب جلدی رہا تھا، میں جانتے ہوں کہ وہ لوگ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کی لئے بے پند نہ تھے
 (اور میں نے یہ وہ آپ سے بھی دریافت کیا کہ ان کے لئے ان کے پاس آپ کے لئے نیت مبارک میں تھیں۔)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا
 قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْحَبُوا أَعْلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ بِنُفْسِكُمْ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ
 رَسُولَ اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأُمُورِ لَغَرَبْنَا لَكُمْ ۚ لَكِنَّ اللَّهَ حَبِيبٌ
 إِلَيْكُمْ الرَّيَّانَ وَرِثَتُهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَوَزَةُ الْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ ۚ
 أُوْصِيَانِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرِّشْدُونَ ۚ فَضَلَّاهُمُ اللَّهُ وَنِعْمَتُهُ ۚ وَاللَّهُ
 عَزِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾

”اے ایمان والو! اگر تم کو فاسق کوئی خبر ہو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم ضرر
 پہنچاؤ کی قوم کو بے علمی میں مجرم ہوئے کیے نہ سمجھتے ہو۔ اور خوب جان لو تمہارا رسول اللہ تشریف
 فرما ہیں۔ اگر وہ ان کا کریں تمہاری بات و کلمہ معاملات میں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محبوب
 بنا دیا ہے تمہارے نزدیک ایمان کو اور تمہارا رب ایسا ہے تمہارے دلوں میں اور قائلِ نعمت بنا دیا ہے تمہارے
 نزدیک انحراف اور فتنہ کی کوہی ہوگی لوگ، اہل حق پر مہبت قدم ہیں۔ (یہ سب سچو) تمہیں اللہ کا فضل اور انعام
 ہے۔ اور اللہ سب سچو جانتے والا ہے۔“

عام محمدیوں میں ابلیس کا نام بطور اہل ایمان کے نہ لایا اور ان سرور یہ رحم اللہ نے سند حدیث کے ساتھ حضرت عاتق بن ضرارؓ نے اہل
 اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں تو آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی طرف دعوت
 دی۔ میں نے اسے قبول کر لیا اور اسلام کی سعادت سے بہرہ ور ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ کا حکم سنو کر اسے وارفتہ
 فرمایا۔ تو میں نے اسے نہ بھی اقرار کر لیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کی طرف راہیں جاتا ہوں۔ پس
 میں انہیں اسلام قبول کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف دعوت دوں گا۔ جنہوں نے میری اس دعوت کو قبول کر لیا، میں ان سے
 زکوٰۃ جمع کروں گا۔ یا رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر میری طرف اپنا قاصد روانہ فرمایا کہ میں اس طرح اس کی وضاحت کی
 جائے گی۔ تاکہ جو زکوٰۃ میں نے بیع کی ہوگی وہ آپ کے پاس لے آئے گا۔ پس جب عاتق بن ابی لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر
 چکے جنہوں نے ان کی دعوت کو قبول کیا تو وہ اور وہاں سے ان کی طرف بھیجے جا رہے تھے اور وہ فرمایا تھا،

بھیجا جو۔ کس اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا: **وَاٰیٰتِہٖ بَازِیٰرٌ لِّہٖ اٰیٰتِہٖ** ۱۱۔

ابو احمد محمد بن حمید الدین حریری دین منثور راہ نقلی نے حضرت محمد بن عبد اللہ علیہ السلام سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عبد بن ابی معیط کو اپنی مصطفیٰ کی طرف بھیجا تاکہ ان کے عداوت و صول کرے۔ قرآن مجید نے جنابی میں منثور درویشی کے ساتھ اس کے اشتباہ کا یہ ذکر کیا ہے: **وَقَدْ رَاسَتْہٗ** سے یہ حضور علیہ السلام کی طرف واپس لوٹ گیا اور ہمارے بتایا کہ بنی مصطفیٰ آپ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جمع ہو چکے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت درویشی میں لکھی: **وَاٰیٰتِہٖ**

انہم ان راہ رویدہ رسول اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن حمیرہ کو اپنی طرف بھیجا تاکہ وہ زمانہ ہو بیٹھنے میں ان کے درمیان عداوت اور دشمنی تھی۔ جب بنی نضیر کو یہ خبر پائی تو انہوں نے اس کے استقبال کا پروگرام بنایا تاکہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس میں خود درویشی کر لیں۔ لیکن ولید قوم سے خود روہ ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس لوٹ گیا اور ہمارے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عبد بن ابی معیط کو اپنی طرف سے انکار کر دیا ہے۔ تو کچھ ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا جب اس کی خبر بنی ادراسیوں نے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلا شہد ولید نے بھولت ہوا ہے۔ اچھے ہوئے اور اس کے درمیان عداوت اور دشمنی تھی۔ تو میں یہ طرف ہوا کہ جو روئے درمیان عداوت ہے وہ اس کا ہر سے انجام لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ولید کے ہاتھ میں مذکور آیت نازل فرمائی۔

جابر بن حمیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن و حمیدہ علیہ السلام سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ بنی نضیر نے مجھ کو اپنے ملک میں لے لیا۔ یہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں ان کے خلاف کچھ جذبات تھے۔ میں کا اسلام قبول کرنے کا نہ انہی پر ایمان تھا۔ انہوں نے نماز چھوڑ دی ہے۔ وہ مرد ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انکار کا ارتکاب کیا ہے۔ رسول کا بیٹا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو اپنی تیزی اور جھست سے کام نہ لیا اور حضرت خالید بن ولید رضی اللہ عنہ کو دیا اور انہیں ان کی طرف بھیجا۔ پھر فرمودہ نماز کے وقت انہیں خوب دیر تک روکھا۔ اگر قوم نے ولاہ نماز ترک کر دی۔ یہ تو پھر قرآن کے ساتھ جو حکم دیا گیا ہو کہ وہ گئے۔ اور اگر انہی صورت حال نہ ہو تو پھر ان پر جلدی نہ کر۔ راہی نے فرمایا: اور خوب آفتاب کے وقت ان کے قریب پہنچا اور انہیں جگہ یا کر پیچھے چلے جائیں اور ان کی آواز سنائی دیتی تھی۔ پس آپ نے ان پر خوب نظر رکھی۔ جو انہی صورت غریب ہو۔ تو مولانا انہوں نے انہی ہی دیر نماز کے لیے اقامت کی۔ انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی۔ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تو انہیں نماز پڑھتے ہی دیکھا ہے۔ شاید انہوں نے اس کے علاوہ کوئی اور نماز ترک کر دی ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ جب رات شروع ہو گئی اور شفق غائب ہو گئی تو ان کے ہواؤں۔ تو انہوں نے کہا: اور انہوں نے نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچا شاہد انہوں نے کوئی اور نماز ترک نہ کی ہو۔ لہذا پھر درویشی نہ گئے۔ یہاں تک کہ جب آٹھ رات کا وقت ہو تو آپ آئے یہاں تک کہ آپ نے

مَعْدَتْ وَلَا تُنَاصِدُ لِمَا قُرِئَتْ، اللَّهُمَّ السُّلْطَ غَلِيْبًا مِنْ مَرَاتِنِكَ وَرَاضِعًا، رَضَعْنَاكَ اللَّهُمَّ اَنْتَ
 فَسَلِّكَ السُّلْطَ السُّلْطَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ، اللَّهُمَّ اَنْتَ اسْتَلْكَ السُّلْطَ بِرُفْعِ اَعْيُنِهِ وَلَا مَرِيْفَةٍ
 الْحَوَافِ، اللَّهُمَّ اَنْتَ عَانَدِيكَ مِنْ غَرَمًا غَطِيْبًا وَسَلْمًا مَغْنِيًّا، اللَّهُمَّ حَتَّى اَيَّهَا لَا يَمَانُ وَرَبِّهِ فِي قُلُوبِ
 وَكَمْ اِلَيْهِ فَتَكْفُرُ وَالْفُسُوْىَ وَالْعَصِيَا، رَاضِعًا مِنْ الرِّضَائِيْنَ، اللَّهُمَّ تَوَلَّ عَسِيْبِيْنَ رَاضِعِيْنَ عَسِيْبِيْنَ
 وَالْجَفَا بِالضَّالِّجِيْنَ، خَيْرَ حَرَامٍ وَلَا مَقْتَرِيْنَ، اللَّهُمَّ قَابِلُ الْكُفْرَةِ الْبَدِيْنِ لَكُنْ تَوَلَّ وَاسْلُكْ وَتَصْلُوْنَ غَيْرَ
 ضَلِيْلِكَ، وَاجْعَلْ غَيْبِيْمْ رَجُوكَ وَعَدَاكَ، اللَّهُمَّ قَابِلُ الْكُفْرَةِ الْبَدِيْنِ اَوْ اَوْ اَنْتَ كُنْتَ يَا اَللهُ الْحَقُّ

(اے اللہ تمام تر عارفانِ حیرت میرے ہیں۔ اے اللہ جسے تو پھیلا دے اسے کوئی نہیں، نے والا اور پکڑنے والا نہیں اور
 اسے توڑ کر، لے، اسے کوئی پھیلا دے والا نہیں، جسے تو کربا کر دے اسے کوئی ہدایت، میرا لا نہیں، اور جسے تو جہنم میں ڈال دے
 دے اسے کوئی کرا کر لے والا نہیں، اور جس سے تو انکار کر دے اسے کوئی مہر، نے والا نہیں، اور جسے تو عطا کر دے اس کے
 لیے کوئی، اسے والا نہیں، جسے تو کر دے اسے کوئی قریب، نے والا نہیں، اور جسے تو قریب کر دے اسے کوئی دور کرنے والا
 نہیں۔ اے اللہ ہم پر اپنی ہی تیرا، اپنی رحمت کو اپنے فضل کی چادر بچھ دے، اے اللہ اس شخص سے اس کی رائی غفلت کا
 سوال کرتا ہوں، بڑھ چھڑی ہوں، دے تو اہل ہوں، اے اللہ اس شخص سے تفریق قائم کر دے، اور خوف کے دن اس کی
 آنچ کر دے، اے اللہ اس شخص سے یہ مطلب کر دے ہوں ہر اس شخص سے جو تو نے ہمیں دیا، اور اس شخص سے بھی جو تو نے ہم
 سے دیا، یہ اے اللہ انسان کو، دے، اسے لیے محبوب بنا دے، اسے ہر رب، دے، اور اسے آرامت فرما دے، اور کفر و فسق اور
 باغی ہوئی (اللہ) کو سوسے نزدیک نہ پہنچ دے، اور کربا کر دے، اور اسے اپنے لیے بہت قدر رہنے والے لوگوں میں سے بنا دے،
 پختہ ہمیں امت دے اس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں، اور ہمیں زہر و کھان حال میں کہ ہم مسلمان ہوں، اور ہمیں مسلمان
 کے ساتھ ہوں، اور ہمیں کسی اور سے نہ بغیر کسی اور سے نہ ہوں، اے اللہ اس شخص سے تو اسے کوئی کر دے، اور اسے دے، اور اسے
 ہیں اور تیرے اسے سے تیرا کہتے ہیں۔ اور ان پر اپنی گرفت اور اہل غلبہ والی دے، اے اللہ ان کا دوس کوئی کر دے
 جنہیں کر دے کوئی دے، (۶۱)

وَ اِنْ طَافْتُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَقْسَمْتُوْا فَاصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ
 بَعَثْتُمْ اِحَدَهُمَا عَلٰى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوْا الَّذِيْ يَبْغِيْ حَتّٰى يَنْفِقَ عَرَّاقِ اَمْرِ
 اللّٰهِ فَاِنْ قَاتَلَتْ فَاصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسَمْتُوْا اِنَّ اللّٰهَ
 يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اُخُوْۤهٗ فَاصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ

رہے اور بار بار فرمائیں گے یہ تمہیں اور جنوں کے ساتھ ایک دوسرے کو مارا لیکن تم لوگوں کے ساتھ لڑائی نہ ہوگی۔ (۱)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سہیل رضی اللہ عنہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا جسے نمران کہا جاتا تھا۔ اس کی بیوی بھی جسے ام زید کہا جاتا تھا۔ اس عورت نے اپنے اہل سے ملاقات کا ارادہ کیا تو خدا نے اسے روک لیا اور اسے ایسے جانا خانہ میں رکھا۔ جب اس کے اہل خانہ میں سے کوئی بھی اس کے پاس نہ آ سکتا۔ چنانچہ اس عورت نے اپنے اہل کی طرف پیغام بھیجا تو اس کی قوم کے افراد آئے اور انہوں نے اسے وہیں سے اتار لیا تاکہ وہ اسے اپنے ساتھ لے لیں۔ وہ وہ آدمی باہر نکلا تو اس نے اپنے خاندان کے لوگوں سے معافیت چاہی۔ تو اس کے چچا کے بیٹے آگے آ کر وہ عورت اور اس کے اہل کے درمیان حاکم ہو جائیں۔ نتیجہ وہ باہر لا کر اسے دور جنوں کے ساتھ ایک دور سے کو چنا۔ لیکن اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: **وَإِنْ تَلَاحُقَ بَعْضُكُمُ بَعْضًا فَمِنْكُمْ ذُو الْقُرْبَىٰ** پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف کسی کو بھیج کر ان کے درمیان صلح کرادی اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔

امام حاکم اور ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے۔ میں نے اپنے دل میں بھی کوئی شے نہیں پائی جتنی کہ میں نے اس آیت سے پائی ہے۔ جابھ میں نے اس زیادتی کرنے والے کو دے دیا تو مجھے جنگ نہیں تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے علم دیا ہے۔ یہی آیت صحیح ہے۔ (2)

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن سلمیٰ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے **وَإِنْ تَلَاحُقَ بَعْضُكُمُ بَعْضًا فَمِنْكُمْ ذُو الْقُرْبَىٰ** کے بارے میں سنا۔ اور یہ اس وقت کی بات ہے جب حجاج حرم میں داخل ہوا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: تو نے زیادتی کرنے والے کو وہاں سے ہٹا دیا تو اس کے مقابلے میں پہچان لیا ہے جس پر زیادتی کی گئی ہے۔ قسم ہے ان دنوں کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں اس کو پہچانتا جس پر زیادتی کی گئی ہے تو ہجرت اور نہ کوئی دوسرا اس کی مدد کے لیے مجھ سے بہت تندرست ہوتا۔ لہذا تو یہ جان لے کہ اگر وہ لوگ گردہ ہی زیادتی کرنے والے ہوں تو ہجرت تو تم کو چھوڑ دے۔ وہ اپنی دنیا کے بارے میں بڑے تندرست ہیں۔ تو اپنے اہل کی طرف لوٹ جا۔ اور جب جماعت کا عمل درست ہو جائے تو میں میں داخل ہوجا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مشرور بنی حرم علیہ السلام کو یہ مومنین کو یہ قسم دیا ہے کہ جب مومنین میں سے کوئی گردہ لڑنے لگے تو وہ انہیں ہفتہ فتنی کے حکم کی طرف بلائیں اور ان میں سے بعض بعض کو انصاف دلائیں۔ پس اگر وہ قبول کر لیں تو کتاب اللہ کے مطابق ان میں فیصلہ کیا جائے۔ یہاں تک کہ مظلوم کو ظالم سے انصاف دلا دیا جائے۔ اگر ان میں سے انکار کرے تو وہ باقی اور زیادتی کرنے والا ہے۔ اور پھر مومنین کے حکمران اور مومنین پر یہ لازم ہے کہ وہ ان کے ساتھ لڑیں یہاں تک کہ وہ

۱۔ تفسیر طبری، ج ۱، ص ۲۸، ج ۲، صفحہ ۱۴۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت

۲۔ سنن ابی حاتم، ج ۲، صفحہ ۵۰۲ (۳۷۲۲)۔ ابن کثیر، ص ۱۰۲

اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف نہ آئیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا قرائن نہیں۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابان جریر رحمہ اللہ نے حضرت عباد بن جعفر اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اہل حق و انصاف کے ساتھ آپس میں چلے (قرآن کے بارے میں یہ آیت داخل ہوئی گا)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عباد بن جعفر اللہ علیہ السلام سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے امت کے ساتھ اور ان کے ساتھ۔ ورنہ یہ کہ وہ آدمی تیرے ساتھ۔ ان کے بارے میں یہ آیت داخل ہوئی۔

امام ابن جریر اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ اگر دو گروہوں کے درمیان لڑائی ہو تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ان کے درمیان میں نہ لڑیں۔ (2)

ابن جریر اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصاف کرنے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس عرض کریں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو انصاف سے روایت کیا ہے کہ اگر دو گروہوں کے درمیان میں لڑائی ہو تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ان کے درمیان میں نہ لڑیں۔ (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے خلیفہ یا اپنے صاحب انصاف کرنے والے قیامت کے دن جہنم کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں۔ (4)

ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے خلیفہ یا اپنے صاحب انصاف کرنے والے قیامت کے دن جہنم کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں۔ (5)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم بن حماد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اسے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے اس کی مثل کوئی شے نہیں دیکھی جتنا میں نے اس سے امر یا نہی کیا جو اس آیت میں ہے: **ذَٰلَکَ اِنْ کُنَّا نَعْمَلُ الْاَعْمَالُ**

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں نے تم کو اس کی مثل کوئی شے نہیں دیکھی جتنا میں نے اس سے امر یا نہی کیا جو اس آیت میں ہے: **ذَٰلَکَ اِنْ کُنَّا نَعْمَلُ الْاَعْمَالُ**

1- تفسیر جلالی، ج 2، ص 26، سنن 148، دارالحدیث، مصری، بیروت 2- ابن ماجہ، ج 2، ص 28، سنن 149 3- ابن ماجہ، ج 2، ص 26، سنن 147 4- سنن ابی یوسف، ج 7، ص 35، سنن 340، دارالحدیث، مصری، بیروت 5- ابن ماجہ، ج 2، ص 28، سنن 149

[illegible]

امام نے جہان بھر کو دعا کی کہ جو حقیقات میں معصرت مہربان خطاب و نصیحت سے یہ قول بیان کیا ہے جو ہمت کے لیے پیش ہو گیا تھا وہ اس صبر و ہمت کے نام سے جو ہیں کے بارے میں ظن رکھ کر اور کسی نے اپنے رائے چھپا کر کہہ کر چھپا کر اور حق پر ان کے پاس ہے اور جس نے اسے افتاء کی تو اسے پسند میں پر سلام کی جائے گی۔ اپنے بھائی کے معاملہ کو اس کی اچھائی پر محسوس کر کے اس نے کہا کہ میرے پاس اس کی وجہ سے صلوٰۃ کر دو۔ اور یہ کہ میرے بھائی کے بارے میں میں نکلے تو اس کے ساتھ بڑا کھانا نہ کر۔ حالانکہ تو اس کے لیے اچھائی میں نکل گیا ہے اور تو بھائی کے بارے میں صبر و ہمت کر۔ کیونکہ وہ تو عثمانی کے دور میں زحمت میں ہیں اور نصیحت و تکلیف کے وقت قوت اور طاقت میں اور تقویٰ کی بنیاد پر ایمان پر جو کام کر۔ اور اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشاورت کر جو اللہ تعالیٰ سے دور رہتے ہیں۔

امام حسن علیہ السلام حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں تم کو خوف دے رہا ہوں۔

عالم نذر دینا دے گا اللہ نے اور اب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہمیں شک و گمان کا حکم نماز پر مہر
الکامیاب (الغنا پر شے ہندو کے دوس) اور دلیل کرنے اور ہم است گمن کر دیں۔ جو کچھ یہ سکر و اور ناپسندیدہ ہے کہ وہ بے اسطلاح
کے عارف ہو جائیں اور ہم میں سے کوئی سوے تین رکھتے تھے۔

لہذا مہرمانی رحمہ اللہ نے حضرت سادق بن عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو میری امت کو لازمہ جہنم پر پہنچائے، وہ ملعون اور سوئے خلق ہوگا۔ قرآن مجید میں عرش کی یاد رسول اللہ ﷺ کے لئے جن میں یہ تیغوں پائی جا کر ہیں، کئی شے انھیں ختم کر گئیں ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو خدا کرنے لگے، تو اللہ تعالیٰ اسے استغفار کر دے، جب تجھے کوئی نیک و صالح پیدا ہوتے جس کی تحقیق نہ کر لو، جب تو بدشعور بن کر رہے، اسے ست کر رہا یعنی اس کی طرف توجہ نہ کر۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس میں حضرت ابو الوثین رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ سوے جن رکھ کر تھیں اس نے اپنے رب کے ساتھ سوے جن رکھا۔ یہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَأَجْتَمِعُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ**۔

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر کوئی پروا نہ کی کہ آپ سنیوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اسمے پر۔ مومن پر تین جو شمار سے تیار ہو ہیں۔ بے شک مومن سب گناہوں کے معاف کر دیتے ہیں۔ بے شک ایک ایک گناہ کے اترا جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی شے بھی ایسی باقی نہیں رہتی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بلا مانتا ہے، میرے بندے کے جو گناہ سے پرہیز کرے۔ جو کوئی دوسرے کو بدنام کرے، اور شہم کرے، اسے بدترین نہیں کریں گے۔ یہی لازم اپنے پروردگار سے عطا ہوا ہے۔ پھر جتنے ہیں اور لوگوں سے سے چھپا لیتے ہیں۔ یہی کہ وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔ اور اس پر اپنے پروردگار کے واپس لوٹا دیتا ہے۔ اور ان میں سے جو بد سے گئے، مانتھو پورے ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ پھر مسلسل گناہ کرتا رہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے اللہ! اے اللہ! اب اسے ہم پر غلبہ ہو گیا ہے۔ اور اس نے ہمیں معذور کر دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو لوگ سے چھپا لو، کیونکہ لوگ اسے عار دلا رہے ہیں۔ اسے تبدیل نہیں کر سکیں گے۔ پس فرشتے اپنے براہوں کے ساتھ اس پر چھا جاتے ہیں اور اسے دلوں سے چھپا لیتے ہیں۔ پس اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اپنے بندے کو اس پر لوٹا دیتا ہے اور ہر پروردگار کے ساتھ توبہ ہے۔ اور اگر وہ بد میں مسلسل رہے تو اللہ تعالیٰ عرض کرتے ہیں: اے اللہ! اے اللہ! اب اسے ہم پر غلبہ ہو گیا ہے اور اس نے ہمیں معذور کر دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ملاکہ کو اسے فرماتا ہے: میرے بندے کو لوگوں سے چھپا لو، کیونکہ لوگ اسے عار دلا رہے ہیں۔ اور اسے تبدیل نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ فرشتے اپنے براہوں کے ساتھ اسے احاطہ لیتے ہیں اور اسے لوگوں کی آنکھوں سے چھپا لیتے ہیں۔ پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔ اور اگر (گناہوں کی طرف) لوٹ آئے تو نادمہ عرض کرتے ہیں: اے اللہ! اے اللہ! اب اسے ہم پر غلبہ ہو گیا ہے اور اس نے ہمیں معذور کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ملاکہ سے فرماتا ہے: تم اسے اکیلا چھوڑ دو۔ پھر اگر اس نے کوئی گناہ کر دیا۔ اسے میں نہ دیکھ سکے گا۔ یہ کہیں نہ گھرے گا۔ یہ کہیں بھی نہ ملے گا۔ اور اس کے خیر میں کوئی چیز نہ رہے گی۔

اور عظیم تر نعمتی رحمت اللہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ مومن نور کے ستر حجابات میں سے۔ جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے اور پھر اسے بھول جاتا ہے۔ یہاں تک کہ پھر دوسرا گناہ کرتا ہے۔ تو ان حجابوں میں سے ایک جب اس سے چھٹ جاتا ہے۔ وہ کسی طرح جب بھی وہ کوئی گناہ کرتا ہے، پھر اسے بھول جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دوسرا گناہ پھر کر دیتا ہے۔ تو ایک اور قباب اس سے چھٹ جاتا ہے۔ اور جب وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے سبب سوائے حیا کے ہر گے کے تمام حجابات اس سے چھٹ جاتے ہیں (اور حیا کا پردہ بھی) سب سے بڑا قباب ہے۔ پھر اگر وہ توبہ کر لے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ تمام کے تمام حجابات اس پر واپس لوٹا دیتا ہے۔ اور اگر وہ توبہ کا ارتکاب کرنے کے بعد حریہ نکلا کر لے پھر اسے بھول جائے، یہاں تک کہ پہلے گناہ سے توبہ کرنے سے قبل ہی دوسرا گناہ کر دے۔ تو پھر اس سے حیا کا قباب بھی چھٹ جاتا ہے۔ پھر جب بھی اسے ملے گا تو وہ انتہائی قابلِ نفرت اور مبغوض ہوگا۔ اور جب وہ قابلِ نفرت اور مبغوض ہو جائے گا تو اسے امانت چھن جائے گی۔ اور جب امانت اس سے چھین لی جائے گی تو اسے سب بھی ملے گا وہ خائن (خیانت کرنے والا) لوگوں (جس سے خیانت کی جائے) ہوگا۔ اور جب وہ خائن اور کفرانہ ہوگا تو اس سے

اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنا درست ہے، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنا درست ہے۔

[illegible]

میں نے ان کو یہ بھی بتا دیا کہ ان کے پاس تو کسی آدمی کے بارے میں چیزوں (محبوبہ) کا ذکر نہ ہے نہ اس میں موجود ہے۔ اور فرمایا: "میں نے ان کو یہ بھی بتا دیا کہ ان کے پاس تو کسی آدمی کے بارے میں چیزوں (محبوبہ) کا ذکر نہ ہے نہ اس میں موجود ہے۔"

[illegible]

مہدی بن مہدی نے کون بن مہدی سے پہلے کہا ہے کہ جب وہ کسی قوم کے بارے میں ایسی بات کہے جو اس میں موجود ہے تو عقلمند اس کی نیت کی ہے، اور جب تو ایسی بات کہے جو اس میں موجود نہیں تو عقلمند اس پر ہنسان کا کارنامہ انجام دیتا ہے۔ امام مہدی بن مہدی نے حضرت مہادی بن قارو رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر میرے پاس سے ڈاکٹر کے اور تو کے بڑا دوست تھا تو کیا نیت ہے۔

مہدی بن سعید نے محمد بن سیر بن سے، وہاں کو جبکہ ان نے پاس ایک آدمی کے کسی کا ذکر کیا، کہ کدوہ میر ہے۔ تو آپ نے فرمایا: **لَا تَعْبُرْ** (نہ اترے) (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) میرے لئے کدوہ میر (کدوہ میر) کے فیہت کی ہے۔

[illegible]

ابو جہلؓ نے کہا: اور ایں مرد ایسے نے خطبات اور ہر موعظی اللہ عزوجل سے روایت کیا انہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن پڑھا، انہی نے دنیا میں اپنے بھائی کو قہر میں کیا، آخرت میں اس کا گوشت کسی کے قریب ہوگا اور اسے کہا جائے گا: اس مرد نے جو نے کھانا دیا کہہ کر نے اسے زندہ کی میں کہا تھا۔ نہیں دوسرے کہتے گا اور توہم کی چیز ہے اسے کھا اور حج و عمرہ کر کے آیا۔

مہتمم امام ابن ابی العزیز اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے آقاؤ کو درگاہ امام علیہ سے یہ روایت دی کہ ان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دو عورتوں نے روزہ نہ رکھا، اور پھر ان میں سے ایک دوسری کے پاس بیٹھ گئی اور انہیں نے قوسوں کا کھشت لکھا، شرعاً قادیان۔ ان دونوں کی جانب سے ایک ایک قصہ حضور نبی کریم ﷺ کے بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ ان دونوں کو قہراً روزہ رکھے ہوئے ہیں اور وہ دونوں مرنے کے قریب ہو چکی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا فرمایا ان دونوں کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ وہ حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کو بیارتن یا بیالہ منقولہ۔ اور ان میں سے ایک سے کہا: میں نے تم کو اس نے خالص پیچ، خون اور خون کی پیچ کی۔ تم کی یہاں تک کہ اس نے نصف بیالہ تے کی۔ پھر دوسری کو بلا لیا: تم نے تم کو اس نے بھی اسی طرح خون اور پیچ کا تے کی۔ یہاں تک کہ بیالہ بھر گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ان دونوں نے ایسی شے سے روزہ رکھا جو عہدِ نبوی نے ان کے لیے ممانعت فرمادی تھی اور انہوں نے اسے ایسی شے سے افطار کیا جو نہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دی ہے کہ ان میں سے ایک دوسری کے پاس بیٹھی اور پھر دونوں کو کھانا کھاتے رہیں۔

امام علیؓ مروی ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہے یہ روایت یہ کہ ہے کہ ان سے نصیحت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ جو کچھ کے دین انہوں نے بھیج کی اور رسول اللہ ﷺ بھیج کی غلہ کے لیے تشریف لے گئے۔ اور انصار کو بھرتوں میں سے ان کی ایک چوہن ان کے پاس آئی۔ جس دونوں نے مل کر مردوں اور عورتوں کے بارے میں نصیحت کی۔ وہ دونوں ابھی نصیحت کی بات جاری رکھے ہوئے تھیں کہ حضور ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر داخل شہر ہوئے۔ ان کے پیش رو بھی انہوں نے آپ کی آواز سن کر خاموش ہو گئیں۔ جب آپ ﷺ پہنچے مگر ان کے دروازے پر کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنی پیادہ کی ایک طرف اپنی ناک پر ڈال لی۔ پھر فرمایا: اے انہو دونوں اٹھو اور تھے کرو۔ پھر پانی سے طہارت ادا کیے بغیر غسل کرنا چاہا۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا باہر آئیں اور نصیحت سے گشت کی کہ تم مجھے جل دیا گیا تھا۔ جب انہوں نے دست ساگوشت دیکھا تو یہ یاد آیا کیا میں نے کوئی چیز جو گوشت کھایا ہے یا تو ذبح نہیں میں جو بات کوئی کہہ کر شہر دوں گوں سے پہلے گوشت کھایا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے ان سے سقے کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے آپ ﷺ پہنچ کر اس کی نصیحت سنائی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ گوشت سے ذبح کا تھا تو رہی ہے۔ تو اور جہی کی شکل کر دو بار دو نصیحت نہ کرنا۔

جو ہم دونوں سرتی رہتی ہو۔ پھر ان کی پہنکی نے بھی انہیں یہ بتایا کہ اس نے بھی ان کی طرح ہی گوشت کی قے کی ہے۔

امام ابو ہریرہؓ نے ابو ہریرہؓ کے ساتھ نبی اکرمؐ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہونے کے بعد حضرت کعب بن عامرؓ کو بھی اللہ عز و جل سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سو سن! جو سن پر حرام ہے۔ اس کا گوشت اس پر حرام ہے کہ وہ اسے کھائے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی قیمت لے۔ اس کی عزت اس پر حرام ہے کہ وہ اسے پھیل کر لے اور اس کا چیرہ اس پر حرام ہے کہ وہ اسے خراب کر دے۔

امام عبد اللہ بن عباسؓ، امام بخاریؒ نے الادب میں، ابو یعلیٰ، ابن منذر اور ترمذی رحمہم اللہ نے شعبہ الاموال میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو جرم کیا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے دو آدمیوں کو سناگاہن میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے: کیا تو نے اس کی طرف نہیں دیکھا جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال دیا تھا لیکن اس کے ٹکس نے اسے نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ اسے اس طرح بھڑکے گئے جیسے کتے کو مارا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ پلٹے رہے اور ایک مرد گدھے کے پاس سے گزرتا تھا۔ تو وہاں مارا دیا گیا: فلاں، فلاں کہاں ہیں۔ دونوں آؤ اور اس مرد گدھے سے کھاؤ۔ تو ان دونوں نے عرض کی: کیا اسے کھایا جاسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھی اپنے بھائی کا گوشت کھانا اس کے کھانے سے زیادہ شدید اور مشکل ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ وہ اب جنت کی شہرہاں میں غوطہ زنی کر رہا ہے۔ ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَنَافِعٍ أَتَاهَا الْجَنَّةُ يَنْفَعُ فُتً“ (۱)۔

ابن ابی شیبہ، امام احمد نے ازہد میں، امام بخاریؒ نے الادب میں اور بخاریؒ نے حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ ایک مرد فحش کے پاس سے گزرے۔ وہ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے۔ تو فرمایا: قسم! خدا! تم میں سے کسی کے لیے اس مرد فحش سے بہت بھرا کھالیا اس سے بہتر ہے کہ کوئی کسی مسلمان آدمی کا گوشت کھائے۔ (۲) امام بخاریؒ نے الادب میں اور ابن ابی شیبہؒ نے ازہد میں اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ دو قہروں کے پاس آئے، جہاں قہروں کو عذاب و یا جہاں رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جارہا۔ اور آپ ﷺ رونے لگے۔ فرمایا: ان میں سے ایک لوگوں کی قیمت کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہ بچنے کے سبب تکلیف اٹھا رہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ایک ہارونشی سنگائی اور اسے توڑ کر دو حصے کیے۔ پھر ہر ٹکڑے کے بارے میں فرمایا: اسے قبر پر کاؤ دیا گیا۔ اور فرمایا: جب تک یہ دونوں تر رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔

امام بخاریؒ رحمہ اللہ نے الادب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس کے پاس کسی مومن کی قیمت کی گئی اور اس نے اس مومن کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں اس کے خواص بہتر جزاء عطا فرمائے گا۔ اور جس

کے پاس خیریت کی کئی ادا سنے اس کی حد و سرحد کی قوائیہ حق و نیا و رافرت میں اس کے بعض سے بڑی جزا و عطا کرے گا۔ اور بعد و انہی کی خیریت سے بڑھ کر شرف و قدر کسی سے نہیں کھپا۔ اگر کسی نے اس کے بارے میں کہا ہے جسے وہ جانتا ہے تو گویا اس نے اس کی غیبت کی ہے، اور جس نے اس کے بارے میں کہا ہے وہ نہیں جانتا تو تحقیق اس نے اس پر بیعت کیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث میں مبراہ اللہ دینی اللہ عز و جل سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نے کسی ایک شخص کو اور مردار کو قتل کیا تو اس کو قتل کرنے کے بعد اس کی قبر پر چھو کر کہو: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو وہ مردار یا انسان زندہ ہو جائے گا۔ (1)

امام ابی ایوب الانصاری رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی کسی آدمی کے بارے میں شروع اور آخر میں اس سے کہے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو اس کو زندہ کر دے گا۔ اور ان سے اٹھ چلا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اَلَيْسَ لِكُلِّ نَفْسٍ لَّحْدٌ ثُمَّ اَنْ يُّكَلَّلَ نَعْبًا اَيْنَهُ مَعِيَتْا قَوْمٌ فَمَمْنُوْا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (موت) کے بعد تم کو یہ سزا دیا جائے گی۔ ان میں سے سب سے آسان روزانہ حالتِ احیاء میں اپنی بانی کے ساتھ کلمہ کرنا، کلمہ ہے وہ سوا ایک روز میں پچیس بار پڑھنا کرنے سے زیادہ شہید اور سخت ہے، اور خیر ترین راہ بہت زیادہ اور غریب اور جس طریقہ پر جانے تجھے مسلمان کی عزت اور اس کی حرمت تک پہنچا دیا ہے (یعنی سورہ غوری نے مسلمان کی حرمت بیان کر کے اور اس کی حرمت کو قائم کرنے کے لیے یہ بھیجنا ہے)۔ (2)

امام احمد رحمہ اللہ اور ابی ایوب الانصاری رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معاف کرنا پسند نہ آیا گیا تو میں ایک آدمی کو اس کے پاس سے گزرا جس کے ماتن تانبے کے تھے اور ان کے ساتھ وہ اپنے پیروں اور سینوں کو کھینچ کر لے کر اس کے پاس لے گیا۔ اس نے جبرائیل علیہ السلام کو کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو جو جوں کا موثل تھے۔ میں ان کی حالتوں میں دست درازی کرتے ہیں۔ (3)

امام احمد رحمہ اللہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان آدمی کا حق ادا کیا تو اللہ تعالیٰ اسی کی مثل اسے خیر سے کھاتا ہے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان آدمی کو کچل دیا تو اللہ تعالیٰ اسی کی مثل اسے انہم سے پینے لے گا۔ اور جو آدمی کسی آدمی کے ساتھ شہرت اور دنیا کے

سبب میں پھرتا رہا تو موت کے دن اللہ تعالیٰ اسے شہرت و دنیا کے مقام پر گھڑے کرے گا۔ (4)

امام ابی حنبلہ رحمہ اللہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم

(1) مسند احمد، ج 1، ص 171، حدیث 17171

(2) شعب الایمان، ج 1، ص 151، حدیث 299 (6715) اور درمختار، ج 1، ص 151

۱۔ ہم کہیں رحمت اللہ ہے، حسرت و ہدایت ہی میری بات دینے والے قائل ہیں یہ توں یاں کیا ہے کہ جب کوئی آدمی کبھی آدمی بن
جائے گا، نہ آدمیت ہی کے لئے ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ (۱)

اور یہ کہ اگر اللہ کے صمدیہ صفات کے باوجود حضرت ابراہیمؑ کو بھی اللہ عزوجل سے یہ قول یہاں لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
وہ اللہ کا عبادہ ہے کہ وہ بھی اللہ کے صفات کے ساتھ ہے تو یہ بات ہے کہ وہ بھی اللہ ہے۔

۱۔ ان کے روبرو نے تمام ایمان میں اضرعت سے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ قول بیان کیا کہ تم گمراہی میں اور تجھ پر نبوت میں
(مسائل ۳۱)

۱۰۔ تیسری بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے یہ قول بیان کیا تھا جس میں آدمی کو اپنی قوم کی کوئی غیبت نہیں:

امام باقری رحمہ اللہ: حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ قول بیان کیا ہے کہ اہل بدعت کی کوئی شے بہت نہیں رہے گی۔

۱۔ ایک صحابہ کے حضور تشریف لائے۔ پوچھا کہ یہ کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابوبکرؓ۔

نہیں، ہمارا دین کی کوئی غلطی نہیں۔ کہتی ہے اسے ضعیف قرار دے۔ (7)

[illegible]

میں کوئی ہمت نہیں۔ ایسا دوست جس پر فرق کے سبب لعنت کی مٹی پڑے، ظالم حکمران، ایسا بدعتی جس پر ہمت کے سبب لعنت طاشت کی مٹی پڑے۔ (۱۶)

۱۔ مصلحت پر مبنی دلائل: حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: توبہ سے پہلے ایک آدمی کو لا جانت ملامت اذرتے ایک پلڑے میں اس کی ایک سار کھٹی ہوئی مٹی اور ایک میں اس کی ہر مٹیاں مٹی

ایسا نہ ہو ہاں کی۔ پھر ایک نہ چراند کا پرنہ دیا جائے گا اور اسے نیکیوں کے چلنے میں رکھ دیا جائے گا۔ تو اس کے لیے کیا نہیں تھی؟ تو دراصل کہہ دیا: اسے میرے پروردگار نے کائنات کا نگراں بنایا ہے؟ میں نے جو عمل بھی کرائے

[illegible]

4. ياد ٥٩٩٩: ١٣٩٦ (6)
5. ياد ٥٩٩٩: ١٣٩٦ (6)
6. ياد ٥٩٩٩: ١٣٩٦ (6)
7. ياد ٥٩٩٩: ١٣٩٦ (6)
8. ياد ٥٩٩٩: ١٣٩٦ (6)
9. ياد ٥٩٩٩: ١٣٩٦ (6)
10. ياد ٥٩٩٩: ١٣٩٦ (6)

(0000)009 7 0000 000

میں وہاں کے اہل ایمان کے ساتھ رہے اور ان کے ساتھ رہنے کا یہاں سے نہ ہوتا تھا۔ یہاں سے وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ رہنے کا یہاں سے نہ ہوتا تھا۔ یہاں سے وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ رہنے کا یہاں سے نہ ہوتا تھا۔

اور جب کہ ان کے ساتھ رہنے کا یہاں سے نہ ہوتا تھا، تو ان کے ساتھ رہنے کا یہاں سے نہ ہوتا تھا۔ یہاں سے وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ رہنے کا یہاں سے نہ ہوتا تھا۔ یہاں سے وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ رہنے کا یہاں سے نہ ہوتا تھا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ

لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝

”اے لوگو! ہم نے تم کو ایک آدمی اور ایک عورت سے اور ہم نے تم کو مختلف قبائل اور مختلف
گروہوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم آپس میں پہچان سکو۔ اور تم میں سے جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ
عزت والا ہو، وہ سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو۔“

اللہ تعالیٰ نے ہماری بنیاد پر تمام ممالک اور تمام قوموں کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم نے تم کو مختلف
قبائل اور گروہوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم آپس میں پہچان سکو۔ اور تم میں سے جو اللہ کے
دیکھو! یہاں تک کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو
اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

ہماری بنیاد پر تمام ممالک اور تمام قوموں کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم نے تم کو مختلف
قبائل اور گروہوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم آپس میں پہچان سکو۔ اور تم میں سے جو اللہ کے
دیکھو! یہاں تک کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو
اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

ہماری بنیاد پر تمام ممالک اور تمام قوموں کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم نے تم کو مختلف
قبائل اور گروہوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم آپس میں پہچان سکو۔ اور تم میں سے جو اللہ کے
دیکھو! یہاں تک کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو
اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

ہماری بنیاد پر تمام ممالک اور تمام قوموں کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم نے تم کو مختلف
قبائل اور گروہوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم آپس میں پہچان سکو۔ اور تم میں سے جو اللہ کے
دیکھو! یہاں تک کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو
اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

ہماری بنیاد پر تمام ممالک اور تمام قوموں کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم نے تم کو مختلف
قبائل اور گروہوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم آپس میں پہچان سکو۔ اور تم میں سے جو اللہ کے
دیکھو! یہاں تک کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو
اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

نہ ائی اِنْ اَلْکُفْرُ عَنْکُمْ وَنَدَّ عَلَیْکُمْ اَقْتَصَلْتُمْ کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سے زیادہ کفر سے روکنا چاہئے۔

امام بخاری اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل اور قبائلی سے مراد جو ہیں۔ (۱)

امام فریابی ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے قبائل اور قبائلی سے مراد جو قبائل و خاندان ہے جس کے ساتھ ایک دوسرے کی پہچان نہ کی جاتی ہے۔ (۲)

امام بدین زید اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قَبَائِلُ سے مراد قبائل (جو قبیلے) خاندان اور شُعْبُکَا سے مراد مشہور ہیں (یعنی وہ قبائل مشہور وغیرہ)۔

امام عبد بن کرم رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۳)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۴)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حمک رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قَبَائِلُ سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۵)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۶)

ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۷)

ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۸)

ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۹)

ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۱۰)

ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۱۱)

۱- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۱)

۲- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۲)

۳- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۳)

۴- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۴)

۵- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۵)

۶- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۶)

۷- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۷)

۸- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۸)

۹- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۹)

۱۰- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۱۰)

۱۱- ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا: شُعْبُکَا سے مراد وہ ہے جو قبائل و خاندان ہیں۔ (۱۱)

لامصلحہ توحید کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہ اتنی کر، عزت نہ اونچی، مادی نہ ملے اور اللہ تعالیٰ کی باب سے نہ لڑی اور سعادت کا انگہ نہ کرنا عبادت ہے۔

اہل بیت علیہم السلام نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حدیث میں لے کر رسول اللہ ﷺ کے لئے جو باب احباب اللہ تعالیٰ اپنے لئے بند ہے، اس میں لڑنا اور دھرم ہے تو اس کی ذات میں نہ لڑیں، اس میں اپنا خوف اور تسلی دینا عبادت ہے۔ اور احباب اللہ تعالیٰ اپنے بھی بند ہے کہ اس میں لڑنا اور دھرم ہے، یہ پھر فقرہ اعلان میں اُنھوں میں اہل بیت۔

اہل بیت علیہم السلام نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث کہاں کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک آدمی حضور کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے شہادت فرمائیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے یہ حدیث ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے لڑے۔ اور کہہ دینا کہ جو حق کی خبر اور بحوالہ کا محاورہ ہے، تمہاری ذمہ ہے کہ تمہارا ہر۔ یہ لوگوں کو مسلمانوں کے لئے، یہ حدیث ہے۔ اور تمہارے ذمہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کا نام اور مقرب اللہ کی عبادت کرے۔ کیونکہ یہ میرے لئے زمین میں نور ہے اور آسمان میں میرے لئے نور ہے۔ اور سوائے انکی اور غیر کی بات کے زبان کو نہ کھول۔ یہ حدیث تو اس سے سبب فیض الیہ صاحب رہے گا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے حالت خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں داخل ہوا ہے، تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے لڑتا ہوں اور میرے لئے جنت ہے، تو کیا اسے میرے رب رحمہ اللہ ایسا قبول میں ہر عالم ہے۔ کس نے اسے اس سے مقدمہ و مرجع نہ پہنچا دیا ہے؟ تو اب کہ میرے فرمانا یہ مٹا کے اعضاء سے قہر نہ لیا، وہ مصیبت اور اوجھا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے اپنے مکتوبات سے: وہاں کچھ مکتوبات کے سبب ہم اپنے رفیقے و داراں کے ساتھ صلہ رکھ کر رکھے۔ کیونکہ صدقہ کی خبر میں مہبت و باعث ہائی میں غرضی کا سبب اور مرتبہ بڑھنے کا ذریعہ ہے۔ (۱)

امام ابو احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تمام کے تمام آدم علیہ السلام کی اور اور تمام علیہ السلام کی سے بچے کہ جس قوم کو چاہیے کہ وہ اپنے آباء کے ساتھ فکر کرے اس سے باز رہے یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سیارہ کبوتر سے بھی زیادہ حقیر ہو جائیں گے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے تو کفار و منافقوں تک سے بیان کر دیا، ان کے سبب وہ عزت اور زانی کا نام اور کھارو دہ ملک میں ان کے ساتھ وہاں ہو گا۔ (۲)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ہر بات کی جو چیز میں ہیں، جہیں میری امت ترک نہیں کرے گی۔ حسب کے ساتھ فکر کرنا، حسب میں

مومن رہی کرنا، مومنوں سے واپس طلب کرنا اور خود مکرنا۔

۱۔ ایمان افی شہدہ اللہ ہے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں دو چیزیں ہیں اور دونوں کا یوں کی عادت میں سے ہیں۔ ایک: فدا کا اور دوسرا: انساب میں جھڑپ کرنا۔

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَنفِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ رَحِيمٌ ۝

”اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان سے آئے۔ آپ فرمائیے تم ایمان تو نہیں لائے البتہ یہ کہہ دو کہ تم نے اطاعت اختیار کر لی ہے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہو۔ اور اگر تم (سچے دل سے) اطاعت کرو گے اللہ اور اس کے رسول کی قوادے ذرا کی نہیں کرے گا تمہارے اعمال میں۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔“

امام عہد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اعراب سے مراد بنی اسد بن خزیمہ کے اعراب ہیں۔ اور ولیکن قُولُوا أَسْلَمْنَا کے بارے فرمایا بدتہ یہ کہو کہ ہم نے قتل اور قید کے دوسے اطاعت اختیار کر لی ہے۔ (1)

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ عنہ سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ مذکورہ آیت بنی اسد کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام عبد البر زاتی، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ یہ آیت تمام اعراب کو شامل نہیں۔ بلکہ اعراب کے چھوٹے دھول کے لیے ہے۔ (2)

امام عہد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے بھجائی عمر کی قسم! یہ آیت تمام اعراب کے لیے عام نہیں۔ بلکہ اعراب میں سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ البتہ یہ آیت تاکل حرب میں سے ایک تفسیر کے بارے میں نازل ہوئی جو اٹھا کر تے جوئے حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے اور رسولوں نے کہا: تم نے اطاعت اختیار کر لی ہے اور ہم نے آپ سے جگہ نہیں کی جیسا کہ بخولان نے آپ سے قال کیا ہے۔ تو اللہ جللی نے فرمایا: لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ۔ (3)

امام عہد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت داؤد بن ابی بنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان سے ایمان کے بارے میں کیا گیا تھا۔ تو انہوں نے یہی آیت عبارت فرمائی کہ اسلام سے مراد اقرار ہے اور فلا ایمان سے مراد قصد حق ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے یہی آیت کے ضمن میں حضرت زہری رحمۃ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: انہوں نے اسے یہ ہے کہ اسلام کل (قول) ہے اور الا ایمان عمل ہے۔ (4)

۱۰۔ مومن اپنی ٹیپ، بھڑی، مسلم، درود و دستک، مومن جریر اور مومن مروویہ رحمہم اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کچھ مرنے والے ہر شتمل ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہے آپ ﷺ نے ان سے کہا: یہ ایک آیت کے واسطے کہ جو کچھ عافریہ ہے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کے من تمام کو حفظ فرمایا اور ظناں کو چھوڑ دیا۔ (حمزہ ناشنہ) وہ سے مومن دلیجر ہوا کہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا مسلم۔ آپ ﷺ نے اپنے یہ افلاک تین بار پڑھائے۔ (۱۶)

۱۱۔ مومن نکاح اور مومن مروویہ رحمہم اللہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اپنے آپ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حصہ تقسیم فرمایا اور کچھ لوگوں کو عطا فرمایا اور بعض دوسروں سے روک لیا۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کے من تمام کو حفظ فرمایا اور ظناں کو چھوڑ دیا۔ (حمزہ ناشنہ) وہ سے مومن دلیجر ہوا کہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا مومن نہ کہو۔ بلکہ کہو وہ مسلم ہے۔ اور تم نے زہری نے مذکورہ آیت پڑھی۔

۱۲۔ امام ابن ماجہ، ابن مروویہ، بطریق اور یحییٰ رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان سے مراد دل کے ساتھ معرفت رکھنا، زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور ارکان کے مطابق عمل کرنا ہے۔ "الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَإِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِأَعْمَارِهِ"۔ (۱۲)

۱۳۔ امام احمد اور ابن مروویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام اعلانیہ ہوتا ہے اور ایمان دل میں ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: حقن باری فرمایا: تعقل کیا یہاں ہے، اتقوا کیا یہاں ہے۔

۱۴۔ امام ابن جریر اور ابن مروویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے: یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ انہیں اسما، اجرت کے ساتھ پکارا جائے اور انہیں ان اسماء کے ساتھ نہ پکارا جائے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں پکارا ہے۔ اور ان کے لیے ساریٹ چھوڑے جانے سے قبل یہ ہجرت کی ابتداء تھی۔ (۱۳)

۱۵۔ ارشاد باری تعالیٰ: "إِنَّ لِلَّهِ وَلِيًّا مَّنْ هُوَ أَهْلٌ بِالسُّلْطَانِ" کے بارے امام عبد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت عامر رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے پڑھا: "يُؤْتِي السُّلْطَانَ مَن يَشَاءُ" یعنی بغیر رافع اور سزا کے۔ اور لام کو کسر کے ساتھ۔

۱۶۔ امام ابن مروویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے تنک رمضان المبارک کے روزے تم پر فرض ہیں اور رات کے وقت فرض نماز کے بعد نماز (تراویح) پڑھنا تمہارے لیے نقل ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں ذرا کمی نہیں کرے گا۔

۱۷۔ ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ "يُؤْتِي السُّلْطَانَ" کا معنی ہے دو قسم پر کوئی زیادتی نہیں کرے گا۔ فرمایا: عبد بن حیدر اور ابن منذر نے آپ سے یہ معنی نقل کیا ہے۔ دو تمہارے اعمال میں نقصان یا کمی نہیں کرے گا۔

اور دوسرے مسلمانوں اور ان کی زندگی، مالی، دینی، معاشرتی اور کئی دوسرے شعبہ کے معاملات پر جو احکامات جاری ہوئے یہ قرآن میں کیے گئے ہیں۔
 اذکر لے قیِّ وَالْقُرْآنُ الْحَیُّ الَّذِیْ یُؤْتِی الْحَکْمَ وَیُزِیْلُ الْغُلُوبَ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو حکم دینے والے اور غلبہ ہٹانے والے کے طور پر بیان کیا ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔
 (۱)

یہاں قرآن کو حیات کی طرح بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح انسان کو حیات ملتی ہے، اسی طرح قرآن کو حیات ملتی ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔
 اذکر لے قیِّ وَالْقُرْآنُ الْحَیُّ الَّذِیْ یُؤْتِی الْحَکْمَ وَیُزِیْلُ الْغُلُوبَ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو حکم دینے والے اور غلبہ ہٹانے والے کے طور پر بیان کیا ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔
 (۱)

یہاں قرآن کو حیات کی طرح بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح انسان کو حیات ملتی ہے، اسی طرح قرآن کو حیات ملتی ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔
 اذکر لے قیِّ وَالْقُرْآنُ الْحَیُّ الَّذِیْ یُؤْتِی الْحَکْمَ وَیُزِیْلُ الْغُلُوبَ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو حکم دینے والے اور غلبہ ہٹانے والے کے طور پر بیان کیا ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔
 (۱)

یہاں قرآن کو حیات کی طرح بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح انسان کو حیات ملتی ہے، اسی طرح قرآن کو حیات ملتی ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔

یہاں قرآن کو حیات کی طرح بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح انسان کو حیات ملتی ہے، اسی طرح قرآن کو حیات ملتی ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔

قِیِّ وَالْقُرْآنُ الْحَیُّ الَّذِیْ یُؤْتِی الْحَکْمَ وَیُزِیْلُ الْغُلُوبَ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو حکم دینے والے اور غلبہ ہٹانے والے کے طور پر بیان کیا ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔
 اذکر لے قیِّ وَالْقُرْآنُ الْحَیُّ الَّذِیْ یُؤْتِی الْحَکْمَ وَیُزِیْلُ الْغُلُوبَ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو حکم دینے والے اور غلبہ ہٹانے والے کے طور پر بیان کیا ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔
 (۱)

یہاں قرآن کو حیات کی طرح بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح انسان کو حیات ملتی ہے، اسی طرح قرآن کو حیات ملتی ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔
 اذکر لے قیِّ وَالْقُرْآنُ الْحَیُّ الَّذِیْ یُؤْتِی الْحَکْمَ وَیُزِیْلُ الْغُلُوبَ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو حکم دینے والے اور غلبہ ہٹانے والے کے طور پر بیان کیا ہے۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جس سے انسان کو حقیقی حکم ملتا ہے۔
 (۱)

مرحوم نے اور سنی ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کیے جائیں گے ایہ دائی و دائیہ کا مسئلہ ہے۔ اہم نوبت دانتے ہیں، جن میں ان کی جسموں سے نکلتی ہے اور سانس یا ایک کڑبہ جس میں سب کچھ مضمحل ہے۔ بلکہ انہوں نے جنت یا دوزخ کا حق کو جب وہ ان کے یا قرآن یا قرآن میں رہا ہے اسے اور ذی الجھن میں پھنس گئے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان کی طرف جو ان کے اوپر ہے ہم نے اسے کسی طرح دیکھا ہے اور اسے کیسے آراستہ کیا ہے اور اس میں کوئی شکاف نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور آسمان پر ہمارے پڑے پھڑے اور اکاڑی ہیں۔ اس میں ہر قسم کی روشنی افزا چیزیں۔ یہ (آثار قدرت) البصیرت افزا اور یاد دہانی ہیں ہر اس بندے کے لیے جو اپنے رب کی طرف مائل ہے۔ اور نام نے ہمارا آسمان سے برکت والا دہائی جس نام نے آگائے اس سے باخالت اور نتائج جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے۔ اور کھجور کے ٹپے سے روخت زمین کے ٹپے (پھنسے) گندھے ہوئے ہیں۔ بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے زندہ مرد یا سن پائی سے مرد و شیر۔ پوچھی (روز و محشر میں) کا نکلتا ہوگا۔

امام ابن جریر اور ابن منذر و جبرائیل نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لفظ باقی اللہ تعالیٰ کے اسماء

میں سے ایک اسم ہے۔ (1)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کے پیچھے ایک سمندر تخلیق فرمایا ہے جو اس ساری زمین کو محیط ہے۔ پھر اس کے پیچھے ایک پہاڑ پیدا فرمایا جسے قی کہا جاتا ہے۔ آسمان دنیا اس پر پھیلا ہوا ہے۔ پھر اس پہاڑ کے پیچھے اس زمین سے سات گنا بڑی زمین پیدا فرمائی، پھر اس کے پیچھے ایک سمندر پیدا کیا جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ پھر اس کے پیچھے ایک پہاڑ پیدا فرمایا۔ اسے بھی قی کہا جاتا ہے۔ اور درود آسمان اسی پر پھیلا گیا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے سات زمینیں، سات سمندر، سات پہاڑ اور سات آسمان بنائے۔ فرمایا اسی لیے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے تَوَالِیْہُمْ مَّا فِیْہُمْ وَیَسْمَعُوْا اَنْہُمْ (النہان: 27) (اور سمندر سیاہی میں جاتے اور اس کے علاوہ سات سمندر) امام ابن منذر، ابن مردودہ، ابوالشیخ اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن ربیعہ اور عمر اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قی زمرد کا ایک پہاڑ ہے جو ساری دنیا کو محیط ہے اور ان پر آسمان کے کنارے ہیں۔ (2)

امام ابن ابی الدینا نے عقوبات میں اور ابوالشیخ جبرائیل نے العطر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک پہاڑ پیدا فرمایا جسے قی کہا جاتا ہے اور وہ ساری دنیا کو محیط ہے۔ اور اس کی جڑیں اس چٹان تک گہری ہیں جس پر زمین ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی کافران ملک کو نازل فرما کر ناپا ہے تو وہ اس پہاڑ کو کھمبہ بنائے کہ وہ اس ملک اور ملک کو حرکت دے جو اس ملک کو اس سے لے رہی ہے۔ چنانچہ وہ اسے حرمت دے گا اور نازل فرما کر کوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض شہر اس

1۔ تفسیر طبری، ج 2، صفحہ 28، صفحہ 160، دارالحدیث، القا، مصری بیروت

2۔ سمندر، ہم کتاب التفسیر، ج 2، صفحہ 504 (3727) دارالکتب العلمیہ، بیروت

اور ان لوگوں میں سے جو کہ ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں وہ ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

ادِیْکُلُ الْمُتَّقِیْنَ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ فَعِیْدٌ مِّنْ مَّائِیَةِ ظَمْرٍ قَوْلٍ اِلَّا مَن یُّؤْمِرُ قِیْبَ عَتِیْدٍ

انجیل (1) کے اعلان کے لئے یہ ہیں کہ ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔
 اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

اور ان کے لئے کلمہ پڑھتے ہیں۔

مبارک کے لئے انساں کو پانچ فرشتے کے دروازے ہوتے ہیں اور ہر فرشتہ ان کے وقت پر آتا ہے اور ان کے وقت ہونے میں اور ہر فرشتہ ان کے وقت پر آتا ہے۔ یہ فرشتے آتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں کہ ان کے وقت پر آتا ہے اور ان کے وقت پر آتا ہے۔

الامم بین ابرار اور کفریہ فرقہ کے نام کے یکجہ رزق کے انطاہی سے این یا تہ کہ رقیب عتیق کے نام سے روضہ حق
تجلیات و شمع کی بیعت ہے

[illegible]

مصر کے بعد ان ایام میں فوجی بغاوتیں بھی ہوئی ہیں۔ تو ایسا فرشتہ بنا کر کہیں سے اس مچھلی کو رکھا۔ یہ ہمارا

فرشتہ بھی چلا کہ کہتا ہے اس شخص کو دعوے کا ثبوت دے دیتے ہیں۔ اور وہ انہوں نے فتح اور جھٹلانے کی بات کی ہے اور انہیں

تو پھر کیا ہے اس جسم کی تیسویں اٹھ سو سالہ تاریخ فرشتے کو پھر کو کہہ رہے ہیں ان کی زبانوں سے اے جس کی عمر اس قدر کم ہے۔

[illegible]

کئی افراد یہ ہیں اور اسی کا انکار نہیں کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بان رکتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ وہنا ملتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف ادا فرمائی کہ تم میرے لئے کھل چلو۔ اور میں اس کا تعجب نہیں ہوں جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔

میرے ان بندے نے مانوس میرے بے باک غرض نہیں کیا۔ میری نعمات میں رکواؤ۔ فرمایا اللہ اللہ تعالیٰ کہ بندوں میں سے ایک بندہ کا عمل ہے اگرچہ چڑھتا ہے۔ وہ سے قبول مجھے ہیں اور سے خیر فرما رہے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ دہاں جا کر رہ گئے

چونکہ جہاں اللہ تعالیٰ اپنے عباد کو پہنچاتا ہے وہاں ہی اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنی رحمت فرماتا ہے۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عباد کو پہنچاتا ہے۔

اگر میری ماں مرد اور بیٹی کے ساتھ ان کے گھر میں مقیم رہا اور وہ بھی اسی گھر سے جان لی گئے۔
 دوسرا شخص "اے فرزند! میں سوچ رہا ہوں کہ تم کو یہ سب دینے والے ہے۔ مجھے سب کو یہ دیکھنا چاہیے کہ تم کو اس

کے لیے اس کی پیش قدمیوں کیلئے ان کی جانی میں۔ اور جب کوئی بڑا مسئلہ نہ ہو اور بائیں جانب والے فرشتے اسے نہیں کاٹتے تو ان کے ذرائع بائیں جانب والے کرتے ہیں کہ وہ خود جو اسے سامنے بڑھا دیتے۔ اگر وہ انہی کوئی سے استفادہ کرتے تو

نہج اوائس پر کوئی کے نہیں گھستا۔ اور اگر وہ بھلائی سے سنتا ہے طیب نہ کرے تو کچھ اس پر ایک از دیکھہ جو ۳ ہے۔ (۶۱)

شاید یہ کہہ دے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو میں اس کے لیے سے نکھوسا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مریض سے ہر شے نکھسی جاتی ہے یہیں تک کہ باری کی حاجت میں اس کا رہنا بھی۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد ابن ابی رمدہ رحمہ اللہ سے مروی حدیث بیان کی ہے کہ وہ جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو گناہ کا تیسرا سے فرماتا ہے: میرے بندے نے مجھے ایسی کی عمل کئے ہیں جو مجھے وہ گناہ کا تھوڑا سا تک کہ میں اس کی روئے نہیں کر لوں والے صحت و طمانہ (2)۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مسلم بن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو فرشتہ مریض کرتا ہے: اسے میرے رب اتنے اپنے بندے کو اس طرح کی بیماری میں مبتلا کر دیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: جب تک کہ میری مرض میں بندہ ہوا ہے (یعنی جب تک یہ اس بیماری میں مبتلا ہے) تم اس کے لیے اس میں سے روئے نہ کرنا (3)۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ اور نسائی رحمہما اللہ نے جب الانبیاء میں حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے تو وہ انیسویں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے: (اے اللہ!) انیسویں جانب والے فرشتے سے فرما اسے تو میرے بندے کے لیے وہ عمل لکھو جو یہ کیا کرتا تھا۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم بھی اس رات نے باتیں کرتے تھے کہ جو بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو فرما دیتا ہے کہ تم میرے بندے کے وہی اعمال لکھتے رہو جو یہ حالت صحت میں کرتا تھا۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو قتادہ سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی بندہ نیکہ عمل کرتے ہوئے بیمار ہوتا ہے تو اسے وہی عمل کا اجر دیا جاتا ہے جو وہ اپنی صحت کی حالت میں کرتا تھا۔ (6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جب کوئی آدمی بیمار ہو تو اس کے لیے ہر روز وہی عمل لکھا جاتا ہے جو وہ کیا کرتا تھا۔ (7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ثابت بن مسلم بن یہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو جو عمل وہ حالت صحت میں کرتا تھا اس سے بہتر اور احسن عمل اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔ (8)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ابو قتادہ بنی النضر اور انس بن مالک رحمہما اللہ نے شعب الانبیاء میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ بیماری میں

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنائز، جلد 2، صفحہ 443 (10830) المغنی، جلد 2، صفحہ 443۔

2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 441 (10812)۔

3۔ شعب الانبیاء، ابی بنی امیہ، کتاب الجنائز، جلد 7، صفحہ 180 (9967)۔ ابو نعیم، کتاب الجنائز، جلد 2، صفحہ 441 (10812)۔

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنائز، جلد 2، صفحہ 442 (10820)۔

5۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 442 (10825)۔

6۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 442 (10825)۔

7۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 442 (10825)۔

جس کا یہ چاہتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کرنا کا نہیں کو حکم فرماتا ہے کہ جب تک یہ ایسا نہ ہو میرا یہی میں بدعا اور آپ اس سے لیے اسی
الہامی لہذا رسول جو ساری حالت میں کرتا تھا۔ (1)

اور اس الہامی تہذیب و تہذیب کے لئے وہی رضی اللہ عنہ کہ جس نے نفس کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرائض اور
نواہی میں کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے لیے وہی اعلان فرماتا ہے کہ وہ اس کی صورت میں کرتا تھا۔ (2)
اللہ تعالیٰ الہامی تہذیب و تہذیب کے لئے وہی اعلان فرماتا ہے کہ وہ اس کی صورت میں کرتا تھا۔ (3)
میں نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بدو کو کسی کو کسی ہستی میں ہلا کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتا ہے اس کے وہ اپنے اور
نیک میں لکھ دے گا کہ تھا۔ پس اگر اللہ تعالیٰ اسے شکار فرمادے تو وہ اسے غسل موت کر دیتا ہے اور اسے پاک و طہر بنا
دیتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اسے موت دے: تو اس کی انکسرت فرماتا ہے اور اس پر رحم کر دیتا ہے۔ (4)

اور ابو الشیخ نے اظہر میں اور صحابی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سہارے بیان کی ہے
کہ انصاری کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کے ساتھ اور فرشتے مقرر فرمادے تھے ہیں۔ (5)
انوں اس کے اہل لکھتے ہیں۔ پس جب وہ بندہ مرنے کو اور فرشتے فرماتے ہیں اس پر مقرر کیے گئے ہیں وہ کہتے ہیں یہ مرنے
ہے ہندو اور مجھ آسمان کی طرف بڑھنے کی اجازت ہے حضرت فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے آسمان میرے ان فرشتوں سے بھرا
ہے اب جو میری تسبیح اور یا کی زبان کر رہے ہیں۔ تو پھر وہ عرض کرتے ہیں: کیا ہم زمین میں ختم ہیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے: یہی زمین میری ہی مخلوق ہے میری ہی ہے تو میری تسبیح اور پاک جان کر رہے ہیں۔ تو پھر وہ عرض کرتے ہیں: تو پھر
ہم کہاں رہیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے بندے کی قبر پر آؤ گے وہ وہاں میری تسبیح اور یا کی زبان کر رہے ہیں۔ تو پھر وہ
میرنی کھریائی بیان کر رہے ہیں۔ ان سے اس سے میرے بندے کے لیے نصیحت رہی۔ (6)

اللہ تعالیٰ الہامی تہذیب و تہذیب کے لئے وہی اعلان فرماتا ہے کہ وہ اس کی صورت میں کرتا تھا۔ (7)
پیداہت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس ہے۔ لہذا اللہ سے
کو اللہ تعالیٰ سے فرماتا ہے اور یہ لکھ دے کہ اسے اس میں نوبت ہو کہ فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ الہامی تہذیب و تہذیب کے لئے وہی اعلان فرماتا ہے کہ وہ اس کی صورت میں کرتا تھا۔ (8)

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنْتُمْ مَعَهُ ۖ وَنُفِثَ فِي
النُّصُوبِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعْدِ ۖ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَ

1۔ شعب الایمان ص 1 فی ص 178 (9029)۔ لکھ دے کہ یہ بات

2۔ شعب الایمان ص 1 فی ص 178 (9029)۔ لکھ دے کہ یہ بات

3۔ شعب الایمان ص 1 فی ص 178 (9029)۔ لکھ دے کہ یہ بات

یہ فائل انٹرویو کے لیے ریکارڈ کی گئی ہے۔ (1)

[illegible]

[illegible][illegible]

کی مثل ذر ہو گا۔ وہ ملائکہ کی تسبیحات کی بھجنناہٹ اور اس کے پروں کی آواز کو سنتے گا۔ اور اہل جنت اپنی گزشتہ زندگیوں کے اور کہا جائے گا: یہ کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کے حضور ضروری کی دہانت دی گئی ہے، تو بتایا جائے گا: یہ وہ ہیں جو سب سے پہلے شفاعت کریں گے اور انہیں کی سب سے پہلے شفاعت قبول کی جائے گی۔ سب سے زیادہ لوگوں کو ساتھ لائے دے دیں۔

انکار آدم کے مرزا ہیں اور وہ ہیں جن کے حراز قہر سے زمین سب سے پہلے تپ ہو گئی۔ اور آپ صاحب ثناء و حمد ہیں۔ حقیقت آپ شاہدینہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کی دہانت دی گئی ہے۔ جس اشیا، عظیم السلام نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ صدیقین نور کے مشکوں پر ہوں گے اور شہداء نور کی کرسیوں پر تشریف رکھیں گے۔ اور بقیہ تمام کے تمام لوگ مسک کے سبز و سفید ثیلوں پر بیٹھیں گے۔ پھر چوبیس کے بیچے سے رب کریم انہیں ندو سے گا۔ مرحبا! خوش قدم! میرے بندو! میری ملاقات۔ کو آئے والو! میرے پڑوسیو! اور میری جماعت! اے میرے جاگلو! میرے بندوں کے لیے انکو اور انہیں کھانا کھاؤ۔ دیکھو وہ پرندے کا گوشت ان کے قریب لائیں گے۔ گویا کہ یہ وہ نصیب اور بخش ہے جس کے نہ بالی ہیں اور نہ کوئی ہڈی۔ تو وہ اسے کھائیں گے۔ پھر رب کریم حجاب کے بیچے سے ندا دے گا۔ مرحبا! اے میرے بندو! میری زیارت کو آئے والو! اور میرے پڑوسیو! اور میری جماعت! کھانچے ہو۔ اب انہیں خوب پاؤ۔ چنانچہ نخلان ان کی طرف انہیں گئے جو انتہائی قیمتی مومینوں کی طرح ہوں گے۔ ان کے پاس سونے اور چاندی کے برتن ہوں گے جن میں انتہائی لذیذ مختلف قسم کے مشروب ہوں گے اور ان کا آخر پہلے کی طرح لذیذ ہو گا۔ لَا تَقْنَعُونَ غُلَامًا وَلَا غُلَامًا تَقْنَعُونَ (لہذا قہر) (نہ سرور و محسن کریں گے اس سے ورنہ نہ ہوش ہوں گے) پھر اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ حجاب کے بیچے سے انہیں ندا دے گا۔ مرحبا! میرے بندو! میری زیارت کو آئے والو! میرے پڑوسیو! اور میری جماعت! کھانچے ہو اور پی چکے ہو۔ اب بھل کے ساتھ ان کی توفیق کرو۔ پھر بڑی بڑی ٹہنیوں ان کے قریب کی جائیں گی۔ نو کہ یا تو تھوڑے اور مر جان سے ملیں اور آراستہ ہوں گی۔ اور ان میں ایسی بخت تازہ کھجوریں ہوں گی جنہیں اللہ تعالیٰ نے دو دو سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں بنایا ہے۔ چنانچہ وہ انہیں کھائیں گے۔

پھر حجاب کے بیچے سے رب کریم انہیں ندا دے گا۔ مرحبا! میرے بندو! میرے ملاقاتیو! میرے پڑوسیو! اور میری جماعت! کھانے کھا چکے، مشروبات پی چکے اور بھل چکے۔ اب انہیں لباس پہناؤ۔ چنانچہ ان کے لیے جنت کے بھل ایسے مومن کے ساتھ کھولے جائیں گے جنہیں نور رحمن کے ساتھ مہمل کیا گیا ہو گا۔ جس وہ انہیں پہن لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ نور و جل جہوں کے بیچے سے آواز دے گا مرحبا! میرے بندو! میرے ملاقاتیو! میرے پڑوسیو! اور میرے دنداکہ چکے، پلی چکے، بھل چکے کھا چکے اور لباس پہن چکے۔ اب انہیں خوشبو لگائیں ان پر ایک تیز ہو چٹائی جسے سٹر کہا جائے گا۔ اور اس میں سبز و سفید مسک کے برتن ہوں گے۔ اور وہ ہوا سے ان کے چہروں پر پھینکی جائیں اور سہا کے پھونک دے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں حجاب کے بیچے سے ندا دے گا۔ مرحبا! اے میرے بندو! میرے ملاقاتیو! میرے پڑوسیو! اور میرے دنداکہ چکے، پلی چکے، بھل کے ساتھ تراض کر چکے لباس پہن چکے اور خوشبو لگا چکے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور ہنر و دان کے لیے ظہور فرماؤں گا کہ وہ مجھے دیکھ لیں پس انکی اللہ تعالیٰ کی جانب سے مدد کی انتہا ہے اور حریز یہ فضل ہے۔ پھر رب کریم اپنا دیدار

[illegible]

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حدیث پلائی کہ: "اے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جو شخص میں سے بتایا کہ آدمی ایک حور کے پاس داخل ہو گیا تو وہ اس کا مستحق ہے۔" مگر میں نے اس سے تمحہ معائنہ کر کے اسے اس میں سے مصافحہ کرنے کی اور اپنے پورا دل سے ساتھ اس کی خدمت سے جھلانے کی گرفتار کیا۔ اس میں سے کوئی چور و خاہر ہو جائے تو اس کی روشنی سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آجائے۔ اور اگر باؤں یا ایک سٹھا ظاہر ہو جائے تو وہ بھی پرکیزہ خوشبو سے شریق و مغرب کے مابین پھیر دے۔ جس ای شان میں کہ وہ اس کا تھ چٹک پر کھیر لگائے۔ میٹھا کوکچہ کھاد پر کھجک جانب سے اس پر ایک نور چمکے گا۔ تو وہ درجمان کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظہر فرمائے گا۔ وہ ہے۔ پھر ایک حور اسے چاہے کہ کئی ایک اللہ تعالیٰ کے راستہ پر آیا ہو۔ اس لیے تمھیں میں کوئی حصہ نہیں ہے۔" (حدیث صحیحہ)۔

آؤ آواز دینے والی اقوال کو یہ ہے: "تو وہ جواب دے گی: میں ان میں سے ہوں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَنْ يَنْفَعَكَ هُنَّ شَيْءٌ بِمَا كُنْتَ تَعْمَلُ"۔ اس کی طرف پھر جائے گا اور اس میں امن و حسن و میل اور کمال اور کاجیبی کے پاس نہیں رہے۔ پس اسی شرط میں کہ وہ اپنے چٹک پر نہ پائے میٹھا ہو گا۔ اور ان کے اوپر کی جانب سے ایک طور پر ہو گا تو یہ ایک درمیں ہو گا کہ ہر اسے آؤ آواز دے گی کہ: "اے اللہ تعالیٰ نے کہا: کیا وہ رستے لیے میرے پاس کوئی برائی نہیں ہے؟" تو اوپر بھیجے گا۔ اے پھارنے والی تو کون ہے؟" تو وہ جواب دے گی: میں ان میں سے ہوں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَلَا تَحْزَنْ لِنَفْسِكَ مَا أَهْلَقَ لَهَا قَوْلُ قَوْمٍ أَهْلٍ بِمَا كُنْتَ تَعْمَلُ"۔ (انجم و) (پھر نہیں جانتا کہ کوئی شخص ہو (نفی میں) جیسے کہ کوئی بھی جن ان کے لیے جن سے انھیں عذبی وہی کی یہ مسئلہ ہے ان (امہال حور) کا جو وہ کیا کرتے تھے) (پس وہ مستقل ایک ہی سے دوسری ہی کی طرف پھر چلائے گا۔

امام حسینؑ بن مصعب اور ان مشرور فرما اللہ نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے انھیں قاتل کیا، آؤں نے فیہاؤ لکھا، قاتل یزیدؑ کے قتل و قتل بیان کیا ہے، اگر کوئی اہل جنت کے پاس جاوے، گے جاوے، ہر دوں جنت بھی اتر پڑے، قاتل یزیدؑ ان تمام لکھائے، بیٹے، بیٹے کے قتل اور خود ہم کے قتل کے قاتل ملک ان کی مایہ و نامور سے زیادہ وسیع ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ: حضرت کثیر بن مردہ رحمہ اللہ: یہ قول یا سألنی - یہ کہ طرید یہ ہے کہ: ہاں اہل جنت کے

(وہ چپ سے کہتا ہے یا نہ ہوا بڑھتا ہے۔)

[illegible]

نام مجاہد ابرار حق نور امین زید فرمایا اللہ نے اسی کے تحت حضرت قادری علیہ السلام سے یہ قول نقل کیا ہے: اسی کتاب میں سے دو آدمی جس نے قرآن و کون کا کھانا جو کچھ کتاب اللہ میں ہے اس کے سامنے ہے اس کی طرف خوب متوجہ ہو۔ اے خاتم النبیین (ص) محمد بن عبد اللہ (ص) اے اللہ (ع)۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۚ وَمَا
مَسْنَأْ مِنْ نُفُوسٍ ۖ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
ضُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۚ وَ مِنْ آثِلٍ فَسَبِّحْهُ وَ دُبَارَ
النُّجُومِ ۚ وَ اسْبِغْ يَوْمَ نَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ۚ يَوْمَ
يَسْمَعُونَ النِّصْبَةَ بِالْعَقِيِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۚ إِنَّا خَلَقْنَا نُحًى وَ
لُبِيثَ ۚ وَإِنَّا لَبَصِيرٌ ۚ يَوْمَ تَشْتَقِي الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ
حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۚ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۚ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِمْ
بِجَبَّارٍ ۚ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ۚ

”اور ہم نے پیدا فرمایا انھوں کو اور زمین پر جو کچھ ان کے درمیان ہے، جو حیوانوں میں اور انہیں تمکین نے چھوڑا۔“

ملک نہیں۔ جس آپ سر فرما دینے ان کی (اہل و عیال) باتوں پر وہ چلی جانیں گئے مہینہ ربیعہ کی آمد کے ساتھ طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے۔ اور رات کے وقت میں اتر کر پانی پینے لگے اور نمازوں کے بعد بھی۔ اور کانٹوں پر سوساں پہنے ہوئے۔ میں حسبِ پکارنے والا آفتاب سے پھرے گا۔ اس میں کئی شے سب ایک دوسرے پر اور توڑ پھوٹیں۔ وہ دن آفتابوں سے اگلے کائنات کا ہے۔ ایک مہینہ زندہ کرتے ہیں اور مہینہ مارتے ہیں۔ ہر ماہ میں صرف حق (سرب) کا دانا ہے۔ جس کو زمین بہت بائیں کی ان کے اوپر سے جلدی کی شکل پر چلی گئی۔ کئی شے سے یہ عذاب لیے۔ لکھنؤ آغاں ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور آپ ان کا دیکھ کر نہ والے نہیں۔ پس آپ نصیحت کرتے رہیے اس قرآن میں وہ ان کے عذاب جو میرے عذاب سے سخت ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت شمس محمد رحمہ اللہ سے پوچھا، بیان کیا ہے کہ یہودیوں نے کہا، اللہ تعالیٰ نے ان یوں میں حقوق کو بیچ کر فرمایا، اور سب کو غفلت میں رہا۔ اور یہ کہ ان آرام میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات ان کے لئے فرمائی **وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ لَدُنْهِ وَرَوَّاهُ رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَنَا تِغْلٍ**۔

۱۸۱ مہرِ ازل میں اس پر یہ ہوا کہ ان کو روح محمد رحمہ اللہ نے حضرت قزوہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہودیوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چھ یوں میں حقوق کو بیچ کر فرمایا۔ بعد کے دن تکلیف سے قادر ہوا اور ہاتھ لگے۔ ان میں نے آرام فرمیدہ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے قتل کو بھرا۔ ترجمہ: **يَا قَوْمُ خُذُوا نَفْسَكُمْ مِنْ قُلُوبِكُمْ**۔ (۱)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **تُكْوِبُونَ** کا صحیح معنی عذاب ہے۔ (۲)

امام آدم بن ابی ایاس الخرمی، ابن جریر رحمہ اللہ نے ابو داؤد اور ترمذی میں حضرت علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ **تُكْوِبُونَ** سے مراد عذاب ہے۔ یہ وہی کہنے کا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو یہی کر کے عذاب کیا۔

اسمِ ظہیر رحمہ اللہ نے ہر حق میں حضرت امام بن اوشب رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر سے اپنے آئین کے بارے میں پوچھا تو جیٹھ ہے۔ اس میں ایک ٹکڑا، سر کی کھوپڑی رکھتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: کوئی آئین نہیں۔ اسے صرف یہودیوں نے کاپی کیا ہے اور کھوکھو قرار دیا ہے۔ اس کا کمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں یہ فرمایا۔ پھر بعد کے دن کو آرام کیا، اور وہی حالت میں بیٹھا کیا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

نرشاد ہادی عقیق قاضی علی ہادی نقولہ عن اللہ کے بارے میں طبرانی نے اس میں اور ان صاحبِ کرم رحمہ اللہ نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت جریر نے یہ قول نقل کیا ہے کہ **تُكْوِبُونَ** سے پہلے میں کی نماز ہے اور غروب آفتاب سے پہلے حضرت قرآن ہے۔

روایتِ ابراہیم الخزازی **وَمِنْ آيَاتِهِ خُطْبُكَ دُنَاكَ رَأْسُكَ** حضرت ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن ابی ذر رحمہ اللہ سے یہ

ایک بوس جس سے زمین نشین ہوئی۔ پھر ایک سرد حق نبی اٹھ کر اور پھر محمد قاری رضی اللہ عنہ پھر میں اتر بیچ کے پاس آیا، کچھ اور اٹھیا میرے ساتھ اٹھیا جا۔ کچھ میں اٹھی تھوکا کا انتظار کروں گا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت ۵ اوت
فرمائی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ** (۱۱)

۱۰۔ میں نے اپنے والدین سے درخواست کی کہ ان کو یہ کہہ دو کہ انا اللہ علیہم صلیا ہے کہ تم نے میرے لئے تمام رحمت اللہ علیہ لے کر آؤ۔

۱۔ مہدی بن محمد بن اسماعیل اور ابن مفضل نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نہ کو روایت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ
 اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب شریف (علیہ السلام) کے لیے جبر کو کھینچ لیا ہے اور آپ کو اس سے منع فرمایا ہے اور اس میں آج بھی ان فرمایا
 قَدْ نَزَّلْنَا الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِ مِثَالٍ (۱)۔ (۲)

امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس لایا گیا جو بہت گھبرایا ہوا اور پریشان حالی تھا۔ تو آپ نے فرمایا: پر سکون ہو جائے۔ اپنا حال بیان کیجئے۔ بلاشبہ میں قرآن مجید کی اس صورت کا پڑھا ہوں جو وہ انعام میں مختلف محبت کے نگارے کو ملانی تھی۔ پھر جو میرے یہ بات عداوت کی: ﴿وَمَا آتَاكَ عَلَيْهِمْ يُهَيِّجُ﴾ (4) امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو بیاضوں کی عداوت کیا کرتے تھے۔ جن کو وہی سے ساتھ شکر لے لے جاتے تھے۔ انہوں نے دعوت قبول کرتے تھے۔ اور کہ میں پر سواہی کرتے تھے۔ غزوہ خیبر اور جو فریقہ سے وقت آپ ﷺ کو ملے پر سواہی تھے۔ جس کی نگاہ مجھ پر کیا چھال سے ہی نہ تھی جس کو آپ ﷺ نے اپنے لئے چھوڑ دیا تھا۔ (5)

۱۴۴۸ھ میں جو ریزہ رسول اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تمہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے تم کو کب تک پہنچاؤں گا؟ تو فرمایا: اے ابن عباس! تو مجھ کو پہنچاؤں گا۔ (۱)

۹. مستدرک حاکم، کتاب الغیبة، جلد ۱، صفحہ ۱۹۰ (۳۷۲۲)، در الذکر، غلطی ۱۰۱۰ =

2- تغییراتی در مابین 26 شهری 214، در این امر ایستادگی

4۔ منہ رک- عالم- انجیر، جلد 2، صفحہ 506 (7733)

8- تحفہ میری خواہاں است، جلد 28، صفحہ 215

تجربہ کیا کہ وہ کراہے (نہ) کراے تو میں بالیقین حیران ہوں، درہنہ ہر وہ ہے کہ اس نے اس کی مرضی کے مطابق عمل کیا تو کوئی مسلمان اس کی مجلس قدر نہ کرے اور نہ اس سے ٹھکرے۔

امام فریابیؒ: اس مندرجہ بالا نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے بارے میں سنا۔ تو آپ نے فرمایا: الذاریات ذر و ذرہ ہیں۔ فالتھنیت و الثمینا، اول ہیں۔ اور فالتھنیت یعنی التھنیاں ہیں۔

امام ابن جریرؒ: ابن کثیرؒ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کالذاریات یعنی الذر و ذرہ کا مضمون اس طرح بیان کرتے ہیں کہ یہ دو کرات کے دنے بہت کم ہوتے تھے۔ (1)

امام ابو داؤدؒ: ابن جریرؒ رحمہ اللہ ابی حاتمؒ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے ماہنامہ عربیہ اسلامیہ نے مضمون میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ (مغرب اور صبح کے درمیان نماز) (لواقل) پڑھتے رہتے ہیں۔ اس طرح یہ آیت بھی ہے۔ (تبیح فی جنوۃ) (صفحہ 16)

امام ابن ابی شیبہؒ اور ابن جریرؒ رحمہما اللہ نے حضرت ابو داؤدؒ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اسی آیت کا مضمون یہ ہے کہ وہ لوگ و شام کے نماز سے پہلے سوتے نہیں ہیں۔ (2)

امام ابن ابی شیبہؒ ابن کثیرؒ رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت عطاء بن محمدؒ نے فرمایا (یہ اس وقت تھا جب کہ انہیں رات کو قیام کرنے کا حکم دیا اور حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ صحابہ تک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ پس داؤد وہی حکم پر برقرار رہے۔ پھر حضرت کاظمؒ فرمایا: ہوا فافزعوا فاعلیٰ فی صلوٰۃ (الموعظ: 20) (پڑھ کر اس سے جتن تھکات لیے آسمان ہو) (3)

امام ابن جریرؒ اور ابن کثیرؒ رحمہما اللہ نے حضرت شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگوں میں سے بہت کم لوگ تھے، یہ عمل کرتے تھے جب کہ یہ ہاں تھے۔ (4)

ابن ابی شیبہؒ حضرت شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یہ متعین لوگ ہیں اور یہ عاصم لوگوں کی نسبت بہت قلیل ہیں۔ (5)

امام ابن جریرؒ اور ابن کثیرؒ رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت شہاب رحمۃ اللہ علیہ کالذاریات یعنی الذر و ذرہ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ محسن بہت کم ہیں۔ یہ دراصل محسن کی تفصیل ہے اور اس کے بعد کیا حکام ہے۔ اور فرمایا: ان الذاریات یعنی الذر و ذرہ ہیں۔ (6)

ابن ابی شیبہؒ اور ابن کثیرؒ رحمہما اللہ نے حضرت عطاء بن محمدؒ رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ لوگ ساری رات نہیں سوتے تھے۔ (7)

1. تفسیر ابن کثیرؒ جلد 26 صفحہ 233، اور احیاء التراث العربیہ بیروت 2۔ ایضاً جلد 26 صفحہ 250

3. مصنف ابن ابی شیبہؒ جلد 26 صفحہ 232، مجمع الزوائد جلد 2 صفحہ 6300، مشکوٰۃ المصابیح جلد 2 صفحہ 2

4. تفسیر طبریؒ جلد 26 صفحہ 232، 5. مصنف ابن ابی شیبہؒ جلد 2 صفحہ 47 (5303: DB)

6. تفسیر طبریؒ جلد 26 صفحہ 233، 7. مشکوٰۃ ابن ابی شیبہؒ جلد 2 صفحہ 47 (6306)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت مسن بن محمد بن عقیق رحمۃ اللہ تعالیٰ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر پہ بیٹھا۔ انہوں نے حملہ کیا اور اہل قیمت سے حملہ کیا۔ تو ان کے فارغ ہونے کے بعد ایک قوم آئی اور یہ آیت نازل ہوئی: **وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ**۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے سونپیں کو اس کی رو کر کے کاٹھم دیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ام مومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محرم کے متعلق پوچھا تو آپ نے جواب فرمایا: ایسا بھولی قسمت والا آدمی جس کی کھلی آسانی اور سہولت اس کے لیے مہیا کرے (یعنی وہ تک دست ہی پائی رہے)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انسان ہے جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو۔ (۱)

لہذا ابی شیبہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عروہ وہ ہے جس کے لیے مال ثمرت میں کوئی شے نہ ہو۔ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عروہ کا رہنے والا آدمی تھا۔ سیلاب آیا اور وہ اس کا مال بہا کر لے گیا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا: یہ محرم ہے۔ جس کو اسے وہ۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سائل وہ ہے جو ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے اور عروہ وہ ہے جس کی طرح مانگنے سے باز رہتا ہے (یعنی اسے غیر مستحق سمجھتا ہے)۔ (۲)

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ نے کہا: عروہ وہ ہے جس کی قسمت اس کا ساتھ نہ دے۔ حمید بن حمید نے حضرت عمر سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عروہ وہ بھولی قسمت والا آدمی ہے جس کے لیے مال ثابت نہ ہو۔

عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت شاکل رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ عروہ وہ ہے جس کا مال فقراء نے اٹھی میں نہیں بڑھتا۔ امام عبد بن حمید نے عامر سے بیان کیا ہے کہ عروہ وہ ہے جس کی قسمت بھولی ہو۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔ اِنَّا

لَنُغْلِقَنَّ عَنْكَ الْمَتَرُونَ ﴿۱﴾ اِنَّا لَنُغْلِقَنَّ عَنْكَ الْمَتَرُونَ ﴿۲﴾ (الواقفہ پھر مایہ تبار سے پھل نہ لے ہو گئے اور وہ اپنی رشتہ کی راست سے محروم ہو گئے)۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت فرعد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے **وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ** کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔ تو آپ نے جواب فرمایا: ایک ترکو ہے اور اس کے سوا سب حقوق ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ سائل وہ ہے جو ہاتھ پھیلا کر

سوال کرتا ہے اور مجرم پہنچتی قسمت ۱۱ ہے۔

امام عہدین میں در اندازہ نے حضرت شعی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے میں یہ بات نے کو پیش کر رہا ہوں کہ وہ کہتا ہے اور میں نے بھی سمجھا ہوا۔

امام عہدین میں در اندازہ نے یہ کہا اللہ سے حضرت ابی بنیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے محروم ہے ہارے پر چڑھ۔ تو آپ نے اس کے بارے میں کچھ بھی نہ کہا۔ پھر میں نے حضرت عطاء سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: محروم سے مراد وہ ہے اور ان کا خیال یہ ہے کہ وہ (وہ) ہوتا ہے جس کی قسمت پھوٹی ہو۔ (۱)

اسلامی تاریخ میں جان اور ان مردود و محروم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین دو ہیں جن کو ہوتا جس کے پاس ایک دو کھجوریں ہوں اور نہ ہی وہ ہوتا ہے جس کے پاس کھانے کے ایک دو تھکے ہوں۔ تو انہوں نے عرض کی: پھر مسکین کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ ہوتا ہے جس کے پاس اتنا نہ ہو کہ اسے کھانے اور نہ اس کا مکان معلوم ہو۔ اس میں یہ سوچ دیکھا جائے گا اور وہی محروم ہے۔ (۲)

امام عہدین نے انہوں میں اور ان مردود و محروم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس! قسمت کا دن غمزدگی کی نسبت اعلیٰ کے لیے بہت جاگرتا ہے اس کی وجہ سے کہ وہ کہیں گے: اے اللہ! رب انہوں نے ہمارے ساتھ تھا۔ ان حقوق میں زیادتی کی ہے جو ہمارے لیے ان پر فرض کیے گئے تھے۔ تو رب کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! مجھے اپنی عزت و جمال کی قسم ہے! میں ضرور تمہیں تریب کر دوں گا اور تمہیں یقیناً دور ہٹا دوں گا۔ داری کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت عذرت فرمائی: **وَلَا تَقْنَطُوا لِقَاءِ رَبِّكُم مَّا كُنْتُمْ تُكْفَرُونَ**۔

امام عہدین نے عثمان میں حضرت طاہر بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس میں دو کوفہ کے موافق ہے۔ اور آپ نے یہ آیت عذرت فرمائی: **لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُلْوَ الْأُفْئِدَ وَأَوْ جُوهَكُمْ قَبْلَ الشُّعْرِ وَالنَّعَاطِ وَلَا كُنْ الْبِرُّ قَرْنَ الْأَمْرِ بِالنَّاسِ وَلَا الْبِرُّ بِالْأَعْرَافِ وَلَا الْبِرُّ بِالْكَسْبِ وَالْبِرُّ نَاقُ السَّالِّ عَلَى خَلْقِهِ دُومِي الْغُزْلِ وَالنَّشْرِ وَالْبِرُّ كَيْفَ وَابْنِ السَّبِيلِ أَوْ لِقَاءِ الْيَتَامَى وَالْبِرُّ الْقَابِ وَأَقَامَ الْغُلَامَ وَأَلَى الْبِرِّ كَلَامُ (بقلم: ۱۶۲) (اللہ عزوجل تعالیٰ اعلم)۔**

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّمُتَوَقِّئِينَ ۝ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُهْتَمُّونَ ۝ وَفِي السَّمَاءِ بُرُوجُكُمْ وَصَافِرٌ دُونَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ ۝ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثٌ ضَلَفَ إِبْرَاهِيمَ إِسْرَافِينَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ

مُشْكِرُونَ ﴿۱۰﴾ فَرَأَوْهُ إِلَىٰ آهْلِهِ فَجَاءَهُ بِعَبْلٍ سَمِينٍ ﴿۱۱﴾ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ
 قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۱۲﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَحْضُرْهُ بِشْرُهُ
 بِطَلَمِ عَذِيبٍ ﴿۱۳﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ
 عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿۱۴﴾ قَالُوا كَذَلِكَ قَالَ رَبُّنَا إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ
 الْعَلِيمُ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَمَا خَصَّكُمْ إِلَیْهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۱۶﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ
 قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿۱۷﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ جَنَّاتٍ مِّنْ تَحْتِهَا نَاقُوتٌ ﴿۱۸﴾ مَقْسُومَةٌ
 عِندَ رَبِّكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۹﴾ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۰﴾
 فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَنِيٍّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۲۱﴾ وَوَجَدْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ
 يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۲۲﴾ وَفِي مِصْرَ إِذْ أُرْسِلْتُهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
 بِسُلْطَنٍ مُّبِينٍ ﴿۲۳﴾ فَتَوَلَّىٰ وَرُكْبَهُ قَالَ سَعِجُوا أَوْ مَعْجُونٌ ﴿۲۴﴾ فَأَخَذْتُهُ
 جُودًا فَطَبَعْتُ لَهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ صَالِحٌ ﴿۲۵﴾

”اور زمین میں، ہماری قدرت کی نشانیوں میں وہی یقین کے لیے۔ اور تہا سے جو: میں بھی (نشانیاں ہیں) کیا
 تمہیں نظر نہیں آتی۔ اور آسمان میں ہے تہا درخش اور وہ ہر چیز جس کا قہر سے نہ ہو گیا ہے۔ جس قسم ہے
 آسمان اور زمین کے رب کی قدرت ہے (یعنی اسی طرح) جس طرح تمہا نہیں کر رہے ہو۔ (اے صبیح) کیا تجھی
 ہے آپ کو غیر ہر چیز (علیہ السلام) کے معزز تہاؤں کی۔ جب وہ آپ کے پاس آئے تو تہاؤں نے سلام عرض
 کیا۔ آپ نے فرمایا تو تجھی سلام ہو (دلِ قیاس میں سوچا) بالکل بخان لوگ ہیں۔ جس چکے سے اچھے اٹل خانہ
 کی طرف گئے اور نیک (یعنی بوا) سون تازہ چھڑے لے آئے۔ لاکر ان کے قریب رکھ دیا۔ فرمایا کھاتے کیوں
 نہیں۔ پس دل ہی دل میں ان سے خوف کرنے لگے۔ وہ بولنے لگے نہیں۔ اور انہوں نے بشارت دی آپ کو
 ایک صاحبِ علم بیٹے کی۔ پس آئی آپ کی بیوی جیس جیس ہو کر اور (فرما میرے سے) اہل بیت سے) مارا اچھا
 پیڑ سے پر اور بولی (میں) بوڑھی (میں) ہانچو (کیا میرے) ہاں جی ہو گا؟۔ انہوں نے کہا ایسی ہی میرے رب
 نے فرمایا ہے۔ نیک ولی: اور ان: اب کچھ جانے والا ہے۔ آپ نے پوچھا تہا سے نے کیا مقصد ہے
 اسے فرشتہ اور دو لے ہم جیسے گئے ہیں۔ اب قوم کی طرف جو جہانم پیش ہے۔ تاکہ ہم برسا کیوں ان یہ کارہ کے

ہے جو کہ پھر (مفسر) ہمیں ہر نشان لگے ہیں آپ کے رب کی طرف سے اس سے بڑھنے والوں کے لیے۔
(انزل عذاب سے پہلے) ہم نے نازل کیا جو ان کے تمام ایمانہ امور میں ہو۔ لیکن یہ ایمان ہم نے اس واسطی اختیار کیا
ہے جو آپ مسلمہ کے لیے اور ہم نے بقی ربّوں و اہل ایک نشانی ان لوگوں (کی خبرت) پائی ہے اس لیے کہ
دروغ کا حد یہ ہے کہ جسے جہاں اور امتحان اسوی میں بھی لٹائی ہے جب ہم نے انہیں بھیجا کہ ان کی طرف
ایک روشنی نازل اسے کرے پس اس نے روگردانی کی اپنی قوت کے جس بڑے نے اور کہنے لگا کہ تمہیں جو ذکر کیا
ایمانہ تو اسے اس کو اس کے فکر سمیت پکڑا اور انہیں حنڈ میں پھینک دیا اور وہ قائل راستہ میں گیا۔

امام ابو اسحاق ابراہیم بن عبد الرحمن منذر اور ابو اسحاق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حضرت قیوہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
فی انزل علیہ ایلہ لکھنا فی حقہ کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمادیا ہے: زمین میں مستبرکائیاں ہیں اس کے لیے جو اس کا
اختیار کرے۔ وَفِی الْاَنْجِلِیْمِ اور اس کی تفویض میں بھی ہے ہرگز نہیں ہیں جب کوئی اس میں غور و فکر کرے۔ (۱)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابو اسحاق رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے وَفِی الْاَنْجِلِیْمِ اَنْفَلِیْمِ
تفسیر فرمائی ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور و فکر کیا تو اس نے جان لیا کہ اس کے مفاسد (جہڑوں)
لوہیات کے لیے نرم و لڑم کر دیا گیا ہے۔

امام غزالی، سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابی نعیم رحمہم اللہ نے تفسیر الایمان میں حضرت ابن ابی
رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وَفِی الْاَنْجِلِیْمِ اَنْفَلِیْمِ کے تحت انہوں نے فرمایا: (یا تمہیں اپنے جہڑوں)
نہو نے اور اسے پیشاب راستہ نظر نہیں آتا۔ (۲)

امام ابن ابی حاتم و محمد اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ علیہ سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے: (کیا تمہیں) راستہ
نظر نہیں آتا جس میں تمہارا کھانا داخل ہوتا ہے اور جس سے عاریت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم
اس قرآنی مسئلہ کے مساوی اخلاق میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ قول بیان کیا ہے کہ کیا تمہیں
بولوں اور انکار راستہ نظر نہیں آتا۔

امام ابن قسطلہ اور دوسرے رحمہم اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وَفِی الْاَنْجِلِیْمِ اَنْفَلِیْمِ
لَوْحَاتِیْنِ کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد بارش ہے۔ (۳)
امام ابو اسحاق رحمہ اللہ نے الفکر میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اپنے پیغمبر کو پہچانتا
ہوں اور میں یہ دانتے نہیں کہ تمہاری کائنات تعالیٰ کے حکم و ارشاد میں ہلکے رہا ہے۔

1. تفسیر مجاہد، صفحہ 239، ج 2، مکتبہ المدینہ، مدینہ۔

2. تفسیر طبری، ج 2، صفحہ 26، ج 2، مکتبہ المدینہ، مدینہ۔

3. التفسیر، ج 2، صفحہ 4، ج 2، مکتبہ المدینہ، مدینہ۔

نام ادا شد، اس پر جب اللہ نے حضرت صفوان رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ **وَلِيَّ الْمَسْكَةِ مِرْدَقُكُمْ** میں رزق سے مراد بادشہ سے اور **وَلِيَّ الْمَسْكَةِ خُذُون** (اور وہ میری زمین کا قسم ہے وہ دنیا کی کمات) اس سے مراد جنت اور رزق ہے۔ (1) امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے ان آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ: ان آیت میں ہے اور جو دھرم میں سے جو چیز اس کا حصہ ہے وہ دنیا کیا ہے۔ (2)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **لَوْ تَرَيْتَ الْفِتْنَةَ وَالْإِثْمَ فِي هَذِهِ الْأَيَةِ** کے تحت انہوں نے فرمایا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان اقوام کو قتل اور تباہ و برباد کرے جن کے لیے ان کے رب نے قسم کھائی پھر انہوں نے عقد حق نہ کی۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے قول: **يَا دِيْنُ مَعَالِي لَوْ تَرَيْتَ الْفِتْنَةَ وَالْإِثْمَ فِي هَذِهِ** تحقیق کے تحت فرمایا: یہ اس شے کے بارے میں ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں فرمایا۔

امام ابن ابی الدنیا، ابن منذر اور یحییٰ رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے کہ **هَلَّى أَشْكُكَ حَدِيثُ صَيْبِي** (ہو جیتا الشکر وضع) کے ضمن میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا آپ کو اس حدیث کی خبر پہنچی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بذات خدا اپنے سسرور سہیلوں کی۔ (4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجرے کے ساتھ ان کی مہمان نوازی کی۔ (5)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ **فَرَا طَرَأَ إِلَى أَهْلِهِمْ فَجَاءَ بِوَجْهِهِ سَبْحَتِ** کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام مال بنی اور کاعن بنیں۔ (6)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ **أَرْشَادُ رَبِّي تَعَالَى يُؤْتِيهِمْ وَفِيهِمْ غَلِيظٌ** میں غلام سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ (7)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن حاتم رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: **فَتُكَلِّمُ الْفِرَاشَةَ فَتَضَرُّقُ** کا معنی ہے اور آپ کی بیوی پہنچی جلالی آئی۔ **فَتُكَلِّمُ** اور اپنے چہرے پر طمانچہ ہے۔ (8)

سعیو بن منصور، ابن جریر اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ **لِيَا ضَرَقُ** کا معنی مسیحہ خوبصورتی ہے اور **فَتُكَلِّمُ وَفِيهِمْ** کا معنی ہے کہ اس نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر سے ہٹا دیا اور کہا: اے انیسویں ہائے چلاکت۔ (9)

- | | | |
|--|--|--------------------------|
| 1۔ تفسیر طبری، مزیار، جلد 26، صفحہ 41، 240، اور احیاء التراث العربی، جلد 1، ص 241، 3۔ مینا | 2۔ مینا جلد 26، صفحہ 241 | 3۔ مینا |
| 4۔ شعب الایمان، باب 1، رقم المسند، جلد 7، صفحہ 102، (9636)، اور مکتبہ المعتمدیہ، ج 2 | 5۔ تفسیر طبری، مزیار، جلد 26، صفحہ 243 | 6۔ مینا جلد 26، صفحہ 243 |
| 7۔ مینا جلد 26، صفحہ 244 | 8۔ مینا جلد 26، صفحہ 244 | 9۔ مینا جلد 26، صفحہ 245 |

تَوَسَّعُونَ ﴿١٠﴾ وَالْأَرْضَ فَسَّسْنَا قِيمَ الْمُهْدُونَ ﴿١١﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿١٢﴾ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِذْ يَأْتِي تِلْكَ صَاعِقَتُهَا تَأْتِي سُبْحًا تَنْزِيلًا مِّنْ مُّجِيبٍ ﴿١٣﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۚ إِنِّي تَنَكَّمُ مِنِّي تُنْزِيلٌ مُّبِينٌ ﴿١٤﴾ كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مُجُنُّونٌ ﴿١٥﴾ أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَاغُونَ ﴿١٦﴾

”اور (قہ) اور زمین کو پھیلانا حضرت ہے جب ہم نے ان پر آدھی گھنٹی جو خیر و برکت سے خالی تھی۔ نہیں پھونکنی تھی کسی چیز کو جس پر گزرتی تھی کہ وہ دیر و درود دیتی۔ اور (واحد) قوم میں بھی نشانی ہے جب انہیں کہہ دیا گیا کہ لطف اٹھاؤ ایک وقت تک۔ پس انہوں نے سرکشی کی اپنے رب کے حکم سے تو پکڑا انہیں ایک خوفناک کڑک نے وہاں تک کہ دو گھر رہے تھے۔ جہان میں نہ اٹھنے کی صلاحیت رہی اور نہ وہ (ہم سے) انتقام لے سکے۔ اور تو موج کا اس سے پہلے (جسے مشر ہوا) بے شک وہ لوگ بھی (پر لے کر رہے کے) نہ فرمان تھے۔ اور ہم نے آسمان کو (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا اور ہم نے ہی اس کو وسیع کر دیا۔ اور زمین کا ہم نے فرش بچھا دیا پس ہم کہتے ایسے (فرش) بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے بنائے تاکہ تم غور و فکر کرو۔ پس دو روز اللہ کی طرف (اور اس کی پناہ کو) بے شک میں تمہیں اس (کے غضب) سے کھلاؤ ماننے والا ہوں۔ اور نہ بناؤ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود۔ بے شک میں تمہیں اس (کے غضب) سے کھلاؤ ماننے والا ہوں۔ اسی طرح نہیں آیا ان سے پہلے تو لوں کے پاس کوئی رسول مگر انہوں نے۔ میں کہا کہ یہ سچ ہے یا جرات۔ کیا پہلوں نے پھٹوں کو مٹی و سیت کی تھی (نہیں) بلکہ یہ لوگ سرکش ہیں۔“

امام فریابی و ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے التوہم العظیم کے بارے فرمایا: اس سے مراد وہ شدید ہوا زور آ رہی ہے جو کسی قسم کا نفع نہیں دیتی (۱)۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔ امام ابن جریر و مرسلہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ التوہم العظیم وہ ہوا ہوتی ہے جو درختوں میں تلخ کاٹیں نہیں کرتی اور نہ ہی پالوں کو چلاتی ہے۔ اور اِلَّا جَعَلَتْهُ كَانَتْ مُبِيتٍ کے تحت فرمایا کہ یہ نے اسے ہلاک کرنے والی شے کی طرح کر دیا۔ (۲)

امام ابو الشیخ و مرسلہ نے اھمہ میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: التوہم العظیم وہ ہوا ہے جس سے جس کی نہ برکت ہو نہ منفعت نہ اس سے بارش ہوتی ہو اور نہ ہی اس کے سبب درختوں کی پھل لگتی ہو۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ بِمُؤْمِرٍ ۖ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَ تَنفَعُ
الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِي ۚ مَا أُرِيدُ
مِنْهُمْ مِنْ ثَمَرٍ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يَنْصُرُونِي ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۚ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُنُوبًا بِأَقْسَلٍ وَذُنُوبًا أَصْعَقُومًا فَلَا
يَسْتَعْمِلُونَ ۚ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِ ۚ الَّذِي يُوْعَدُونَ ۚ

”خیر آپ ان سے روئے اور پھر لیجئے آپ چاہی اگر نہیں۔ اور آپ کہتے رہے یقیناً کھانا اٹھا رہا ان کے لیے؟“ وہ ہنسی ہے۔ اور میں یہ فرمایا میں نے جن انہی کو کر کے لیے کہ وہ میری مہمان ہیں۔ نہ طلبہ نہ اس میں ان سے برتری۔ نہ یہ طالب علم۔ نہ وہ مجھے کھا میں۔ ہاتھ بٹا دیتی ہی (مسکو اور زلی۔ یہ وہ وقت تھا۔ ۱۳۱۰ھ کو وہ راجے۔ اس نالوں کے لیے مذہب کا بیانیہ حصہ ہے جیسا ان کے دوستوں کا۔ کہ جس کا خواہش یہ وہ ہوتی نہ کہیں۔ پس یہاں کہہ لیں جنہوں نے کفر کیا اس میں سے جس کا ان سے) اور وہ لڑکے۔“

[illegible]

الماجران، ان کے بارے میں محمد اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت بیان کی، ان کے آپ سے فتویٰ غلط تھا
 انھیں منور کے بارے میں کہ تم میری ماں ہے، ہا کہ شہید اور سنا ہے، اور کہ عظیم آیت مال نہیں ہوئی۔ تم میرے گھر پر
 یقیناً، جس اور حضرت کا اظہار ہے۔ یہاں تک کہ یہ آیت ازل میں ہوئی کہ انا کوئی شیعہ المؤمنین کے لیے
 آپ ان کے آئین کے بارے میں سمجھتے رہتے۔

۱۔ اہل حق جو ہر زمانہ کے ذمہ دار ہیں، ان کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ قول بیان کیا ہے کہ جہاد کے بارے میں

امام احمد، ابوداؤد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن حبان، حاکم اور آپ نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے، ابن مردودہ اور بیہقی و نسیم اللہ نے الاطواء والصفات میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ آیت بیان فرمائی۔ اَنَسِي الْاَلَاءَ تَرَكَا لِي ذُو الْاَلْفَةِ وَالتَّسْعِيْنَ وَرَبِّ ۱۱۱۔
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: واللغات شر اخبرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے
 معنی شدید (یعنی سخت زور دینا) ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم و جہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ذُنُوبًا کا معنی دلو یعنی (حصہ) ہے۔ (2)

امام فریابی اور ابن جریر و جہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ذُنُوبًا و قُتُلٌ ذُنُوبٌ اَصْحَابُہِ کے ہمارے مہربوں نے فرمایا: ان ظالموں کے لیے بھی دیسا ہی عذاب کا حصہ ہے جیسا ان کے ساتھیوں کے لیے عذاب کا حصہ قرار دیا۔ تراجمی و مصال اللہ نے مساوی الاعتاق میں حضرت ظاہر بن عمرو و مصال اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان ظالموں کے لیے بھی ان کے ساتھیوں کے عذاب کی شکل میں عذاب ہے۔ و مشفقہ فی العلم۔
 تست البخیر

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ

۱۔ مصدر کا مکمل کتاب تفسیر جلد 2 صفحہ 265 (2919) دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر لمبکی جلد 2 صفحہ 27، جلد 19 صفحہ 191، اقراش امر لیبیروت

امام ابن منذر نے حضرت اس بزرگ سے بیان کیا ہے کہ کشتہ سے مراد ذکر ہے اور قُطُوفِیٌّ سے مراد ملکما ہے۔
 امام عبد الرزاق، امام بخاری نے طلق افعال افعال میں (ابن جریر، ابن منذر اور سیوطی رحمہم اللہ نے الا، والصفات میں
 حضرت قار، رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ ذالطوف (مذکور کشتہ قُطُوفِیٌّ) کا معنی ہے نسم ہے۔ یعنی ان کتاب کی
 ہر کلمہ معنی ہے۔ اور فی ترقی منشور میں نے انھیں فرمایا میں سے مراد فی کتاب ہے۔ (1)
 آدم بن علی ایسا، امام بخاری نے غلطی افعال معبود میں (ابن جریر و سیوطی نے بیان کیا ہے کہ حضرت بخاری رحمہ اللہ علیہ
 نے فرمایا کُشِطَ قُطُوفِیٌّ کا معنی ہے اور ان صحف کی جو کلمے ہوئے ہیں۔ اور فی ترقی منشور میں کا معنی ہے صحف میں۔
 امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا فی ترقی منشور میں کا معنی ہے (جو
 لکھی گئی ہے) کتاب میں۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن مردودہ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور سیوطی رحمہم اللہ نے شعب
 الایمان میں روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت المعمور ساتویں آسمان میں ہے۔ اس میں ہر روز ستر
 ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور دوبارہ قیامت کا نغم ہونے تک وہ اس کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ (2)

امام ابن منذر، حقی، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان
 کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان میں ایک بیت ہے جسے معمور کہا جاتا ہے۔ وہ بالکل مکعب منظر کے
 سامنے اور بالغاٹل ہے۔ ہر آسمان میں ایک نمبر ہے جسے حوا میں کہا جاتا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر روز اس میں
 داخل ہوتے ہیں اور اس میں خوب غوطہ زنی کرتے ہیں اور پھر باہر نکل آتے ہیں اور اپنے ہون کو خوب بھارتے ہیں۔ اور اس
 سے ستر ہزار قطرے نکلے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرما دیتا ہے۔ پھر انہیں بیت المعمور میں آنے کا حکم دیا
 جاتا ہے۔ وہ وہاں میں عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں اور کرتے ہوئے رہتے ہیں۔ پھر اس سے باہر نکل آتے ہیں۔ پس وہ
 دوبارہ اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں جاتیں گے۔ پھر ان میں سے ایک کو ان پر دہلی اور حکمران مقرر کر دیا جاتا ہے اور اسے حکم
 دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں آسمان میں ٹھہرنے کی جگہ ٹھہرائے۔ وہ اس میں قیام قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں گے۔
 امام طبرانی اور ابن مردودہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان میں بیت المعمور ہے جسے صراح کہا جاتا ہے۔ وہ بیت الحرام کی طرح ہے اور بالکل اس کے سامنے
 اور بالغاٹل ہے۔ اگر وہ نیچے گرے تو سیدہ حایت اللہ خریف پر گرے۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر
 دوبارہ کبھی ان کی باری ٹھہر آئے گی۔ آسمان میں اس کی حرمت و احترام اتنا ہی ہے جتنا کہ مکرر کی حرمت و احترام ہے۔
 امام عبد الرزاق نے صحف میں حضرت کریم بن ابی حاتم رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مرسل ذکر کی ہے۔ (3)

امام اسحاق بن راہویہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت خالد بن عرفہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا بیت المعمور کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ آسمان میں ایک بیت (معرہ) ہے جسے مغان کہا جاتا ہے۔ پورے دو ہزار سال سے اس پر بنی جاسا اعلیٰ اس نے انتقال کیا ہے۔ آسمان میں اس کی حرمت اسی طرح ہے جیسے زمیں میں بیت اللہ کی حرمت ہے۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور دوبارہ اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آسکتے گئے۔ (1)

امام عبد الرزاق، ابن منذر، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے مصاحف میں حضرت ابو نعیم سے روایت نقل کی ہے کہ ابن انگواد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیت المعمور کے بارے سوال کیا، کہ وہ کیا ہے؟ تو آپ نے جواب فرمایا: وہ صراح نامی ایک بیت ہے جو سات آسمانوں سے اوپر اور عرش کے نیچے ہے۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر وہ یوم الناست تک اس کی طرف دوبارہ نہیں آسکتے گئے۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ذی الحلیۃ الثقلینؑ کے بارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ عرش کے سامنے ایک بیت ہے۔ لاکھ سات آباد کرتے ہیں۔ اور ستر ہزار فرشتے ہر روز اس میں نماز پڑھتے ہیں۔ پھر دوبارہ اس کی باری نہیں آئے گی۔ (3)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے فرمایا: ذی الحلیۃ الثقلینؑ جنت سے اٹھا گیا اور یہ کہ کرم میں آباد ہو رہا تھا۔ پھر جب سیلاب آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے لاپرواہ کیا۔ اب وہ چھوٹا آسمان میں ہے۔ ہر روز انیس کے قبیلے سے ستر ہزار فرشتے اس میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر کبھی ایک دن بھی کوئی ایک اس کی طرف لوٹ کر نہیں آئے گا۔

امام ابن مرددہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ ذی الحلیۃ الثقلینؑ کعبہ معظمہ کے باقاعلیٰ ہے۔ اگر اس میں سے کوئی شے گرے تو وہ میری کعبہ پر گرے۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ اور حرم اس کے حرم کے باقاعلیٰ ہے جو کہ عرش تک ہے۔ اور آسمان میں قدم رکھنے کی بھی جگہ نہیں ہے مگر اس پر کوئی فرشتہ جگہ کر رہا ہے یا قائم کر رہا ہے۔

امام یحییٰ رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آسمان میں ایک بیت ہے۔ اسے صراح کہا جاتا ہے۔ بیت اللہ شریف کے بالکل باقاعلیٰ اوپر ہے۔ آسمان میں اس کی حرمت اسی طرح ہے جیسے زمین میں بیت اللہ کی حرمت ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں داخل ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور اس ایک رات کے سوا کبھی اس کی طرف لوٹ کر نہیں آسکتے گئے۔ (4)

1. تفسیر طبری ج 2 ص 27، ج 2 ص 27، احیاء التراث العربی بیروت

2. معجم عبد الرزاق ص 16، مجمع الزوائد ج 6 ص 21، از کتب العلمیہ بیروت

4. شعب الایمان باب النواکب ج 3 ص 439 (3897) دار الکتب العلمیہ بیروت

3. تفسیر طبری ج 2 ص 27، ج 2 ص 27

نہایت زیادہ اٹھ کر اٹھ کر۔ ان میں سے کئی ایک ہیں۔ انہیں ثابت کیا گیا ہے۔ (1)

ان میں سے پہلے میں وہ ہے جسے حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے کہ النسخہ (۱) سے (۲) میں اللہ نے کریم کو یہ نصرت میں پہنچائی تھی، لہذا ان النسخوں میں سے مراد اس کا (جیمز) (۱) ہے۔
 امام ابن جریر ابن منذر میں ابو حاتم اور ابن القتیبہ کے ساتھ اسے اس طرح میں مذکور ہے کہ بنی امیہ نے یہ نصرت بنی امیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہاں میں سے ایک آیت لے کر انہیں کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا میں سمندر۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا اس سے کیا خیال کرتا ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں والیہنم انسجورین۔ (۱) وَاِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ (۲) (تفسیر: ۱۶) (اور جب سمندر بھڑک اٹھے گا تو میں مکے) (۳)

امام ابو القتیبہ نے اس طرح میں اور تیسری مرتبہ اللہ نے انہماک و انشور میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے فلاں سے یہ کہہ کر کسی بیوی کو بچھڑا دیا۔ انہیں دیکھا۔ کیونکہ اس کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی آگ میں سمندر ہے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ سورج پاندہ اور ستاروں کو کھینچ کر دے گا۔ پھر اس پر دہرہ (بھڑکائی ہوئی) بھیجے گا اور وہ اسے بھڑکائے گی۔

امام ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَالْهَمْزُ النُّجُورِ سے مراد بھڑکنا اور سمندر ہے۔ (۴)
 امام ابو القتیبہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَالْهَمْزُ النُّجُورِ کی تفسیر میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سمندر بھڑکے گا اور پھر وہی جنم بن جائے گا۔

ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی نقل کر کے کہ وَالْهَمْزُ النُّجُورِ سے مراد بھڑکنا ہے۔ (۵)
 امام شریفی نے الامام ابی اسحاق میں اس مسئلہ سے ابو عمرو بن علاء سے اور وہ ذی الریاء رحمہم اللہ سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ وَالْهَمْزُ النُّجُورِ سے مراد خالی سمندر ہے۔ ایک جماعت بانی پینے کے لیے نکلتی ہے اس نے عرض کرنا شروع کیا اور خالی دیکھا۔ تو کہتا تھا احضریٰ مسجود۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۚ مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ۚ يَوْمَ تَسْمَعُ السَّمَاعُ
 مَوْمِئًا وَتَسِيرُ الْاَنْجَالُ سَيْرًا ۚ فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۚ اَلَيْسَ
 فَمِنْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ۚ يَوْمَ يَدْعُؤْنَ اِلٰى نَارٍ جَهَنَّمَ دَعْوًا هٰذَا
 اِنَّا كُنَّا لَبِقٍ لِّمَنْ هَآؤُلَا ۚ اَفَمِنْ هٰذَا اَمْرًا اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ۚ

”وہ چھینا چھینی کر لے گئے وہاں جام شراب پر (لیکن) اس میں نہ کوئی نخلیت ہوگی اور نہ گناہ۔ اور (خدمت ہوا لانے کے لیے) پتھر لگاتے ہوں گے ان کے گرد ان کے غلام (یعنی حسن کے باعث) یوں معصوم ہوں گے زیادہ چھپے ہوئے ہیں۔ اور وہ ایک اور سر کی طرف متوجہ ہو کر چھپیں گے۔ کہیں گے ہم بھی اس سے پہلے اپنے اہل خانہ میں (اپنے انجام کے بارے میں) بے رنج رہتے تھے۔ سو یہ اسماں فرمایا ہے اٹھ لے ہم پر اور پناہ لے ہمیں گرم ہوا کے طہاب سے۔ بے شک ہم پہلے بھی (دنیائیں) اس سے دعا کیا کرتے تھے، بقول زور بہت اسماں کرنے والا ہمیشہ نرم فرمانے والا ہے۔ پس آج کھنکھاتے رہیں۔ آپ اپنے رب کی میرانی سے شکایتیں ہیں اور نہ بخون۔“

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ابن عباسؓ نے یتیم کو بیٹھا گاٹسا کے حسن میں فرمایا کہ آدمی، اس کی بیوی اور اس کے خدوہ پنہاں میں پھینکا چھینی کریں گے کہ وہ آدمی جام شراب اپنے خادم اور اپنی زوجہ سے لینے کی کوشش کرے گا اور خادم وحی جاہ اس سے اور اس کی بیوی سے چھیننے کی کوشش کریں گے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: **لَا تَغْوُ فَيُهَاقُوا وَلَا تَأْتِيَهُمْ** (یعنی بے کراس میں نہ کوئی باطل رہے ہوگی اور نہ گناہ۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے اس کا یہ معنی نقل کیا ہے **لَا تَغْوُ فَيُهَاقُوا** اس میں کالی کھوت اور گے کو **لَا تَأْتِيَهُمْ** اور نہ وہاں میں ہلاک ہوں گے۔ (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ **كَانَهُمْ لَوْلَوْ قُتِلُوا** چکا تفسیر میں ابن جریرؓ نے کہا: یعنی ایسے سوئی جنہیں ابھی تک انہوں نے نہ کیا ہو۔

امام عبد الرزاق ابن جریر ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ثناء رحمہ اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے **كَانَهُمْ لَوْلَوْ قُتِلُوا** کے بارے فرمایا کہ جو تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضورؐ نے کرم مشق لکھا یا بارگاہ میں عرض کی گئی یا رسول اللہؐ نے یہ جب یہ تمام سورتوں کی مثل ہیں تو خادم کی کیفیت کیا ہوگی؟ تو آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! خادم کو تو خادم پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے جدوہو میں رات کے بد خیر کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ ابن جریر کے الفاظ ہیں۔ اور ایک روایت میں الفاظ کا مفہوم یہ ہے: ان دونوں کے امین ایسی فضیلت ہے جیسے جدوہو میں رات کے تمام کواستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ (2)

امام ترمذی اور آپؐ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے اور ابن مردود رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اپنے رب کے نزدیک میں تمام اولاد آدم سے زیادہ معزز و محترم ہوں۔ اور میں یہ خبر سے نہیں کہتا۔ اور بڑا خادم امجد پر چکر لگائیں گے **كَانَهُمْ لَوْلَوْ قُتِلُوا** (گویا کہ وہ چھپے ہوئے سوئی ہیں)۔ (3)

مُشَبَّهٖ اِنْ كَانُوا صٰدِقِيْنَ ۝ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ عَمِيْرٍ مَّشْنُوْۤنٍ ۝ اَمْ هُمُ
 الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ حَقَّوْا السَّعٰوَتِ وَالْاَرْضَۤىۤ اٰمِلٌ لَا يُدْقِشُوْنَ ۝ اَمْ
 عِنْدَهُمْ خَزٰۤءٍ اٰمِنٌ رَّحِيْبٌ ۝ اَمْ هُمُ الْمُضَيِّطُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ سُلٰمٌ
 يَّسْمِعُوْنَ فِيْهَا فٰلَيَاتٍ مُّسْمِعُهُمْ بِسُلٰتِنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَمْ لَهُ الْاٰبِلٰتُ وَ
 لَكُمْ الْاَبْنُوْنَ ۝ اَمْ تَسْأَلُهُمْ اٰجُرًا فَعِهِمْ مِنْ مَّعْمُوْرٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ
 عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ اَلَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ
 هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۝ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
 وَ اِنْ يَّرَوْا اِسْقَامًا مِّنَ السَّآۤءِ سَاقِطًا يَقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ لَّدٰى رُبُّهُمْ
 حَقٌّ يُّلْقَوْنَ اِيَّوْهُمْ اَلَّذِيۤ فِيْهِ يَصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ
 كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنصَرُوْنَ ۝

”کیا یہ (انکار) کہتے ہیں کہ آپ نہ فرمیں (اور) ہم انکار کر رہے ہیں ان کے مطلق کرشمہ ساز کا۔ فرمائیے
 (پہلے نہ اور) انکار نہ کرو جس میں بھی تمہارے ساتھ نظر کرنے والوں سے ہوں۔ کیا حکمرانی میں ان کی عقلیں
 ہیں (مہمل) (انہوں کا یا یہ لوگ ہی سرکش ہیں۔ یہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے خود ہی (قرآن) کو لایا ہے۔
 درحقیقت یہ یہ ایمان ہیں۔ پس (گھڑا کر) اسے کہیں وہ بھی اس بھی کوئی (روح پرور) بات اگر دے چکے ہیں۔
 کیا وہ پیدا ہو گئے بغیر کسی (خالق) کے یہ (دونوں) اپنے (خالق) ہیں کیا انہوں نے یہ کیا ہے انہوں اور زمین
 کو؟ (ہرگز نہیں) بلکہ وہ یقین سے محروم ہیں۔ کیا ان کے قبضہ میں ہیں آپ کے رب کے فرمائے یا انہوں نے ہر
 چیز پر تسلط برپا کیا ہے۔ کیا ان کے پاس کوئی نیرنگی ہے (جس پر چڑھ کر) وہ (ختمہ بائیں) بن لیا کرتے ہیں
 (اُتر رہا ہے) تو لے آئے ان میں سے سننے والوں میں دلیل۔ (ظلموا) کیا اللہ کے لیے نری پیشانی اور تمہارے
 لیے نرے بیٹے (۔۔۔ صیب) کیا آپ ان سے کوئی اہمیت مانگتے ہیں جس میں وہ جی کے جوہر سے اسے جارہے
 ہیں۔ کیا ان کے پاس نیرب (ظلم) ہے جس میں وہ کھینچے جاتے ہیں۔ کیا وہ (رسولِ خدا سے) کوئی فریب کرنا
 چاہتے ہیں تو وہ ظالم خود ہی اپنے فریب کا شکار ہو جائیں گے۔ کیا ان کو کوئی درخشا ہے اللہ کے دوا پاک ہے
 اللہ تعالیٰ اس شرک سے دور کرتے ہیں۔ اور اگر وہ دیکھیں کہ انسان کے کسی نگرے کو کرنا ہوتا ہے (حق) کہیں

ان خبریں میں مندرجہ ذیل احادیث کی حاکم نے التَّحْفِیْمُ ذُوْنَ (یعنی مسطورین) (یعنی یا نبین سے نقل کیا گیا ہے) (۱)۔
 امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے صحیح مسلم سے احادیث میں بیان کی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اَلْبُطِیْطُ یُنِیْجُ الْعَبْدَ بِقَوْلِهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۲) اور امام احمد نے اسے بیان کیا ہے (۳)۔

وَ اِنْ یَلْزَمُ مِنْ ظَلَمُوْا عَدَاۤءًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْبَتُوْنَ ۝

وَ اَصْبَحَ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاَنْتَ بِاَعْيُنِنَا وَاَسْمِعْ بِحُكْمِ رَبِّكَ الَّذِیْنَ یُتَّقُوْنَ ۝

وَمِنَ النَّبْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝

”اور بے شک ظالموں کے لیے (یک اذذاب) (دعا شمس) اس سے پہلے بھی ہے لیکن ان میں سے اکثر (ان) سے (اپنے) نہیں ہیں۔ اور آپ صبر فرمائیے اپنے رب کے حکم سے جس آپ پر غائبہ جاری نظموں میں ہیں اور پاکی یون کیجئے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے جب کہ آپ اٹھتے ہیں۔ اور رات کے کسی حصہ میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور اس وقت بھی جب ستارے اور چاند کے رب سے ہوتے ہیں۔“

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ”یہ حدیث میں عَدَاۤءًا دُوْنَ ذٰلِكَ سے مراد قیامت کے دن سے پہلے عذاب قبر ہے۔“ (۳)

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت زاذان رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک عذاب قبر (کا ذکر) قرآن کریم میں موجود ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَ اِنْ یَلْزَمُ مِنْ ظَلَمُوْا عَدَاۤءًا دُوْنَ ذٰلِكَ۔ (۴)
 امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اس کے بارے میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے: اس عذاب سے مراد آتش کے لیے دیئے گئے ہیں۔ (۵)

دربار شاد گری و سُبْحُوْا بِحُكْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ یُنِیْجُ الَّذِیْنَ یُتَّقُوْنَ (۶) تو اس کے بارے میں امام قرطبی اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بر مجلس سے اٹھتے وقت سو بیان کرتے ہوئے اپنے رب کی پاکی بیان کیجئے۔

ابن ابی شیبہ نے ابو احمس سے اس آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ جب آپ صبح کو کھیں تو کہیں سبحان اللہ و الحمد۔ اور عبد اللہ زاذانی رحمہ اللہ نے جامع میں حضرت ابوالحسان القمیر رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ تعلیم دی کہ جب آپ کسی مجلس سے کھڑے ہوں تو کہیں ”سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ“ (۷)

۱۔ تفسیر طبری، ۲: ۱۷۳، حدیث ۲۷۲۲۔ ۲۔ ابن ابی شیبہ، ۳: ۱۷۳، حدیث ۲۷۲۲۔ ۳۔ ابن ابی شیبہ، ۳: ۱۷۳، حدیث ۲۷۲۲۔ ۴۔ ابن ابی شیبہ، ۳: ۱۷۳، حدیث ۲۷۲۲۔ ۵۔ ابن ابی شیبہ، ۳: ۱۷۳، حدیث ۲۷۲۲۔ ۶۔ ابن ابی شیبہ، ۳: ۱۷۳، حدیث ۲۷۲۲۔ ۷۔ ابن ابی شیبہ، ۳: ۱۷۳، حدیث ۲۷۲۲۔

E مصنف: ابن ابی شیبہ، باب کلام اللہ، ج ۱۰، صفحہ ۱۹۵، حدیث ۱۹۵۵۵۸۴، اور مصنف: ابن ابی شیبہ، ج ۱۰، صفحہ ۱۹۵، حدیث ۱۹۵۵۵۸۴۔

امام ابن ابی شیبہؒ اور ابو داؤد شریانیؒ نے کہا اور ابن مردودہؒ نے حضرت یوسفؑ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرمایا تو آخر میں کہنے "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَفْهَمْنَا لَدُنْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" تو کسی آدمی نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر کلمات کہتے ہیں جو کہ آپ اس سے پہلے نہیں کہا کرتے تھے تو آپ شیخ نے فرمایا یہ اس (افرنی، غیرہ) کا قاروہ ہے جو مجلس میں نہ جاتی ہے۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت زید بن حصین رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں ابو داؤد علیہ کے پاس گیا تو جب میں نے ان کے پاس سے نکلنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ دکھا سکوں جو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور تو انہوں نے فرمایا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو فرمیں یہ کلمات کہتے تھے: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ شَهِدْنَا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" تو عرض کی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات کیا ہیں جو آپ ادا فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: یہ وہ کلمات ہیں جو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے ہیں اور یہ کس میں جو کچھ ہو جاتا ہے اس کا قاروہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن جعدہ رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ کلموں کا قاروہ یہ کلمات ہیں: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَفْهَمْنَا لَدُنْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، اور ابن منذر نے وسْبَحْتَ بِحَمْدِكَ تَهْنِئَةً وَجِبْنَ تَقَرُّوهُ کے بارے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے (اور آپ نے عرب کی حمد کرتے ہوئے ہر ایک بیان کیجئے) یعنی جب آپ نماز کے سے کھڑے ہوتے ہیں تو یہ کلمات کہہ کر: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَفْهَمْنَا لَدُنْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" (۲)

امام ابو یوسفؒ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر سلطان پر یہ لازم ہے کہ جب دو نماز کے سے کھڑا ہوتا ہے تو یہ کلمات کہے "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ" کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمادہ ہے: "وَسَبِّحْ بِحَمْدِكَ تَهْنِئَةً وَجِبْنَ تَقَرُّوهُ"۔

ابن مردودہؒ نے اسی آیت کے بارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاک جان کیجئے جب کہ آپ اپنے بستر سے اٹھتے ہیں یہاں تک کہ آپ نماز میں داخل ہو جائیں۔ واللہ اعلم۔

ابو یوسفؒ اور ابن جریرؒ نے ابن ابی شیبہؒ سے فرمایا: اذْهَبْ إِلَى الْبُيُوتِ تو اس سے بارے امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان سے مراد صبح کی نماز سے پہلے کی دعا ہے۔

ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ اذْهَبْ إِلَى الْبُيُوتِ سے مراد فجر کی دعا ہے۔ ابن ابی حاتمؒ نے حضرت شاک رحمہ اللہ علیہ سے بھی یہ قول بیان کیا ہے کہ اذْهَبْ إِلَى الْبُيُوتِ سے مراد صبح کی نماز ہے۔ (۳)

۱۔ مشکوٰۃ حاکم، کتاب مردادہ، جلد ۱، صفحہ ۱۷۲ (۱۶۹)۔ منتخب احادیث، ج ۱

۲۔ تیسری جلد، ج ۲، صفحہ ۲۷۴، ج ۱، احادیث، ج ۱، صفحہ ۲۷۴

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عمرؓ سے اور انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ تہذیب ابن ابی لیب نے کہا اب تک میں نے غم کے رب کو نہ کفر کیا۔ معمر نے کہا ابن عباسؓ نے اپنے باپ سے بھیجے یہ دعویٰ ہے کہ انھوں نے کفر میں مبتلا ہو کر کہا: کیا تو ذرا نہیں کہ یہ تعالیٰ تجھ پر اپنا کلام نازل کرے؟ تو اس نے کہا: وہاں ایک سو پانچ سو سال تک وہاں نہیں نے یہ کفر سنے کیا تھا کہ انہوں نے شہر تہذیب کے لوگوں سے کہا: وہ صرف میرے بارے میں ہی آ رہا ہے۔ پس اس کے ساتھ ہی اس کے اور کذب جمع نہ گئے اور انہوں نے اسے اپنے درمیان میں لے لیا۔ یہاں تک کہ جب وہ گئے شہر آیا اور اس نے اسے سر کی کھوپڑی سے پکڑ لیا۔ (۱)

امام ابو القریٰ رحمہ اللہ حبیبی نے کتاب المغانی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب قال النبی اذا ہضوی نازل ہوئی تو تہذیب ابن ابی لیب نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہا: بے شک میں نے وہاں ہزاروں کے رب سے کفر کیا ہے۔ (۲)

ابو عمروؒ نے اپنے تلامذہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے کہا: میں نے اپنے تلامذہ میں سے کون کتنا سچا دے؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں وہ ایک قافلے کے ساتھ شام کی طرف نکلا۔ ان میں بہار بن اسود بھی تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ وادی حاضرہ میں پہنچے اور اس وادی میں طرح طرح کے درخت تھے۔ تو رات کے وقت وہاں بھر گئے اور ایک صف میں انہوں نے بیٹھ لگ لیے۔ تو شبہ نے کہا کیا تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ تم رات کا رت ہو؟ (یعنی حفاظت نہ کیجنا مگر اگر) قسم بخدا! میں تو تمہارے درمیان میں رات گزاروں گا۔ جس وقت کے سوا مجھے کوئی شہر سے نہیں دیکھتا۔ سو وہاں میں سے ایک ایک آدمی کو گھٹا دوا آیا۔ یہاں تک کہ جب وہاں تک پہنچا تو اس نے اپنی کپڑیاں (نوسیلے رات) اس کی کپڑی میں پوسٹ کر دیں۔

ابو نعیم نے وہاں میں اور ابن عباسؓ کو رحمہما اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت بہار بن اسود رحمہما اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب اس کا چڑا چڑا ہوا تو اس کی طرف جانے کے لیے تیار ہوئے اور میں بھی ان دونوں کے ساتھ تیار ہو گیا۔ تو ابولیب کے بیٹے نے کہا: قسم بخدا! میں ضرور محمد (ﷺ) کی طرف جاؤں گا اور انہیں ان کے رب کے بارے میں اذیت دوں گا۔ جس وقت کہ چڑیاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس آ پہنچا اور کہا: اے محمد (ﷺ)! اور اس کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ قال النبی اذا ہضوی نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے اس طرح بدعا فرمائی: "اے اللہ! اس پر اپنے گناہوں میں سے کوئی کما بھیج دے۔" (۳)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت طاہر بن اسود رحمہما اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ اذیت تلاوت فرمائی قال النبی اذا ہضوی تو ابولیب کے بیٹے شبہ نے کہا: میں نے سنا ہے کہ رب کے ساتھ کفر کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر اپنے گناہوں میں سے کوئی کما دے۔ (۴)

۱۔ تفسیر صریح تہذیب جلد ۲۷ صفحہ ۵۱۱ دارالاحیاء التراث العربیہ بیروت

۲۔ دلائل النبوة ج ۱، ص ۱۶۲، مکتب

۳۔ بیہدہ ص ۱۵۳

یوں کیا ہے کہ حضور نبیؐ کو یہ شہر پہنچا۔ آپ اس کے لیے تھکے ہوئے آگے بڑھے۔ اپنی آنکھوں کے سر پر تھکڑیں لگا دیں۔ (۱)

یہاں پہنچ کر امجد علیؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوصالحؓ کو اللہ تعالیٰ کی آیت کے تحت یہ قول نقل فرمایا کہ:

”آپ میرے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

امجد علیؒ نے یہ روایت سن کر بہت ہی مسرت ہوئی اور فرمایا کہ میں نے تو یہاں تک پہنچا ہوں کہ اب

میرے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

اسی طرح کہ ان کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

اسی طرح کہ ان کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

اسی طرح کہ ان کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

اسی طرح کہ ان کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

اسی طرح کہ ان کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

اسی طرح کہ ان کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

اسی طرح کہ ان کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

اسی طرح کہ ان کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

اسی طرح کہ ان کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں، یہ آپ کے لیے ہیں۔“

نے مجھ کو باوجود اس کے کسی اثر و خیر نہ پہنچا ہے۔ لیکن اس کے لئے کہ اُنکی باتیں ہمیں روتی چوندی ہیں ان کے پاس مہم کی انتہا ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک ہے۔ (۱۵)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہ دفعہ گفتگو کی۔ ایک دفعہ اس نے فرمایا: ”اے انس! میں نے تم سے بارہ دفعہ گفتگو کی۔ تم نے میری باتیں سنی ہیں۔ لیکن میں نے تم سے کچھ نہیں سیکھا۔“ (۱۶)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اے انس! میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہ دفعہ گفتگو کی۔ لیکن میں نے تم سے کچھ نہیں سیکھا۔“ (۱۷)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اے انس! میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہ دفعہ گفتگو کی۔ لیکن میں نے تم سے کچھ نہیں سیکھا۔“ (۱۸)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اے انس! میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہ دفعہ گفتگو کی۔ لیکن میں نے تم سے کچھ نہیں سیکھا۔“ (۱۹)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اے انس! میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہ دفعہ گفتگو کی۔ لیکن میں نے تم سے کچھ نہیں سیکھا۔“ (۲۰)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اے انس! میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہ دفعہ گفتگو کی۔ لیکن میں نے تم سے کچھ نہیں سیکھا۔“ (۲۱)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اے انس! میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہ دفعہ گفتگو کی۔ لیکن میں نے تم سے کچھ نہیں سیکھا۔“ (۲۲)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اے انس! میں نے رسول اللہ ﷺ سے بارہ دفعہ گفتگو کی۔ لیکن میں نے تم سے کچھ نہیں سیکھا۔“ (۲۳)

ہم بت کیا، انسان کو یہ وہی جیال ہوتی ہے جس کی وہ متنا کرتا ہے۔ جس اللہ کے دستِ لہوت میں ہے آخرت اور دنیا۔ اور کئے فحش میں آسمانوں میں جن کی خطاوت کسی و سبکیں اسطیع مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ ان اسے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمے۔ یہ شک نہ ہو۔ ایمان نسک لانے سے، یہ فرشتوں کے نام پر توں سے رکھتے ہیں۔

امام عید بن حمید، بخاری، ابن جریر، ابن مردودہ، ابن ماجہ اور ابن مردودہ یہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لات ایک آدمی تھا جو حاجیوں کے ساتھ تھا۔ اور مدینہ حمید کے ساتھ اس طرح ہیں کہ وہ ساتھ تھا اور حاجی اسے پانی پلاتے تھے۔ (۱)

امام نسائی اور ابن مردودہ نے حضرت ابو یوسف سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کھد کی طرف بھیجا۔ وہاں عزیٰ تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، ہاں پہنچے تو وہاں یوں کے تین اور تخت تھے۔ آپ نے انہیں کاٹ دیا اور جس مکان میں وہ تھا اسے گرا دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو مسورت حال سے آکا کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہاں لوٹ جا۔ کیونکہ قرآن مجید کا تم نہیں کیا۔ ہاں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ وہاں لوٹ گئے۔ تو جب وہاں کے دربانوں نے آپ کو دیکھا تو وہ دروازہ پر چلے گئے اور یہ کہنے لگے یا عزیٰ یا عزیٰ۔ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے۔ تو وہاں ایک ہوتی تھی جو عزیٰ تھی اور اپنے بال بھیلے ہوئے تھی۔ وہ اپنے سر پر عزیٰ ڈال رہی تھی۔ آپ نے کہا وہ سے اس پر وار کیے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ کر آئے اور آپ ﷺ نے ان کو اس سے معاملہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا وہی عزیٰ ہے۔ امام طبرانی، ابن جریر، ابن مردودہ، ابن ماجہ اور ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عزیٰ وہی آدمی تھا اور لات طائف میں تھا اور مدت تو یہ بھی تھا۔

امام عید بن مسعود اور ناکی رحمہم اللہ نے حضرت یزید بن ابی مرثدہ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ لات درجائیت میں طائف کی چٹان پر ایک آدمی تھا اور اس کا ریز تھا۔ جس دو کمریوں کا وہ لٹکا تھا اور طائف کا کشش اور پیرا تھا اور اس سے طائف تیار کرتا تھا اور لوگوں میں سے جو بھی وہاں سے گزرتا تھا۔ اسے کھاتا تھا۔ پس جب وہ کمریوں کو ٹوٹ اس کی بجھا کر گئے۔ اور انہوں نے کہا یہ لات ہے۔ حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ طائف کو مشہور چڑھتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لات حاجیوں کے لیے متعلق تھا۔ زوجی اس سے پیتا تھا وہ صومعہ تھا۔ پس لوگوں نے اس کی پوجا شروع کر دی۔

امام ناکی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب لات سرگیا تو عمرہ دین لگی نے لوگوں سے کہا ہے شک و حیرتیں بلکہ وہ چٹان میں داخل ہو گیا ہے۔ جس لوگوں نے اس کی عبادت شروع کر دی اور اس پر پائے کا تو تیسرے کر لیا۔

کو دکھا، تا جبہ اور بادشاہ (رائے) بیان محض تکلف اور ظن ہے **وَرَأَى الظَّنَّ لَا يَقْنِنُ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا**۔

قولِ باری تعالیٰ **وَالَّذِينَ تَبْتَغُهُمْ قُلُوبُكُمْ** کے بارے میں حدیث میں نے حضرت عابد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے وہ ایہم۔ یعنی یہ اس کی رائے ہے۔

امام ابن عربی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ مجلس سے اٹھتے تھے اور صحابہ کرام کے نیچے اسی قسم کی دعا کیا کرتے تھے: **اللہ! ہمیں اپنی ایسی نصیحت اور خوف عطا فرما جو ہمارے اور ہماری فافرائی کے درمیان حائل ہو، ایسی طاقت و عبادت کا ذوق عطا فرما جو ہمیں حیرت میں پہنچا دے اور وہ یقین عطا فرما جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہمیں قوت و طاقت اور قوت بصارت سے لطف اندوز فرما اور ہمیں قوت و طاقت عطا فرما جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور ہماری جانب سے اسے وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے بدلہ لینے کی ہمیں توفیق عطا فرما جو ہمارے ساتھ عداوت رکھے ہمیں اس پر غلبہ عطا فرما۔ ہمارے زمین میں مشکلات نہ بنا اور دنیا کو ہمارا بڑا مستعد نہ بنا۔ اور یہی اسے ہمارا مسلح ظلم بخلا کر اسے ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔** ترجمہ کی گئی ہے یہ روایت حسن ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَا مِنْ عَشَائِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَ وَبَيْنَ مَعْمُوكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَجْلِبَتَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنْ الْيَقِينِ مَلْفُوقُونَ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتَّعَنَا بِالسَّكِينَةِ وَآبَارِنَا وَفَوَيْتَنَا مَا أَحْيَيْتَهُ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ تَوَلَّيْنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْتَهُ، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِيْ وَيْتَنَا، وَلَا تَخْضِلْ لَدُنَّا أَكْرَهَتَنَا، وَلَا تَقْطَعْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يُوَحِّدُنَا (۱)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے **لَا يَحُولُ بَيْنَ الْيَقِينِ** اسناداً ایسا قبول کیا ہے کہ اس میں اہل شرب و مراء میں اور **وَلَا يَحُولُ بَيْنَ الْيَقِينِ** اسناداً میں مومنین مراد ہیں۔

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَلِمَاتِ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعٌ الْمَغْفِرَةِ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذَا أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا أَنْتُمْ أَجْمَعُونَ يُبْطُونَ أَصْهَاتِكُمْ فَلَا تَرَوْا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى ۝

”جو لوگ بچتے رہتے ہیں بڑے بلا سے نہایتوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر شاذ و نادر۔ بلاشبہ آپ کا رب وسیع بخشش والا ہے۔ وہ (اس وقت سے) خوب جانتا ہے تمہیں جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب کہ تم مل تھے پائی، اُس کے کہنوں میں۔ پس اپنی خود ستائی نہ کیا کرو۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کون پرہیزگار ہے۔“

امام ابن مردودہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: **كَلِمَاتِ الْإِثْمِ** سے مراد وہ کبیرہ گناہ ہیں جن کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آگ (جہنم) کا ذکر کیا ہے اور **الْفَوَاحِشُ** سے مراد وہ گناہ ہیں جو دنیا میں حد مقرر کی ہے۔

(۶۰۶) وقت سے نہیں خوب جانتا ہے (۱۱)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کس کام میں ہے۔ (۱۱) اس سے یہ عرف مر جاتے (۱۲)

امام صاحب کتاب الداعی ص ۱۰۱، ابن مندہ، مجمع اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ربیع بن العمر رضی اللہ عنہ۔۔۔ فلا تفرقوا انفسکم کا معنی اس میں ہے کہ تم اپنے آپ کو نہ برأت کا مرتکب کرو۔ (۱۳)

امام ابن مندہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تم کتاؤں کے گھونٹے نہ رو۔ جب کہ تم کہتے ہو تم جامعیت و خدات کے مخالف کرتے ہیں۔

ابن مندہ، امام احمد، مسلم، ابی داؤد، ابن ماجہ، ترمذی نے مذکورہ حدیث مطبوعہ بیان کیا ہے کہ ان کا کام برآء و معاصیہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلا تفرقوا انفسکم کا معنی اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے تم اس کا نام رہیب رکھو۔ (۱۴)۔
مذکورہ حدیث کا ترجمہ اللہ تعالیٰ تمہاری باتوں میں اپنے دادا محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس میں امام سے کہا ہے ہاں، اسے میں کچھ بیان کرو تو انہوں نے جواب دیا ہے بھلا اللہ تعالیٰ فرما دے: فلا تفرقوا انفسکم کا معنی اس میں اپنے آپ میں کسی قرینہ کرنے والا نہیں ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے منع فرمایا ہے۔ تو یہ کہہ کر انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خوب تعجب میں ڈال دیا۔

أَقْرَبَ بَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ۖ وَ أَعْطَىٰ قَلِيلًا ۖ وَأَكْثَىٰ ۖ أَعْبُدُكَ عِلْمُ الْغَيْبِ

فَهُوَ يَرَىٰ ۖ أَمْ لَمْ يُنَبِّأْ بِأَنِّي صُحُفٌ مُّؤَمَّلٌ ۖ وَ ابْرَاهِيمَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ۖ

”کیونکہ آپ نے لاف زنی کی جس سے روگردانی کی۔ اور تمہارا سالار و بھگتوں کا نیا کیا میں کے پاس علم غیب ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کیا دعا کا کہ تمہیں ہوا ہوا دینی (طیہ) (ماہنامہ) کے کچھ قول میں ہے۔ اور ابی اسیر (طیہ) (اسلام) کے کچھ قول میں جو پوری طرح اذکار و جہالت۔“

ابن ابی حاتم نے حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے لیے نکلے تو ایک آدمی حاضر خدمت ہوا تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہاتھ پر دھریں لکھے تو وہ اپنے ایک دوست سے ملا اور کہا: مجھے کوئی شے عطا کرو تو آپ نے جواب دیا میں تجھے اپنا یہ اونٹ اس شرط پر دیتا ہوں کہ تو میرے ملازم اٹھالے۔ تو اس نے اسے کہہ دیا: تم ہاں ٹھیکہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: أَقْرَبَ بَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ۖ وَ أَعْطَىٰ قَلِيلًا ۖ وَأَكْثَىٰ ۖ۔

امام ابن ابی حاتم نے روایت بیان کی ہے کہ میں جبکہ کہنے لے ایک عربیہ میں نکلا تو ایک آدمی نے

۱۔ ابن ابی حاتم نے روایت ۲۷، صفحہ ۸۲، جامع الترمذی، ص ۱۰۱

۲۔ مسند ابی حاتم، ج ۱، صفحہ ۲۳۴ (۳۵۶) ۱۸۱، مسند ابی حاتم، ج ۱، صفحہ ۲۷۲، مسند ابی حاتم، ج ۱، صفحہ ۲۷۲

۳۔ ابن ابی حاتم نے روایت ۱۳، ۱۴، صفحہ ۱۰۲ (۲۱۲) ۱۰۲، جامع الترمذی، ص ۱۰۱

عَادَ الْأَوَّلَىٰ ۖ وَشَوَّذًا بَنَىٰ ۖ وَتَوَمَّ تَوَجَّهَ مِنْ قَبْلِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا
هُمَ أَصْلَمَ وَأَطْعَىٰ ۖ وَنَمُوْ تَغْلِيْهُ أَهْوَىٰ ۖ فَعَسَمَهَا مَا عَشَىٰ ۖ فَيَا بَنِي
الْأَوَّلَىٰ تَتَأْتِي ۖ هَذَا تَتَبَيَّرُ مِنَ التَّحْدِي ۖ الْأَوَّلَىٰ ۖ أَوْ قَبْلَ
الْأَوَّلَىٰ ۖ لَيْسَ نَهَامِنْ دُونَ اللَّهِ كَاشِفُهُ ۖ

اور یہ کہ وہی نکتہ ہے اور مطلقاً یہ ہے۔ اور یہ کہ وہی شعر ہے (مترادف) کہ اب یہ ہے۔ اور یہ کہ اس نے ہلاک کیلئے دارال (قوم ہوا) کو۔ اور خود کو بھی بچر کیلئے نہ چھوڑا۔ اور ہلاک کیا (تو نہ تو ان سب سے پہلے وہ بڑے طاغوتوں سے سرکش تھے۔ اور (خود کی) اور نہ ہی ہستی کو بھی شہید۔ جس کی اپنی ہمت چھوڑ گیا۔ جس (اسے مٹنے والے بنا) تو بے رعب نہ تھے۔ لیکن کن لغتوں میں اس کا۔ یہ (ان کے) اور (موسس عربی) کی پہلے (ان کے) اور ان کی طرف سے ہے۔ قریب آئے۔ اور قریب آئے۔ یہ تو ان کے واسطے کوئی نہ ہو۔ نہ (اور کسی)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے **وَأَنَّهُ هُوَ أَفْضَلُ** کی تفسیر میں فرمایا: اور اہل عطا کرتے اور وہی راضی اور خوش کرتا ہے۔ (۱)

[illegible]

ام طمعتہ رحمہ اللہ۔ تم سب کے لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت باقرؑ میں ازوق ودرغہ نے آپ سے اُغنی و اُغنی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "نَفْسِي مِنَ الْفَقْرِ وَالْأَخْي مِنَ الْغِنَى قَطْعًا بِه"۔ یعنی فقر و غنا سے کانٹہ نہ ٹھکے کر دیا و دروات و ملجہ سے کانٹا نہ بھر جائے و نہ کیا اور دوا کی پر قائل ہو گیا۔ لیکن نے کچھ کیا عرب اس معنی کو جانے لگے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ کیا تو نے فقر و غنا کو بھی موقوف نہیں بنا:

فَأَقْبَلَ خَبَأَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّمَنِي ابْنِي أَمْرًا سَامُوئِيلُ بْنُ ثَمَرٍ أَقْبَلَ

”فإن شئنا أعياها وقامت كمريرة كوكبي“ یہ نہیں اس وقت جو ان کے میں ایک آدمی ہوں۔ مغرب ہر جہاں کا انار مجھے قتل نہ کیا ہو۔
 امام عبید بن جریج، ابن جریر و ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت جوہرہ رضی اللہ عنہا عایت یہ قتل بیان کیا ہے کہ اَعْلَى کا معنی
 (الشیخ) ۱۲۱۱ خوش گمان ہے۔ اور اَعْلَى کا معنی اعلیٰ ہے۔ قرآن برداشت کرے۔ (۲)

امام عبید بن جریدر رحمہ اللہ نے حضرت ابو صامیہؓ کو فرمایا کہ یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ بنی مال کے ساتھ فتنی کرتا ہے اور وہی تمہاری سے فتنی کر رہا ہے (یعنی مغفلس کر دیتا ہے)۔

میں نے اس بات پر یقین کیا کہ اگر میں اس کے لئے تیار ہوں گا تو میں اس کے لئے تیار ہوں گا۔
 اَللّٰهُ شَهِيدٌ اَعْمٰیۃً۔ اے اللہ! تو خود کو دیکھ کر کہیں لکھنے والے شخص پر یقین نہ کرنا۔ میں نے یہ قسم کھائی کہ میں اس کے لئے تیار ہوں گا۔

اوم بن ابی حمزہ رحمہ اللہ کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 معنی یہ کہ ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔

اوم بن ابی حمزہ رحمہ اللہ اس لئے کہ ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 یہاں آیا ہے کہ ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 اسلام دعوت کیلئے تھے اور ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 انھیں دُعا کی کہ ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔

ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 اوم بن ابی حمزہ رحمہ اللہ اس لئے کہ ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔

اوم بن ابی حمزہ رحمہ اللہ کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 کاشفِ غُور کے بارے میں ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 اوم بن ابی حمزہ رحمہ اللہ کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔

اَقْبِسْ هٰذَا الْحَدِيثَ تَعْجَبُونَ لَیْ وَ تَصْحَلُونَ وَلَا تَهْتَبُونَ لَیْ وَ اَنْتُمْ

سُوءُؤُنْ وَ اَنْتُمْ فَاسْجِدُوا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا اَنْتُمْ

”اگرچہ تم اس بات سے تعجب کر رہے ہو۔ اور اسے تم میں سے نہیں لے رہے ہو اور وہ تم میں سے نہیں لے رہے ہو۔
 تم میں سے ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔“

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے لئے یہ بات تھی کہ ان کے لئے یہ بات تھی۔
 ”اے اللہ! تو خود کو دیکھ کر کہیں لکھنے والے شخص پر یقین نہ کرنا۔ میں نے یہ قسم کھائی کہ میں اس کے لئے تیار ہوں گا۔“
 ”اے اللہ! تو خود کو دیکھ کر کہیں لکھنے والے شخص پر یقین نہ کرنا۔ میں نے یہ قسم کھائی کہ میں اس کے لئے تیار ہوں گا۔“

انہوں نے بعد معلوم ہوا کہ یہ شریعت کے مسکن بننے میں آپؐ مقرر ہوئے۔ اور آپؐ ان نبیوں کے مظلوم ہیں کہ یہ تصور نبی کریمؐ
مقرر ہو کر ہوئے۔ لیکن کیا یہ ممکن ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ مبارک اوریت وصال فرما گئے۔ (1)

انہوں نے یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان مومن رضی اللہ عنہم سے کیا کیا ہے کہ آپؐ مذکورہ آیت سے نفار رکھ کر ہم پر
اسلوب انصاف و انصاف کے خلاف اس نے بعد بھی آپؐ کو اپنے ان مومن سے نفار کرنے کے۔

اور حقیقتی نے شعب الایمان میں حضرت ابو جریج رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو
صحابہ حضورؐ نے گے یہاں تک کہ ان کے گناہوں پر پانی نہ گئے۔ تو جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی ناگیاں کی
آواز سنی تو آپؐ بھی رونے لگے۔ پس ہم بھی آپؐ کے رونے کے سبب رونے لگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ
تعالیٰ کے خوف سے روئے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں پر صبرا کرنے والا بنائے گا۔ (2)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)

یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)

یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)

یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)

یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)
یہاں ہمہ الامور فرمائی ہیں۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)

1۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)

2۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)

3۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)

4۔ عید بن حمید بن حیدر ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس سے امر اس کو کہ ہے۔ (3)

میں نے سورۃ انجھ میں جحد کیا اور آپ میں شریعت کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں اور من راس نے بھی جحد کیا۔ (1)
 اہم احمد نسائی اور ابن ماجہ نے جحد کیا ہے حضرت سہیل بن ابی وہب رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے مکہ مکرمہ میں سورۃ انجھ پڑھی اور آپ نے جحد کیا اور جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی جحد کیا۔ (2)
 امام بیہقی نے انصاری رحمہ اللہ نے حضرت سہیل رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
 مسجد نبویؐ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ پڑھی اور سمرانی میں سورۃ النجم پڑھی اور آپ نے اس میں جحد کیا۔ پھر آپ
 کھڑے ہوئے اور سورۃ فاطر کو تلاوت پڑھا کر رکوع کیا۔

1. صحیح بخاری جلد 2، صفحہ 276 (4761)، رقم الحديث 507.

2. سنن نسائی، باب من قول النبی جلد 2، ص 180، دار الفکر للطباعة.

﴿سُورَةُ النِّسَاءِ﴾ ﴿نُورُ الْفَقْرِ عَلَيَّ ۝۳﴾ ﴿لَا تَعْلَمُ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، تو رحمت میں سے، دان پہنچا کر فرمایا۔ نے ۱۱۱ ہے۔

اِقْرَبَيْتِ السَّاعَةَ ۚ وَانْشَأَ الْقَمَرُ ۚ وَانْ يَرُوا آيَةً يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا
سِحْرٌ مُسْتَعْتَبٌ ۚ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا ۚ اَهُمْ اَعْمٰهُمْ وَكُلٌّ اٰمِرٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝

”قیامت قریب آگئی ہے اور چاند شمس ہو گیا۔ اور وہ لوگ نشان دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لینے ہیں اور کہنے لگتے ہیں یہ بڑا بڑا دست ہوا ہے۔ اور انہوں نے جھٹلایا (زحزل خدا کو) اور پیروی کرتے رہے اپنی خواہشات کی اور ہر کام کے لیے ایک انجام ہے۔“

امام عباس رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ قمر کہ کرمہ میں مازل ہوئی۔

امام ابن عمر میں، لیکن مرویہ اور بخاری رحمہم اللہ نے واکل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سورۃ

اِقْرَبَيْتِ السَّاعَةَ نہ کرمہ میں مازل ہوئی۔ (۱)

امام ابن مرویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورۃ اِقْرَبَيْتِ کے

تاری کو قمرات میں سمیٹ کر پکارا جاتا ہے کہ اسے پڑھنے والے کا چہرہ اس دن روشن اور چمک رہا ہو گا جس دن چہرے روشن ہوں گے۔ بخاری نے کہا: یہ روایت منکر ہے۔ (۲)

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ جس کسی نے اَلَمْ تَوَدَّ

يَسْ اِقْرَبَيْتِ السَّاعَةَ اور تَكُونُ الْفَوْزِ وَيَدُوكِ الْفَوْزِ وَالْمَلِكُ (۱) پڑھیں تو یہ اس کے لیے نور ہوں گی، شیطان اور شرک

سے اس کی حفاظت کریں گی اور تو مت کہ دن اس کے لیے درجالت میں بلندی کا سبب بنیں گی۔ (۳)

امام ابن عمر میں رحمہ اللہ نے حضرت اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروح رحمہ اللہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ جس کسی

نے ہر دو راتوں میں سورۃ اِقْرَبَيْتِ السَّاعَةَ وَالْفَوْزِ پڑھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا کہ

اس کا چہرہ چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

امام ابن عمر میں نے لیث بن سعد بن جابر کی سند سے روایت بیان کی ہے اور بعد ان نے اسے حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے کہ جس کسی نے اِقْرَبَيْتِ السَّاعَةَ ایک ایک رات کے قائلہ کے ساتھ پڑھی یہاں تک کہ وہ

۱۔ دائرۃ المعارف، جلد ۷، صفحہ ۱۴۳، دائرۃ المعارف، جلد ۲، صفحہ ۴۹۰ (۲۴۹۵) دائرۃ المعارف، جلد ۲

۲۔ اعمدۃ، جلد ۵، صفحہ ۴۲۵ (۸۵۲۶) دائرۃ المعارف

[illegible]

وَمَا رَعَيْدٌ إِلَّا مَا رَاحَهُمْ رَعْدٌ مِنْ حَيْدٍ مَسْمُومٍ اَلَّذِينَ تَزَيَّجْنَ مَقْطُوعَ الْمَدَى اَلَّذِينَ مَرَدُّهُمْ اِلَىٰ مِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ سَنَ لَا تَكُنْ مِنْ
 صَفَرَتِ اَنْفِ رَافِعِ الدُّوَا - یہ قول تعالیٰ ہے کہ اُن کا کہنے کا تصور بھی کر رہے ہیں، یہ ہم سے مجھڑا طلب کیا، تو چاند مکہ مکرمہ میں دو
 مسموں میں سے کیا، آیات ۲۰ تا ۲۱: وَلَمَّا رَاحَهُمُ الرَّعْدُ مِنَ الْغَيْمِ اَنفِ الرَّافِعِ اَلَّذِينَ تَزَيَّجْنَ مَقْطُوعَ الْمَدَى اَلَّذِينَ مَرَدُّهُمْ اِلَىٰ مِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ سَنَ لَا تَكُنْ مِنْ
 صَفَرَتِ اَنْفِ رَافِعِ الدُّوَا - یہ قول تعالیٰ ہے کہ اُن کا کہنے کا تصور بھی کر رہے ہیں، یہ ہم سے مجھڑا طلب کیا، تو چاند مکہ مکرمہ میں دو

۱۔ امام مسعودی، ابن جریر، احمد بن حنبل، ابوالفتح رازی رحمہ اللہ محدث سے بیان کیا ہے کہ ان مکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ آپ انیس کوئی عجز اور ناشی رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں نے انہیں چاند و کمرے کر کے رکھ دیا، یہاں تک کہ انہوں نے (یعنی) ان کا جان و قوم کے درمیان بکھاؤ نہ ہو۔

مہم محمد بن ابیہد و حامی اور آپ نے اس روایت کو سن کر فرمایا ہے: اے ابن مردیہ! یہ اور کتنی ترسیم اللہ نے واپس میں حضرت حماد بن عثمانؒ نے اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے اور انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ سے منفقہ حدیث ہے یہ قوس چنانچہ لیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے کبریا کے لئے تھے۔ حقیقت میں ان کے کبریا میں نہ کہ ان کے دلوں میں وہ دھوکے میں تھے۔ یہ جگہ ہے۔ ایک نگرار جنس بنی فہم پر ہے اور ایک نگرار اس وقت پر تو یہ دیکھ کر غمہ والوں نے کہا: چاند بنی جادو چل گیا۔ تو اس وقت یہ آیات قرآن اور کتب لغت و تفسیر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے جیسا کہ قرآن نے چاند کو تفسیر ہوتا دیکھا۔ قرآن ایک ناس نے تفسیر فی سب سے قریب ہونے کی بجائے وہی ہے وہی لکھ جی ہے۔ (3)

امام عبد اللہ حمید، باقری، مسٹر مرتضیٰ انصاری، جری اور ابن مردودہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ حقد میں چاند و قمر و ستاروں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک حصہ پہاڑ کے درخت اور ایک حصہ اس سے بچنے کی جائیداد اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔ (4)

[illegible]

وہ کہتے ہیں کہ تو آپ سے فرمادیاں۔ یہ تو نے سچ کا قول نہیں سنا ہے۔

تَعْلَمُنَّ مَعِيَ قُلُوبُ سَعِيدٍ وَقَدْ دُرِي

”تم ان سعادے کے ساتھ عام بات جانکتی ہو، یہ سعادے جاننے والے سے کہہ کر کہہ دیتے ہیں۔“

امام حسین علیہ السلام، جن کو محمد رسول اللہ نے حضرت قیام الرحمن علیہ السلام کے ساتھ جنت میں کیا ہے، ان کے پاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ (1)

محدثی حمید نے فرمایا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ ہمارے دانے کی طرف چلتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ: امام حسین حمید ورائی جبریل وحماد اللہ نے حضرت قسیم بن حاتم رضی اللہ عنہ سے یہ منہ پر نقل کیا ہے کہ: وہ کہہ رہے ہیں کہ: امام حسین حمید ورائی جبریل وحماد اللہ نے حضرت سید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ معنی جان کیا ہے کہ: وہ تیز رفتاری سے چلتے ہوئے ہمارے دانے کی طرف جا رہے ہیں۔ (2)

امام حسین حمید رضی اللہ عنہ نے حضرت سید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ معنی جان کیا ہے کہ: وہ تیز رفتاری سے چلتے ہوئے ہمارے دانے کی طرف جا رہے ہیں۔

امام حسین حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اَفْطَحْ لِي ابْوَابَ الْجَنَّةِ كَمَا مَنَعَنِي فِي اَحَدِهَا

كَذَّبْتُ قَبْلَهُمْ قَوْمَ نُوحٍ فَاَلْتَبَوْا عِبَادَنَا وَقالُوا امْضُونْ وَادْرَوْحَ
فَدَاعَا رَبَّاهُ اَنِّي مَعْتُوْبٌ فَانْتَصَرَ ۝ فَفُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ بِرَّاءُ
مِنْهُمْ ۝ وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْاَرْضُ عَلَى اَمْرِ قَدُّبِهَا ۝
وَحَلَّلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ الْاُجَاوِ وَدُسِّرَ ۝ نَجْرِي بِاَعْيُنِنَا جَزَاءُ لِمَنْ كَانَ
كُفِرَ ۝ وَلَقَدْ فَتَرْنَا الْقُرْآنَ الَّذِي نُنْزِلُكَ فِيْهِ فَهُمْ مِنْ مُّذَكِّرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ
نُذْرِي ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِي هُوَ مِنْ مُّذَكِّرٍ ۝

”جہلا ان سے پہلے قوم نوح نے ایمانی لوگوں نے جہلا یا ہمارے بندے کو اور کیا یہ دلوں سے اور اسے جہز کا مگر کیا۔ آخر کار آپ نے دعا مانگی اپنے رب سے کہ میں عاجز آ گیا ہوں پس تو (ان سے) بدلہ لے۔ بحر میں کھول دیئے آسمان کے دروازے سے سلاخاں بارش کے ساتھ۔ اور جاری فرمایا ہم نے زمین سے جنموں کو پھر وہوں پانی مل گئے ایک متعدد کے لیے جو پہلے مقرر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے سوار کر دیو نوح کو جنموں اور جنموں والی (کشتی) پر، وہ پہلے جاری تھی ہمارے آنکھوں کے سامنے۔ (یہ طوفان) جسے تمہارا (یہ) کام جس کا انکار کیا گیا

تمہا خفیف سورت۔ افسوس! حضرت عائشہؓ نے آپؐ کے بیان خفیف سورت کو یہ کہہ کر اسے بے وقعت سے آسمان پر اٹھایا ہے۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ۔

۱۰۔ محمد بن حماد۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا میں نے قرآن کو آسان بنایا ہے۔

۱۱۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں نے قرآن کو آسان بنایا ہے۔

۱۲۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ اور ابی رافعہ رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے وَلَيَأْتِيَنَّكَ جَابِلٌ مِّنْ سَوَاسٍ جِبَالٍ مَّدَنِيٍّ جَابِلٌ مَّدَنِيٍّ (21)۔

۱۳۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ اور ابی رافعہ رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے وَلَيَأْتِيَنَّكَ جَابِلٌ مِّنْ سَوَاسٍ جِبَالٍ مَّدَنِيٍّ جَابِلٌ مَّدَنِيٍّ (21)۔

۱۴۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ اور ابی رافعہ رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے وَلَيَأْتِيَنَّكَ جَابِلٌ مِّنْ سَوَاسٍ جِبَالٍ مَّدَنِيٍّ جَابِلٌ مَّدَنِيٍّ (21)۔

۱۵۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ اور ابی رافعہ رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے وَلَيَأْتِيَنَّكَ جَابِلٌ مِّنْ سَوَاسٍ جِبَالٍ مَّدَنِيٍّ جَابِلٌ مَّدَنِيٍّ (21)۔

۱۶۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ اور ابی رافعہ رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے وَلَيَأْتِيَنَّكَ جَابِلٌ مِّنْ سَوَاسٍ جِبَالٍ مَّدَنِيٍّ جَابِلٌ مَّدَنِيٍّ (21)۔

۱۷۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ اور ابی رافعہ رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے وَلَيَأْتِيَنَّكَ جَابِلٌ مِّنْ سَوَاسٍ جِبَالٍ مَّدَنِيٍّ جَابِلٌ مَّدَنِيٍّ (21)۔

۱۸۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ اور ابی رافعہ رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے وَلَيَأْتِيَنَّكَ جَابِلٌ مِّنْ سَوَاسٍ جِبَالٍ مَّدَنِيٍّ جَابِلٌ مَّدَنِيٍّ (21)۔

۱۹۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ اور ابی رافعہ رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے وَلَيَأْتِيَنَّكَ جَابِلٌ مِّنْ سَوَاسٍ جِبَالٍ مَّدَنِيٍّ جَابِلٌ مَّدَنِيٍّ (21)۔

۲۰۔ ابن ابی عمیر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت معاذ اور ابی رافعہ رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے وَلَيَأْتِيَنَّكَ جَابِلٌ مِّنْ سَوَاسٍ جِبَالٍ مَّدَنِيٍّ جَابِلٌ مَّدَنِيٍّ (21)۔

کہہ دے کہ ان سے ہماری ہمت نہ ہوتی۔ (۱۵)

اللہ تعالیٰ ان مفسدوں سے جان بچائے اور ان کو نصرت فرمائے۔ ﴿وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُحْرًا مَدَامًا فَلْيَسْطُرُوا﴾ ان کی آیت میں اس بات کی نفی ہے کہ ان کے لئے کوئی نجات ہو گی۔ (۱۶)

اس آیت کے بعد ان لوگوں کو انکار کر کے بتایا کہ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ ﴿لَا يَنْصُرُهُم فِيهِمْ أَحَدٌ مِّنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِي يُشْرِكُونَ﴾ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ (۱۷)

اس آیت کے بعد ان کو بتایا کہ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ ﴿لَا يَنْصُرُهُم فِيهِمْ أَحَدٌ مِّنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِي يُشْرِكُونَ﴾ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ (۱۸)

اس آیت کے بعد ان کو بتایا کہ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ ﴿لَا يَنْصُرُهُم فِيهِمْ أَحَدٌ مِّنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِي يُشْرِكُونَ﴾ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ (۱۹)

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَبِيَّةٌ مُّنتَصِرَةٌ سَيُؤْتِيهِمُ الْجَمْعُ وَيُؤْتُونَ
الدَّبِيرَ ۖ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمُ وَالسَّاعَةُ أَذًى وَآمِنٌ

”یا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت ہیں جو غالب ہو رہے ہیں۔ غریب پر ہموں کی یہ جماعت اور پتہ نہیں
ہو سکتا۔ یہ میں کہتے ہیں کہ وہ دھوکہ دہندگان ہیں۔ (۲۰) ان کی سزا ہے اور قیامت کی آفتاب ہو جائے گی۔“

اس آیت کے بعد ان کو بتایا کہ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ ﴿لَا يَنْصُرُهُم فِيهِمْ أَحَدٌ مِّنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِي يُشْرِكُونَ﴾ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ (۲۱)

اس آیت کے بعد ان کو بتایا کہ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ ﴿لَا يَنْصُرُهُم فِيهِمْ أَحَدٌ مِّنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِي يُشْرِكُونَ﴾ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہے۔ (۲۲)

تھوڑے سے آدمیوں میں ایسا ہی سرگرمی کا کچھ نہ تھا۔ وہ دیکھ کر کہتے تھے: **يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَأَنْتُمْ مُبْذَرُونَ** (۱)۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے اس آیت میں اللہ کے اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ہر نبی کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے وہ اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت ہے۔ (۲)

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ہر نبی کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے وہ اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت ہے۔ (۳)

یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ہر نبی کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے وہ اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت ہے۔ (۴)

یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ہر نبی کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے وہ اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت ہے۔ (۵)

یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ہر نبی کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت دی ہے وہ اسطرح سے عبادت کرنے کی ہدایت ہے۔ (۶)

۱۔ فتح الباری جلد ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۲۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۳۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۴۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۵۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۶۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔

۷۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۸۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۹۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۱۰۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۱۱۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۱۲۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔

۱۳۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۱۴۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۱۵۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۱۶۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۱۷۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۱۸۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۱۹۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔ ۲۰۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۲۷ (۴۷۷۴)۔

[illegible][illegible]

اگر کوئی مرد یہ دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کمال عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو کمال عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو کمال عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

”بے شک پریم کی باتوں میں اور نبیوں میں۔“ مایا پند یہ دھند میں ٹھیک ہے۔ اسے پادشاہ کے پاس (پیشے) ہوں گے۔“

امام ابن عربی رحمہ اللہ نے ابد و فرد سمجھنے کے ساتھ حضرت ابن عربی رحمہ اللہ جہاں سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے مریدوں اور دوست سے۔“ اس سے مراد ابن عربی ہیں۔

ابن عربی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عربی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ سے حضرت نافع بن ابی اسحاق رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھے لای جنتی ڈنھو کے بارے پڑے۔ تو آپ نے فرمایا: ”میرے مراد سچ اور کلام پیران ہے۔“ نافع نے عرض کی کیا اہل عرب اس میں کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ کیا تو نے لیبید بن ربیعہ کو نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے

مَلِكٌ يَدْفَعُ الْفَيْضَ فَفَقْهًا بُرَى فَلَا يَمُوتُ ذَوْبُهُ غَاوَرًا غَاوَا

”مجھے اس کا نام مل گیا۔“ توحس نے اس کے سپرد کو خوب وسیع کر دیا۔ اب وہ اس کفر ہونے والا اور سے نکالی جاتا ہے۔“

امام عبد بن حمید نے حضرت شریک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ جَلْبُوتُ وَفَقْهًا سے مراد باہمت اور جٹھے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر بن عیسیٰ رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت امام ربیعہ رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی: لَآ جَنَّتِ ذُنُوبُهُمْ اور آپ نے نبیوں کو منصوب (زیر کے ساتھ) پڑھا۔ اور ابوبکر رحمہ اللہ نے کہا کہ زہیر قریشی ذُنُوبُهُمْ پڑھتے تھے اور امروہ کی بیٹی تھیں۔

نیکم ترمذی نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَآ جَنَّتِ ذُنُوبُهُمْ سے منع فرمایا۔ جس میں فرمایا: ”بے شک اہل جنت ہر روز جہاد پر درجہ بخش ہوں گے۔ وہ ان پر قرآن پڑھے گا اور ان میں سے جو آدمی اس جگہ بیٹھے گا جو اس کے بیٹھے کی جگہ ہے۔“ یعنی موتیوں، باقوت، زہر درد اور سونے چاندی کے نمبروں پر اپنے اہل دل کے مطابق بیٹھے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں بھی اس طرح غلطی نہیں ہوں گی جس طرح اس کے ساتھ غلطی ہوگی۔ انہوں نے اس سے عظیم تر اور اس سے حسین تر کوئی شے بھی نہیں سنی۔ پھر وہ اپنی رہائش گاہوں کے جانب لوٹ جائیں گے اور اٹھالک ان کی آنکھیں غلطی اور تڑپاؤ ہوں گی اور وہ دوسرے دن تک اسی طرح رہیں گی۔“ (۱)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر موصول میں حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے: اِنَّا الشَّيْبَانِيُّ جَلْبُوتُ وَفَقْهًا کی تفسیر میں فرمایا: ”بے شک پریم کا رونا اور دشمنی میں ہوں گے۔“ (2)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ثور بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچا ہے کہ ملکہ قیامت کے دن موتیوں کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے اللہ تعالیٰ کے دوستو! چلو (یا لیلہ اللہ انظمو) (تو دو کہیں گے کہ ان؟ تو ملکہ کہیں گے: جنت کی طرف۔ پھر موتیوں کہیں گے: بے شک تم تو ہمیں ہماری منزل اور مقصد کے غیر کی طرف لے جا رہے ہو۔ تو ان سے پوچھا جائے گا: تمہارا استدھ اور بدی کیا ہے؟ تو وہ جواب دیں گے: حبیب کے ساتھ جیسے کی جگہ۔

امام ترمذی، ابن منذر، ابوالشیخ نے اظہار میں احاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردودہ اور بخاری رحمہم اللہ نے اہل میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سورہ مدثر صلی اللہ علیہ وسلم آؤنیک پڑھی اور وہ سب خاموش رہے۔ پھر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم پر یہ کلمہ سکوت رکھ دیا ہو، فقیہ میں نے یہی سورہ مدثر کی تلاوت کی کہ ات الہ پر چڑھی۔ تو انہوں نے تم سے احتجاجی فرمایا، روت اور مسکن جواب دیا۔ میں جب بھی اس آیت پڑھتا ہوں، فوجا بھی اٹھ کر پکارتے ہیں کہ یا نبی اللہ! تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب! تیری نعمتوں میں سے کوئی شے بھی مجھ سے ہم جھلاتے ہیں۔ پس سب تشریفیں تیرے سے ہیں۔ "لا ہنسیٰ یٰ قیل یٰ نعلک زینا نکلیت فاک الخند" (1)

امام یازدہ ابن جریر وابن منذر و ابوالفہلی نے افراد میں، ابن مردودہ اور خطیب نے تاریخ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن مردودہ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ پر سورہ مدثر پڑھا کر دیا۔ تو وہ خاموش رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہے میرے لیے کہ میں تم سے زیادہ مسکن اور خوبصورت جواب دہت کو اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کرتے ہو؟ سن رہا ہوں؟ جب میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر پہنچا: یٰٰنٰ اٰی الٰہِ رَبِّکَما تَسْتَلٰکِی (2) تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! تجی کی نعمتوں میں سے کوئی شے مجھ سے نہیں ہے جسے ہم جھلاتے ہیں۔ پس سب تشریفیں تیرے سے ہی لیے ہیں۔ (2)

امام علامہ بخاری رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر شے کے لیے عروسی (دہن) ہے اور عروسی القرآن سورہ الرحمن ہے۔ (3)

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ حمد و اذا دعت الارض اور نور الرحمن کے قاری کو کلکوت السموات والارض میں سنا کہ النور (جنت الفردوس) کا کھنکھانہ پکارا جاتا ہے۔ علامہ بخاری نے کہا ہے یہ روایت ضعیف ہے۔ (4)

امام احمد نے حضرت ابن زید سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی پہلی مفصل سورہ الرحمن ہے۔ (5)

امام ابوداؤد اور بخاری رحمہما اللہ نے سنن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے آپ سے کہا: میں نے سورہ مفصل ایک رکعت میں پڑھی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا یہ اس شعر کی طرح ہے۔ بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس قسم کی (دوسو تیس ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک رکعت میں سورہ الرحمن اور سورہ نجم اور ایک رکعت میں انشربت اور الحاق۔ کبھی سورہ طہ اور زلزلات ایک رکعت میں لکھی "اٰیٰا و قعۃ انوارۃ" ایک رکعت میں اور عم اور المرسات ایک رکعت میں سورہ دخان اور اٰل انشربت اور ایک رکعت میں۔ سال سال اور سورہ النازعات ایک رکعت میں، اور کبھی سورہ ویل لکھتے اور سورہ یحییٰ ایک رکعت میں (تلاوت فرمایا کرتے تھے) (6)

1۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 329 (329) دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 490 (249) دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ سنن ابوامام احمد، جلد 1، صفحہ 112 (112) دارالکتب العلمیہ بیروت

4۔ سنن ابوامام احمد، جلد 3، صفحہ 32 (32) دارالکتب العلمیہ بیروت

5۔ سنن ابوامام احمد، جلد 3، صفحہ 32 (32) دارالکتب العلمیہ بیروت

6۔ سنن ابوامام احمد، جلد 3، صفحہ 32 (32) دارالکتب العلمیہ بیروت

”وہ بات کی جڑوں کے ساتھ آرامت کیا گیا ہے۔ جب کہ اس میں ہرگز پیدا کرتی ہے ساری کی طرح وہی کے سبب وہ تیرا چند رہے۔“

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم سے مراد انسان کے تارک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مراد راست ہیں۔ ان میں سے ہر اولیٰ نجات و شام بہہ دیتا ہے۔ (1)

ابن جریر و ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ وَوَعَدَ الْفُتُورَانِ (2) سے مراد عدل ہے۔ (2) امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ اَلْوَلِيُّ الْفُتُورَانِ (3) کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو عدل کو چھپ کر تو یہ چھپ کر رہے کہ تیرے ساتھ عدل کیا جائے اور اپنا بیان چھپ کر دیکھنا کہ تیرے لیے آپ قول چھپا دیا ہے۔ کیونکہ عدل انصاف کی گواہی کی صلاح کرتا ہے۔ (3)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو وزن کرتے دیکھا کہ اس نے اسے ایک چوبی جھکا دیا۔ تو آپ نے فرمایا: لِسَانُ الْفُتُورَانِ (4) (تراژ کا وہ حصہ جو تولیے وقت ہاتھ میں رہتا ہے) کو سیدھا کر۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَ اَقْبِسُوا لَانْفُسِكُمْ بِالْقِسْطِ۔ (4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَ اَقْبِسُوا لَانْفُسِكُمْ بِالْقِسْطِ سے مراد یہ ہے کہ تم انصاف کے ساتھ لسان انہیز ان کو ٹھیک رکھو۔

امام قرطبی اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَ اَلَا تَرْضَى وَ وَضَعْنَا لِلْاَنْفُسِ مِنَ الْاَنَامِ سے مراد لوگ ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین و گویں کے لیے بے آگاہی ہے)۔

امام ابن جریر و ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے آپ ہی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لِلْاَنْفُسِ سے مراد حقوق ہے۔ (5) وہ عسقی اور ظہرائی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ادریس رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ وَ وَضَعْنَا لِلْاَنْفُسِ کے بارے میں بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: انا مام سے مراد مخلوق ہے۔ اور ہر گروہ اور دنیا میں میں چھ سو سمندر میں ہیں اور چار سو خشکی میں۔ تو نافع نے عرض کیا: کیا اہل عرب اس معنی سے واقف ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے یہ کہہ کر نہیں سنا؟ دیکھتا ہے:

فَاِنْ تَسَالَيْتُمْ مِنْ نَخْلٍ فَاْتَا عَصَا فَيَرِي مِنْ هَذَا الْاَمَامِ الْمُسَخَّرِ

”جس کو تو تم سے چمچے کہ ہم کن میں۔ سے ہیں؟ تو بے شک ہم اس مسخر شدہ مخلوق کی چڑیاں ہیں۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ الانام سے مراد ہر ذی روح شے ہے۔ (6)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لِلْاَنْفُسِ سے مراد ہر ذی

1۔ تفسیر طبری، 4: 2، آیت 2، 3: 136، دراج، معارف اسلامی، بیروت 2۔ عینا جلد 27 صفحہ 138 3۔ عینا

4۔ عینا 5۔ عینا جلد 27 صفحہ 139 6۔ عینا

شے بہ ہر مہین پر ایک بار ملتی ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **وَلَا تُرْضُ وَشَعْبًا وَلَا قَابِلًا وَلَا كَاتِبًا** ہے اور ان دونوں نے محکم کی بی بی واس کے لیے زمین کو یہ قرار دیا: (۱۱)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت آئی ہے کہ **ثَلَاثُ أَلَا كَاتِبَةٍ** سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: **وَإِنْ تَقَطَّعَتْ** سے مراد گندم کے پتے ہیں۔ (۱۲)

امام ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **وَإِنْ تَقَطَّعَتْ** سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ (۱۳)

امام ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **وَإِنْ تَقَطَّعَتْ** سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ (۱۴)

امام ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **وَإِنْ تَقَطَّعَتْ** سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ (۱۵)

امام ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **وَإِنْ تَقَطَّعَتْ** سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ (۱۶)

امام ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **وَإِنْ تَقَطَّعَتْ** سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ (۱۷)

امام ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **وَإِنْ تَقَطَّعَتْ** سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ (۱۸)

امام ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **وَإِنْ تَقَطَّعَتْ** سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ (۱۹)

- | | |
|---|---|
| 1- ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَإِنْ تَقَطَّعَتْ سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ | 2- ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَإِنْ تَقَطَّعَتْ سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ |
| 3- ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَإِنْ تَقَطَّعَتْ سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ | 4- ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَإِنْ تَقَطَّعَتْ سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ |
| 5- ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَإِنْ تَقَطَّعَتْ سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ | 6- ابن جریر اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَإِنْ تَقَطَّعَتْ سے مراد انجور، کھجور، کھجور کا بیج کا دانہ ہے۔ |

[illegible]

اللہ تعالیٰ کی جانب سے آئے ہے۔ **بِیِّنَاتٍ** یعنی باریک و دقیق اور باریک بینی سے دیکھ کر اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے کی جانب نکلتا نہیں ہے۔ **مُتَمَّعَاتٍ** یعنی پُر اور نہ ٹھیک اور نہ کمالی شے کی جانب جو محتاج ہے۔ (۱)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عمر بن عبد اللہ سے بیان کیا ہے: **مَنْ رَأَى الْبَغْضَيْنِ يَتَّقِي** اللہ تعالیٰ نے دونوں روایوں کا منہ ملا کر **بِیِّنَاتٍ** اور **مُتَمَّعَاتٍ** دونوں نے اور بیان اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہی (۲) ہے۔ ان میں سے ایک دوسرے کی جانب نکلتا نہیں ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت حسن بن علی علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ **الْبَغْضَيْنِ** سے مراد کفار اور کفر کا دوسرا ہے۔ (۳)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **الْبَغْضَيْنِ** سے مراد غرض اور غرض اور کفر کا دوسرا ہے۔ (۴)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **مَنْ رَأَى الْبَغْضَيْنِ** سے مراد آسمان کا دریا اور زمین کا دریا ہے۔ **يَتَّقِي** غریب یا دور سے بھاگنے کا ہے۔ (۵)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **الْبَغْضَيْنِ** سے مراد بحر لہر اور بحر کا دوسرا ہے۔ (۶)

امام ابن ابی مہزم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **بِیِّنَاتٍ** ہر دو چیز کا **بِیِّنَاتٍ** کا معنی ہے کہ دونوں کے درمیان اتنی دوری نہ رہے کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی جانب تجاوز نہیں کر سکتا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی علیہ السلام نے فرمایا: **بِیِّنَاتٍ** ہر دو چیز کے درمیان دوری اور میان تمام آواز اور کلام ہے۔ **يَتَّقِي** کا معنی ہے کہ وہ نہیں قریب کر دیتے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان دونوں کے درمیان جرم اور خشکی کی تفریق ہے۔ **بِیِّنَاتٍ** وہ خشکی پر تہہ و ٹھیک نہ رہے اور نہ ان میں سے ایک دوسرے پر تجاوز کرتا ہے اور نہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو تجاوز کرنے والا ہو جائے۔ جس اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اس کی قدرت و اختیار اور اس کی عظمت و جمال کے سبب ان میں سے ہر ایک دوسرے سے جدا ہو گیا ہے۔ (۷)

امام عبد الرزاق، ابن ابی مہزم رحمہما اللہ نے حضرت حسن بن علی علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ **بِیِّنَاتٍ** کا معنی ہے کہ وہ لوگوں پر ظاہری نہیں آتے۔ (۸)

1. تفسیر طبری ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶، تفسیر ابن جریر ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶
2. ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۷، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶
3. ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶
4. ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۷، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶
5. ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶
6. ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۷، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶
7. ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۷، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶
8. ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۷، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۵۵-۱۵۶

امام عیسیٰ بن ماریہ رحمہ اللہ حضرت عامر بن عبد اللہ سے بیان کیا ہے کہ انجواہا تفسیلتہ مردہ ہیں۔
 امام عیسیٰ بن ماریہ رحمہ اللہ نے کہا میں غلط ہے میری اور میری والدہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ
 وہ اس نے نہ اس سے جی جی سے کہہ سکتے تھے۔ تو اس سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ یہ آیت انجواہا تفسیلتہ
 انجواہا تفسیلتہ کا تفسیر نکالنا صحیح ہے۔

امام عیسیٰ بن ماریہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ سے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں پڑھتے تھے کہ
 انجواہا تفسیلتہ فی النہج تو قرأت ہے الدعاءات۔ اٹھنی (وہوحدہ) مطلق (شیں کے کمرہ کے ساتھ) پڑھتے تھے۔
 امام عیسیٰ بن ماریہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت امش یہ آیت پڑھتے تھے۔ انجواہا تفسیلتہ یعنی الیہود۔ صحرا
 امام عیسیٰ بن ماریہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عامر بن عبد اللہ ان کی قرأت وہو ان غریبوں سے کرتے تھے۔ یعنی
 شیں کے نیچے کمرہ بھی پڑھتے تھے اور ان کے اوپر تھیں۔

رشاء آراہی ہے: **يُحْكَمُ عَلَى الْوَجْهِ الْآخِرِ**

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت شعیب رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ جب قویہ بیت پڑھے۔ **يُحْكَمُ عَلَى الْوَجْهِ الْآخِرِ** تو
 اس پر واقعہ کر۔ ماموش نہ ہو جب تک کہ یہ آیت مانتا نہ پڑھے تو یہی **يُحْكَمُ عَلَى الْوَجْهِ الْآخِرِ** کہتا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ امام ابوہریرہ اور عیسیٰ بن ماریہ رحمہ اللہ نے اس دعا کے الفاظ میں
 بیان کیا ہے کہ **يُحْكَمُ عَلَى الْوَجْهِ الْآخِرِ** میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس کا معنی ہے **يُحْكَمُ عَلَى الْوَجْهِ الْآخِرِ**
 کا اللہ (مناصب عظمت و کبریائی) اور۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
 اس آیت پر مجرم ہے کہ جو اس آیت پر پہنچا یعنی **يُحْكَمُ عَلَى الْوَجْهِ الْآخِرِ** اور **يُحْكَمُ عَلَى الْوَجْهِ الْآخِرِ** کیونکہ اس نے
 اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے گریہ اور کالی ہوئے اور چہرہ قدرت کے وسیلے سے التجا کی ہے۔ اور یہی ہے اللہ تعالیٰ کے الفاظ یہ ہیں کہ
 اس نے التجا کی ہے اس چہرہ قدرت کے وسیلے سے جو باقی رہے والا اور صلیب اٹھل ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ہے: **يُحْكَمُ عَلَى الْوَجْهِ الْآخِرِ**

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ کے بندے اس سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اوقات کی ابتداء کرتے ہیں مانتے ہیں۔ (۱۵)

امام عیسیٰ بن ماریہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا مفہوم ہے کہ جو
 آسمانوں کے مکیں ہیں اور رحمت کی التجا کر رہے ہیں اور زمین میں رہنے والے حضرت اور رزق طلب کرتے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ مالک اہل زمین کے

امام علیہ علیہ السلام اور ان کے شیخ رحمہم اللہ نے حضرت ابو مسرور رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ قرأت کا مطہر ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ دونوں میں ایسے چاہتا ہے شکل و صورت بناتا ہے، ایسے چاہے عزت سے سرفراز کرتا ہے اور نیسے چاہے اذیت لیا جاتی ہیں کر دیتا ہے اور وہی قیامت کو ربانی دلاتا ہے۔

امام محمد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے: وہ آئینہ جلوں کو چہرہ فرماتا ہے، دوسروں کو موت دیتا ہے، انہیں رزق مہیا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی خدمت فرماتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حید بن جبہ قرطبی رحمہ اللہ جو کہ تابعین میں سے ہیں سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ غلاموں کو آزاد دلاتا ہے، دوسروں کو سزا دے کر ان کو غلام بن کر دیتا ہے (وہ شہید اور سخت عذاب دیتا ہے) اور وہ رب تکبر والوں کو (بے شمار عذاب و عذاب فرماتا ہے۔

امام حمید بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کل یوم یوم فی شان کے تحت فرمایا کہ کوئی ایک کام دوسرے کام سے اسے تھک مشغول نہیں کر سکتا۔

حمید بن حمید ازراہی ترجمہ کرنے حضرت کا یہ روئے اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لازم دنیا میں سے ہر دن دعا مانگنے والے کی دعا قبول فرماتا ہے، تکلیف اور سمیٹ کر دے اور فرماتا ہے، وہم مضطر اور محبور، نہان کی فریاد کو قبول فرماتا ہے اور مٹا دیتا ہے (۱)۔

سَفَرُهُ لَكُمْ أَيْهَ الثَّقَلَيْنِ ۖ فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا تُكْذِبِينَ ۖ يَعْشُرُ
الْحِجْنَ وَالْإِثْمِ ۖ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْفَامِ السَّيْلِ ۖ وَ
الْإِنْرَاضِ فَانْفُذُوا ۖ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَنِ ۖ فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا
تُكْذِبِينَ ۖ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ شَوَاطِلَ مِنْ ثَآلِثٍ أَوْ رُبَاعٍ ۖ فَلَا تُدْفِقُونَ ۖ
فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا تُكْذِبِينَ ۖ قَوَادِ انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً
كَالْبَحْرِ ۖ فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا تُكْذِبِينَ ۖ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ
دُثْرِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ۖ فَيَأْتِي الْآءَ رَبِّكُمَا تُكْذِبِينَ ۖ يُعْرِفُ
الْمُجْرِمُونَ بِسِيمِهِمْ ۖ فَيَوْمَئِذٍ بِالشَّوَاصِمِ وَالْأَقْدَامِ ۖ فَيَأْتِي الْآءَ
رَبِّكُمَا تُكْذِبِينَ ۖ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكْذِبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۖ

مے دو گئی رات گزارے کی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے یہ بھی ٹھہر جائے گی۔ (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شخص اس سے مراد ہے۔ تاہم اب اس کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ (2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ﴿كَانَ مَقَامًا﴾ میں تشبیہ سے مراد جن دس جہنمی اے جن دس اچھا بھی نہ کر سکیں۔ (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ﴿وَنُزِّلَتْ﴾ سرخ ہوتا ہے۔ یعنی جب آسمان پھٹ جائیگا تو سرخ ہو جائے گا۔ اور ﴿كَانَ مَقَامًا﴾ سے مراد سرخ چیز ہے۔

فہام قرطبی، مسعود بنی منصور، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿كَانَ مَقَامًا﴾ اور گھوڑے کے رنگ کی مثل (سرخ) ہو جائے گا۔ (4)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب آسمان پھٹ جائے گا تو وہ سرخ جانور کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ (5)

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو الجوزاء سے بیان کیا ہے کہ ﴿وَنُزِّلَتْ﴾ سے مراد گلاب کے پھول کی طرح ہے۔ اور ﴿كَانَ مَقَامًا﴾ کا معنی ہے جس کی صفائی کی طرح۔ کیا تو نے عربی کو یہ نہیں سنا: الجمل الودی کہ جمل کا معنی گلاب کا پھول ہے۔

امام ابوالفتح رحمہ اللہ نے اعظمیٰ میں حضرت عطاء رحمہ اللہ سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ آسمان کا رنگ زردی میں گلاب کے تیل کے رنگ کی طرح ہو جائے گا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ آسمان آج بڑے جیسا کہ تم، گھیرے ہو اور قیامت کے دن اس کا رنگ (سراپکا ہو گا)۔ (6)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ﴿كَانَ مَقَامًا﴾ کا معنی ہے تیل کی طرح۔ (7)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ معنی بیان کیا ہے کہ آسمان تیل کے صاف ہونے کی طرح صاف ہو جائے گا۔ (8)

محمد بن نصر بن نعمان بن عامر غسانی سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک نوجوان کے پاس سے گزرے جو یہ پڑھ رہا تھا: ﴿لَا تَشْعَبُ السَّمَاءُ بِمَا تَغَشَّىٰ مِنْ دُخَانٍ﴾ تو آپ ﷺ نے اس پر کئی طاری ہو گئی اور آنسوؤں نے اس کا گھا

1۔ مصنف: ابن ابی شیبہ، جلد 17، صفحہ 373، 1847 (مکتبۃ اہل بیت، بیروت)۔

2۔ تفسیر طبری، ذریعۃ التعلیل، جلد 27، صفحہ 183، مدار ما یقرات العربی، بیروت 3۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 184

8۔ ایضاً

5۔ ایضاً

9۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 165

8۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 165

7۔ ایضاً

یہ فرمایا۔ و درود دعا دیا۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا اس دن نونہ کا رکاز دیکھا جس دن آ۔ ان چھت چائے کا؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ لو جو ان چھت چائے کی حق کے استحقاق میں بڑی زبان بند تھیں۔ ہر دن کے ساتھ ماکہ لگائیں۔ ان کے پاس ہیں۔ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ آپ نے قَوْلُ مَهْدِلَا یُثْمَلُنْ غُلٌّ وَثَمْنُہِ رَسُلٌ وَلَا جَانِثٌ کے تحت فرمایا: ان سے یہ مال نہیں کرنے کا کیا تم نے یہ یہ عمل کیا ہے ہیں؟ کیونکہ وہ خود ان سے زیادہ ان میں جانتا ہے۔ بلکہ وہ کچھ کہہ گا۔ تم نے یہ عمل کیا کیا ہے؟

اما اس آیت میں جو یہ ترجمہ لکھنے نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت کے تحت فرماتے ہیں : میں ان سے ان کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھوں گا اور نہ ان میں سے بعض سے بعض کے بارے میں سوال کروں گا۔ اور یہ ارشاد ہی قول باری تعالیٰ کی شکل ہے وَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ دَفْوِئِهِمْ تَبْعُ ثَمُونًا (اتقصص) (اور تمہیں در یافت کیے جائیں گے پھر تمہوں سے ان کے جنازہ کے بارے میں اس بارگاہ کی شکل ہے وَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ أَصْحَابِ الْغَيْبِ (البقرہ) (اور آپ سے باز پرس نہیں ہوگی ان دور جہوں سے غفلت ہے) (۱)۔

اِس جرمِ بدوید محمد اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی شخص کو سزا دیا جائے گی کہ اس کی مغفرت کی جائے گی اور مسلمان اپنا مثل (اجہام) قبر میں ہی رکھ لیتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ عَنْ ظُلْمٍ وَاسْتِغْفَارُهُمْ**۔

امام آدم بن ابی ایسیک، محدث بن سعید، ابن جریج، ابان، صفور اور سقانی نے شارب الا بیان میں مذکور آیت کے تحت جن میں حضرت علیؓ کا بارگاہ اقدس سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ملائکہ حرم سے اس میں نہیں کریں گے بلکہ وہ انہیں ان کی بیعت خانوں سے بچان میں آئے۔ (2)

امام ہناد، محدث بن سعید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یَعْنِي أَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ هُنَّ رُسُلُ مَعْنَاهُمْ کے تحت حضرت شہاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو کسوں کو ان کے چہروں کی سبائی اور ان کی آنکھوں کی نیابت سے بچان لیا جائے گا۔

انسان مٹانے کے ذکر کیا ہے کہ اس کی حرکت سے کبھی کہ خبر مومن کو چہرہ کی سیاہی اور آنکھوں کے ٹپٹا ہونے سے پہچان جائے گا۔
 بنی امیہ کا نام مابین سرحدی نے البعثہ و اشتر و میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے
 فِیْئُوْهُ خَدَّیْہِ بِالْمَیْمُوْنِ قَدْ نَافَرَیْہِج سے تحت فرمایا: نہ بانیہ (جہنم کے دار و ستے) ان کی پیشانی کے بالوں اور ہانگوں سے انہیں
 پہچان لیں گے اور انہیں اکھٹار کے انڈے توڑ کر اس طرف جہنم میں ڈالا جائے گا جس طرح کنڈیاں توڑ کر تھوڑیں چھینکی جاتی ہیں۔
 امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت شاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فرشتہ ان میں سے قیب کی پیشانی کے بال
 پکڑے گا اور اسے ان کے قدموں کے ساتھ ملا دے گا۔ پھر اس کی پچھتوڑ دے گا اور پھر اسے آگ میں پھینک دے گا۔

اما رہا در صراحتہ اللہ نے اربعہ میں اسی ذیت سے غنیمت میں حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول پر کیا ہے کہ وہ فرشتہ بیٹے کے پیچھے سے اس کی پیشانی اور پاؤں کو انکبہ دفعہ میں اکٹھا کرنے کا۔

اور ہم ہر ذوق و ذوق نے مصنف میں کہہ کے ایسا آؤں سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ میں نے مہر مبین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آپؐ پر ایسی سات مہر تھیں کہ اگر آپؐ کسی کے لیے شفاعت کے لیے کہیں ہوں گے تو آپؐ رضی اللہ عنہا نے ہر بار دُعا فرما دیا اور یہ تھیں میں نے آپؐ سے سنا ہے کہ اس کے بارے میں جو آپؐ نے فرمایا ہیں ہمیں وقت بیک وقت یاد آتی ہیں۔ اس کی اور اس وقت جو میرے مفید اور خوش ہوں گے وہ ہمیں چیرے سیارہ سات اور چلے میرے کھوار کی اعجازی طرح تیر کی ہے کہ اس کی اور اسے کہہ کر آپؐ نے فرمایا ہے کہ (آگ) کے انکار سے کسی شخص کو جانے نہ دیں۔ جس سوئی تو اس سے نہ کہہ جائے گا اور وہ اسے کوئی نقصان اور ضرر نہیں دے گی۔ انہیں معاف جب اس پر چلے گا تو سب درمیان میں پہلے کہ تو اس کے پاس میں کا لیا چھوے گا اور وہ اپنے ہاتھوں سے پاؤں تک جو گرے گا۔ تو کیا تو نے ایسا آؤں کو دیکھا ہے جو گئے پادریوں سے۔ پھر اسے کانٹا لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پاؤں سے پار گئے کے قریب ہو جاتا ہے۔ تو یہ کہہ دیا ہے ہاتھوں سے اپنے پاؤں کی جانب دھکے گا۔ تو جہنم کا دار و مدار سے پیشانی کے باؤں سے پکڑتے ہوئے مارے گا اور اسے جہنم میں بھیجے دے گا۔ وہ اس میں پھیل کر ہر کسی سے گناہ چھام کے گا۔ میں نے پھر یہ سنا کیا اس لیے کہ جو انسان نے کلمہ آخری پڑھا اس پر پانچ بھاری اور سونے کی انشیاں کام ہوا لاجہ لگا۔ جس میں دن مجرم اپنے بچوں سے بچانے جائیں گا اور انہیں پکڑ کر لے جائے گا پیشانی کے باؤں سے اور انہوں سے۔ ۱۱۔

امام ابن مردودہ اور سفیہ رحمہما اللہ نے معاذ بن ابراہیم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا ہے کہ: ہر قسم کی بات جس کے بہت قدرت میں میری زبان ہے تحقیق میں کو پیدا کیے جانے سے ایک بار اس میں پہلے اس کے ذہن سے پیدا کیے گئے اور ہر روز اس کی قوت اور طاقت میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ انہیں پکڑ لیں گے جنہیں انہوں نے پیشانی کے باؤں سے پکڑا ہے۔

امام ابن جریر رحمہما اللہ نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپؐ نے بطن چھو لیا کہ تحت فرمایا: ہر گرم پانی جس کی گرمائش اپنی اللہ کو پہنچے ہوگی۔ (2)

ابن طبری رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت زید بن زرق رحمہما اللہ نے انہیں بتایا کہ چھو لیا کہ مضموم ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: وہ گرم پانی جس کا پکنا اور گرمائش اپنی اللہ کو پہنچے ہوگی سورۃ نوح نے کہا: کیا عرب سے مٹی کو جانتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے مادی زبان کو نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

وَيُخَفِّضُ بَلْعِيَّةَ عِلْدَاتٍ وَنُحَالٍ
رَبِّهِمْ نَحْمِي مَنْ يُجِيعُ الْغُلُوفَ أَفْئِ

"وہ (اللہ) کو خفایاں کاٹتا ہے کہ اس نے جو کچھ کہہ دیا ہے ان خطبات کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ عین کی تم گھراؤ خوراک میں سے انتخاب کرے اور اس سے ہر چیز کو بے اثر کرے۔"

1۔ معنی میرا دل (جلد 10، صفحہ 77) اور مکتبہ علمیہ بیروت

2۔ ترجمہ میرا دل (جلد 10، صفحہ 251) معنی علمیہ بیروت

3۔ ترجمہ میرا دل (جلد 10، صفحہ 168) اور مکتبہ علمیہ بیروت

۱۔ یہودیوں کا یہ زور نہیں کہ انہوں نے حضرت قیامیؑ کو بھی قتل کیا ہے۔ یہودیوں کا یہ خیال ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے، انہیں ہی اللہ تعالیٰ کے لیے بنایا ہے۔ انہیں ہی اللہ تعالیٰ کے لیے بنایا ہے۔ انہیں ہی اللہ تعالیٰ کے لیے بنایا ہے۔

امام محمد بن حنفیہ اور اس کے برادرِ رحمۃ اللہ نے حضرت خاندن سرمدی علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ نیکون خلیفہ بنی ہاشم کا مفہوم ہے اگر کسی نے خلیفہ بنی ہاشم کا کوئی منہج نہ کیجے تو وہ (2)

۱۰۔ وہ نبی سید المرسلین علیہ السلام سے پہلے آیا ہے کہ یقین جیہوہم یہو سے مراد اہل آسمان ہے اور
اسخانی جنت حرم ہے۔

ہام جہاد چاہیو اور اس کی ضرورت کے مندرجہ ذیل ہیں: ۱۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس سے مراد وہ ہے جس کی طرف اللہ عزوجل کا علم تعلق ہو۔ (۱)

وَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جُتُّهُ ۖ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾
أَفَتَأْتِي بِنِجْمٍ أَوْ بِنَارٍ ۖ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾
فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۖ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿١٢﴾
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿١٣﴾
فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَأْكِهَةٍ زَوْجَانِ ۖ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿١٤﴾
مُعْجِنِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَرْقٍ ۖ وَجَنَّةُ
الْجَنَّةِ دَانٍ ۖ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿١٥﴾

اور جو مانتے اپنے رب سے، وہ روکنا ہوتے تو ان کو دوزخ میں گئے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتے، دونوں ہاتھ پھیرنا، انہیں روکنے میں ہے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتے۔ دونوں ہاتھوں میں روکتے ہو ان کے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتے۔ ان دونوں ہاتھوں میں ہر لمہ کے میوہ کی ... (مشہور روایت) پس (اے جن! انہما!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتے، وہ تمہارے لئے بنائے ہوئے ہیں، جو تمہارے لئے ہے، اور انہما! انہوں نے ہر لمہ کے میوہ کو جھٹلاتے، پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتے۔

ہم اس اہم واقعہ سرانجام کے حضرت ابن شوزبہؓ سے یہ سن کیا ہے کہ آیت طہیر ولین خائف مقام نہ پہنچے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے خائف کو دیکھے اور اس کو دیکھ کر نہ کہے کہ اے اللہ! اس کو دیکھ کر میں ڈر گیا ہوں تو اس کو اللہ تعالیٰ سے دس سال کا اجر ملے گا۔

ابو سعید انی رقبہ دارا و شیعہ زہرا علیہا السلام نے اظہر من الشمس حضرت علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک روز ان کی واپس قیامت میں ان جنت اور دوزخ ملا کر کے ٹھیکس بنا دیئے تھے ان لوگوں کو علیہ السلام پہنچا کر ان

کے اڑنے، سورج کے چمکے جانے (یعنی بے نور ہونے)، اور ستاروں کے ٹکھرنے کے بارے میں خود انکار کرتے تھے۔ پھر فرمایا: میرے لیے یہ سب بے فائدہ تھا کہ میں اس سزا سے جس سے بڑھ کر ہوتا چڑھتا ہوں نہ ہوں آتے اور مجھے ٹھہراتے اور میں یہ اللہ کا کیا جانتا تھا کہ یہ آیت کہ یہ سب نازل ہوئی: **وَلَمَّا خَالَفَتْ ظُهُورَهُمْ مُّجَاهِدُونَ ۖ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِن هَٰذَا الْغَضَبِ الَّذِي تَتَّبِعُونَ عَنْهُ يَهْبَهُ فَكُلُّنَا ۖ وَلَئِن لَّمْ أَفْضِلْ فَلَوْلَا هَٰذِهِ الْآيَةُ** (فَقَالُوا ذُوَاتُ الْقُوَى كُنْتُمْ تُحْسِنُونَ)

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے تحت بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ان مومنوں سے جنت کا اجر فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دور و درگزر سے ہونے سوارے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل ادا کیے۔ (۱)

امام ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو ذرا الجھڑا ہے تعزیری اختیار کیا۔ تو خدا کے (دور نے والا) کہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر اٹھے اور اس کی نافرمانی چھوڑ دے۔ (۲)

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ہذا، ابن ابی الدنیاء، النعمانی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے جو مصیبت وارد گناہ کا قصد کرتا ہے۔ پھر اسے اس کے سامنے کھڑے ہونا پڑتا ہے تو وہ اس سے اور بہت بڑا ہے۔ (۳)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے جو اس مقام سے ذرا جس پر اللہ تعالیٰ ہے

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی الدنیاء اور یسعی نے شعب الایمان میں اسی آیت کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور گناہ کو بھول دیتا ہے۔ (۴)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: یہ قلم مومنین اس مقام سے ڈرتے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے کھل کیے اور رات دن انہوں نے اسی کے لیے کوشش کی اور مشقت اٹھائی۔ (۵)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب وہ گناہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے ذرا خوف سے اس سے رک جاتا ہے۔ (۶)

عبد بن حمید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ: اگر باغ اس کے لیے ہیں جو یہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عقیل بن تمیم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت اس کے بارے میں نازل ہوئی جس نے کہا: تم کہتے آگ کے ساتھ جلاؤ تاکہ میں اللہ تعالیٰ سے قائب ہو جاؤں۔ یہ بات کہنے کے بعد اس نے رات دن ہمیں کہا: پس کلمہ تعالیٰ نے اس کی اس بات کو قبول کر لیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابن مسیح و یحییٰ نے نو اور لا اصول میں، نسائی، بزار، ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن منذر و بھاری

اللہ نے بعثت میں حضرت ابوسویٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیانات اطراف میں پاریں: ان میں سے ابوسویٰ سنانے کے ہیں کہ ان کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی باتیں آتی ہیں اور ان کے دلوں میں جو کچھ ان میں ہے سب وہ کہتا ہے۔ اور وہ باغ و عدن کے ہیں کہ ان میں وہ جب آرائش کا سامان ان سے آتا اور وہ ان میں جو کچھ ان میں ہے وہ سب چاندنی کا ہے اور جنت عدن میں وہ ابوسویٰ قرآن کے بارے میں کہتا ہے: ایمان والے کفر یا فانی کی چادر سے کوئی چیز عاں نہیں رہی اور وہ سے اپنے چہرہ قدرے پالے ہوئے ہیں۔ (1)

امام ابن جریر، ابن ابی شیبہ اور ابن مردودہ نے حضرت ابوسویٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت عدن اور قرین دو جنتیں ہیں (ارمن) کے تحت حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ستر میں بارگاہ الہی کے ہے وہ جنتیں، ان کے ہیں۔ اور صاحب یمن (ابنیں نامہ) میں دلائل میں (پا جانے) کے لیے وہ جنتیں چاندنی کی ہیں۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، یزید بن عیینہ، ابن منذر، ابی نعیم اور آپ نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور ابی نعیم اور ابی نعیم نے بعثت میں حضرت ابوسویٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ مائیں کے ہے اور ان سنانے کے ہیں اور تاہم ان کے لیے وہ باغ چاندنی کے ہیں۔ (3)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت عیاض بن حمیر رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہا: آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَلَسَنَ حَافٍ مَّقَامَهُ جَنَّاتٍ دَافِرَةٍ لِّمَاءٍ دُرٍّ وَأَنْحَامٍ فِیْہِ اِنِّیْ مِنْ اَسْمَیْ کَ اَرْمَیْ سَاسَ کِیْ مَسَافَتِہِہِ۔ دونوں میں درخت ہیں۔ ان کی شاخیں انہماکی اور بصیرت اور مضبوط ہیں۔ ان کے درخت بھی انہماکی سے اور بلند ہیں۔ ان کی زمین انہماکی اور عظیم ہے۔ ان کی تختیں بھی قدر و منزلت والی ہیں اور ان کی درختیں والی ہیں۔ ان کی لہریں کھڑے والی ہیں۔ ان کی تیریں چاندنی ہیں۔ ان کی آوازیں گہرا اور اچھی ہے۔ ان کی برکت بہت زیادہ ہے۔ ان کی تندرستی طویل ہے اور ان کے پیرے اقدار ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک نوجوان تھا جو ہر ہفت سجد اور عبادت میں گھر بیٹھا تھا۔ جس ایک لڑکی اس کے ساتھ شوق کرنے لگی۔ وہ صورت میں اس کے پاس آتی اور اس کے ساتھ گفتگو کرتی۔ پھر اس کے نفس نے اس کے بے شوقی و محبت کی۔ تو وہ سسکیاں بھرتے کرتے رہنے لگا اور اس پر فتنی خانہ ہو گئی۔ اس کا بچہ اسے اپنے گھر لے آیا۔ جب اسے اتفاق ہوا تو اس نے کہا: اے چچا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور میری جانب سے انہیں سلام عرض کرو۔ پھر میری عرض: ان کی جزا کیا ہے جو اپنے رب کے دروازہ کھولنے سے انہیں اس کا بچہ لے گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معاملہ آگاہ کیا۔ نوجوان دو روز غم میں مبتلا رہا اور اس سے فوت ہو گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا: تیرے لیے

یاں ہیں میرے لیے وہ یاغی ہیں۔ (۱۰)

میں نے جو یہ کہی منہ اس کی تمام جسم اللہ نے اُخت میں میرے رضی اللہ عنہ سے یہ یاں کیا ہے کہ دُعا
الغالبۃ (۱۱) ہے اور یہ یاغی مختلف رنگ و رنگ کے۔ (۱۲)

میرے یہ میرے اُخت میں میرے سر پر میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔
میں نے میرے اللہ کے اُخت میں میرے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۱۳)

میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۱۴)
میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۱۵)

میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۱۶)
میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۱۷)

میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۱۸)
میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۱۹)

میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۲۰)
میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۲۱)

میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۲۲)
میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۲۳)

میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۲۴)

میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۲۵)

میں نے میرے حضرت محمدؐ کے لیے لکھ لکھتے ہیں کہ یہ ہے۔ (۲۶)

ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ (بھٹوں کے) کچھے صنعا سے زیادہ دودھ ہیں۔ (۱)
امام فریابی، عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد نے زوائد الجرح میں ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم، اور آپ نے اس روایت کو صحیح
قرار دیا ہے، ابن مردودہ اور ترمذی رحمہما اللہ نے البعث میں منقول علیٰ قولہما یحکمہما من البعثی نے تحت حضرت ابن
مردودہ میں منقول کیا ہے کہ تمہیں اس سے اندر دینی دے کی قرینہ تھی ہے۔ اس کا نام کرنا، دیکھا۔ (۲)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شہاک رحمہ اللہ مایہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ نے قرأت میں ہے
فَعَلِمَ عَلٰی قَوْلِهِمْ بَلَّغُوا بِهَا مِنْ رِشْتِهِمْ (تسبیح) دہی زبان کا لفظ ہے، مولے رحمہ اللہ حضرت ابن ابی حاتم سے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا
بَلَّغُوا بِهَا مِنْ رِشْتِهِمْ (کہ ان کے اسر قورنیم کے ہیں) ان کو ان کے خواہر کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہ اس طرح ہیں جیسے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَلَا تَحْكُمْنَ أَنْفُسَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَنْفُسُكُمْ (النساء: ۱۷) (کس نہیں جاننا کوئی شخص جو (اعتبار) سمجھا
کر رکھی تھی ہیں ان کے لیے جس سے آنکھیں بندھی ہوئی ہیں) (۳)

یوسف نے جلد میں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان کے خواہر خالصہ بنو کے ہوں گے۔ (۴)
امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ترمذی رحمہما اللہ نے، البعث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَجَدَ الْجَنَّةَ الْفُتُوحَ (۵) کے تحت فرمایا: دُرَجَاتُ سے مراد ان کا جمل ہے اور خانہ سے مراد ہے کہ وہ
غیر سے قریب ہوگا، حتیٰ کہ کمر اور نیچے (الاسباب) اس سے پائیں گے۔ (۵)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ان کا
جمل قریب ہوگا اور ان کے ہاتھوں کا جمل کا دور، نہ دنیا کوئی کا نداد پس نہیں لڑنے کا (یعنی جمل تک پہنچنے میں حائل نہیں ہوگا)
فرمایا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ منصور بن کریم صحابہ کرام نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
جان ہے، کوئی آدمی جنت کا کوئی جمل نہیں توڑے گا کہ ساتھ ہی وہ اس کے اندر میں آجائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی
جگہ اس سے بھرا دے چاہیے اور فرما دے گا۔ (۶)

فِيهِمْ قَصْرَاتُ الظُّرْفِ لَمْ يَطْمِئِنَّ رَأْسُ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ قِيَامِي
الْآءِ رَتَبًا تَكْنِي لِبْنٍ ۖ كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ قِيَامِي الْآءِ
رَتَبًا تَكْنِي لِبْنٍ ۖ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ قِيَامِي الْآءِ

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷، صفحہ ۳۳۹ (۳۳۹۵۳۲)۔ موطا، جلد ۲، صفحہ ۲۰۰۔

۲۔ تفسیر طبرانی، جلد ۲، صفحہ ۲۷، خط ۷۴، درامہ، الخزانة، لہذا، ۳۔ مینا

۴۔ ص ۲۸۱، جلد ۴، صفحہ ۲۸۱، ۲۸۱۔ ۵۔ تفسیر طبرانی، جلد ۲، صفحہ ۲۷، خط ۲۷۴۔ ۶۔ ص ۲۸۱، جلد ۴، صفحہ ۲۸۱، ۲۸۱۔

رَبِّكُمَا تُكْذِبَانِ ۝ وَ مِنْ دُونِهِمَا جَنَّاتٌ ۖ قُبَابِي الْآءِ رَبِّكُمَا
تُكْذِبَانِ ۖ مُذَاهِمَاتٌ ۖ قُبَابِي الْآءِ رَبِّكُمَا تُكْذِبَانِ ۖ فِيْهِمَا
عَيْنٌ نَّصَاحَتِي ۖ قُبَابِي الْآءِ رَبِّكُمَا تُكْذِبَانِ ۖ فِيْهِمَا قَدْ كِهَتْ وَ نَحْلٌ
وَمُرْمَانٌ ۖ قُبَابِي الْآءِ رَبِّكُمَا تُكْذِبَانِ ۖ

”ان میں پہلی ٹاہریں (خوریں) ہوں گی۔ جن کو نہ کسی انسان نے چھوا ہو گا ان سے پہلے اور نہ کسی جن سے۔ جس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ تو گویا قوت اور مرجان ہیں۔ جس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ کیا انسان کا بدلہ بجز انسان کے کچھ دے سکتا ہے۔ پس (ات جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور ان دو کے علاوہ دواور بارگاہی ہیں۔ جس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دونوں بہت سے سبز و شاداب۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں دو خوشے جڑ سے اعلیٰ و سبے ہوں گے۔ جس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں سے دو گے اور کچھ اور ہوں گے۔ جس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور باقی رحمہم اللہ نے ابعث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قُبَابِي الْقَوَافِ کا مفہوم ہے کہ وہ ٹاہریں جھٹلائے ہوئے ہوں گی اپنے خاوندوں پر۔ وہ ان کے سوا کسی کی طرف نہیں دیکھیں گی۔ قسم بخدا ان دو اونچی لوگوں پر اپنی رحمت اور احسان ظاہر کریں گی اور نہ ہی ان کے چہروں کی طرف دیکھیں گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ وہ مردوں سے اپنی ٹاہریں چٹکی کیے ہوں گی اور وہ اپنے خاوندوں کے سوا کسی کی طرف نہیں دیکھیں گی۔ (۱)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت جعفر بن محمد رحمہم اللہ سے دواپنے باپ کا واسطے سے اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اسی آیت کے تحت فرمایا وہ اپنے خاوندوں کے سوا کسی کی طرف نہیں دیکھیں گی۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اِنَّكُمْ تَكْفُرُوْنَ کا معنی ہے کہ انہوں نے انہیں نہیں چھوے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ کسی نے ان کے ساتھ وہی نہیں کی۔ (3)

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیت کے تحت فرمایا: جسے میں نے اسلام کی نعمت سے مالا مال فرمایا ہے اس کی جزا یہ ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں۔

امام عظیم ترمذی نے نوادر الاصول میں، بغوی نے اپنی تفسیر میں، روایحی نے مسند الفردوس میں اور ابن نجار نے تہذیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مذکورہ آیت کے تحت حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو جو تمہارے رب نے کہا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جس پر میں نے توحید کو قبول کرنے کا اعلان دیا کہ میں فرمایا کیا اس کی جزا جنت کے علاوہ بھی ہو سکتی ہے۔ (۱)

ابن نجار نے تاریخ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسے میں نے توحید کی نعمت و دولت سے نوازا کیا اس کی جزا جنت کے سوا بھی ہے۔

امام عہد بن مسعود، ابن مسعود، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس پر میں نے یہ اعلان فرمایا کہ اس نے دنیا میں کہا لا اِلٰهَ اِلَّا اللہ تو کیا آخرت میں اس کی جزا جنت کے سوا بھی کچھ ہو سکتی ہے؟

امام عہد بن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے کہا لا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کیا اس کی جزا جنت کے سوا کوئی ہو سکتی ہے؟

امام عہد بن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن کندی، ابو الفتح، ابن مردودیہ یسعی نے شعب الایمان میں اور آپ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورہ رضی میں مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی جو کافر اور مسلمان کے لیے فیصلہ کن ہے: قُلْ يٰۤاَعْلٰی حٰنَ اِلٰہِ الْاَعْلٰی حٰنَ (2)

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کافر اور مسلمان کے بارے میں نازل ہوئی۔

سعید بن منصور و عبد بن حمید، بخاری نے الامام میں، ابن جریر، ابن حنظلہ و یسعی نے شعب الایمان میں محمد بن حنفیہ سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت نیکو کار و فاجر کے لیے فیصلہ کن ہے (3)۔ یسعی نے کہا: یہ روایت مرسل ہے۔

امام خطیب نے تاریخ میں اسی آیت کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک طرف رکھ کا متوں ہے۔ اس کا پورا دلا سرا عرش کے پایوں میں سے ایک ہونے پر مبنی ہوا ہے اور اس کا نچلا حصہ ساتویں زمین کے نیچے جھلی کی پشت پر ہے۔ یہی جب بندہ کہتا ہے: لا اِلٰهَ اِلَّا اللہ تو دو جھلی حرکت کرتی ہے اور عرش کے نیچے وہ

۱۔ نوادر الاصول، صفحہ 215، درامہ، بیروت۔ 2۔ شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 525، (B154) دار الکتب العلمیہ بیروت۔

3۔ تفسیر طبری، سربراہ، جلد 27، صفحہ 17، دارالماہر، بیروت۔

ستون بھی حرکت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ عرش کو نور، تابے: ماکن ہو جاوے تو وہ عرش کو نہ ہے، نہیں۔ تیری عزت کی قسم! میں ماکن نہیں ہوں گا یہاں تک کہ تو یہ نہ کہنے والے کے ساتھ نہ کہ وہ عاف فرماوے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی معاف فرمادیتا ہے۔ (۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کی تحت یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے اچھے اور بیک

الحسن کے پس اس میں حق اور یقین کی جزئی اور کلی۔ (۲)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ذہیرا ذوقہما ہشتمین آیات۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے: یہ دونوں ان کے سوا ہیں جن میں نہ ہرگز جاری ہیں۔ امام بخاری، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ یہ روایت اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حدیثا قاضی بن کاسمین ہے وہ دونوں سرسبز و شاداب ہیں۔ (۳)

امام ابن ابی حاتم و محمد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ وہ دونوں اس بڑی اور شادابی کے سبب سیاہ ہونے کے قریب ہیں جو پانی کی کثرت کے سبب ہوتی ہے۔

امام قرطبی، دائن ابی شیبہ، ہناد، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ وہ دونوں انتخابی سرسبز و شاداب و درخشاں ہیں۔ (۴)

امام طبرانی اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے قول باری تعالیٰ حُلْدًا قَاضِیًا کے بارے میں ضروری کریم شریفی سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں سرسبز و شاداب ہیں۔

امام بخاری، عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے اسی کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ دونوں نہایت سرسبز و شاداب و پاک ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، ہناد اور محمد بن حمید نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بھی یہی معنی بیان کیا ہے۔ (۵)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حُلْدًا قَاضِیًا کا معنی ہے دونوں سرسبز ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی نقل کیے ہیں۔ (۶)

امام خطیب رحمہ اللہ نے المسکن والمغترق میں حضرت عمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حُلْدًا قَاضِیًا کا معنی ہے وہ دونوں سرسبز و شاداب ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابیہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ معنی بیان کیا ہے۔ وہ دونوں انتخابی خوش منظر سرسبز و شاداب و باغ ہیں۔ جب بڑی شہت اختیار کر جاتی ہے تو وہ سیاہی ماکن ہو جاتی ہے۔ (۷)

۱۔ تاریخی جلد ۱ صفحہ ۱۶۸

۲۔ تفسیر طبری، آیات ۲۷ و ۲۸ جلد ۱۷۸، دارالماہرات العربیہ، ۳۔ مینا جلد ۲۷ صفحہ ۱۸۰

۴۔ مختلف ابن ابی تیمر، جلد ۷ صفحہ ۳۴۰۳۳۴۱، مکتبہ القرآن مدینہ منورہ، ۵۔ تفسیر طبری، آیات ۲۷ و ۲۸ جلد ۱۸۰، ۶۔ مینا

امام عید بن حید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت یحییٰ بن جابر سے بیان کیا ہے کہ مُلْهُكَ مَثْنٍ کا معنی ہے کہ وہ دونوں (بزرگمندی کی شدت کے جب) سیاہ ہو گئے ہیں۔ (۱)

امام عید بن حید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد اور حضرت قمر بنی ہاشم رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں نے کہا مُلْهُكَ مَثْنٍ کا معنی ہے انتہائی بڑے کے جب دونوں سیاہ ہیں۔
امام مجاہد رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ علیہ سے بھی یہی معنی بیان کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت جابر بن زید سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے مُلْهُكَ مَثْنٍ کا معنی ہجر و گمراہی کیا۔ (2)
امام عید بن حید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ دو شخص جو جاہلی ہیں۔ وہ ان سے بہتر ہیں جو دونوں اہل رہے ہیں۔ اور عید بن حید کے الفاظ ہیں کہ وہ دو شخص جو اہل رہے ہیں وہ ان دو سے اچھے ہیں جو جاہلی ہیں۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مُلْهُكَ مَثْنٍ کا معنی ہے فیضِ نبوی یعنی ان میں دو چستے بہرے ہوں گے۔ (3)

امام عید بن حید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بڑی دشواری سے پانی کے دو شخص اہل رہے ہوں گے۔

امام مجاہد اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قمر بنی ہاشم رضی اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مُلْهُكَ مَثْنٍ کا معنی ہے وہ دونوں پانی سے اہل رہے ہیں۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ دونوں شخصے کشتوری اور مٹرے اہل رہے ہیں اور جنت کے گھروں پر اسی طرح چھڑکاؤ کرتے ہیں جیسے اہل دنیا کے گھروں پر بارش۔ (5)

امام ابن مبارک نے مازہ میں، ابن ابی شیبہ، عید بن حید، ابن جریر، ابن منذر اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے علیہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ وہ دونوں شخصے میروں کے خلفہ رنگوں کے ساتھ اہل رہے ہوں گے۔ (6)
امام ابن ابی شیبہ اور عید بن حید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رضی اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ دونوں شخصے خیر کے ساتھ اہل رہے ہیں۔ اور ابن ابی شیبہ کے الفاظ ہیں وہ وہ قسم کے خیر کے ساتھ اہل رہے ہوں گے۔ (7)

ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے ذکر کیا ہے کہ قُضِمَا قَاكُمَا تَنْخُلُ وَتَشَاكُلُ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ سب بچل ہیں۔ یعنی ان میں سے کچھ گھریں اور انار ہوں گے اور ہر قسم کے سب سے کی دوڑ دوڑیں ہوں گی۔

۱۔ تحفہ طبری، نزاعیت، ج ۱، ص ۱۸۰، ۱۸۱، احادیث اہل بیت

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱، ص ۱۸۰، ۱۸۱، (۳۶۳) مکتبہ الریان، بیروت

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۲۹، ۳۰، (۳۴۵) الریان

۴۔ تحفہ طبری، نزاعیت، ج ۱، ص ۱۸۰، ۱۸۱، (۳۴۵) مکتبہ الریان، بیروت

۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۲۹، ۳۰، (۳۴۵) الریان

۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۲۹، ۳۰، (۳۴۵) الریان

امام عبد بن حمید، حادث بن ابی اسامہ، اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہو اہل سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا جنت میں رہتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ اس میں سیست، کھجور ہیں اور انار بھی ہیں گے۔ پھر انہوں نے عرض کی: کیا اہل جنت وہاں اپنی طرح کھائیں کریں گے؟ میں عرض فرمایا: ہاں! دیکھنا میں کھائے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ جس سے اس سے دو گنا عرصہ کرنے لگے: کیا وہ قضاے حاجت بھی کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ نہیں بیٹے؟ تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان کے پیٹ سے براہیت ناک شے کو اکل کر دے گا۔

امام ابن مبارک، ابن ابی شیبہ، ہناد بن سری، ابن ابی الدنیا نے حدیث ثابت میں، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ نے احکمہ میں، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے اہلبیت و الشیخہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جنت کے کھجور کے درختوں کے کٹے ہوئے سبز زمرائے ہوں گے۔ غنیمت کاٹ لینے کے بعد باقی ماندہ جسے سرخ سونے کے ہوں گے اور ان کی شاخیں اہل جنت کا لباس ہوں گی۔ اہل جنت کے پکڑنے کے پورے انہیں سے بنے ہوں گے اور ان کے پھل ٹھڑوں کی شکل ہوں گے۔ (روح سے زیادہ سفید و شہد سے زیادہ شیریں اور کھن سے زیادہ نرم و ملائم ہوں گے اور ان میں غصلی نہیں ہوتی۔) (۱)

امام ابن ابی شیبہ، ہناد بن سری اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت سلمان سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹی سی شبنم کجڑی، اور پھر کہا: اگر تو جنت میں اس شبنم کی مثل بھی تلاش کرے گا تو تو اسے نہیں پائے گا۔ عرض کی گئی: تو پھر عمود اور دوسرے درخت کہاں ہوں گے ان کی جڑیں اور تنے صوفیوں اور سونے کے ہوں گے اور ان کے اوپر پھل لگا ہوگا۔ (۲)

امام ابن مردودہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی کھجوروں کے بارے میں ارشاد کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ان کی جڑیں چاندنی کی ہیں، ماندہ سونے کے ہیں اور ان کی شاخیں سبز ہیں اور ان کا پھل تروتازہ ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے، کھن سے زیادہ نرم و ملائم ہے اور شہد سے زیادہ شیریں اور صاف ہے۔ امام ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت کا لگاؤ دیکھا تو اس کے انداز میں اونٹ کی شکل تھی جس پر بالان کسا ہوا ہو۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہم اللہ نے حدیث ایک میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جنت کے پھلوں سے ایک پھل کی لپائی بارہ ہاتھ ہے۔ اس کی غصلی نہیں ہوگی۔

امام طبرانی رحمہم اللہ نے شعب الامان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ انار کا ایک دانہ لیں گے اور اسے کھائیں گے۔ تو آپ سے کہا گیا: تم ایسا کیوں کرو گے؟ تو آپ نے جواب فرمایا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ جنت

۱۔ متدرک حاکم، جلد ۲، صفحہ ۵۱۷ (۳۷۷۵) اور اکتب العبدیہ ج ۲

۲۔ شعب ابن ابی شیبہ، جلد ۱، صفحہ ۳۴۱ (۳۴۰۵) بلکہ ذوالحجۃ ۱۰۰۰

کے۔ اس کے ساتھ، میں میں، اپنی پہلے طاعت کی بات ہے۔ شاید وہ بھی (کی طرح) ہوگا۔ (۱)

۱۶۔ اسی آیت کی نے طب لوق میں حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ان ۱۶ میں سے کوئی ایک ایسا ہے جس کی ذات کے آثار کے اندر، کہ اس کے ساتھ میں یہ لوگوں کی بات ہے۔ وہ اہم۔

فِيهِمْ خَيْرٌ حَسَنٌ قِيَامِي إِلَّا مَرَاتِكُمْ تَكْذِبِينَ ۝ حُورٌ
مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ قِيَامِي إِلَّا مَرَاتِكُمْ تَكْذِبِينَ ۝ لَمْ يَطْمِئِنَّ
إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَنَّةٌ قَبْلَهُمْ إِلَّا مَرَاتِكُمْ تَكْذِبِينَ ۝ مُعْكِفِينَ عَلَى
رَأْفِ حُضْبٍ وَ عَقْبَرِي حَسَنٌ قِيَامِي إِلَّا مَرَاتِكُمْ تَكْذِبِينَ ۝
تَبْلُوكَ اسْمُ مَرَاتِكُمْ وَ مَرَاتِكُمْ وَ مَرَاتِكُمْ ۝

"ان میں اچھی سیرت والیاں اچھی صورت والیاں ہوں گی۔ پس (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو چھوڑ دو گے۔ یہ عورتیں پروردگار کی عورتوں میں۔ پس (اے جن و انس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو چھوڑ دو گے۔ ان لوگوں کو اب تک نہ کسی انسان نے بخوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔ بخدا قسم! اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو چھوڑ دو گے۔ وہ عورتیں لگے جیسے ہوں اس سے ہر مسند پر جو از حد نہیں، بہت خوبصورت ہوں گی۔ (پس اے انسانو! اور جولو!) تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو چھوڑ دو گے۔ (۱)۔ بخیر و بے ایمان! اب یہ کہتے ہیں آپ کے رب کا نام۔ یہی حکمت والی انسان فرمانے والا۔"

اہم! میں مندرجہ بالا نے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سن لیا ہے کہ قرآن مجید میں حُورٌ جاناں کا مفہوم ہے۔ ان میں اچھی سیرت والی اور اچھی صورت والی عورتیں ہوں گی۔

اہم! ان باتیں شیعہ، ہزارہی، سری اور اہل جرم و مہم اللہ نے انکریا ہے کہ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ (۱) کے تحت حضرت محمدی جرحہ اللہ علیہ نے فرمایا: موتیوں کے نیچوں میں ان کے دل، آنکھیں اور ان کے جسم، اپنے خاندانوں پر ہی معصوم اور بچہوار ہوں گے۔ ان کے ہاتھ کیوں نہیں دیکھیں گے (۲)۔

اہم! ہمارے حضرت خضاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عورتوں کے نیچوں میں نیچوں ہوں گی۔
اہم! میں ہی شیعہ، ہزارہی، سری اور اہل جرم و مہم اللہ نے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ (۱) کیا ہے؟ یہ بڑے

جوف والا (اندر سے) جنت (یعنی) موتی ہے۔ (۱)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور مجی کریم ﷺ نے فرمایا: خیام سے مراد جوف والا سوئی ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ نے صفحہ اچھٹے میں: ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن ابی شیبہ رحمہم اللہ نے الحدیث میں اس آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: یہ جو میں پروردگار موعود کے نبیوں میں بیان کی۔ ایک خیمہ ایک موتی سے بڑا ہوگا جو اندر سے پار فرج تک نکلا ہوگا۔ اس کے لیے چار جزاء سونے کے (ادار) دروازے بنے ہوں گے۔ (3)

ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے روانہ ازہم کیا، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک خیمہ ایک موتی کا ہوگا اس کے لیے ستر سونے کے دروازے ہوں گے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ خیمے اسی جوف والا موتیوں سے بنے ہوں گے۔ (4)

ابن مسعود، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ خیام سے مراد جوف والا موتی ہیں۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے الحدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ آسمان کے دو جہاں ٹھہرائے گئے: ایک خیمہ اور کھلے جوف والا موتی ہے۔ اس کی نہایت آسانی میں، نہ ٹھہرائے اور اس کے خانوے نور زدہ بنے میں سونے کے لیے اہلیہ اور بیوی ہوگی اور دوسروں کی نظر ان پر نہیں پڑے گی۔ صرف وہی دو کمن ان کے پاس باری باری ٹھہرتا رہے گا۔ (6)

ابن ابی شیبہ اور ہناد نے حضرت عبد بن مسعود سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ: اول اللہ ﷻ فرمایا: افس جنت کے لیے اولیٰ مسماہ ہوگا کہ ایک آبی۔ یہ ایک موتی کا ٹکڑا ہوگا اس میں کئی کمرے ہوں اور ان کے کئی دروازے ہوں گے۔ (7)

ناموس، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید رحمہم اللہ نے فیہوں خیلون جنت کے تحت حضرت ابی صلیح رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ جنت کی کھادنی موتیوں کی مٹت ہیں۔ (8)

امام عبد الرحمن، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ: اطلاق اور میرٹ کے اعتبار سے انتہائی عمدہ اور صورت اور چہرے کے لحاظ سے ان کی خبر اور خوش شکل ہوں گی۔ (9)

1. تفسیر مجمل، رمایہ، ج 2، صفحہ 27، نو 187، اور ایضاً، خزائن، ص 189، ج 3، ایضاً، جلد 27، صفحہ 187

2. ایضاً، جلد 27، صفحہ 187، نو 187، اور ایضاً، خزائن، ص 189، ج 3، ایضاً، جلد 27، صفحہ 187

3. ایضاً، جلد 27، صفحہ 187، نو 187، اور ایضاً، خزائن، ص 189، ج 3، ایضاً، جلد 27، صفحہ 187

4. ایضاً، جلد 27، صفحہ 187، نو 187، اور ایضاً، خزائن، ص 189، ج 3، ایضاً، جلد 27، صفحہ 187

5. ایضاً، جلد 27، صفحہ 187، نو 187، اور ایضاً، خزائن، ص 189، ج 3، ایضاً، جلد 27، صفحہ 187

6. ایضاً، جلد 27، صفحہ 187، نو 187، اور ایضاً، خزائن، ص 189، ج 3، ایضاً، جلد 27، صفحہ 187

7. ایضاً، جلد 27، صفحہ 187، نو 187، اور ایضاً، خزائن، ص 189، ج 3، ایضاً، جلد 27، صفحہ 187

8. ایضاً، جلد 27، صفحہ 187، نو 187، اور ایضاً، خزائن، ص 189، ج 3، ایضاً، جلد 27، صفحہ 187

9. ایضاً، جلد 27، صفحہ 187، نو 187، اور ایضاً، خزائن، ص 189، ج 3، ایضاً، جلد 27، صفحہ 187

نہ ہمارے تصور سے حد اور قیاس پر۔ (1)

امام ابن ابی شیبہؒ، امام دارقطنیؒ اور جرحہ رحمہم اللہ نے حضرت عثمانؓ کے یہ قول بیان کیے ہیں کہ نہ زُفْرُفِ کا مطلب ہے مجھ وادہ بجز منہ، گونہ عزات اور عقوبت کی کائنات ہے نہ بصورت قد میں۔ (2)

امام ابن ابی شیبہؒ، امام جرحہ رحمہم اللہ، امام دارقطنیؒ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عبادہؓ سے بیان کیا ہے کہ علیؓ نہ زُفْرُفِ حُضْرٍ کا معنی ہے ہر شخص کی نہ وادہ اعلیٰ سند۔ اور حُضْرُفِ جِسَانِہ کا مفہوم ہے۔ جو نا اہلیم برائیاں کی نہ بصورت ہو۔ (3)

امام ابن ابی شیبہؒ، امام جرحہ رحمہم اللہ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسنؓ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: علیؓ نہ زُفْرُفِ حُضْرٍ کا معنی ہے ہر قائلین اور عقوبت کی جِسَانِہ کا گز ہے حاشیہ دار نہ بصورت گجھوا۔ (4)

امام جرحہ رحمہم اللہ نے حضرت عثمانؓ کی بیان کی غالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپؓ نے فرمایا: فَحُضْرُفِہِشِ نہ زُفْرُفِ حُضْرٍ کا معنی ہے گشتہ کرنا ہے۔

امام ابن جرحہ رحمہم اللہ دارقطنیؒ نے ابیہات وفتور میں کئی طرق سے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپؓ نے فرمایا: نہ زُفْرُفِ حُضْرٍ سے مراد گشتہ عزات ہے اور عقوبت کی جِسَانِہ سے مراد قائلین ہیں۔ (5)

امام عبد البرؒ، ابی یزیدؒ اور ابن جرحہ رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَحُضْرُفِہِشِ علیؓ نہ زُفْرُفِ حُضْرٍ کا معنی ہے کہ وہ گشتہ کرنا ہے جیسے ہوں گے ہر عزات کہوں میں اور عقوبت کی جِسَانِہ سے مراد قائلین ہیں۔ (6)

امام ابن منذرؒ وادہات نے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ نہ زُفْرُفِ سے مراد چھپے ہیں۔

امام عبد بن یزیدؒ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت بیان کیا ہے کہ نہ زُفْرُفِ سے مراد باغات اور بقری سے مراد قائلین ہیں۔

امام عبد بن حیدر رحمہم اللہ نے حضرت زبیرؓ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ نہ زُفْرُفِ نہ زُفْرُفِ کے بہت باہر معنی ہوتے ہیں وہ یا آیت اس طرح پڑھتے تھے نہ زُفْرُفِ حُضْرٍ وَ عِلْمُہِ جِسَانِہ۔

امام ابن ابی شیبہؒ رحمہم اللہ نے معاذؓ میں اور حاکم نے حضرت ابو بکرؓ سے روایت بیان کی ہے کہ حضورؐ کی ترجمہ میں فرمایا: نے اس طرح قرأت فرمائی۔ فَحُضْرُفِہِشِ عَلٰی عِلْمُہِ حُضْرٍ وَ عِلْمُہِ جِسَانِہ کا معنی ہے کہ یہاں کی ہے یہ روایت صحیح ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپؓ نے فرمایا: فَحُضْرُفِہِشِ عَلٰی عِلْمُہِ حُضْرٍ وَ عِلْمُہِ جِسَانِہ نے ان دونوں باغوں کے مابین پانی جانے والی لہجیات اور عظمت کا ذکر فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: وَ عِلْمُہِ جِسَانِہ نے ان دونوں لہجیات میں سے ایک لہجہ کا ذکر فرمایا۔

1. تفسیر ابن ابی شیبہؒ جلد 27 صفحہ 190، دارقطنیؒ جلد 27 صفحہ 191، ابن منذرؒ جلد 27 صفحہ 192

4. ابن ابی شیبہؒ جلد 27 صفحہ 190، دارقطنیؒ جلد 27 صفحہ 191، ابن منذرؒ جلد 27 صفحہ 192

5. تفسیر ابن ابی شیبہؒ جلد 27 صفحہ 190، دارقطنیؒ جلد 27 صفحہ 191، ابن منذرؒ جلد 27 صفحہ 192

الْخَلَّالِ وَالْوَكِيعِ" کے ساتھ امر فرمایا کرو۔

امام احمد بن حنبل، ابن جریر، یہ تفسیر اللہ نے حضرت دہبید بن عامر رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "ذَا الْخَلَّالِ وَالْوَكِيعِ" کے ساتھ امر فرمایا کرو۔ (1)

امام ترمذی اور ابن جریر یہ تفسیر اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ آقا ﷺ جہاں بھی ایسے نے ارمان فرمایا کہ تَا الْخَلَّالِ وَالْوَكِيعِ کے ساتھ امر فرمایا کرو۔ (2)

﴿سَبَّحْتَ رَبَّنَا ۖ وَبِحَمْدِكَ﴾ ﴿تَحْتَ الْخَضِرَةِ ۚ وَكَانَ سَبَّحُكَ﴾ ﴿لَا تَعْلَمُ مَا هِيَ﴾ ﴿۲﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرو گے۔ ان جہانوں کی مہربانی پر حمد و ثناء مانے والے ہیں۔

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۚ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۖ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۚ إِذَا

رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا ۖ وَسَبَّحْتَ الْأَنْجَالُ بِحَمْدِكَ ۖ فَكَانَتْ هَبًا ۖ رُفُوفًا ۚ

”جب قیامت برپا ہو جائے گی۔ زمین اور کائنات جب یہ بڑھ دوگی (اے) کوئی جگہ نے وار۔ کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلند کرنے والی۔ جب زمین پھر حرثہ بنے گی۔ اور لوٹ پلٹ کر پہاڑ بڑھ کر پڑا ہو جائیں گے۔ پھر غبار بن کر اٹھ جائیں گے۔“

نام اہل بیت علیہم السلام، ابن مردودہ اور سبکی رحمہم اللہ نے زائر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ الواقعة تک کلام میں نازل ہوئی۔ (۱)

امام ابن مردودہ یہ حمد اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابو حمزہ نے اصفہانی، ابن شریک، عمارت بن ابی امام، ابو یونس، ابن مردودہ اور سبکی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا: اے خدا! یہ کہ جس نے ہر رات سورۃ الواقعة پڑھی اسے بھی قاتل نہیں آئے گا۔ (2)

نام اہل بیت علیہم السلام رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ہر رات سورۃ الواقعة کی تلاوت کی ہے کبھی قاتل نہیں آئے گا۔

امام ابن مردودہ یہ حمد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مطبوعہ بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ الواقعة تلاوت کر دو ملت مند کی سورۃ ہے۔ سو تم اسے پڑھا کرو اور اپنی اولادوں کو بھی سکھانا۔ وہ بھی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اے خدا! یہ دو جہاں میں شرف ہے فرمایا: اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعة کی تعلیم دینا کہ یہ سورۃ نفعی ہے۔ (3)

امام ابو حمزہ رحمہم اللہ نے حضرت سلمہ بن مکی رحمہم اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں سے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی سورۃ واقعت پڑھنے سے عاجز نہ رہے۔

امام عبد اللہ بن زبیر، احمد، ابن خریزہ، ابن حبیب، حاکم اور طبرانی رحمہم اللہ نے الاوسط میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر میں سورۃ واقعت اور اس میں سورۃ شمس پڑھا کرتے تھے۔ (4)

امام ابن عباس رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے سورۃ

1۔ ابن ماجہ ۱۴۱۱، مسند ۲، صفحہ ۱۴۳، دارالکتب اسلامیہ بیروت۔ 2۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ ۹۹۱، دارالکتب اسلامیہ بیروت۔

3۔ ترمذی، سنن، جلد 3، صفحہ ۱۰ (4۰۰۵)، دارالکتب اسلامیہ بیروت۔ 4۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 3۶۶ (875)، دارالکتب اسلامیہ بیروت۔

لو توفد الی قریہ محمد بن ابی ہاشم، انما ہذا عات، انما القس کورت اور انما السرا، بظلمات آئیں اور پلا صراہ پر عات آتے تھے۔ یہ اس سے
نظر افلاکس انما جہاں تمام ہو جائے۔ پھر حضرت ابو نصر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: آپ کی طرف فخر بڑی چیزانی سے
بڑھتا ہے۔ تو آپ سچے پائے فرمایا: مجھے سورۃ ہود اور اس کے ساتھ ہائی دیکھنا رسول نے پورا کر دیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ و دیگر محدثین نے یہ سن کر کیا ہے کہ ابن ابی شیبہ کی روایت میں
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اِذَا وَقَعَتْ قِیَاسَتُکُمْ قِیَاسَتُکُمْ حَسْبُ قِیَاسَتُکُمْ کے دن قیامت برپا ہو جائے گی۔ لکن
یُوَفَّقُہَا کُلَّیْہِمْ تَوَاسُّی کے لیے وہابی کی کوئی محو نہیں کہ کوئی بھی اسے واپس لوٹا سکے۔ خَافِضَةُ ثَرَاہِہُمْ تَرِیہِہُمْ کو انوں
میں سے بھڑکے کو پست کر دے گی اور بھڑکے کو بلند کر دے گی۔ (۱)

امام ابن جریر اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ خَافِضَةُ ثَرَاہِہُمْ تَرِیہِہُمْ
ہے وہ (پانی آواز) قریب اور بچہ والوں کو غار سے لے گی۔ (۲)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عثمان بن مرفوذ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے مومن حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ سے خَافِضَةُ ثَرَاہِہُمْ تَرِیہِہُمْ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو ایک کی طرف بھڑکی
میں لے جائے گی اور کوئی اللہ کو جنت کی طرف بلند کر دے گی۔ (۳)

امام عبد بن منصور، ابن منذر، ابو شیخ رحمہم اللہ نے ائمہ میں محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کے تحت یہ قول
بیان کیا ہے کہ قیامت ان کو پست کر دے گی جو دنیا میں بلند تھے اور ان کو انوں کو بلند کر دے گی جو دنیا میں پست تھے (یعنی
جو دنیا میں حکیم بن کر رہے قیامت کے دن وہ پست ہو جائیں گے اور دنیا میں مسکرا کر رہے دنیا میں رنج و اکساری کے ساتھ
رہے قیامت کے دن وہ بلند ہو جائیں گے)

امام ابو شیخ رحمہ اللہ نے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قیامت نکیر کرنے والوں کو پست کر دے گی اور
تواضع کرنے والوں کو بلند کر دے گی۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی: اِذَا وَقَعَتْ
اِنْفِصَالُہُمْ پھر اس کے ساتھ دوسری یہ نازل ہوئی: لَنَنْصُرَنَّکَ بِیَوْمِہِہَا کُلَّیْہِہُمْ اور خَافِضَةُ ثَرَاہِہُمْ تَرِیہِہُمْ کی تفسیر میں فرمایا کہ
قیامت ایک قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب میں بھڑکی میں کر دے گی۔ اور ایک قوم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے عزت و کرامت میں
بلند کر دے گی۔ اِذَا تَرَجَّبَ الْاُمَمُہُمْ تَرَجَّبَ الْاُمَمُہُمْ پر مشہور مذکورہ ہوا کہ: وَجِبَتْ الْفِجَالُہُمْ خُفَاہِہُمْ
یہ آیت کو ہر چیز کو ہر چیز کو دیا جائے گا۔ فَجَعَلَتْ حَبَاتُہُمْ مِّنْہُمْ فَرَمَاہِہُمْ تَوَدُّہُمْ اس طرح خبریں کہ کھربانیں گے جیسے رشتوں کے
منکب چوں کو ہوا کہیں (یعنی بائیں) اُسے جاتی ہیں۔ (۴)

أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۚ فِي جَنَّاتِ التَّعْنِيمِ ۚ كُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ۚ وَقِيلَ
فِي الْآخِرِينَ ۚ عَلَى سُرُرٍ مَوْضُوعَةٍ ۚ مُتَرَكِّبِينَ ۚ عَلَيْهَا مُتَقَشِّدِينَ ۚ
يَتَوَفَّوْنَ حَيْثُ هُمْ ۚ لَمْ يَلْبَسُوا ثِيَابًا ثَوِيًّا ۚ وَالتَّابِرِيُّ ۚ وَكَانُوا
مِنْ مَجِيبٍ ۚ لَا يَصُدُّهُمْ عَنْهَا ۚ وَلَا يُتْرَكُونَ ۚ وَلَا كِهْمَةٌ ۚ
يُتَخَيَّرُونَ ۚ

"مقرر کرد گئی کہ ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے، جس (انجیل) میں اس میں ہوا ہے، وہاں میں ہوں
ہو جائیں گے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔ اور
(تجربہ کرنا) ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
ہیں۔ تاہم ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
سوئے کی تہوں سے بنے ہوں گے، جیسے کہ ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
کے اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
جام ہے ہوا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
وہاں ہی چھوڑ دیں گے۔"

اور میں اپنی مقرر کردہ جگہوں پر ہوں، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
فصل تیسویں میں ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔

اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔

اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔

اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔
اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے ہوا ہے۔

میں سے ہوئی اور فَوَضَّلَ قَوْلَهُ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ یہ قیل و قال جماعت اس امر میں سمجھ گئی۔

امام ابن جریر، ابن سعد اور ابی نعیم رحمہ اللہ نے اہل بیت رضی اللہ عنہما سے یہاں کیا ہے کہ
فَوَضَّلَ قَوْلَهُ کا معنی ہے فَضَّلَ قَوْلَهُ اِنْ يَخْتَارُ اس پر اور کچھ ہوتے ہوں گے۔ (1)

امام سعید رحمہ اللہ، ابن سعد رحمہ اللہ، ابن جریر رحمہ اللہ، ابن ابی حاتم اور ابی نعیم رحمہ اللہ نے اہل بیت رضی اللہ عنہما سے یہاں بھی کیا ہے کہ
فَوَضَّلَ قَوْلَهُ کا معنی ہے فَوَضَّلَ قَوْلَهُ اِنْ يَخْتَارُ اس پر اور کچھ ہوتے ہوں گے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، ابن سعد رحمہ اللہ، ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہاں کیا ہے کہ فَوَضَّلَ قَوْلَهُ
کا معنی ہے سونے کی تاروں سے بنا کر۔ (3)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طریقہ بیان کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہاں کیا ہے کہ فَوَضَّلَ قَوْلَهُ کا معنی ہے باریک
بنا ہوا اور بھی مضبوط ترین چنگ ہوتا ہے۔ (4)

امام طوسی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ذہب بن ارقم رحمہ اللہ نے اس سے کہا
کہ مجھے ارشاد باری تعالیٰ علی صُورِ فَوَضَّلَ قَوْلَهُ کا مفہوم نہ ہے۔ تو آپ نے جواب فرمایا: فَوَضَّلَ قَوْلَهُ سے مراد ایسا چنگ ہے
جسے چاندی کے ذروں کے ساتھ بنایا جائے اور اس پر ستر ستر روئیں نے عرض کی: کیا اہل عرب اس کو چنچلاتے ہیں؟
آپ نے فرمایا: ہاں۔ یا تو انے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سنا وہ فرماتے تھے:

أَعْلَذُ لِلْفُجَاءِ فَوَضَّلَ قَوْلَهُ نَصْفًا هَذِهِ بِالْهَيِ بِالْبَاقِ

”میں نے مجھ کے لیے اچھائی دیکھی اور زبانی کے ساتھ تیار چنگ تیار کیا۔“

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ فَوَضَّلَ قَوْلَهُ عَلَيَّهَا تَقْبُلُ اس میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
میں سے کوئی اپنے ساتھی کی گدی کو نہیں دیکھ سکتا (کیونکہ وہ اس پر آئے ساتھ بھی لٹکائے بیٹھے ہوں گے)۔ (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن ابی عمیر رحمہ اللہ سے یہاں کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قوت میں ہے:
فَوَضَّلَ قَوْلَهُ عَلَيَّهَا تَقْبُلُ (یونی راحت اور مسود کی کے ساتھ دونوں پر بیٹھ لٹکائے بیٹھے ہوں گے)۔ (6)

انام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بَطْلَانُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَانِ مَعْلُومُونَ کے تحت حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا
ہے: وہاں کے پاس نیکیاں ہوں گی جن کی نیکیاں جلا جائیں گی اور بتی ان سے کہ وہ ہوں گے جن پر انیس سزا عذاب ہو
جائے گا۔ چنانچہ انہیں بیٹھا انہی مقامات پر بٹھا جائے گا کہ وہاں کے اور کورہمیشہ گردش کنندہ رہیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہاں کیا ہے کہ

1۔ تفسیر طبری، ج 2، صفحہ 202، امام علی، القراءات الخرب، ج 2، صفحہ 27، صفحہ 201۔ 3۔ ابن ابی

4۔ ابن ابی شیبہ، ج 2، صفحہ 27، امام علی، القراءات الخرب، ج 2، صفحہ 27، صفحہ 201۔ 5۔ ابن ابی شیبہ، ج 2، صفحہ 27، امام علی، القراءات الخرب، ج 2، صفحہ 27، صفحہ 201۔ 6۔ ابن ابی

[illegible][illegible]

انوار میں الی اور کیا اور نہ لے سکا۔ اسی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک کوئی آدمی جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے کی طرف داخل ہوا تو ایک کراہی کہ تم تھوڑا سا چلو۔

میرزا حسن ابی اندھا حیران نے امیر انوشیروان حضرت مجبور کو بھی قتل فرمایا۔ رایت بیان کی کہ حسن ابی اندھا حیران نے امیر انوشیروان کو قتل کیا۔ اس کی طرف رایت کا توجہ دے گا۔ قتل کی اذیت کی شکل پر آج۔ لڑکا، یہاں تک کہ اس کے جسم پر خون چڑھا۔ لڑکا، نہ اسے ابھی جیسا کہ خود کو اور نہ کسی ایک نے اسے کھس کیا ہوگا۔ پس وہ آؤں، اس سے خوب پتہ چل کر لڑکھا ہے اور پھر اوارہ کا۔

[illegible]

حاکم بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے اس واقعہ کے بعد حق تعالیٰ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اس بات کو کہہ دیا ہے کہ تم میرے لیے پڑھو، جس کے ساتھ تم رہیں۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قومی کے پناہ پر بیٹھ جاتے۔ پھر وہ اپنے آپ کو اپنے قومی کے سر پر لے کر آتے۔ قرآن کو پڑھتے۔ سزا دیا، مفید سمجھیں سے کیا، سلام اور خیر سے نوازا۔ وہ اپنے آپ کو اپنے قومی کے سر پر لے کر آتے۔ یہاں تک کہ ان کے سر پر لے کر آتے۔

مرتباً باری قول : وَخُذُوا زِينَتَكُمْ (۱۱۰)۔

امام علیہ السلام اور عبد بن مسعود رحمہما اللہ نے حضرت عثمان بن جبہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ اپنے مہاجر و انصاری ساتھیوں کے ساتھ ہرگز جرحے یا تفریق نہیں کرتے۔

ابو عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو مصعب رحمہ اللہ نے انہیں غلاموں اور غنیمتوں کے ساتھ چڑھا ہے

عَلَيْهِمْ وَهُمْ مُعْتَدِلُونَ۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَهُمْ مُعْتَدِلُونَ کے تحت حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ان میں انھیں بہت خوبصورت بنائی گئی ہیں (یعنی آنکھوں کی سفیدی، اُستار کی زیادہ سفید اور یا کسی انتہائی قویاء سیاہ ہے) اسی وجہ سے آنکھیں خوبصورت ہیں ۱۵۰۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ کُفَا شَالِ اَلْوُكُوْفُ اَلْمُكْتَوِّنُونَ کے تحت حضرت عیین عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ جو مٹی جو ابھی تک صدف میں دواہم تھا اس پر نہ لگے ہوں (دواہم میں ایسے مٹیوں کی طرح ہوں گی)۔

امام بیہا بن سری رحمہ اللہ نے اس آیت سے کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ ان سے بڑے مٹیوں کی طرح ہوں گی جنہیں کسی شے کے کسی کرنے (کے خوف) سے بچا دیا جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا اَلَا يَسْمَعُونَ تو اس کے بارے میں امام ابن منذر اور ابن حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس آیت میں لغو سے مراد باطنی کلام اور غائبیہ سے مراد صحت اور کذب ہے (یعنی نہ اس میں باطنی گفتگو نہیں ہے، نہ وہی کذب و الغر و پرواز)۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ لَغْوًا سے مراد ہے لاف، یعنی اور ہے قصیدہ مستعار اور غائبیہ سے مراد صحت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے وَ اَصْحَابُ الْاَيْمَنِ الْاَيْمَنُ

امام سعید بن مسعود ابن منذر اور بخاری رحمہم اللہ نے ابھٹ میں نصیبین کی سند سے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ دونوں سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اہل طائف نے ایک راہی کا سوال کیا جو ان کی ممانعت کرنے اور اس میں شہد بھی ہو تو یہ کہہ دیا گیا وہ اچھائی تجھ پر اور خوش کن و خوشی تھی تو انہوں نے لوگوں سے سن کر کہہ دیتے ہیں جنت میں اس طرح ہو گا۔ قرآن میں ہے کہ اے کاش! اے لیے جنت میں بھی اس راہی کی شکل و اداری ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ اَصْحَابُ الْاَيْمَنِ اَلْاَيْمَنِ اَلْاَيْمَنِ لَنْ يَرْضَىٰ عَنْكَ مَلَكُوتُكَ فَتَسْتَوِي۔

امام عبد بن عبد بن جریر اور بخاری رحمہم اللہ نے ابھٹ میں ایک دوسری سند سے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ (اہل طائف) راہی اور اس میں کسی اور بڑی کے مابین پڑھ کر کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ اَصْحَابُ الْاَيْمَنِ اَلْاَيْمَنِ اَلْاَيْمَنِ لَنْ يَرْضَىٰ عَنْكَ مَلَكُوتُكَ فَتَسْتَوِي۔ (21)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَ اَصْحَابُ الْاَيْمَنِ اَلْاَيْمَنِ اَلْاَيْمَنِ لَنْ يَرْضَىٰ عَنْكَ مَلَكُوتُكَ فَتَسْتَوِي اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ دو

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج 7 صفحہ 215 (354/7) صفحہ 171 و 172۔

2۔ مسند ابی یوسف ج 2 صفحہ 272 (213) دارالاسلام ناشر، مدینہ منورہ۔

”اور ہزار بچے ہوں گے اور بچے اور بچے چنگوں پر۔ ہم نے پیدا کیا ان کی بیویوں کو حیرت انگیز طریقہ سے۔ یہی ہم نے بنایا انہیں کو بار بار۔ (دل و جان سے) بیزار کرنے والی اس عمر میں۔ (یہ سب تعجبیں) اصحاب یحییٰ کے لیے مخصوص ہوں گی۔ ایک بیانی جماعت کھوں سے۔ اور ایک بیانی جماعت بچپنوں میں سے ہوئی۔“

امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اس حدیث کو اس قدر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں وہی وہی وہی چیزیں بیان فرمادیں، وہاں شیخ نے انھوں میں اور بھی کچھ لکھا ہے البتہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی بلی کی اتنی ہے جتنی زمین آسمان کے درمیان ہے اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ (1)

امام طبرانی اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرشی ہر فرد کے پاس دو روایت کیا گیا کہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہزار کو چنگ۔ کہ ہمارے لیے بچے ہیں کا کہ تو اس کی جائے قرار تک پہنچے جتنے سو سو تک جائیں۔ (2)

ابو ابن ابی شیبہ، بنابر ابن ابی الدین اور جریر رحمہما اللہ نے حدیث روایت کی ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر اس کے سو سے دو گروے تو نیچے والے حصے تک چھ سو ہیں میں نیچے۔ (3)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے ان آیت کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے روایت بیان کی ہے کہ اگر اس کے سو سے دو گروے تو سو سو ہیں میں۔ اس کی قرار تک پہنچے۔

امام ہناد رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس حدیث کے لیے بچے ہونے چنگوں کی بلندی اس کی برس کی مسافت ہے۔ واللہ اعلم۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ہناد رحمہما اللہ نے ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، ابو یوسف، ابو حنیفہ رحمہما اللہ نے البتہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ قول باری تعالیٰ **وَمَا أَفْتَحُهَا إِلَّا بِأَنفِاسٍ** کے تحت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ملک وہ عورتیں جنہیں پیدا کیا جائے گا وہ انہیں بوزمیں اور چنگی تھیں۔ ان کے سر کے بال یہ وہ سفید تھے۔ آجھیں کر اور اوپر چند حیاتی تھیں اور ان سے میل پہنچے گی تھی۔ (4)

امام طحاوی، ابن جریر، ابن ابی الدین، طبرانی، ابن مردودہ، ابن کثیر اور بیہقی رحمہما اللہ نے البتہ میں حضرت سلمہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ کورہ آیت کے ضمن میں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ہر نے ان کی ان شیبہ اور باؤں پر بول کر پیدا کیا جو دنیا میں تھیں۔ (5)

1۔ سنن ترمذی، مطبعہ 374/3296، کتاب العقب وروت

2۔ سنن ترمذی، جلد 7، صفحہ 257 اور مشکوٰۃ

3۔ صحیح ابن کثیر، جلد 7، صفحہ 43/34082 (تفسیر المائتہ) ابن کثیر

4۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 175/3268

5۔ سنن ترمذی، مطبعہ 374/3296، کتاب العقب وروت

6۔ سنن ترمذی، جلد 7، صفحہ 43/34082 (تفسیر المائتہ) ابن کثیر

7۔ سنن ترمذی، جلد 7، صفحہ 146/5322

8۔ سنن ترمذی، جلد 7، صفحہ 146/5322

اور یہاں ہی رہی اور بعد میں تیسرا درختِ ربیعہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ غزوات کا معنی ہے اور جو شخص
یہ اپنے خاندان کے دل و جان سے محبت کرتی ہیں اور ان کو ایثار سے سزا دے کر خود کشتی ہیں۔

اس میں سے ان میں سے تیسرا درختِ ربیعہ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماجد ربیعہ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ غزوات کا
معنی ہے اپنے خاندان سے اور محبت کے واسطے کہ ان کو ایثار سے سزا دے کر خود کشتی ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ غزوات کا معنی ہے اور جو شخص ہیں جو اپنے خاندان سے
دل و جان سے محبت کرتی ہیں۔ اور ان کو ایثار سے سزا دے کر خود کشتی ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ماجد ربیعہ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ غزوات کا معنی ہے اور جو شخص ہیں جو اپنے خاندان سے
دل و جان سے محبت کرتی ہیں۔ اور ان کو ایثار سے سزا دے کر خود کشتی ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ غزوات کا معنی ہے اور جو شخص ہیں جو اپنے خاندان سے
دل و جان سے محبت کرتی ہیں۔ اور ان کو ایثار سے سزا دے کر خود کشتی ہیں۔

امام کعب نے فرمائی کہ اس میں سے تیسرا درختِ ربیعہ نے حضرت بلال بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ
انہوں نے اپنے ہم نشینوں سے کہا: غزوات میں سے غزوات کی ہیں جو تو خود غزوات اور پریشان دہشتے اور اس وقت میں

عبد اللہ بن عباسؓ کا غزوات کا معنی ہے اور کہا: تحقیق تمہارا ہے یہی وہ آگیا ہے جو اس کے بارے میں بتائے گا۔ تو انہوں نے
ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ایسا ہے کہ ان کے لیے بہت شرم و دیا۔ اس نے دل و دھڑکنے والی صورت۔ اور یہ شعر بھی کیا:

بغولن عبد بغولین اذا غلوا
واذا غلوا غلوا فلین حلفوا

اور اپنے خاندانوں کے پاس بھی جاتی ہیں جب وہ غزوات میں ہوں۔ اور جب وہ بارے میں پوچھتا ہے کہ تیسرا درختِ ربیعہ کیا ہے تو کہتی ہیں کہ
وہ میں ہی کہی جاتا ہے کہ وہ غزوات میں ہوں۔ اور انہوں نے کہا: اس میں سے تیسرا درختِ ربیعہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا ہے کہ اس میں سے تیسرا درختِ ربیعہ ہے کہ وہ غزوات میں ہوں۔ اور انہوں نے کہا: اس میں سے تیسرا درختِ ربیعہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی زوجہ بنتِ قرطیہ
طرف فرستائی کہ ان کو دیکھا تو وہ غزوات میں تھی۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھا۔ تو انہوں نے کہا: تجھ پر
کوئی برائی نہیں۔ قسم بخدا کہ انہوں نے اپنے والدین اور ان کے دوستوں سے کہا: انہوں نے ان سے کہا: تم میں سے بہترین ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت انور رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غزوات کا معنی ہے ان کے کلام میں ہوگی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا معنی ہے ان کے کلام میں سے تیسرا درختِ ربیعہ ہے کہ وہ غزوات میں ہوں۔ اور انہوں نے کہا: اس میں سے تیسرا درختِ ربیعہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے

دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ تو آپ ﷺ فرمایا: "سَيُفْتَنُ بِهَا عَمَلُكُمْ" اس میں ماکہ شریفہ سے جنت کے لیے لیا ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم میرے سے ماں باپ قربان کرو اور تم طاعت رکھو کہ تم میں سے ہر فرد میں سے ہر پیر و تو بہ بان اور اگر تم مانتے ہو اور تم قاصد ہو تو پھر صحابہ خراب (خیلے والوں) میں سے سو بان اور اگر تم عاجز اور قاصر ہو تو پھر صحابہ اہل میں سے سو بان۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے وہ باہم بخیز رہے ہیں۔ پھر فرمایا ہے کہ جب میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا قطر (نصف حصہ) ہو گے۔ تو میں نے کبیر بنوں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُوْلَیْنِیْ وَ اُوْلَیْنِیْ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱﴾ پھر انہوں نے من سر بزار کے بارے میں کہ تم غفلت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ لوگ نہ بار دست کرتے ہیں اور نہ وہ سے شکون نیتے ہیں اور صرف اپنے رب پر تکیہ کریں اور پھر وہ کرتے ہیں:

"قُلْ رَاٰی ذٰلِکَ الْاِلٰهَ ۚ هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَعِیْزُوْنَ وَلَا یَتَطَعُوْنَ ۚ ذٰلِیْ عَلٰی وَ یَعْبُدُوْنَ یَتُوْا کُلُوْنَ" (۱)

وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ فِیْ سُوْرٍ ذٰ حِیْمٍ ۙ وَ ظِلِّ
مِنْ یَّحْضُرُ ۙ لَا بَآءُ ۙ وَ لَا کَرِیْمٍ ۙ اِنَّهُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ
مُتَرْفِیْنَ ۙ وَ کَانُوْا یَصْرُدُوْنَ عَلٰی الْجَنَّتِ الْعَظِیْمِ ۙ وَ کَانُوْا
یَقُوْلُوْنَ اِنَّا اٰمِنَتْنَا وَ کُنَّا تُرَابًا ۙ وَ عَظَآمًا ۙ اِنَّا لَتَبْعُوْثُوْنَ ۙ اَوْ
اِنَّا وَاٰلَا وَاَلُوْنَ ۙ قُلْ اِنَّا اَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ ۙ لَتَجْمَعُوْهُنَّ اِلٰی
مِیْنَقَاتِ یَوْمٍ مَّعْهُ ۙ ثُمَّ اَنْتُمْ اَنْفَآئُوْنَ الْمُکَذِّبُوْنَ ۙ
لَا یَكُوْنُ مِنْ شَجَرٍ مِنْ ذُرُوْرِہِ ۙ فَمَالِیُوْنَ مِنْہَا الْبُھُوْنَ ۙ فَشَرِبُوْنَ
عَلِیْہِ مِنَ الصِّیْمِ ۙ فَشَرِبُوْنَ شُرَبَ الْہِیْمِ ۙ هٰذَا نُرٰلُہُمْ یَوْمَ
الذِّیْنِ ۙ نَحْنُ خٰلِفُکُمْ کُلُوْا تَصَلِّیْ قُوْنَ ۙ

"اور ہائیر احمہ والے کہیں خستہ حالت ہوئی یا نہیں، تمہاروں کی۔ (یہ بد نصیب) جھلٹی ہو اور کھولنے پرے پالی میں۔ اور سیاہ دھڑکیں کے سایہ میں بھول گئے۔ نہ یہ ٹھنڈا ہو گا اور نہ آرام دہ۔ بے شک یہ لوگ پہلے بڑے خوشحال تھے۔ اور وہ اصرہ کیا کرتے تھے بڑے ہماری گناہ پر۔ اور کہا کرتے تھے کہ کیا جب ہم ہر جا میں گئے اور مٹی اور بٹریاں بن جائیں گے تو کیا ہم وہ ہر ذرہ کیے جائیں گے۔ اور کہا ہمارے پہلے باپ (اور انہوں کی) یہ نامکس ہے۔ آپ فرمادیتے ہیں کہ ایک انہوں کو بھی ہر وہ پھلوں کو بھی۔ سب کو جمع کیا جائے گا ایک ضرور وقت پر

آئید۔ ہائے دل سے اس میں۔ ہر شے کے گمراہ ہونے کو اس کے لئے اور خدا کا نام کا نام کے
درخت سے۔ پس تم مجھ کے ساتھ (اپنے انبیاء)۔ چرہ بانا ہے۔ اس پر کھانا پانی۔ اس طرح مجھے پیسے
یوں کا مالک بنانا۔ اس کے لئے نصرت و قوت کے لئے۔ (اُن کو)۔ اس کے لئے تم کو نصیب
اس نعمتی سے کہ تم کو نصیب ہے۔

۱۰۔ میرا نصیب اور نصرت خدا کا ہے۔ نصرت و قوت نصیب اللہ سے ہے۔ یہاں کیا ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**
الْجَبَلِ کے وہ کے لئے ہے۔ اس لئے کہ اس کے لئے نصیب ہے۔ کیا ہے؟

۱۱۔ میرا نصیب اور نصرت خدا کا ہے۔ نصرت و قوت نصیب اللہ سے ہے۔ یہاں کیا ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**
قرآن کیا ہے کہ یہاں کیا ہے کہ نصرت و قوت نصیب اللہ سے ہے۔ یہاں کیا ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**
نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ** نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**

۱۲۔ میرا نصیب اور نصرت خدا کا ہے۔ نصرت و قوت نصیب اللہ سے ہے۔ یہاں کیا ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**
نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ** نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**

۱۳۔ میرا نصیب اور نصرت خدا کا ہے۔ نصرت و قوت نصیب اللہ سے ہے۔ یہاں کیا ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**
نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ** نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**

۱۴۔ میرا نصیب اور نصرت خدا کا ہے۔ نصرت و قوت نصیب اللہ سے ہے۔ یہاں کیا ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**
نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ** نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**

۱۵۔ میرا نصیب اور نصرت خدا کا ہے۔ نصرت و قوت نصیب اللہ سے ہے۔ یہاں کیا ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**
نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ** نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**

۱۶۔ میرا نصیب اور نصرت خدا کا ہے۔ نصرت و قوت نصیب اللہ سے ہے۔ یہاں کیا ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**
نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ** نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**

۱۷۔ میرا نصیب اور نصرت خدا کا ہے۔ نصرت و قوت نصیب اللہ سے ہے۔ یہاں کیا ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**
نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ** نصیب میں ہے کہ **وَأَعْلَبُ الشَّامِلِ** **أَنَا** **أَصْغَبُ**

۱۔ تصحیح: کم جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ (۱۳۷۵) ۱۸۱

۲۔ تصحیح: کم جلد ۱ صفحہ ۲۷ (۲۵۵) ۲۷

۳۔ جلد ۲ صفحہ ۲۷ (۲۵۵) ۲۷

۴۔ جلد ۲ صفحہ ۲۷ (۲۵۵) ۲۷

۵۔ جلد ۲ صفحہ ۲۷ (۲۵۵) ۲۷

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَشْتُونَ ۖ كَذَّبْتُمْ عَنْ أَفْعَالِكُمْ ۖ أَمْ أَغْنَىٰ عَنْكُمْ الْخُلُقُونَ ۚ نَحْنُ
 قَدْ زَيَّيْنَاهُمْ نَارَ النَّارِ ۖ وَمَنْ نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۖ عَلَىٰ أَنْ نُبْذِلَ أَمْثَالَهُمْ
 وَنُفْسِنَهُ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۖ وَ لَقَدْ عَلَّمْتُمُ النَّشَأَ الْأُولَىٰ فَلَوْ
 لَا تَذَكَّرُونَ ۖ أَفَرَأَيْتُمْ مَا يُخْرُجُونَ ۚ ؕ أَأَنْتُمْ تُرْمِعُونَهُ أَمْ
 نَحْنُ الْمُرْغِفُونَ ۚ النَّشَأَ لَجَعَلْنَاهُ خُطَّامًا فَنُفِثْتُمْ تَحْلَهُونَ ۖ وَإِنَّا
 لَنُخْرِجُهُمْ ۖ بَلَىٰ نَحْنُ بِمُخْرِضُونَ ۖ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي
 تَشْرَبُونَ ۚ ؕ أَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۖ لَوْ
 نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُونَ ۖ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي
 تُورُونَ ۖ ؕ أَنْتُمْ أَلْتُمُ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشُونَ ۖ نَحْنُ
 جَعَلْنَاهَا سِدْرًا وَنُفِثَ عَنْ يَتْمُومِينَ ۖ فَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۖ

”ہاں! تم کو جو چیزیں تم پکارتے ہو۔ (اور جی جی بتاؤ) کیا تم اس کو انسان بن کر پیدا کرتے ہو یا یہ میرا کرنے والا ہے۔ ہم ہی نے تم کو دلی سے تیار کیا۔ اور میں ان کو تیرے اور ہم دونوں سے ادا ہونے میں۔ کہ تو دلی جو کہ تم جیسے اور لوگ پیدا کروں گا۔ تم کو ایسی صورت میں پیدا کروں گا جس کو تم نہیں جانتے۔ اور تمہیں اچھی طرح علم ہے دلی کی جلی پر ایش کا پس تم (اس میں) کیوں خود بخود ٹپکنے کرتے۔ یا پھر۔ (نور سے) کو کھانے پر تیار ہونے ہو۔ (جی جی بتاؤ) کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم ہی اس کو اگاتے والے ہیں۔ اگر ہم یہ ہیں تو اس کو جو دایہ و دائیں بائیں ہم انہیں افسوس ملے۔ دیا جائے۔ (پاس) ہم تو قرصوں کے ہوتے ہیں۔ دپ کر دو گئے۔ اندر ہم تو ہیں جس سے یہ نصیب کیا کرتے (نور سے) اس کے پاس اپنی جوت پیتے ہو۔ (جی جی بتاؤ) کیا تم نے اس کو پاس سے اٹھا ہے یا ہم ہی اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اگر ہم یہ ہوتے تو ان کو کھانے کا دینے اور پھر تم انہیں غمراہ نہیں کرتے۔ کیا تم نے (نور سے) ایک سب سے کچھ کو تم سے لگاتے ہو۔ (جی جی بتاؤ) کیا تم نے اس سے کدو سے لے کر یہ اس پر یا ہم ہی پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے ہی بتایا ہے اس کو نصیحت اور لائق نہ ممانوں کے لیے۔ تو (تو صوبہ) اس کے لیے اپنے آپ کو نصیحت کے نام پر۔“

اہم چار ازالہ الہی مفہور ہے کہ اور تکلی نے سنسن میں خبر الہی دینی اللہ عز و جل یہاں کی سب سے کہ میں حضرت علی

الْعَالَمِينَ ۝ اَفِهَذَا الْحَدِيثِ اَنْتُمْ مَذْهُبُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ مِنْ دُكَّتِهِ اَنْتُمْ
تُكْتَبُونَ ۝ فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ لَو اَنْتُمْ حِسْبًا تَنْظُرُونَ ۝ وَ
نَحْنُ اقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَمْ تُبْصِرُوا ۝

”ہم میں تم کو کیا ہوں ان جہوں کی جہاں تم مارے ڈالتے ہیں۔ اور اگر تم سمجھو تو یہ بات بڑی اہم ہے۔ ہر
شک یہ قرآن ہے بڑی عزت والا۔ ایک کتاب میں جو مخلوق ہے۔ اس کو نہیں چھوئے مگر وہی جو پاک ہے۔ یہ
اشارہ کیا ہے۔ اب عالمین کی طرف سے۔ کیا تم اس قرآن کے ہر بات میں وکالی کرتے ہو۔ اور (اس کی بے
پایں ہر کھول سے) تم نے اپنا ہی نصیب لو ہے کہ تم اس کو چھاتے رہو گے۔ پس تم کیوں لو نہ جس دیتے جب
روح ملتی تک پہنچ جاتی ہے۔ اور تم اس دیت (پس شیخے) دیکھتے ہوئے ہو۔ اور ہم (اس وقت بھی) تم سے
زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کیوں نہ ہو۔“

امام عہد بن عبد رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے قُلَّا اَقْبِسْ مِنْ لَوْحِہ کے ساتھ اور اس کی انفس
کو فرمایا: ”ھا۔ ہنوا قُلَّا اَلْحُجُورِ“ (ستاروں کے ڈوبنے کی جگہیں) اس پر تمام قاضی ہیں۔

امام عہد بن عبد رحمہ اللہ نے جبریل اور امین منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: قُلَّا اَقْبِسْ
ہنوا قُلَّا اَلْحُجُورِ (۱) اس سے مراد ستاروں کا جھرمٹ ہے۔ (۱)

امام عہد بن عبد رحمہ اللہ نے جبریل اور امین منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اَلْحُجُور سے مراد آسمان
کے ستارے ہیں۔ یعنی میں قسم ہاں ہوں ان جگہوں کی جہاں آسمان کے ستارے ڈوبتے ہیں۔

امام عہد بن عبد رحمہ اللہ نے جبریل اور امین منذر رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے فرمایا: ہنوا قُلَّا اَلْحُجُورِ (۲) سے مراد
ستاروں کے ڈوبنے کی جگہیں ہیں۔ فرمایا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: ہنوا قُلَّا اَلْحُجُورِ (۳) سے مراد قیامت کے
دن ستاروں کا گرنا اور بکھرنے کا ہے۔ (۲)

امام عہد بن عبد رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ہنوا قُلَّا اَلْحُجُورِ (۴) سے مراد ستاروں کے
خرواب ہونے کی جگہیں ہیں۔

امام عہد بن عبد رحمہ اللہ نے جبریل اور امین منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ہنوا قُلَّا اَلْحُجُورِ (۵) سے مراد
ستاروں کی متاثرات ہیں۔ (۳)

امام عہد بن عبد رحمہ اللہ نے جبریل اور امین منذر رحمہ اللہ نے ابی حاتم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ہنوا قُلَّا اَلْحُجُورِ (۶) سے مراد
اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ ہنوا قُلَّا اَلْحُجُورِ (۷) سے مراد قرآن ہے۔ وَ اَلَّذِي لَقِّنَا تِلْكَ الْكَلِمَاتِ عَلٰی سُلَيْمٰنٍ (۸) فرمایا: مراد قرآن ہے

(یعنی اگر ترجمہ خود پر قرآن، ہے: اُن قسم سے)۔ (۱۱)

[illegible]

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ پہنچا **قَوْلُ التَّجْوِيزِ** (۷) سے مراد انجم القرآن (قرآن کے تمام آیات) ہیں جب دو حاملین ہوتے۔

امام ابن مفلح نے کتاب العارف میں اور ابن حراویہ رحمہ اللہ نے صغیرت میں عیسٰی رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سارا فرقہ خدایا سنی دنیا پر نازل نہ کیا۔ مجھ وہاں سے زمین کی طرح۔ تدرجاً تین آیات باطنی باطنی اس سے کہ پیش کر کے نازل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فَلَا تُقْبَلُ مِنْكُمْ شَيْءٌ**۔

امام فریابی فرماتے ہیں کہ امام محمد مطہر منہال بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت پر بھی رد فرمایا۔ معنی یہ ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں حکم قرآن کی جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔

اہام ابن نصر ہوا یا ابن نصر کیس نے حضرت عابد رحمۃ اللہ علیہ سے بھگن ہوئی اٹھ آیا ہے۔ میں جسم کھاتا ہوں کھلم قرآن کی۔
اہام کہیں بچہ رحمہ اللہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس کا مفہوم ہے میں جسم کھاتا ہوں مستقر
الکتاب کی اس کے اول ذکر کی۔ (3)

انام عبدی بن عبد اہرمان منذ ورجع اعلیٰ نے حضرت رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ اِنَّهُ لَقَرَأَ كُرْیَمًا فَكُتِبَ لَهُ مِنْ اَنْبِیَآئِیْہِمْ ۝۱۰ کے بارے فرمایا (اے ملک یہ عزت و شہنشاہی قرآن ایک کتاب میں ہے جو محفوظ ہے) تو فرمایا کُتِبَ لَہُ ۝۱۰ سے شروع محفوظ ہے۔ لَا تَسْأَلُہُ اِلَّا الْبَظْفَرِ ۝۱۱ فرمایا (وہاں تک کہ تمہارا سلام میں جو کتابوں سے پاک ہیں۔

امام آدم بن ابی ایسا و جد بن سعید، جن جبر و محن مٹاؤ اور شیعہ نے الحرف میں حضرت محمد مریم علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے تحت فرمایا: قرآن اہل کتاب میں ہے اور کون وہ ہے جسے مٹی اور غبار میں سے کوئی شے مس نہیں کر سکتی۔ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (خبر ماہیاء، ج ۱، ص ۱۸۱) اس میں جو پاک ہیں اور اسے صرف مٹی چھوتے ہیں۔ (۴)

امام محمد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فی کسبہ مکتوبین سے مراد قرأت اور آئین ہے۔ لَا مِمَّا شِئْنَا إِلَّا انْفَعُوا نَحْنُ غَيْرُ مَا لَنَا انْفَعُوا نَحْنُ سے مراد اوقات و انجیل کو اٹھانے والے ہیں۔ (5)

۱. تفسیر طبرستان، بیانت و اجزاء 27، صفحہ 239، اراک، انتشارات امن چہرہ 2. شاداک، مام، جلد 2، صفحہ 59، انوار کتب العلمیہ، چہرہ

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ہے لَا تَنْسُوا آلَ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُمْ عَلَى طَهْرٍ (۱۱)

۱۱۔ امام آدم بن ابی ایوب بن سعید، اس جرمِ عظیمِ منکر اور سنگی رنجِ ابد نے الطہرۃ میں کئی طریقت سے یوں کیا ہے کہ لَا یَسْتَلِیْہِ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی کے وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دو کتاب جو آسمان میں نازل کی گئی است فرشتوں کے ساتھ کوئی نہیں پھنکا۔ (۱۲)

معید بن منصور اور ابن منذر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **الْعَلْفَةُ** ذوق سے مراد لائمہ عظیم السلام ہیں۔
 امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ **لَا يَحْتَسِبُ إِلَّا الْعَلْفَةَ** فرمایا: وہ کتاب جو رب العالمین کے پاس ہے، اسے نہیں جھوٹے محمدی جو پاک ہیں یعنی ملائکہ۔ اور جو تمہارے پاس ہے اس سے تمہارے چاہنے والے پاک ساتھی بھی جھوٹے رہتے ہیں۔ (3)

امام ابن عربیہ رحمہ اللہ نے ایک صفحہ کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اِنَّكَ لَتَنَالِقَ
مَكْرِيْمًا ﴿١﴾ فِي كَثِيْبٍ مَّقْلُوْبٍ ﴿٢﴾ کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہے غضب نہ تو ان کو ہم اللہ تعالیٰ کے پاس پاکیزہ
صالح ملے ہے۔ لَا يَسْمَعُ اِلَّا الطَّهْرٰنَ ﴿٣﴾ اسے نہیں جھوٹے گمراہی جو مقرر ہیں۔

امام عبدالمکرزاتی اور ابن مندہ نے حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حضرت سلم بن فارسی رضی اللہ عنہ سے کہے پاس آئے اور آپ اپنے گھر سے امداد سے پاس تشریف لائے۔ تو ہم نے آپ سے عرض کی کہ: اے ابویوسف! اللہ عزوجل آپ کو غلامیں اور بھرا آپ فلاں فلاں سموت ہم پر چڑھیں۔ تو آپ نے جواب فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کتاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے: **لَا يَشْتَرُونَ لَكَ الْكِتَابَ** اور کتاب ہے جو آسمان میں ہے اسے سوائے طالعہ علیہم السلام کے اور کوئی نہیں چھوتا۔ بعد ازاں آپ نے قرآن میں سے دو ہم پر چڑھا تو ہم نے چاہا اور جس کی طلب کی۔ (۱۹)

امام عبد بن کبیر دین اہل داؤد کو نے مہار خف میں اور ان مندور مجسم اللہ نے حضرت حیم بن جبریل رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلَ** (پہلے غسل کر لو پھر قرآن کریم) آمان میں ہے۔ **لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلَ** (۱) سے ملا لگہ عبد بن سلام کے سوا کوئی نہیں بتاتا۔

امام ابن الہیثمہ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابو الحالیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ القطیفی (۱) سے مراد ملائکہ علیہم السلام ہیں تم بھی جہاد ہے تمنا والو! (5)

امام ابن منظور رحمہ اللہ نے حضرت نعیمی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت مانک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میں

٦- تفسیر طبری، در آیات فزاینده 27، صفحہ 249، ان شاء اللہ تعالیٰ امری است 2- وینما، جلد 27، صفحہ 240 3- ایضا، جلد 27، صفحہ 241

4- مصنف عبد الرزاق، جلد 1، صفحہ 263 (1327)، دار الكتب العلمية بیروت

5. من متحف آغا ابي ابراهيم، جلد 7، صفحہ 207 [35381]، سہولت اتران، طبع 1990ء

(دوست) کی جانب جاؤ اور اسے یہ بات لے آؤ۔ کہتا ہے میں نے تجھ کو اپنی شہادت سے آزاد کیا ہے اور میں نے اسے دیکھ ہی پایا جو میں پسند کرتا ہوں۔ پس تو اسے میرے پاس لے آؤ تاکہ میں اسے دنیا کی برائیوں اور نعموں سے راحت اور سکون عطا کر سکوں۔ پانچویں ملک الموت علیہ السلام کو کسی طرف چل پڑتے ہیں اور ان کے ساتھ ہارچ سمانا لگے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس گھن اور سخت کی ڈھیلو یا شہا سے خوشبو ہوتی ہے اور ان کے پاس پھولوں کے گلدے ہوتے ہیں۔ اس پھول کی اصل ایک ہوتی ہے۔ لیکن اس کے اوپر ۔۔۔ پر مٹیس رنگ دیتے ہیں۔ ان میں برنگ کی ایک خوشبو ہوتی ہے جو ساتھ والے دوسرے رنگ سے جدا اور علیحدہ ہوتی ہے۔ ان کے پاس سفید ریشم ہوتا ہے۔ اس میں کستوری کی خوشبو ہوتی ہے۔ جس ملک الموت علیہ السلام اس کے سر کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ ملک الموت علیہ السلام کے لیے خوشبو ہوتا ہے۔ انہما ہوتے ہیں کہ اعضا میں۔۔۔ کہ کسی عضو پر رکھتا ہے اور وہ سفید ریشم، خوشبو، اور کستوری اس کی خوشبو کے لیے بچھا دیتا ہے اور اس کے لیے جنت کی طرف رواۃ کو مل دیا جاتا ہے۔ اس وقت اس کا نفس جنت کی طرف دیکھنے میں مشغول کر دیا جاتا ہے کہ کبھی وہ جنت میں موجود بیویوں کی طرف دیکھتا ہے کبھی اس کے لباس اور کپڑوں کا نظارہ کرتا ہے اور کبھی اس کے چہلوں میں نظر جمالیت ہے۔ جیسا کہ جب کوئی پھر رونے لگے تو اس کے گھر والے اسے مشغول کر دیتے ہیں اور اس کی ازواج اس وقت اس کی جان سے اس کی مشقت ہوتی ہیں اور روح خوشی و مسرت سے اچھلنے لگتی ہے اور ملک الموت علیہ السلام اسے کہتے ہیں: اے پاکیزہ روح تو کل آج بدھیری کی طرف، لیے لیے کیوں کی طرف اور جاری ہوتی کی طرف۔ اور ملک الموت علیہ السلام اس وقت اس سے بھی زیادہ مہربان ہوتا ہے جتنا مال اپنے بچے کے ساتھ شفقت اور محبت کا اظہار کرتی ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ یہ روح اپنے رب کی بارگاہ میں محبوب ہے اور اللہ کے ہاں معزز و محترم ہے۔ پس وہ اس روح کے ساتھ اپنے خلف و مہربانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی برسات اور خوشنودی کی آرزو کرتا ہے۔ پانچواں وہ اس روح کو اس طرح نکالتا ہے جیسے آنے سے ابل نکالا جاتا ہے۔ جو کبھی اس کی روح نکلتی ہے تو اس کے ارد گرد کھڑے ملائکہ کہتے ہیں: سَلِّمُوا عَلَیْکُمْ اَوْ خَلُّوا اِنْجَاقَہَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (الغزل) (اے نیک بخنوا) سلامتی اور خوش پرواہی ہو جاؤ جنت میں ان (نیک امول) کے باعث جو تم کی کار کرتے تھے) اور اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلَّذِیْ یُؤْتِیْکُمْ اَلْمَالْکَ فَیَنْتَهِیْکُمْ عَنْ تَحْمِلِہِ اَوْ تَفْشٰوْہِیْ سَلِّمُوا عَلَیْکُمْ (الغزل: 32) (وہ خلقی جن کی رو میں خیریتیں قبض کرتے ہیں اس مال میں کہ وہ خوش ہوئے ہیں (اس وقت) خیریتیں کہتے ہیں (اے نیک بخنوا) سلامتی اور مہربانی) پھر اگر وہ مغرب میں سے ہو تو اس کے لیے راحت، خوشبو اور نذرانے اور نعمتوں بھری جنت ہوتی ہے۔ فرمایا مسرت کی خوشی اور شدت سے اس کے لیے راحت ہوتی ہے اور جسم سے غبار نکلنے سے اس کے گلہ سے پیش کے جاتے ہیں۔ اور نعمتوں بھری جنت اس کے سامنے ہوتی ہے۔ جب حضرت ملک الموت علیہ السلام اس کی روح قبض کر لیتے ہیں تو جو جسم کو نکلتی ہے۔ تو میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی امانت و عبادت میں جہد کی تار با تار اس کی نافرمانی اور گناہ سے بچاؤ اور دور رہا۔ سو آج تیرے لیے مبارک ہے تو خود بھی نجات پا گیا اور مجھے بھی نجات دلائی اور جسم روح کو بھی اسی طرح کہتا ہے اور اس زمین کے قطع اس پر رونے لگتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا مگر تھا اور آسمان کے ہر دروازے سے اس کی

انہی انہی تمام جہات پر جا میں تو وہاں پر غالب نہ ہوں گے۔ میں وہ دوروں سے کہتے ہیں: اولیٰ ہمارا۔ ثور و اپنی قبر میں میں مدعا جہاد ہمارا ہے اور اس کے کفن میں ان کی کوکھ میں سر پات ہیں اور وہاں سے یہ صاف ہوتے ہیں: اگر ہر ایک کوئی ہے: اگر ہر ایک کوئی ہے؟ تیز میوں سے آواز دے گا: جس جواب دہا ہے: میر رب اللہ۔ یہ ہے: بعد از ایک ہے۔ اسرا میر اور میں ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہی تمام انسان ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں: کہے میں تھا: نہ آج نہ آج۔ پھر وہ فرماتے ہیں: میں اس سے کہی کرتا ہے۔ پیچھے کی جانب سے اور میں اور با میں اس کے سر کی جانب سے اور اس سے پاؤں کی جانب سے اسے اور کشادہ کرتے ہیں۔ پھر وہ اسے کہتے ہیں: اپنی اوپری جانب رکھو۔ دو رکھنا ہے تو اس کے نیچے ہمت کی طرف دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ انہی اوقات کہتے ہیں: اب نہ کہی کی کہی یہ تیرن مرن ہے اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہے۔ چنانچہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے: اس کے دل کو ایسی حرکت و سرگرمی ملے ہوئی ہے کہ کبھی تم نہیں ہوئی۔ پھر اسے کہا: یہ ہے اپنے نیچے کی بوسیدہ رکھو۔ انہی کی طرف دیکھنا ہے۔ تو جنہوں کی طرف دروازہ کھلا ہوتا ہے: یہ خود اسے کہتے ہیں: اب اللہ کے دلی کو اسے اس سے نجات پانا ہے۔ جس قسم ہے اس اسے کہی جس کے دست قدرت میں یہ نہی چلے اس وقت بھی اس کے دلی کو ایسی حرکت اور سرگرمی ملے ہوئی ہے کہ کبھی تم نہیں ہوگا۔ پھر اس کے لیے ہاتھ کی طرف دست دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اس کی خوشبو اور نعمت کی بوسہ آتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے قبر سے برقرار حرکت کی طرف لے جائے گا۔

یہاں فرما: تو اللہ تعالیٰ حضرت ملک الموت علیہ السلام کو فرما: اب اسے ملک الموت کے لیے (دروازے) کھول دیتا ہے کہ میرے بندے کی طرف ہمارا سے میرے پاس لے کر کہو گا: میں نے اسے اپنا وسیع رزق عطا فرمایا اور اپنی قسمیں اس پر اچھا رکھیں۔ لیکن میں نے میری ذمہ داری درمیان کے دایرہ کا انکار کیا۔ اسے میرے پاس لے آؤ۔ میں آج اس سے انعام لوں گا۔ اس حضرت ملک الموت علیہ السلام نے اپنی نگرہ اور نہ چند یہ صورت میں اس کی طرف آگاہ کیا کہ اس میں سے کسی نے کبھی ایسی صورت نہیں دیکھی۔ اس کا بار دیکھیں ہوئی ہے اور اس کے ساتھ بہت سی کاغذ والی آگ کی سلاخیں ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ پانچ سو کی مکہ ہوتے ہیں۔ اس کے پاس تانبہ اور جنم کے انکاروں میں سے انکار ہوتے ہیں اور ان کے پاس آگ کے ٹوڑے ہوتے ہیں جو ہر مکہ رہے ہوتے ہیں۔ اور مکہ الموت علیہ السلام ان سلاخوں کے ساتھ ایک ضرب است لگاتے ہیں۔ تو ان سلاخوں میں سے ہر کاٹنے کی جڑ بنی اور گولوں میں سے ہر رگ میں بوسہ دو ہوتی ہے۔ ہر اسے شہادت ساتھ رکھ دیتے ہیں۔ اور اس کی دونوں کوس کے پاؤں کے غنفل سے کھینچ لیتے ہیں اور اسے اس کی اپنی میعاد مل رہے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا دشمن حلت تکلیف اور بیہوشی میں ہو جاتا ہے اور مارا اپنے گنہگاروں کے ساتھ اس کے چہرہ اور ہر پر ہاتھ کرتے ہیں۔ پھر اسی طرف اس کی کوکھ اور اس کے ہتھکے سے جاتے ہیں۔ پھر اسے ملنے سے کھینچ کر لے جاتا ہے۔ پھر لگا دوتا ہے: انہی کی ملک کے انکار سے اس کی تھوڑی کے لیے پچھا دیتے ہیں۔ پھر مکہ الموت علیہ السلام اسے کہتے ہیں: اب لفظی اور معنوی نفس انو نفل اجماعی درمیان رکھتے ہوئے پانی میں اور سیاہی میں اس کے ساتھ میں اسے لے کر دے گا۔

آدم دو۔ جب ملک الموت علیہ السلام روح کو قبض کر لیتے ہیں تو وہ جسم سے کھینچی ہے اللہ تعالیٰ تجھے میری جانب بری قرار دے۔ تو میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور خدا کی طرف بیانی۔ پڑھنا۔ یا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات و فرمانرواری۔ سستی اور غفلت۔ برتاؤ نہ۔ پیچھے نہ خود بھی ہلک۔ اور تو نے مجھے بھی ہلک یا اور جسم بھی روح کو وہی طرح تیرا ہے اور زمین کے دو حصے میں پڑا۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور خدا کے ساتھ باقواء اس پر اہل بیت جیسے ہیں۔ اور انہیں کے فطرت میں ہی طرف میں پڑتے ہیں اور اسے بہت عار و سرگ اپنا ہے۔ کہ انہوں نے بنی آدم میں سے آدمی کو آف میں اس دیا ہے۔ اور سب سے تم میں رکھا جاتا ہے اس پر اس کی قبر تک کرائی جاتی ہے۔ یہ ہر ایک کو اس کی پسلیوں کوٹ ہاتی ہیں اور ان میں جانب کی انہیں جانب میں اور بائیں کی بائیں میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سیاہ رنگ کے سانپ بھیجتا ہے جو اسے ناف کی پٹی اور پاؤں کے انگوٹھے کے پکڑ لیتے ہیں اور اس کے بعد وہ غل ہو جاتے ہیں اور اس کے دوسرا میں بھیج کر انہیں میں من جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوزخ میں لے کر بھیجتا ہے۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں: تمیرو اب کون ہے؟ تمیرو اس کی کیا ہے؟ اور تمیرو اسی کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میں نہیں جانتا۔ تو اسے کہا جاتا ہے: تو نے خود جانا اور تو نے کسی کی اتباع کی۔ پھر وہ اسے سخت مارنے لگتے ہیں اور اس کی قبر میں شراب اڑنے لگتے ہیں۔ پھر وہ اپنی حالت پر روت آتا ہے۔ دوزخ میں اسے کہتے ہیں: او پر کی جانب: کہے۔ چنانچہ وہ دوزخ میں آتا ہے۔ دوزخ کی طرف ارادہ دکھاتا ہے۔ خود اسے کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے رحمن اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور خدا کی طرف تیرا مقام یہ ہے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے بغیر میں میری جان ہے اس دہلی کو ایک مسرت پہنچتی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ وہ اس کے لیے جہنم کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اسے کہہ جاتا ہے: اللہ تعالیٰ کے رحمن اور تیرا مقام ہے کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔ پھر اس کے لیے ستر اور وہ سے جہنم کی طرف کھول دیے جاتے ہیں اور اس کی مری اور جھلسا دینے والی گرم ہوا اسے آتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے قبر سے اٹھا کر جہنم کی طرف لے جائے گا۔

قُلُوا لَا إِنْ كُنْتُمْ عَيْرَ صَادِقِينَ ۖ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۖ
فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمَقْرُورِينَ ۖ فَرُوحٌ وَرَاحَتٌ ۖ وَ جَنَّتْ بُعِثُوا ۖ
أَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۖ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۖ
أَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكْفُرِينَ ۖ فَتَعْرُلُ مِنْ حَيْثُ ۖ وَ تَصْلِيَةُ
جَحِيمٍ ۖ إِنْ هَذَا إِلَّا مَوْحٍ مِنَ الْيَقِينِ ۖ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۖ

”میں اگر تم کسی کے پابند نہ تھیں ہو۔ تو پھر کیوں نہیں لوٹا دیتے (میرے ذلے کی روح) اگر تم سچے ہو۔ میں وہ (میرے ان) اگر اللہ کے مقرب بندوں۔ نہ ہو گا۔ تو اس کے لیے راحت خوشی اور اللہ تعالیٰ اور سرور والی جنت

امام حسینؑ کی جد و نسب پہلے کوفہ سے اور انہوں نے بعد ازاں مدینہ منورہ سے جہاد کیا ہے کہ وہ راء کے مرقعے سے نکلا کرتا تھا۔

مقام اور بیحد عیدیں، حضور الہی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے کہ حضرت انارکلی ایسا عذابِ قرآن کا پڑھنے لگے تھے اور فرمایا تم سب حق و راست ہے، تم باطل اور حضرت امین رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں اور کلمات اس کا بھی براہ راست ہے۔

نور علیؑ نے ان کا حاتمہ پر نماز اللہ نے ایسا کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہما علیٰ علی بن ابی طالب (۱)

ہم میں جو پروردگار اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: یا ابراہیم خدایتو مرا دینا جسے چاہے اور وہ جنت نعیم ہے۔ کہہ رہا ہے یہ فرشتے تھے کہ اسی سے مراد حضرت ابروہموت ہے۔ (2)

انہوں نے امام احمد، عبد بن حمید کے استاد میں اور دوسری سلمہ اور نسائی نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَسْتَرْحٌ يَحْدُو مُسْتَرْحًا" جمعاً یعنی راحت پانے والا ہے اور ساتر استراحت پانی کرتی ہے۔ تو ہم نے عرضیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر کا کون ہے اور ستر کا معنی کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چند آدمیوں کا دنیا کی شہمت و داس کی انہوں سے اللہ بخانا د عوائی کی رحمت کی طرف سے استراحت پالتے ہیں اور خالق کا بندہ جس سے دشمن اور رحمت اور بخانا د رحمت پالتے ہیں۔ (3)

۱۔ مہاتما حسن منہو در رحمہ اللہ کے کتاب ۱۱۱۱ (الذین یأسوا) میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے بندہ مسلمان و ملت سے (وقت روح) (مرگ) (خاتون) (خوشبودار) (ظلمت) اور جنت (عمر و اولیٰ خست) کی ثبات دی جائے گی۔ اور بندہ مسلمان کو قبر میں سب سے پہلے یہ ثبات دی جائے گی کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی ثبات ہو۔ تیسرا: خوب ہے درجہ آخری آمد یہ تھیں اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے جس نے تجھے میری قبر تک پہنچایا ہے جس نے میرے لیے ثبات دی اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کر دی۔ اور جس نے میرے لیے شفعہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اسے قبول کر لیا۔

امام سجادؑ کی سہیلی، امیر المؤمنینؑ کی بہن اور ان کے والد محترمؑ کی بیوی تھیں۔ یہاں لکھا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
 (الروح سے مراد فرشتے اور خوشی سے اور تہنیتی طاقی سے مراد رزق ہے۔ (4)

امام اسلمی مندر اور مراد نے حضرت عمر بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے یہاں کہ ہے کہ خذوہم ذہاباً کاعنی ہے اس لم
سے نجات پانچ جس میں وہ پہلے جلائے اور کلام اور کمال سے راجعت مانا کہ اور نماز میں سے دوسروں سے کھینکے۔

۱۔ اہل بیت علیہم السلام نے جو یہودی اور ان کے حضرت عثمان کے حضرت عثمان کے دروازے پر جانا کیا، انہوں نے کہا: "میں نے اس وقت اور
۲۔ حضرت علیؑ نے انہیں 27 سال تک (یعنی 27 سال تک) ان کے دروازے پر رکھا۔

﴿سُورَةُ النُّورِ﴾ ﴿سُورَةُ النُّورِ﴾ ﴿سُورَةُ النُّورِ﴾

سُورَةُ النُّورِ الْمُنِ الْفَرَجِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَخَلِّصْهُمْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مُلْكُ
السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُخَيِّ وَيُيَبِّثُ ۚ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ هُوَ
الْأَكُولُ وَالْإِخْرُجُ وَالْإِخْرُجُ وَالْإِخْرُجُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ هُوَ الَّذِي
خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ ۚ
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا
يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ لَهُ
مُلْكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ يُؤَلِّجُ اللَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

”اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہہ رہی ہے ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی سب پر غالب، بڑا ہوا ہے۔ اسی کے
سینے سے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی وہ نور نہ نکرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ چیز پر چوکی قدرت رکھتا ہے۔
وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور وہ چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ وہی ہے جس نے پیدا فرمایا
آسمان اور زمین کو چودہوں میں بحر ممکنہ تحت حکومت پر۔ وہ جانتا ہے جو کج زمین میں داخل ہوتا ہے
اور نہ نکلتا ہے۔ آسمان اور زمین سے اترتا ہے اور جو اس کی طرف مروج کرتا ہے اور وہ ہمارے ساتھ ہوتا
ہے جہاں بھی ہے جو اور اللہ تعالیٰ کی جہت تم کرتے ہو (است) خوب دیکھنے والا ہے۔ اسی کے لیے ہے بادشاہی
آسمان اور زمین کی اور اللہ کی طرف اسی سارے کام لوٹائے جائیں گے۔ (داخل فرما) ہے رات (کا کچھ دھڑ)
وہی میں اور آسمان سے دن (کا کچھ دھڑ) رات میں اور وہ خوب جانتا ہے جو نیسوں میں (پوشیدہ) ہے۔“

اہم اس ضریف اس خاص امین مراد یہ اور محض رحیم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورہ حدیث

حدیث طیبہ میں تازل، روتی۔ (۱)

ابن مراد یہ اور محض رحیم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سورہ حدیث طیبہ میں تازل کی گئی۔ (۲)

امِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَانْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَحْلِقِيْنَ فِيْهِۦ ۚ فَاَلَيْسَ
 اَمْنًا مِّنْكُمْ وَانْفِقُوا لَنَهْمُ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ۚ وَمَالَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
 الرَّسُوْلِ يَدْعُوْكُمْ لَتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
 مُّؤْمِنِيْنَ ۝ۚ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖ اٰیٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ
 الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَعَرُوْفٌ شَدِيْدٌ ۝ۚ وَمَالَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِى
 سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ الرَّسُوْلِ وَالْاَرْضِ لَا يَسْتَوِيۦ مِنْكُمْ مَّنْ
 اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَتْلٌ ۚ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا
 مِنْۢ بَعْدُ وَقَتْلُوْا ۚ وَكَلَّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحَقُّ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ۚ
 ذٰلَّذِيۡ يُعْزِزُ اللّٰهُ قُرْصًا حَسَنًا لِّضَعْفِهٖ ۚ وَلَآ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ۚ

”ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو (اس کی راہ میں) ان مالوں سے جن میں اس نے تمہیں اپنا
 نائب بنایا ہے۔ پس جو لوگ ایمان لائے تم میں سے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہے ان کے لیے بہت بڑا
 اجر ہے۔ آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تمہارے پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اس کا) رسول رحمت دے رہا ہے تمہیں کہ
 ایمان لاؤ اپنے رب پر اور اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ بھی لے چکا ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ وہی ہے جو نازل
 فرما رہا ہے اپنے (محبوب) بندہ پر روشن آیتیں تاکہ تمہیں کھل لے (کفر کے) اندھیروں سے (ایمان کے)
 نور کی طرف اور وہی شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بڑی شفقت فرمائے والا، ہمیشہ رہنے والا ہے۔ آخر تمہیں
 کیا ہو گیا ہے کہ تم خرچ نہیں کرتے (اپنے مال) راہ خدا میں حالانکہ اللہ تعالیٰ علی آسمانوں اور زمین کا وارث
 ہے۔ تم میں سے کوئی برابر ہی نہیں کر سکتا ان کی ہمنواں نے فتح کہہ سے پہلے (راہ خدا میں) مال خرچ کیا اور جنگ
 کی۔ ان کا وہ بہت بڑا ہے ان سے ہمنواں نے فتح کہہ کے بعد مال خرچ کیا اور جنگ کی (ویسے تو) سب کے
 ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے بھلائی کا اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے بخوبی خبردار ہے۔ کون ہے جو (اپنا
 مال) اللہ تعالیٰ کو (بطور) قربانہ حسنہ دے اور اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھادے اس کے مال کو اس کے لیے (اس کے
 علاوہ) اسے شاید اور بھی ملے گا۔“

امام قرطبی، محدثین حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ وَانْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَحْلِقِيْنَ فِيْهِۦ کے

فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْقَوْزُ الْعَظِيمُ ۚ يَوْمَ يَقُولُ الْمُسْفِكُونَ وَالْمُتَفَقِّتُ
لِئْدِنًا مِمَّنْ آمَنُوا انْظُرُوا نَافِثِينَ مِنْ تَوْسِعِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ
فَالْتَسِبُوا آثُورًا ۖ فَصُوبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَدَبَابٍ ۖ بَاضَةٌ فِيهِ الرِّحْمَةُ وَ
صَاهِرَةٌ مِنْ قَبْلِ الْعَذَابِ ۖ يُمَادُّوهُمْ أَلَمْ تَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَ
لَكِنَّا كُنَّا نَقْتُلُكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَانْتَرَبْتُمْ وَغَرَّكُمْ الْإِيمَانُ حَتَّىٰ
جَاءَ آمُرُ اللَّهِ وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْعِزُّورُ ۖ قَالِيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ
لَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَا لَكُمْ الْتَأْمُرُ بِهِمْ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

”جس روز آپؐ بھیجیں گے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کہ ضرورتاً ہی سر پہنوں گا ان کا غور مان ہے آگے بھی ہمارے
ان کی دائیں جانب بھی (سورہ) نہیں مڑو ہو کہ ان بائیں جانب بھی نہ رہے جس کے پیچھے نہیں تم بیٹھو۔ ان
روز آگے۔ یہی وہ عظیم فتون کا ماحول ہے۔ اس روز نہیں گھمنے حق مرد اور مہمانی مومن ایمان والوں سے (اسے
نیک بخیر) مژدہ ہوا بھی انکار کر دہم بھی روشنی حاصل کر لیں تمہارے نور سے (انہیں) کہا جائے گا دُشمن
جیسے کی طرف اور (وہاں) نور تلاش کرو۔ پس کھڑی کر دی جائے گی ان کے اور اہل ایمان کے درمیان ایک
دیوار جس کا آلہ ہوا زور کا داس کے بائیں میں رحمت اور اس کے دائیں میں عذاب ہوگا۔ منافق پکاریں
گے اہل ایمان کو کہ تمہارا ہے ساتھ نہ تھے۔ کہیں گے بے شک! لیکن تم نے اپنے آپ کو خود بخود میں ڈال دیا
نور (نورانی چاشنی کا) انکار کرتے رہے اور تمہارے پاس ہے اور جو کہ میں ڈال دیا تمہیں جہنم آسید اس نے
نہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان آپؐ پر ہو کہ دیا تمہیں انہ تعالیٰ کے پاس۔ میں شیطان (دعا باز) نے۔ پس
آج نہ تم سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کفار سے تم (سب کا) حکم آتش (جہنم) ہے۔ وہ تمہاری رہتی ہے۔
اور بہت بری جگہ ہے کہ نہ کی۔“

امام ابن ابی شیبہ اور ابن عثرہ رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ یَسْخَرُ لِقَائِهِمْ لِقَائِهِمْ کے تحت حضرت حسن رضی اللہ
عنه نے فرمایا: ”بل سر اہل ایمان کا غور مہمانی کردہ ہو گا ان کے آگے یہ رنگ کہ وہ دست میں داخل ہو جائیں گے۔ (۱)
اور علی بن حمزہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بیان کیا ہے کہ چار مہمان پر ان کا نور ان کے آگے
نور مہمانی کر رہا ہوگا۔“

[illegible][illegible]

امام ابن جریر، ابن مردودہ اور متقی رحمہم اللہ نے اہل بیت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے اور ثناء میں ایک جگہ تاریخی اور نحو پر اس میں جملوں کے ساتھ قتالی ایف نور بھیجے گا۔ پس جب مؤرخین اس نوز و کجی کے قیود اس کی طرف متوجہ نہ تھے۔ اور وہ نوز و کجی قتالی کی جانب سے ان کے لیے بہت سی طرف راہنما بن گئے تھے۔ اور جب

امام مہدین علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وَتَرْتَضَعْنَهُ فَاِذَا وَهَقَ اور اعلیٰ حق کی (جانی کا) انتقاد کرتے رہے۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں شک میں جتا رہے۔ وَتَرْتَضَعْنَهُ الْاَعْيَانُ مَرَامًا اور شیطان کی جانب سے دھوکہ میں مبتلا رہے۔ فَمَحْبُودٌ وَادْوَامِيْ تَقِيَّتٍ بارے میں بیان تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جہنم میں پھینک دیا۔ وَتَرْتَضَعْنَهُ الْعَرَفُومُنْ اور شیطان (دھوکے باز) نے انہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیا۔ فَالْيَوْمَ لَا يَكُنْ حُكْمُكُمْ لِنَفْسِكُمْ بَلْ يَكُنْ لِّمَنْ اَنْتُمْ عَلَيْنَا اَعْيَانٌ اور کفار سے فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

اَلَمْ يَكُنْ لِلْبَنِيّٰ مِثْلُ مِمَّا عَلَّمُوْا اَنْ تَحْسَبُوْا فُلُوْهُمْ لِيْنَا كَمَا اَلَلّٰهُ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ
وَلَا يَكُوْنُوْا كَالْبَنِيّٰ اِنْ اُوْتُوْا الْكِتٰبُ مِنْ قَبْلِ فَهَالِكٌ عَلَيْهِمْ اِذَا مَدَّ فَفَقَسْتُ
فُلُوْهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يُخَيِّ الْاَرْمٰضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ
الْمُسْلِمٰتِ قَبِيْلًا اَقْرَبُوْا اِلٰلّٰهِ قَرٰبًا حَسْبًا يُّصَفُّ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝

”کیا انہی دو وقت نہیں آیا ہیں ایمان کے لیے کہ تمک جائیں ان کے بدلے یا دینی کے لیے اور اس بچے کلام کے لیے جو اتر رہا اور نہ ہی جائیں ان کو گواہ کی طرح جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ پہلے نبی کی امت کو گواہی دی گئی تھی تو سخت ہو گئے ان کے دل اور ایک کثیر تعداد ان میں سے نافرمان بن گئی۔ جان لو! اللہ تعالیٰ دعوہ کر دیتا ہے زمین و آسمان کے مرنے کے بعد ہم نے قول کر بیان کر دی ہیں تمہارے لیے (راہی) نشانیاں تاکہ تم سمجھو۔ بے شک صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو قرعہ حسد یا کٹی گنا بدعا دیا جائے گا ان کے لیے (ان کا مال) اور انہیں کیا سزا ہوئے گا۔“

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے قرأت اس طرح کی ہے: اَلَمْ يَكُنْ لِلْبَنِيّٰ مِثْلُ مِمَّا عَلَّمُوْا۔ امام ابن مردود یہ روایت محمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سرفروغ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن کے ستر سال بعد مہاجرین کے دلوں میں (جھگڑے میں) آغوش اور آغوشی کو پایا تو یہ آیت نازل فرمائی: اَلَمْ يَكُنْ لِلْبَنِيّٰ مِثْلُ مِمَّا عَلَّمُوْا اَنْ تَحْسَبُوْا فُلُوْهُمْ لِيْنَا كَمَا اَلَلّٰهُ ۝

امام ابن مردود یہ روایت محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں مسابہ گروہ کی ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور وہ اس رہے تھے۔ آپ اپنی چادر کو کھینچے ہوئے آئے اور آپ کا چہرہ سرخ تھا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس رہے ہو۔ حالانکہ تمہارے رب کی جانب سے تمہارے لیے امان ہے۔ اَلَمْ يَكُنْ لِلْبَنِيّٰ مِثْلُ مِمَّا عَلَّمُوْا اَنْ تَحْسَبُوْا فُلُوْهُمْ لِيْنَا كَمَا اَلَلّٰهُ مسجد کا گروہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان تمہارے آگے کھڑا کیا ہے؟ تو

آپ ﷺ نے فرمایا: تم اتنی مقدار سے رہو جتنا اُٹے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ روایت ابی ہریرہؓ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تُخَفِّضَ کُلَّوْنِهِمْ لِنَبِیِّکَ کر اللہ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: سارے مائے یہ بیان کیا کہ حضرت قتادہ بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ: قال: روایتیں صحیحہ ہیں: اسب سے پہلے لوگوں سے شروع اُٹھایا جائے گا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ رحمۃ اللہ علیہ اُٹ کے قحط فرماتے ہیں: کہ اس کا معنی ہے: کیا اہل ایمان کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ ادا رہیں گے لیے ان کے دل جھٹ جائیں۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ یُخْلِی الْاُمَمَ مَضٰی بَعْدَ هَوَیْہِ کے ضمن میں فرمایا: اس سے مراد لوگوں کے سخت ہو جانے کے بعد انہیں نرم کرنا ہے۔

امام اسماعیل بن ابی حمزہ و ابن ماجہ و ابن منذر و ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ: ہمارے اسلام لانے اور اس آیت اَتَمُّ نَبِیِّیْ لَنَبِیِّیْ اَعْلَمُوا اَنْ تُخَفِّضَ کُلَّوْنِهِمْ لِنَبِیِّکَ کر اللہ کے ساتھ ہمیں کتاب فرمائے گے اور میان اللہ چار برس کا فاصلہ ہے۔ (1)

امام ابن منذر و ابن مردودیہ و طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے اور حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ ان کے اسلام لانے کے دو میان دور اس آیت کے نزول کے درمیان جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں کتاب فرمایا ہے۔ صرف چار برس کا فاصلہ ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح تین دنوں کے نہیں اس سے قبل کتاب دی گئی اور ان پر مدت سو فی سو گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ قاصق ہو گئے۔ (2)

امام ابو یعلیٰ اور ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی، تو ہم میں سے بعض لوگ بعض کے پاس آئے اور پوچھے گئے: ہم نے کوئی سی بات کی ہے؟ ہم نے کون سا عمل کیا ہے؟ امام ابن ابی حاتم و ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے دلوں کو زبردست پایا۔ تو نزول قرآن کے تیرہویں سال کے شروع میں انہیں کتاب فرمایا اور شافعیہ بیان: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تُخَفِّضَ کُلَّوْنِهِمْ لِنَبِیِّکَ کر اللہ۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے طراح اور ہشے کا اظہار ہوا تو مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ (3)

1۔ مجمع مسلم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 421، ذخیرۃ التفسیر، جلد 1، صفحہ 421۔

2۔ تذکرہ حاکم، جلد 2، صفحہ 521 (3787)، ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 13۔

3۔ مصنف، ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 246 (35713)، مکتبۃ العربیہ، بیروت۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے حضرت عطاء بن یمین رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو انہی جیسے کے بارے میں عرض کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اَنْذِرْ يٰكُلَ بَلَدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ اَمْلُؤْا الْاَيَّامَ۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ ایش اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کی تیاریوں سے باہر مدینہ کی خوشامی اور آمد کو پوچھا جب کہ اس سے قبل ان کی زندگی اجتماعی تھی اور ہفت آہ قحطی کے انہوں نے ہمیں ایسے امور چھوڑ دیئے جو پہلے کیا کرتے تھے تو اس پر انہیں کتاب کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی: اَنْذِرْ يٰكُلَ بَلَدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ اَمْلُؤْا الْاَيَّامَ۔ (۱)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رحمہ اللہ کی سند سے حضرت قاسم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سخت آتھمیں قرعہ من کی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اَنْذِرْ يٰكُلَ بَلَدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ اَمْلُؤْا الْاَيَّامَ۔ (۲) (ہم آپ سے ایک ہجرین قصہ بیان کرتے ہیں) پھر وہ اکتائے اور راج ہوئے تو عرض کی: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اَنْذِرْ يٰكُلَ بَلَدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ اَمْلُؤْا الْاَيَّامَ۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرعہ من طویل نہیں ہوتی کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں۔ خیر وارسوا پر شہر آ۔ نہ ولی۔ ہمد و قریب۔ جبہ خیر وارسوا ہے شک عید اور دوسری ہے خیر آئے والی نہیں ہے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے۔

امام سعید بن مسعود اور جعفی رحمہما اللہ نے اشعب بن علی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وحی (عمر) طویل ہو گئی۔ ان کے دل سخت ہو گئے انہوں نے اپنی کتاب لکھ لی۔ بن کے دن اس سے تخیر اور بہت ہو گئے۔ ان کی زبانوں نے اسے جائز سمجھا اور حق ان کے درمیان اور ان کی بہت سی خواہشات کے درمیان حاکم تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے کتاب اللہ کو بکس پشت پیٹک دیا۔ گویا کہ وہ اسے جانتے ہی نہیں۔ اور انہوں نے کہا: یہ کتاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی ہے۔ پس اگر وہ تمہاری اجازت کریں تو تم انہیں چھوڑ دو۔ اور اگر وہ تمہاری مخالفت کریں تو تم انہیں قتل کرو۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ بلکہ ان کے تمام میں سے ظالم آدمی کو بلا تھجو اور اس پر یہ کتاب پیش کرو۔ اگر اس نے تمہاری اجازت اور پیروی کی تو اس کے بعد ہرگز کوئی تمہاری مخالفت نہیں کرے گا۔ اور اگر کوئی تمہاری مخالفت کرنے سے قائل ہو کر دے گا۔ اس کے بعد ہرگز کوئی تم سے اختلاف نہیں کرے گا۔ پس انہوں نے اس کو بلا بھیجا۔ اس نے ایک کاغذ لیا اور اس کے اوپر لکھا اس میں کتاب اللہ ہے۔ پھر اسے اپنی گردن میں لٹکادیا۔ پھر اس کے اوپر کپڑے بکھنا لیے۔ تو انہوں نے اس پر کتاب پیش کی اور اسے بکھنا دیا تو اس کو ساتھ ایمان آیا ہے؟ تو اس نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: میں اس کے ساتھ ایمان لایا اور یہ ہے مجھے کہ میں اس کے ساتھ ایمان نہیں لائوں گا؟ یعنی وہ کتاب جس میں قرآن ہے۔ تو انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا اور اس کے کچھ

صحاب تھے جو اس کے ساتھ رہ کر رہتے تھے۔ ان جب دوسری قوموں نے ان کو کتاب پانی میں قرآن اس پر معلق تھا۔ اور انہوں نے کہا: کیا یہ قرآن ہے؟ انہوں نے کہا: جانتے نہیں میں اس کے ساتھ ایمان لایا اور کیا ہے مجھے کہ میں اس کے ساتھ ایمان نہیں لائوں؟ بلاشبہ اس کی سزا یہ کتاب تھی۔ جس کی امرائیں قدرت کے حکم نہ موقوف میں رہتے تھے اور ان میں سے سب سے بہتر میں نے سب صاحب قرآن کے صحابہ تھے۔ حضرت میرا کہہ دینی اللہ نے فرمایا: اب تک جو تم میں سے باقی رہا وہ مانع ہیں مگر میں ان کو مٹا دیتا ہوں۔ آج کے لیے یہی کافی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مٹا دیا۔ اسی کی انتظامت اور طاقت نہیں دیکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دس کی کیفیت کو جانتا ہے کہ وہ اسے مٹا دے گا۔ (1)

امام ابن منذر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ جب یہ آیات تلاوت کرتے تھے: **وَأَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَوْهُمْ كَخَشْيَةِ اللَّهِ** تو پھر فرماتے تھے: اب تک میں نے میرے رب کے کچھ نہیں سنا ہے۔ میرے رب پر اور گارہ امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے بیان کیا ہے کہ حضرت شداد ابن اسد نے کہا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے خشوع اظہار کیا ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: **أُولَئِكَ مَرَّاهُ** (مرا) ہے۔ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو حریص بن ابی الاسود رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرما کر جمع کیا اور فرمایا: تم میں قرآن جمع کرنے والوں کے (یعنی حفاظ قرآن) سوا کوئی داخل نہ ہو۔ سو ہم تین سوا کوئی اندر داخل ہوئے اور آپ نے ہمیں منع فرمایا اور فرمایا: تم اس شے سے فرمنا ہو۔ تم بخدا اتم پر زنا نہ کرنا۔ اور تم ہر سال ایک طرح ختم ہو جائیں گے جیسے اگر کتاب کے دل ختم ہو گئے تھے۔ (3)

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالشَّهَادَةُ عَنْهُمْ
رَافِعُهُمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ دُونَهُمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۖ اْعْمُوا أَمْثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَهُوَ زِينَةٌ وَ
تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَسَلٌ غَثٌ أَعْجَبَ
الْكُفَّارِ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهْبِطُ فَتَرَاهُ مَصْفًى ۖ أَلَمْ يَكُنْ حَطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۖ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا
مَتَاعٌ تَلْعُوبٌ ۖ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 95-96 (7589) دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، ص 14، جلد 3، صفحہ 286، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 317، دار الکتب العلمیہ بیروت

السَّامَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَعَدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ ذَلِكَ فَضْلُ الَّذِينَ يُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿١٠﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر ہو گئے (خوش نصیب) اللہ کی جناب میں صدق اور شہید ہیں۔ ان کے لیے (مخصوص) جزا اور ان کا (مخصوص) نود ہے، اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو مٹا دیا وہی لوگ تور و زنجی ہیں۔ خوب جان لو کہ دنیوی زندگی محض کھیل، تراشا اور (سامان) آرائش ہے، اور آپس میں (سب و نسب پر) اور ترقی اور یک دوسرے سے زیادہ مل اور ٹھکانا مل کرنا۔ جس کی مثال یوں سمجھو جیسے ادا کی برکت اور نہال کر کے کسانوں کو اس کی (شاہد اب درہنہ) بھیجی پھر دو (پکا یک) سوکھے گئے تو تو اسے دیکھ کر ان کا رنگ در پڑ گیا ہے پھر وہ دین و دیر نہ ہو جائے اور نہ دنیا پرستوں کے لیے) آخرت میں صحت عذاب ہوگا اور (خدا پرستوں کے لیے) اللہ کی بخشش اور (اس کی) خوشنودی ہوگی۔ وہ نہیں ہے دنیوی زندگی مگر نہاد و محک تجزی سے آگے جو جو ہے رب کی مسرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے۔ یہ جو تیار کر دی گئی ہے ان کے لیے نواہین لے آئے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر یہ اللہ کا فضل (بزرگ) ہے ملاحظہ فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی فضل فرمائے والا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی ذات اور دین کے بارے میں شک سے اترے ہوئے اپنے دین کی خاطر ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف منتقل ہو کر جا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدقہ کی گھما جائے گا۔ اور جب وہ مرا تو اللہ تعالیٰ اسے شہید قرار دے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَنِ مَا لَهُمْ بَیِّنَاتٌ ۚ هُمُ الْمُكَذِّبُونَ** نے فرمایا: اپنے دین کی خاطر ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف جاگ، دوز کرنے والے قیامت کے دن جنت میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ ان کے درجہ میں ہوں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت براء بن مازب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میری امت کے موثرین شہداء ہیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَنِ مَا لَهُمْ بَیِّنَاتٌ ۚ هُمُ الْمُكَذِّبُونَ**۔ (۱)

امام ابن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: بے شک ایک آدمی اپنے بستر پر مرے گا اور وہ شہید ہوگا۔ پھر آپ نے ذکر و آیت تلاوت کی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے ایک دن فرمایا اور وہ آپ کے

یاسی تھے۔ تم سدا سے صمد بنی اور شہید ہو۔ تو آپ سے کیا کیا: اسے اور ہر روز آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ آیت پڑھو: **ذُو الْاَلْبَیْنِ اَمْسُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَوْ لَیْکُمْ ہُمُ الْقَصِیْدُ یَقُوْنُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ**۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے: بے شک تمہیں اور اسے کہنا شروع کرنا چاہیے کہ تم سدا سے صمد بنی اور شہید ہو۔ (1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ مسکن صمد بنی اور شہید ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **ذُو الْاَلْبَیْنِ اَمْسُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَوْ لَیْکُمْ ہُمُ الْقَصِیْدُ یَقُوْنُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ**۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مسکن صمد بنی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: **ذُو الْاَلْبَیْنِ اَمْسُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَوْ لَیْکُمْ ہُمُ الْقَصِیْدُ یَقُوْنُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ**۔ (3)

امام ابن جریر نے حضرت نضاک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: **ذُو الْاَلْبَیْنِ اَمْسُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَوْ لَیْکُمْ ہُمُ الْقَصِیْدُ یَقُوْنُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ**۔ (4)

عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر سے حضرت سرور سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت صرف شہداء کے لیے ہے۔ (5)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! **اَللّٰہُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ**۔ اگر میں یہ شہادت دلاں لا الہ الا اللہ واللہ۔ رسول اللہ اور میں بائیں ہاتھ نماز میں پڑھوں۔ میں ذکر کو آواز کروں، رمضان و عید کے روزے رکھوں اور میں اسی پر قائم رہوں تو میں کس میں سے ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صدیقین اور شہداء میں سے ہو گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہیں نے **ذُو الْاَلْبَیْنِ اَمْسُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَوْ لَیْکُمْ ہُمُ الْقَصِیْدُ یَقُوْنُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ** کے تحت فرمایا: لوگ ان دونوں باتوں کی طرف آخرت میں ہوں گے۔

مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ تُبْرَاھا ۚ اِنَّ ذٰلِکَ عَلٰی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ۝۱۰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی مَا قَاتَلْتُمْ وَلَا تَقْرُؤْ حٰوِبًا اَنْتُمْ ۚ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخَلَّالٍ فَخُوْرٍ ۝۱۱ الَّذِیْنَ یَبْغُلُوْنَ وَاَیْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبَغْلِ ۚ وَ مَنْ یَّبْغُلْ فَلِیْنَ اللّٰہِ

1۔ مصنف مہارک الی، جلد 5، صفحہ 181 (9631)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تیسرے مہارک الی، جلد 3، صفحہ 288، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ تیسرے مہارک الی، جلد 27، صفحہ 289، دارالکتب العلمیہ بیروت

4۔ تیسرے مہارک الی، جلد 27، صفحہ 289، دارالکتب العلمیہ بیروت

شعب الایمان میں بیان کیا ہے کہ لَبِیکُمَا تَنْسَوَا اَعْلٰی صَاعِدَاتِکُمَا آیہ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کوئی انسان انھیں سے گزر وہ غزوہ بدر پر شہید ہو گیا تو اسے اللہ خوش اور سرور بھی ہوتا ہے۔ لہذا اگر اسے مصیبت آئے تو اسے عفو و رحمت سے پرورش کرے اور اگر اسے جبر و غلبہ کا سامنا کرنا پڑے تو اسے شہید بھی کرے۔ (3)

ادام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ تفسیر آیہ ذر ذرہ آیت میں مصیبت سے مراد مصائب عمومی ہیں جس مصائب میں کوئی نہ لگتا تھا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَبِیکُمَا تَنْسَوَا اَعْلٰی صَاعِدَاتِکُمَا وَلَا تَنْفَخُو خِوَا یُنَا اَنْفُسَکُم مَّصِیْبَ زَیْنِ مَرَدِیْنِیْ سَدَیْنِ کے معاملات میں ان کے لیے غم ہے کہ وہ خداوند مطلق پر غرور و ہوس اور نفی کرنے پر اظہار مصیبت اور حسرت کریں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے بارے میں بیان کیا ہے: اسے شک برائی اور غمناہ کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے اور ہر روز نئی شان میں ہوتا ہے۔ پھر اس کے لیے وقت مقرر کر دیا جاتا ہے اور وہ اسے اس کے مقررہ وقت تک روکے رکھتا ہے۔ پھر جب اس کا مقررہ وقت آجوتے تو اسے بھیج دیتا ہے۔ پس اس وقت لوگوں میں ہو سکتا ہے کہ وہ اس طرح ہوتا ہے کہ فلاں دن فلاں مہینے فلاں سال اور فلاں شہر میں مصیبت آگئی اور رزق (مازل و جوا) اور مصیبت خاص افراد میں بھی آتی ہے اور عام میں بھی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی صاف بکڑتا ہے۔ اس کے ساتھ ہم مراد حاسن کرتا ہے جہاں تک وہ سزا پسند کر رہا ہوتا ہے کچھ وہ اس کا دعاوی بن جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑنے کی سطح علت نہیں رکھتا۔

ادام ابن علی شیبہ رحمہ اللہ اور ابن منذر رحمہما نے حضرت ربیع بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں ایک جماعت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور قوم میں سے ایک آدمی رونے لگا۔ تو انہوں نے فرمایا: ان میں سے تجھے راز دہی ہے؟ تو اس نے عرض کی: میں اس کے لیے دو درہم دوں جو کچھ میں آپ میں اکٹھا ہوں وہ اس کی وجہ سے حاصل کرے آپ کوئے جلا جلا کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو نہ دے۔ کہو کہ میں دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے غم میں ہے۔ کیا تو یہ اذیتاؤں کوں مٹاتا: مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ إِلَّا بِهِ۔ (4)

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ بن حیدر اور ابن منذر رحمہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آیت میں مصیبت سے مراد بھگت اور یہ وہاں ہیں۔ اور قرآن قبل اُنْ تَلِیْنَ اَعْلٰی صَاعِدَاتِکُمَا یعنی ہے اس سے پہلے کہ تم انہیں پیدا کریں۔ (5)

ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مصیبت ڈال فرمائی۔ پھر اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ پھر وہ صاحب مصیبت کو پیدا کرتا ہے۔ پھر جب وہ دعا اور نفسی کامل کرتا ہے تو اس پر وہ اس مصیبت کو بھیجتا ہے۔

امام دہلوی رحمہ اللہ نے حضرت سلیم بن جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ

1. تفسیر صبری در آیات 27، 28، 29، 30، 31، 32، 33، 34، 35، 36، 37، 38، 39، 40، 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000.

2. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 2067C1155، کتاب الاموال، باب 1، جلد 1.

3. تفسیر ابن کثیر، جلد 1، باب 1، صفحہ 277، کتاب الاموال، جلد 1.

آپ مشین پر نے فرمایا: جو لوگ میں سے زیادہ عالم ۱۰۰ ہے جو ان میں حق کی زیادہ بصیرت رکھتا ہو جب کہ لوگوں کے مابین اختلاف ہو جائے۔ اگرچہ وہ عمل میں غفلت اور سستی برتتے والے ہو اور اگرچہ وہ اپنی سرین کے عمل گنہگار ہے۔ وہ لوگ جو ہم سے پہلے تھے وہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ ان میں سے تین نے نجات پائی اور تمام کے تمام کو دوزخ دیا اور جدا جدا ہو کر جہنم ہو گئے۔ ایک نے اپنے امت کو جلا دیا اور ان کے ساتھ جہنم والی اور حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام نے دینی کی بناء پر قاتل کیا اور قاتل دینے لگے۔ اور ایک کو دوزخ ہے جس نے باوجود ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رکھی اور نہ ہی ان کے ساتھ ٹکرا ہوا پسند کیا۔ تو وہ جہنم میں چلے گئے اور وہاں عورت اور وہاں غلو اور وہاں بیت اقصیٰ نہ رہی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وَنُحِبُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الَّذِينَ هُمْ أَقْرَبُونَ لَا يُشْرِكُونَ بِمَا عِندَهُ شَيْئًا** (المائدہ ۱۸) **لَا يَكُونُ الْكُفْرُ إِلَّا إِذَا أَتَى بِمَنْعَةٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ غَيْرَ أَن يَكْفُرُوا** (المائدہ ۱۷) **وَلَا يَتَّبِعُونَ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۶) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۵) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۴) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۳) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۲) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۱) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۰) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۹) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۸) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۷) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۶) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۵) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۴) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۳) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۲) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۰)

امام ابن ابی نعیم رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں ان جہنم والوں کے بارے میں فرمایا: **وَالَّذِينَ هُمْ أَقْرَبُونَ** (المائدہ ۱۸) **لَا يَكُونُ الْكُفْرُ إِلَّا إِذَا أَتَى بِمَنْعَةٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ غَيْرَ أَن يَكْفُرُوا** (المائدہ ۱۷) **وَلَا يَتَّبِعُونَ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۶) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۵) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۴) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۳) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۲) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۱) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱۰) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۹) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۸) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۷) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۶) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۵) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۴) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۳) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۲) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۱) **وَلَا يَتَّقُونَ اللَّهَ** (المائدہ ۰)

میں سے کچھ لوگ تھے جنہوں نے ایک بدعت (نئے کام) کو آغاز کیا۔ مگر اس چیز نے سب اللہ تعالیٰ سے انہیں عیب وار قرار دیا اور آپ نے یہ آیت عوام کی نافرمانی کے لئے نازل فرمائی (۱۰)

امام احمد و تیسرے زنی کے نوادار و اصول ہیں۔ ابو یوسفی اور شافعی قریم اللہ نے شعبہ اہل ایمان میں حضرت اسحاق بن علیہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میری امت کے دو ہیں، ایک اہل بیت ہے اور اہل امت میں سے روایت اللہ تعالیٰ کے ہے۔ میں جہاں کرنا ہے۔ (۱۵)

اس عہد میں حمید اور امانت مند رہنما اللہ نے بیان کیا ہے کہ ذمہ داریاں اپنے اہل عیال کے ساتھ حضرت مراد علی اللہ عنہ نے فرمیں کہ ہمیں یہ جانا چاہیے کہ انہوں نے کسوں کو چھوڑ دیا اور عاقبت میں ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ ان کے لئے عجز۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرُسُلِهِ يُؤْتِكُمْ كُفُلًا مِمَّا
رُحِمْتُمْ وَيَجْعَلْ لَكُمْ تَوَارِثًا تَشْكُونَ بِهِ وَتَعْفُوا عَنْكُمْ وَ اللَّهُ عَفْوٌ
رَحِيمٌ ﴿١٠٦﴾ إِنَّمَا يَتَعَمَّلُ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا يُقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ
وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿١٠٧﴾

”اے ایمان والو! تم کو دئے ہوئے احکام سے روزِ جمعہ کو روکنا ہے، جیسا کہ تم نے ان کے رسول کے بقول پر اہلِ حق پر فعلیٰ جہاد کا وعدہ کیا ہے اور جو تم سے کہے کہ تم ان کو روکو، تو کہو کہ یہ دن ہے جس میں تم نے اللہ کے وعدے کو سچا کرنا ہے۔“ (آیہ ۹۱)

نام اہل حق رسالہ نے اوسط میں معرکتہ ان عربی رشتہ فہم سے بیان کیا ہے کہ عیسیٰ کے اصحاب میں سے یہ ایسے آدمی خصوصاً نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ ان میں سے کئی وحشی ہو گئے لیکن ان میں سے کوئی بھی شمشیر نہ دوا۔ پھر جب انہوں نے موسیٰ کی چابوتہ وضو پر رکھ کر دیکھ کر توہم علی کی یاد رسول اللہ ﷺ پر غلبہ ہم خوشامی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ ایجازت فرما کر کہ ہم اپنے رب سے آکر اور ان کے ساتھ مسلمانوں کی دعوتی اور محفوظی کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔

اَلَّذِيْنَ اَتَيْنَهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهِمْ هُمْ يَذْكُرُوْنَ ﴿١٠٠﴾ اَوَلَا يَتَذَكَّرُوْنَ اَنْ اُنذَرُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا مِنْ خٰسِرِيْنَ ﴿١٠١﴾

۱. فیصلہ کی تاریخ: ۲۷ ستمبر ۲۰۱۹ء، لاہور، پاکستان

[illegible]

ہَذَا مَوْلَانَا بِالتَّحْقِيقِ الشَّوْكَ (القصص: 54) یعنی وہ فقط جس کے ساتھ انہوں نے مسلمانوں کی دلیجوئی اور فہم خداری کی۔ یہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے کہا: اے مسلمانوں کے گروہ! ہم میں سے جو تمہاری کتاب کے ساتھ ایمان لایا تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور تمہاری کتاب کے ساتھ ایمان نہ لایا تو اس کے لیے تھما ہے۔ ہر اس کی طرح ایک اجر ہے۔ تو ہمارے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ فِي أَهْلِ بُيُوتِكُمْ كَمَا تَتَّقُونَ اللَّهَ فِي السُّبُحِ وَالْمُعْشَىٰ وَفِي جِهَتِكُمْ ۚ فَمَا تَتَّقُونَ اللَّهَ ۖ وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ (النساء: 34) تو اہل ایمان! تمہارے گھر کے اہل ایمان کے لیے نور اور مغفرت کا اضافہ فرمایا۔ (۱)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حوالہ میں بیان سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اُوْلَئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَقْرَبَةٌ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (القصص: 54) تو اہل کتاب میں سے یہ بیان لانے والوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب پر تاکید فرمایا اور کہا: ہمارے لیے دو اجر ہیں اور تمہارے لیے ایک اجر ہے۔ یہیں صحابہ کرام پر ان کی یہ بات گراں گزری۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ فِي أَهْلِ بُيُوتِكُمْ كَمَا تَتَّقُونَ اللَّهَ فِي السُّبُحِ وَالْمُعْشَىٰ وَفِي جِهَتِكُمْ ۚ فَمَا تَتَّقُونَ اللَّهَ ۖ وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ (النساء: 34) تو اہل کتاب میں سے ایمان لانے والوں کے اجروں کی طرح دو اجر دیے۔ اور ہر جس دونوں کو مساوی اور برابر قرار دیا۔ امام عبد بن حمید نے بیان کیا ہے کہ اُوْلَئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَقْرَبَةٌ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہیں دو اجر عطا فرمائے گا اور مزید فرمایا کہ آیت میں لُتُمَا سے مراد قرآن کریم ہے۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے دو گنا عطا فرمائے گا اور مزید فرمایا: کہ آیت میں لُتُمَا سے مراد یہ آیت ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شاکر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ كَلِمَتَيْنِ سے مراد دو حصے ہیں۔ ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ كَلِمَتَيْنِ سے مراد اور پندرہ (دو گنا ہے)۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ كَلِمَتَيْنِ سے مراد دو گنا ہے اور یہی صحیحی زبان کا لفظ ہے۔ (3)

ہام فرمائی، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان آیت کے تحت فرمایا کہ ایک کلمہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حق میں جیسا اس آیت کا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو قتادہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ایک کلمہ رحمت کے حق میں جیسا اس آیت کا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آیت میں لُتُمَا سے مراد قرآن کریم ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے یزید بن حازم رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن ابی سلمہ

﴿سورة الاحزاب﴾ ﴿سورة الاحزاب﴾ ﴿سورة الاحزاب﴾

امام ابن عربی نے فرمایا ہے: یہ آیت اللہ نے فرمائی کہ میں نے اسے اس میں بھی لکھا ہے۔ یہ آیت اللہ نے فرمائی کہ میں نے اسے اس میں بھی لکھا ہے۔ یہ آیت اللہ نے فرمائی کہ میں نے اسے اس میں بھی لکھا ہے۔

امام ابن عربی نے فرمایا ہے: یہ آیت اللہ نے فرمائی کہ میں نے اسے اس میں بھی لکھا ہے۔ یہ آیت اللہ نے فرمائی کہ میں نے اسے اس میں بھی لکھا ہے۔ یہ آیت اللہ نے فرمائی کہ میں نے اسے اس میں بھی لکھا ہے۔

اللہ کے نام سے شروع کروں گا، جو بہت ہی بڑا ہے، جس نے اسے لکھا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْكِي إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ يَسْمَعُ سَوَاسِرَ كُلِّ شَيْءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ صَنَمَهُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ ۚ إِنَّ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا آلٌ ۚ وَكَذَّبْتَهُمْ وَرَأَيْتُمْ أَنَّهُمْ كَيْفَ يُؤْمِنُونَ ۚ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۝ وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۚ قِيلَ أِنْ يَتَّبِعَا ۚ ذَلِكُمْ تَوْعُظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَّيَسَّرَ ۚ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَأْزَعًا ۚ سِتْرَيْنِ ۚ ذَٰلِكَ يُؤْمِنُ

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَذَٰلِكَ حُدُّوا لِلَّهِ ۚ وَالْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

”یہ اللہ تعالیٰ نے سن لی وہی کی بات جو تم کو کہہ رہی تھی آپ سے اپنے زواج کے بارے میں (ساتھ ہی) کہہ دیے جاتی تھی اللہ سے (اپنے) راز و مخفی کا اور اللہ ہی رہا قائم دونوں کی نظر سے جب اللہ (سب کی باتیں) سننے والا (سب کو) دیکھنے والا ہے۔ تو اللہ تم میں سے تمہارے کرتے ہیں اپنی بیویوں سے وہاں کی مائیں نہیں ہیں۔ نہیں ہیں وہی کی، تم جو ان کے جنموں نے انکی جنا ہے۔ بے شک یہ لوگ تم سے ہیں بہت بڑی بات اور جھوٹ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا رکھنے والا ہے۔ جو لوگ تمہارے نہیں اپنی بیویوں سے بھر دو پلٹنا جس میں اس بات سے جو انہوں نے تم سے (خاندان) کا نام نہ رکھے اس سے قبل کہ وہ ایک دوسرے کو بچھو لیں۔ یہ ہے جس کو تمہیں حکم دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو تم کو کہے ہو (اس سے) آگاہ ہے۔ یہی جو

طرف۔ دومصدقہ کہ اسے چھاپے بچے کے لئے کوئی روٹی کی نصیحت نہ کر۔ جس نے بیان کیا: سو میں نے ایسا ہی کیا۔ (۱۶)

امام سعید بن منصور، ابن مردودہ اور بخاری رحمہم اللہ نے احادیث عظام میں یادداشت فرمائی ہیں۔ یہ بیان کیا ہے کہ اس میں مسابحات نے اپنی بیوی کو غلامی کی بات کہی۔ اسے لہجہ کیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں اطلاع دی۔ اور وہ اس میں کہہ: میں قرآن کریم پڑھوں۔ والی میں پڑھوں میں کتنا پہنچے گا؟ ذوق لیا تھا تو انھوں نے فخر و غلبہ سے کہا: اے عورت! میں نے اس کی بیوی کو فرمایا کہ تو اس کے پاس ایک غلام لے کر آ کر اس سے کہہ: اے عورت! میں نے اس کی ذات کی قسم ہے کہ میں نے اس کو عطا فرمایا جو عطا فرمایا آپ اس کے لئے لکھ رہی ہیں۔ اور اس کے پاس غلام نہیں ہے اور نہ ہی وہ اس کا ایک ہے۔ اس عورت نے کہا: قرآن کریم پڑھاں! اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں موجود تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کہ وہ مسلسل پڑھیں روزے رکھے۔ وہ اس نے عرض کی کہ جس کی ذات کی قسم ہے اس نے اس سے آپ کو عطا فرمایا، غلام لے کر آیا اور اس پر توڑ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کہ وہ دو ماٹھو مسکینوں پر صدقہ کرے۔ تو اس نے عرض کی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کوئی ایسی شے نہیں ہے جسے وہ صدقہ کر سکا ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ غلام اس کے پاس ہے کہ وہ اس کے لئے کوئی شے رکھوں گے۔ اس کی گھڑیوں کے اس کا ایک ٹکڑا موجود ہے۔ اور مجھے اطلاع ہے کہ وہ صدقہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو وہ اس سے لے کر دو ماٹھو مسکینوں پر صدقہ کرے گا۔ (۱۷)

امام حاکم بن محمد، ابن مردودہ اور بخاری رحمہم اللہ نے اس روایت کو بھی قرار دیا ہے اور سنن ابی نعیم رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ غلاموں میں سے مسابحات کی بیوی تھی۔ اس آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب اس کا ہاتھ لٹکا دیا گیا تو اس نے کہا: میں نے اس سے کہا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذمے میں کفار و ظالمین کا حکم کیا۔ (۱۸)

امام نخاس ابن مردودہ یہ روایت بخاری رحمہم اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ در جاہلیت میں ایک آدمی کو اپنی بیوی کو بیچا تھا۔ "اَنْتَ غَسِيٌّ فَكُلُّهُ مَيْمِي" کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو وہ عورت سے ۱۶ درہم ہو جاتی اور وہ اسلام میں سب سے پہلے ہونے میں مسابحات نے لکھا کہ اس کے نکاح میں اس کے بچہ کی بیوی تھی جسے نولہ لکھا تھا۔ پس اس نے اس سے لکھا کہ اس کے بچے نے کان دیا اور کہا: میں تیرے بارے میں میرا سے رکھتا ہوں کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ لہذا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ کی ہوا دیکر عرض کر۔ چنانچہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس بلا کر (تقصی کرنے والی) کو بیچا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں تقصی کر دی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے خود تیرے معاملہ کے بارے

۱۔ سنن ابی نعیم، ج ۲، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۲۰۷۔ ۲۔ سنن ابی نعیم، ج ۲، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۲۰۷۔

۳۔ سنن ابی نعیم، ج ۲، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۲۰۷۔ ۴۔ سنن ابی نعیم، ج ۲، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۲۰۷۔

[illegible]

نام اہلن سرودید و مدد اللہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت یہ کہ کسی ہے کہ وہ ان میں خاصیت کے بانی ہیں اور خولہ بنت ثعلبہ سے لجا کر آیا تو ان کے ان کی شکایت رسول اللہ ﷺ کے پاس لگی اور عرض کی کہ میرے خداوند نے میرے ساتھ اس وقت عہد کیا ہے جب میں خود سیدہ ہو چکی ہوں اور میری بڑیوں کو زور ہو گئی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت لکھا کہ انزل فرما کی اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو ظلم نہ کرنا کہ اس نے عرض کی کہ میرے پاس اس کے لیے مانی دست نہیں ہے۔ پھر فرمایا: تو مطلق اور میرے دروازے رکھ۔ اس نے عرض کی: ہے شک کہ جب کبھی میں ان میں ختم ہوں کہ ان کا نام صاحبوں تو میری نظر خراب ہو جاتی ہے۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر نہ شکین کہ ان کا نام اظہار۔ اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا مگر اس خرم کہ آپ ﷺ میری طاقت فرما کیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پناہ دے اور اس سے عطا فرمائے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اس کی بیوی کو لگا کر ان کو ان کا کھانا کھادیا۔

امام حسن مہدوی و مراد اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ عورت جس نے اپنے خاوند کے بارے میں شک و کیا وہ غور و بہت غلبہ تھی اور اس کی ماں سے اس کا بھی جس کے بارے میں شک تھا تعاقب نے یہ آیت مآزل قرآنی: وَلَا تَحْكُمُوا عَلَىٰ سَبِيلِ اللَّهِ (النور: 33) اور نہ تمہارے لیے کہہ دے کہ یہ کلامی ہے اور وہ عہد اللہ میں تھی ان کی لفظی تھی۔

امام مہدیان صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد بن حنفیہؓ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے خود کے خاندان نے عہدہ کیا۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: میرے خاندان نے مجھ سے عہدہ کر لیا ہے۔ واللہ تعالیٰ ہی بادشاہ میں شکوک کرنے لگی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: اے ہمارے میں کوئی حکم میرے پاس نہیں آیا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں کس سے کہوں کہ میرے خاندان سے مجھ سے عہدہ کر لیا ہے۔ میں ابھی وہی حالت میں تھی کہ وحی نازل ہوئی: ﴿قَدْ سَبَّحَ اللَّهُ قَوْلُ الْفَنِ ثُبَانًا فِي رَوْحِهِمَا﴾ اس تک کہ وہ اس آیت تک پہنچی: ﴿قَدْ خَوَّلَهُ مَا كَلَّمَهَا وَهُوَ مُبْتَلٍ﴾ ان فیستأمر جبروت کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس پر یہ آیات تلاوت فرمائیں: تو اس نے عرض کی: واقعی اسعت نہیں پاتا (کہ اس آیت کو کہ) تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہی حکم ہے۔ ابھی وہ اسی حالت میں تھی کہ جبروت نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ شِمِ يَعِدُ فَيَسْأَلُهُ شَهْدَتِي عَشْرًا﴾ ﴿فَمِنْ أَيْنَ يَسْأَلُهُ مَنْ قَبْلُ﴾ اور آپ ﷺ نے رخ فرمایا اس کی طرف بکھر رہا اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: میں حکم تو اس غرض ہے۔ ابھی وہیں بھی کہ جبروت نازل ہوئی:

رکھے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اساتذہ متینوں کو کھانا کھلائے۔ اس نے عرض کی: اس کے لیے یہ کہاں سے آئے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ مندرجاتِ قیس کے پاس جائے اور اس سے نصف ادنیٰ سمجھو یہی ملے اور انہیں ساتھ مسلمانوں پر صدقہ کر دے۔ چنانچہ وہ افون کی طرف لوٹ گئی۔ تو اس نے پوچھا: میرے پیچھے کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: خیر اور نعمانی کا امانت تو یہ ہے۔ پھر اس نے اسے اخصلاں دیں۔ چنانچہ وہ اسے مندر کے پاس آگیا اور اس سے دو کھجوریں و نصف کیکس اور ہر مسکین کو دو کھجوریں کھانے ملائے۔ (۶)

کوئی نے اسلام میں قبول کیا اور وہ غلطی کا بار نہ لیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم اس کے بارے میں کفار و کافرات نے فرمایا۔ (1)
 نامہ عبد البرزاقی اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عطاء رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے اس قیامت کے الفاظ ہیں
 ثقیل، ان ثقیل کے بارے میں پوچھا یہ تو انہوں نے فرمایا: ان سے مراد انہیں ہے۔ (2)

خام: عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت امام ابو جعفر رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہر مسلمان کے تحت
 حرم ہے کہ حرم میں عداوت کرے یا بغاوت یہ ہے کہ حرم میں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے۔

امام ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ تین چیزیں ہیں جن پر خدا ناراض ہوتا
 ہے: ایک کفار و کافرات، دوسرا کفار و کافرات، اور تیسرا کفار و کافرات یعنی رازیاں کا گناہ۔

امام ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ آدمی جس نے رمضان المبارک
 میں اپنی بیوی سے متنازعہ اختیار کیا، حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے کفار و کافرات کا حکم فرمایا ہے۔

امام عبد البرزاقی رحمہما اللہ نے حضرت عطاء رحمہما اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ آدمی جس نے رمضان المبارک
 میں عداوت کیا، خدا ناراض ہوگا اور اسے دیکھا اور کھانا کھلا سب عورت کو کھانے سے پہلے ہیں۔ (3)

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں غلبہ عورتوں کو حرام قرار دیا
 تھا۔ اور اسلام میں جس نے سب سے پہلے غلبہ کیا، وہ اس میں حد مست ہے۔ اس کی بیوی کو دل بستی خریدی تھی۔ وہ آدمی کفر اور

ضعیف تھا اور عورت مضبوط تھی۔ جب وہ غلبہ کے کلمات کہہ چکا تو اس نے کہا: میں تجھے خیار نہیں کرتا مگر یہی کہ تو مجھ پر حرام
 ہے۔ تھوڑے دنوں میں اللہ شہید ہو گا کہ جس جاہل نے تو اسے حرام کر کے تو تجھے میری طرف لگا دے۔ چنانچہ وہ بھی گئی اور

وہ بیٹھا اس کا انتظار کرنے لگا۔ وہ منہ نہ کر سکا کہ کچھ نہ کہے اس کا منہ نہ لگا اور اس نے آپ ﷺ سے کہہ کر گئی۔
 تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ بڑا شرمناک ہے کہ اس نے اس صامت کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ وہ روزے کے اعتبار

سے مکروہ ہے اور اپنی قدرت و طاقت کے اعتبار سے عاجز ہے۔ اس نے مجھ سے عہد کر لیا ہے۔ یا رسول اللہ! یہ بڑا شرمناک ہے
 کہ کچھ عیش کیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے خویلا اتیرے عہد کے بارے میں میں کسی شے کا غم نہیں دیکھا۔ اور اگر

کوئی غم دیکھتا تو میں تجھے مطلع کر دوں گا۔ پس اس اثناء میں کہ انھی اہل طہر کی ایک طرف سے فارغ ہوئی تھی اور دوسری
 طرف میں شروع ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے غم نازل فرمایا۔ جب آپ ﷺ پہنچے پوری منزل ہوئی تو اس کے سبب آپ ﷺ

کے چہرہ مبارک کی رنگت صغیر ہو گئی یہاں تک کہ آپ اس کی خشک محسوس کرتے۔ اور جب وہی کانزدول فخر ہو جا تو آپ
 ﷺ کا چہرہ مبارک پلٹ کر پیسے کی طرح سفید اور روشن ہو جاتا۔ پھر جو غم دیا گیا ہوتا آپ اس کے بارے میں غمخوار ہوتے۔ تو

آپ کی ماضی نے کہا: اے خویلا! میرا غم یہ ہے کہ اب یہی وہی خیرے بارے میں ہے۔ پس خوف اور ہمتی اس پر پیدا ہو گئی۔
 پھر اس نے دعا کی: اے اللہ! اس خیر کو بنا۔ حق اس کو میرے بارے میں خبر کے ساتھ لکھا ہے۔ کیونکہ میں حیرت رسولی

ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ وہی اہل خلق، اختر کا کفر اور تفسیر آدمی تھا۔ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو جدا کرنے کا ارادہ کرتا تو وہ جتنا: "اَنْتِ عَلٰی كُفْلِكَ اَهْلِي" کہیں اس نے اسے کسی شے (پر بیٹائی) کہیں بٹکا کر دیا تو اس نے یہ کہہ دیا: "اَنْتِ عَلٰی كُفْلِكَ اَهْلِي" تو اس نے کفر کا فایہ آدمی کا پاد آدمی تھے۔ جس جب اس نے اسے سا کر وہ یہ کہہ رہا ہے تو اس نے اپنے بچوں کو ہوا پر: "وہ تھے سارے مال میں" غلبہ ظاہری طرف کی اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کائنات اللہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہی۔ اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کا فایہ حضور ہی تھیں۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھری ہوئی۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے میرا خداوند فقیر اور مفلح آدمی ہے اس کی بصارت کزور ہے اور وہ ہے خالق بھی ہے۔ میں نے کسی شے کے بارے میں اس کے ساتھ ٹھکرا کیا۔ تو اس نے یہ کہہ دیا: "اَنْتِ عَلٰی كُفْلِكَ اَهْلِي" اور اس نے طلاق کا ارادہ نہیں کیا۔ جس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سراسخا کر دیکھا۔ اور فرمایا: جس نہیں جانتا کفر میں کفر اس پر حرام ہے۔ لیکن اس نے کفر اور انکساری سے کام لیا اور عرض کی: جو مصیبت مجھ پر نازل ہوئی اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا شکوہ عرض کروں گی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب سر کی دوسری طرف بوجھنے کے لیے دوسری جانب پھریں تو وہ بھی آپ کے ساتھ پھر گئی۔ اور اس نے پھر پہلی کی طرح عرض کی: اور مزید کہنا میرے اس میں ایک یاد ہے بھی ہیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ فرمایا: میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کفر اس پر حرام ہے۔ جس وہ وہ نے بھی اور اس نے عرض کی: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی مصیبت اور تکلیف کا شکوہ کر رہی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ خضر ہو گیا۔ تو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھیجے ہو جا۔ چنانچہ وہ بھی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر رہے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر وہی کا سلسلہ منقطع ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! وہ عورت کہاں ہے؟ آپ نے عرض کی: وہ یہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلاؤ۔ چنانچہ آپ نے اسے بلا دیا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جا اور اپنے خاوند کو ساتھ لے آ۔ چنانچہ دروازے سے گئی اور دروازہ خیر کے بغیر وہ گئی اور اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کر دیا۔ تو وہ ایسے ہی تھا جسے اس کے بارے میں نے کہا تھا۔ یعنی اس کی آنکھیں کھل رہی تھیں، وہ فقیر اور محتاج تھا اور بد خلق بھی تھا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَسْتَعْمَلُ بِمَشِيْعِ اَنْعَلِيْمٍ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ كُنَّا سَمِعًا لِّلّٰهِ قَوْلَ الْبَنِي تَجَالُكُ فِي زَوْجِهَا وَشَفَقَ اَلِيْ اَخْرَا لِيْ۔" پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تیرے پاس آؤا کرنے کے لیے کوئی غلام ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز کہی تو سلسلہ ۱۰۰ مرتبہ وہ رے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے؟ تو اس نے عرض کی: تم جہاں اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! جب تک میں ایک بار، دو بار یا تین بار دین میں نہ لکھا ہوں، مجھ پر فحش طاری ہو جاتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو ساتھ میں کھانا کھا سکتا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ مگر یہ اس طرح کہ آپ میری معاونت فرمائیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مدد فرمائی اور اس نے اپنی قسم کا کفارہ دیا کیا۔ (۶)

اور شاد باری تعالیٰ ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَسَبَّحُوا اللَّهَ**

یا اے مومن! جب کہ اللہ نے حضرت حسنہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ اس طرح قرأت کرتے تھے: **تَسَبَّحُوا** یا انجیس! انی مجلس کو الف کے ساتھ پڑھتے تھے۔ **فَاقْبَلُوا بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى لَكُمْ** فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے نازل میں کثافتی فرمادے گا۔ **وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَسَبَّحُوا** فرمایا: جب کہا جائے کہ وہ بھی کے لیے اللہ عز و جل ہوتا ہے۔
 ان میں میں حمید الامین مندرجہ کثافتہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس ہے۔

امام حمید بن حمید، عبدالرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ **وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَسَبَّحُوا** اللہ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت مجلس ذکر کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور اس لیے کہ وہ جب کسی کو آتے ہوئے دیکھتے تو وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس کی جگہ نہ چھوڑتے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ بعض بعض کے لیے جگہ کشادہ اور کھلی کر دیں۔

امام ابن منذر نے حضرت حسنہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ آتے تھے اور ایک دوسرے کے پیچھے تہ بہ تہ بیٹھتے جاتے تھے۔ تو انہیں اجازت میں مکمل جانے دھم دیا گیا۔ چنانچہ بعض بعض کے لیے مکمل گئے۔
 امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عقیل بن حیان رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت بعد کے دن نازل ہوئی اور اس دن رسول اللہ ﷺ مندرجہ میں شریف فرماتے اور جگہ تک قہی۔ آپ ﷺ کو ہمہا تریں، انصار، میں سے اہل بدر کی عزت و عظیم ہوتے تھے۔ پس اہل بدر میں سے کچھ لوگ آئے اور وہ مجلس کی طرف آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہونے لگے۔ اور عرض کی: **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** اور حضور نبی کریم ﷺ نے بھی ان پر سلام کا جواب لوٹایا۔ پھر وہ اس کے بعد انہوں نے تو کو سلام کیا اور انہوں نے بھی انہیں جواب دیا۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے انتظار کرتے رہے کہ ان کے لیے جگہ بنائی جائے گی۔ تو جیسی انہیں کھڑا کرنے پر راجحین کر رہی تھی۔ حضور نبی رحمت ﷺ نے اسے پہچان لیا۔ لیکن ان کے لیے جگہ میں کشادگی نہ کی گئی۔ تو یہ چیز آپ ﷺ پر شاف اور گراں گزری۔ تو غیر بددی مہاجرین و انصار جو آپ ﷺ کے اکر رہے بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: **اے غلام! تو کھڑا ہو اور اسے غلام! تو بھی۔ اہل بدر میں سے جتنے لوگ کھڑے تھے ان کی تعداد کے برابر آپ ﷺ نے لوگوں کو اٹھا دیا۔ تو جنہیں آپ کی مجلس سے اٹھایا گیا تھا ان پر بھی یہ بات گراں گزری۔ لہذا یہ آیت نازل ہوئی۔**

امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو اپنی مجلس سے نہ اٹھائے۔ وہ اس میں بیٹھا ہے۔ لیکن تم آئے والوں کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اسے وسیع کرو۔ (۱)
 امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: **وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَسَبَّحُوا**

تنبیہیں کا معنی ہے جب تمہیں کہا جائے کہ ایکس خیال میں کشادگی پیدا کرو۔ اور قَدْ اِذَا قَتِلْتُمْ فَشِيرُوا كَمَا كُنْتُمْ تُبَايَعُوا اور جب کہا کہ خبردار غارتگری طرف انھوں (۱)۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ قَدْ اِذَا قَتِلْتُمْ فَشِيرُوا کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اور جب کہا جائے کہ خبردار غارتگری اور غلبہ کی طرف متلاطم رہو، بلکہ اگر آپ قتل ہو جائیں تو ثابت رہنا چاہیے ہو۔ امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ثناء اور رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ جب تمہیں خبر کی طرف جواب دینے کو ایک رات کو قول کرو۔ (۲)

۱۔ ابن منذر، حاکم و آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ترمذی نے اس حدیث میں بیان کیا ہے کہ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِمْلِكُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْفُسَ اٰلِیْہِمْ ذٰلِکُمْ اَلْوَحْیُ الْمُنْجِیُّ کے باوجود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا معنی یہ ہے کہ سوشلزم میں سے جن لوگوں کو ملے وہ آپ کا کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے رو بہت ان لوگوں پر بلند فرمائے گا جنہیں مجاہد دیا گیا۔ (۳) امام سعید بن منصور، ابن منذر و ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: کہ تم میں سے جو ایمان لائے اور انہیں ملے دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے رو بہت ان لوگوں پر بلند فرمائے گا جو ایمان لائے اور انہیں ملے دیا گیا۔

۲۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملاؤقرآن کریم کی کسی آیت میں اس طرح کوئی نہیں فرمایا جیسا کہ اس آیت میں فرمایا ہے۔ اس دو لوگ جو ایمان لائے اور انہیں علم کی دولت سے مالا مال کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان لوگوں پر فضیلت اور فوقیت عطا فرمائی ہے جو ایمان تو لائے لیکن انہیں علم کی دولت نہ عطا فرمائی گئی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَاٰجِبَتْكُمْ اَنْرُسُوْا فَقَدْ اُمِرُوْا بِهٰذَا
نَجُوْكُمْ صَدَقَتْ ذٰلِكَ حَيَاتُكُمْ وَاَطَهَرُ قٰنَ لَمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ ۝۱۰ اَسْفَقْتُمْ اَنْ تَقْدِمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجُوْكُمْ
صَدَقَتْ ۝۱۱ قٰدَ اَنْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَ اطِيعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۝۱۲ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۳

۱۔ تفسیر مجاہد، آیت نمبر ۲۹، صفحہ ۲۳، دارالاسلام، انوار العربیہ، ج ۱

۲۔ تفسیر عبد الرزاق، آیت نمبر ۲۹، صفحہ ۲۳، دارالکتاب، بیروت

۳۔ مسند عبد بن حمید، ج ۲، صفحہ ۲۴، ۵۲۳ (۳۶۹۳)، دارالکتاب، بیروت

تو میں نے اسے وہی درہم کے عوض بیچا اور آپ بھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کی، آپ کے سامنے ایک درہم پیش کیا۔ پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی اور کسی نے بھی اس کے مطابق عمل نہیں کیا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی **نَوَاسِئْتُمْ** (۱)۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی نجرہ رحمہم اللہ نے حضرت کاہر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ لوگوں کو حضور نبی اکرم ﷺ سے سرگوشیاں کرنے سے منع فرمایا، یہاں تک کہ وہ پہلے صدقہ دیں۔ تو پھر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے آپ سے سرگوشی نہ کی۔ کیونکہ وہ ایک دینار لے کر آئے اور اسے صدقہ کیا۔ پھر حضور نبی رحمت ﷺ سے سرگوشی کی اور اس فعلوں کے بارے میں آپ سے پوچھا تو یہ فرمایا: **بَعْدَ اِذَا رُخِصَتْ نَازِلٌ** ہوئی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت کاہر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو کوئی حضور نبی کریم ﷺ سے سرگوشی کرنا وہ ایک دینار صدقہ کرے اور یہ عمل سب سے پہلے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر آیت رخصت نازل ہوئی: **وَإِذَا زِلْتُمْ فَطَعَلُوا عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ**۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ دولت مند اور خوشحال لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آتے تھے اور بہت زیادہ آپ سے پوچھتے تھے کہ ساتھ علیحدگی میں باتیں کرتے تھے اور یہاں سے تمنا فرما دیتے۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے در پرک بیٹھے اور طرحیں سرگوشیوں کو ناپسند فرماتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ لیکن جو تک دست لوگ تھے انہوں نے کوئی شے نہ پائی اور یہ حکم دس راتوں تک رہا۔ اور جو لوگ خوشحال تھے ان میں سے بعض نے اپنے ماں کو روک لیا اور اپنے آپ کو بند کر دیا۔ مگر چند گروہ تھے جو سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے لگے اور وہ یہ جہان کرتے تھے کہ مہاجرین اہل بدر میں سے کوئی ایک آدمی کے سوا کسی نے ایسا نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **نَوَاسِئْتُمْ** (۲)۔

امام طبرانی اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَلَّوْا فَاذْكُورُوا أَلْفَ مِائَةٍ**۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو مجھے رخصتی کا اظہار کرنے والا ہے۔ تو پھر دوسری آیت نازل ہوئی: **نَوَاسِئْتُمْ** (۳)۔

امام ابو داؤد نے ترمذی میں اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عطاء بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سورہ کادک کی اس آیت: **وَإِذَا تَوَلَّوْا فَاذْكُورُوا أَلْفَ مِائَةٍ** کو اس کے بعد دہائی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ یعنی: **نَوَاسِئْتُمْ**۔ (۴)۔

امام عبد بن حمید نے نقل کیا ہے حضرت سہیل نے کہا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَلَّوْا فَاذْكُورُوا أَلْفَ مِائَةٍ** کے تحت فرمایا: کہ سب سے پہلے اس آیت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمل کیا۔ پھر یہ آیت منسوخ کر دی گئی۔ واللہ اعلم۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَآهُمْ مِنْهُمْ وَلَا
 مِنْهُمْ وَيَخْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا
 شَدِيدًا ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ إِتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
 فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ لَنْ تَغْفِرَ عَنْهُمْ
 أَسْمَآئُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
 خَالِدُونَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ
 وَيَخْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ عَمَلِهِمْ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُكَذِبُونَ ۝

”کیا تم نے نہیں دیکھا ان (نارائنوں) کی طرف جنہوں نے دوست بنا لیا ایک قوم کو جن پر خدا کا غضب ہوا۔ یہ لوگ تم میں سے ہیں اور ان میں سے یہ ہے جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں۔ تیار رہا ہے اللہ نے ان کے لیے عذابِ عظیم، بد شہ یہ لوگ بہت بڑے کام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے نگار کھا ہے اپنی قسموں کو ذرا حال میں وہ (اس طرح) روکتے ہیں اللہ کی راہ سے رسولان کے لیے رسولانِ عذاب ہے۔ کچھ تو نہیں سمجھتا میں جسے انہوں ان کے مال اور ان کی ہونا عذاب الہی سے بچانے کے لیے یہ لوگ جتنی ہیں۔ یہ ان میں ہمیشہ رہے والے ہیں۔ جس روز اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا تو وہ قسمیں کھائیں گے کہ اللہ کے سامنے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور خیال کریں گے کہ وہ کسی مفید چیز پر عیب کیے ہیں۔ خبردار! یہی وہ جو ہم نے ٹوکے ہیں۔“

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ کریمہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا اَلَّذِیْہِہٖ کے بارے میں حضرت سعدی نے فرمایا: ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت محمد اللہ تعالیٰ نے غفل کے بارے میں عذر ہوئی اور یہ منہ فطین میں سے ایک تھا۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ نے اسی آیت کے بارے میں حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مراد یہودی اور منہ فطین ہیں اور وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور وہ اپنی قسموں کے ذریعے یہ کہتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں۔

عبد بن عبد نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا اَلَّذِیْہِہٖ میں مراد منافقین ہیں جنہوں نے یہودیوں کو دوست بنالیا۔ اور یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰہُ اَلَّذِیْہِہٖ کے بارے میں فرمایا: کہ منافقین قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جیسا کہ انہوں نے دنیا میں اپنے دوستوں کے پاس قسمیں کھائیں۔ امام احمد و یزید طبرانی، ابن منذر و ابن ابی حاتم، ابن مردودہ و حکم و ابن ابی حاتم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور یہی روایت محمد بن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حواریوں میں سے ایک

حجرت کے سامنے تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس مسلمانوں کی ایک جماعت بھی تھی۔ تو آپ علیؑ اپنے بھائی ابی طالبؑ کے پاس ایک انسان کے ساتھ اور دوسری طرف شیطان کی آنکھ دیکھ گئے۔ جس جب وہ قہار نے پاس آئے تو قہار اس سے کوئی بات نہ فرمائی۔ یہاں وہ رہا، وہیں ٹھہرے کہ ان کے پاس نئی آنکھوں والا ایک کانا آوی آیا۔ جو کئی آپ سے اسے دیکھا تو وہ اپنے غور و فکر سے سرائی گئے، ایمان کیوں دیتے ہوں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہود تو انیس نے سزا دی۔ چنانچہ یہودیہ اور انیس بالادیہ۔ تو انہوں نے تیس تیس تھامیں اور معذرت کر لی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ اور اس کے بعد والی آیت نازل فرمائی، اِنَّ يَوْمَ يَخِفُّكَ اللَّهُ خِيفَتًا يَلْهِفُونَ لَهُ كَمَا يَخْلِفُونَ لَكُمُ الْآيَةَ۔

”عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: “كان رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفاً في ظل خجرة من خجرة وعنده نفر من المسلمين فقال: أنه منكم إنسان فينظر إليكم بعين شيطان، فإذا جاءكم فلا تكلموا به، فلم يلتفتوا، إن طلع عليهم وحل أزرق أغور فقال: جبن راع، علام تشعبي قلت وأصحابك؟ فقال ذو النبی اجبك بهم، فنظروا فدهانهم فخلعوا وفتنوا، فأنزل الله: “يَوْمَ يَخِفُّكَ اللَّهُ خِيفَةً لَّامَةً وَالْأَنبِيَاءُ بَعْدَهَا۔“ (1)

اَسْتَوْذَعْتُمُ الشَّيْطَانَ فَانْسِبُهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ اُولَئِكَ جَرْبُ الشَّيْطَانِ
اَلَا اِنَّ جَرْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَيْرُونَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادِّثُوْنَ اللَّهَ وَ
رَاسُوْلَهُ اُولَئِكَ فِي الْاَذَلِّينَ ۝ كَتَبَ اللَّهُ لَا عَلِيْنَ اَنَا وَرَاسُلِي ۝ اِنَّ اللَّهَ
قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا تَجِدُوْا مَآيُُوْمَتُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ
حَدَّثَ اللَّهَ وَرَاسُوْلَهُ وَكَوْا كَاثِرًا لِّهٖ هُمْ اَوْ اَهْبَاءُ هُمْ اَوْ اٰخِرَانِهِمْ اَوْ
عَشِيْرَتُهُمْ ۝ اُولَئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَ
يُنْزِلُ لَهُمْ جُنُودٌ مُّجْرِيْنَ مِنْ تَحْتِهَا الْاَشْهُرُ خِلَافَتُهَا رَاضِيٌّ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَاضُوْنَ عَنْهُمْ ۝ اُولَئِكَ جَرْبُ اللَّهِ اَلَا اِنَّ جَرْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

”نقطہ بر لایا ہے ان پر شیطان نے اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں فراموش فرمایا ہے۔ یہ لوگ شیطان کا نرل ہیں۔ خوب من لو! شیطان کا نرل تو یقیناً نقصان اٹھانے والا ہے۔ بے شک جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اور وہیں ترین لوگوں میں شمار ہوں گے اللہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آ

انہیں وہی طرح پاتا ہوں جیسا کہ تو نے میں کے بارے میں یہی طرف دہی فرمائی ہے: **فَلَا تَحْسِبَنَّكَ مَنَّانًا يُّعْطِيَنَّكَ هَٰذَا ٱلْقُدُّوسُ ٱلَّذِى يُؤْتِى ٱلْحَيٰوةَ مَنۢ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ عَزِيزٌ مُّبْدِى ۚ** عقیان نے کہا وہ یہ نہیں کرتے جس کی یہ آیت وہ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو سلطان (بادشاہ) کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، حکیم ترمذی نے نو "اصول" میں "لنن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے محبت کر، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بغض رکھ، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عداوت رکھ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عداوت رکھ، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی اور ولایت اسی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ پھر آپ نے مذکورہ آیت پر مئی۔ (۱)

امام ابو نعیم رحمہم اللہ نے حلیہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بجا علیہ اسلام کی طرف دہی فرمائی، کہ ملاں عابد کو کہو کہ دنیا میں تیرا زبہ یہ ہے کہ تو نے اپنے نفس کی رادت و آزار کو چھوڑ دیا ہے اور میری طرف تیرا انقطاع (یعنی دنیا و مافیہا سے کٹ کر میری طرف متوجہ ہونا) یہ ہے کہ تو نے میرے ساتھ فخر کیا اور قوت حاصل کی۔ پس اس بارے میں تو نے کون سا عمل کیا ہے جو میرے لیے تجھ پر لازم ہے؟ اس نے عرض کی: اسے میرے رب نے حیرت لیے، تجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا: کیا تو نے میرے لیے کسی دوست سے دوستی کی ہے یا میرے لیے کسی دشمن سے عداوت رکھی ہے؟ (۲)

امام حکیم ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت واصل بن اسیع رحمہم اللہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو زندہ کرے گا اس کا کوئی کٹنا نہیں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: دو امراں میں سے کون سا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں تجھے تیرے عمل کا بدلہ اور جزا عطا فرماؤں یا تجھ پر اپنے احسان اور مہربانی کے ساتھ تجھے جزا عطا فرماؤں؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تو جانتا ہے میں نے تیری کوئی نافرمانی اور گناہ نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے عوض بکھڑو تو اس کی کوئی نیکی بھی باقی نہیں رہی، اس کی وہ ایک نعمت تمام نیکیوں کو محیط ہو جائے گی۔ تو پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! اپنے احسان اور مہربانی رحمت کے فضائل (جز اعطاء فرما) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری مہربانی اور میری رحمت کے ساتھ۔ اپنی ذات میں انتہائی نیکی کرنے والا آدمی لایا جائے گا۔ وہ یہ گمان نہیں کرے گا کہ اس کا بھی کوئی گناہ ہے۔ تو اسے کہا جائے گا: کیا تو میرے دوستوں سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تو تو لوگوں سے صالح و معصوم ہے۔ پھر رب کریم نے فرمایا: کیا تو میرے دشمنوں سے عداوت رکھتا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تو تو لوگوں سے صالح و معصوم ہے۔ پھر رب کریم نے فرمایا: کیا تو میرے درمیان کوئی شے (عداوت وغیرہ) ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے میری عزت کی قسم وہ میری رحمت کو نہیں پاسکتا

۱۔ مختلف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۳۵-۱۳۴ (34770) مشکوٰۃ المصابیہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰

۲۔ ص ۱۰۰ و ترمذی جلد ۱۰ صفحہ ۱۷-۳۱۵۔ حلیہ مسند احمد جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰

ہیں نے میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہ رکھی اور میرے دشمنوں کے ساتھ عداوت نہ رکھتا ہوں۔ (1)

امام علیؑ کی اور امین ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت برہہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا خالص مٹیوں پرین ایمان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بغض رکھنا ہے۔ (2)

امام دیگر ائمہ ائمہ نے متن کیا سند سے حضرت حاذ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: اے اللہ! کسی تاجر کے لیے میرے پاس کوئی احسن اور نعمت نہ رکھ کہ میرا دل اس سے محبت کرنے لگے کیونکہ میں اس

کے بارے میں دعا کرتا ہوں جو تو نے میری طرف دی فرمائی ہے: لَا تُجْعِلْهُ قَوْمًا يُبْغِضُونَكَ بِاللَّهِ وَلَا تُؤَيِّدْهُمُ إِلَّا خَيْرًا وَلَا تُؤَيِّدْهُمُ إِلَّا خَيْرًا

حَاقًا لَّيْسَ مِنْكَ نَسُوْلُهُ (3)۔ (3)

1۔ ترمذی و صحیح، صفحہ 315 اور حاکم و بیہقی

2۔ مستطاب ابن ابی شیبہ، جلد 6 صفحہ 170 (39420) مکتبۃ اہل البیت، بیروت

3۔ بخاری و ابن ماجہ و مسلم، جلد 5 صفحہ 235 حاکم و بیہقی

﴿سُورَةُ الْحَشْرِ ٥٩﴾ ﴿سُورَةُ الْحَشْرِ ٥٩﴾ ﴿سُورَةُ الْحَشْرِ ٥٩﴾

اور مزین نہیں نکاح اس امر کو یہ اور بھی دیکھیں کہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورہ حشر میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (۱)

اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بیان کیا ہے۔

امام عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد، ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ سورہ حشر تلاوت کی تو آپ نے فرمایا: تم کہو سورہ طاہر۔ (2)

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا: سورہ آشرف۔ تو آپ نے فرمایا: یہی تفسیر ہے، اسے ہر سے تلاوت کر۔ (3)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمت ہی میراں، ہمیشہ رحم فرما۔ (۱) لا ب۔

سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ هُوَ الَّذِي
اَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا
ظَنُّوْهُ اَنْ يُخْرَجُوْا ۚ فَظَنُّوْا اَلَهُمْ مَا يَكْتُمُوْنَ مِنْ اَلِهَةٍ فَاتَّخَذَهُمُ اللّٰهُ
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْشِسُوْا ۚ وَقَدْ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرَّعْبُ ۚ يُخَرُّوْنَ يُبۡوۡنَ ۚ يَبۡتۡ
يُتۡوۡنَ ۚ وَيَتۡوۡنَ ۚ وَيَتۡوۡنَ ۚ فَاعۡتَبِرُوْا يٰۤاَوَّلِ الْاَبۡصٰرِ ۝ وَلَوْلَا اَنْ
كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلٰءَ لَعَذَّبَهُمُ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَتَهُمُ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ
التَّٰلِیۡنَ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآكُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وََمَنْ يُّشَآكِ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَدِيۡدُ الْعِقَابِ ۝ مَا تَقۡتُلُوْهُمۡ مِنْ نِّیۡمَةٍ اَوْ تَرۡكُمُوْهُمَا قٰآئِمَةٌ عَلٰی اَصۡوِلِهَا
فِیۡ اَوۡنِ اللّٰهِ وَیُخۡزِیۡ الْفٰسِقِیۡنَ ۝ وَمَا اَقۡآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مِنْهُمۡ فَمَا
اَدۡجَفْتُمۡ عَلَیْهِ مِنْ حِیۡلٍ ۚ وَلَا یَرۡكَبُ ۚ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ

2۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا: سورہ آشرف۔ تو آپ نے فرمایا: یہی تفسیر ہے، اسے ہر سے تلاوت کر۔ (3)

1۔ دارالکتاب، جلد 7، صفحہ 142، از دارالکتاب، بیروت

3۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا: سورہ آشرف۔ تو آپ نے فرمایا: یہی تفسیر ہے، اسے ہر سے تلاوت کر۔ (3)

يَسَاءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَىٰ رَسُوْلِهِ مِنْ اَهْلِ
الْقُرْاٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِلَّذِيْنَ اٰتُوْا الْقُرْاٰنَ وَالْيَسُوْرَ وَالسَّكِيْنَ وَالْبُرْجِيْنَ
كَذٰلِكَ يَكُوْنُ دُوْلَةٌ لِّبَنِيْ اٰدَمَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاَتُوْا
لَهٗ سُلُوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ۖ فَيَاْتِكُمُ الرِّسَالُ وَالْعُرْسٰى وَمَا
نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهَوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

”اللہ ہی کی پاکیزگیان کر رہی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں اور جزیرین میں ہے اور وہی سب پر غالب، بڑا دانا ہے۔ وہی تو ہے جو باہر نکال دیا یا اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے پھیل چلا وطنی کے وقت۔ تم نے کبھی یہ خیال بھی نہ کیا تھا کہ وہ کل جائز کرے گا اور وہ بھی گمان کرتے تھے کہ انہیں امن کے قلعے پہنچائیں گے اللہ (کے) قہر سے ایسا کیا ان پر وہ (کافر) اس جگہ جس کا انہیں خیال بھی نہ آیا تھا اور اللہ نے ذال دین اور ان کے دلوں میں رعب، چٹانچوہ بر باد کر رہے ہیں اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور اہل ایمان کے ہاتھوں سے۔ پس عبرت حاصل کرو وہ بچہ بچہ نکال دیا۔ اور اگر نہ لکھ دیتی ہوتی تو اللہ نے ان کے دل میں چلا وطنی تو انہیں عذاب دے دیتا اس دنیا میں اور ان کے لیے آخرت میں تو آگ کا عذاب ہے ہی۔ یہ سزا اس لیے دی گئی کہ انہوں نے مخالفت کی تھی اللہ اور اس کے رسول کی۔ اور جو اللہ کی مخالفت کرے اللہ عذاب دے دیتا اور سخت ہے۔ جو کجیور کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا جن کو تم نے چھوڑ دیا کہ کھڑے رہیں اپنی جڑوں پر تو یہ (دونوں باتیں) اللہ کے اذن سے نہیں تاکہ وہ رسوا کرے فاسقوں کو اور جو مال پلٹ دینے اللہ نے اپنے رسول کی طرف ان سے لے کر تو یہ تمہاری اس پر گھوڑے دوڑانے اور حادثہ لکھنا اللہ تعالیٰ مسلط بخشہ ہے اپنے رسولوں کو بھی پڑ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ جو مال پلٹ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی طرف ان گواہوں کے رہنے والوں سے تو وہ اللہ کا ہے اس کے رسول کا ہے اور رشتہ داروں، قبیلوں، حبشیوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ مال گردن نہ مارتا رہے تمہارا ہے دولت مندوں کے درمیان اور رسول (کریم) جو تمہیں مٹا فرا دیں وہ لے لیا اور جس سے تمہیں روکس تو رک جائے اور ڈرتے رہ کر وہ اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔“

اہم حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے ابن مردودہ یا دہلی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ غزوہ بنی نضیر، غزوہ بدر کے بعد جمعے ماہ کے شروع میں ہو اور نبی تفسیر یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا۔ ان کے سردار ان کے نکلستان میں طیب کی ایک طرف میں داخل تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہ چلا وطنی اور اس شرط پر تارتے کہ انہیں روک دیا کہ وہ مسلمانوں میں سے انہوں نے جو لوگ زیادہ ان کا ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: حَتّٰی يَخْرُجُوْا بِالْيَسُوْرَ وَالْبُرْجِيْنَ وَغَالِيْ ذٰلِكَ اَنْ يَّخْرُجُوْا بِالْعُرْسٰى وَالْحَكِيْمِ ۝

ایک دوسرے کے ساتھ غلط کنہ کی اور اکٹھے ہو گئے اور ان ترسے ہوئے نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کو قتل کرنے پر اتفاق کر دیا۔ جب اس کی خبر حضور نبی رحمت ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ اپنے اصحاب کی آیت جماعت کے ہمراہ ان سے ملے اور فرمایا تمہارے زور سے قریش کی اچھکی چوری شدت کے ساتھ چلے گئے تھے۔ تم جو جو کوہ اور گرد و زرب اپنے آپ کو اپنے کا اور اور گھٹے سواروں سے زیادہ تمہارے لیے کوئی گروہ فریب اور دھوکہ نہیں دے سکتے۔ ہاں تم تو اپنے بیڑوں کے ساتھ اپنے جہازوں کو قتل کرنے کا ارادہ کر رہے ہو۔ لیکن جب انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو بتایا تو ان سے یہ سنا تو وہ ان کے الگ اور متعلق ہو گئے اور یہ خبر گلاہ قریش کو پہنچی۔ اس کے بعد غزوہ بدر ہوا۔ پھر غزوہ بدر کے بعد کفار قریش نے یہودیوں کی طرف نکلا۔ بے شک تمہارے پاس ہتھیار اور قلعے ہیں۔ لہذا تم ہمارے ساتھ (نبی کریم ﷺ کو قتل کر دیا) مگر ہم اس اس طرح کریں گے اور ہمارے درمیان اور تمہاری عزتوں کے پابند ہوں گے۔ یہاں کوئی شے جانی نہیں ہوگی۔ لیکن جب ان کا یہ خط یہودیوں تک پہنچا تو ہوشیار دوسرے ہی دن اکٹھے ہوئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ اپنے ہمراہ اصحاب کو ساتھ لے کر ہماری طرف آئیں۔ ہمارا ہی طرف۔ یہ بھی تمہیں ہمارا آپ کی طرف نکلیں گے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ایسا جگہ ملاقات کریں گے جو ہمارے اور تمہارے درمیان نصف و نصف ہوگی۔ وہ آپ سے (دین کی گفتگو) سنیں گے۔ پس اگر انہوں نے آپ کی تصدیق کر دی اور وہ آپ کے ساتھ ایمان لائے۔ تو ہم تمام کے تمام آپ کے ساتھ ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اصحاب کی معیت میں نکلے اور یہود کے ہمراہ بھی آپ ﷺ کی طرف آئے۔ جب دو ایک کھلے اور ظاہر میدان میں پہنچے تو یہودیوں نے انہیں میں ایک دوسرے سے کہنا شروع کیا کہ تمہیں اس پر کیسے قابو پاسکو گے جب اس کے ساتھ اس کے اصحاب میں سے تمہیں آؤں گی اور وہ تمام کے تمام ان سے پہلے مرنا پسند کرتے ہیں۔ تو انہوں نے پیغام بھیجا انہما و تنہیم جیسے ممکن ہے جتنا کہ ہمارے آؤں گی ہیں۔ لہذا آپ اپنے عقین اصحاب کے ساتھ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے بھی عقین ملے۔ آپ کی طرف آئیں گے۔ وہ آپ سے گفتگو سنیں گے۔ سو اگر وہ آپ کے ساتھ ایمان لے آئے تو ہم تمام آپ کے ساتھ ایمان لائیں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے ہمراہ اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے اور یہودیوں میں سے بھی نہیں انفرادی آئے۔ لیکن وہ غمخواروں کے ساتھ مسلمان تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ پس نبی تفسیر کی ایک نیک سیرت محبت نے اپنے بھائی کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ انصار میں سے ایک مسلمان تھا اور اس نے اسے ہوشیار کے دھوکہ دینے کے اس منصوبے کے بارے میں بتایا جو وہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ چنانچہ اس کا بھائی بڑی تیز رفتاری کے ساتھ آیا اور اس نے حضور نبی رحمت ﷺ کو پایا اور آپ ﷺ کے دل تک پہنچنے سے پہلے ہی آپ کو اس سے بارے آکا کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں لوٹ آئے اور جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے صبح سویرے اپنے لشکر کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ تم میرے ساتھ تم میرے پاس ہوا کہیں لے لو کہیں میرے عہد کے ساتھ جس پر تم میرے ساتھ معاہدہ کر دو گے۔ تو انہیں نے آپ ﷺ کو نہ کرنے کے ساتھ کہیں قسم کا معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ تو اس دن آپ ﷺ نے ان اور مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا۔ پھر اگلی صبح

گھر ہاں کے ساتھ متصل تھے۔ اور ان تک پہنچنے کے لیے نہڑتے رہے یہاں تک کہ ان تک پہنچ گئے۔ تو اس کے بارے میں آیات نازل ہوئی: **لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۰﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۱﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۲﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۳﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۴﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۵﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۶﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۷﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۸﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۰۹﴾ **وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ عَمَلٍ إِنَّهُمْ عِندَ اللَّهِ عِندَ عَذَابٍ عَظِيمٍ** ﴿۱۱۰﴾

مسلمان ان تک پہنچ گئے تو وہ ایک مقام سے پرہیز کرتے جو ان کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سے پایا وہ یہ کہ آپ ﷺ انہیں اور ان کے اہل خانہ کو جلا وطن کر دیں گے اور ان۔ کہ مال اور ان کی زمین ان سے لے لیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں جلا وطن کر دیا اور وہ خیمہ میں جا کر رہنے لگے اور مسلمان مجبوروں کے ارادت کا نعرہ رہتے تھے۔ مدینہ ضیہ۔ کہ یہاں میں سے کچھ لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ درود تک کی مجھ پر تھیں جیسا روٹی اور گھنٹا قسم کی مجھ پر ہوتی ہیں اور انکی علیہ کہا جاتا تھا۔ مشرکوں نے اس محل کو تباہ کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے غم کو۔ کہ بارے میں آیات نازل فرمائی: **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۱۱﴾ **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۱۲﴾ **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۱۳﴾ **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۱۴﴾ **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۱۵﴾ **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۱۶﴾ **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۱۷﴾ **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۱۸﴾ **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۱۹﴾ **وَمَا كُنْزُكُمْ فِي الدُّنْيَا شَيْءٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ** ﴿۱۲۰﴾

ان کے بعد بھی تقریباً ایک سال یا دو سال اس مقام سے پر قائم رہے جو ان کے اور حضور نبی معظم ﷺ کے درمیان تھا۔ بعد ازاں جب مشرکین جنگ ازاب کے لیے نکلے تو انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ تم ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ کے لیے نکلے۔ تو انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ تم ہماری طرف اپنے پیچاس آدمی بطور رکن بھیج دو۔ پس حضرت زبیر بن عوفؓ بھیجے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی خبر دی۔ اس وقت تک حضرت زبیرؓ رضی اللہ عنہ مسلمانوں اور مشرکین دونوں میں محفوظ رہا۔ اس وقت سے۔ پس زبیرؓ رسول اللہ ﷺ تک پہنچے کہ انہوں نے مشرکین کی طرف پیغام بھیجا ہے اور ان سے یہاں آدمی بطور رکن مانگ رہے ہیں۔ تاکہ وہ ان کی سمیت میں نکلیں۔ لیکن انہوں نے ان کی طرف رکن بھیجنے سے انکار کیا اور وہ مسلمانوں اور مشرکین کے لیے دو رکن جنگ میں بھیجے۔ پس حضور نبی رحمت ﷺ نے سعد بن حجاز اور حوالت بن حجاز کو ان کی طرف بھیجا۔ جب وہ دونوں ان کے پاس آئے تو ان کے سردار کعب بن اشرف نے کہا: ابے شک میرے دو پر تھے تو تم نے ان میں سے ایک کاٹ دیا ہے۔ پس یا تم مجھ پر میرا پرانا دو۔ یا مجھ میں تمہارے خلاف۔ پر بن جاؤں گا۔ تو حوالت بن حجاز نے کہا: میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نذرے کے ساتھ اسے چھڑا دوں۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: تب تو تم آگے بڑھے گی اور وہ مجھے پکڑ لیں گے۔ تو آپ نے اسے روک دیا۔ چنانچہ وہ دونوں لوٹ کر وہیں حضور نبی کریم ﷺ کی طرف گئے اور دونوں نے آپ ﷺ کو اپنے متعلقہ بات عرض کر دی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں اجازت عطا فرمادی جب مشرکین کے گرد وہاں لوٹ گئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل بیت اور اہل بیت کے بیٹے حضرت زبیرؓ رضی اللہ عنہ علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جب سے مشرکین آپ کے مقابل

[illegible]

سزا دینے فرمایا نہیں۔ نبیوں سے کہنا نہ کیا یہ اذیت پر اذیت ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں یہ اذیت پر اذیت ہے۔ جب انہوں نے یہ دیکھا تو اپنے گروہوں کے اندر سے چیزیں اور مادی اشیاء لے گئے تاکہ وہ سب سے پائیں اور جو کچھ باہر سے ان کے گھروں کو سہارا کرنے لگے کہ ان پر دشمن ہو سکیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے ان پر عبادتی اذیت نہ کر دی ہوتی۔ حضرت سرورِ زمانہ اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کا صلیم ہے کہ وہ ان سے ظلم نہیں کرتے کہ آپ انہیں انہیں کی قوت سے فکر کریں اور حضرت عکرمہ رضی اللہ علیہ عنہ نے مزید کہا: کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ سب بنی انصاریہ کے پاس گئے تو وہ ان کی سمجھ میں کانٹے لگے تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا: جب اس نے پیٹھ پھڑکی۔ دشمن میں روزِ جوہر کی؟ کہ اس میں فساد برپا کرے اور مسلمانوں میں سے کسی کیسے دالے لے گا۔ وہ کسی وادی کو غصے میں کریں گے اور وہی وہ دشمن سے کوئی شے پا کریں گے مگر اس کے بغیر ان کے لیے عمل صالح کا ٹکڑا دیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **مَا تَقْصُصْهُمْ مِنْ بُيُوتِهِمْ** اس میں لکھا ہے کہ اگر تم ان کے گھر کے درخت چرواؤ گے تو تم لوگ عاقبتاً اللہ تعالیٰ کی اذیت فرمائی۔ جو درخت تم نے کانٹے وہ بھی میرے اذن سے ہیں اور جو تم نے چھوئے وہ بھی میرے اذن سے ہیں (یعنی تمہارا کانٹا اور تمہارا چھوئے سب میرے اذن سے ہوا ہے)۔

امام محمد ابنِ رزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّهُمْ فِي لَبَسٍ مِنْ بَعْضِ الْأَشْيَاءِ** اسے وقت کہا ہے: مسلمان ان گھروں کو گرانے اور سہارا کرنے گئے جو ان کے ساتھ متعلق تھے تاکہ وہ ہر سے بنی برافض ہو سکیں اور یہودی اندر سے انہیں گرانے لگے۔ (۱۹)

امام بیہقی رسالہ نے دنیا میں بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّهُمْ فِي لَبَسٍ مِنْ بَعْضِ الْأَشْيَاءِ** کے تحت مباحث ہیں بیان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ قتال کر رہے تھے وہ جب آپ غالب آگئے بات دو دروازوں پر یا گھروں پر تو آپ نے ان کی دیواریں گرا دیں۔ تاکہ جنگ کے بے میدان وسیع اور کھلا ہو جائے اور یہودی جس دروازے یا گھر کے غالب تھے انہوں نے پیچھے سے اسے سوراخ کیا۔ پھر اسے محفوظ بنا دیا اور ان میں مہارت و کارگیری کا اظہار کیا۔ پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **لَا تَقْصُصْهُمْ مِنْ بُيُوتِهِمْ** اور میں نے کہا: **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّهُمْ فِي لَبَسٍ مِنْ بَعْضِ الْأَشْيَاءِ** اس میں لکھا ہے کہ اگر تم ان کے گھر کے درخت چرواؤ گے تو تم لوگ عاقبتاً اللہ تعالیٰ کی اذیت فرمائی۔ جو درخت تم نے کانٹے وہ بھی میرے اذن سے ہیں اور جو تم نے چھوئے وہ بھی میرے اذن سے ہیں (یعنی تمہارا کانٹا اور تمہارا چھوئے سب میرے اذن سے ہوا ہے)۔

پسندیدہ وقت اس کے قبل کو لوں کہا جا رہا تھا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کی اجازت سے بھی بہرام سے ان کا چھوڑ دیا گیا اور ان کے درختوں کو چھڑا دیا۔ اے اکبر! یہودیوں نے کہا: اے محمد (ﷺ)! آپ کا گمان تو یہ ہے کہ آپ اصناف کا دار اور دیکھتے ہیں۔ کیا درختوں کو کھیلنے، گھومنے کا گھنٹہ اور نادر پاکر نے میں بھی اصناف ہے؟ ہاں یہ بات حضور نبی کریم ﷺ پر شاق گزارنی اور مسلمان بھی ان کی بات کے سب اپنے لالوں میں خوف اور ڈر محسوس کرنے گئے کہ ان کا درخت کاٹنا نہیں باعثِ فساد نہ ہو۔ چنانچہ بعض نے بعض سے کہا: تم انہیں نہ کانٹو کیونکہ یہ اس مالِ غنیمت میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے اور تم انہیں کاٹ رہے تھے۔ انہوں نے کہا: ہم درختوں کو کاٹ کر ان پر اپنے غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں۔ پس

امام عبید بن جعفر، ابن ابی شیبہ، عبد بن قید، ابن منذر، رحمہم اللہ نے حضرت نکرہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ تلبیۃ مراد نکرہ جس میں جو کچھ دیکھو اس سے اذان آگے نہ گئی۔ (۱)

ہام صبر، صبر، صبر اور ان معجزہ نصیبانہ نے حضرت زکریاؑ کی دھڑکنے والی طبیعت پر یوں ہاتھ پڑا کہ وہ بچہ کی پیدائش کے بعد کھجور کی تناسف میں لگا۔

نام این سزا در حضرت امین عیسیٰ آغا صلی علیہ السلام بیان کیا ہے: لَیْسَ لَکُمْ عِزْرًا مُّجْمَعٌ وَکُلٌّ بِمَا طَاقُوا وَارْتَدَّ بِهِ
 نام محمد بن سید محمد الله نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عہد قرأت کی مَاقِلَعَتُمْ مَعِنَ لَیْسَ لَکُمْ
 عِزْرًا مُّجْمَعٌ

امام عیدین فیروز رحمانی نے حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ محمد تمیز فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی انصاری کے بعض امور رسول جلائے حق سے تو کسی کیسے نہ دے سکے:

فہار علی سہاہ بنی ٹوٹی حریفہ بالویرہ عسٹبیر

[illegible][illegible]

امام متقی رحمہ اللہ نے الرساء والمفات میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ایک سیوہی حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا اور مشیت کے بارے آپ سے سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: مشیت تو اللہ تعالیٰ کی ہے اس نے کہا ہے شک میں چاہتا ہوں کہ میں کھڑا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کھڑا ہو۔ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں بیٹھ جاؤں۔ آپ نے فرمایا: تحقیق اللہ نے چاہا کہ تو بیٹھ جاوے۔ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں یہ درخت کاٹ

لو کہ آپ شیخینہ نے ایمان تحقیق اللہ نے پایا اور اسے کاٹے۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ میں اسے چھوڑ دوں۔ تو آپ شیخینہ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تو اسے چھوڑ دے۔ اور ایسا ہی میں نے کیا۔ ایسا ہی ہمارے پاس ہے۔ اسے اور کیا آپ کو آپ کی بہنیں اور بہنیں بھی کئی سے چہرہ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ نے بہت کی تلقین فرمائی تھی۔ فرمایا: اور میرے قرآن میں: **لَا تَقْرَأُ فِتْنَةً مِنَ النَّاسِ لِيُتَمَكَّنُوا عَلَيْهَا وَيَتَوَسَّلُوا بِهَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلِيُتَمَكَّنُوا عَلَى الْأَعْيُنِ مِنَ الْفِتْنَةِ**۔

امام مہدی راقی نقوی نے اس میں مندرجہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ **فَمَا أَوْجَعْتُمْ عَيْنِي مِنْ خَيْلٍ وَلَا بِرَاكِبٍ** کے تحت حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل فک اور ان کی نفسوں استیوں کی تسلیح کی۔ حالانکہ آپ شیخینہ نے دوسری قوموں کا محاصرہ کیا۔ پس انہوں نے پیچھے صلح بھیجا تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بغیر جنگ و قتال کے وہاں کا سارا مسلمان بطور امن تسلیم و طغفر دیا اور انہوں نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **لَا تَقْرَأُ فِتْنَةً مِنَ النَّاسِ لِيُتَمَكَّنُوا عَلَيْهَا وَيَتَوَسَّلُوا بِهَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلِيُتَمَكَّنُوا عَلَى الْأَعْيُنِ مِنَ الْفِتْنَةِ**۔ یعنی اس سے مراد جنگ و قتال کا نہ ہونا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل نہ لیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے۔ انہوں نے وہ مال بڑے شمشیر فتح نہیں کیا تھا۔ بلکہ اسے صلح کے ساتھ حاصل کیا تھا۔ اس لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مال مجاہدین کے درمیان تقسیم فرمایا اور اللہ صریحاً سے دو آبیوں کے سوا کسی کو کوئی شے عطا نہیں فرمائی۔ اور وہ دونوں یعنی اوچانہ اور حضرت کل بن حذیفہ رضی اللہ عنہما اس کے ماموت مند تھے۔ (۱)

امام احمد ابی یوسف وغیرہ مسلمہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بن ہاموں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور مسلمانوں نے ان پر گھوڑے اور اونٹ وغیرہ نہیں دوڑائے۔ پس یہ اہل صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنے گھروالوں کے سوا نہ اخراجات کے لیے خرچ کرتے تھے اور باقی مال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دے کے لیے بھیجا اور گھوڑے وغیرہ کے حصول کے لیے خرچ کیا جاتا تھا۔ (۲)

امام ابو بن مہدی رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **فَمَا أَوْجَعْتُمْ عَيْنِي مِنْ خَيْلٍ وَلَا بِرَاكِبٍ** کا مفہوم یہ ہے کہ ان کا رب انہیں اور اور آپ کے اس نے ان کو مدد فرمائی ہے اور نبی قرطہ اور خیر میں بغیر گھوڑے فہروں کے بستہ اور بغیر کسی جنگ و قتال کے ان سے لیے کوئی ہوا۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے **فَمَا أَوْجَعْتُمْ عَيْنِي مِنْ خَيْلٍ وَلَا بِرَاكِبٍ** کے تحت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی قرطہ اور نبی خیر کی طرف جانے کا حکم ارشاد فرمایا: اس وقت مسلمانوں کے پاس کوئی زیادہ گھوڑے اور اونٹ نہیں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار عطا فرمایا کہ آپ جو چاہیں فیصلہ فرماتے ہیں۔ اس وقت وہاں صعدہ سے اور ابنت نہ تھے جن کے ساتھ سفر خیر سے کیا جا

[illegible][illegible]

تمام انور حید نے کتاب الاموال میں "پدرائے نبیؐ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابویوسف، ابن حبان اور ابن مردويه نے، لکھنؤ میں محدثان سے۔" بیان کیا ہے کہ منبروں نے قرب و پار دو پہر کے وقت حضرت عمر فاروق اعظمؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا لیا تھا۔ سوئل آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا۔ اس وقت آپ چار پانی پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ارمیاں اور چو پائی کی رسیوں کے درمیان کوئی سبز حائل نہیں تھا اور آپ پہلو سے کے ٹکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: اے وفد! تیری قوم کے پندرہ گروہوں کے افراد ہمارے پاس آئے ہیں اور میں نے ان کے بارے میں مطلع (بجائے سنا مان) کا حکم دیا ہے۔ مجھے تم لوگوں کے درمیان تقسیم ہزار تو میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! شب دومیری نوم ہے۔ لیکن اس معاملہ کے لیے میں ان کے پاس جاؤں یا نہ نہ کرنا ہوتا۔ اسی لیے ان کے بارے آپ کسی اور کو حکم ارشاد نہ کریں۔ ابھی میں اس بارے میں آپ سے بات چیت کر رہا تھا کہ آپ کا علم برپا آیا اور اس نے کہا: حضرت جعفر بن عوفان (حضرت طلحہ بن حید اللہ، حضرت زبیر و حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم حاضر ہیں۔ آپ نے انہیں اجازت عطا فرمائی اور زبیر و طلحہ اٹھ اٹھے۔ پھر یہاں آیا اور کہنا کہ حضرت علی اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہما دونوں حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں بھی اندر آئے۔ چنانچہ وہ بھی اندر آ گئے۔ پھر حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسنو آقب اس بارے میں مجھ سے زیادتی کر رہے ہیں۔ تو پاس بیٹھے۔ دست افروز نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے اور ان میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی کی جانب سے رشتہ عطا دیجئے۔ کیونکہ اس میں آپ کے لیے بھی راحت ہے ورنہ کے لیے بھی سکون ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے دوڑ بیٹھ گئے اور فرمایا: امت سے کام دو اور آپ نے اپنے بازو جوئے حائل۔ پھر ارشاد فرمایا: اے جعفر! اس تمہیں اللہ تعالیٰ کی حمد کے کر کہتا ہوں کہ تم نے اس بات کے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بے شک ہم وارث نہیں بناتے۔ جو کہ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ بے شک انبیاء علیہم السلام کے وارث نہیں بنائے جاتے" تو ان لوگوں نے جواب دیا: یا ابن اسم نے یہ

تفسیر:۔ یسے کے ہیں۔ یہیں اسلام میں آدمی کے ساتھ اس کی عورتوں بھی ہے۔ اسلام میں آدمی کے ساتھ اس کا اسلام کی طرف آگ بھی ہے۔ اسلام میں آدمی کے ساتھ اس کی دولت مندی بھی ہے اور اسلام میں آدمی کے ساتھ اس کی حاجت بھی ہے۔
 ترجمہ: ۱) میں تو بہت پرستش کرتا ہوں، یہاں آدمی کے لیے ہے اپنا حصہ لے گا حالانکہ وہ اپنی ایک برائی ہوگا۔ (۱۱)

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں سے سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ شہادت دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کہا: "وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُقُ اللَّهُ لَهُ نَفْسًا إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ حَافِظًا مِمَّا يَنْزِلُ فِي رُؤْيَايَ" اے اللہ! اگر تو کسی انسان کے لئے روح پیدا کرے گا تو میں اس کے لئے ایک حافظ بھی بھیج دوں گا جس سے وہ میری رؤیا میں محفوظ رہے۔

[illegible]

لِلْفَقَرِ آءُ الْفَجْرِ ثُمَّ الَّذِينَ أَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَآصُولِهِمْ يَسْتَعِينُونَ
فَصَلِّا قِمْنَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ وَيُنْصِرُونَ اللَّهَ وَرُسُلَهُ أُوْلَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿٥﴾
وَالَّذِينَ تَبَوُّوا الدِّينَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُجْزَوْنَ مِمَّنْ فَاجَرُوا إِلَيْهِمْ وَلَا
يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ نَفْسِهِمْ وَمَنْ يُولَئِكَ
فَهُمْ خَصَّاصَةٌ وَمَنْ يُولَئِكَ فَهُمْ الْمُفْلِحُونَ ﴿٦﴾

”خیر انہوں نے کہا کہ یہ ہے جنہیں (جبراً) نکال دیا گیا تھا ان کے گھروں سے اور جو غیروں سے (ایک ایک) تھک رہے ہیں ان کے فاضل اور ان کا دھن دھن (مروقت) امد کرتے رہے ہیں ان اور ان کے رسول کی بھین روست باز آگ ہیں۔ اور (اس میں) ان کا بھی حق ہے جو ہجرت میں مقیم ہیں اور ان میں (امتِ قرم) ہیں مہاجرین (کی آمد) سے پہلے محبت کرتے ہیں ان سے جو حج کرتے ان کے پاس آتے ہیں اور ان سے اپنے بیٹوں میں کوئی شخص اس چیز کے بارے میں جو وہ جبراً نکال دیے جانے اور ترجیح دینے میں نہیں آئے اب اگر یہ خود نہیں اس چیز کی غلطی ملاحظہ ہو۔ اور میں سوچا تھا کہ میں نے اس

راست اللہ تعالیٰ فرمے اور تمہارے مہمان سے خوب متنبہ رہو۔ اے پیس دہلی کے پارے میں مذکور آیت مازل ہوئی۔

امام ماکم اور آپ نے اس روایت صحیح قرار دیا ہے، ابن مردودہ اور یحییٰ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی کو بکری کا سر بطور ہدیہ دیا گیا۔ تو اس نے کہا: یہ تکبیر اعلان بھائی اور لڑائی کے طور پر ہے، میری بہت دشمنی کے زیادہ ضرورت مند ہیں۔ تو انہوں نے دوسرے ان کی طرف بھیج دیا۔ یہی سلسلہ اسے ایک دوسرے کی طرف (اس جذبے کے تحت) بھیجتے رہے، حتیٰ کہ سات گھروالوں نے اس سر کو بھرا یہاں تک کہ وہ پیلا ہو گیا (جس سے وہ چاہتا تھا) اس کی طرف دلوٹ گیا۔ تو اس پر مذکور آیت مازل ہوئی۔ (۱)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ مختصاً صحت مراد تو یہ ہے۔

ابن عمر یابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت صحیح قرار دیا ہے، ابن مردودہ اور یحییٰ رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے اس سے کہا: مجھے خوف ہے کہ میں بلا تک ہو جاؤں گا۔ تو آپ نے پوچھا: وہ کیسے؟ اس نے عرض کی: یہ شرب میں نے رہا ہے اللہ تعالیٰ فرما: **وَمَنْ يَذُوقْ شَرِبَةً فَمَا وَاقَتْهُمُ الْقَتْلُ مَوْتٌ** اور میں تو حراموں اور ناجائز آدمی ہوں اور قریب نہیں ہے کہ مجھ سے کوئی شے خارج ہو جائے گی۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: دو غلچہ نہیں ہے بلکہ دو گل ہے اور گل میں کوئی فائدہ اور خیر نہیں ہے اور وہ غلچہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا مال ظلماً کھائے۔ (۲)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے۔ صحیحہ کا یہ منہج نہیں کہ آدمی اپنا مال دھوکے سے بگاڑے یا غلچہ سے کھائے اور پھر اسے کھائے یہ نہ کہ آدمی کی آنکھ اس شے کی طرف اٹھے جو اس کی پیس۔

ابن منذر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اسی صورت کی طرف دیکھا جس کا وہ مالک نہیں یہ شیخ کہا تا ہے۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت طاہر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یہ ہے کہ آدمی اس شے کے ساتھ غل کرے جو اس کے ہاتھ میں ہے اور شیخ یہ ہے کہ وہ اس شے پر حرامی اور جہولوں کے ہاتھوں میں ہو۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن عباس رحمہم اللہ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کا حواف کوڑے تھے اور دعاؤں تک رہے تھے۔ اے اللہ! مجھے میرے نفس کی حرص سے بچا۔ اس سے مذکور وہ کچھ نہیں کہتے تھے۔ جب ان سے اس کے بارے استفسار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب مجھے میرے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا گیا تو نہ میں چوری کروں گا نہ زنا کروں گا اور نہ ہی میں نے اس قسم کا کوئی کام کیا ہے۔ (۳)

۱۔ متذکرہ، ص ۵۲۶ (۳۷۹۹) ۲۔ مکتب مطبعیہ ج ۱

۳۔ تفسیر طبری، ج ۲، ص ۲۸، ج ۲، ص ۵۲، احوال التراث، عربی، ج ۲

امام احمد بن حنبلہ اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سیدہ بنی امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

دوسرے روایتیں ہیں کہ حضرت بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

تیسری روایت میں ہے کہ حضرت بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

چوتھی روایت میں ہے کہ حضرت بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

پانچویں روایت میں ہے کہ حضرت بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

ششویں روایت میں ہے کہ حضرت بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

ساتھویں روایت میں ہے کہ حضرت بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

آٹھویں روایت میں ہے کہ حضرت بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

نواں روایت میں ہے کہ حضرت بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

دسویں روایت میں ہے کہ حضرت بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے پاس رکھا اور وہ میری خدمت میں رہا۔

فرمایا: وہ خصلتیں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ (ایک بخل اور دوسری حود نہیں۔) (۱)

امام ابن ابی شیبہ (الرحمۃ اللہ علیہ) بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی میں سب سے بڑا شر فرمودہ کرنا ہے وہ بخلی حرم اور خواہشات کا بندوبست کرنے والی چیز ہے۔ (۲)

امام احمد امام بخاری نے الزاد میں: سلفہ و ربیعہ یعنی رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عظم سے بچ کر چونکہ طریق است کے اس کی تار یہاں ہے۔ اور شفع (حرم) سے بچ کر چونکہ حرم سے انہیں ہلاک ہو رہا ہو تو کیا جو تم سے پہلے تھے اور انہیں اس پر اجماع رکھتا ہے خون بہائیں اور مرد کو کھال سمجھیں۔ (۳)

امام ابن مردودہ اور ابو یعلیٰ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شفع (حرم) اور غل سے بچ کر چونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس پر برا سمجھنا کیا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی کریں۔ پس انہوں نے قطع تعلقی کر لی اور اس نے انہیں اس پر اجماع رکھتا ہے کہ وہ مرد کو کھال سمجھیں۔ پس وہ انہیں حدائی سمجھنے لگے اور اس نے انہیں اس طرف راہ دہی کر دہا ہے خون بہائیں۔ چنانچہ وہ خون بہانے لگے۔ (۴)

امام ترمذی اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی فوت ہوا تو لوگوں نے کہا: اس کے لیے جو جنت کی بشارت ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تم نہیں جانتے کہ اس نے ایسی شے کے بارے گفتگو کی ہو جو لا یعنی اور بے مقصد ہو۔ یا ایسی شے کے بارے میں کیا ہو جو اس کے لیے نفع بخش نہ ہو۔ (۵)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ خرداء احد کے دن ایک آدمی فوت ہوا۔ تو ایک حور لے گئی اور اس نے کہا: اے میرے بچے تجھے شہادت مبارک ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تجھے کیا معلوم شاید اس نے ایسی شے کے بارے گفتگو کی ہو جو لا یعنی اور بے مقصد ہو اور یہ ایسی شے کے بارے میں غل کرتا ہو جو اس کے لیے نفع بخش اور فائدہ مند نہ ہو۔ (۶)

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ متنفر فرماتا ہے۔ پس وہ دو خصلتیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ سخاوت اور راستہ (نیاض ہونا) بخشش کرنا ہیں۔ اور وہ دو خصلتیں جنہیں اللہ تعالیٰ متنفر سمجھتا ہے وہ سہ غل اور غل ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اسے لوگوں کی حاجات پوری کرنے پر لگھوڑتا ہے۔ (۷)

امام ابن جریر ابن مردودہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۔ سنن ترمذی، جلد ۵، صفحہ 302 (1962) دار الکتب العلمیہ بیروت

۲۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 424 (10831) دار الکتب العلمیہ بیروت

۳۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 425 (10832)

۴۔ سنن ترمذی، جلد 4، صفحہ 483 (2316)

۵۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 425 (10836)

۶۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 426 (10838)

۷۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 320 از دار التعمیم ۱۴۰۴ھ

نے فرمایا: جس نے زکوٰۃ ادا کی، مہمان کی عزت و تکریم کی اور کسی کی تکلیف اور غلامی کشی کی نجات میں اسے بھر دیا تو شیخ (حرم و نقل سے) مکتفہ کا دوری ہے۔ (۱)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اور آپ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سزاؤں اللہ تعالیٰ سے دور نہیں لے جاتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو گا اور آپ نجات سے اس دور سے ملے گا تو وہ اسے اپنے دست قدرت سے بچ کر لے گا اور اس کے مٹا دے گا۔ (۲)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت مروان شیب سے اور انہوں نے اپنے آپ کے واسطے سے اپنے دور سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس بات کے پیچھے (اور کے نوگوں کی) اھمڑاؤ اور ملاحتی زہد و تقویٰ کے ساتھ ہے اور اس کے آخری (اور کے نوگوں کی) بلاست نقل اور نور کے موجب ہے۔ (۳)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے اور آپ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجلی اللہ تعالیٰ کے قریب ہو گا اور جنت کے قریب ہو گا اور جہنم سے دور ہو گا۔ اور تجلی اللہ تعالیٰ سے دور ہو گا اور جہنم سے دور ہو گا اور جہنم کے قریب ہو گا اور جہنم سے نزدیک نہیں ملے گا۔ (۴)

بیہقی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجلی اللہ تعالیٰ کے قریب ہے۔ وہ جنت کے قریب ہے اور نوگوں کے بھی قریب ہے اور جہنم سے دور ہے اور جہنم سے دور ہے اور جہنم سے دور ہے اور جہنم سے دور ہے اور نوگوں سے بھی دور ہے اور جہنم کے قریب ہے اور یقیناً یہ بھی تجلی اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں ملے گا۔ (۵)

ابن عساکر نے الکامل میں اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے وہ بیہقی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجلی اللہ تعالیٰ کے قریب ہے۔ وہ جنت کے قریب ہے اور نوگوں کے بھی قریب ہے اور جہنم سے دور ہے اور جہنم سے دور ہے اور جہنم سے دور ہے اور جہنم سے دور ہے اور نوگوں سے بھی دور ہے اور جہنم کے قریب ہے اور یقیناً یہ بھی تجلی اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں ملے گا۔ (۶)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے بتی سہا آج تمہارا سہارا ہو گا۔ انہوں نے عرض کی: بعد میں تمہیں۔ لیکن ہم اس سے غلج کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نیکی نہ رہی۔ یہ جو غلج سے بڑھ کر بڑھ کر کرنے والی ہو۔ بہت تمہارے سرور اور حضرت مروان رضی اللہ عنہ میں۔ (۷)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے تشریف لے کر تو فرمایا:

1۔ بحسب الامان، جلد 7، صفحہ 427 (10842)۔ 2۔ انساب اعلام، جلد 7، صفحہ 433 (10843)۔

3۔ انساب، جلد 7، صفحہ 428-29 (10345)۔ 4۔ انساب، جلد 7، صفحہ 426 (10847)۔ 5۔ انساب (12648)۔

6۔ انساب، جلد 7، صفحہ 429 (10851)۔ 7۔ انساب، جلد 7، صفحہ 430 (10855)۔

ہام بتی مسمیٰ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن جبرائیل سے بیان کیا ہے اور اس روایت کو ضیف قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ترنگی حاش کر دو اسے یوں کی خود صورتی اور دھن میں تلاش کرو۔ تم بعد از انجیل کے سوا کوئی چیز میں، انجیل نہیں پڑھا اور کوئی شیخ (مراہیں) جنت میں، میں نہیں ہوگا۔ بے شک المسیح جنت میں ایک درخت ہے جسے سن کر جب جاتا ہے اور اللہ ہر جنم میں ایک درخت ہے جسے شہد کہتا ہے۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت اصفہر بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے اپنے باپ کے واسطے سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اٹھنا و جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ اس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں۔ جس نے اس کی کوئی ٹہنی پکڑ لی وہ دنیا کی اسے جنت کی طرف راہنہ کی کرے گی۔ اور اس جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ اس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں۔ جس نے اس کی کوئی ٹہنی پکڑ لی تو وہ دنیا کی اسے جہنم کی طرف لے جائے گی۔ بتی مسمیٰ نے کہا ہے یہ روایت ضعیف ہے۔ (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلا (حکومت) جنت میں ایک درخت ہے۔ جس کو چنگی ہو اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی اور اب وہ دنیا کی اسے جنت کی طرف راہنہ کی کرے گی۔ اس کی ٹہنی پکڑ لی اور دنیا کی اسے جنت کی طرف راہنہ کی کرے گی۔ جس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی وہ دنیا کی اسے جنت کی طرف راہنہ کی کرے گی۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پیچھے کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ تیرہ آدمی حاضر ہوئے اور مرنے لگے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان کو سلام پیش کیا۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنے پیچھے مرنے والوں میں سے سید (مرور) کو کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ ہے جس نے غریب و محتاج کی اور انہیں عظیم و عظیم کیا ہیں۔ انہوں نے پھر عرض کی: کیا آپ کا راستہ میں کوئی سید (مرور) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں سوچو؟ فرمایا: وہ آدمی جس نے ظالم مال دیا اور غریب فاضل کے ساتھ دو دروں تک۔ زکوٰۃ پانچا تو وہ تیرہ کے قریب ہوا اور لوگوں میں اس کی شان و کبر ہو گئی۔ (4)

امام بخاری، مسلم اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت اور صدقہ کرنے والے کی مثال بیان فرمائی کہ وہ اپنے دو پیسوں کی طرح میں پڑا ہوئے کے ساتھ چنے ہوئے ہوں۔ اور ان کے ساتھ ان کے سینے اور ان کی ہنسی کے ساتھ شاہی ہڈی کے ہوتے ہوں۔ جو جب بھی اس نے صدقہ دیا تو اس سے کھل گیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کے پیچھے کو نہ چاہے اور اس کے اوپر نہ لگتا کوٹا جاتا ہے۔ اور غنیمت نے جب بھی صدقہ کا قصہ اور اور دینا تو وہ (جب) اور کوٹ کر لیا اور ہر جگہ سے اپنی جگہ نکالی۔ جس دو آدمی اسے کھلا کرتا ہے لیکن وہ کھلا نہیں۔ (5)

1: شعبہ اہل بیت، 7 ص 435 (0876)۔ 2: کتاب الصیۃ، 1 ص 106 (0675)۔ 3: بیہقی، 1 ص 10877۔

4: بیہقی، 1 ص 7 ص 435 (0876)۔ 5: بیہقی، 1 ص 10877۔ 6: بیہقی، 1 ص 10877۔

اُن کہنا: جس سے بھائی آئے اور وہ اسے پکڑ کر لے گئے۔ پس اس اثنا میں کہ وہ چل رہے تھے۔ شیطان اس (راہب) کے پاس آیا اور اس نے کہا: بے شک میں ہی ہوں جس نے تیرے لیے اسے عزمین اور راستہ کیا۔ اب تو مجھے ایک بازو دے کر۔ میں تجھے چات زردوں گا۔ چنانچہ اس نے اسے بازو دے دیا تو اسی سے تعشق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: **وَالْغُلَامَ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ الرَّحْمَةَ** (۱۰)

ہاں اس اپنی حاتمہ رحمہ اللہ سے حضرت عوفی رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور آیت سے تحت یہ بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ میں سے ایک۔ راہب تھا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور خوب اچھی طرح عبادت کرتا تھا۔ یہ علاقے سے لوگ اس کے پاس آتے تھے اور اللہ کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے۔ وہ عالم تمام تیس ہر ل تھے اور ان کی ایک بھین بھی جو عیسائی ترین توں میں سے بہت حسین اور خوبصورت تھی۔ انہوں نے کبھی سڑ پر جانے کا ارادہ کیا اور ان پر یہ بات ابھائی کہ ان اور بھاری تھی کہ وہ اسے ضائع کرنے کے لیے بھینز دیں۔ چنانچہ وہ راہب کے پاس آئے اور کہا: بے شک غریب بننے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن تم کوئی ایسا آدمی نہیں پا رہے جو ہمارے نزدیک تجھ سے بڑھ کر قابل اعتماد اور حاکمیت کرنے والا ہو۔ پس اگر آپ مناسب خیال کریں تو ہم اپنی بھین تیرے حوالے کر دیں۔ کیونکہ اسے شدید زور دیتا ہے۔ اگر وہ مر جائے تو اس کا لٹھ ہم مکمل کر دے اور اگر وہ زندہ رہے تو اس کی اعلیٰ جرح کر دے، یہاں تک کہ ہم وہ ایسی لوٹ آئیں۔ راہب نے کہا: تاہم اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں تمہارے لیے کافی ہوں (تمہیں قطعاً پریشان یا غمزدہ ہونے کی ضرورت نہیں)۔ چنانچہ وہ اسی لڑکی کے ساتھ راہب اور ان کا علاج کر رہا یہاں تک کہ وہ صحت مند ہو گئی اور پہلے کی طرح اس کا صحنہ دوبارہ لوٹ آیا۔ ایک دن وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اسے اس حال میں پایا کہ اس نے خوب جانا سنگھار کیا ہوا ہے اور شیطان مسلسل اسے وسوسا رہا۔ یہی تک کہ اس نے اس کے ساتھ روٹی کا ارتکاب کر ڈالا اور وہ خسہ ہو گئی۔ پھر شیطان نے اسے مزید وسوسہ اور شرم دلائی اور اس کے دل پر سے خوب اکسایا اور کہا: اگر تو نے ایسا نہ کیا تو خود اہل وسوسہ ہو جائے گا اس لیے اپنے معاملے کو پیچھا کر اور اسے لیے کوئی غلطی نہ کر۔ وہ کہتا رہا اسے اس پر ہنکوت دلا کر رہا یہاں تک کہ اس نے اسے قتل کر دیا۔ پھر جب اس کے بھائی آئے تو انہوں نے پوچھا اسے کیا ہوا؟ تو اس نے جواب دینا دھرم کی اور میں نے اسے فتن کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: تو نے بہت بھلا کیا ہے۔ مجرورہ خواب دیکھنے لگے اور انہیں یہ بتایا جائے گا کہ راہب نے اسے قتل کیا ہے اور وہ فلاں فلاں درخت کے نیچے ہے۔ چنانچہ وہ اس درخت کی طرف گئے اور انہوں نے اسے پایا کہ اسے قتل کیا گیا ہے۔ مجرورہ اس راہب کے پاس آئے اور اسے پکڑ لیا۔ تو اسے شیطان نے کہا: میں ہی ہوں جس نے تجھے زندہ کیا درخت اور کشش پیدا کی۔ پھر تجھے اس سے قتل پر مجبور کیا۔ جس کا کیا خیر ہے لیکن ہے کہ تو میری بیوی کرے اور میں تجھے نکالت دلاں؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو پھر شیطان نے کہا: پس تو مجھے ایک بازو دے کر دے۔ چنانچہ اس نے اسے بازو دیا اور پھر اسے قتل کر دیا۔ تو اسی سے تعشق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَالْغُلَامَ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ الرَّحْمَةَ** (۱۱)

وامام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے نسخہ میں فرمایا ایک اور ترجمہ جو اتنی سچی اور اس کے چار چھٹی تھے۔ وہ رات کے انتہا راسب کی عبادت کا جو میں بناؤ تھی۔ پس راسب توتا اور اس کے ساتھ نہ رہا۔ پھر شیطان اس سے پاس آیا اور کہا تو تم نے اس مدت اور بھڑکتے دلیں کر دے۔ یہ بخود ایسا آدمی ہے اس کے پاس میں بنائی ہے۔ پتا چلا اس نے سے قتل کر کے دفن کر دیا۔ پھر شیطان عادت راسب میں اس کے بھائی کو لے کر آیا اور اس سے کہا ہے شک راسب نے تمہاری رہنمائی کرنا ہے۔ اور جب اسے فائدہ نہ پہنچا تو اسے قتل کر دیا اور قتل خاں جگہ میرا ہے دفن کر دیا۔ پس راسب صبح کے وقت وہ پیدا ہوئے تو ان میں سے ایک نے کہا میں نے ٹوٹنے رات اس ہی طرح دیکھا ہے۔ پھر وہ رہے۔ کہا اہم بخدا میں نے بھی اسی طرح دیکھا ہے۔ پھر میرے سے کہہ تم بخدا میں نے بھی اسی طرح دیکھا ہے۔ تو انہوں نے کہا قسم بخدا ایسا ہلکتا کسی شے کی وجہ سے ہے۔ پس تم بیلو اور اپنے حاکم کو اس راسب کے خوف پر کرو۔ چنانچہ وہ وقت اور راسب کے پاس جلائے۔ پھر راسب کو پکڑ کر لے گئے۔ تو اسی دوران شیطان راسب سے ملا اور اسے کہا میں ہی وہ ہوں جس نے تجھے اس معاملہ میں واقع کیا ہے۔ اور میرے ہاتھوں تجھے ہرگز نجات نہیں دلا سکے گا۔ لہذا تو مجھے ایک بار عہد کر دے۔ میں تجھے اس مسیحیت سے نجات دوں گا جس میں میں نے تجھے واقع کیا ہے۔ پس میں نے اسے عہد کر دیا۔ جب وہ اسے لے کر اپنے حاکم کے پاس پہنچا تو شیطان اس سے ٹک ہو گیا (کہ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں) اور راسب کو پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔ (۱)

امام ابن ابی الدین نے مکاریہ شیطان میں وہی مردود اور شکی رحمہم اللہ نے شعب الزمان میں حضرت عبید بن ربیعہ نادری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وہ وہ اس کی سند حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچتا ہے میں کہ نبی اسرائیل میں ایک راسب تھا۔ پھر شیطان نے ایک روٹیر کو پکڑا اور اس کا گلا دیا۔ پھر اس کے گھروالوں کے بڑوں میں یہ بات ڈال دی کہ اس کا علاج راسب کے پاس ہے۔ چنانچہ اسے راسب کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ مسلسل ومرار کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے سے کہوں کر لیا اور وہ اس کے پاس ہی رہی۔ پھر شیطان اس کے پاس آیا اور اس نے اس کے دل میں دوسرا انداز کی۔ اور اس کے لیے اسے خوب دانا ستوار کر پیش کیا۔ اور وہ اسے خوش سسل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اس سے برائی کا رکاب کر بیٹھا۔ میں جب وہ معاملہ ہوئی تو شیطان نے اس کے دل میں دوسرا ڈالا کہ اب تو دوسرا ہو جائے گا۔ اس کے گھر والے میرے پاس آئیں گے۔ لہذا تو اسے قتل کر دے اور اگر وہ میرے پاس آئیں۔ تو تو انہیں کب دیکھ کر دوسرے گلی ہے۔ چنانچہ اس نے اسے قتل کر کے دفن کر دیا۔ پھر شیطان اس لڑکی کے گھر والوں کے پاس آیا۔ وہ ان میں جبرہ انداز کی اور ان کے دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ راسب نے اسے مامہ کیا ہے اور پھر اسے قتل کر دیا ہے۔ چنانچہ اس کے گھر والے اسے اور انہوں نے راسب سے پوچھا تو اس نے جواب دیا وہ مر گئی ہے۔ پس انہوں نے اسے بچا لیا۔ پھر شیطان اس کے پاس آیا اور کہہ میں حق وہ ہوں جس نے لڑکی کے گھر والوں کے دلوں میں یہ بات لٹکائی ہے اور میں ہی ہوں جس نے تجھے

اس معاملہ میں واقع کیا ہے۔ ہذا قہری اہل عت اور قہری کر۔ تو نجات پاجائے گا اور میرے لیے دیکھو کہ۔ کچھ اس نے اسے کے لیے دو بچہ دے کیے۔ تو اس کا ذکر نہ کر۔ وقت جس ہے۔ (۶۱)

امام ابن منذر اور فرافعی نے اختلاف اقلوب میں حضرت عذی بن ثابت بنی سند سے اسی آیت کے تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ نبی اور رئیس میں ایک دایب تھا جو علی مرتضیٰ علیہ السلام سے عبادت کرتا۔ یہاں تک کہ اس کے پاس بھون اور پانچ لوگ آئے جاتے تھے اور وہاں ہر کچھ پڑھتا تھا اور وہ محنت مندر ہو کر دیکھ بولتے تھے۔ میں ایک عورت کو اس کی بھوپڑی میں لایا گیا۔ اسے جنون کا عارضہ لاحق تھا اور اس کے بھائی بھی اس کے پاس آئے۔ تاکہ وہ اسے کوئی قہر دے۔ پس شیطان مسلسل اس پر تمسداور دہن اور اسے آگیت دلاتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اس عورت کے ساتھ نہ لایا اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ پھر جب اس کا پید ہوئے تو شیطان مسلسل اس کے پاس آتا رہا اور اس کے دل میں قتل کر دینے کا خیال ڈالتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اسے قتل کر دیا اور ایک جگہ میں دفن کر دیا۔ پھر شیطان ایک آدمی کی صورت میں اس کے ایک بھائی کے پاس گیا اور اسے جا کر واقعہ کی خبر دی۔ یہی وہ آدمی جس کے بھائی کو کہنے کا قصہ خدا امیر سے پاس کیا آئے اور آپس اور اس نے سمجھا اس طرح خبر دی ہے۔ یہاں تک کہ انہوں۔۔۔ آگیا میں ایک دوسرے کو اس واقعہ کی خبر دی اور پھر انہوں نے اپنے معاملہ عام کے پاس پیش کر دیا۔ سو حکام قتل پڑا اور لوگ بھی ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ اس نے دایب کو بچے اور لایا۔ تو اس نے واقعہ کا اقرار کر لیا اور اعتراف بھی تو حکام نے اس کے لیے یہ فیصلہ کیا کہ اسے سول دے دی جائے۔ پھر وہ بھی سولی کی لڑکی پر ہی تھا کہ شیطان اس کے پاس آیا اور کہہ میں نے ہی تجھے اس پر کسا یا اور میں نے ہی تجھے اس کے بارے میں واقعہ کیا میں جو تجھے قسم دوں گا کیا تو اس میں میری بی بی کرے گا اور میں تجھے نجات دلا دوں گا؟ اس نے کہا ہاں۔ تو پھر شیطان نے کہا: تو میرے لیے ایک بار تہہ کر۔ چنانچہ اس نے است بعد کیا اور کافر بن گیا اور پھر وہی وقت قتل کر دیا گیا۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت حاکم رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ نبی اسرائیل میں ایک عبادت گزار آدمی تھا اور وہ ہر وقت بھون اور باہل لوگوں کا علاج کرتا تھا۔ ایک حسین و جمیل عورت کو جنون نے آگیا اور اسے اس کے پاس لایا گیا اور اس کے پاس اسے چھوڑ دیا گیا۔ پس عورت نے اسے (حسن کے سبب) ہمیشہ کر دیا۔ تو اس نے اس کے ساتھ برائی کا اہکاب کیا اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ پھر اس کے پاس شیطان آیا اور کہا: اگر اس واقعہ کا ظہم ہو گیا تو تو رسوا اور ذلیل ہو جائے گا۔ ہذا تو اسے قتل کر دے اور اسے اپنے گھر میں دفن کر دے۔ چنانچہ اس نے اسے قتل کر دیا اور کچھ وقت گزرنے کے بعد اس عورت کے گھر والے آئے اور وہ اس کے بارے میں سے پوچھنے لگے۔ تو اس نے جواب دیا: وہ تو مر چکی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: سو کوئی جست بندی۔ کیونکہ اس کی سلامتی اور اس کی رضا انیس میں تھی۔ پھر شیطان ان کے پاس آیا اور کہا: وہ مر چکی نہیں ہے بلکہ دایب نے اس کے ساتھ نہ لایا ہے اور وہ حاملہ ہو گئی مگر اس نے اسے قتل کر دیا اور گھر میں فلاں فلاں چلا۔ اسے دفن کر دیا۔ پھر اس کے گھر والے آئے اور انہوں نے کہا: ہم تو تجھے قسم نہیں کرتے ہیں ابنت میری یہ خبر دی گئی ہے۔ تو نے اسے

کہاں دفن کیا ہے اور میرے ساتھ کون تھا۔ انہوں نے اس کے گھر کی تلاش کی اور بالآخر اس جگہ کو پایا جہاں اس نے اسے دفن کیا تھا۔ اسے کچڑا گیا اور قید میں ڈال دیا گیا۔ پھر شیطان اس کے پاس آیا اور کہنا: اگر تو چاہتا ہے کہ میں تجھے اس مصیبت سے نکالوں جس میں گرفتار ہوا ہے۔ تو پھر تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ٹکڑ کر۔ چنانچہ اس نے شیطان کی بیوقوفی کی اور نعرہ کاہر نکال دیا۔ تو پھر اسے کچڑا کر دفن کر دیا گیا اور اس وقت شیطان اس سے بالکل علیحدہ ہو گیا۔ حضرت علامہؒ نے فرمایا: ایسی بات صحیح نہیں ہے نہ اس کو کہتے ہیں اس واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی: **كُنْشَ الشَّيْطَانُ زَوْقَانِ يَلْقَانِ الظُّلْمَ** (۱)

انام ابن مردادیہ رحمہ اللہ نے اسی آیت کے بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 من کا غار اور منافقین کی مثال بیان فرمائی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تھے کہ وہ اشیطان کی طرح ہیں۔ (ج: پہلے)
 انسان کو کہتا ہے کہ تو انکو گروے۔

امام محمد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ہمام رحمۃ اللہ علیہ سے یقین بیان کیا ہے کہ اس آیت میں عام دو محمول کی مثال ہے۔
 امام حمید بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس طرح جڑتے تھے: لَيْسَ كُنْ عَلَيْنَا عَمَّا
 أَفْعَمْنَا فِي النَّاسِ مَا لَوْ كُنَّا فِيهِ وَاللَّهِ وَخَمْر۔

انہم فتی الی شیبہ، مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور ابن مرددہ نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے کہے کہ میں ایک قوم آئی جو دعا کی راہ اپنی بنا۔ میں چنے ہوئی تھی۔ وہ لوگوں کے کانوں سے بڑھے اور ان کے ذہن پر چادریں پھیں۔ پس اس کے سوا کوئی شے نہ تھی۔ ان میں سے اکمل قبیلہ سمر سے تعلق رکھتے تھے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی مشقت آمیز کیفیت، نکلے بدن اور فاقہ کشی کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے قول کا جوہر خیر برمایا۔ پھر آپ ﷺ نے انھیں اور اپنے کا شمار اوقات پر تشریف لے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر صبح پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: اب شک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرمایا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْلَفُوا سَمْعًا فَإِذَا ذُكِّرْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ** **وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ** فرمایا: تم صدقہ کرو اس سے پہلے کہ تم صدقہ نہ کرو۔ تم صدقہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارے اور تمہارے صدقہ کے درمیان وہ حائل ہو جائے۔ آدمی کو پتا ہے کہ وہ اپنے زیادہ سے اور اور کم سے صدقہ کرے تو اپنی گندم، میرا اور اچھو۔ میں سے صدقہ کرے۔ صدقہ کی کوئی شے بھی خیر نہیں ہوگی۔ اگر چہ وہ اچھی سمجھو۔ یہ ہیں انصار میں سے ایک آدمی انھما اس کے ہاتھ میں ایک خصل تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے رسول فرمایا۔ وہی آپ حضور نبی کریم ﷺ سے فرستادے۔ سرور کے آثار آپ ﷺ کے سامنے زیادہ دکھائی دینے لگے اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسے دیکھا اسے اچھا دیکھا۔ دیکھا گیا اور اس کے مطابق عمل کیا تو اس کا اجر اس کے لیے ہوگا اور اس کے اجر کی مثل بھی ملے گا جس نے اس کے مطابق عمل کیا۔

الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتْلُوكَ الْقُرْآنَ فِي السَّلَامِ الْمُؤْمِنُونَ
الْعَزِيزُ الْعَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۝ سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ
خَالِقُ الْبَارِئِ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

امام ابن کثیر نے کُل یوم ولایت میں اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کو قسم ادا نہ فرمایا کہ جب تو اپنے بستر پر سونے لگے تو سورۃ المشرکی آخری آیات پڑھ لے اور ارشاد فرمایا: اگر تو سرجہ نہ کا تو خوشیہ کی موت مرے گا۔

امام ابوالحسن محمد بن علی بن محمد شافعی رحمہ اللہ نے نواد میں حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ عازب رضی اللہ عنہ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا واسطہ ہے کہ آپ سے عرض کیا کہ میں آپ کو کھانا بھیج دو، فصل ترین شے بتائیے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کھانا میں صومر پر پائی۔ اس میں سے جو چہ اکل امین علیہ السلام نے آپ کو کھانا میں صومر پر بیان کی اس میں سے جس کے ساتھ دھن میں اسے بھیجا تو آپ نے فرمایا: اے بھائی! جب تو اور وہ نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا علم کے واسطہ سے دعا مانگے تو سوچو اللہ کی پہلی دس آیات اور سورۃ المشرکی آخری آیات پڑھ۔ پھر یہ کہ اے وہ جس کی یہ شان ہے اس میں سے سو کوئی اور میں عرض کرتا ہوں کہ میں تم سے عرض کرتا ہوں کہ تو میرے لیے ایسا کرے تو قسم بخدا اے بھائی! اگر تو میرے خلاف بھی دعا کرے تو بالیقین مجھے مصلتا پا جائے۔

امام ابن مردودہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تمہیں بار اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کے شر سے بچا مانگی (یعنی پڑھا) اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) پھر سورۃ المشرکی آخری آیات پڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے۔ جو اس سے شیطان کو بھگا دیتے ہیں چاہے وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے اگر عبادت و تقویٰ کو بھگے تب یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اور اگر کوئی بدعتی شام ہوئے تک ایسا کرتا ہے۔ امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے ہی طرح روایت نقل کی ہے مگر ان میں انہوں نے یہ کہا کہ وہ دس مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھتے گا۔

امام احمد واری اور علی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے شعب ابیہان میں حضرت مفضل بن یسار سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کہا: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور پھر سورۃ المشرکی آخری تین آیات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے نیچے مانے مغفرت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ اس دن فوت ہو جائے تو وہ وحید کی موت مرتا ہے۔ اور اگر کوئی رات کے وقت یہ پڑھتا ہے وہ بھی ایسی موت میں ہوتا ہے۔ (1)

امام ابن عدنی و ابن مردودہ یہ خطیب اور کثیر رحمہ اللہ نے شعب ابیہان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے رات یا دن کے وقت سورۃ المشرکی آخری آیات پڑھیں۔ پھر وہ ایسی دن یا رات کو مر گیا تو اس نے اپنے لیے جنت و جب کر لی۔ (2)

1۔ من زعمی، باب من قرأ فی القرآن، ج 2، ص 167 (2522)، مکتب احمدیہ بیروت۔

2۔ شعب ابیہان، باب فی تفسیر القرآن، ج 2، ص 492 (2506)، مکتب احمدیہ بیروت۔

پہنہ کوئی قطع نہیں۔ ہم نے کہا: تو بالیقین خدا کا کال کر۔ مگر یہ بھرتیج سے کہنے سے پرے چھٹک کر سے تاش کیا جانے گا تو اس نے اپنے بالوں کی چوٹی سے دو ٹکڑاں دیا۔ تو ہم اس سے کہہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ تو وہ دعا صاحب بن ابی جعفر سے کہہ کر اس سے کہہ لوگوں کی طرف تھا اور اس میں حضور نبی کریم ﷺ کے بعض احداث لی اس نے انہیں خبر دی تھی۔ یہ دیکھ کر آقا دو جہاں میں بیٹھ گئے۔ فرمایا: اے صاحب! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا ہاتھ پھرنے لگی ہے۔ یہ ایک میں ہے۔ یہ ایک میں ہے۔ آؤں ہوں جو قریش کے ساتھ مسلک (طلبہ) ہوں لیکن میں خاندانِ قریش سے نہیں اور آپ کے ساتھ جو ہمہ جہیز میں ہیں ان کے وہاں رشتہ دار موجود ہیں جو ان کے گھر جہاں اور ان کے مالوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ جس میں نے یہ پسند کیا کہ وہ صاحب میرا ان کے ساتھ کوئی نفسی تعلق موجود نہیں ہے جس میں ان پر ایسا احسان کر دل جس کے سبب وہ میرے خرافہ زدوں کی حفاظت کر۔ تو میں۔ میں نے یہ کام کھرایا۔ پڑھیں۔ یہ خدا کی وجہ سے قطع نہیں کیا۔ تو یہ میں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنے بھائی کے اوارتہ رعبے میں اس کا سر قلم کر دیوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ خود بخود میری طرف توجہ کرتا ہے۔ لیکن کہہ اللہ تعالیٰ ان پر کہ اس کے اول پر مطلع ہے اور اس نے ارشاد فرمایا ہے: "اعْبُدُوا مَا يَشْتَرِكُمْ فَقَدْ غَفَرْتُمْ عَنْهُمْ" (تم جو چاہو اہل کر انہیں میں سے تمہاری معذرت فرماؤ) اور اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُلَفَاءَ وَمَنْ يَمْشُوا بِمَا يَصْعَدُ إِلَيْكُمْ فَأُولَئِكَ يَفْقَهُونَ إِلَهُكُمْ بِالْكَذِبِ" (۱)

امام ابو یعلیٰ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے عمارت کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ عزت یہ بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو فتح کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے صحابہ پر اس میں سے بعض کے ساتھ فقیہ و مشاورت کی کہ آپ ﷺ کے حکم میں داخل ہوا اور دیکھتے ہیں۔ ان میں صاحب بن ابی جعفر بھی تھے اور لوگوں میں یہ بات پھیلی تھی کہ آپ ﷺ نے انہیں ارادہ فرما رہے ہیں۔ لیکن حضرت صاحب نے اہل مکہ کی طرف لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر جمعہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان کے اس عمل کے بارے میں اطلاع کرایا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جمعہ کرنے کے بارے میں بھیجے اور میرے ساتھیوں کو بھیجا اور ارشاد فرمایا تم کو وضع غایغ باؤ اور آگے دسی و اچھڑا کر کیا جاؤ پر گزر چکا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ آیت نازل فرمائی: (۲)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی سند سے ابو ریان مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہی آیت کے ضمن میں یہ بیان آیا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ سے حبشہ کی طرف فرار کی طرف چلے اور ارادہ فرمایا تو حضرت صاحب بن ابی جعفر نے انہیں متنبہ کرنے کے لیے ان کی طرف کھینچا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب معظم ﷺ کو اس پر مطلع فرمایا۔ تو وہ خدا کے عودت کے پاس سے آیا گیا جو اس نے اپنے سر کے جوڑے میں چھپا رکھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے حضرت صاحب سے فرمایا: جو تو نے کیا ہے؟ کسی نے مجھے اس پر برا بھلا کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے جس نے اللہ تعالیٰ کے امر میں ڈرا نہیں لیکن اور تم نے اس میں کوئی شک کیا ہے۔ البتہ وہاں کہ تمہارے میرے گھر والے اور

میرا میں موجود ہے۔ تو میں نے قریش کو روک لیا اور دوست جانے کا ارادہ کیا۔ حضرت حاطب قریش کے حلیف تھے۔ قریش خاندان میں سے نہ تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں قرآن کریم کی مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ نے مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت قریش میں سے ایک آئین کے بارے میں نازل ہوئی جو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ میں سکونت پر تھا۔ اس نے مکہ مکرمہ میں اپنے گھر اور خاندان والوں کی طرف انہیں بلوائے اور انہیں خطرہ سے آگاہ کرنے کے لیے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف آنے والے ہیں۔ لیکن اس خط کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو مطلع کروایا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا اور وہ اس خط کو لے آئے۔

امام ابویہ بھی جاکر اور آپ ﷺ نے اس نہایت کو صحیح قرار دیا ہے اور انہی دو مجسم اللہ نے فساد میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مشرکین مکہ کی طرف ایک خط لکھا۔ پھر وہ خط حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تجھے اس پر اکسایا ہے جو تو نے کیا ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے اپنے گھر والوں میں رہ رہے ہیں۔ پس مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ وہ ابن پرلوت پر ہیں گے۔ تو میں نے یہ پاکر میں انہیں ایک ایسا خط لکھ دیا جو تمہارا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تو میں نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے اس کی گردن ازاد نہ کی، یہ کافر ہو گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر درمیں سے اس گروہ کے ايمان پر بھی مطلع ہے۔ لیکن اس نے فرمایا ہے: "اَعْلَمُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ" (۱)

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عمرہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے حدیث وارد فرمائی کہ حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت بیان کی ہے: حاطب مجھ کو کہنے والا ایک آدمی تھا۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا حلیف تھا اور یہ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوا۔ اس کے بیٹے اور اس کے جوانی مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھے۔ اس کے باوجود کہ حاطب مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتا تھا، اس نے کفر قریش کی طرف ایک خط لکھا جس میں وہ انہیں نصیحتیں کرتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بنایا اور دونوں کو فرمایا تم جاؤ یہاں تک کہ تم ایک عورت کو پاؤ گے، اس کے پاس ایک خط ہے، وہ خط اس سے لے جاؤ اور میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ دونوں مجھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے صید بنی امیہ کے پاس اس عورت کو پایا۔ یہ جگہ مدینہ طیبہ سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر ہے۔ انہوں نے اسے کہا: تو وہ خط ہمیں دکھاؤ۔ جو تیرے پاس ہے۔ اس نے جواب دیا: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ تو انہوں نے اسے کہا: تو جھوٹ بولتی ہے۔ تحقیق میں رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ تیرے پاس خط ہے۔ تم بھراؤ وہ تو ہمارے حوالے کر دے۔ ورنہ ہم تجھ پر کوئی کڑی سزا نہیں چھوڑیں گے جس میں ہم اسے تماش نہیں

[illegible][illegible]

۱۱۔ اے مردویہ! وہ شخص جسے حضرت معمر بن حذیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے بے شک ایک نازل وحی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ وَالْأَسْوَاقَ الَّتِي أَهْلُهَا عَدُوٌّ لَكُمْ فَهُمْ يُبْغِضُونَ** (اے ایمان والو! نہ اس سبیل اور نہ اس بازار کو جس کا اہل دشمن ہے، پس تم کو بے دوست کر دے گا۔)

[illegible]

وہ جو اس کے لئے ایک اور جگہ پر لکھا ہے، اس میں ہے کہ: "وَلَا تَقْرَأُوا لَهُمْ فَاكِهَ كُنُوزِهِمْ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنْهُمْ فَاكِهَ كُنُوزِهِمْ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ" (اور نہ پڑھو ان کے لئے ان کی دولتوں کی فیکہ، لے کہ حقیقت میں ان سے ان کی دولتوں کی فیکہ ہو گئی ہے، لہذا وہ لوگ لوٹنے والے نہیں ہیں۔) (سورہ النازعات: 34-35)۔

اسم بخاری، ابوہریرہؓ نے تاریخ میں اور بخاری نے سنن میں مروی ہیں۔ ان تمام امور مسورین کفر سے بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سبیل میں مرد کے ساتھ حدیث کے دن حد کا بیڑا کھینچا تو سبیل کی طرف سے یہ شراب بھی کہہ رہی تھی کہ کوئی آدمی بھی آپ کے پاس نہیں آئے گا۔ اگرچہ وہ آپ کے دین پر نہ دیکھتا تھا آپ اسے ہر دینی طرف سے ایک مومن ثابت کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہ بیڑا بن سبیل کو انھیں لٹا دیا۔ پھر اس حدت کے دوران میں جو بھی مردوں میں سے آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اسے وہاں بھیج دیا۔ اگرچہ وہ مسلمان نہ تھا۔ لیکن یہاں جو آدمی اور ان میں امام کاظمؑ بہت مشہور ہے۔ اہل بیت علیہم السلام بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے۔ اور یہ بخاری بخاری کے مکرر والے آپ سے سنا ہے کہ یہ حدت سے یہ حدت سے کہتے آئے کہ آپ اسے انھیں دلا دیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مومن مکرر والے کے بارے میں یہ حدت اور حدت ازل فرمائی۔ (۱)

[illegible]

امام ابن جریر صحابہ نے حضرت امیر مہاجرہ سے ذکر کیا ہے کہ ابو الفضل ریاض نے اس بات سے اور انہوں نے
وادی سے انہیں یہ قول بیان کیا ہے کہ اگلے مہینے میں اہل بیت عقیقہ کے واسطے ان آیات کے ساتھ ذکر کرتی تھی جس کے بارے میں
مازنی جوئیس کہ جس میں سے پہلی عورت ہوں جنہوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔ جب میں مدینہ طیبہ کی تو میرے
پچھے میرا بھائی آیا اور میری شان میں اللہ تعالیٰ سے حضور نبی کریم ﷺ اور مشرکین کے درمیان احادیث منسوخ کر دیا اور یہ
آیت نازل ہوئی: **فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُؤَلَّفَاتِ إِلَى الْمُكْفَلَاتِ**۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے میرا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے
فرمادیا۔ تو میں نے عرض کی: کیا آپ میری شادی اپنے غلام سے کر رہے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **وَمَا كَانَ**
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِذَا حَضَرَهُنَّ مَوْلَاؤُاْ اَنْ يُكُوْنُوْا لَهُنَّ كَاَنَّهُنَّ بَنُوْا حُرٌّ مُّؤْمِنُوْنَ (الاحزاب: 36) (نہ کسی دامن مرد
مومنہ کی بیٹہ ہے اور نہ کسی دامن عورت کو کہ جب فیصلہ فرما دے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی محالہ کا تو بھرا نہیں کوئی اختیار ہو
اپنے اس معاملہ میں) پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ تو پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا کہ
اپنے آپ کو روکے رکھو۔ میں نے کہا: ہاں! (درست ہے)۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی: **وَمَا كَانَ لِمَوْلَاۤئِہٖ اَنْ یَّکُوْنُوْا اٰۤیٰۤتًا مِّنْہٗ**
مِّنْ خُطْبَتِہٖا اَوْ اٰۤیٰۤتًا مِّنْہٗ (البقرہ: 235) (اور کوئی گناہ نہیں تم پر ان بات میں کہ اسٹارہ سے پیغام نکال دو ان کو جو توں کو)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مشرکین نے پہلے حد چپے کے دوران رسول اللہ ﷺ کے بچے شہرہ حاتم کی تھی کہ اگر کسی طرف سے کوئی آدمی بھی آپ کی طرف آئے گا۔ اگرچہ وہ آپ کے دین پر

ساتھ جالمی اور سلطان مال قیمت پاتے تو وہ اس میں سے اتنا مال اس کے خاندان کو دیتے جتنا اس نے اس پر خرچ کیا ہوتا۔ اُمی نے کہا: مشرکین کسی شے کے ساتھ راضی نہ ہوئے تھے کسی کدو آیت کے ساتھ بھی راضی نہ ہوئے اور انہوں نے کیا یہ لعف ہے۔

انام ابن ابی عامر، بنو ابراہیم بن منذر، ابن ابی عامر اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے مسند حسن سے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا: **لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَالٌ يَكْفِيهِمْ فَكَفَّرُوا بِمَا فِي بُطُونِهِمْ** کے تحت بیان کیا ہے اور یہاں خدا اس مسند کے زیر کمر چھائیہ کے مندرجہ کرم میں ملنے پر غور تو اس سے احتمال کس طرح لیتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب کوئی عبرت حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس آتی تھی تو حضرت مر رضی اللہ عنہ اس سے قسم لیتے تھے۔ قسم بخدا! تو اس زمین کی رحمت اور پسند میں اس زمین سے نہیں نکلی، قسم بخدا! تو خداوند سے بغض رکھنے کے سبب نہیں نکلی۔ قسم بخدا! تو دنیا کی محاش میں وہاں سے نہیں نکلی۔ قسم بخدا! تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول عظیم ﷺ کی محبت میں وہاں سے نکلی ہے۔ (۱۰)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس عورت کو کیا پاتا تھا کہ ہم میں سے کسی آدمی کا عشق و محبت تھے یہاں جس کا یا اور نہ ہی اپنے خاندان سے فراہم کر آئی ہے۔ بلکہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور رسول کرم ﷺ کی محبت میں یہاں آئی ہے۔

امام ابن مسیح رحمہ اللہ نے حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شرف اسلام ہوئے اور ان کی بیوی مشرکین میں پیچھے رہ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ازل فرمائی: **ذَوَاتُ أَصْنَانٍ**۔

امام طبرانی، ابوالخیر اور ابن مسعود رحمہم اللہ نے حضرت یزید بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب وہ اسلام لائے تو ان کے ساتھ تمام گھروالے بھی شرف اسلام ہوئے۔ مگر ان کی ایک بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت ازل فرمائی۔ مگر ان سے کہا گیا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے قرآن مازل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عبرت اور اس کے خاندان کے درمیان تفریق کر دی ہے مگر یہ مرد وہ اسلام لے آئے اور اس کے لیے ایک سال کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ پس جب آخری دن کے سوا سارا سال گزر گیا تو وہ پہلی سورج کی طرف دیکھنے لگی۔ یہاں تک کہ جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوا تو وہ اسلام لے آئی۔

امام ابن ابی عامر رحمہ اللہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نسب مذکور آیت ازل ہوئی تو میں نے اپنی بیوی اور وہی بنت ربیعہ کو طلاق دی اور حضرت مر رضی اللہ عنہ نے قریب بنت ابی اسیر اور ام کلثوم بنت جریہ کو طلاق دی۔ امام سعید بن مسعود اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت مسلمانوں میں سے عورت کے بارے میں ازل ہوئی ہے۔ جو مشرکین سے جالمی ہے اور کفر اختیار کر لیتی ہے۔ پس اس کا خاندان اس کو بچانے کے لیے ضرور کے۔ تحقیق وہ اس سے بری ہے۔

یہ قول بیان کیا ہے میں نے آئینہ زہری نور کو پایا جو ان مسلمانوں میں جنہوں نے حضور نبی کریم صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ تو میں نے کتاب کو آپ صحت سے لے کر ہر چوبندہ، یاد رکھا کہ میں ان میں پہنچی تھی کہ خیر نہیں کر سکی۔ اور حضرت علیؓ سے بھی اللہ اور نے فرمایا۔ یہ وہی معروف ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت میں فرمایا۔ کہ **وَلَا تَقْبَلُوا لَهُ مَنًّا وَفِيهِمْ أَكْثَرُ غَرَسًا** : یعنی اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جو لوگ ان مصائب پر روٹھے بچنے میں تیری مدد کرتے رہے ہیں اور اب انہیں سب سے آگاہی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ میں اُن کی مدد کروں تو آپ نے فرمایا: **اطلوا دار ان کا بول چال ہے۔** یہ دعوت آئی اور آپ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی اس سے بیعت کی۔ (۱)

امام ابن سعد ابن ابی حمزہ اور ابن مردودہ نے اسید بن ابی اسید الطبرانی سے کورائوں نے بیعت کرنے والی عورتوں میں سے کئی جوڑے سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت اس پر جات لیں کہ تم میں سے کبھی بھی تم میں سے آپ کی طرف سے نہیں کریں گی، ہم اپنے پیروں کو انہیں تو جس سے ہم پر بیان چاک نہیں کریں گے اور نہ ہی ہم ہذا تک کو پکاریں گی۔ (۲)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے **وَلَا تَقْبَلُوا لَهُ مَنًّا وَفِيهِمْ أَكْثَرُ غَرَسًا** کے ضمن میں کہا ہے کہ وہ اپنے کربان چاک نہیں کریں گے اور اپنے رخصتوں پر چلے جائیں گی۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہما اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ آیت میں **مَنْظَرًا** سے مراد وہ ہے۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ **مَنْظَرًا** سے مراد وہ ہے (یعنی وہ وہ کرنے کے قصے میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی)۔ فرمایا: **وہوئے** ہر اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق، وہ وہ طاعت ہے۔ وہ وہ اپنے گناہ کے لیے رخصت نہیں ہوا کرتا تو فی کی آخرائی میں اس کی اطاعت کی جائے۔ (۴)

امام حمید بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہاشم ابو طلحہ رحمہما اللہ سے اسی قول کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ وہ اور بدعت نہیں پکاریں گی، کربان چاک نہیں کریں گی اور نہ ہی سنیں گی۔

ابن سعد اور عبد بن حمید نے کئی میں جو تھے مرنے سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے وقت عبودیت سے وعدہ فرمایا کہ وہ کربان چاک نہیں کریں گی، چہرہ انہیں تو نہیں لگی، وہیں اور جانتے ہیں پکاریں گی اور وہ لکھی نہیں کریں گی۔ (۵)

امام طبرانی اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ بنت قدامہ بن مظعون سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں اپنی والدہ راضی بہت سفیان کے ساتھ تھی کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیعت لینے گئے اور فرمانے لگے: میں تم سے اس شرط پر بیعت لیں گا کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کر دو گی، تم چہرہ نہیں کر دو گی، ہر دن کا کتاب میں کر دو گی، اپنی اولاد کو نہیں

اہم انہی متعدد اور بدین حمید رہبر کبار اللہ نے مسرت حسن و رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قاتلے دو جہاں شہر شہر کے لئے نور قوس بر حشر کھانکا عائد کی تھیں۔ ان میں یہ بھی تجویز کی کہ مہم وہاں کے ساتھ خلعت و اختیار نہیں کر سکتے ہیں مگر یہ کہ وہ مجرم ہوں۔

سبب تشکک آدمی کے ساتھ مہم سے مرئی اور ملاقات کا یہ تذکرہ کرتی ہے اور وہ اپنے رافضوں میں حریف نکال دیتا ہے (۱)

ہم سیدنا ابراہیمؑ اور اس بزرگوار نبی اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے وہ قلابی شخص کو دیکھا جو فرعونؑ کے تحت فرما رہا تھا کہ آپ شیطانؑ کے عورتوں پر یہ شرط لگائی کہ وہ انکو حد تکس کہیں گی اور مردوں کے ہاتھ پاؤں نہیں کریں گی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نیک ہمارے ہمراہ تھے اور ہم اپنی عورتوں سے عاصب ہر جاتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ (2)

المامون مندر اور اور این مرد یہ رحیمہ اللہ نے حضرت ام علیہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ مرتبہ نے حضرت
 سے جن شرکات پر بیعت لی تھی، ان میں سے یہ بھی تھی کہ (وہ محرم آدمی کے ساتھ دوسرے مردوں سے خلوت اختیار نہیں کریں گی۔
 کیونکہ ایک آدمی عورت کے ساتھ خونی اور مصلحت کا بہانہ کرتا ہے اور وہ کسی خدی راہوں میں تعلق رہتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو فرمایا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ** (یعنی) جس میں: فرمائی نہیں کی جائے گی وہ یہ ہے کہ مرد اور عورت جب کہ دونوں ایک ایک ہوں، وضو اتھارے، زیب کریں گے۔ دور جاہلیت کے فحش طرز عورتیں جو نہیں کریں گی۔ فرمایا: غلو نہت حکیم انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ! (یعنی) آپ نے شک لگلائے ہے۔ اب اس کا بھائی فوت ہو گیا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ میں اس کا بدلہ چکا دوں۔ تو آپ نے فرمایا: تو چاہا اس کا بدلہ چکا دے، لیکن لوٹ کر آؤ اور بیعت کر لے۔

امام ابن حجر اور ابن مریۃ رحمہما اللہ نے حضرت تکریمہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت متصل بیان کی ہے۔ (کنز العمال)

امام ابن اسحاق اور ابن معاذ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما یہودیہ میں سے مکہ مکرمہ کو لوگوں سے محبت کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْفَرِثَةَ وَالْأَسْوَاقَ مَوَاطِنَ لِمَنْ يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

امام فریابی، ابن جریر، ابن ابی حاتم و طبرانی رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پچھاؤ! آخرت کے ساتھ نہ ایمان آتے ہیں اور نہ اس کی امید رکھنے ہیں۔ (3)

1. هفتاد و پنج روز، باید که ما اهل بیابان را به این شهر و بعد از آن 10 روز در راه بود.

2۔ تصویر طبری ماہ نامہ آیت 28 تا 90 دارالاحیاء خراسانی، محرم الحرام 1387

3. جمع التبرعات، مجلد 7، ص 264 (1416) هـ، رقم 9.

انہوں نے ہجرت اختیار کی تو اللہ نے بھی ان کے دلوں کو میسر فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ ماسق لوگوں کو بدعت نہیں دیکھ اور باز کر دیکھ فرمایا یعنی فرزندِ مہم نے اے نبی! اسرا خیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں تو اس کی جو جماعت پسند آئی ہے اور مردود رہے انہوں نے ایک رسول کا بدعت شریف لانے کا سحر سے بندہ اس کا نام (ذی) اسد ہوا۔ جسے جب وہ (اسد) آیا ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو انہوں نے کہا یہ تو کھانا ہوا ہے۔ اور اس سے بڑا کالم کون ہے جو اللہ پر جمہ نے مبنی بنا دیا ہے حالانکہ اسے بلا جادہ اسے اسلام کی طرف اور اللہ تعالیٰ (ایسے) کالم لوگوں کو بدعت نہیں دینا کرتا۔ یہ (ندان) جانتے ہیں کہ بھگادیں اللہ کے نور کو اپنی پھر گوں سے۔ لیکن اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے کا خواہ مخواہ ناپسند کریں اس کو کافر۔ وہ پادشہ جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت اور یقین حق کے ساتھ تاکہ وہ غالب کر دے اسے سب دیون پر خواہ مخواہ پسند کریں اس کو مشرک۔“

امام عبید بن حمید اور ابن مردودہ جہا اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگوں نے کہا: اگر ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب عمل کو جانتے تو ہم یقیناً دہ کرتے۔ سو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عمل کے بارے مطلع کیا اور فرمایا: **إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُكَلِّمُونَ فِي سُبُحَاتِهِمْ صَعًا كَلَامُهُمْ يَنْهَانُ عَنْ مَعْصِيَتِهِ** (بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان (عبادوں) سے جو اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پر پابند نہ کر زیادہ سیدہ پلائی ہوئی دیوار ہیں) تو انہوں نے اسے ناپسند کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كُنْتُمْ عَلَى سُلُوكٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ أَنْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ** (گھڑ خفشا جنت اللہ اَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ) (اے ایمان والو! تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کرتے نہیں اور بڑی ہر انگلی کا باعث ہے اللہ کے نزدیک تم کی بات کو جو کرتے نہیں ہو۔)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگ کہہ کرتے تھے: جسم بھرا اور ہم جانتے ہوتے ایسے عمل کو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے۔ تو اس کے بارے یہ آیت نازل ہوئی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كُنْتُمْ عَلَى سُلُوكٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ أَنْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ** (اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُكَلِّمُوْنَ فِيْ سُبُحَاتِهِمْ صَعًا كَلَامُهُمْ يَنْهَانُ عَنْ مَعْصِيَتِهِ) پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نزدیک پسندیدہ عمل پر ان کی راہنمائی فرمائی۔ امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگ کہتے اگر ہم ہم نے ہوتے کہوں سائل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو اس کے بارے مذکورہ آیات **يُنْهَانُ عَنْ مَعْصِيَتِهِ** تک نازل ہوئیں۔

امام عبید بن حمید انہی مندرجہ ذیل مسائل کے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیات کے بارے میں حضرت کاہر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آیات انصار کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی۔ تن میں سے حضرت عبید اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے اپنی ایک مجلس میں کہا: اگر ہم یہاں لیجے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ تو یقیناً ہم وہ عمل کرتے ہیں تاکہ کہ ہمیں موت آجائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔ تو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ

أَنْفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ
يُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا أَنْهَارٌ وَ مَسْكِنٌ ظِلِّينَ فِي جَنَّاتٍ
عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ أَلَمْ يَأْتِ الْبُحْرَاءُ لِيُخْبِرَهُمَا نَصْرًا مِنَ اللَّهِ وَ قَسَمًا
قَرِيبًا ۝ وَ بُشْرًا لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَصْنَامَ اللَّهِ
كَسَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِيُخْبِرُوا بَيْنَ مَنْ أَصْنَامِي إِلَى اللَّهِ ۝ قَالَ
الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَصْنَامُ اللَّهِ فَأَمَنْتُ ظَافَةً مِنْ بَنِي إِسْرَٰءِيلَ وَ
كَفَرْتُ ظَافَةً ۝ فَأَيُّ ذَٰلِكَ مِنَ آمَنُوا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاصْبِرُوا لَهَا ۝

”اے ایمان والو! کیا میں؟ کھارہاں تمہیں کئی تہارت پر پہنچا نے تمہیں برا، ایک خطاب ہے۔ (اور حجت ہے
یہ ہے کہ) تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے ہاتھ پاؤں اور اپنی جانوں سے۔ یہی
طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم (حقیقت کو) جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ بہتر دے گا تمہارے لیے تمہارے گناہوں
کو اور دامن کرے گا تمہیں بافتہ میں رواں ہیں جن کے نیچے ہمیں اور پاکیزہ و کاغذ میں جو صابیا، بانوں
میں ہیں۔ لیکن لاف کا مانی ہے۔ ”اربابہ اور چیز (تمہیں بڑی ہند ہے (وہ بھی ملے گی) جی اللہ کی ناپ سے
نصرت اور فتح خواہ، لیکن قریب ہے اور (اے حبیب) مسرتوں کو (یہ) بشارت ہے نہ پہنچے (اے ایمان والو! اللہ
کے (دین کے) اہلکار میں جاؤ جس طرح کہ تمہیں اہل عزم نے اپنے حواریوں سے دیا ہے ہر ایک کا خلعت
طرفہ طاعت میں (اور انیس) سے جواب دیا ہر ایک کے (دین کے) اہلکار ہیں۔ پس ایمان کے قریب ایک گروہ
بنی اسرائیل سے اور تمہیں کیا دوسرے گروہ نے پھرانے ہوئی ان کی جو ایمان لائے دشمنوں کے مقابلہ میں بالآخر
دین کا نسبہ ہے۔“

امام ابن ابی ماجرہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فی اُلیٰ الذین فیہم اٰھل
اُولٰٓئِکُمْ عَلٰی تَحْفِظِ الْاٰیۃ کے تحت غریباً کہ: ”یہ آیت ماری ہوئی ہے مسلمانوں نے کہا کہ اگر ہم جانتے یہ تہارت کیا ہے؟ تو
ہم بالستیں اپنے لوں اور غمر اور اس کو اس میں ڈال دیتے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تہارت کی کوٹنا سے فرمائی اور ارشاد:
فَرَمَاۤیَہُ لَکُمْ مِلَّةً مِّنْ قَبْلُ ۚ وَ تَسُوۤلُیۡہِ کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پہلے پر ایمان لاؤ۔“

امام عبد بن عبد نے اسی آیت کے بارے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے بیان نہ فرماتا
اور اس پر راہنمائی نہ فرماتا تو لوگ انہیں گمراہ رہتے کہ کاش! اور اس کے بارے جانتے ہوتے۔ یہاں تک کہ وہ اس کا

نام محمد بن حنفیہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے من انقضایا بنی اہل النبی کے تحت فرمایا ان اللہ تعالیٰ کی طرف لائے میں میری اتباع کرے گا اور قاصیخو اظہر شیئ کے ۔ فرمایا انہوں نے کہ ۔
 • جب آپ جو حضرت بنی یہ اسرم کے رہنماؤں کی قوم میں سے تھے نہ تھے ۔

اور یہاں میرا یہ جو ایسے غریب کیا ہے کہ حضرت امین وہاں میں اللہ صرا نے قاضیہ لائی ہیں جو کہ انہوں نے ان کے لئے
 نہ لے کر یہ پھر ہم نے ان کے قوی ہو چکا تھا ۔ انہوں نے ان کے لئے ۔

اور محمد بن حنفیہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سنا ہے کہ انہوں نے قاصیخو
 شہر بنی کے بارے فرمایا جو کہ حضرت صلی علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے ، ان کی محبت حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم کی
 تعریف سے غالب ہوئی کہ حضرت صلی علیہ السلام کہو اللہ اور وہاں ان میں ۔

اس ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان فرمایا کہ آپ ۔ نفاقینہ لائی ہیں انہوں نے کہ
 فرمایا کہ ہم نے ان کی ہدایت جو حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے ۔ جس آقا و غالب ہو گئے ۔ اور انہوں نے ۔

﴿لَبَّيْكَ﴾ ﴿عَوَّادٌ لِّلْمَسْكِينِ﴾ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ﴾

امام ابن عربی کا یہ خیال ہے کہ اگرچہ یہ روایت صحیح ہے اور یہی روایت ہے کہ امام ابن عربی نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورہ جمدہ بدلیل میں مائرا ہوئی۔ (1)

امام ابن عربی نے یہ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سورہ جمدہ بدلیل میں مائرا ہوئی۔ امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورہ جمدہ اور اِقْلَامُ جَاءَكَ الْيُفْقُونَ پڑھتے سنا ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سورہ جمدہ اور اِقْلَامُ جَاءَكَ الْيُفْقُونَ پڑھتے تھے۔ (3)

امام علامہ ابن عربی رحمہ اللہ نے مجموعہ میں حضرت ابو عبد اللہ غرلائی سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سورہ جمدہ کے دن دو سورت پڑھتے تھے جس میں جمدہ کا ذکر ہے اور اِقْلَامُ جَاءَكَ الْيُفْقُونَ پڑھتے تھے۔

امام ابن عربی نے یہ روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سورہ جمدہ کے دن انیس نماز پڑھائی۔ اور جب آپ ﷺ نے سورہ جمدہ کی قراءت فرمائی تو آپ (اس کے جب) مومن کو انجیل دیتے تھے اور اِقْلَامُ جَاءَكَ الْيُفْقُونَ پڑھتے تھے۔ اس کے بعد مومن فقیہ کو جواز دے کر دیتے تھے۔

امام ابن حبان اور نمکی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورہ جمدہ کی رات مغرب کی نماز میں قُلْ يَا أَيُّهَا النَّفُّوسُ الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے اور بعد کی رات عشاء کی نماز میں سورہ جمدہ اور سورہ منافقین پڑھتے تھے۔ (4)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں جو بہت ہی عزیز اور ہمیشہ رحم فرماتے والا ہے۔

يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلَائِكَةُ الْمُسَبِّحُونَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رُسُلًا فَتَنَّهُمْ بِمَا كَانُوا عَلَيْهِمْ يُؤْتِيهِمْ وَيُرِيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ وَأَخْرَجَ مِنْهُمْ لَبِئْسَ أَتْلُفُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

1۔ دلائل البیضاء، باب ازل البیضاء، جلد 7، صفحہ 143، دار کتب العلم، بیروت۔

2۔ مجمع سلیم شرح ترمذی، باب ازل البیضاء، جلد 10، صفحہ 146، دار کتب العلم، بیروت۔

3۔ ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 746 (879)۔ 4۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجمدہ، جلد 3، صفحہ 231، دار الفکر، بیروت۔

دارکن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے جس وقت سورہ جہنم نازل ہوئی ہم حضور کی کریم شفیقہ رحمۃ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورہ پڑھی۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے **وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَمِنْهُمْ نُسَائِكَ يَتَخَفُونَ** ایسا آؤں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگ کون ہیں جو ہم سے نہیں لے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دست بٹا کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر رکھا اور فرمایا یہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ہے یہی بات ہے اگر ایمان نہ لے کے؟ کیا بھی جرات تو ان میں۔ یہ کہہ کر لوگ اسے یقیناً پائیں گے۔ (۱)

۱۔ ہم سعید بن مسعود اور ابن عمرو یہ جبرائیل علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایمان نہ لے کے؟ کیا بھی جرات تو ان میں۔ یہ کہہ کر لوگ اسے یقیناً پائیں گے۔

امام جرانی اور ابن مرویہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت کل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کرام میں سے کچھ لوگوں کی نسلوں کی نسلوں میں کچھ مرد اور عورتیں ایسے ہیں جو بغیر حب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: **وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَمِنْهُمْ نُسَائِكَ يَتَخَفُونَ** (۲)

۲۔ امام محمد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ **وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَمِنْهُمْ نُسَائِكَ يَتَخَفُونَ** کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں مرد و عورتوں کو گول میں۔ سہوہ ہیں جنہوں نے اسلام کی پیروی کی۔

مجاہد و ابن ابی حمید اور ابن منذر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے مراد اہل ایمان ہیں۔ (۳)

۳۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو عرب و عجم میں سے قیامت کے دن تک اسلام لائیں گے اور ایمان صالحہ کریں گے۔

۴۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنَّا** یعنی یہ نساء میں **فَضَّلَ** سے مراد ہیں۔

مَثَلُ الَّذِينَ خُمُوا إِلَى اللَّهِ ثُمَّ كُنُوا تَابِعِينَ يَتَخَفُونَ كَيْفَ يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قَلِيلًا ۚ وَأَنَّهُ يُضِلُّ الْغَافِلِينَ ۚ

أَسْفَارًا ۚ يَتَخَفُونَ كَيْفَ يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قَلِيلًا ۚ وَأَنَّهُ يُضِلُّ الْغَافِلِينَ ۚ

يَتَخَفُونَ كَيْفَ يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قَلِيلًا ۚ وَأَنَّهُ يُضِلُّ الْغَافِلِينَ ۚ

أَن تَحْمِلُوا أَوْ لِيَأْخُذُوا مِنْ دُونِ السَّائِبِينَ ۚ فَسَبِّحُوا لِلَّهِ حَمْدًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَصِدِّقُونَ ۚ

۱۔ بحی علی جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ از کتاب التعلیم الاسلامیہ

۲۔ مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ نو ۷۵۶۔ از الکفرات

۳۔ مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۳۱۱ نو ۳۱۱۔ از تفسیر العنبر جلد ۱

وَلَا يَسْتَوُونَ أَيُّهَا قَدْ مَتَّ أَيْبِيهِمْ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾
قُلْ إِنْ الْمَوْتَ أَلْبَسْتُنِي ثِيَابًا لَأُفْرَغَنَّ مِنْهَ قُرْآنَهُ فَلَظِيكُم ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابِ
الْغَيْبِ وَالْكَهَادَةِ قِيَّتُكُمْ بِهَا كُنتُمْ تُعْمَلُونَ ﴿١١﴾

”اُن کی مثال جنہیں تو زنت کا حال بنا دیا تھا بھروسہ کرنے والوں کا رہنما اور اُن کے لئے ہے جس نے
 بھاری کٹاڑیں اٹھا رکھی ہوں۔ (اس سے بھی زیادہ) بری حالت ہے اُن لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو
 اور اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ آپ فرمائیے اسے یہودیوں کا گمراہ بھونکرتے ہو کہ صرف تم
 حق اللہ کے دوست ہو اور وہ (دوست) نہیں ہیں تو دوسرے کی آرزو کرو اگر تم بتے ہو۔ اور (مے حبیب!)
 وہ اس کی تہ نہ بھی نہ رہیں گے جو ان اٹھاپے کے جوڑو اپنے باغیر حاصل پہنچنے چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ غریب جان
 ہے ظالموں کو۔ آپ (انہیں) فرمائیے یقیناً وہ دوست جس سے تم بھاگتے ہو ضرور تمہیں مل کر رہے گی۔ پھر لو
 رہا جائے گا تمہیں اس کی طرف جو جوئے والا ہے ہر چھپے ہوئے ظالم کو اپنی دھانچہ کو نہ کھنسیں۔ (کمان) سے
 جو نہ سار کرتے تھے۔“

امام عبد بن حمید اور ابن منذر و غیرہ اللہ نے حضرت علیؓ کی سند سے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قُتلُ اَبی ثنیٰ جَعَلُوهُ الشُّوْبَةَ لَكُمْ لَمْ يَخْلُوْهُمَا مِنْ سِرٍّ يَهْرِي بِهِ۔
اور ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (یہودیوں کو) قصاص قرار نہ دیا۔ (تواریخ) میں ہے اسے لایا مضبوطی سے تو ملو۔ لیکن انہوں نے اس کے ساتھ بنی مل نہ کیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت صفوان رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ان کی مثال جنہیں قرأت نامہ میں پایا گیا ہے۔ پھر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا اس گمراہی کی ہی ہے جس نے کتابیں افساد کی ہیں۔ وہ نیکر جانتا جو کچھ ان میں ہے اور نہ دوسرے جانتا ہے کہ وہ کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس امت کی مثال بیان فرما رہا ہے یعنی تم لوگوں کتاب کے مفق ہونے کی مثال نہ کرو تو پھر تمہاری مثال ان کی مثال کی طرح ہے۔

امام عبید بن جریہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے یَعْلُوْنَ اَسْفَاہُہَا کے تحت فرمایا: کتابیں اٹھانے ہو گئے ہیں جو کھانا میں سے ہو، وہ اس کا علم رکھتے ہیں اور نہ وہ اس کی عقل اور سمجھ رکھتا ہے۔

امام عبید بن جعد رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ سن کیا ہے کہ اگر عاقلین بیوقوف ہیں تو کس لیے ہوئے ہیں؟

امام ابن سنیہ را در این اہل حاکم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے مسلمانو! تم لوگو! تم لوگو!۔
وہ فرمایا: یہ دوسرا اللہ نے حضرت علیؓ کو عطا کیا، جو اللہ تعالیٰ سے بھی بہتر ہے۔

انہم عن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت شعیبؑ نے فرمایا اے اہل اسلام! تمہارے مرد و عورتیں ہیں۔ قرآن پڑھا۔

امام بن ابی شیبہ اور احمد بن حنبلہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ فرسنگ سفر کیا تو اس وقت تک کوئی مسافر نہ آیا کہ اس کو امام عقبہ دے رہا ہوں یا تو وہ اس کو جس کی طرح ہے جو کہتا ہیں اٹھائے ہو۔ (۱۶) (۱۷)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَدَّعْتُمْ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۚ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَإِذَا مَرَأَتْهُ إِثْمًا أَزْوَاجُهَا تَرَوُهَا أُولَٰئِكَ لَا يَتَذَكَّرُونَ اللَّهَ لَعَلَّهُمْ يُفْلِحُونَ ۝ وَإِذَا مَرَأَتْهُ إِثْمًا فَصَبَّحَهُمْ فَخَبَّرَهُمْ رَاسُهَا فَنَامَ حَتَّىٰ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ۝ فَذَكَرَهَا فَأَتَوْاهَا أُفٍّ لَّهَا وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ أَزْوَاجِنَا مِثْلَ مَا تُؤْتِي أَزْوَاجَهُمْ لَمَخْلُوعُونَ ۚ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

”اے ایمان والو! جب (تمہیں) بلا یا پائے نماز کی طرف، جو کے ان تہ اور نہ جاؤ اللہ کے ذکر کی طرف اور (خود) چھوڑ دو خیر و بد و سنت یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم (حقیقت کو) جانتے ہو۔ پھر جب پوری ہو چکے نماز تو یکجہاں جائیں میں اور عیسیٰ نہ اور اللہ کے فضل سے اور کثرت سے اللہ کی یاد کرتے رہا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور (بعض انہوں نے) جب (دیکھا کسی خود تہ یا تماشہ کو تو گھر گئے اس کی طرف اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیا۔ (اے حبیب انہیں) فرمائیے کہ جو نعمتیں اللہ کے پاس ہیں وہ کہیں بہتر ہیں اور وہ جو نیت سے اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دے دلائے۔“

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے اس روایت اِنْ رَضِيتُمْ اَنْتُمْ اَوْلِيَاؤُكَ عَمَّتْ يَدُ قَوْلِ قُلُوبِا
 ہے کہ انہوں نے (جو) یوں کہ: نہ کیا: بہر تو اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ "نحن ابناء الله واحباؤه" (الماخذ)
 درق لا تفتنوننا ابناء ما نفقه فمت: یہاں بیٹھ کے تخت فرمایا: انہوں نے یہ پوچھا کہ کیا کہ حضرت محمد بن عبد اللہ اللہ تعالیٰ کے نبی
 تھے۔ لیکن انہوں نے اسے چھو لیا اور یہ محمد بن عبد اللہ حاقی کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔

امام محمد بن اسماعیل اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ وَلَوْ لَمْ يَمُوتُوا لَهَذَا أَهْلًا قَدْ عَمِتَ أَيْ يَوْمَهُمْ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہر سال اس کرنے کی تلاوت کو بہت زیادہ مانگتا رہتا ہے۔

امام عبد اللہ بن ابی ابراہیم رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے چارے نکات فرمائے کہ: **لَمْ يَكُنْ كُؤُونُ ابْنِ خَلْفَةَ الْقَيْطِ بِهَذَا** (ابو خلیفہ اللہ تعالیٰ نے کون آدم کو موت کے سبب نہ کیا ہے اور وہی اس کے باپ سے یہ یقین نہ تھا کہ وہ اس کے باپ سے جلتا ہے اور اسے اذیت دے گا۔ (۱))
 ربنا: **وَمَا كُنَّا بِمُتْلِكِيكَ لِيُنْشِئَ اَمْرًا اَوْ يَنْقُضَهُ بِشَلْوَةٍ مِنْ رُؤُوسِ الْبَصِطَةِ** (۲)۔

امام حیدر بن منصور در المنہ مراد یہ کہ اللہ نے حضرت آدم پر وہی نیک نیت سے پردہ پوشی کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے آپ کو جھوٹا نام جو رکھا گیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اس میں تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی جمع کی گئی۔ میں اس میں قیامت قائم ہوں اور اسی دن وہ بارگاہِ اہلبیت پر آئے گا۔ اور اس کی آخری حق بات یہ ہے کہ ایک ساعت وہی ہے جس میں جو کوئی ایمان لائے وہ آپ کے لیے گناہ میں وہ دعا مقبول ہوتی ہے۔

امام حیدر بن منصور رحمہ اللہ ان اہل بیت علیہم السلام اور اپنے مراد یہ کہ اللہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون کیا ہے؟ عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم و مطہر صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے جس بار میں حرج فرمایا پھر تیسری بار فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے خاص کو بیچ کیا گیا۔ کیا میں تمہیں جھوٹا نام رک کے دن کے بارے میں بتاؤں؟ فرمایا: ہاں کی جھوٹ کے دن خوب اچھی عرصہ ضرورت اور پاکیزگی کا اتمام کرتا ہے۔ ایسا نام تو یہ ہے: **تَنْزِيلُ** ہے۔ اچھے گھوڑا لوں کی خواہش سے کچھ نکالتا ہے۔ اگر ان کے پاس خوشبو ہو۔ اگر نہ پھر پانی استعمال کرتا ہے۔ پھر کچھ مٹاتا ہے اور خاموشی بٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ امام ابی نضر علیہ السلام نے فرمایا: تمہوں کے درمیان رونے والے گناہوں کا شمار وہی جو تمہارے چپ کے سر و گناہوں سے کہانی ہے کیا تمہیں وہ اور روزانہ یہی طرح ہوتا ہے۔ (۳)

امام مسلم رحمہ اللہ اور ابن مردودہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بھتر میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جھوٹا نام رک کے دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔ اسی دن انہیں جنت سے نکال دیا اور جھوٹ کے دن کی قیامت قائم ہو گئی۔ (۴)
 امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ ابن جریر اور شیخ نے اعظمی میں ابن مردودہ یہ روایت اللہ نے حضرت ابولہب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ الہبار کہ ان سید الامام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظمت و شان والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دن عیدِ فطر اور عیدِ انجلی کے دنوں سے بھی زیادہ عظیم اور اعلیٰ ہے۔ اس میں کوئی

۱۔ تفسیر: میزان القرآن، ج ۱، صفحہ ۳۳۹، دار الفکر، بیروت

۲۔ مجمع الزوائد، باب حقوق اللہ، ج ۱، صفحہ ۳۹۹، دار الفکر، بیروت

۳۔ مجمع الزوائد، باب فضائل آدم، ج ۱، صفحہ ۱۲۸، دار الفکر، بیروت

انصالی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ المبارک کے دل و حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا، اسی دن انہیں زمین کی طرف اتار دیا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے انہیں موت عطا فرمائی، اس میں ایک ساعت اتنی ہے جس میں بدو نہ بنے بھی، آفتاب اللہ تعالیٰ اسے وہاں فروتا ہے جب کہ وہ حرام بنے گا سوائے نہ کرے۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ لہذا کوئی فرشتہ جس نے زمین و آسمان پر ہوا میں ات پھاڑا، نہ نہ کوئی حسود ہے کہ وہ جب محمدؐ المبارک کے دن سے ڈرتے ہیں کہ ان کی قیامت قائم ہو جائے۔ (۱)

امام احمد اور ابن مردود یہ رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں حاضر ہوا اور عرض کی: ہمیں محمدؐ المبارک کے دن کے بارے بتائیے اس میں کون کون سے بھلائی اور خیر کے کام ہوئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں پانچ انصالی پائی جاتی ہیں۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو (زمین پر) اتار دیا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو موت عطا فرمائی، اسی دن میں ایک ساعت اتنی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے جس نے کبھی سوائے نہ جائے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرما دیتا ہے جب کہ وہ گنہگار اور قبیح خلق کا سواں نہ ہو اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام ملائکہ و فرشتہ، زمین و آسمان، پہاڑ اور ہوا میں محمدؐ کے دن سے ڈرتے ہیں۔ (۲)

امام ابو شیخ اور ابن مردود یہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ابو اخطا مسیحی کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سات دنوں میں سے ایک دن ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام دنوں پر منتخب فرمایا ہے اور جن میں سے اور دو جمعہ کا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے ان کی تخلیق کا فیصلہ فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن آپ کو جنت سے دوزخ پر اتارا اور آپ کی توبہ قبول فرمائی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ مخلوق میں سے کوئی نے نہیں ہے مگر وہ اس دن سے ڈرتی اور گھبراتی ہے سوائے جنوں اور نساؤں کے کہ اس دن قیامت قائم ہوگی۔

امام ابن مردود یہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شانہ و فریاد کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان دنوں کو اپنی اصل اصناف پر مبعوث فرمائے گا اور جمعہ کے دن کو چاند کی صورت میں اٹھایا جائے گا جو اپنے اہل کو روشنی باہم پہنچا رہا ہوگا اور انہیں اس کے ساتھ عزت و تکریم دی جائے گی۔ جیسا کہ ایمن کے راہب کی عمر کی دور چھٹی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ راہنمائی روشنی باہم پہنچانے گا۔ وہ اس روشنی میں چلتے ہیں، اس کے دھن ان کے لیے برف کی طرف منبہ ہوں گے، ان کی ہوا میں کستور کی طرح پھیل رہی ہوگی اور وہ کافور کے پیازوں میں غود زن ہوں گے۔ جن و انہیں ان کی طرف توجہ سے آنکھیں جھپک جھپک کر کچھ رہے ہوں گے۔ یہی تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور سوائے اٹھاس کے ساتھ آذان دینے والے کے اور کوئی ان کے ساتھ نہیں ملے گا۔

۱۔ سنن ابن ماجہ، شرح ابی نعیم، جلد ۲، صفحہ ۱۶۱ (۱۰۸۹) دار تہذیب العربیہ، بیروت

۲۔ نہ نام، جلد ۵، صفحہ ۲۸۹، دار صادر، بیروت

ہم اس انبی شہرہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے سہ ماہی کے قریب اسیر کیا۔ یہ تھا کہ ہمارے گاؤں ہے۔ ۱۹۱

۱۹۱۔ اس میں بھیجید، وہ امرایوں اور وفائی، اور ان کا بیاداری، ان کو کہہ دو کہ میں ہوں جو وہاں سے آیا ہے۔ اس میں وہ رضی اللہ عنہ سے کہتا ہے کہ یہاں کی کر کے سہ ماہی کے قریب، تبہ کے روز اس میں فطرت نے ان کو سہ ماہی کے لیے بھیجا تھا۔ ۱۹۲

۱۹۲۔ اس میں بھیجید نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوتا، جو کہ جمعہ کے دن سے فطرت نے سب پر طلوع ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس سے فطرت نے جوئی ہے اس کے پاس پر صاحب مذاہب ہے۔ ۱۹۳

۱۹۳۔ اس میں بھیجید نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوتا، جو کہ جمعہ کے دن سے فطرت نے سب پر طلوع ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس سے فطرت نے جوئی ہے اس کے پاس پر صاحب مذاہب ہے۔ ۱۹۴

۱۹۴۔ اس میں بھیجید نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوتا، جو کہ جمعہ کے دن سے فطرت نے سب پر طلوع ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس سے فطرت نے جوئی ہے اس کے پاس پر صاحب مذاہب ہے۔ ۱۹۵

۱۹۵۔ اس میں بھیجید نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوتا، جو کہ جمعہ کے دن سے فطرت نے سب پر طلوع ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس سے فطرت نے جوئی ہے اس کے پاس پر صاحب مذاہب ہے۔ ۱۹۶

۱۹۶۔ اس میں بھیجید نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوتا، جو کہ جمعہ کے دن سے فطرت نے سب پر طلوع ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس سے فطرت نے جوئی ہے اس کے پاس پر صاحب مذاہب ہے۔ ۱۹۷

۱۔ معنی اس میں بھیجید نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوتا، جو کہ جمعہ کے دن سے فطرت نے سب پر طلوع ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس سے فطرت نے جوئی ہے اس کے پاس پر صاحب مذاہب ہے۔ ۱۹۸

۲۔ معنی اس میں بھیجید نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوتا، جو کہ جمعہ کے دن سے فطرت نے سب پر طلوع ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس سے فطرت نے جوئی ہے اس کے پاس پر صاحب مذاہب ہے۔ ۱۹۹

۳۔ معنی اس میں بھیجید نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوتا، جو کہ جمعہ کے دن سے فطرت نے سب پر طلوع ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس سے فطرت نے جوئی ہے اس کے پاس پر صاحب مذاہب ہے۔ ۲۰۰

تو کھڑی ہوئی۔ اور چلن ہمارے نزدیک سیدہ الاہم ہے۔ اور ہم اسے امام العقیما اور یوم الزیادہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: کیونکہ آپ کے رب نے جنت میں خدیہ کھنڈوی سے ایک راوی بنائی ہے۔ اس میں چھ توبہ کے پھول ہوں گے اور وہ صحیحین سے اپنی لمبائی پر نزول فرمائے گا۔ پھر غریبی کے اور گرسوں کے کے ایسے سب بچانے جائیں گے اور وہ اس سے متروک اور سرینا ہوں گے۔ پھر حضرت انبیا علیہم السلام آئیں گے اور ان پر شریف فرما دیں گے اور انہیں غریب نہ دے کے کھاتے میں رہنے والے اکثرین نے اور انہیں پر بیچا جائیں گے۔ پھر ان کا رب نہ رکھ کر ان پر غلی غریب نے کا اور رشتہ خراسانے کا کھجور سے مانگوں میں عطر فرما دیں گا۔ تو وہ اس سے رضا کا سوال کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رحمت نے خدیجہ کو میرے گھر میں اتارا ہے۔ میں تمہارا ہے۔ یہ کہ تم کو حلی ہوں۔ جب بھی تم مجھ سے ملو گے میں صمیمی و معاف فرماؤں گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے رضا کا سوال کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اس پر شہادہ دے گا کہ میں ان سے راضی ہوں اور ان کے لیے وہ چیزیں ظاہر فرمائے گا جو نہ کسی شخص نے بھی جی سکیں ان سے ان کے بارے میں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال پیدا ہوا ہے اور وہ تمہارے بعد کے دن سے دایک پھر لے کر مقدار ہو گا پھر وہ بندہ ہو جائے گا اور میں اس کے ساتھ نبی علیہم السلام، محمد بن حنین اور شہداء بھی بندہ ہو جائیں گے اور اہل عرفہ اپنے اعمال کی طرف راہیں لوٹ جائیں گے اور یہ نخل سفید موتی ہیں جس میں نہ کوئی آئینہ ہے اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہے یا سرس رنگ کا موتی ہے۔ یا سبز رنگ کا زرد ہڈ ہے جس میں کمرے ہیں اور اس کے دروازوں پر نقش و نگار ہے ہوئے ہیں۔ ان میں خبریں ہیں اور یہ نخل لکھے ہوئے ہیں۔ فرمایا: وہ بعد کے دن سے بڑھ کر کئی بھی شے کے حادثہ مند نہیں ہوں گے۔ اس لیے کہ وہ اپنے رب کے حسن تدبیر کا اثر ہے۔ یہ دیدار کر سکیں وہ اس کی جانتے ہیں۔ یہ اور عزت و کرامت ہے۔ یہ شرف ہو سکتا ہے۔ (۱)

ابوہامان بن شہید رحمہ اللہ نے حضرت کشیر بن عباد رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے باپ کے احادیث اپنے زبانی سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کے دن آجہ ایک ساعت ہے جس میں بندہ جو شے بھی اپنے رب سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرماتا ہے۔ عرض کی گئی: دوسرے کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوسرے نماز کے لیے اور امت کے جاننے سے لے کر اس سے فارغ ہونے تک ہے۔ (۲)

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہے کہ بعد کے دن میں ایک ساعت ہے جس میں بندہ اس سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرماتا ہے۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ بعد کے دن میں ایک ساعت ہے جس میں بندہ اس سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرماتا ہے۔ (۴)

ابوہامان بن شہید رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ بعد کے دن میں ایک ساعت ہے جس میں بندہ اس سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرماتا ہے۔ (۵)

۱۔ معنی: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کے دن آجہ ایک ساعت ہے جس میں بندہ اس سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرماتا ہے۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضورؐ کی کریمہ سیدہ زینبؓ فرمایا: جو نبی بعد کے دن قتل کرنا ہے، اور جس سے وہ اپنی ظہارت اور پاکیزگی کی استطاعت رکھتا ہے اور سے خوب اپنے آپ کو پاک دہاتا ہے پھر قتل کیا جائے یا اپنے گھر سے خوشبو نکالتا ہے۔ پھر وہ قتل ہوتا ہے اور وہ آدمیوں کے اور وہاں غریق اور جہنمی نہیں ہوتا۔ پھر وہ نماز پڑھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے فرض کی ہے پھر راب اور چوتھو گرتے ہوئے وہ اپنی پیش رو چاہے تو اس کے درمیان جو نماز پڑھتے ہیں وہ سب معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (۱)

امام محمد بن حمید اثنی عشر اور اثنی عشریہ نے اہل بیت رضی اللہ عنہم سے بیان کیا ہے کہ جو حد کے دن کی دعا مانگے، اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آسمان کریم میں فرمایا، دعا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس، حضرت ابراہیم صدیقی و حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کے اکثر دو حفاظ میں دن چاندنی کی جب امام خمینی پر بیعت تھا تو مؤذن اذان کیا کہہ تھا۔ پھر جب آذان دو بار دیا، کہ بھیل گئی اور لوگ بلا تے، تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے پہلی اذان کا آواز کیا، اور لوگوں نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ لیکن لوگوں نے اس وقت آپ پر اعتراض کیا۔ جب کہ آپ نے سنی میں مکمل نماز پڑھ لی۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نماز پڑھتے رہتے تھے۔ اور جب آپ نکل کر منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم نماز اور اپنی گفتگو ختم کر دیتے تھے۔ یہاں اوقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ دے دیے بعض لوگوں کے پاس آتے جو آپ کی ولایت میں آتے، اور آپ ان سے اس کی تائید (منذی) کے بارے میں پوچھتے، اور آپ ان کا قصہ کرتے اس حالی میں کہ مؤذن اذان کہہ رہا ہوتا۔ جب مؤذن خاموش ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے ہوئے اور کھڑے اور وہی بھی گفتگو نہ کرتا یہاں تک کہ آپ اپنے خطبہ سے فارغ ہو جاتے۔

امام شہیدین حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت بابا رحمة اللہ علیہ نے اِذَا تَوَلَّوْا فَاُولَئِكَ اَتُوْنَ اِلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُفْهَمُوْنَ کے تحت فرمایا کہ اس میں مراد وقت ہے (یعنی جمعہ کے دن جس وقت نماز کے لیے اذان مکی جائے)۔

عبد بن حمید نے حضرت جلیل مرتبہ رحمہ علیہ سے اسی کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ذکر نماز کے وقت ہواں گہرا واجب ہے۔ امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے کتاب الاذان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ پر فرس نماز کے ساتھ اذان بھی پڑھ لیں۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اذْكُرْ أَنَّمَا كَانَ مَوْعِدُكَ يَوْمَئِذٍ كَذِبًا**۔

امام عید انورؒ، عید من عید اور ابن منذرؒ نے حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

اور توروں کا ان انصاری کا ہے۔ پس تم یوم احزاب اس کے لیے تقرر کر لو۔ وہ جمعہ کے دن کو ہی یوم احزاب کہہ کر رہے تھے۔ چنانچہ وہ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ آپ نے ان سے کہا: اے اسعد! وہ کتنی چیزیں ہیں جو تمہیں پہنچا رہی ہیں۔ انہیں اگر تمہاری ذات جس وقت وہاں کے پاس پہنچے ہوئے اس وقت تمہیں ان کا نام یاد رکھنا۔ اور حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے کوئی چیز بھی نہیں فرمائی۔ اور انہوں نے منع اٹھام کا کیا تھا اس سے کچھ۔ اس وقت ان کی حالت بہت کج تھی۔ ان کے بعد انصاری نے یہ بات فرمائی: **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَعْلَمُ أَنَّكَ لَوْ بَشَرٌ لَمُوتَ مِنْ قَبْلِ الْيَوْمِ فَتَعْلَمُ أَنَّكَ لَمُوتَ الْيَوْمِ** (۱)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ہجرت فرمانے سے قبل ہجرت کی اجازت فرمادی تھی۔ لیکن تم کہہ رہے ہو کہ صحابہ جمع ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف کھینچنا بعد انہیں اس دن کو دیکھو جس دن یہودی زور سے گزرا کھینچے ہوئے ہیں۔ پس تم بھی اپنی عورتوں اور بیٹوں کو جمع کرو اور جب جمعہ کے دن زوال کے وقت ان نصف سے اٹھل جائے تو دو رکعتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قرمت اختیار کرو (یعنی دو رکعت نماز ادا کرو)۔ آپ نے فرمایا وہی پہلا جمعہ تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ طریقہ طریقہ سے اٹھ کر زوال کے بعد ظہر کے وقت اجتماع ہوا اور یہ روایت پورہ دلی روایت سے زیادہ اظہر ہے۔ (۲)

امام ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان اور مصنفی رحمہم اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک رحمہم اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ ان کا باپ جب جمعہ کے دن اذان سنتا تھا تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو دعائیں دیتا تھا۔ تو میں نے کہا: نام جان! جب تک آپ جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو میں نے آپ کو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کرنے اور دعائیں کرنے دیکھا ہے۔ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہی آواز ہے جس نے ہمیں سب سے پہلے جمعہ میں جمع ہونے پر بلایا اسے تھی الخسعات من حرۃ بنی یاسد کہا جاتا ہے۔ تو میں نے پوچھا: اس وقت تم کہتے آ رہے تھے تو انہوں نے جواب فرمایا: ہم پاس آ رہے تھے۔ (۳)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مہاجرین میں سے جو سب سے پہلے مدینہ حبیہ میں آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں اور انہوں نے ہی رسول اللہ ﷺ کی شریف آواز سے پہلے جمعہ کے دن سب سے پہلے جمعہ پڑھا اور وہ بارگاہی تھے۔ (۴)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن شہاب (رحمہ اللہ) سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ کے دن قیامت پہلے اور نبی سالم کے پاس سے آپ گزرے اور آپ ﷺ نے نبی سالم کے ساتھ روز جمعہ

1۔ مختلف جہ از زانی باب اولیٰ من حج، جلد 3، صفحہ 65 (5058) دارکتب العلمیہ بیروت

2۔ مسند ترمذی، باب دو کہ حدیثی الجمع، جلد 2، صفحہ 5 (5059) دارکتب العلمیہ بیروت

3۔ سنن ابن ماجہ، کتاب طہارت، باب فی فرض الجمع، جلد 2، صفحہ 15 (1025) دارکتب العلمیہ بیروت

4۔ مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 384 (3075) دارکتب العلمیہ بیروت

۱۰۔ مہدیؑ اس ایامِ مہمانی کے لئے اٹھتے ہیں اور اللہ کے فضل سے حضرت اہل بیتؑ کے عجب بزرگوار سے ملنے سے محروم نہیں رہتے۔

[illegible]

۱۰۔ یہ سب کچھ لکھ کر اس کے ساتھ اپنے گھر کے دروازے پر لٹکا دیا۔

ابو سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، علی بن حمید، یحییٰ بن یزید، راہ وراثت، ابی حاتم، محمد بن حنفیہ، حضرت حسن، یحییٰ بن حمزہ سے بیان کیا۔ جو کہ ان سے نقل کیا۔ سرفاقتی غوازی نے کئی نسخہ کیا۔ یہ روایت ابی یزید سے ہے۔ آپ نے جلیل القادریہ میں اس سے مراد آپ ان کے ساتھ ہزار تھیں۔ چونکہ اس سے ملنے کا یہاں ایک روایت کی طرف آئیں اسی حال میں کہ اس پر یکذکر و جمہور طاری ہو۔ ایسا امر سلی سے مراد اس نسبت اور خستہ و خصلت کے ساتھ ہمارے لئے کوئی شے نہ ہے۔ (۱)

امام محمد بن حمید اور سنی زہر الخ نے شعب الازمان میں بیان کیا ہے کہ نہ کوہ آیت کے شخص میں حضرت قرہ اور نسی اللہ عز و جل فرمایا: سنی۔ حرر بنی۔ ہر کوہ۔ پڑا۔ اور مل کے ساتھ کشش کر۔ اور عرفان کی طرف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رشا قرہ: **يَا لَيْتُنَا بِذِمَّةِ مُحَمَّدٍ** (سورۃ: 102) فرمایا: تب کہنا جب وہ (حضرت اسماعیل علیہ السلام) اپنے باپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ چلے گئے: **قُلْ: وَمَعِيَ** (2)۔

امام جو بن حیدر محمد اقصیٰ نے حضرت علامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مجربوہ کے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تھے کہ آپ نے ان کے لئے اذان سنائی اور فرمایا: اذنیتم انکم اسی کی طرف متوجہ ہو کر۔

ماہرِ فہرہ نورانی محمد بن سید الدار ایٹھویہ نے حضرت عطاء اللہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

امام اہل بیت علیہم السلام اور ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد دستِ اعلیٰ نے اہل بیت کے تحت فرمایا کہ اہل بیت علیہم السلام سے اہل بیت کے سوا کسی کو شریعت نہیں ہے۔

انہوں نے اپنی تہذیب اور انسانی منہ کو یکساں کرنے کی کوشش کی کہ ان کے لیے ایک شہر تیار کیا جائے جس میں ہر قوم کے لوگ رہ سکیں۔ (4)

۱۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نسخ میں حضرت مہدی علیہ السلام کی وصیت دیکھ کر حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میری وصیت ہے اور میرے بعد اس کو میری جگہ پر لکھا گیا ہے۔

مصطفیٰ انیسویں فیبرجیہ، سلاطین فی السورۃ، ج ۱، صفحہ 482 (5557) کتب خانہ دارالافتاء

[illegible][illegible]

اور اذان اپنی ٹیڑھی ٹیڑھی اور اذان مندر نے حضرت میمون بن ابی ہریرہ سے سنا کہ وہ کہتا ہے کہ وہ یہ طریقہ بھی
 اذان کے اذان کے اذان کرتا تھا اور اس میں یہ اعلان کیا تھا کہ یہ اذان صبح 7 ام سے اذان و دعوت حرام ہے۔ (۱)
 اور محمد بن حنفیہ سے سنا کہ حضرت ابی ہریرہ نے کہا کہ جب اذان کی گئی تو اس کے بعد اپنے گھر والوں کے
 پاس گئے۔ ان کے پاس ایک صندوق تھا جس میں کچھ روپے تھے۔ انہوں نے اس سے کچھ روپے ادا کیا جو ان کی طرف چلے گئے
 اور یہی کہنا کہ جب اذان کی گئی تو آپ نے گھر والوں کو کھمبہ یا کدو کی بیج توڑ دیں۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جس کسی نے
 جس کے اذان وال کے بعد کوئی شے چینی تو اس کی بیج مردود ہے۔ کیونکہ جب ہر کے اذان اذان کے لیے اذان ہوئے تو بیج
 گرنے سے اٹھ توئی سے نکلے فرمایا ہے۔ (۲)

عبد الرزاق رحمہ اللہ اور ابن منذر نے اسے جرجیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ملا و رحمۃ اللہ
 علیہ سے سنا کہ: کیا آپ حق کے سوا کوئی ایسی شے جانتے ہیں جو بعد کی اذان کے ساتھ مردود جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:
 جب کوئی اذان ہو جاتی ہے تو وہ واجب اور حرام ہو جاتی ہے اور تمام کے تمام کار و بار نزیہ و فروخت اور سونے کے قائم نظام
 ہی میں کوئی ایسی شے نہیں کہ اس کے پاس آئے اور کوئی کھینے لگے۔ میں نے پوچھا: جب پہلی اذان ہو جائے تو کیا اس وقت چلنا
 واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے پوچھا: کیا انہی اذان کے بعد اس وقت چلنا واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔
 لیکن آتی و اس وقت چاہیے کہ اسے بھجوز دے اور جس کی نماز کے لیے چل پڑے۔ (۳)

امام ابو حنیفہ اذان مندر طبرانی اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر حوالیہ رسالہ سے بیان کیا ہے کہ
 میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب آپ بعد کی اذان پڑھ کر اٹھتے تو دیکھتے تھے کہ
 لیے بازار میں پکڑ لگاتے اور مسجد کی طرف لوٹ آتے۔ پھر وہ نماز پڑھتے تھے کہ اذان غلطی پڑنا کہ پڑھیں۔ تو ان سے عرض
 کی گئی کہ تم کس شے کے لیے یہ کیا کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ میں نے اسی طرح حضور سید المرسلین رضی اللہ عنہما کو
 کرتے دیکھا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: **لَا تَأْخُذُ بِحِجَابِ الشَّلَاةِ وَأَنبِئُوا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَنَاسِكِ** (۴)

اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب اذان پڑھ کر اٹھ کر نماز سے فارغ ہو
 جائے تو مسجد کے اردواز سے کسی طرف نقل اور کسی شے کو مٹا کر اگرچہ تو اسے نہ بھی خیر ہے۔

اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ولید بن داؤد رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں کو جس
 کی نماز پڑھنا تھے۔ جب سلام پڑھتے تو بعد ازاں سے یہ آیت پڑھتے: **لَا تَأْخُذُ بِحِجَابِ الشَّلَاةِ وَأَنبِئُوا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَنَاسِكِ**

۱۔ صحیح ابن ابی شیبہ، باب اسناد اذان، جلد ۱، صفحہ ۱۴۶ (۵۳۹۱) کنز الدقائق، جلد ۲، صفحہ ۲۰۰ (۵۳۹۹)

۲۔ سنن ابی داؤد، باب فی کلمۃ الحمد، جلد ۲، صفحہ ۱۷۷ (۵۲۴۳)

۳۔ صحیح ابی داؤد، باب فی کلمۃ الحمد، جلد ۲، صفحہ ۱۷۷ (۵۲۴۳)

۴۔ صحیح ابی داؤد، باب فی کلمۃ الحمد، جلد ۲، صفحہ ۱۷۷ (۵۲۴۳)

رَأَيْتُهُمْ مِنْ قُلُوبِهِمْ أَنْهُمْ إِذْ كُنُوا أَهْلَهُ تَوَكَّلُوا عَلَى عِزِّي كَمَا تَحْتَمِدُونَ زَيْدٌ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ

۱۱۔ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ حضرت عطاء رحمہ اللہ علیہ: انہوں نے قَالُوا أَفَقَسِيَتْ
الْمُؤَلَّفَةُ فَيَنْشُرُونَ فِي الْأَنْدَلُسِ كَيْفَ تَكُونُ نَاكِحًا وَنَاحِيَةً تَوَكَّلُوا عَلَى عِزِّي كَمَا تَحْتَمِدُونَ زَيْدٌ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ (۱۱)

۱۲۔ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت صفوان رحمہ اللہ علیہ سے مذکور آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے یہ اہل فتیان کی
باب سے اجازت ہے کہ جب نہ رہے تو فارغ ہو جائے تو اگر چاہے تو روزِ عظیم کو چاہے تو مسجد میں بیٹھا رہے۔ (۱۲)
۱۳۔ ام ایمن جریجہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکور آیت کے تحت
فرمایا (زین میں جھل جھل ہوا) حسب دنیا کے لیے نہیں۔ بلکہ مریض کی عیادت و جنازہ میں شرکت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے
بھائی کی ملاقات کے لیے۔ (۱۳)

۱۴۔ امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے مذکور آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہیں حسب
دنیا میں سے کسی شے پر تھکر نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس سے مرد و عورت کی عیادت، جنازہ میں شرکت اور اللہ تعالیٰ کی خدمت و فی کے
لیے بھائی کی ملاقات کے لیے نکلتے ہیں۔

۱۵۔ مطہر ابنی رحمہ اللہ نے حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس
نے جسد کی نماز پڑھی، اس دن کا روزہ رکھا، مریض کی عیادت کی۔ جنازہ میں حاضر ہوا اور کھانا کھا جس کا حضور ہوا، تو اس کے لیے
جنت ہے! واجب ہے۔ (۱۵)

روایت دیگر ای: وَ إِنْ كَانَ أَوْلَاهُ جَاهِلًا أَوْ لَا

۱۶۔ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس حدیث میں ابو سعید، ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردادہ، ابو
یحییٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سنن میں کئی طرق سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی۔ یہ کہ اس وقت میں
کہ جسد کے ان حضور نبی کریم ﷺ کی کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک عذیبہ طیبہ کا ایک قتل آگیا۔ تو رسول
اللہ ﷺ کے اصحاب اس کی طرف بھاگے۔ حتیٰ کہ بارہ آدمی اس کے سوا ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا۔ میں اور
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان بارہ افراد میں شامل تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ
آیت فرمائی: كَذَلِكَ نَذَرْنَا لَكُمْ آيَاتِنَا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۱۶)

۱۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انھیں جس کے دن غصہ و شدا دراز ہے

۱۔ مختلف روایات میں شیبہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۷ (۵۵۶۱) مکتبہ اسلامیہ مدینہ منورہ

۲۔ ایضاً (۵۵۶۰)

۳۔ تفسیر ابن ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۲۶ نمبر ۱۱۶ دار احیاء التراث العربی بیروت

۴۔ مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۷۰ البیہ ہم المجلد جلد ۷ صفحہ ۳۸۲ (۳۰۲۸) دار الفکر بیروت

۵۔ مجمع مسلمین جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ (۱۱۱) دار الفکر بیروت

دین تھوڑے دنے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ کوہک و نصیحت فرمائی۔ تو اسی دوران کجاہانہ قاضی آیا۔ یہاں تک انصاف شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک جماعت باقی رہ گئی۔ تو آپ شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر کھٹے ہو ۱۰۔ چھ آپ و شہرہ کرو۔ تو دوبارہ مزدور جو رہ گئے۔ چاروں سے بھلا آپ میرا اس خطبہ ارشاد فرمایا اور وہ خط و نصیحت فرمائی۔ تو پھر کجاہانہ قاضی آیا تو پھر ایک کھٹے ہو۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک جماعت باقی رہ گئی۔ تو آپ شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر کھٹے ہو۔ اپنے آپ کو شہرہ کرو۔ تو دوبارہ مزدور جو رہ گئے۔ چاروں سے بھلا آپ میرا اس خطبہ ارشاد فرمایا۔ ان ذات کی جس کے دست نہ رہتے۔ میں میری جان ہے اگر تم میں سے آفریقہ آفریقہ تم میں سے پہلے کہ وہاں تمہارا (یعنی تمام کے تمام) پھوڑ کر چلے جاتے) تو تم پر یہ راہی جنگ کے شعلوں سے ہرگز کھٹتی۔ نہ تھوڑی سی لے ہی بارہ سے میں یہ آیت مانس فرمائی: **وَأَذَانًا مِّنَ اللَّهِ يَوْمَ تَأْتِيهِ**۔

امام عبد بن حمزہ اور ابن حذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ طایع نے فرمایا: **وَأَذَانًا مِّنَ اللَّهِ** سے مراد جلد ہونا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جسد کے ان کوہک و نصیحت ارشاد فرمادی۔ وہ یہ تھوڑی تھکی اور اسی طرح کی اور کچھ چیزیں آئیں۔ جس کو کہ اس کی طرف انصاف شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایک کھٹل تھوڑے سا کوئی باقی نہ رہا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بھی ان کی پیروی کرتے تو وہی آگ۔ (ہرگز کھٹتی) (۱)

امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، طبرانی اور ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی کریم ﷺ ہم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے یا بیٹھ کر؟ تو انہوں نے جواب ارشاد فرمایا کہ تو یہ آیت نہیں پڑھتے: **وَنُوحِیْهِمْ لَوْ أَنفَکَآ** (اور انہوں نے آپ کو کھڑا پھوڑ دیا)۔ (۲)

امام احمد، ابن ابی شیبہ، امام احمد، مسلم، ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبد الرحمن بن ابی عامر انہیں کھڑے دیکھ کر غصہ دے رہے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس خبیث کی طرف دیکھو یہ بیوقوف و خطیبہ دے رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: **وَنُوحِیْهِمْ لَوْ أَنفَکَآ** (۳)

امام احمد، ابن ماجہ اور ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا۔ یہ کہ حضور نبی کریم ﷺ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ (۴)

امام احمد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت جابر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے اور ان کے سر پر مین چھٹتے۔ آپ ﷺ فرماتے کہ ان پر چھڑتے تھے اور لوگوں کو انصاف فرماتے تھے۔ (۵)

(۱) ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی

۱۔ شعب الایمان، باب فی خطبہ جہد، ۳: ۱۰۷ (۳۰۱۹)۔ دارکتب العلمیہ، بیروت

۲۔ شعب الایمان، باب فی خطبہ جہد، جلد ۲ صفحہ ۲۵ (۱۱۰۸)۔ دارکتب العلمیہ، بیروت

۳۔ صحیح مسلم، کتاب فی خطبہ جہد، جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ (۱۱۰۸)۔ دارکتب العلمیہ، بیروت

۴۔ شعب الایمان، باب فی خطبہ جہد، جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ (۱۱۰۸)۔ دارکتب العلمیہ، بیروت

۵۔ شعب الایمان، باب فی خطبہ جہد، جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ (۱۱۰۸)۔ دارکتب العلمیہ، بیروت

ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہجرہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر بیٹھتے تھے اور پھر کھڑے ہو کر دوبارہ خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے بعد کہ وہ ان خطبہ نبی کریم ﷺ کے خطبہ کے بارے سوال کیا کیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: **وَشَوَّكَ لَكُمُ الْقَافِلُ** (3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر ابن مروہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوجہد رضی اللہ عنہ سے بعد کہ میں نے خطبہ کے بارے سوال کیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: **وَشَوَّكَ لَكُمُ الْقَافِلُ**۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت طاہر بن زید رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دعا فرمائی اور حضرت عثمان زو النورین رضی اللہ عنہما تمام نے کھڑے ہو کر خطبہ بعد از شاد فرمایا اور سب سے دل جو منبر پر بیٹھے اور حضرت سعادیہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ میں۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت طاہر بن زید رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ بعد کے دن منبر پر بیٹھنا یہ سنت ہے۔ (6)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا جب ان کے پیٹ کی چرل اور گوشت زیادہ بڑھ گیا (یعنی ان کا جسم بھاری ہو گیا اور کھڑا ہونا مشکل ہو گیا)۔ (7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت صفی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے جاتے تو لوگ آپ ﷺ کے حیرہ مقدس کی طرف نہ کر کے بیٹھتے تھے اور آپ فرماتے: اسلام ملے۔

اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے۔ اور سورت پڑھتے۔ پھر بیٹھ جاتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر نیچے اتر آتے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما دونوں اسی طرح کرتے تھے۔ (8)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے خطبہ اور آپ کی نماز مختصر اور چھوٹی ہوتی تھی۔ (9)

ابن ابی شیبہ نے حضرت کھول رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بعد کہ میں نماز خطبہ کی وجہ سے مختصر کی گئی ہے۔ (10)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے نبی کریم ﷺ کے بعد

1۔ مشکوٰۃ المصابیۃ، جلد 2، صفحہ 1103/27، دار کتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب کثرت الخطب، جلد 1، صفحہ 448 (5789)، مکتبۃ الریان، بیروت

3۔ جلد 1، صفحہ 448 (5780)

4۔ ایضاً (5791)

5۔ ایضاً (5795)

6۔ جلد 1، صفحہ 449 (5193)

7۔ ایضاً (5185)

8۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 455 (5276)

9۔ ایضاً، باب بطلان قول، جلد 1، صفحہ 450 (5798)

کے دن خطبہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: **وَأَشْرِكُوا لَكُمْ مَا** (۱)

عام امت ابنی اللہ نے شعب الامران میں درویش و مجرا اللہ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے جسے کہوں نے خطبات کو خواہش کیا۔ تو میں نے مجھے خوب تہذیب دی۔ تو میں نے اسباب التبیہ شریفہ میں ایک حدیث کو یاد کر لیا اور اس سے اس سے پوچھا۔ تو میں نے کہا: آپ شریفہ نصیب اور نہ فرماتے تھے، میں آپ شریفہ رحمہ کے دن ایک خطبہ میں مرثیہ فرماتے ہیں: "اے لوگو! ابے غریب تمہارے لیے نعم ہے، دو قرآن اپنے ہم کی انجام کو پہنچو۔ بے شک تمہارے لیے ایک عایت اور وجہ ہے۔ پس تم اپنی عایت کی انتہا تک پہنچو۔ کیونکہ بعدہ مومن دو خونوں کے باشندے ہیں۔ ایک اس امر کا خوف جو گزرتی تھی۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے۔ اور ایک اس امر کا خوف جو آج بھی باقی ہے کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اس میں کیا کرے گا۔ پس ہر مومن کو یاد ہے کہ وہ شہداء اور اہل مال حاصل کر کے اپنے نفس کو اپنے لیے اپنی دنیا سے آخرت کے لیے جو اتنی سے بڑھانے سے پسے اور اپنی محنت سے باری سے پہلے پہلے۔ کیونکہ تم آخرت کے لیے پیدا کیے گئے ہو اور دنیا تمہارے لیے پیدا کی گئی ہے۔ تم بے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد شریفہ علیہ السلام ہیں! موت کے بعد طلب رضا کا موقعہ نہیں اور دنیا کے بعد جنت اور دوزخ کے سوا کوئی راستہ نہیں اور میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں" (۲)

امام شافعی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابی شہاب رحمہ اللہ عابد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم تک پہنچنے سے کہ جب آپ شریفہ رحمہ خطبہ ارشاد فرماتے تو فرمایا کرتے تھے: "میرے دو شے دوتے دلی ہے وہ قرآن ہے۔ آنے والی شے کے لیے کوئی بعد اور دوسری نہیں۔ کسی کی چیز کی اور محنت کے جب اللہ تعالیٰ محنت اور چیز کی نہیں لے کر اس اور نہ ہی وہ لوگوں کے کام آسکتی کرتا ہے۔ دوسری بات ہے جو اللہ تعالیٰ چاہے نہ کہ وہ جو دیکھ چاہیں۔ لوگ آپ امر کا بار بار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ایک کام کا بار بار فرماتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے، اگرچہ لوگ اسے پسند کریں۔ جسے اللہ تعالیٰ قریب کرے اسے دور کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دور کر دے اسے قریب کرنے والا کوئی نہیں۔ اور کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کے خون کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

۱. مختلفہ ذی فی تفسیر باب الخصال، رقم ۱ صفحہ ۴۴۸ (۵۱۹۰)۔ تفسیر قرآن مجید، دار

۲. المغزویں، ص ۵۵، باب الخصال، رقم ۵ صفحہ ۲۷۸ (۸۱۷۸)۔ اور کتاب المغنی، ص ۵۵

ایمان لائے پھر وہ کافر بن گئے ہیں مگر گادی مگی ان کے دلوں پر تو (اب) وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ اور جب آپ انہیں دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو بڑے خوشنما معلوم ہوں گے۔ اور اگر وہ محفل کو کریں تو تو جسے آپ ان کی بات سنیں گے، (اور حقیقت) وہ (بیکار) انگڑیوں کی مانند ہیں جو دیوار کے ساتھ کھڑی کر دی گئی ہوں۔ ٹھان کرتے ہیں کہ جو کچھ ان کے خلاف ہے، یہی عقل و سخن پاؤں آپ ان سے واسطہ نہ رہے۔ بلاک کرے انہیں اللہ غائی کیسے سرگرداں پھرتے ہیں۔“

امام ابن سعد، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ابی داؤد، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ: ”ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں تھے کہ لوگوں پر شدت اور عکاسی طاری ہو گئی۔ تو عبد اللہ بن ابی راس المنافقین نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم اپنا پر کچھ خرچ نہ کرنا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں تاکہ وہ آپ کے اور گروہ سے کھر جائیں اور اس نے مزید یہ کہا کہ اگر ہم مدینہ طیبہ انہی لوٹ کر گئے تو عزت والے ذلت والوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ چنانچہ میں یہ سن کر حضور نبی حکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے بارے آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ تو آپ نے عبد اللہ بن ابی کو بلا بھیجا اور اس سے اس کے بارے پوچھا تو اس نے قسم اٹھا کر کہا کہ میں اس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے یہ کہہ کر یہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ ان کی یہ بات میرے اہل پر انتہائی گراں اور سخت گزری۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ اِذَا جَاءَ عَلَی السَّافِقُونَ میں میری قسم حق نازل فرمادی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بلا یا تاکہ آپ ان کے لیے استغفار کر میں۔ یہ روایتوں نے اپنے سر پھیر دیے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: **كَذٰلِكَ نُمِطُ الْخُلُوفَ اِذَا جَاءَ رِيْحُ الْمُنَدِیْ** (اور حقیقت) وہ (بیکار) انگڑیوں کی مانند ہیں۔ فرمان: وہ خوب صورت ترین آدمی تھے۔ (۱)

امام ابن سعد، عبد بن حمید، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن منذر، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردودہ، بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آوارے ساتھ اعراب میں بھی، سے کچھ ٹوگ تھے۔ ہم بھی پانی کی طرف تیزی سے جاتے تھے۔ لیکن اعراب ہم سے سہقت لے جاتے تھے۔ پھر ایک اعرابی اپنے ساتھیوں کو آگے مانے لگا یہاں تک کہ اس کے ساتھی آگے۔ اتنے میں ایک انصاری اعرابی کے پاس آیا اور اس نے اپنی خوشی کی مہار جمیلی بھڑو دی، تاکہ وہ پانی پانی لے۔ لیکن اعرابی نے اسے پانی دینے سے انکار کر دیا۔ پس اس نے ایک پتھر اٹھیر دیا۔ پانی بہہ گیا۔ جو اعرابی نے ایک انگڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر دے مادی اور اسے ڈھکی کر دیا۔ چنانچہ وہ انصاری رأس المنافقین عبد اللہ بن ابی کے پاس آیا اور اس واقعہ کی خبر دی۔ وہ اپنے ساتھیوں میں بیٹھا ہوا تھا، وہ خوب غضب ناک ہو اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جئے۔ اعراب ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرنا۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے آس پاس۔ سے کھر جائیں۔

روایت کے پاس آیا اور قسم اٹھانے کا کہ اس نے اس طرح کی بات نہیں کی۔ چہ نچی میں گھر کی طرف لوٹ آیا اور سو گیا۔ پھر قاتلے دو چوسٹیں چلے گئے۔ اس تشریف لے کر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری قسم حق کروئی تھی اور تجھے تائبیہ سے نوازا ہے۔ لکھا یہ آیت: **وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُمُ اللَّهُ ظُلُمَاتٍ كَثِيرًا لَّا تَعْلَمُونَ إِنَّ ظُلُمَاتِكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ هِيَ السَّيِّئَاتُ الَّتِي كُنتُمْ تَعْمَلُونَ** (۱)

ایام ہجراتی نے حضرت: ابی بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب ابن ابی سہل سے وہ باتیں کہیں۔ تو میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ تو اس سے حائل کیا۔ پس وہ آیا اور اس نے قسم اٹھائی کہ اس نے کچھ نہیں کہا۔ تو پھر لوگ کہنے لگے رسول اللہ ﷺ بہر کذب کے کرتارے اور میں اس طرف سے گھر میں بیٹھ گیا کہ جب لوگ مجھے دیکھیں گے تو کہیں گے یہ وہ ہے جو کذب باری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: **وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُمُ اللَّهُ ظُلُمَاتٍ كَثِيرًا لَّا تَعْلَمُونَ** (۲) فرمادی۔ اور محمد بنی رحمہ اللہ نے حضرت ذہب بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں راس المسافین عبد اللہ بن ابی کے پاس بیٹھا تھا تو رسول اللہ ﷺ آئے۔ چنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کے ہمراہ وہاں سے گزرے۔ تو عبد اللہ بن ابی نے کہا: اگر ہم یہ غیبی موت کر گئے تو عزت دے وہی سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ تو میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پاس آیا اور انہیں اس بات پر تہیہ دیا۔ پس وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس کا ذکر کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو بلا بھیجا۔ لیکن اس نے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر یہ قسم اٹھادی کہ قسم کھدا اس نے اس طرح کی کوئی گفتگو نہیں کی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ تو بے شک مجھے اس کے بارے میں پتہ چلے گا کہ آپ نے اطلاع دی ہے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے گئے اور وہاں جا کر کہا: اس نے مجھے بتایا ہے۔ تو عبد اللہ بن ابی نے مجھے تھک دیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رک گیا اور وہ نے لگا اور عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر نور نازل فرمایا ہے! اس نے ایسا کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے دُعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے **إِذَا جَاءَ أُولَئِكَ السُّفُفَاتُ** آخر سورۃ تک نازل فرمائی۔ (۳)

امام ابن حرد یہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام مسافین رکھا کیونکہ انہوں نے شرک کو چھپایا اور ایمان کو ظاہر کیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **إِنَّهُ خَلَّى قُلُوبَهُمْ جُفَّةً** کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ان کی حشر یہ تھی کہ وہ باطن میں تم میں سے ہیں تو بیہوشی میں انہیں قسموں کو کھل اور جنگ سے بچاؤ کے لیے دھال بنایا۔

ابو عبد بن سعید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ **إِنَّهُ خَلَّى قُلُوبَهُمْ جُفَّةً** کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: انہوں نے اپنی قسموں کو بڑا حال بنایا تاکہ ان کے ذریعے وہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو بچ سکیں۔ (۴)

اور امین منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سفر کرتے تو انصاریہ اور دولت مند مومنین میں سے مآ آئی کے ساتھ فقراء میں سے ایک آدمی ہوتا۔ جراتی کاہن اور ادراہ پانی وغیرہ اٹھاتے ہوئے ہوتا۔ اور جب وہ پانی کے قریب پہنچتے تو فقرہ اے گدے پڑھتے اور بیٹے ساتھیوں کو پانی پلاتے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن ابی کے ساتھی آتے پڑھ گئے اور انہوں نے مومنین کے لیے جگہ خالی کرنے سے انکار کر دیا۔ تو مومنین نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ جب عبداللہ بن ابی آیا اور اس نے اپنے صحابہ کی طرف دیکھا۔ تو کہا: قسم خدا اگر مجھ سے کسی طرف نوبت کر گئے تو بائیسین عزت والے وہاں سے زلت و انوس کو نکال دیں گے، اس نے مزید کہا: ان سے خرید و فروخت روک لو۔ ان کو کوئی شے نہ پھیرے۔ جس حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ابن ابی کی یہ باتیں سن لیں کہ اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف نوبت کر گئے اور اس کی یہ بات سنی کہ تم اپنی کچھ خزانے کو جو رسول اللہ کے پاس ہیں۔ تو انہوں نے اس کی نفی کی۔ چہ چچا کو انی اور ان کے چچا نے اس کی اطلاع حضور نبی کریم ﷺ کو دی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے ابن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا۔ وہ اپنی شکل و صورت اور حسن و جمال کے سبب خوشنما دکھائی دیتا۔ جب کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف چل کر آتا تھا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: **وَإِذَا مَا لَكُمْ مِنْ شَيْءٍ أَنْتُمْ نَاجِسٌ أَجْسَانَكُمْ وَإِنْ يَدْعُوا إِلَى اسْمِعُوا بِمَا يَدْعُونَ ۚ كَانَتْهُمْ حُلُوبٌ فَسَدَّ**۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے اسے پہچان لیا۔ جس جب آپ ﷺ نے اسے واقعہ سے آگاہ کیا۔ تو اس نے قسم اٹھادی کہ اس نے اس طرح نہیں کہا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: **وَلَا تَحْزَنْ وَأَنْتَ لَمُتَلَمِّذٌ ۚ لَقَدْ جَاءَكَ فَتْوَىٰ الْمُرْسَلُونَ ۚ إِنَّهُمْ يَبْعُثُونَ فِيكَ الْمُرْسَلِينَ ۖ كَانَتْهُمْ حُلُوبٌ فَسَدَّ**۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان مالیشان ہے: **وَإِذَا جَاءَكَ الْقَائِلُ يَقُولُ قَالُوا اسْمِعُوا فَتَوَىٰ الْمُرْسَلُونَ ۚ إِنَّهُمْ يَبْعُثُونَ فِيكَ الْمُرْسَلِينَ ۖ كَانَتْهُمْ حُلُوبٌ فَسَدَّ**۔ مومنین کے بارے میں نازل فرمایا: اسی سے عبداللہ بن ابی کا ارادہ فرمایا۔

امام مہدین سید اور امین منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ **ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ أَسْأَلُوا كَقُرْءَانِ الْقُرْآنِ عَلَى قَوْلِهِمْ كَقَتِ** حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ انہوں نے زبان سے اتر کر کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سجدہ نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ہیں۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَكْبِرٌ يُسْأَلُ ۖ يَسْأَلُ ۖ لَكِنْ مَنْ دَلَّ عَلَى كُنْهٍ أَلْهَافُ**۔ لیکن من کے دل اس کا انکار کرتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ **كَانَتْهُمْ حُلُوبٌ فَسَدَّ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ کیا کہ وہ عربی مجبور ہیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا أَعْنَافُكُمْ وَرَأَيْتُمْ يُصْذَوْنَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝
هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا ۚ وَ

يَقُولُونَ لَيْسَ رَجَعْنَا إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ وَكَانَ الْعَهْدُ بَيْنَهُمْ أَتْمَمَ لَهُ مَا عَزَمَ الْأَمْرُ عَلَيْهِ وَفِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ٥٠

حضرت عید بن رضی اللہ عنہ نے اس قدر تمہیداً قائم کیا، تو کونٹ نہیں جانتے کہ یہاں تمہید اور اثر کرنے کا تو ذہن ہے اور مولیٰ کے بغیر اثرات والے ہیں۔ پس اس نے اسی طرح کیا (۱۰)

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ انسا۔ کے یاقین غلام اور بنی مغار کے ایک غلام کے درمیان۔ کے میں جو کشیدہ تھی، تو ابوہریرہ بنی نے کہا یا امت مسرت سے تمہارے لیے قوت ہے یعنی قسرتی کے ساتھ اور لا ماعت قمتے مرید اور عید۔ میں نے حاضر بھی نہیں بنایا، اس کو جمع کر رہا ہے اور انہوں نے تمہیں تمہارا چھان بھان بھان کر دیا ہے۔ اُن پر یہ بھی کہہ کر لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذات الیہ کو نکال دیں گے۔

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی قریب اس وقت ہوا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے اور دونوں کے درمیان گفتگو چلی۔ تو عبد اللہ بن ابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: جو کچھ آپ کہتے ہیں میں اسے سمجھتا ہوں۔ لیکن آج آپ مجھ پر جھان بھانے لگے ہیں اور میرے کچھ کچھ اور میری فزادہ دیکھی جا رہے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے علی قیس مبارک میں لکھ دیا اور اس پر نماز جنازہ بھی پڑھی اور اللہ تعالیٰ بن بھڑ بھڑا کر اس کو نہ دھکی۔ اور حضور بن دست پڑھ کر۔ اُن کی کسی اور بن کو دھکی نہیں دی۔ تم پر یہ حدیبیہ کے دن اس نے اچھی بات کہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا ابوہریرہ کیا تم نے انہیں اسے جواب دیا؟ انہوں نے کہا کہ تھا۔ اب جو جواب انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہے۔ لیکن ہم تمہیں قہر اجازت دیتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا: نہیں میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بھڑکنی نہ ہے۔ روزی گایاں ہے کہ جب وہ یہ غلطی پہنچے تو اس کے پیٹ سے تھوڑا اٹھ گیا اور اپنے والد سے کہہ دیا کہ امان کرتا ہے کہ وہ ہم یہ حدیبیہ طرف سے کر کے تو عزت والے وہاں سے ایلوہ کو نکال دیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اجازت کے بغیر یہ غلطی میں داخل نہیں ہوا کرتا۔

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی نے اپنے حضرت عید بن رضی اللہ عنہ کے اپنے باپ سے کہا: تمہارا قول یہ غلط ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہاں سے ایلوہ کو نکال دیں گے۔ تو اس نے جواب دیا: نہیں میں نے انہیں اسے جواب دیا ہے۔ لیکن ہم تمہیں قہر اجازت دیتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا: نہیں میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بھڑکنی نہ ہے۔ روزی گایاں ہے کہ جب وہ یہ غلطی پہنچے تو اس کے پیٹ سے تھوڑا اٹھ گیا اور اپنے والد سے کہہ دیا کہ امان کرتا ہے کہ وہ ہم یہ حدیبیہ طرف سے کر کے تو عزت والے وہاں سے ایلوہ کو نکال دیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اجازت کے بغیر یہ غلطی میں داخل نہیں ہوا کرتا۔

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو وہاں کے لوگ ان کے پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے اور اپنے باپ پر تو اور سونٹ لے اور کہا: تمہارا قول یہ غلط ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہاں سے ایلوہ کو نکال دیں گے۔ تو اس نے جواب دیا: نہیں میں نے انہیں اسے جواب دیا ہے۔ لیکن ہم تمہیں قہر اجازت دیتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا: نہیں میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بھڑکنی نہ ہے۔ روزی گایاں ہے کہ جب وہ یہ غلطی پہنچے تو اس کے پیٹ سے تھوڑا اٹھ گیا اور اپنے والد سے کہہ دیا کہ امان کرتا ہے کہ وہ ہم یہ حدیبیہ طرف سے کر کے تو عزت والے وہاں سے ایلوہ کو نکال دیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اجازت کے بغیر یہ غلطی میں داخل نہیں ہوا کرتا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب وہ مدینہ طیبہ پہنچے تو عبد اللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن ابی نے اپنے باپ پر قولہ سنت فی الزور فرمایا میں تجھے قتل کر دوں گا۔ یا بھرتو یہ کہنے کہ میں ذلیل ہوں اور محمد بن عبد اللہ عزت والے ہیں۔ انہوں نے سسلسلہ کیفیت پر قرار بھی یہاں تک کہ اس نے دو کمرہ دیا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن ابی زید رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب و انصار نے مصلحت میں تھے۔ جب وہ آپ صراحت پر آئے تو مہاجرین اور انصار کے غلاموں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ جس مہاجرین کے غلاموں نے مہاجرین کو وہ دے لیے جالایا اور انصار کے غلاموں نے انصار کو دیا۔ جب اس کی خبر عبد اللہ بن ابی بن سلول کے پاس پہنچی تو اس نے کہا: قسم بخدا اگر وہ ان پر خرچ نہ کرتے تو وہ آپ کے اور گرد سے بکھر جاتے۔ قسم بخدا اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے ہمارے، ہمارے، اہل یثرب و نکال دیں گے۔ جب اس کی اطلاع حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے وہاں سے خرچ کا حکم دیا اور آپ نے دوران سفر فی عبد اللہ بن ابی بن سلول کو پایا تو آپ نے ان سے کہا: کیا تم جانتے نہیں منافق عبد اللہ بن ابی نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان نے تمہیں اس نے کیا کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس نے کہا ہے قسم بخدا اگر تمہارا خرچ نہ کرتے تو وہ آپ کے گرد گرد سے بکھر جاتے۔ قسم بخدا اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر گئے تو عزت والے جہاں سے اہل یثرب و نکال دیں گے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان نے تمہیں اس نے کیا کیا ہے؟ قسم بخدا! آپ ہی سب سے بڑھ کر عزت والے ہیں اور وہ نکال دیں گے۔ (۱)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن میرین رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے بعد ایک مقام پر تھے کہ اسی دوران فرشتوں کے ایک آدمی اور ایک اللہ رکھنے والے کے درمیان گفتگو ہوئی یہاں تک کہ دونوں کے درمیان بات بڑھ گئی، معاملہ سخت ہو گیا۔ اس کی خبر عبد اللہ بن ابی کو ہوئی، وہ باہر نکلا اور اس نے آواز دی۔ میری قوم پر وہ غالب آ گیا ہے جس کی کوئی قوم اور میں غلبہ نہیں۔ اس کی اطلاع حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو آپ نے پہنچاؤ اور پکڑی اور اس اور اس سے نکل پڑے کہ اسے مار دیں گے۔ پھر آپ کو یہ آیت یاد آگئی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَفِظَ اللَّهُ﴾ (الحجرات: ۱) (اے ایمان والو! تم نہ قتل کرو اللہ اور اس کے رسول سے) پھر وحی آئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے عمر اچھے کیا ہوا؟ عرض کی: اس منافق پر غلبہ ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے میری قوم پر وہ غالب آ گیا ہے جس کی کوئی قوم نہیں اور قسم بخدا اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو وہاں سے عزت والے (اہل یثرب و نکال دیں گے۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خود اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ جہاں سے کوئی کر رہا۔ پس انہیں نے سفر شروع کر دیا اور چل پڑے۔ یہاں تک کہ ان کے درمیان وہ مدینہ طیبہ کے درمیان ایک رات کا سفر رہ گیا۔ تو عبد اللہ بن ابی کا بیٹا حضرت عبد اللہ بن ابی زید رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھا اور اس نے مدینہ طیبہ کے تمام راستوں پر اونٹ بٹھا دیئے۔ لوگ وہاں پہنچے یہاں تک کہ اس کا باپ عبد اللہ بن ابی بھی وہاں پہنچ گیا۔ تو انہوں نے اسے فرمایا: پیچھے رک

۱۔ مومن بن سید برادر اللہ نے حضرت حسن: رحمۃ علیہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ حضرت نے مصر و حمص الجبل علیہ سے وادی کے ساتھ پانچ سو ایک صدائی و آٹھ سو تین فیاضین درجہ

۲۔ مومن بن ابی بکر: رحمہ اللہ نے مصر و حمص میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قرأت سن میں سے ایک سو ہے۔ اس طرح پانچ سو تیس پانچ سو ہے۔ اِنْ هَذِهِ تَسْجُودٌ لِّطَرَاذِلِ الْفَاضِلِیْنَ وَ اَنْ تَقْرَأَ الْفَاضِلِیْنَ۔

بِأَمْرِهِمْ فَقَالُوا بَشِّرْهُمْ بِنِسَاءٍ فَلَقُوا وَأَوْتُوا أَسْتَعِذُّ بِاللَّهِ وَ
اللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

”اللہ ہی کی تسبیح و تہلیل میں سے جو چیز خواہ تو اس میں سے اور جو چیز جز میں سے ہے۔ سچی ہی دعوت ہے اور اس نے ایسے مہار کی تعریفیں میں سے جو وہ چیز جو ان کی تہذیب و ملت سے ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں یہ ایمان پہنچا تم میں سے بعض کافر ہیں اور تم میں سے بعض مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ جو تم کو مرتے ہو تو پتہ نہ کر رہا ہے۔ اس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو کئی کئی بار اور اس نے تمہاری صورتیں بنا کیں اور تمہاری صورتوں کو کئی بار بدلتا رہا اور اس کی طرف (سب نے) لوٹنا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یا وہ جانتا ہے جسے تم چھپاتے ہو اور جسے تم ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو جسوں میں (پوچھو) ہے۔ کہ تمہیں اللہ تمہارے پاس ان کی خبر جنہوں نے کھرا کر سب سے پہلے۔ پس چکھ لیا انہوں نے اپنے کام (یعنی کفر) کا وبال اور ان سے لے کر آخرت میں اگر وہ ناک عذاب ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آتے رہتے ان سے یا اس ان سے پیغمبر اور ان کے پیروں نے کہیں وہ لے لیا اللہ ان ہماری رہبری کریں گے۔ پس انہوں نے غم کیا اور وہ مہربان اور اللہ تعالیٰ بھی (ان سے) کچھ نیاز ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے نیاز ہے اسب خوبیوں سے کہ ان سے۔“

امام ابن جریر نے انھوں کو بھیج دیا، اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے سر کے بال میں دو رنگین کوئی پانی قباۃ علیہ ہوئی ہو۔ (۱)

امام محمد بن حنفیہ، امام جرجیہ، امام شافعی، امام مالک اور امام ابو حنیفہؒ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے حدیثیں بیان کی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مٹی پر حرمین چلاؤ گے تو اس کے پاس نفوس پر مقرر فرشتے آئے ہیں اور اسے صلہ کر دے گی یا یادگار ملے گی اور عرض کرتا ہے: میرے رب! کیا یہ نہ کرے؟ فرشتہ فرماتا: جہاں چاہے فیصد فرمادے۔ پھر وہ عرض کرتا: کیا وہ بد بخت ہے یا سعادت مند؟ انیس سو سب کچھ کہتا: جاتا ہے جس سے وہ ملے والا ہوتا ہے اور پھر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے سورۃ توبہ کی پہلی آیت **وَصُوْرُكُمُ الْاَحْسَنُ صُوْرِيْكُمْ** **وَاسِيَةِ الْمُحْسِنِيْنَ** تک پڑھیں۔ (۱)

انعام بن مروان بن محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بندہ مومن پیدا ہوتا ہے، حالت ایمان میں گزارتا ہے، اور حالت ایمان میں ہی فوت ہو جاتا ہے اور ایک ہندو کافر پیدا ہوتا ہے اور حالت کفر میں گزارتا ہے اور حالت کفر میں ہی مر جاتا ہے اور ایک ہندو کچھ وقت تک شہادت اور حق کے اعلان کرتا ہے۔

دواں ہوں گی جن کے نیچے نہریں ہوں ان میں میں نے رہا ہے تاکہ۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جنہوں نے نظر کر اور ہماری آجوں کو جھٹلایا وہ بڑی جوں کے ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ اور یہ بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے۔ نہیں پہنچتی (کسی کو) کوئی نصیحت بجز اللہ کے اور بجز شخص اللہ پر ایمان لے آئے اللہ اس کے دلی کو چارہ دے بخشنا ہے۔ اور اللہ کوئی بڑی چیز خوب پائے والا ہے۔ اور اطاعت کرو اللہ والی ہی اور اطاعت کرو رسول (عزم) کی، پھر اگر تم نے رو کر دلی کی (تو تمہاری قسمت) بہت رسول کے ذریعہ کھول کر (پیغام) پہنچانا ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں، پس اللہ پر ہی مہرور کرنا چاہیے ایمان والوں کو۔ اسے ایمان والوں! تمہاری یکو یہاں اور تمہارے بچہ تمہارے دشمن ہیں، پس ہوشیار رہو ان سے۔ اور اگر تم غور و فکر سے کام لو اور بخش دو تو شاید اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر یہ بھی اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے کہا گیا: آپ نے حضور نبی کریم ﷺ کو رخصت کے بارے کو کہتے ہوئے کس سنا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: میں نے آپ ﷺ کو یہ سنا ہے کہ ”سنا ہے“ ”وہی کی سوا کی سچی بری ہے“ (1)

ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رُحَہ کو پابند کیا ہے۔ (2)
امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منار، رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ سے اس ارشاد رُحَہ اَللّٰہِ لَیْسَ جَزَاءُکِی (وہ سے عفو کو انہیں نہ کیا ہے۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما نے حضرت ابی بن عمر رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بچے کو خریدا تو اس کے باپ نے گھٹت نہ کہہ کر کہہ دیتی مفتوح میں نہیں ہوں گی۔ ایک رُحَہ اور دوسرا ”سُوت“۔ (4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رُحَہ جھوٹ کی کنیت ہے۔ (5)

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ثمر بن زید بیان کیا ہے کہ رُحَہ جھوٹ کی کنیت ہے۔ (6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے کہا: زکوٰۃ کذب کا سچا ہے۔ (7)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یٰٰہُہ یٰٰہُہ یٰٰہُہ لَیْسَ جَزَاءُکِی (وہ سے عفو کو انہیں نہ کیا ہے۔ (8)

یادداشت کا دین ہے اور وہی یوم اشعنان ہے کہ اس میں اہل جنت سے اہل نار کو نقصان پہنچایا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ یٰٰہُہ یٰٰہُہ یٰٰہُہ لَیْسَ جَزَاءُکِی (وہ سے عفو کو انہیں نہ کیا ہے۔ (9)

یوم قیامت کے ۱۰۰۰ سات ایک نام ہے۔ (8)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کرہ ان یقولوا علیہم اہل جہنم، جلد 5، صفحہ 252 (25791)، مکتبہ دار الفکر، بیروت۔

2۔ ہیثم (25792) 3۔ ہیثم (25793) 4۔ ہیثم (25795)

5۔ تفسیر طبری، جلد 2، صفحہ 136، جلد 3، صفحہ 136، جلد 4، صفحہ 136، جلد 5، صفحہ 136 (25796)

6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 137 (25797) 7۔ تفسیر طبری، جلد 2، صفحہ 137 (25798)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عابد بن جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور بخاری رحمہما اللہ نے شعب الدین بن علی سے روایت کیا ہے کہ ما اصاب من فتنیۃ الا بدلتہا فتنۃ من فتنیۃ ہذا فتنۃ قلۃ کے تحت حضرت فخر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دو گرجی جسے کوئی مسیحی سے بددعا کرے یا تائب نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، تو وہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ رضی اللہ عنہ جاتا ہے۔ (۱)

ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے ضمن میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ وہ مصائب اور تکلیف ہیں جو کسی آدمی کو پہنچتی ہیں اور وہ یہ نہ سمجھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں۔ یہ وہ ایسے ایسے گرجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فتنیۃ ہذا فتنۃ قلۃ کے تحت انہوں نے فرمایا یعنی فتنۃ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے، اللہ تعالیٰ اس کے دلوں کو یقین عطا فرماتا ہے اور وہ یہ جان لینا ہے کہ جو (تکلیف) اسے پہنچے وہ اس سے فتنہ نہیں ہو سکتی جس اور جو اس سے خط ہو سکتی ہے اور اسے پہنچتی نہیں سکتی۔ (۲)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے مذکور آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ آدمی جسے ایمان نصیب ہوا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا عرواق حاصل کرے، تو وہ اپنی ہدایت یافتہ دل دے گا۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت امام الشافعی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من دین بل یؤمن بالقرآن سے پہلے یہ ہے کہ ایمان کا شعار یہ ہو کہ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) کہ جس نے اسے قبول کیا ہے اور اسے ایمان نصیب ہوا، اس نے اسے ایمان نصیب کیا ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم، اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت کیا فتنۃ قلۃ فتنۃ قلۃ میں آؤا بسلامت و آؤا کوکم عذابا و انکم فاعلوا ما وکم اہل کد میں سے ایک قوم کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ اسلام لائے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے گا اور ان کی امارات کی زبان اور چوں نے اس سے انکار کر دیا کہ وہ انہیں چھوڑ کر ہائیں۔ پس جب وہ رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ دین میں فتنہ ہوتے ہوئے ہیں تو انہوں نے چاہا کہ وہ انہیں مزا دیں۔ (۳) اللہ تعالیٰ نے مذکور آیت نازل فرمائی۔ (۴)

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب من رزقہ من غیر ذلک، ج ۱، صفحہ ۱۳۱ (۳۵۲۳۱) مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

۲۔ شعب الایمان، ج ۷، صفحہ ۱۹۶، دار الفکر، بیروت۔ ۳۔ تفسیر طبری، ج ۱، صفحہ ۲۸، صفحہ ۱۳۸، دار الفکر، بیروت۔

۴۔ سنن ترمذی، تفسیر سورہ الفتن، صفحہ ۱۳۱ (۳۵۱۷) مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

عبداللہ رحمہ اللہ سے فقہ خزان سے پڑھا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو پہنچ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے
ہل اور اہل رواد دعا فرماتے رہے جس سے ابھی نقصان سے بچا دیتے تو کہہ چاہئے کہ وہ اس کی گرامیوں سے زیادہ خوب کرے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت نوح بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پانے پانے سے نہایت شکر ہوا کہ وہ اپنے کفن میں نماز پڑھتا ہے۔ لیکن میری امت کو نہایت اور کسی میں ہے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ہارون رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ہر امت کے لیے فقہ
اور میری امت کا فقہ الیٰ ہے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابی ارقی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر امت کے لیے فقہ ہے اور میری امت کا فقہ الیٰ ہے۔

امام ابی نعیم رحمہ اللہ نے الطرمذی حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے ایک آدمی سے کہا: اے شک تو فقہ کو پہنچ کر رہا ہے۔ اس نے جواب دیا: کیا میں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ جب حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ اس کے ہاں میں اس میں ہے کچھ دخل نہیں ہوا تو فرمایا: تو الیٰ اور اولاد سے محبت کرتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ ابو داؤد و ترمذی نسائی و ابن ماجہ حاکم اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے
بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تم نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے،
انہوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہنی تھی جس میں اوچلر، ہر جھ اور تہ پڑنے سے تھوڑا حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچے
تھوڑے سے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا یہ رشتہ آقاؤں کے لئے رکھا ہے: **أَنَا وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَأَوْلَادُ كَعِيسَةَ** (اور جب میں نے
ابن داؤد کو دیکھا کہ چلتے اور گرتے، دیکھا تو میں ہرگز اور میں نے اپنی آنکھوں کو کہہ دی اور ان کے لیے انہوں سے لیے اور (۶۱)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
میں نے تھوڑے فرمایا کہ خلیفہ ارتقا دلو، رہے تھے کہ اس میں حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما ہائے آئے اور جو کچھ ان پر
تھا وہ ان کے پاؤں کے نیچے آتا اور اوپر گرنے سے انہوں نے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے اتارے جب لوگوں نے
دیکھا تو وہ جلدی سے امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے، ہا کہ وہ آپ کو کچھ کہیں اور بعض بعض سے ان کی طرف آئے ہند
گئے۔ محمد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت مہارک میں آئے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو برا کرے۔ باقی وہاں رہے
ہے۔ تم ہاں نہ اس کے جس کے دست قدم میں میری جان ہے اس میں نہیں بدتا کہ میں نہ سے نیچے اتار دوں۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام
حسین رضی اللہ عنہ سے امام حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ہے میں ان کے لیے کھڑا ہوں
میرا اور میں سمجھا بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

انہا میں اہل حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: **اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ** **اِنَّهُ هُوَ الْغَفِيْرُ** (آل عمران: 102) تو قوم پر غصہ ہو گیا۔ پس دو کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کی ہاتھیں دم آور ہو جائیں اور ان کی پیشانیوں پر پھوڑے نکل آتے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر تخفیف کے لیے یہ آیت نازل فرمائی: **فَاَتَقْبُوا اللّٰهَ فَلَا تَنْفَعُكُمُ اَنْ تَقْبُوْا اللّٰهَ** (آل عمران: 103)۔

امام عہد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **اَتَقْبُوا اللّٰهَ** اس کا معنی ہے اہل امت اور طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

امام عہد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نصرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں یہ حکم نازل فرمایا: **اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ** **هُوَ الْغَفِيْرُ** (آل عمران: 102) اور اس سے ڈرنے کا حق تو یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور فرمانی تعاد کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے تخفیف فرمائی اور نصرت نازل فرمائی: **فَاَتَقْبُوا اللّٰهَ** **فَلَا تَنْفَعُكُمُ اَنْ تَقْبُوْا**۔ فرمایا اسے: **اِنَّ اللّٰهَ** تعالیٰ کا فرمان سنو اور اس میں اسے مانو جن کی تم استطاعت رکھتے ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے ان امور میں مع اور عاصت کی بیعت لی جن کی وہ استطاعت رکھتے تھے۔

امام ابن سعد، امام احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے حضرت حکم بن مزن کل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: ام وہد بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کئی دن ٹھہرے رہے۔ وہی دورانِ ہم ایک جمعہ میں آپ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ پس آپ ﷺ نے کمان پر کھب لگا کر کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور استغاثہ کیا کبزوہ بٹکے اور مبارک کھنٹ کے ساتھ ان کی شاد و تعریف بیان کی۔ پھر فرمایا: "اے لوگو! بلاشبہ تم ہر دن حکم پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھو گے جس کا خمیساں ہم دیکھا ہے پس تم دوست اور پیار ہو اور خوش رہو" (۱)۔

امام عہد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے **وَمَنْ يُّؤْتِ لِحَقِّ تَعْلِيْمٍ** **فَاُوْتِيَتْ لَهُمُ** **الْحَيٰوةُ** کے تحت فرمایا کہ شنیں اور اجازت میں اپنے نفس کے نکل سے پہالیا گیا تو وہ لوگ غلام پانے والے ہیں۔

امام عہد بن حمید نے حبیب بن شہاب ثمری سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی کو یہ کہتے سنا کہ میں عرفہ کے دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غار اور میں نے چاہا کہ میں آپ کی سیرت و کردار کی یاد کروں اور آپ کی گفتگو سنوں تو اس دوران میں نے اکثر آپ کو یہ دعا کہتے سنا: اے اللہ! اس شخص نکل سے تیری چوہا گستاہوں۔ یہاں تک کہ آپ (مرقت سے کہہ دیں) مت آئے۔ پھر آپ نے مرتبہ میں رات گزار دی تو ابان بھی میں نے آپ کو یہی کہتے سنا۔ سو جب میں نے ان سے سمجھ اہوئے کا ادا کیا۔ تو میں نے کہا: اے نبی اللہ! میں نے آپ کی سیرت اور طریقہ کار کی یاد اہوئے کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اکثر آپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ آپ نکل ناکش سے پناہ لیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا میں تمہیں میں سے ہونے

سے اٹھل اور اعلیٰ کی طرف نہیں چڑھتا اور کہہ تو لی نے ارشاد فرمایا ہے: **وَمَنْ يُؤْتَ شَيْئًا نَّفْسِيَةً نَّأْتِهَا هُمُ الْمُتَغَيَّرُونَ**۔

الماہر محمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا تو اس نے مجھے قرض دینے سے انکار کر دیا۔ میرے بندے نے مجھے مانگا تو کہے اور روپا نہ مانگیں۔ وہ دیتا ہے نہ کہ نہ دے۔ اسے زمانہ اچانک نہ دے میں ہوں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث لکرائی: **إِنْ تَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا خَسًا يَخْضَعُ قُلُوبُكُمْ**۔ (۶)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو حیان رحمہ اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں ان کے شیخ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ کہہ کرتے تھے جب کسی مائیں کو یہ بتا دے: **يَسْتَعِزُّكَ كُونِ اللَّهِ تَعَالَى كَوْ قَرْضٍ مِنْ دَابَّكَ** تو کہتے **يُخْضَعُ قُلُوبُكُمْ** وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ۔ یہ قرض سن ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر، بطرانی، بیہقی اور ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: جو ارادہ کرے کہ اس طریقہ کے مطابق طلاق دے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اسے ایسی حالت طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ ہو۔ (1)

امام عبد بن مسعود، عبد بن حمید، ابن جریہ، ابن منذر، ابی حاتم اور ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایذا تھوڑے سرادہ طہر ہے جس میں جماع نہ ہو۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن مردودیہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اپنی بیوی سے یہ نہیں کہنا چاہیے: "فُكِّ حُلَّتْكَ" (میں نے تجھے طلاق دی) "فَكَذَّبْتَ" (تیرا نے تیری طرف رجوع کر لیا) یہ مسلمانوں کی طلاق نہیں ہے۔ تم اس عورت کو اس کی حالت طہر میں طلاق دو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے حُكِّ حُلَّتْكَ طَہْرٍ ایذا تھوڑے کے تحت کہا: پس تم انہیں ان کے طہر میں طلاق دو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دو جس میں جماع نہ ہو۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایذا تھوڑے سرادہ ہے کہ آدی عورت کو ایسے طہر کی حالت میں طلاق دے جس میں جماع نہ ہو۔ پس ایک آدی اپنی عورت سے ملاپ کرتا ہے اور جب اس سے جدا ہوتا ہے تو اسی وقت اسے طلاق دے دیتا ہے۔ اور وہ نہیں جانتا ہوتا کیا وہ حاملہ ہے یا غیر حاملہ ہے۔ بے شک اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، بطرانی اور ابن مردودیہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی آدی نے پوچھا: اے ابن عباس! میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: اتنے بچے نہ رہیں کہ باغریابی کی ہے اور تیری بیوی چھ پر حرام ہو چکی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈر کہ وہ تیرے بچے نکلتے کی کوئی راہ بنا دیتا۔ تم میں سے کوئی طلاق دے دیتا ہے اور پھر کہتا ہے: اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: لَوْ اَتَيْنَا النِّسَاءَ اِذَا حُلَّتْ اَلرِّسَالَةُ حُلَّتْ طَہْرٌ ایذا تھوڑے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ الفاظ اسی طرح چڑھتے تھے۔ (3)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ کوئی عورت کو طلاق نہ دے اس حال میں کہ وہ حاملہ ہو اور نہ ہی ایسے طہر میں جس میں اس نے اس کے ساتھ جماع کیا ہو۔ بلکہ اسے مجبور دے۔ یہاں تک کہ جب وہ حاملہ ہو اور پھر اس سے پاک ہو جائے تب وہ اسے ایک طلاق دے۔ اگر وہ عورت حیض والی ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ اور اگر اسے حیض نہیں آتا تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔ اگر وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ اور جب وہ اس کی عدت گزرنے سے پہلے اس کی طرف رجوع کا ارادہ کرے تو وہ اس پر دو مہینوں کو

1۔ مصنف عبد الرزاق، باب 4، ج 6، صفحہ 239 (10972) دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، ج 4، ص 28، صفحہ 145، مدار نیار، بیروت، مصر

3۔ مصنف عبد الرزاق، باب 4، ج 6، صفحہ 308 (11388) دار الکتب العلمیہ بیروت

پہلے اس کی طرف رجوع فرما دیا کہ اسے تو اس پروردگار کی آیتوں کو گواہ بنا لے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **وَإِنْ أَشْهَدُوا** کوئی عدلیٰ بیشک بخیر قرار دینے میں سے دو عالم الہامیوں کو طلاق دینے وقت اور رجوع کرنے وقت گواہ بنائے۔ یہی مکر اس نے رجوع کرنے پر خود اذیت دینا اور حقارت کا اختیار رکھ کر تھا اس آیت کے پاس رہے مگر اور اگر اس نے رجوع نہ کیا تو جب اس کی عدت گزر گئی۔ تو وہ ایک عورت کے ساتھ اس سے جدا ہو جائے گی اور یہ اپنے نفس کی زیادہ مالک ہوگی۔ پھر وہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔ اس آیت سے فہم اور ہے۔ (1)

امام عبد الرزاق، ابن منذر اور یحییٰ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: طلاق کے چار درجے اور مراتب ہیں۔ ان میں سے دو طلاق ہیں اور دو حرام ہیں۔ حرام یہ ہے کہ آدمی عورت کو ایسے وقت میں طلاق دے جب وہ ایمنی سے خارج ہو چکا ہے۔ اور وہ نکاح جانتا کہ حرام کی شے ہے۔ مستثنیٰ یہ بیان کیا۔ اور دوسرا مرد کا عورت کو حالت حیض میں طلاق دینا بھی حرام ہے۔ اور طلاق موقوف ہے جس کو آدمی عورت کو ایسے صبر میں طلاق دے جس میں عورت کا کیا ہو اور عورت کو اس حال میں طلاق دینا کہ اس کا تعلق بالفل ظاہر اور واضح ہو۔ (2)

امام عبد الرزاق و عبد بن حمید ان دونوں مذاہب کا حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن مردودہ اور یحییٰ رحمہم اللہ نے سنن میں **لَا تَنْفِخُ بِنَفْسِكَ** کا جوشو **فَبِئْسَ مَا تَكُونُ** کے تحت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ (مفسر) عورت کا عدت گزرنے سے پہلے پہلے اپنے گھر سے نکلنا مکمل ہے حیائی ہے۔ (3)

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **بِئْسَ مَا تَكُونُ** سے مراد نکاح ہے۔ امام عبد بن حمید و حرم اللہ نے حضرت مسن رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ امام عبد الرزاق و عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت ابو جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **لَا تَنْفِخُ بِنَفْسِكَ** سے مراد ہے کہ یہ عورت ہے کہ یہ کہہ کر نکاح کرے۔ (4)

امام عبد الرزاق اور ابن منذر نے حضرت علامہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے ضمن میں فرمایا کہ یہ صحیح حدیث کا ترجمہ نازل ہونے سے پہلے تھا۔ جب کوئی عورت نکاح کا کتاب کرتی تھی تو اسے نکال دیا جاتا۔ (5) امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا مفہوم ہے وہ خود نکاح نہیں کرے کہ وہ نکاح کا کتاب کرے یا غرض تو وہ نکاح جائے اس میں اس پر حدیث غلطی ہو گئی۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، مسعود بن زید، ابو عبد بن حمید، ابن زید اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے بھی لفظ **بِئْسَ مَا تَكُونُ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ **بِئْسَ مَا تَكُونُ** کا جوشو **فَبِئْسَ مَا تَكُونُ** (نکلے ہے حیائی) یہ ہے کہ عورت مرد کے گھر والوں کے ساتھ بد زبانی کرنے لگے۔ جس جب وہ ان پر لفظ زبان استعمال کرے۔ تو اس کے لیے اسے گھر سے نکال دیا جاتا ہے۔ (6)

1۔ بحیثیہ ابوالخیر، ص 317، کتاب النکاح، طبعیہ بیروت 2۔ مصنف، عبد الرزاق، ج 6، ص 239 (10973)

3۔ بیہقی، (11061)

4۔ بیہقی، ج 6، ص 254 (11062)

5۔ بیہقی، ج 6، ص 11064

6۔ بیہقی، (11065)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رَفَا اَنْ تَاْتِيَنَّ بِهَا جَشَوْ شَيْئًا تَوَكَّلْتُكَ فَتَقْرَأُ: اگر اس سے مراد وہ ہے جیسا کہ تم کہتے ہو تو اسے باہر نکالو اور درجہ کم کر دیا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "مگر جب کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں" فرمایا اس سے مراد نافرمانی ہے۔
امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مکرر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس سے مراد سوء خلق اور بد اخلاقی ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مکرر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ مفہوم بیان کیا: مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر اس نے نہ کیا تو اسے درجہ کم کیا جائے گا۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِهَا جَشَوْ شَيْئًا تَوَكَّلْتُكَ سے مراد نافرمانی ہے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ (۱)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِهَا جَشَوْ شَيْئًا تَوَكَّلْتُكَ سے مراد نافرمانی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ لَا تَكُنْ بِهَا نَفْسًا لِّلَّهِ يُخَلِّطُ بَيْنَهُنَّ ذُلُّنَّ آمُرَانِ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے لیے اس کی طرف رجوع کرنا مناسب ہو تو وہ اس کے گھر میں اس کی طرف رجوع کرنے کی توجہ بد اخلاقی سے بہت دور ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے نزدیک واجب ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی رہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ آدمی عورت کو ایک طلاق دے، پھر اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور وہ کہا کرتے تھے لَقَدْ نَفَّيْنَا بَيْنَهُنَّ ذُلُّنَّ آمُرَانِ لَعَنَ اللّٰهُ شَايِدَہ اس میں رغبت رکھتے تھے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بَيْنَهُنَّ ذُلُّنَّ آمُرَانِ سے مراد رغبت ہے۔
امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ آدمی عورت کو ایک خلاق دے، پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا شاید وہ اس سے نکاح کر کے فرمایا: وہ اس آیت کا بھی مفہوم بیان کرتے تھے لَقَدْ نَفَّيْنَا بَيْنَهُنَّ ذُلُّنَّ آمُرَانِ شاید وہ اس میں رغبت رکھتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس آیت کے تحت کہا: شاید وہ اس کی طرف رجوع کرنے میں رغبت رکھتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شہاک اور حضرت قسطلی رحمہما اللہ تعالیٰ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ نکاح کو انہوں کے ساتھ ثابت

۱۔ مختلف مدارق، طبع ۱۳۵۶ھ، صفحہ ۲۵۴ (۱۱۰۶۳)، دارالکتب العلمیہ بیروت

۲۔ مصنفہ مدارق، باب ۱۰، طبع ۱۳۵۶ھ، صفحہ ۲۳۸ (۱۰۹۶۹)، دارالکتب العلمیہ بیروت

روزہ ہے۔ طارق سے بچے بھی نواہ اور جو غلغلیہ کے وقتہ میں نواہ و جواہ کے لئے چاہتے ہیں۔ (۱۱)

[illegible]

اوم سعید بن مسعود اور عبد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا جہانہ قاضی ۔ سچے قول نقل کیا ہے کہ مسلمانوں میں بدلہ میں نے کیا جس کے کام سے شک کے کا کھبار نہ ہو۔

امام حسن رضاؑ نے حضرت شوکتِ اہلِ بیت اللہ علیہ سے چاہا تو بے کلاموں نے قَوْلِ اَللّٰہِ وَرَسُولِہٖ کے لئے کہا کہ حسبِ تہمیں کہی شے پر کھانا پلانا تو اسے سمجھ لیج (اکبر)۔

انسان پر وہی دھرم اللہ نے حضرت ابراہیمؑ پر بھی رکھا تھا۔ یہاں پہلے کہہ چکے ہیں کہ اس آیت کے مفہوم پر ابراہیمؑ کی تہذیب کے بارے میں پوچھا جائے تو آپ صاف فرمادیں: "تہذیب کے بارے میں جو کچھ اللہ نے اس آیت میں فرمایا ہے، اس کے مطابق ہے۔" (ابو الکلام) (صفحہ ۱۸۱) پھر فرمادے:

اسم ان سرور پر ہر جگہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول پر یوں کیا ہے کہ: **واعلم انہ سب ان کے قربان کی شہادت پر تھے** ان کے لئے جہاں تک کہ وہ تھے خدایک آفتاب سے زیادہ روشن اور روشن ہے۔

انعام ان مردود و رخصت شدہ نہ تھیں۔ نہ حضرت زبیرؓ کو نہ انیسویں صفحہ ۱۱۷ کے بیان کے لیے کہہ سول اللہ شیشا نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے پاس عیادت ہو اور کوئی اسے نہ بدعا ہو اور نہ اسے جہالت سے قس قس تن جلوس نہ آئے۔

انہی میں سے دو یہ تھے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر انہوں نے وضو پڑھنا شروع کر دیا تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اگر نہ تو ان کے لئے عذاب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اگر نہ تو ان کے لئے عذاب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اگر نہ تو ان کے لئے عذاب ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، یہ ایک ایسی ہیئت ہے جس میں تمام اعضاء اور اعضا کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

ان کے بارے میں جتنا کہہ سکیں۔

ابو عبد اللہ بن زبیر اور ابوالکھیر نے میرے سر پر حضرت قیوم علیہ السلام سے کہا کہ انہوں نے تو میں پرستی اللہ سے

۱۔ مسند عیون اہل بیت، باب دوا اہل بیت، ص ۱۵۸ (۱۵۲۵۲) درمکتبہ علمیہ، روست
خانہ ایضاً ص ۱۵۸-۱۵۸۳ (۱۵۲۵۳)

١- محمد عبد المنعم قنبل، وجوه الخلفاء السبعة، ص 108 (10292)، دار الكتب العلمية، بيروت.

٢- ابن الأثير، المصدر نفسه، ص 93 (10293).

3- ثبت الراجح بعد 2 من 2761102 A. في مكتب التعليم

ایک انجیل آیا۔ عرض کی: میں عرف کو قیدی بنا چکا ہے تو آپ شیطان نے اسے فرمایا: اس کی طرف بیٹھ کر سناؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عہد کیے ہیں کہ کثرت سے لا حول و لا قوة الا باللہ پڑھے۔ انہوں نے اسے پڑھنے کے لئے کے ساتھ بلایا۔ نہ تو اس کے سبب اور عداوت کیا۔ وہ نفل آتا اور اس نے انہیں کی کوئی عداوت اور اس پر سزا نہیں دلائی۔ اب اس کو تم موصوم مردوں میں سے اسے میرا رکھنا۔ تو وہ بچے چلا۔ اسے اور مالہ دوسرے نے پیچھے رہنے دیا۔ اور اسی کی تیزی کے ساتھ اپنے والدین کے پاس آکر اور مردانہ پر آواز دینے لگا۔ پھر اس کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی کہ تو میرا بیٹا مالہ ہوگا تو میں یقیناً اللہ پختانی لکھنا ضرور جان آتی ہے۔ (۱)

امام سید بن حمید، حاکم اور ابن مردودہ، قرآن میں سے اور بخاری نے اس کی منہ حضرت میں مسطور رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حاضر ہوا۔ میرا کن بنے کہ وہ عرف بن الکبت تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری حقانیت پر غارت کر دی کی اور میرے بیٹے کو قیدی بنا کر ساتھ لے گئے اور وہ دے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما: یہ سنا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے بارگاہ میں اتھا کر۔ چنانچہ جب دولت کر پائی تو وہی کی طرف آیا۔ تو اس نے اس سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے چھو جایا ہے؟ تو اس نے بیوی کو صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ انجیل اس آدمی کو زیادہ دقت نہیں گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بیٹہ لہذا وقت اسے دلچسپ کر دیا اور یہ دولت پہلے سے کہیں زیادہ حصہ بھر دیا۔ اور وہی میں حاضر ہوا اور آپ کو صورت حال سے باخبر کیا۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما ہوئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سوال کرنے اور وہی کی جانب روایت کر کے حکم اور مشاغل فرمایا اور پھر ان پر مذکورہ آیت پڑھی۔ اور ایمان الی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت۔ کثرہ صدیق رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا مستقیم یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈر رہتا ہے وہ اسے دنیا کے غموں اور پریشانیاں سے کافی ہر جاتا ہے۔

امام احمد، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردودہ اور بخاری رحمہما اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیت پر حنفی شروع کی اور بار بار دہراتے رہے، یہ بیان تک کہ میں نہ جھٹکے گا۔ پھر اور انہوں نے ایسا ایسا اور رضی اللہ عنہما کو تمام کے تمام لوگ بھی اسے اپنا حق تو قیاساً یہ تمام کے لیے کافی ہے۔ (۲)

امام جبرائیل اور ابن مردودہ یہ تمہارا اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: اے اللہ کو اللہ کہ خوف اور تقویٰ کو تہذیب بناؤ۔ یہ غیر مالان اور کاروبار کے تھیں رزق معا کرے گا۔ پھر آپ نے مذکورہ آیت پڑھی۔ (۳)

امام احمد، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جس کتاب کا ذکر کرے اگر اسے اللہ کے عیب اسے رزق سے محروم رکھا جائے گا۔ وہ اسے سو اکوٹھے نقد پر گور دیکھا کر سکتی اور

نقلی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (11)

امام احمد اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حضرت سے استفادہ کیا، اللہ تعالیٰ اس سے ہے۔ (تم اور ہر قسم کی شے سے اٹھنے کی۔) وہو بہر ما یارے وہابیوں سے اسے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے ہے امان بھی نہیں۔ (12)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ (کو رضا) کے لیے (برائے سے) امت نکالتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر شے اور طیف کے لیے اسے جاتی ہے اور وہ اسے (اس) سے رزق عطا فرماتا ہے، جہاں سے اسے وہ دھواں بھی نہیں ہوتا اور جو دنیا کے لیے (برائے سے) نکلتا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے ہر دگر دیتا ہے۔ (3)

امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت اسماعیل بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ تمہاری کہہ سکتا کہ تمہارے فرمایا: اگر تم سے مرد جو اس سے ملے (جو ہمیں تمہارا یا ہوتا ہے) یقیناً تم شہادت کے بغیر کہتے ہو گے۔ (14)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اس حدیث میں حضور ﷺ نے حضرت رافع بن خدیج سے بیان کیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس شے سے اٹھنے والا داتا ہے جو لوگوں سے ہے باعث شعی اور پریشانی ہوتی ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس حدیث میں حضور ﷺ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس آیت میں حضور ﷺ سے مراد نجات ہے۔ (15)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے تیرے رب کی اور اعلیٰ درجات میں اللہ تعالیٰ سے ملنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور جب تجھ سے کوئی چیز ملے تو پھر بھی نہ کہہ کرے۔ (16)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ملنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ہر قسم کی اصل ہے۔ تجھ پر جہاد لازم ہے کیونکہ یہ وہابیہ الاسلام ہے۔ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا نثار قرآن کریم کی تلاوت لازم ہے کیونکہ یہ آمان میں تیری رحمت اور ثناء میں تیرا ذکر ہے۔ (17)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ملنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ہر قسم کی اصل ہے۔ تجھ پر جہاد لازم ہے کیونکہ یہ وہابیہ الاسلام ہے۔ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا نثار قرآن کریم کی تلاوت لازم ہے کیونکہ یہ آمان میں تیری رحمت اور ثناء میں تیرا ذکر ہے۔ (17)

1۔ رضی اللہ عنہ، باب القرب، جلد 4، صفحہ 402 (22410)، دار الفکر، بیروت۔ 2۔ مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 248، دار السنہ، بیروت۔

3۔ مجمع الزوائد، باب ما یقال فی القرب، جلد 10، صفحہ 545 (3185)، دار الفکر، بیروت۔ 4۔ کتاب القرب، جلد 1، صفحہ 349، دار السنہ، بیروت۔

5۔ مسند ابن ابی شیبہ، باب فی القرب، جلد 1، صفحہ 235 (3530)، دار السنہ، بیروت۔ 6۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 44، دار السنہ، بیروت۔

7۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 62

نماز پڑھنے کی دعا اللہ نے اس وقت فرمائی تھی کہ میں نے یہ دعوت دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ کو اپنے حق پر اور میرے اے لوگوں سے چھپانے لگے، وہ اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو، یا تو اللہ ہی کسی کے سرگرم ہونے کا واسطہ بنائے گا یا نہ ہوگا۔

یہ دیکھ کر کمال کر گئے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ! میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے۔ (1)

حضرت امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے زاد النادر کے بعد میں حضرت ابن حبان رحمہ اللہ صاحب سے یہ روایت سنا لی کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی بیٹائی کو رقم کر لے مجھے اجازت میں داخل کرے۔ یعنی آخرت کے لیے مجھے ذخیرہ فرمادے، مجھ پر تو کس کمزور و قنار سے بے کافی نبیوں اور مریدوں سے کسی کی طرف توجہ کر کے اسے بے گناہوں۔

امام احمد و حرامیہ نے آثار میں حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو قتل پیرا یا ہے کہ وہ خط و نصیحت کے لیے موت کا فانی ہے۔ فانی کے لیے یحییٰ کا فانی ہے اور شعلہ لیت کے لیے عورت کا فانی ہے۔ (۱۵)

وَالَّذِي يَخُصُّ مِنَ الْمُجِيزِ مَنْ تَسَاءَلْتُمْ عَنْ ثَمَرِهِ أَفَرَأَيْتُمْ أَصْفَرَهُ ۚ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ وَالشُّكْرِ لَكُنْزًا فَهُمْ لَنْ بَحِيلُونَ ۚ وَلَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفْ عَنْ أَهْلِ الْكُفْرِ لَفَعَلْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ سَمَكًا يَمُوتُونَ فِي الْبَحْرِ عُمَلًا بَلَغَ الْأَوْتَارُ بِرَأْسِهِمُ امْرَءَاتُ الْكَافِرِينَ ۚ وَلَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفْ عَنْ أَهْلِ الْكُفْرِ لَفَعَلْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ سَمَكًا يَمُوتُونَ فِي الْبَحْرِ عُمَلًا بَلَغَ الْأَوْتَارُ بِرَأْسِهِمُ امْرَءَاتُ الْكَافِرِينَ ۚ وَلَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفْ عَنْ أَهْلِ الْكُفْرِ لَفَعَلْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ سَمَكًا يَمُوتُونَ فِي الْبَحْرِ عُمَلًا بَلَغَ الْأَوْتَارُ بِرَأْسِهِمُ امْرَءَاتُ الْكَافِرِينَ ۚ

[illegible][illegible]

1. *الحجرات*، المراسم التي يصليها المصطفى، مد الله في حياته 17920457، دار الفلاح، بيروت.

[illegible]

میں نے ذوالکھلالِ اَہْلُکُمْ اَنْ یَّصْغُرَ حَکْمُکُمْ کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ نے عرض کی: کیا میں (عدت) اس کی ہے جسے میں ملائیں دینی گئی ہوں اور اس کی جس کا خاندان فوت ہو گیا ہو تو آپ شیخینہ نے فرمایا: یہی (عدت) اس کی جسے میں ملائیں دینی گئی ہوں اور اس کی جس کا خاندان فوت ہو چکا ہو۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ اور دیگر مفسرین نے ایک دوسری حد کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیوی آپ سے مشترک ہے یا ہم کو تو آپ شیخینہ نے فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کی: ذوالکھلالِ اَہْلُکُمْ اَنْ یَّصْغُرَ حَکْمُکُمْ کیا یہ مطلق اور حصری ہے؟ وہاں جو عدتوں کو شامل ہے تو آپ شیخینہ نے فرمایا: ہاں۔ (1)

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، سعید بن منصور، ابو داؤد، ترمذی، ماہج، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابی داؤد، ابن مردودہ نے کئی طرق سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ دو عدتوں میں۔ دوسری کے ساتھ عدت گزارے گی۔ پس انہوں نے فرمایا: چرا ہے میں اس کے لیے فیصد دیتا ہوں کہ بے شک وہ آیت جو چھوٹی سورہ نساء میں نازل ہوئی وہ سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔ یعنی ذوالکھلالِ اَہْلُکُمْ اَنْ یَّصْغُرَ حَکْمُکُمْ۔ پس یہ مطلق یا محدودیت جس کا خاندان فوت ہو جائے اس کی معاد پر چھٹنے تک ہے۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، طبرانی، ابی داؤد، ابن مردودہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جو چاہے میں اسے غایہ بیان دیتا ہوں کہ چھوٹی سورہ نساء میں مذکور آیت چار سینے اور دو دن کے بعد نازل ہوئی۔ (2)

امام عبد الرزاق، رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جو چاہے میں اس کے لیے تفسیر کہتا ہوں کہ وہ آیت جو چھوٹی سورہ نساء میں ہے اس نے اسے منسوخ کر دیا ہے جو سورہ بقرہ میں ہے۔ (3)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ چھوٹی سورہ نساء نے برکت کو منسوخ کر دیا ہے اور ہر حالِ عورت کی عدت چاہے وہ مطلق ہو یا لا کاؤ ذلوفت ہو گیا ہو وضعِ محل ہے۔ (4)

امام ابن کثیر نے تاریخ میں اور دہلی رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکور آیت عرفہ کا ذکر کیا ہے۔

امام عبد بن حمید، بخاری، طبرانی اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: کیا تم عورت پر شہادت اور گواہی تو کرنے کو اور اس کے لیے رخصت نہیں آجاتے؟ چھوٹی سورہ نساء طویل سورہ نساء کے بعد نازل ہوئی کہ جب حالِ عورت پہنچے کو جنے کی تو اس کی عدت گزار جائے گی۔ (5)

1۔ تفسیر طبری، ذیل آیت 28، صفحہ 561، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مختلف عبد الرزاق، باب المطلق، کتاب النکاح، جلد 6، صفحہ 380 (1759)، دار المکتب العلمیہ بیروت

3۔ الفردوس، کتاب النکاح، جلد 4، صفحہ 292 (6860)، دار المکتب العلمیہ بیروت

4۔ تاریخ ابن کثیر، جلد 2، صفحہ 729، وزارت تعلیم و صحت، دار

خفا سے چھپیں جن بعد بچہ بنا۔ پھر اس نے (شادی کے لیے) تیار ہو لی۔ تو وہ دستا مل میں بیٹھ گئے، تو یہی جعدی کسی سے تو ابعد المجلین یعنی چار مہینے اور دو دن عدت گزار۔ تو اس نے جواب دیا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوں، اگر آپ مجھ سے اٹھا کر لیا۔ تو آپ انہی فرمایا: "انکو تو ایک درمعا کے خاتمہ پر تہی ہو کر لے آؤ۔"

اسلام میرا رزاق اور میرا حیدر تھا، اللہ نے حضرت سید بن خدیو رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ سیدہ اعلیٰہا خانم نے
 ۱۰۰ روپے کا مالک بنی، جس چند روپیہ میں کڑی تھیں کہ اس نے اپنے کچن، پاور جب ۱۰۰ روپیہ نکال کر بیچ دی، تو اس نے اس کا ذکر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت عطا فرمادی اور اس نے نکاح کر لیا۔ (2)

اسی طرح یہ لکھا گیا تھا کہ اس سے کوئی نہ کہہ دے گا۔ ان کے ساتھ عدت ختم ہو جائے گی۔

امام ابن ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت امین موسیٰ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں جو یہ کہتا تھا کہ میں نے ایک انہی غریبی اور دور دوری (۱)

أَسْكُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ وَلَا تَقْرَأُوا لَهُنَّ لِحْيَتَهُنَّ
عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمْلٍ فَلْيَقْرَأُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ
سَلْهَنَ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاتُّوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأَنْتُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
بِمَعْرُوفٍ وَإِنْ لَعَسَتْكُمْ فَاسْتَرْضِعْ لَهُ أَخْرَى لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ
مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يَكْفِ
اللَّهُ تَفْسًا إِلَّا صَافَهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝

”اُنہیں غریبوں جہاں تم خود سکنت پذیر ہو اپنی حیثیت کے مطابق اور انہیں ضرورت پہنچاؤ تاکہ تم انہیں تک نہ کرو۔ اور
اُنہیں ضرورتوں کو تو ان پر خرچ کرتے ہو وہ یہاں تک کہ وہ بچی جنمیں۔ پھر اگر وہ (بچہ) دودھ پائیں تو انہیں تہناری
نہ خرچ تو نہیں ان کی اہمیت دور دور (احکامات کے بارے میں) انہیں میں مشورہ کر لیا اور اس کے مطابق (۱)
اگر تم انہیں میں طے نہ کر سکو تو اسے کوئی دوسری دودھ پلانے۔ خرچ کرے دست والا اپنی دست کے مطابق۔
دور دور تک نہ کر دیا گیا۔ جس پر اس کا رزق تو وہ خرچ کرے اس سے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اور تکلیف نہیں
دینا اللہ تعالیٰ کسی کو اگر اس قدر بھلائے دے کہ وہ غریب اللہ تعالیٰ کی کے جہد دینی دے دے گا۔“

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اُسْکُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ
وَجْدِكُمْ کے تحت فرمایا: اگر تو اس کے لیے نہ پائے مگر اپنے گھر کی طرف سے اس کو اس کے لیے نہیں غمراؤ۔

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ میں نے جب تک کہ معنی ہے اپنی وصیت کے مطابق۔ (۲)
امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ بھی بیان کیا ہے اور وَ لَا تَقْرَأُوا لَهُنَّ لِحْيَتَهُنَّ
لِحْيَتُهُنَّ عَلَیْہِہُنَّ کے بارے میں فرمایا اور انہیں ضرورت پہنچاؤ تاکہ تم انہیں مسکن میں تک نہ کرو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمہ اللہ علیہ نے قرآن و وجہ کلم میں داؤ کو مرفوع پر جواب۔
امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَ اِنْ کُنَّ اُولَاتٍ حَمْلٍ فَلْيَقْرَأُوا عَلَیْہِہُنَّ حَتَّى یَضَعْنَ سَلْهَنَ کے ضمن

اللَّهُ مُبَيَّتٌ لِّمُخَرِّجِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الْقُلُوبِ إِلَى
 الشُّوْبِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ الصَّالِحَاتِ خُذْهُ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
 الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَكَ مِزْقَانًا اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ
 سَبْعَ سَمُوتٍ وَمِنْ الْأَشْوَاضِ مِثْلَهُنَّ يَسْتَأْذِنُ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ لِيُخَلِّقَ
 أَنْ يَخْلُقَ عَلَىٰ سَبِيلِ مَنٍّ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

”مگر یہ بتایا نہیں کہ انہوں نے سر زمین کی اپنے رب کے علم سے اور میں کے رسولوں (کے فرمان) نے انہوں نے
 جہی تھی اسے ان کا خاصہ کیا اور ہم نے انہیں ہماری سزا دی۔ پس انہوں نے اپنے کرتوتوں کو ہال چکے اور ان
 کے کام کا انجام ہزار خوار و حقار کیا کر کر رکھا جائے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک سخت عذاب رکھا جس سے وہ روتے رہا
 کر دے۔ اور اُن کے منہ اور زبان ناکے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تہذیبی طرف ذکر۔ آپ ایدہ رسول
 کریمؐ کو نہ کہ شام ہے جس میں اللہ کی روشنی آجیں تاکہ نکال لے جو نے اُن کو جو ایمان لے آئے اور ایک عمل کرتے
 رہے اللہ میری طرف سے نور کی طرف۔ اور جو ایمان لے رہے اللہ ہی اور ایک عمل کرتا ہے تو وہ ان کو داخل فرمائے گا
 جنت میں جس کے نیچے نہریں ہیں اس میں جہنم میں دو لوگ تالہ در میز، گے۔ بلاشبہ اللہ نے اس (سورہ) کو
 بہترین روش عطا فرمایا۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا فرمائے اور زمین کو کھینچی اور ان کی مانند نازل ہوا
 رہتا ہے حکم ان کے درمیان تاکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ پر چڑھ کر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے
 ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ
 تِسْعًا (اے مستویوں پر) کوئی مرتبہ کیا گیا۔ وَ عَلٰی بَنَاتِهَا اَعْمٰلُکُمْ اور ہم نے انہیں بہت بھر دی اور شہید سزا دی۔ (۱)
 امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمہ اللہ علیہ نے عَدَّ اَبَاقِ الْفَرَسِ میں قَدْرًا کو مقصد پر حاکم۔
 امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: قَدْ اَقْبَلْتُ وَ اَدْبَلْتُ کَامِلًا
 ہے جس انہوں نے اپنے کرتوتوں کی جزو نہ تھی۔

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے کرتوتوں کی جزو نہ تھی۔
 امام ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے کرتوتوں کی جزو نہ تھی۔
 وَ عَلٰی بَنَاتِهَا اَعْمٰلُکُمْ اور ہم نے انہیں بہت بھر دی اور شہید سزا دی۔ (۱)
 امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: قَدْ اَقْبَلْتُ وَ اَدْبَلْتُ کَامِلًا
 ہے جس انہوں نے اپنے کرتوتوں کی جزو نہ تھی۔

ہے۔ ادیان کرتے ہیں کہ یہ دلوں اہل جنت کا کھانا، ان کے لئے اور، پھلی کے جگر اور پتل کے سر سے خوب پیر ہوں گے۔ اور بھی خبر دی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا وہ پھلی کس پر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ روپائی پر ہے۔ اور اس سے اسی طرح پھلی کو کئی کئی طرح کی تمبارانی چھینیں ہیں۔ کوئی پھلی ان مندروں میں سے کسی مندروں سے پڑتی ہوتی ہے۔ اور مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ جنس بڑی تیزی کے ساتھ پھلی کی طرف دو ہوا اور اس کی برتری اور عظمت بیان کی۔ اور کہا: تجھ سے بڑھ کر نفی اور تجھ سے زیادہ قوی کوئی مخلوق نہیں۔ پس پھل نے اپنے دل سے یہ احساس پایا اور حرکت کی۔ پس وہی کے سب نڈر آتا ہے جب وہ حرکت کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹی چھٹی بھیجی اور اسے اس کے کان میں خبر کیا۔ پس جب وہ حرکت کرنے لگی ہے تو اس کے کان میں حرکت کرتی ہے تو وہ اس کا ہوجاتی ہے۔

امام محمد بن حنفیہ و ابن جریر و ابن عمر بن ابی سلمہ رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے دُجھن الا فرائض و شلفظ کے تحت کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے اس کی تفسیر بیان کروں تو تم اس کا انکار کرو (یعنی کافر نہ جاؤ) اور تمہارا یہ کفر تمہارے اس آیت کو بھولنے کے سبب ہو۔ (۱)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور حنفی رحمہم اللہ نے شعب اور لاہور والصفات میں حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ نہیں سرت ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح نبی ہے آدم کی طرح آدم ہے، نوح کی طرح نوح ہے، اور ابراہیم کی طرح ابراہیم ہے اور موسیٰ کی طرح موسیٰ ہے، علیہم السلام، پہنچنے کے لئے کہا ہے اس کی سند صحیح ہے لیکن یہود ایسے شاذ ہے۔ میں انہی کا اس روایت میں متعلق نہیں جانتا۔ (۲)

(تفسیر: لنسبہ الامم جسٹس جرجہ کرم اللہ وجہہ فیہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مشہور تفسیر فی القرآن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مذکورہ بالا قول کے متعلق اس طرح رقمطراز ہیں کہ اس کے متعلق علامہ ابوالحسن اندلسی تحریر فرماتے ہیں: ”وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِّنْ ذَوَاتِهِ لَوْ اَقْبَدَنِي الْكَذِبُ وَهَذَا حَدِيثٌ لَا يُلَاقِي وَضْعَهُ“ کہ یہ قول واقعہ کی ہے اس میں اس سے روایت کیا ہے اور واقعہ کی کتاب ہے اور یہ حدیث ہے جس کے موضوع کو نے میں کوئی شک نہیں) مترجم: (تفسیر زیادہ القرآن ج 5 ص 288)

امام ابن ابی حاتم، کبر و ہما اللہ اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی گرفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منکر روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہے شک زمینوں میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پنج سو سال کی مسافت ہے اور ان میں سے ارض میا پھلی کی پشت پر ہے اور اس کی دونوں طرفیں آسمان میں ملی ہوئی ہیں اور پھلی چٹان پر ہے۔ اور چٹان فرشتے کے قبضے میں ہے اور دوسری زمین میں ہوا

۱۔ تفسیر طبری، ج ۲، آیت ۲۸، جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۰، اور حلیا، ترات امری، ص ۷

۲۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۵۳۵ (۳۸۲۳) اور انجیل علیہ ص ۵

انی بقض اذواحدہ صحیحاً آپ کے اس قول کے متعلق ہے: بلکہ میں نے تو جمع کیا ہے۔ (۱)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم و بطرانی اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم حضرت سہیل رضی اللہ عنہما کے پاس سے شہد کا شراب نوش فرماتے تھے۔ پھر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے کہا: اے نبی! آپ سے کوئی رنگ (روا) پارسی ہوں۔ پھر آپ حضرت عصفہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے بھی کہا: کھجھ آپ سے کوئی ہوا (روا) فارسی ہے۔ تو آپ شیخین نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہاں شراب (شربت) کی ہے جو میں نے حضرت سہیل رضی اللہ عنہما کے پاس سے پیا ہے۔ قسم! میں وہ نہیں پوئیا کہ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا السَّامِيَّ** (۲) امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن داغ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے مذکورہ آیت کے بارے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس سفید شہد کا آبلہ تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نہال فرماتے رہتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھتا تھا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: شہد کی کھپیاں غلط چیز ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے اوپر حرام کر لیا۔ پس یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی (عراق کٹر کا لذت ہے) اس سے گند نکلا ہے جسے مغایر کہا جاتا ہے اور اس کی بدبو شہد میں آجاتی ہے)

امام ابن سعد از محمد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کون سی شے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دی تو انہوں نے جواباً کہا: شہد کا آب۔

امام نسائی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑائی تھی۔ آپ اس سے مباشرت کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عصفہ رضی اللہ عنہما اسے برداشت کرتی رہیں یہی تک کہ بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ پر اسے حرام قرار دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت آخر تک نازل فرمائی۔ (۳)

امام ترمذی اور بطرانی رحمہما اللہ نے حسن صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: مذکورہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی (خفیہ بات) کے بارے میں نازل ہوئی۔ (۴)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: دو دھڑوں میں سے ایک دھڑ سے کی مدد کی؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عصفہ رضی اللہ عنہما۔ بات کا آغاز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کھنکھارے اور انہوں کی والدہ محترمہ سے ہوا۔

۱۔ مجمع البحار جلد ۲، صفحہ ۷۲۹، حواشی، قسم ۱۱۱، صفحہ ۱۱۷ (۱۱۲۲۵)، مکتبہ مطبوعہ دارالعلوم دیوبند۔

۲۔ معراج، حاکم، جلد ۲، صفحہ ۵۳۵ (۳۸۲۴)، مکتبہ المطبعہ زیارت۔

۳۔ مجمع، حاکم، جلد ۲، صفحہ ۲۶۷ (۱۱۲۲۵)، مکتبہ مطبوعہ دیوبند۔

کے پاس نہ کہ وہ آیت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے۔

امام ابن کثیر نے یہ حدیث اہل بیت کے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تھا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ میں نے اپنے نبی کریم ﷺ کو اپنے پاس لایا ہے۔ ان میں نے تم کو تعریف کی ہے کہ تم نے اپنے نبی کریم ﷺ کو اپنے پاس لایا ہے اور وہ حضرت ابراہیم سے حامل ہو گئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ آپ کا حمل بنا کر ہوا اور وہ اس سے ٹھہرا گئی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے نکل دیں سکوت پذیر رہے۔ پھر حضرت ابراہیم کی والدہ کا دورہ نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے کے لیے ایک بھیڑ خریدی۔ جس سے آپ ﷺ کو کھانا باہم پہنچاتے تھے۔ لہذا آپ ﷺ کا جسم صحت مند ہو گیا۔ گوشت پرست حسین ہو گیا اور رنگ انتہائی اچھا اور سفید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ایک دن اس سے سوچا کہ میں اسے اپنے کھانے سے روک دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تو صورت کیسی دیکھ رہی ہے؟ تو میں نے جواباً عرض کی: میں اپنے سوا کسی کی صورت نہیں جانتی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا گوشت کے جب بھی نہیں؟ تو میں نے عرض کیا: مجھے اپنی عمر کی قسم جس کی غذا بھیڑ کا دورہ ہو۔ اُنھیں اس کا گوشت حسین اور خوب صورت ہو گا۔ وہی کہ بیان ہے کہ وہ اس کے سبب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حصہ رضی اللہ عنہا گھر آگئیں خوف زدہ ہو گئیں۔ اور حضرت حصہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے درشت لہجے میں گفتگو کی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے حرام کر دیا۔ اور آپ ﷺ نے ان کو رحمہ اور امان بخش دی۔ لیکن انہوں نے یہ راز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر افشاء کر دیا۔ پھر آیت تحریم نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے (غلام) آزاد کیا۔

امام ابن کثیر نے یہ حدیث اہل بیت کے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضرت حصہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کے گشت و حرکت میں ابراہیم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے ساتھ پایا۔ تو آپ ﷺ نے حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کی خاطر اپنے پیچھے کی دان کو اپنے اوپر حرام کر دیا۔ اور حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ اس بات کو چھپائے رکھے۔ تو انہوں نے حقیقہ یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتادی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: **وَإِذَا نَكَحُوا نِسَاءَهُنَّ فَزَوَّجَهُنَّ مِمَّا بَيْنَهُنَّ وَمِمَّا دَخَلُوا فِيهِنَّ وَأُولَٰئِكَ مَعَ الْعِلْمِ** (مائدہ: ۳۰)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکور آیت **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا نَكَحُوا نِسَاءَهُنَّ فَزَوَّجَهُنَّ مِمَّا بَيْنَهُنَّ وَمِمَّا دَخَلُوا فِيهِنَّ وَأُولَٰئِكَ مَعَ الْعِلْمِ** کے تحت بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے تحت گھر حضرت ابراہیم کی والدہ کو حضرت حصہ کے دن حرام قرار دیا۔ اور حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کو اسے راز رکھنے کا حکم دے دیا۔ لیکن انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس پر مطلع کر دیا۔ یہ دونوں آپ ﷺ کی ازواج پر غالب تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لیے اسے حلال فرما دیا جسے آپ ﷺ نے اپنے اوپر حرام کیا تھا۔ اور آپ ﷺ کو کفار و کافروں کا حکم دیا کہ وہ اپنے کفار و کافروں کو اپنے کفار و کافروں کے لیے حلال فرما دیں۔ **وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ مَلَائِكَةٌ يَخُفُّونَ مِنْكُمْ** (احزاب: ۳۶)۔

فَوَضَّعْنَاهُ سِجِّئَةً اَسْلَمَ لَمْ۔ جس آپ نے اپنی قسم کو کھول دیا اور اسے مٹا دیا تو وہ ہے۔

امام ابن جریر اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا اِنَّهُ لَمْ يَضَعْ سِجِّئَةً اَسْلَمَ لَمْ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قلم رشاد فرمایا۔ جب وہ قلم لیا اس کے حاتم میں جس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے طلائ فرمائی ہے تو وہ اپنی قسم کا کلمہ ادا کر رہا تھا اور سر پر شبنم سنکھوں کو لٹکا رکھا تھا کہ میں یا نہیں ہاں یا نہیں یا پھر کلام فرما کر میں ادا اطلاق اس ضمن میں افسوس میں ہے۔

امام ابن جریر نے یحییٰ بن یزید بن مرثدہ رحمہ اللہ سے روایت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے تیرے لیے انکس عطا کر دیا ہے جس کا تو علم یکن (کنیز) کی حیثیت سے، مکہ ہے۔ جس کو اسے کہوں رام کرتا ہے اور جس نے تیرے لیے قسم کھائے کہ یہ طریقہ تم پر ہے کہ تو اپنی قسم کے بدلے کفار دنا کرے، وہ سب کسی کے ضمن میں ہیں۔

امام بحرانی اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ اِذَا ضَلَّ السَّيْرُ اِنِّیْ لَبَئِیْسٌ اِذَا وَجِیْتُ صَدِّیْقًا لِّیْ عِنْتَ حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا کہ حضرت حصہ رضی اللہ عنہما اپنے مہر آئیں اور دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ماریہ سے مباشرت کر رہے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: عائشہ کو خبر دینا، یہاں تک کہ میں تجھے ایک دم بٹہ رہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب میرا وصال ہو جائے گا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد تیرا باپ والی (امیر المؤمنین) بنے گا۔ پس حضرت حصہ رضی اللہ عنہما کہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع دی، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ کو اس کی خبر کس نے دی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ضمیر و خیر نے اس کی خبر دی ہے، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں آپ کی طرف نہیں دیکھوں گی میںا تک کہ آپ ماریہ کو رام کر دیں۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رام کر دیا۔ تو صحابہ کرام نے یہ آیت نازل فرمائی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَذِّرُكُمُ۔ (1)

امام ابن عدی اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے کہ اِذَا ضَلَّ السَّيْرُ اِنِّیْ لَبَئِیْسٌ اِذَا وَجِیْتُ صَدِّیْقًا لِّیْ عِنْتَ حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کو رام کر دیا اس سے یہ بات بتائی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے بعد میرے خلیفہ ہو جائے گا۔ (2)

امام ابن عدی، ابونعیم نے فضائل اصحاب میں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فضائل الصديق میں اور ابن مردودہ اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے انکی طرق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس دونوں نے فرمایا: قسم بخدا اسے شک حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خدمت کا اگر کتاب اللہ میں ہے: اِذَا ضَلَّ السَّيْرُ اِنِّیْ لَبَئِیْسٌ اِذَا وَجِیْتُ صَدِّیْقًا لِّیْ عِنْتَ آپ نے حضرت حصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارا باپ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو باپ میرے بعد انوں لوگوں کے والی ہوں گے، تو اس کے بارے میں کو اطلاع نہ دیا۔ اَنُوْبَ وَابُو عَلْبَدَہُ وَابُو النَّصَّاسِ لَعْنَتُیْ فَاَبَانَا لَیْ اَنْ تُحْجِیْ فِیْ اَحَدِنَا۔ (3)

میں بار نکلا۔ تو اس نے کہا بہت زیادہ تعجب آگیا۔ میں نے پوچھا کیا غصاں آگیا؟ اس نے جواب دیا ہوس سے مگی بڑا عارضہ ہو گیا ہے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے میں نے اپنے دل میں کہا: تحقیق طلعہ رضی اللہ عنہا غائب و خاسر ہوگئی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ کیا ہوئے والے ہیں جب ہم صبح کی نماز پڑھ چکے۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے۔ پھر میں چل پڑا، یہاں تک کہ حصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گیا۔ دیکھ دو دروہی ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتی، آپ نے شراب میں بطور مکی اختیار فرمایا ہے سو میں چلا اور ایک بیوہ تک والے غلام کے پاس آیا۔ اسے کہا: مگر کے لیے اجازت لو۔ چنانچہ وہ اندر گیا پھر باہر میری طرف آیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کے پاس آپ کا ذکر کیا ہے لیکن آپ نے کوئی جواب عطا نہیں فرمایا۔ پھر میں مسجد کی طرف چلا گیا۔ وہاں دیکھا مسجد کے دروازہ پر بہت سے لوگ دروہے ہیں۔ میں اگلی ان کے پاس پہنچ گیا۔ پھر وہ اضطراب جو میرے دل میں تھا دیکھ کر غالب آگیا۔ چنانچہ میں چل کر حجر لڈام کے پاس آیا اور کیا: مگر کے لیے اجازت طلب کرو۔ وہ اندر گیا پھر باہر آیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا ہے لیکن آپ نے کچھ نہیں فرمایا: میں پھر واپس چلے گا کہ آپ تک اذیت نہ دے۔ وہم ابھی بلائے گئے اور اس نے کہا: اندر جاؤ۔ آپ ﷺ نے تمہارے لیے اجازت عطا فرمادی ہے۔ چنانچہ میں اندر گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ چٹائی پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے ان کے نشانات آپ ﷺ کے پیٹ پر دیکھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنی ازواج و طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: اللہ اکبر! یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں دیکھیں تو ہم کردار میں عورتوں پر غالب تھے۔ جب ہم مدینہ طیبہ میں آئے تو ہم نے اس کے قوم کو پایا جن پر ان کی عورتیں غالب ہوتی تھیں۔ لیکن ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے کچھ سیکھا شروع کر دیا۔ میں ایک اپنی بیوی کو داما علیٰ ادا۔ تو وہ میرے ساتھ بائیں کا کھرا کر گئی تھی۔ لیکن میں نے اسے اس سے منع کر دیا۔ تو میں نے کہا: کیا تم منع کر رہے ہو۔ حالانکہ قسم بخدا! حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج آپ کی طرف مراجعت کرتی ہیں اور ان میں سے کوئی عورتوں سے رات تک آپ ﷺ سے قطع تعلقی کیے رکھتی ہے۔ تو میں نے کہا: تحقیق ان میں سے جس نے بھی ایسا کیا وہ غائب و خاسر ہوگئی۔ پھر میں حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کہ: کیا تم میں سے کوئی عورتوں کی طرف مراجعت کرتی ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے کہا: تم میں سے جس نے بھی ایسا کیا وہ غائب و خاسر رہی۔ کیا تم میں سے کوئی کھنڈہ دما سون رہ سکتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ نے غضب کے سبب اپنا غضب فرمائے؟ یا یقیناً وہ بجا ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم فرما رہے تھے۔ سو میں نے حضرت حصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی شے کے لیے مراجعت نہ کرنا اور نہ ہی آپ سے کوئی چیز مانگنا اور آپ کو جو ضرورت ہو وہ مجھ سے لے لیتا اور مجھے کوئی شے دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ میری بیویوں (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) تجھ سے زیادہ حسین اور خوب صورت ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے تو رسول اللہ ﷺ نے وہ دہرا تم فرمایا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! حق یہ کہ میں دھشت دروہہ رہ رہی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو پھر میں نے اپنا سراہہ پر

عَسَىٰ أَن يَنفَعَكَ إِنْ عَلَّمَكُنَ أَن يُبَدِّلَ الْأَوَاجِدَ مِن مِّثْلِ مَيْمَنَةٍ
مُّوَيْمَنَةٍ فَذُكِّرْتَ شَيْئًا بَعِيدًا تَسْجُدُ لَهَا وَتُكَذِّبُهَا
أَلَيْسَ لَهَا اسْمٌ قَدِيمٌ الْإِنْسَانُ أَذِلَّةٌ ثَارَةً فَؤُودَهَا النَّاسُ وَاجْتَنِبُوا
عَاقِبَتَهَا عَلَيْكُمْ عِلَاقٌ شَدِيدٌ لِّمَنِ يَعْلَمُ مَا أَمَرَهُمْ وَيَتَّقُونَ مَا
يُؤْمَرُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَقْنَطُوا يَوْمَ إِنَّمَا تُخْرَجُونَ
مِمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٠﴾

ایا ہے کہ سال و چھ ماہ پہلے فرمایا: اہل بیت کی جو قومیں میں سے انقرض ترین ہو، میں حضرت خدیجہ بنت خویمہ، حضرت فاطمہ بنت محمد شریفہؑ، حضرت مریم بنت مریم، حضرت آسیہ بنت مزاحم اور فرعون کی بیوی تیرا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں کے بارے میں تعاقب قرآن میں بیان فرمایا ہے: فَلَا تَرْجُوا أَنْ يَنْجُوَ لَكَ يَتِيمَتَانِ مِنَ الْيَهُودِ۔ (۱)

حضرت دیکھ رحمہ اللہ نے انقرض میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَتَجِبُ مِنْ قَوْمٍ وَهُمْ لَا يُلَاحِظُونَ كَلِمَاتِ اللَّهِ كَمَا يُلَاحِظُ الْمُؤْمِنُونَ۔ (۲)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَتَقَعْنَا فِيهِمْ مِنْ نَجْمٍ وَجَاءَ كَمَا تَقَعَّى بِلَا مِثَالٍ۔ (۳) اسی کے گویاں میں اپنی طرف سے روح بھونک دی۔ وَكَانَتْ مِنَ الْقَبِيحَاتِ۔ (۴) اور وہ انہ کے فرمانبردار (اس میں سے کسی)۔ (۲)

امام حماد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے وَصَلَتْ وَكَلِمَاتِ رَبِّهَا كَوَافِلَ کے ساتھ پڑھا ہے اور اس کی کتابت ایک ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن جناد سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں میری شادی مریم بنت عمرانؑ فرعون کی بیوی اور حضرت معنی علیہ السلام کی بہن سے کر دی ہے۔ (۳)

۱۔ مستدرک، ج ۲، صفحہ ۵۳۹ (۳۸۳۸)۔ دارکتب العلمیہ، بیروت

۲۔ تفسیر عبد الرزاق: ۱، آیت ۱۱، ج ۳، صفحہ ۳۲۴ (۳۲۵۷)۔ دارکتب العلمیہ، بیروت

۳۔ تفسیر کبیر، ج ۶، صفحہ ۵۲ (۵۸۵۵)۔ مکتبۃ المدین، مدینہ منورہ

[illegible][illegible]

مجموعہ ملی و جوان ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا۔ اس کے بارے میں تھوڈا خبریت اس میں معلوم ہوتی ہے کہ عورت پر قسریاں کیا گئے کہ جہاز

[illegible]

اسی منہ دار اسی جہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت امیہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے فرمایا مَکَکَہَکَہَا سے مراد میں کے یہاں ہیں۔ (1)
امیہ بن ابی سفیان نے ذکر کیا ہے کہ حضرت امیہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مَکَکَہَکَہَا سے مراد میں کی طرف ہے۔ (2)
امیہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ اگر میں کعب بن زید سے یہ روایت چاہی تو مَکَکَہَکَہَا
مَکَکَہَکَہَا اور مَکَکَہَکَہَا کے دونوں ہی جہ سے کہ میں کے حناکب کیا ہے تو مَکَکَہَکَہَا کی خاطر آزاد ہے۔ تو اس نے ہماری
ذمہ کے حناکب سے مراد اس کے پیڑ ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے جواب
دیا کہ وہی حناکب میں دیکھی ہے اسے چھوڑنا اسی لئے وہاں سے جو حناکب میں چلا کر گئے۔

الماجد یٰلہٰی، عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ صَدِّکِ دُہائے مرفوعہ میں اُن کی طرف اور اسی نے پڑھاؤں کے بارے میں۔ (3)

تَشْكُمُ مِنْ كَيْسٍ وَاجِدٍ فَسَمِعَتْهُ مِنْ مُنَادٍ فَقَدْ أَصْبَأَ إِلَيْهَا فَفُتِحَ لَهَا (الحجر: 91) اور قل هو الٰہی
تَعَالٰی وَجَعَلَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْاِصْبَارَ الْاَشْيَاءَ ثَلَاثِينَ لَوْحًا فَاَقْبَسَ لَهَا فَاَتُفَكَّرُ وَرَبُّكَ مُنَادٍ فِي سَمْعٍ وَارْتَدَّ رَدًّا جَاہِلًا

امام طہ ایسی روایتیں نقل فرمائی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام علیؑ نے اپنے اصحاب میں اور کچھ ترغیذ و تمجید الٰہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک! اللہ تعالیٰ بیشمار مسلمانوں کو توبہ لکھ کر کتاب ہے۔"

امام یکمیر ہندی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
 ﴿لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَغُتُّوا بِمَاءٍ مِنْ مَاءِ الْوُضُوءِ﴾ (2)

امام عظیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت معاذؓ یہ بھی مروی حدیث سے دلائل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گزر رہے اور ان کے کھانوں پر انہوں نے چڑا ہوا یا ہم تکل کر کے دے دیے ہیں۔ تو پھر فرمایا تو مجھ کو کیا دے لے جو۔ پھر خٹک منگول وہ بھی سے مسجد بنی کی مٹی عمر دانہ پیچکے دیا اور اپنے وہ پھر مروی کہ (۱۵)

امام نوری و محمد بن حیدر ان جریز اور اسی مسند و محکم کلمہ نے حضرت کا بارہ حجۃ اللہ علیہ سے آخر ایشیئم میں فی سنیۃ کے تحت یہ قوی بیان کیا ہے کہ یہ قول اللہ تعالیٰ نے اور تادثر لایا اور خود اسی شہوڑوں کے بارے کہا ان میں کے بعض حصوں کا بعض پر عزائم کرتے ہوئے حجۃ بجا اور اس کا گھوسنا، چمک کاٹنا، اور اوراد والی آئی اولم یزود الی الظلمۃ فو قلمہ عقیقت کے بارے فرمایا کہ یہ اپنے ہر اس کو بیاہتے ہیں۔ قریشیوں نے فرمایا: وہ اپنے ہر اس کو (پہلووں کے ساتھ) بیاہتے ہیں۔ (۴)

[illegible]

مستك الإمام من نجد وقول: انكم ترجع في عوادر

”قرآن مجید از حقیقت تمناؤں اور آرزوؤں کو قطع مینا ہے۔ اور قرآن کفر غرور (بطالیا) میں لوہا دیتا ہے۔“

ابن النبی رحمہ اللہ عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ **رَبِّ الْعَالَمِينَ** سے مراد عزوجل اور مبراہی ہے۔

امام عبد بن حمید الحنفیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فی سبغ و لا یغسل منہ
مرا بہت شہرہ کفر میں جوتا ہے۔ اور مکیا غنی و جہدہ کا مفہیم بھی غلط ہے۔ یعنی کہ ۱۱ جو گھر اہل اور غلات میں پلٹا
ہے۔ اور ہذا المفسرین سے مراد الحق المستقیم ہے یعنی اہل و اہل سیدگی راہ۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مُبَشِّرُاے مراد انگریزی ہے۔ اور
مُؤَدِّیَاتِ جہادیت پانے والا مراد ہے۔ یعنی کیا وہ جو پہلے سے جہادیت پانتے ہوئے۔

1. کتاب: *تاریخ طبرستان*، ج 2، صفحہ 98 (1237)، دار الفنون، مصر، 1973۔
2. *تاریخ طبرستان*، ج 2، صفحہ 123، دار الفنون، مصر، 1973۔
3. *تاریخ طبرستان*، ج 2، صفحہ 123، دار الفنون، مصر، 1973۔

1. تفتیشی چارہ: تیسرا اعلان 29 مئی 17ء میں جاری کیا گیا۔

اس سے آستان میں گئے۔ چرواہہ تعالیٰ نے نور کو پیدا فرمایا اور اس پر زمین جھک گئی۔ اور زمین کھلی کی پشت پر ہے۔ پھر بھلی مغرب ہوئی اور زمین بٹنے لگی۔ پھر بیابان کے ساتھ زمین کو ثابت اور پائیدار کیا گیا ہے۔ شک پر بازویم قیامت تک میں پر کر رہے ہیں گئے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: **وَالْقَلْبُ وَهَائِطُ زُنْ** (1)

امام ابن جریر طبرانی اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **بے شک سب سے پہلے جس شے کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ قلم اور بھلی (عزت) ہے۔ قلم کو ختم ہوا اور بھلی نے تو کھسکا اس نے عرض کی: میں کیا کھولیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر دو شے جو عزم قیامت تک ہونے والی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: **وَالْقَلْبُ وَهَائِطُ زُنْ** جس نون سے مراد بھلی اور کلمہ سے مراد عزم ہے۔ (2)**

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردودہ یہ روایت اللہ نے حضرت عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کفر مانتے سنا ہے: **بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور**۔۔۔ اور ثابری فرمایا: تو کھسکا۔ تو اس کو ادا کیا۔۔۔ زوالی ہو گئے۔ کے بارے لکھا: (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسعود رحمہ اللہ سے اور ابن ابی شیبہ نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **وَالْقَلْبُ وَهَائِطُ زُنْ** فرمایا: بلوغ (مختی) بھی نور سے ہے اور قلم بھی نور سے نکلا ہوا ہے اور اس قلم نے عزم قیامت تک ہونے والی چیز شے کے بارے لکھا: (4)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا فرمایا اور اس سے مراد وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور کو پیدا کیا اور پھر اسے قلم بنا دیا کہ نور کو اس نے عرض کیا میں کیا کھولوں؟ فرمایا: تو وہ لکھ جو قیامت کے دن تک ہونے والا ہے۔ (5)

امام ابونعیم نے ترمذی خود روایت میں جریر بن عبد اللہ سے حضرت عثمان غنی سے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نون سے مراد بلوغ محفوظ ہے اور قلم انتہائی روشن نور سے ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ **بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو تخلیق فرمایا۔ پھر نون کو پیدا کیا۔ اور اس سے مراد وہ ہے۔ پھر قلم کو کھسکا تو کھسکا۔ اس نے عرض کی: کیا ممکن؟ فرمایا: جوں جوں چکا اور جو عزم قیامت تک ہونے والا ہے سب لکھ دے۔ چاہے وہ عزم ہے یا اثر ہے یا رزق۔ جس اس نے جو ہر چیز ہے اور جو قیامت کے دن تک ہو گا سب لکھ دیا۔ اسی کے بارے یہ ارشاد ہے: **وَالْقَلْبُ****

1۔ شعبہ ابی نعیم: (1) آیت: 3، صفحہ 329 (3273) مدد کتب العلم بیروت

2۔ مجمع الزوائد، ج 7، صفحہ 271 (11344) دار الفکر بیروت

3۔ مسند احمد، ج 5، صفحہ 385 (3319) دار کتب العلم بیروت

4۔ تفسیر طبری، ج 2، صفحہ 28، 29، 30، 31، 32، 33، 34، 35، 36، 37، 38، 39، 40، 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000

وَعَالَيْتُمْ لَوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔ پھر قلم سے منہ پر لٹا دیا۔ پس وہ نہ ہوا اور نہ قیامت تک ہوئے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے عقل کو بچا کر لیا اور ارشاد فرمایا: میری عزت کی قسم میں تجھے ان میں کاس نہ دے گا جنہیں میں نے محسوس کیا اور میں بالیقین تجھے اس میں نہ دے گا۔ کھول کر جنہیں میں نے منہ خوش فرما دیا ہے۔ (۱)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے مراد اوست ہے اور قلم سے مراد قلم ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم کے مشابہ ہے اور یہ طعنہ لگائی کے انسا میں سے ہے۔ عبداللہ بن ابی ابراہیم نے اپنے والد سے حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد اوست ہے۔ (۲) امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت انس بن جبریت سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس پر اوست ہے۔ امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت امام ربیعہ اللہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس پر اوست ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر اسے اپنے دائیں دست قدرت کے ساتھ پکڑا اور اللہ تعالیٰ کے اوپر دست قدرت بسم (دائیں) دیا۔ اور پھر بون کو پیدا فرمایا اور یہ اوست ہے۔ پھر لوانی خلق فرمائی اور اس میں کھ گیا۔ پھر آتوں کو پیدا فرمایا اور قلم نے اس وقت سے جو دنیا میں موجود ہے سے کر جو کہ قیامت تک ہوا جب اس میں لکھ دیا ہے۔ یعنی حق کی تخلیق ایک بار سے تمام اعمال پر قائم کا رزق حلال یا حرام اور قیامت تک (الغرض) محمد نے سب کو لکھ دیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا اور قلم کو پیدا فرمایا اور قلم نے قیامت کے دن تک ہونے والی ہر شے کے بارے میں لکھ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پھر قلم کو پیدا فرمایا اور وہ دنوں ہے۔ پھر اس پر بون کو پیدا کیا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّكَ عِندَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ قلم اللہ تعالیٰ ہی واجب ہے عظیم نعمت ہے۔ اگر قلم نہ ہوتا تو دین کا قائم نہ ہوتا اور زندگی کی اصلاح ہو سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ اس (قلم) کے بارے میں ہر جہاں کی مخلوق کی اصلاح کرتی ہے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق سے مراد وہ شخص ہے جس پر زمینوں کا قرار ہے۔ اور قلم سے مراد وہ ہے جس کے ساتھ حجاب و رب عزوجل نے تھوڑا کھلی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی دیکھ رہی ہے۔ نفع بخش دینا نقصان دہ۔ وَعَالَيْتُمْ لَوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔ فرمایا اس سے مراد اگر ان کا یقین تھا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے امام ربیعہ اللہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس پر اوست ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَضَائِقُ دُونِیْ کا معنی ہے درجہ دیکھتے ہیں۔ (۱)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حماد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حماد اور ابن ابی حاتم رحمہما سے یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَضَائِقُ دُونِیْ کا معنی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو دیکھتے ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کذا مضمون میں کریم شریف کے لیے کہا کرتے تھے: بے شک یہ تمہوں ہے، اس کے ساتھ شیطان ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: مَا أَنتَ بِمُتَّبِعٍ لِّمَنِ اتَّبَعَ بِظُنَّاسٍ كُفِرُوا بِلِیِّهِمْ۔ آپ اپنے رب کے فضل سے بخون نہیں ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وَضَائِقُ دُونِیْ کا معنی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ (۲)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے دلائل میں اور واحدی رحمہ اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باہر کر حسین و حسن و علی و ابراہیم کو بھیجا۔ آپ کے صحابہ یا آپ کے کمرہ داروں میں سے جس نے بھی آپ ﷺ کو باہر تو آپ نے فرمایا: ایک میں حاضر ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمَخْلُوعِينَ۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ام المومنین عبد الرحمن بن منذر رحمہ اللہ اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن اشام سے یہ بیان کیا ہے۔ اور مائتے میں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور کہا: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے بارے میں کچھ بتائیے۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کا خلق قرآن ہے۔ کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمَخْلُوعِينَ۔ (۴)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میر نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی کہ میں نے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ کا خلق قرآن ہے۔ آپ میں دشمنی کا ساتھ نہیں دیتے ہیں۔ وہ اس کی نافرمانی کے ساتھ کاروائی نہ پاتے ہیں۔ امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن شعیب رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے رسول اللہ ﷺ کے خلق کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کا خلق قرآن ہے۔ تمام لوگوں سے باہر حسین اور عمر بابت ہے اور آپ کا خلق قرآن ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو عبد اللہ جدلی رحمہ

۱۔ تفسیر بیہقی، ج ۱، ص ۲۹، رقم ۲۳، دار الفکر، بیروت۔

۲۔ تفسیر بیہقی، ج ۱، ص ۲۹، رقم ۲۳، دار الفکر، بیروت۔

۳۔ تفسیر بیہقی، ج ۱، ص ۲۹، رقم ۲۳، دار الفکر، بیروت۔

وَلَا تُولُوا كُلَّ حَلَاظٍ مَّهْمٍ ۚ فَصَارَ مَشَا ۚ سَمِيعٌ ۚ فَصَارَ لِلْخَيْرِ
مُعْتَدٍ ۚ أَيْسَرٌ ۚ عُنَى ۚ بَعْدَ ذَٰلِكَ رَزِيقٌ ۚ أَنْ كَانَ ذَا صِلٍ ۚ وَيَزِينُ ۚ إِذَا
تَشَلَّى عَلَيْهِ ۚ أَيْسَرًا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۚ سَمِعْتُهُ عَلَى الْخُرُطُومِ ۚ
إِنَّا بَلَوْنَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ ۚ إِذْ أَقْسَوْا لِيَصْرِمْنَهَا
مُصْهِجِينَ ۚ وَلَا يَسْتَنْوُونَ ۚ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ
تَأْسُونَ ۚ فَأَصْبَحَتْ كَالضَّرِيمِ ۚ فَتَنَادَوْا مُصْهِجِينَ ۚ أَيْ اعْدُوا عَلَيَّ
حَزِيمٌ ۚ إِنَّ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ فَالْطُّغُو ۚ وَهُمْ يَسْتَعَاظُونَ ۚ أَنْ لَا
يَدْخُلْنَهَا الْيَوْمَ عَلَيْهِمْ ۚ فَسَكِينٌ ۚ وَاعْدُوا عَلَىٰ حَرْجٍ قَدِيرٍ ۚ فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَأَصَاكُونَ ۚ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۚ قَالَ أَوْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
أَقُلُّكُمْ لَوْ لَا تَسْمَعُونَ ۚ قَالُوا سُبْحَنَ رَبِّنَا ۚ إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ
فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَو ۚ وَمُنْ ۚ قَالُوا يَوْمَئِذٍ إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ
عَلَىٰ رَبِّنَا أَنْ يَهْدِيَنَا خَيْرًا مِنْهَا ۚ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُرْغِبُونَ ۚ كَذَٰلِكَ
الْعَذَابُ ۚ وَالْعَذَابُ الْأَخِرُ ۚ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۚ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ
عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ۚ أَفَتَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۚ
مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۚ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۚ إِنَّ لَكُمْ
فِيهِ لَمَنَاعَ حَيْرُونَ ۚ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بِالْعَقَّةِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ
لَكُمْ لَمَنَاعَ حِكْمُونَ ۚ سَأَلَهُمْ أَتَيْتُمْ بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۚ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ
فَلْيَأْتُوا بِحُجَّتِهِمْ ۚ إِنَّ كَانُوا صَادِقِينَ ۚ

نور نہ متا ہے کسی (جہنمی) آئینہ کے لئے اور اس کے لئے نہیں۔ جو بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔

بیان کیا ہے کہ آپ نے "مناع لمحیر" سے لے کر "ذینین" تک آیات پڑھیں۔ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اکل وشار میں جڑواں بی ہے جو انتہائی ککڑ مڑاں، لی کو اکٹھا کرنے والا، تکبیر کرنے والا اور خیر اور نیکی سے روکنے والا ہے۔ اور اہل جن جن کو وہاد و مقنوب لوگ ہیں۔ (1)

امام محمد بن سید ابن جریر ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عشتی نے مراد اس آیت سے جس کی نسبت میں شہداء اور ذینین کے مراد و تعجم آتی ہے جو شرک کے سبب معروف و مشہور ہو۔ (2)
امام قرطبی و عبد بن حمید، ابن منذر و ابن ابی حاتم نے یہ سہابی الاختلاق میں اور امام رحمہم اللہ نے عشتی بعد ذلک ذینین کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے جو شر سے اس طرح بچتا جاتا ہے جیسے کبریٰ چنگل میں جھگڑائی سے بچتا جاتی ہے۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ذینین سے مراد وہ آدمی ہے جو کسی بھی قوم کے پاس سے گزرتا ہو تو اس کے دوست و دشمن کو کہتے ہوئے یہ براہی ہے۔

امام بخاری و نسائی، ابن ابی حاتم، ابن جریر اور یحییٰ بن محمد رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول نقل کیا ہے کہ فرشتہ میں سے ایک آدمی تو جس کے سلق کے نیچے برآمد کرشت اس طرح تھا جیسا کہ کبریٰ کو گوشت لگا ہوتا ہے اور وہ آدمی سے بچتا جاتا تھا۔ (4)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کی ابتدائی صلاحت کے سبب کوئی آدمی نہ بچتا تھا۔ یہاں تک کہ پھر ذینین کہ گیا۔ تو اب مراد آیت ابن آدمی تو جس کی گردن کا گوشت لگا ہوا تھا اور وہ اس کے سبب معروف تھا۔ (5)

امام ابن جریر رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ذینین سے مراد وہ ہے جو باہر سے نسب میں ملایا گیا ہو۔

امام ابن جریر رحمہم اللہ نے آپ ہی سے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ذینین سے مراد بہت زیادہ عظم کرنے والا ہے۔ (6)
امام طبری رحمہم اللہ نے اس سائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ابی اسحاق رحمہم اللہ نے ذینین کے بارے میں آپ سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد وہ ہے جو بھانڈے والے کے ہے۔ نافع نے عرض کیا: کیا عرب اس معنی کو پہچانتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیونکہ شمر کا یہ قول نہیں سنا۔

ذینینہ نفاخۃ الریحانی زبافۃ نکۃ زینہ یعنی عرصہ الاختبار

1۔ مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 423 (3846) دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری جلد 2 صفحہ 29 ص 32 دارالاسیاد، قراہۃ اسرائیل ص 10

3۔ مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 254 (3843)
4۔ تفسیر ابن جریر جلد 2 صفحہ 79 ص 39
5۔ تفسیر ابن جریر جلد 2 صفحہ 79 ص 39
6۔ ابن

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ: **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔ (۱)

امام ابن جریر ابن ابی شامہ و ابن مردودہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔ حضرت سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ غرضی سے مراد یہ ہے کہ غرضی سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔ اور **رُفِیَ عَلَیَّ** غرضی کے بارے میں کہ اس نے جو کچھ وہ چاہا وہ ہوا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ: **رُفِیَ عَلَیَّ** غرضی کے بارے میں کہ اس نے جو کچھ وہ چاہا وہ ہوا۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔ حضرت سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ غرضی سے مراد یہ ہے کہ غرضی سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ: **رُفِیَ عَلَیَّ** غرضی کے بارے میں کہ اس نے جو کچھ وہ چاہا وہ ہوا۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔

امام ابن جریر ابن ابی شامہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ: **رُفِیَ عَلَیَّ** غرضی کے بارے میں کہ اس نے جو کچھ وہ چاہا وہ ہوا۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔ حضرت سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ غرضی سے مراد یہ ہے کہ غرضی سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ: **رُفِیَ عَلَیَّ** غرضی کے بارے میں کہ اس نے جو کچھ وہ چاہا وہ ہوا۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔ حضرت سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ غرضی سے مراد یہ ہے کہ غرضی سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔

امام ابن جریر ابن ابی شامہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ: **رُفِیَ عَلَیَّ** غرضی کے بارے میں کہ اس نے جو کچھ وہ چاہا وہ ہوا۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔ حضرت سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ غرضی سے مراد یہ ہے کہ غرضی سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔

امام ابن جریر ابن ابی شامہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ: **رُفِیَ عَلَیَّ** غرضی کے بارے میں کہ اس نے جو کچھ وہ چاہا وہ ہوا۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔ حضرت سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ غرضی سے مراد یہ ہے کہ غرضی سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خدا و رب سے دور ہے۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔

۱۔ عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ: **رُفِیَ عَلَیَّ** غرضی کے بارے میں کہ اس نے جو کچھ وہ چاہا وہ ہوا۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔

۲۔ عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ: **رُفِیَ عَلَیَّ** غرضی کے بارے میں کہ اس نے جو کچھ وہ چاہا وہ ہوا۔ **رُفِیَ عَلَیَّ** ہے۔

کرنے والا تھا اور محمدی دور کے ان حضرات میں بھی۔ یہ سب توجہ و رجوع کرنے والے تھے۔

اسی نظر سے اللہ نے حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس نے اہل اُخْرَیْ مَکْرُؤَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے تحت کہا کہ جب اہل بدعتوں کے ساتھ جو لوگ اُنہیں ملے رہے ہوں گے انہیں ملے رہے ہوں گے انہیں ملے رہے ہوں گے۔ جو انہوں نے کہا اہل اُخْرَیْ مَکْرُؤَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے ساتھ۔ یہ توجہ و رجوع کرنے والے تھے۔

اسی دور میں حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم کو یہ دور لڑنے میں سے میں یا علی اور میں سے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، نعمت مجھے مشکل میں ڈال رہی ہے۔

امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عابد بن محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَوْسُطُھُمْ کا معنی ہے ان میں سے زیادہ صالح۔
 - جب میں نے یہ دور میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اَوْسُطُھُمْ کا معنی ہے زیادہ صالح کرنے والے اور کتاب اللہ میں جہاں بھی اَوْسُطُہُ لَاقَظَہُ ہے اس کا معنی اہل اُخْرَیْ مَکْرُؤَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے ساتھ ہے۔

اسی دور میں حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اُنہم اَفْئِلٌ قَلَمٌ لَوْلَا سُبْحُونُ کی تفسیر میں انہوں نے کہا کہ اس زمانے میں ان کی استقامت ختم ہو گئی۔

امام ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہاں تک کہ لَوْلَا سُبْحُونُ کے تحت حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: یعنی تم سب ان میں سے ہو گے اور اللہ انہیں نہیں کہے گا کہ انہوں نے یہ بات کہی کہ وہیں سے میرے ہونے کے ساتھ کہو تو میں سے تو اس بات انہوں نے استقامت اور ان کی استقامت کی استقامت (جہاں اللہ کرنا چاہی) جس طرح کہ انہیں کہتے ہیں۔ ان میں سے اللہ۔

اور جب میں نے یہ دور میں سے حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اُنہم اَفْئِلٌ قَلَمٌ لَوْلَا سُبْحُونُ کے ساتھ ہے۔ اور انہوں نے کہا: اَوْسُطُھُمْ کا معنی ہے ان میں سے زیادہ صالح۔ اور انہوں نے کہا: اَوْسُطُھُمْ کا معنی ہے ان میں سے زیادہ صالح۔

اسی دور میں حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم کو یہ دور لڑنے میں سے میں یا علی اور میں سے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، نعمت مجھے مشکل میں ڈال رہی ہے۔

يَوْمَ يَكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَجِيبُوْنَ
 خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْمَقُھُمْ ذُلٌّ وَقَدْ كَانُوا يَدْعَوْنَ اِلَى السُّجُودِ
 وَكُھُ مُلْبِسُوْنَ ۚ قَدْ نَمَى وَ مَنْ يَكْذِبْ بِهَذَا اَنْحَبِثْ
 سَسْتَدْرِجُھُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ وَ اُمِرُ لَهُمْ اَنْ كَيْدِي

مَسِيْنٌ ۝ اَمْ سَأَلْتَهُمُ اجْرًا فَهُمْ مِنْ مَعْرِفِهِ مَشِقُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَكُمْ
الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ فَلَصِيْبُهُمْ رَبُّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْاُخُوْتِ
اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْشُوْرٌ ۝ لَوْلَا اَنْ شَاءَ رَبُّكَ لَفَعَلْتَ فِىْ رِثَتِهِ لُتُفًا
بِاَعْرَآءٍ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ فَاجْتَبَيْتُ رَءْيٰى فَعَجَلْتُ مِنَ الصَّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِذْ
اِنْ يَّكَادُ الْاَلْيَٰسِيْنَ كَثْرًا وَاَلْبَرُّ لَيَقُوْنُ اِنَّا بَصٰرِيْهِمْ لَمَّا سَبَعُوْا الَّذِى كُرُوْا
بِیَقُوْنُوْنَ اِنَّهُ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا وَكْرٌ لِّاَعْلٰمِيْنَ ۝

”اے رسول! اگرچہ وہ انکار کیا ہے کہ ایک ساتھی سے تو ان (ایک دوس) کو خبر دہی دعوت دی جائے گی تو اس وقت وہ ہندو نہ کر سکیں گے۔ نہ راست سے جتنی ہوں گی ان ہی آنکھیں ان پر ڈالتے پھاڑتی ہوگی۔ حالانکہ انہیں (دینا مشر) لایا جا تا تھا مجھ کی طرف جب کہ وہ صحیح سلامت تھے۔ پس (اے حبیب!) آپ چھوڑ دیجئے مجھے اور اسے جو اس کتاب کو بیٹھاتا ہے۔ ہم انہیں بتا رہے ہیں کہ ان کی طرف لے جائیں گے نہ طریق کہ انہیں علم تک نہ ہو گا۔ اور میں نے (سروست) انہیں بہت دے رکھی ہے۔ میری (غیر) تدبیر بڑی چلتی ہے۔ کیا آپ ان سے کچھ اجازت لیتے ہیں پس وہ ان (کو) ہم (کو) چاہے۔ سو بے جا۔ تم ہیں کیا ان۔ کہ پاس فیصلہ کی خبریں آتی ہیں اور وہ اس کو کچھ لینے جیسا کہ انہیں نظر فرمائیے اپنے رب کے حکم کا: اور نہ ہو جائیے جھگڑی والے کی مانند۔ جب اس نے پکارا اور وہ خبر داندہو سے بھاگتا تھا۔ اگر اس کی چاروں سواری تہ کرنا اس کے رب کا لطف تو اہل دینا جاتا اسے جیسا میدان میں روا تھا۔ ان کی خدمت کی پائی۔ مگر جن لیا اس تو اس کے رب نے اور نادی اس کو اپنے نیک بندوں سے۔ اور ان معلوم ہوتا ہے کہ کفار بھلا دیں گے آپ کو اپنی (بد) نظروں سے جب ہونے ہیں قرآن اور وہ کہتے ہیں کہ یہ تو مجنون ہے۔ حالانکہ انہیں مگر سرے جہانوں کے لیے جو عہد شرف۔“

امام بخاری، ابن منذر اور ابی مرویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ہزار رب اپنی ساتھی سے پردہ افغانے گا تو ہر مومن مرد و عورت اسے حمد و گرتے گا۔ اور وہ ہائی رہ جائے گا جو نہ اس را کاوی اور شہرت کے لیے بند نہ کرتا تھا۔ وہ حمد و گرتے کے لیے جاے گا جن اس کی بیٹھ ایک شخص میں جائے گی (یعنی اس کی بیٹھ سیدی اکر جائے گی اور وہ حمد و گرتا نہیں ہو سکتے گا۔) (۱)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابو ذریٰ اللہ رحمہم اللہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُّ فَعْلٍ سَاقٍ ۝ اَعْنٰی ہے جس روز نہ تعالیٰ اپنی ساتھی سے پردہ افغانے گا۔

میں نے کہا کہ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ تم کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نوازا جائے۔

[illegible]

اہم اُنکے دل سے ہے اور کام و سختی میں یوں لپکتا ہے کہ غفلت میں ہم اس خوشی کو جتنے سے بڑے عسائی بڑے کٹیف نہیں
 دیکھتے۔ اُنکے دل سے ہے اور کام و سختی میں یوں لپکتا ہے کہ غفلت میں ہم اس خوشی کو جتنے سے بڑے عسائی بڑے کٹیف نہیں

ہوا کہ، سرکارِ مذہب نے اس باغی بھٹی نے جس نے یہ ٹھکانہ بنا لیا ہے کو جس روز مرطوب کیا جائے گا وہ انھوں نے نہ دیکھا ہے۔ وہ اس کا نام ہے حضرت ابراہیمؑ اور اس کا نام ہے حضرت ابراہیمؑ۔

امام حسینؑ کی شہادت کے بعد ان کے پیروں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کی خدمت سے چون کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی خبر ان کے قہر سے گرتے تھے اور حضرت عثمانؓ کی سفاکی یعنی آپؓ ہمارے مشورے پر ہے تھے

[illegible]

۱۰۔ یہی سب اس مسئلہ کو بخوبی سمجھانے کے لئے لکھا، ان احادیث میں حضرت علامہ مولیٰ اللہ عنہ سے وہ آیات نقل کی گئی ہیں جو اس مسئلہ کو بخوبی سمجھانے کے لئے لکھی گئی ہیں۔

[illegible][illegible]

یہ سب باتیں سن کر وہ بے حد غصہ ہوئی۔ وہ نے کہا کہ میں نے تم کو یہ سب باتیں سن کر بہت غصہ ہوئی ہے۔

یہاں سب سے زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر شعبوں میں بھی کام کیا جاتا ہے۔

یہ سب باتیں سن کر وہ بے حد غصہ ہو گیا۔ اس نے کہا کہ میں نے تم کو یہ سب باتیں سننے سے روکنا چاہا تھا، مگر تم نے انہیں سنا۔ اب تم کو ان باتوں سے بے خبر رکھنا چاہیے۔

امام یحییٰ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس آیت سے مراد ایسا آدمی ہے جو خدا کی
مشائے لیکن نماز نہ پڑھیں گے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں میں ایک کتبہ لے کر کھڑا ہے اور اس پر "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمیں سے حساب کرے گا" لکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں میں ایک کتبہ لے کر کھڑا ہے اور اس پر "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمیں سے حساب کرے گا" لکھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں میں ایک کتبہ لے کر کھڑا ہے اور اس پر "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمیں سے حساب کرے گا" لکھا ہے۔

اہم احادیث میں راویوں نے مستند میں، عبد بن حمید، ابن ابی الدینا، بطری، آجری نے اشتریعہ میں، درقطنی نے المروء میں، حاکم و داؤد نے ان روایات کو صحیح قرار دیا ہے۔ ماکن مردودہ میں اور ترمذی و حشم اللہ نے ابھیث میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ ہاتھوں کے سامنے میں اپنی شان قدس۔ کہہ مخاطب خزاں فرمائے گا۔ بحر من وں نہ ادست گا: اے لوگو! کیا تم اپنے رب سے راضی نہیں ہو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے تمہاری صورتیں بنائی ہیں، و تمہیں رزق عطا فرمایا ہے۔ تم میں سے ہر آدمی اس شے کے پیچھے ہر جائے جس کی دنیا میں عبادت کرتا تھا، اسے دلی جاننا تھا کیا تمہارا رب کی جانب سے عدل نہیں ہے؟ سب کھینک کے بے شک۔ کیوں نہیں عدل ہے۔ فرمایا: پس تم میں سے ہر انسان اس کی طرف چلے جس کی دنیا میں عبادت کرتا تھا۔ اور وہ ان کے لیے ان تمام چیزوں کے سونے بنا: اے گا جن کی دودیا میں عبادت کرتے تھے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شیطان کا صوت بن جائے گا اور جو عزیز علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لیے حضرت عزیز علیہ السلام کے شیطان کی تصویر بن جائے گی۔ جنی سران کے لیے درختوں، لکڑیوں اور پتھروں کی تصویریں بنائی جائیں گی۔ اور اہل اسلام جیسے اہل رواج نہیں گئے۔ پس ان کے لیے اللہ تعالیٰ کو ہونے والا نہیں فرمائے گا تمہیں کیا ہو اگر تم نہیں چلے جیسا کہ لوگ چلے گئے؟ تو وہ جہاں عرض کریں گے بلاشبہ ہمارا رب ہے جسے ابھی تہذیب سے نہیں دیکھا۔ تو اوپر دے گا تم اپنے رب کو کس طرح پہنچو گے اگر تم نہیں دیکھو۔ تو وہ جواب دیں گے: ہمارے اور اس کے درمیان ایک علامت ہے اگر ہم نے اسے دیکھا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ تو وہ فرمائے گا۔ دیکھا ہے؟ فرمایا۔ یشکلف عن سنانی پس

اس وقت جتنی سے پرہیز کیا جائے گا۔ تو کچھ جانتا رہا۔ نہ ہر جہاں سے چھوڑ کر تھے وہ سب کے سب اس وقت جہدے میں نہ رہیں گے۔ اور ایک قسم کی روحانی رہبانیت ان کی جینیں گانے کے سینوں کی طرح سول گئی۔ وہ جگہ کا ارادہ کر رہیں گے لیکن وہ اس کی اتنی محنت نہ کر سکیں گے۔ میر نہیں قلم دریا بنے گا اور وہ اپنے سر پہ کواٹھالیں گے۔ پھر انہیں ان کے اعمال کے معافی فوراً دیا جائے گا۔ انہوں نے جن سے بعض جیسے ہوں گے انہیں اتنا نور عطا کیا جائے گا جو ان کے سامنے پہاڑ کی سطحیں بن جائیں گی۔ اور بعض کو اس سے بھی زیادہ نور عطا فرمایا جائے گا۔ بعض کو انہیں جانب سے سمجھ کر درخت کی قطع فرما دی جائے گی اور بعض کو اس سے کم نور دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان میں سے جو سب سے آخری ہوگا اسے اتنا نور عطا کیا جائے گا جو صرف اس کے پاؤں کے انگوٹھوں پر ہوگا۔ وہ کبھی روکنے کا اور کبھی بچنے کا نام نہیں کرے گا۔ وہ روشنی سمیٹ کر تے گا۔ وہ مٹ جائے گا۔ اور جب وہ بچو جائے گا تو وہ روک جائے گا۔ پس وہ اور دوسرے سب اپنی اصلاح پرست گز رہیں گے اور علی صراطِ اولیٰ کی طرف تیز دھڑھلے کی جگہ سے تیز نہیں کیا جائے گا اپنے نور کی مقدار کے برابر جلدی سے گزر جائے گا۔ وہ ان میں سے بعض مقدار نور سے کی طرف تیزی سے گزر جائیں گے۔ بعض آگے چھپنے کی طرف تیز رہیں گے۔ بعض ہوا کی طرح گزر رہیں گے اور بعض آبی کے تیز دائرے کی طرح تیز رہیں گے جو کہ ریت اڑا رہا ہو گا۔ رہتا ہے۔ انہیں اپنے اعمال کے مطابق گز رہا نہیں گے۔ یہاں تک کہ کبھی گزر جائے گا جس کا نور صرف اس کے قدموں کے انگوٹھوں پر تھا۔ وہ ایک بار اپنے پیچھے بھاڑا ایک دم بھاگتے ہوئے گئے گا اور ایک بار بھاڑیں کھینچے گا اور ایک بار پاؤں متھک کرے گا اور اپنی صراط کی طرف اس میں جھنجھکی آگے ہوگی اور وہ اس سے نجات دہرے غلامی پر جائیں گے۔ پس جب وہ اس سے نجات پا جائیں گے تو اس وقت کہیں گے: سب قرعہ نہیں ان اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میں تھ سے نجات عطا فرمائی۔ اس کے بعد کہ اس نے مسیح تیر و جہد رکھا۔ جنتیں اللہ تعالیٰ نے ہیں وہ محفوظ فرمایا ہے جس نے انہیں کو سلا نہیں کیا اور وہ اس تیز سے پانی کی طرف چلی پڑیں گے جو جنت کے دروازے کے پاس ہے۔ اس میں وہ غسل کریں گے۔ تو ان کی طرف اہل جنت کی خوشبو اور ان کی رنگت اٹھ آئے گی۔ اور وہ اب جنت کے سرانوں سے دیکھیں گے۔ اور وہ جنت کے قریب ایک منزل پر کھڑے ہوں گے۔ کچھ کہیں گے اب ہمارے رب اب یہ منزل میں پہنچا فرما۔ تو رب کہے گا ان سے فرمائے گا کیا جنت کا سوا کرتے ہو حالانکہ میں نے انہیں آتش جہنم سے نجات دلائی ہے وہ وہ عرض کریں گے اب ہمارے رب انہیں عطا فرما۔ یہ ہمارے اور ان کے رب کے درمیان ہے۔ انہیں جو چاہے وہ اور وہاں ہے جس کی ہم وہیں آواز بھی نہیں سنیں گے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے: جنت میں وہاں میں یہ منزل عطا کر دینی چاہے تو پھر تم ان کے عطا اور دوسری کساں کرو گے۔ تو وہ عرض کریں گے: ہمیں جنت کی حالت میں ہم ان کے عطا دوسری سے بہتے ہوئے نہیں کریں گے۔ اور ان کی منزل حجاز ہے۔ اس صحن میں ہوئی ہے؟ فرمایا وہی: جنت میں وہاں میں یہ منزل عطا کر دینی چاہے تو پھر تم ان کے عطا اور دوسری کساں کرو گے۔ تو وہ عرض کریں گے: ہمیں جنت کی حالت میں ہم ان کے عطا دوسری سے بہتے ہوئے نہیں کریں گے۔ اور ان کی منزل حجاز ہے۔ اس صحن میں ہوئی ہے؟ فرمایا وہی: جنت میں وہاں میں یہ منزل عطا کر دینی چاہے تو پھر تم ان کے عطا اور دوسری کساں کرو گے۔ تو وہ عرض کریں گے: ہمیں جنت کی حالت میں ہم ان کے عطا دوسری سے بہتے ہوئے نہیں کریں گے۔ اور ان کی منزل حجاز ہے۔ اس صحن میں ہوئی ہے؟

کی: لَوْ يَفْقَهُ تَلْكَ مَا لَيْسَ بِهِمْ (۱)

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انظر حق

ہے۔ (۲)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حلیہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انظر آدمی کو قبر میں وراثت کا بیٹا یا بیٹا داخل کر دیتی ہے۔

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کی توفیق دے کے بعد ظہر کے سبب مریں گے۔

۱۔ تفسیر طبری: ج ۱، ص ۲۸، ج ۲، ص ۵۶، اردو، انوار احادیث، ج ۱، ص ۷۷

۲۔ مجمع خاتمی: ج ۱، ص ۵۵، ج ۲، ص ۵۵، اردو، تفسیر جامع، ج ۱، ص ۵۵

﴿سورة الاحزاب﴾ ﴿سورة الاحزاب﴾ ﴿سورة الاحزاب﴾

اور میں نے ان میں سے ۱۲۰ یا ۱۳۰ پہنچی۔ کچھ اللہ نے یہ سن لیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سورۃ الاحزاب مکہ میں نازل ہوئی۔ (۱)

اور میں خود وہ رسول اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اپنی طرح روایت کیا ہے۔
اور طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز فجر میں سورۃ الاحزاب اور اس جیسی سورہیں پڑھا کرتے تھے۔

اور احمد رحمہ اللہ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے۔ میں اسلام قبول کرنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنے کے لیے نکلا۔ وہ میں نے آپ کو پکارا کہ آپ مجھ سے پیچھے مسجد میں تشریف لے گئے ہیں۔ میں تپہ میں آپ ﷺ کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا تو آپ نے سوا کا فخر شروع کیا۔ میں ترنم کی تہذیب و ترقیب پر توجہ کرنے لگا۔ میں نے کہا قسم بخدا یہ شاعر ہے جیسا کہ قریش نے کہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **اِنَّهُ نَقُولُ مُسْتَوِيًّا كَوْنُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ شَيْخٍ قَوِيٍّ كُنَّا نُوَدِّعُ تَوْبَهُ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّوْخِلُ اَيَّاكَ يَكَايُنْ بِـتَوَّابٍ مُّشْرِكٍ**۔ نہ یہ آیت پڑھی: **وَلَا يَهْدِيْكُمْ اَعْيُنُهُمْ فَاَنظُرْ لِّمَآ تَلُوْنَ** اور آپ نے آخر تک سورۃ پڑھ دی۔ میں چوٹی طرح سے اسلام میرے دل میں رائج ہو گیا۔ (۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمت ہی میں رہا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

اَلْحَاقَّةُ ۝ مَا الْحَاقَّةُ ۝ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثمودُ
عَادًا بِالنَّاصِرَةِ ۝ فَاَمَّا ثمودُ فَاسْتَغْنَوْا ۝ فَاَمَّا عَادُ فَافْتَكَرُوا
يٰرَاجِعْ صِرَاطَ عَائِيَّتِهِ ۝ سَخَّرَ مَا عَيْنِيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَ ثَمِيْنَةَ اَيَّامٍ
حُسُوْمًا ۝ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صُرًى ۝ لَا كَانَتْهُمْ اَعْجَازٌ تُخَلُّ خَاوِيَةً ۝
فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِّنْ يَّاقِيَّتِهِ ۝ وَ جَاءَ فِرْعَوْنُ وَ مَن قَبْلَهُ وَ
الْمُؤْتَفِكَةُ ۝ بِالْاِصْنَافِ ۝ فَعَصَوْا رَّسُوْلَ رَبِّهِمْ ۝ فَاَخَذْنَاهُمْ اَخْذَةً
رَّابِيَةً ۝ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْبَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْاُجَابِ ۝ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ

اللہ تعالیٰ نے انہیں صبح سویرے غلبہ و یادِ اوردہ سے نال کر دیا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔

عبد بن میر نے حضرت مجاہد اور حضرت نکر مر جبر غفلتوں سے قیاس کیا کیا ہے کہ حضور خدا کا مہی ہے سلسلہ اور ملک اور امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قردور رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور خدا کا مہی ہے مصلح اور کائنات کا عجل الخلیفہ خدیو یوحنا کے وقت پایا گیا کہ اس سے مراد مجاہد کے محدث ہیں نہ انہی تہ مجاہد کا (محدث) بابائی وہ ہونے اور ان کی شاخیں انتم جو ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عجل الخلیفہ مصلحت مراد مجاہد کی محدث ہیں اور عجل یقیناً کا مہی ہے عجل الخلیفہ یعنی ہوا اور سے عجل وہ۔

عبد بن میر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ہمام رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یٰ ابا عبد اللہ! کف کاذ کساتہ پڑھا ہے۔ ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔ امام حماد الزہری، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قردور رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یٰ ابا عبد اللہ! کف کاذ کساتہ پڑھا ہے۔ ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔

عبد بن میر اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یٰ ابا عبد اللہ! کف کاذ کساتہ پڑھا ہے۔ ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔ امام حماد الزہری، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قردور رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یٰ ابا عبد اللہ! کف کاذ کساتہ پڑھا ہے۔ ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔

ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔ امام حماد الزہری، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قردور رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یٰ ابا عبد اللہ! کف کاذ کساتہ پڑھا ہے۔ ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے فرمایا: یٰ ابا عبد اللہ! کف کاذ کساتہ پڑھا ہے۔ ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔ امام حماد الزہری، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قردور رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یٰ ابا عبد اللہ! کف کاذ کساتہ پڑھا ہے۔ ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قردور رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یٰ ابا عبد اللہ! کف کاذ کساتہ پڑھا ہے۔ ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔

فرمایا: کف کاذ کساتہ پڑھا ہے۔ ابن منذر نے اُتر کیا ہے کہ نبی جو جاتا ہے: اذ عن قبلہ کا مہی ہے ومن بعد یعنی غیر من اور جس سے سابقہ تھے۔

1. تصحیح عبد الرزاق: 339، 338، 337، 336، 335، 334، 333، 332، 331، 330، 329، 328، 327، 326، 325، 324، 323، 322، 321، 320، 319، 318، 317، 316، 315، 314، 313، 312، 311، 310، 309، 308، 307، 306، 305، 304، 303، 302، 301، 300، 299، 298، 297، 296، 295، 294، 293، 292، 291، 290، 289، 288، 287، 286، 285، 284، 283، 282، 281، 280، 279، 278، 277، 276، 275، 274، 273، 272، 271، 270، 269، 268، 267، 266، 265، 264، 263، 262، 261، 260، 259، 258، 257، 256، 255، 254، 253، 252، 251، 250، 249، 248، 247، 246، 245، 244، 243، 242، 241، 240، 239، 238، 237، 236، 235، 234، 233، 232، 231، 230، 229، 228، 227، 226، 225، 224، 223، 222، 221، 220، 219، 218، 217، 216، 215، 214، 213، 212، 211، 210، 209، 208، 207، 206، 205، 204، 203، 202، 201، 200، 199، 198، 197، 196، 195، 194، 193، 192، 191، 190، 189، 188، 187، 186، 185، 184، 183، 182، 181، 180، 179، 178، 177، 176، 175، 174، 173، 172، 171، 170، 169، 168، 167، 166، 165، 164، 163، 162، 161، 160، 159، 158، 157، 156، 155، 154، 153، 152، 151، 150، 149، 148، 147، 146، 145، 144، 143، 142، 141، 140، 139، 138، 137، 136، 135، 134، 133، 132، 131، 130، 129، 128، 127، 126، 125، 124، 123، 122، 121، 120، 119، 118، 117، 116، 115، 114، 113، 112، 111، 110، 109، 108، 107، 106، 105، 104، 103، 102، 101، 100، 99، 98، 97، 96، 95، 94، 93، 92، 91، 90، 89، 88، 87، 86، 85، 84، 83، 82، 81، 80، 79، 78، 77، 76، 75، 74، 73، 72، 71، 70، 69، 68، 67، 66، 65، 64، 63، 62، 61، 60، 59، 58، 57، 56، 55، 54، 53، 52، 51، 50، 49، 48، 47، 46، 45، 44، 43، 42، 41، 40، 39، 38، 37، 36، 35، 34، 33، 32، 31، 30، 29، 28، 27، 26، 25، 24، 23، 22، 21، 20، 19، 18، 17، 16، 15، 14، 13، 12، 11، 10، 9، 8، 7، 6، 5، 4، 3، 2، 1.

امام حید بن منصور و ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مدنی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حَسْبُكَ لِي الْفَتْحُ بِرَبِّكَ مَعْنَى ہے ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔ لِنَجِّنْهَا اَللّٰهُمَّ تَدْلُ كُنْ تَدْلُ کہ تم اس سے نصیحت اور عبرت حاصل فرما جو کھان کے ساتھ کیا گیا جب کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تلافی کی: اَوْفَيْتُنَا اور اسے شکر کرتے رہیں۔ اَوْفَتْ وَاَجَبْتُنِ يَادْرِكْتَنِي دانتے کان نیس یا کشتی نے، اَلْمَرْوِيَّةُ مَعْنَى: کبھی۔

امام عبد بن منصور و ابن منذر رحمہما اللہ نے ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ سے حضرت کھول سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ وَفِيهَا اَذُنٌ ذَابِعَةٌ تَنْجُو رُسُلَ اللّٰهِ مِنْ ظُلْمٍ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کریم سے التجا کی کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کان اس طرح بنادے کہ حضرت کھول نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کر کے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی شے نہیں سنی کہ میں نے اسے بھلا دیا ہو (یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا ہے، یاد رکھا)۔ (1)

امام ابن جریر ابن ابی حاتم، ابی ابراہیم، ابی داؤد، ابی حاتم مروویہ، ابن عساکر اور بخاری رحمہم اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے قسم دیا ہے کہ میں تجھے نزدیک کروں اور تجھے دور نہ کروں اور تجھے علم سکھاؤں اور تجھ کو غلط نہ رکھے۔ اور میرے لیے اسے یاد رکھنا لازم ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَفِيهَا اَذُنٌ ذَابِعَةٌ (2)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے علیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھے قریب کروں اور تجھے علم سکھاؤں، کہ تو اسے محفوظ رکھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَفِيهَا اَذُنٌ ذَابِعَةٌ پس تو میرے علم کے لیے اَذُنٌ ذَابِعَةٌ (یاد رکھنے والا کان) ہے۔ (3)

امام ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ابن جریر رحمہ اللہ نے لِنَجِّنْهَا اَللّٰهُمَّ تَدْلُ كُنْ تَدْلُ سے کہا ہے: کہ ہم اسے معذرتی مکر رہیں۔ (4) مسند کے لیے ڈکار (اور نصیحت) یاد دینے۔ یعنی کشتیاں جسے جوچا ہو نہیں اور ان کا نشان تک قسم ہو گیا۔ لیکن کوئی کشتی باقی نہ رہی کہ امت محمدیہ بھی حاجبا الصلوٰۃ والسلام سے پالیتی۔ پس انہوں نے اسے دیکھا اس کشتی کے تختے تو وہی ہمارے پر کھائی دیتے تھے۔

امام عبد بن حید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قیاد رضی اللہ عنہ سے یہ معنی بیان کیا ہے: کہ ہم اسے تہرا سے لیے عبرت اور نشان بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت نے اسے دیکھا اور حضرت ذوالنہدہ سلام کی کشتی کے سوا کشتی انہیں نہیں جو کہ ہوسیدہ ہو گئیں۔

امام عبد بن حید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رحمہما اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ اَذُنٌ ذَابِعَةٌ کا معنی ہے وہ کان جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے دانا اور کچھ دارا ہو۔

1۔ تفسیر طبری: ج 4، ص 223، ص 67، ابراہیم، القراءات العربیہ: ج 2، ص 141، مسند احمد، ج 42، صفحہ 361، اور التفسیرات

2۔ سب 1، ج 1، ص 67، ج 2، ص 67، ج 2، ص 67

یہ عیدِ خلیفہ خلیفہ کا جشن تھا فقر و غنا کا۔ (مس) اور انکی مدد میں ان عبادت گاہوں میں گئے۔ ان پر کتب بھی ہوئی۔ (۱)
 اور انکی مدد میں ان عبادت گاہوں میں گئے۔ ان پر کتب بھی ہوئی۔ (۱)
 قذکذا کہتا تھا جندوں کے بارے میں۔ آپ نے فرمایا: ہر آدمی کو اپنے اہل بیت سے نفرت نہ کرے۔ یہی ہے جو کہا گیا
 ہے۔ اس سنی کو پیچھے نہیں آپ نے فرمایا۔ کیا تو نے حق کو یہ کہہ دیا کہ اس نے کہا ہے:

مَلَکٌ یَنْقُلُ الصَّخْرَیْنِ وَیَضَعُہُمَا فِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمَا وَیَقُولُ

”وہ شاہ ہے جو پتھر کو اٹھا کر ان کے درمیان میں رکھ دے گا۔ یہی ہے جو کہتا ہے کہ وہ دو دروازے
 کے قریب ہو جائے گا۔“

عبداللہ بن ابی اسحاق نے فرمایا ہے کہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ دو دروازے کے قریب ہو جائے گا۔
 یہ خبر سنی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو قبض کرے گا اور اپنے دائرہ قدرت کے ساتھ زمین کو
 پیٹ دے گا۔ پھر فرمائے گا: ہمارے کسی کسی ہے زمین کے باطن میں کہاں ہیں؟ (یعنی اللہ تعالیٰ زمین کو پیٹ دے گا۔) (۲)
 اور اس خبر پر اور اس مسئلہ پر امام احمد نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو پیٹ دے گا اور اپنے دائرہ قدرت کے ساتھ زمین کو
 پیٹ دے گا۔ یہی ہے جو کہتا ہے کہ وہ دو دروازے کے قریب ہو جائے گا۔ (۳)

اس میں اب وہ شہر جہانہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ وہ اپنے پیچھے کا حق سے پہلے ۱۱۔ حق میں
 ان آسمان پٹا ہوا ہوگا

یہ عیدِ خلیفہ خلیفہ کا جشن تھا فقر و غنا کا۔ (مس) اور انکی مدد میں ان عبادت گاہوں میں گئے۔ ان پر کتب بھی ہوئی۔ (۱)
 فرمایا کرتے آسمان کی طرف سے ہوں گے۔

ان میں میں جہاد اور ان مسئلہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ دو دروازے کے قریب ہو جائے گا۔
 بلکہ آسمان کی ایک طرف پر ہوں گے۔ وہ اس کی طرف اٹھو رہے ہوں گے اور جہان پر شہر امت درخشاں ہوگا
 اسے لا نظر کرتے ہوں گے۔

اور اس مسئلہ پر امام احمد نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ وہ اپنے پیچھے کا حق سے پہلے ۱۱۔ حق میں
 یہی ہے کہ آسمان کی اس طرف پر ہوں گے جو پہلی طرف ہوگی۔

امام سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شہاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے پیچھے کا حق سے پہلے ۱۱۔ حق میں
 آسمان پر ہوں گے۔

۱۔ مسند احمد ۲/۵۹۹ (۳۷۴) اور تفسیر جامعہ ص ۲۰۲

۲۔ مسند احمد ۲/۵۹۹ (۳۷۴) اور تفسیر جامعہ ص ۲۰۲

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت وہب بن منہ رحمہ اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ چار فرشتے ہیں جو عرض کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے چار چہرے ہیں۔ ایک چہرہ نعل کا، ایک تبر کا، ایک گمہ کا اور ایک چہرہ انسان کی طرح۔ اور ان میں سے ہر ایک کے چار ہتھ ہیں۔ ان میں سے دو پر اس کے پر سے پر ہیں کہ وہ عرش کی طرف دیکھتے اور پیشی کا گمہ گرنے سے محفوظ رہے اور وہ پرانے کے ساتھ وہ بجز ہجرۃ ہے۔ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ وہ دو پرانے کے ساتھ الگ ہے۔ ان کے پاس اظہر میاں ہیں اور عرش ان کے کندھوں پر ہے۔ ان کا کلام صرف یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں "فَذِخْرُ اللَّهِ الْفَقِي، فَلَا تُحِطُهُ السُّوَابُ وَلَا تُحِضُ" (۱)

امام عبد الرزاق، اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس دن تین بار پیش کیے جائیں گے۔ پھر دو پیشیاں ملیں تو پھر سے اور عذر ہوں گے اور تیسری پیشی میں عامہ عمل ادا کرنا ہوں میں دے دیا جائے گا۔ (۲)

امام عبد بن حمید، مرسلہ نے یٰٰمُؤْمِنِيْنَ تَعْمُرُوْنَ لَا تَخْشَىٰ جَهَنَّمَ خَائِفَةً کے ضمن میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے دن لوگ تین بار پیش کیے جائیں گے۔ پھر دو پیشیوں میں تو قصومات، غرر اور جھگڑا ہوں گے۔ اور تیسری پیشی میں عامہ عمل ادا کرنا ہوں میں آجائے گا "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ تَوَكُّبِهِ تَعْمُرُوْنَ جَهَنَّمَ" فرمایا: جس اہل علم کہہ کرتے تھے۔ بے شک میں نے لوگوں میں سے مثل منہ اور دانے پایا ہے جس نے کہ: مَا كُنَّا نَرَاهُ وَلَا نَسْمَعُهُ اِنِّيْ كُنْتُ لَمِنْ عُمَّالِهِ جَانِبَهُ فَرَمَا: اس نے یقیناً گمان کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے اسی کے عمل کے مطابق پیش کیا۔ اور مذکور ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کرتے تھے: "جو استعانت رکھتا ہے کہ وہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو تو اس چاہیے کہ وہ ایسا کرے۔"

امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی، ابن ماجہ، ابی داؤد، ابی حاتم اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو تین بار پیش کیا جائے گا۔ پھر دو پیشیوں میں جھگڑا اور غرر ہوں گے اور تیسری پیشی کے وقت اسامیٰ ادا کرنا ہوں میں آجائیں گے۔ پھر دوسری کے دائیں ہاتھ میں آئے گا اور کسی کے بائیں ہاتھ میں آئے گا۔ (۳)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے یٰٰمُؤْمِنِيْنَ تَعْمُرُوْنَ لَا تَخْشَىٰ جَهَنَّمَ خَائِفَةً کے تحت فرمایا: دو پیشیوں میں قصومات اور جھگڑا ہوگا اور تیسری پیشی پر عامہ اعمال ادا کرنا ہوں میں آجائیں گے۔

امام ابن جریر اور ابی نعیم رحمہم اللہ نے ابیعت میں حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن

۱. تفسیر ابن کثیر ص ۱۲۱، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۳۴ (۳۲۸) ۲. ترمذی ص ۱۲۱، ترمذی ص ۱۲۱ (۳۳۱) ۳.

۳. ابن ماجہ ص ۱۲۱، ترمذی ص ۱۳۴ (۳۲۷) ۴. ابی داؤد ص ۱۲۱، ترمذی ص ۱۲۱ (۳۳۱) ۵.

لوگوں کو تمہیں ہر پیش کیا جائے گا۔ نہیں! وہ پیشیوں میں جھکتے اور سہرہوں گے اور تیرہ کی نشانی پر نہ اعمال انکار نہیں ہو رہے۔
 بائیں ہاتھوں میں آج نہیں گئے۔ (1)

امام ابن عباسؓ کہنے سے حضرت عمر فاروقؓ انھیں رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کرنے کو اجازت سے فرمایا: تم اپنا حق سب کو اس سے پہلے کہ تمہارا کام ختم کیا جائے۔ کیونکہ تیرہ دسے سب باتوں پر رہتا ہے۔ اپنے آپ کا وزن کو (یعنی اپنے آپ کو رکھنا) اس سے پہلے کہ تمہارا وزن کیا جائے اور اپنے آپ کو دین کی نشانی کے لیے تیار کرو۔ **يُرْهِقُهَا فَعَرَّضُونَكَ عَلَىٰ نَفْسٍ وَنُفْسٍ كَاثِبَةٍ**۔
 امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عبد بن حنبلہؓ نے ضعیف الاطلاق حضرت علیؓ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک آدمی کھڑا ہوگا اور وہ اس پر اس کے تمام اعمال سے گناہ کا پورا پورا ثبوت لے کر آئے گا۔ یہ نیک کیا ہے؟ تو وہ بد مذہب و عریض کرے گا۔ اسے میرے پروردگار پاں۔ تو اس وقت وہ کہے گا: **هَآؤُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ**۔ کبھی یہ بھی **فَلَنُفِثَنَّ أَتَىٰ مَعْنَىٰ جَسَدٍ يَخْرُجُ** جب کہ وہ قیامت کے دن رسولؐ کی نجات پا جائے گا۔

امام ابن ابی حاتم نے اقرب میں عبد بن مسعودؓ اور عبد بن قلیب رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک بد مذہب کو کبھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کا نہ اعمال پر دے میں آیا جائے گا اور وہ اس سے اپنے گناہ پر نہ گناہے گا۔ تو اس کا رنگ متغیر ہو جائے گا۔ چہرہ وہ اپنی نیکیوں پر رہے گا۔ تو اس کا رنگ وہاں کیوں آئے گا۔ پھر وہ دیکھے گا کہ اس کا رنگ اس کے گناہ کیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔ تو اس وقت وہ کہے گا: **هَآؤُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ**۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو الدرداءؓ اور رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ پہلا ہوں جسے قیامت کے دن مجھو کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اور میں ہی وہ پہلا ہوں جسے اپنا سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔ پھر میں اپنے سامنے کی طرف دیکھوں گا اور اسٹوں کے درمیان سے اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ اور اسی طرح اپنے پیچھے کی جانب سے اپنی امت کی جانب سے اور اسی شکل اپنا بائیں جانب سے (اپنی امت کو پہچان لوں گا)۔ تو ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! شیخہؓ آپ اپنی امت کو ان ساتوں کے درمیان سے کیسے پہچانیں گے جب کہ وہاں حضرت نوح علیہ السلام سے آپ کی امت تک سب ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کے اثر سے وہ نکلیں ہوں گے (یعنی ان کے اعضاء وضو میں ہوں گے)۔ اور ان کے سوا کوئی اور اس طرح نہیں ہوگا۔ اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نوران کے سامنے دروازہ باز رہے گا۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **إِنِّي كُنْتُ كَاسْمِي** ہے بے شک مجھے یقین تھا۔ (2)
 امام مسدد بن منصور اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت برادرؓ نے عذاب رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا **وَنُفِثَ قَرِيبٌ** کہ معنی قریب ہوتا ہے۔

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ **كُنْتُ قَرِيبًا مِّنْ قَرِيبٍ** کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے خوشے قریب ہیں

ان کے ہاتھوں کو ان سے دور رکھو، کوئی کانٹا ان کی نہیں اٹھائے گا (یعنی کوئی شے ہاتھوں کے ان تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بنی گی)۔
امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت براہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان کے خوشے قریب
جس دوری یا کوئی کانٹا ان کے ہاتھوں کو ان تک پہنچنے سے روک نہیں سکے گا۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت براہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آدمی اس کے
پھلوس میں سے کھانے کا حائل نہ کرے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: **يُطْلَقُ هُتَا** سے مراد اس کے پھل ہیں۔
امام عبد الرزاق، ابن منذر، طبرانی اور ابن مردیہ رحمہم اللہ نے حضرت سلمان ناری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کوئی
بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر اس دن اور ذمہ داری کے سبب، **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** یہ الفاظ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی
جنت سے تحریر ہے کہ اسے عاقلان جنت میں داخل کر دو، اس کے خوشے قریب ہیں۔ (۱)

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے **كَلَوْنَا اَوْ اَشْرَكْنَا اَوْ هَمْنَا اَوْ اَسْتَقْنَمْنَا** یا **اَلَا يَتَاوَرَعُ**
اللہ تعالیٰ کے تحت فرمایا: تمہارے لیے کیا، ایم، ایم، خاندان اور فنا ہونے والے ہیں جو باقی رہنے والے ایم تک پہنچانے والے ہیں۔
پس تم ان ایم میں مل کر دو، خیر اور نیکی آگے سمجھو اگر تم استطاعت نہ کئے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت اور طاقت والا نہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت یوسف بن یعقوب غلی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ محمد تک یہ خبر پہنچی ہے
جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے دوستو! ظہری عمرہ گزرو گیارہ دن یا بیس دن یا بیس طرف متوجہ نہیں ہوا۔
حالانکہ تمہارے ٹونٹ مشروبات سے دوڑ ہے تمہاری آنکھیں اور ہنسی گیس اور تمہارے پیٹ خشک ہو گئے۔ آج تم اپنی نعمتوں
میں راغب ہو، دو اور کھاؤ اور پیو اور مرے اڑاؤ اور یہ ان اعمال کا اجر ہے جو تم نے ملاشتہ دنوں میں آگے بھیج دیے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ان کا فی میں اور تہمتی رحمہم اللہ نے شعب الثمان میں حضرت عبد اللہ بن ریح سے یہاں
اَسْتَقْنَمْنَا اَلَا يَتَاوَرَعُ کے تحت کہا ہے کہ اعمال سے مراد وہ ہے جس نے (۲)

امام تہمتی رحمہم اللہ نے حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حدیث طبر کے کسی
نوار میں تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے لیے دسترخوان بچھایا۔ ان کے پاس سے ایک
چرواہا گزر رہا تھا اس نے سلام عرض کیا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے چرواہے! آؤ! آؤ اور اس دسترخوان سے
کچھ لے لو۔ تو اس نے جواب دیا: میں روزے دار ہوں۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تو اسے شدید درخت
نرمہ ان میں روزہ رکھے ہوئے ہے حالانکہ وہ ان چاروں میں کسی ریوڑ کو چراہا۔ ہا۔ ہا۔ تو اس نے آپ سے عرض کی: قسم بخدا!
میں اپنے گزارے ہوئے دنوں کو بھری پاؤں گا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: دراصل تمہاری آپ اس کے درمیان
کی آزمائش کرنا چاہتے تھے۔ فرمایا: کیا میرے لیے ممکن ہے کہ تو ہمیں اپنے اس ریوڑ میں سے ایک بکری بیچ دے اور ہم تجھے

انہی کی ٹہن ادا کر دیں۔ پھر تم تجھے اس کا گشت دے۔ میں تاکتا ہوں کہ تم اس کے ساتھ روزہ افتاد کرے۔ تو اس نے جواب دیا: یہ روزہ میرا نہیں ہے۔ یہ میرے آقا کے کارہوز ہے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے فرما دیا کہ یہ تمہیں نہیں کہ جب تم آگے اس کی گئی اور منقوچ سے گجو تو اسے کہو کہ اسے جیسے بے گناہ ہے۔ تو آپ نے جواب دیا ہے کہ آپ نے منہ پھیریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارے ہوئے تھے۔ وہ اپنے لہجہ و لہجہ کے حامل کہاں ہے کہ وہی گایاں ہے کہ میری عزت انہی پر بھی اتنے خیر چڑھے کا قول ہمارا دھڑلے کے اور آپ کہتے تھے: اس سے کہنا تو پھر اللہ تعالیٰ کہاں ہے۔ "فقلت: اللہ" ایسی جب آپ کو مدد ملے (ابھی آئے تو آپ نے اس کے آقا کو بلا لیا) اور اس سے روزہ اور چڑھا لیا تو اس نے فرمایا: یہ میرا چاہے تو آقا کرے اور میرا ہے۔ (روزہ میرا ہے یہ کہنا دیا۔)

يُنَبِّئُهَا كَاتِبُ الْقَاضِيَةِ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَا يَبِيَّتُكَ هَلْكَ عَنِّي
سُلْطَانِيَّةٌ خُذُوا فَعَلُّوْا لَكُمْ الْجَحِيْمَ سَلُّوْا لَكُمْ فِي رِيْسِنَا
دَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَسَلُّوْا إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
الْحَنِيفِيَّ وَلَا يَخْشَىٰ عَلَىٰ صَعَابِ السَّيْرِ ۝

"اے کاتبِ اہلسنت نے ہی (یہ) قصہ پاک کر دیا ہوتا۔ آج میرا مان میں نے کسی کا نہ لیا۔ یہ میری بادشاہی بھی فنا ہو گئی۔ (فرشتوں کا کلمہ ہوگا) پکڑ لو اس کو اور اس کی سرکوں میں خرقہ لٹاؤ اور پھر اسے دوزخ میں جمع ہو۔ پھر سرگزشتہ فیج میں اس کو پکڑ دو۔ ہے شک یہ (بد بخت) ایمان نہیں دیا تھا خدا پر نہ ہو کہ (دروازہ) کہے۔ نہ ترغیب نہ پناہ مسکین کو کہ نہ غلامی کی۔"

امام محمد بن عبد الرحمن اللہ نے فرمایا ہے کہ یُنَبِّئُهَا کَاتِبُ الْقَاضِيَةِ جیسا کہ تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور موت کی قزح کریں گے اور لاکھ دیا میں ان کے نزدیک موت سے بڑھ کر ناپسندیدہ اور ترسناک کوئی شے نہیں۔ اور هَلْكَ عَنِّي سُلْطَانِيَّةٌ کے تحت فرمایا: سرخیزاں اور کوئی چیز جنہ میں داخل ہو وہ گاؤں کا ہر حق لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ فرمایا اور ان کے بہنوئ پر انہیں صلہ مٹا کر فرمایا اور انہیں اپنی اعامت و فرما دہائی کا قصہ بیان فرمائی ہے انہیں منع فرمایا۔ امام مسعودی رحمہ اللہ نے حضرت شجاع رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے: يُنَبِّئُهَا كَاتِبُ الْقَاضِيَةِ اے کاتب! اور موت فیصلہ کن ہو گئی اور میں نے بعد ازہم کی نہ ہوئی۔

امام عبد الرحمن بن عبد الرحمن اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: سُلْطَانِيَّةٌ: کافر کی موت ہے۔ نہ جنت ۱۰۰ میل صالح ہو گئی۔

امام عید بن حمزہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ علیہ نے فرمایا: **سَلِّطْنِي فِي سَبْعَةِ مَرَّاتٍ** کی جنت ہے۔
 امام عید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن عقبہ رضی اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **يَا أَيُّهَا كَلْبَةُ انْقَاضِيَةِ** کا معنی
 ہے اسے کاش! میری جنت فیصلہ نہ کرے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ **خَلَقْتَ عَلَيْنِي سُلَيْمَانًا** کا معنی ہم عمرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح
 بیان کیا ہے کہ مجھ سے تمام دلائل اور حجتیں گم ہو گئیں اور تمہیں نے مجھے کسی بھی قسم کا کوئی نفع نہ دیا۔ (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ **خَلَقْتُ ذُو الْفُؤَادِ** میں ضمیر مراد ابو جہل
 ہے کہ ذہن توں کو کھنچ کر تم سے بکڑوا دو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔

امام ابن مبارک ابوداؤد رحمہ اللہ میں عید بن حمزہ اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت زکریا رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے
 کہ نبیوں نے **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ** اور **مَعَاذُكَ** کی تحقیر کیا کہ ایک ذرا عجز و سرکشی ہے اور ایک عجز کی مقدار واقعی ہے
 جو تاجیر نے اور ان کے دو میناں کا صلہ ہے اور وہ اس وقت کوڑ میں تھے۔

امام ابن مبارک، عبد الرزاق، عید بن حمزہ اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس
 زنجیر کا ایک ماتر جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے دنیا کے تمام تر لوگوں کی شکل ہے۔ (2)

ابن ابی حاتم و ترمذی نے البیہق و السنن میں ذکر کیا ہے کہ **لَا تَلْعَلُوْهُ** کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
 وہ زنجیر کی دیر میں ارض کی جائے گی اور وہ اس کے تختوں سے باہر نکلے گی۔ حق تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی
 اللہ عنہما نے فرمایا کہ زنجیر میں کسی دیر میں داخل ہوگی اور وہ اس کے منہ سے باہر نکلے گی۔ پھر انہیں اس میں اسی طرح پروا دیا جائے گا
 جس طرح کھڑکی کو سلاخ میں پروا دیا جاتا ہے اور پھر اسے بھونکا جاتا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ علیہ کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ
 مجھ تک پہنچنے کے بعد وہ زنجیر اس کی مقصد کے راستے داخل ہوگی۔ اور اس کے منہ سے باہر نکلے گی۔ اس کے بعد اس کے
 ساتھ اسے باندھ دیا جائے گا۔ پھر اس کے منہ سے داخل ہوگی اور اس کے منہ سے باہر نکل جائے گی۔

امام ابو حنیفہ، عید بن حمزہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 کے پاس زنجیر ہے اور اس میں تمام جہنم کی ہڈیاں اس وقت سے مسلسل اٹلی رہی ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا ہے
 اور یوم قیامت تک۔ چنانچہ ہے کہ وہ ہڈیاں نہ تو اس کی ہڈیوں میں پڑ جائے گی۔ تمہیں اللہ تعالیٰ جو کہ غلغلیہ و دشمن و...
 ہے کہ منہ سے اٹھایا جانے کے سبب ہمیں اس کے نصف سے اٹھاتا ہے۔ نجات عطا فرمادی ہے۔ جس سے وہ مردہ...

1. تصحیح عمری، از: ابن جریر، جلد 29، صفحہ 75، روایات مرسلہ و مرسلہ۔

2. تصحیح ابن ماجہ، از: ابن ماجہ، جلد 3، صفحہ 339، روایت مرسلہ و مرسلہ۔

مکینوں کو کھانا کھانے پر براہِ راست کیے گئے۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هُنَا حَبِيمٌ ﴿١﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا يَكْنُ إِلَّا
الْعَاثِلُونَ ﴿٢﴾ فَلَا أَقْسَمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣﴾ وَمَا لَا تَبْصِرُونَ ﴿٤﴾ إِنَّهُ يَقُولُ
رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿٥﴾ وَمَا هُوَ يَقُولُ شَاعِرٌ قَبِيلًا مَا أُوْتِيَ بُرْهَانٌ ﴿٦﴾ وَلَا يَقُولُ
كَاهِنٌ قَبِيلًا مَا تَدَّ كُرُوءٌ ﴿٧﴾ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ
مَنْ مِمَّنَّا بِغَضَبٍ إِلَّا قَالُوا يَلٌ ﴿٩﴾ لَا خَدْنًا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿١٠﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
الْوَتِينَ ﴿١١﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿١٢﴾ وَإِنَّهُ لَتَذَكَّرًا
لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ﴿١٤﴾ وَإِنَّهُ لَنَصَوْرَةٌ عَلَى
الْكُفْرِينَ ﴿١٥﴾ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿١٦﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿١٧﴾

”جس طرح یہاں اس کا کوئی دوست نہیں۔ اور نہ کوئی طعام بھر پیپ ہے۔ جسے کوئی نہیں کھاتا جزوِ غذا کا وہ نہ ہے۔
جس میں قسم کہ تاجرانہ چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔ اور جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ بے شک یہ قول ایک عزت
والے رسول کا۔ اور یہ کسی شاعر کا کام نہیں۔ (تینوں) تم بہت تم ایمان لائے ہو۔ اور نہ ہی یہ کہن کا کہن کا قول
ہے۔ تم لوگ بہت کم توجہ کرتے ہو۔ بلکہ یہ نازل شدہ ہے۔ یہ اعلیٰ کا۔ اگر وہ خود مغز کرنا نہیں یا تمہارے
طرف منسوب کرتا تو نہ اس کا دایاں ہاتھ بچہ لیتے۔ بلکہ اس کی رگہ دل۔ پھر تم میں سے کوئی بھی
(میں) اس سے مدد کے دلائل نہ دے۔ اور بے شک یہ قویہ نصیحت ہے پر میرے کاروں کے لیے۔ اور ہم خوب
جانتے ہیں کہ تم میں سے اکثر جھٹلانے والے ہیں۔ اور یہ بات باعثِ حسرت ہوگی کفار کے لیے۔ اور بے شک
یہ یقیناً حق ہے۔ پس (اے حبیب!) آپ تبلیغ کیا کریں اپنے رب کی جو عظمت (الاب)۔“

امام ابن ابی حاتم اور ابوالقاسم زجاجی نے ابراہیم بن حضرت عبدالرحمن بن عبد اللہ مایہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے یہ قول بیان کیا ہے۔ جس کا تعلق حضرت علیؓ سے کیا ہوا ہے۔ ابراہیم بن ابراہیم یہ ہے کہ یہ رقم (تھوڑا سا) ہے۔
امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عمرؓ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے بیان کیا ہے کہ غنیمت سے مراد دو خون اور پانی ہے جو اہل جہنم کے گوشت سے بہتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عمرؓ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے یہ قول بیان کیا ہے کہ غنیمت سے مراد دو خون اور پانی ہے جو اہل جہنم کے گوشت سے بہتا ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ غشیقین سے مراد اہل جنم کی پہلی ہے۔

امام حاتم نے حضرت ابو حیدر دیلمی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُمّ غشیقین کا ایک ذوق ایسا ہے کہ وہ اپنے تئیں اور دوسرے کو دیکھ کر ہر روز روتے۔ عالم نے کہا ہے یہ وہ ذیبت صحیح ہے۔ (11)
امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ غشیقین ان لوگوں کا نام ہے جو اہل جہنم کو وہاں دکھایا جائے گا۔

امام ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: غشیقین (۱۲) جہنم میں ایک درخت کا نام ہے۔
امام بخاری نے شعبہ لا یان میں حضرت حصصہ بن صوفیان سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہتا: یا اللہ کس میں یہ نفاق ظلمہ؟ (۱۳) اَلْاَخْلَاطُ کُنْ کھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو تم سے ہوئے ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سکرادینے اور فرمایا: اسے اعرابوں پر یہ نفاق اس طرح ہیں لَا یَا ظَلَمَہُ (۱۴) اَلْاَخْلَاطُ کُنْ تو اس نے کیا: جہنم تک! اسے اعراب المومنین! آپ نے فرمایا: نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو وہ اپنے بندے کو اس کے عوا کے کر دے۔
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک یہ مجھ کے ہے۔ (۱۵) نے مکمل طور پر دین میں داخل ہو چکے ہیں۔ پس تو لوگوں کے لیے ایسی علامات اور چیزیں وضع کر دے۔ جس کے ساتھ وہ اپنی زبانوں کی صلاح اور عقل کے لیے استدلال کر سکیں۔ تو اس نے لوگوں کے لیے رفع (پیش) اللہ (زر) اور زر (زر) کی حکایت مقرر کر دی۔ (۱۶)

امام عبد بن حمید اور ابو داؤد رحمہما اللہ نے تاریخ میں حضرت ابو الدہقان رحمہ اللہ کی سند سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمرہ کے ساتھ قرأت کی ہے۔ یعنی لَا یَا ظَلَمَہُ اَلْاَخْلَاطُ کُنْ۔

امام حیدر بن منصور نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ غیر ہمرہ کے پڑھتے تھے یعنی لَا یَا ظَلَمَہُ اَلْاَخْلَاطُ کُنْ۔
امام حاکم نے ابوالاسود دؤلی اور یحییٰ بن یحمر کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اَلْاَخْلَاطُ کُنْ کیا ہے؟ بے شک وہ اَلْاَخْلَاطُ کُنْ ہے "نفسہ بونی" کیا ہے؟ بے شک وہ "نفسہ بونی" ہے۔ (۱۷)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فلا اُفیم ہما تَکْجُرُونِی وَهَذَا تَکْجُرُونِی فرماتے ہیں: بجز میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان کی جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ (۱۸)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اُفیم ہما تَکْجُرُونِی کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے (شاعر کا کلام ہونے سے) پاک رکھا ہے اور اسے غزل قرار دیا ہے۔ وَلَا یَقُولُ کَافِہِیْن اور اللہ تعالیٰ نے

۱۔ معرکہ حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۴۴ (۳۸۵)۔ راکت اعلیٰ ج ۱ ص ۱

۲۔ شعبہ لا یان جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ (۱۶۵۴)۔ مراد منتخب المصنف ج ۱ ص ۱

۳۔ مسند ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۵۴۴ (۳۸۵۳)

۴۔ تفسیر طبری ج ۱ ص ۲۹۲ (۲۹۲) صفحہ ۷۸۲۔ اعراب و اترائے اعراب ج ۱ ص ۱

ہے۔ اس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے اور وہ دن جس کی مقدار ایک ہزار سال ہے۔ یعنی آسمان سے زمین کی طرف ہزار دن کے دوران میں آسمان کی طرف امر کا ٹکڑا ڈالتا ہے۔ اس میں ہے۔ پس اس کی مقدار ایک ہزار برس ہے۔ کیونکہ زمین اور آسمان کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔

امام ابن ابی شامہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے ہر دن میں کی گہرائی (سوانی) پانچ سو برس کی ہے۔ پس اس طرح چودہ ہزار برس ہونے والے دن اور آسمان اور فرش کے درمیان پچیس ہزار برس کی مسافت ہے۔ پس اسی کا ذکر اس ارشاد میں ہے: **فِي يَوْمٍ كَلَّ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ**۔

امام ابن منذر اور ترمذی رحمہما اللہ نے البیہقی و الطبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **فِي يَوْمٍ كَلَّ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ** و **وَمَا تَعْدُونَ** کے بارے میں نے کہا: یہ مقدار دنیا میں ہے اور **فَتْنًا يَوْمَ تَكْلُكُهُ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ** اور **فِي يَوْمٍ كَلَّ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ** یہ قیامت کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کافروں کے لیے پچاس ہزار سال کے برابر بنایا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ترمذی رحمہما اللہ نے ابیہث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر تم اس دن کا ہمارا ہنگامہ چاہو تو تمہارے دشمنوں کی ایام کے مطابق پچیس ہزار برس کا وہ دن ہے۔ فرمایا: عرواقی ست کا دن ہے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت مکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کئی آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیات کے بارے میں پوچھا: **فِي يَوْمٍ كَلَّ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ** وہ آسمان سے لے کر زمین تک کے معاملات کی تدبیر فرماتا ہے۔ پھر وہ اس کی طرف عروج کرتا ہے: **"فِي يَوْمٍ كَلَّ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ"** فرمایا: قیامت کے دن کا صاب پچیس ہزار برس ہے۔ مگر تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں تخلیق فرمایا ہر دن ہزار برس کا تھا۔ وہ آسمان سے زمین تک حکم ہانڈ فرماتا ہے۔ پھر وہ اس کی طرف عروج کرتا ہے ایک دن میں جس کی مقدار ایک ہزار برس ہے۔ فرمایا یہ مدت مسافت ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد اور حضرت مکرمہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان دنوں نے **فِي يَوْمٍ كَلَّ وَفُتْنَا مَرَّةً خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ** کے بارے میں فرمایا: یہ دنیا اپنی ابتدا سے لے کر اپنی اختتام تک ایک دن ہے جس کی مدت قیامت کے دن پچاس ہزار برس ہے۔ (۱)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابو شامہ رحمہما اللہ نے الطبرانی میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ مسافت زمین کے نیچے سے لے کر فرش تک ہے۔ (۲)

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن اس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔

امام احمد ابو علی ابن جریر ابن ابی شیبہ اور یحییٰ رحمہ اللہ نے ابھیٹ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بی بیہودہ گھن بھڑائی کا حکم سن کر اُنکے ساتھ چلے گئے اور ان کے پاس سے یہ روایت آئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ دن مومن کے لیے انتہائی خفیف ہو گا حتیٰ کہ اس پر اس فرض نماز سے زیادہ آسان ہو گا جو وہ پڑھیں اور اگر نہ ہے۔ (۱)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ یہ دن مومن کے لیے قیامت کے دن کی اتنی مقدار ہو گی جتنی ظہر تک عصر تک وقت کے درمیان ہے۔ (۲)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن کی گھنٹیاں سخت رہوں گی حتیٰ کہ کان کو پسینے کی لگام دی جائے گی۔ کہ میرا: یہ دن مومن کوں ہوں گے؟ فرمایا: ان کے نیسے سوئے کی گرجاں رنگ جائیں گی اور ان پر بادلوں کا سایہ کیا جائے گا اور ان پر اس دن کو چھو کر دیا جائے گا اور یہ آسان ہو جائے گا حتیٰ کہ شہارے دن دنوں میں سے ایک دن کی طرح ہو جائے گا۔

امام ابو بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ دو دن ان پر فرض نماز کی طرح ہو گا۔ امام ابن ابی ہرثمہ، حاکم اور یحییٰ رحمہ اللہ نے ابھیٹ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ قیامت کے دن کی طوالت مومن پر صرف اتنی ہو گی جتنا ظہر اور عصر کے درمیان وقت ہو گا۔

امام یحییٰ ترمذی رحمہ اللہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ قیامت کے دن کی طوالت مومن پر صرف اتنی ہو گی جتنا ظہر اور عصر کے درمیان وقت ہو گا۔

امام یحییٰ ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ قیامت کے دن کی طوالت مومن پر صرف اتنی ہو گی جتنا ظہر اور عصر کے درمیان وقت ہو گا۔

إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۖ وَ تَرَاهُ قَرِيبًا ۖ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ
كَذْهَبًا ۖ وَ تَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۖ وَ لَا يَسْأَلُ حِمِيمٌ حَمِيمًا ۖ
يَبْصُرُونَ يَوْمَ ذُو الْقَعْدَىٰ مِنْ عَذَابٍ يُوعَدُونَ ۖ وَ يَبْصُرُونَ
صَاحِبَهُ وَ أَخِيهِ ۖ وَ قِيْلَتِ الْبَنَىٰ تَشْرِي ۖ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ جَيْعًا
ثُمَّ يَبْجِيهِ ۖ كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَكُلِّ نَرَاعَةٌ لِشَوَىٰ ۖ تَدْعُو مِنْ أَدْبَرٍ وَ

کے دن ہر عمر تھا کرے گا کہ اگر وہ اپنے گھر والوں میں سے سب سے بڑا، محبوب و بزرگ ان کے بعد سب سے زیادہ محبوب ہو۔
یا وہ قریبی ہو، بھراؤں کے بعد زیادہ قریبی اور اپنے خاندان کا فیہ یہ بڑے ملکہ اور یہ اس بیان کی ثلث اور ثانی کے سبب ہوگا

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انیسویں سے بیست و نہویں تک کی تفسیر میں کہا کہ اس میں سے بعض شخص وہ بیکار نہیں تھے اور ان کے دوسرے کو بڑی نئے ہوں گے۔ پھر وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے۔ (۱۱)
ابو ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حماد کے رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں سے اس کا تفسیر ہے۔

نماہ ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں سے تفسیر انیسویں کے تفسیر انیسویں نے کہا کہ اس کا تفسیر جس کی طرف وہ منسوب ہوتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں سے مراد اس کا تفسیر ہے۔ اور نیز اے فیہ بیست و نہویں کا معنی ہے (وہ ایک) اس کی جلد کو بیچ لے لی۔ مگر انہوں نے آؤ فیہ کو تو فیہ اور وہاں کے کسی جس سے حق سے چھینے بھری اور نہ مرزا تھا۔ و جہم کا کوئی اور ملایا کرتا رہا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں کا معنی ہے کہ وہ اصل روایہ کو بیچ لے لی۔ (۱۲)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں کا معنی ہے کہ وہ آگ اس کی کھڑائی اور اس کے چیرے کے حسن کو بیچ لے لی اور بلائے کی جملہ نے اللہ تعالیٰ کی احسان سے چھینے بھری اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے حق سے مراد مرزا تھا اور برائی کے لیے بہت سامان میں کرتا رہا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قزوین رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ معصوم نقل کیا ہے کہ وہ آگ کھڑائی کو بیچ لے لی اور اس سے برے ملے جائے لی اور اس کا دل بانی رہ جائے گا اور آگ کا تفسیر وہاں ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں سے مراد حرف (استثناء) میں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عبد بن حمید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں سے مراد اس کی جملہ ہے۔

ابن منذر نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں سے مراد اس کی جملہ ہے کہ اس کو دیکھا نہیں۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں سے مراد انہوں کا گوشت ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ فیہ بیست و نہویں سے مراد انہوں میں۔

نماہ ابن منذر نے حضرت حکم سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حکیم اپنا کبر (تعلی، تلوی، تلوی) نہیں دیکھتے تھے اور کہتے ہیں نے اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے تھے: و جہم کا کوئی اور ملایا کرتا رہا۔ (کہ وہ اس کی جملہ اور بھراؤں سے منہ پر کرتا رہا ہے)

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ خَلْقًا ۖ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَوَّدَ عَلَيْهِ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ
 مَنُوعًا ۚ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۚ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۚ وَالَّذِينَ
 فِي أُمُورِهِمْ حَقٌّ مِّمَّا لَكَ مِنَ الْخَالِيقِ ۚ وَالَّذِينَ
 يُضَاهَوْنَ بِسُورِ الْوَالِدِينَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابٍ رَبِّهِمْ مُتَّقُونَ ۚ
 إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ بِقُرْآنِهِمْ خَطَّوْنَ ۚ إِلَّا
 عَلَى أَرْوَاحِهِمْ ۚ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ ۚ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۚ فَمَنْ أَتَمَثَّلَ
 وَرَأَىٰ ذَلِكَ قَدْ وَفَّكَ هُمُ الْعُدُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ لَا يُسَبِّحُونَ عِبَادَهُمْ
 لَمَعُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ بِشِدَائِهِمْ قَائِمُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ
 يُحَافِظُونَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۚ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِيَامَكَ
 مُهْطِعِينَ ۚ عَنِ الْيَوْمِ ۚ وَعَنِ الشَّيْءِ ۚ أَلَيْسَ كُلُّ امْرِئٍ
 مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةً نَّعِيمًا ۚ كَلَّا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ ۚ فَلَا
 أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۚ إِنَّا لَقَدِ امْرُؤُونَ ۚ عَلَىٰ أَنْ تُبَدِّلَ خَيْرًا
 مِنْهُمْ ۚ وَعَمَّا خُنَّ يَسْتَبْشِرُونَ ۚ قَدْ مَرَّ هُمْ بِخَوْضٍ ۚ وَآوَيْتُمْ بِأَحْقَىٰ يُلْقُوا
 يَوْمَهُمُ الَّذِينَ يُوعَدُونَ ۚ يَوْمَ يُخْرَجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ ۚ وَرَاعَا
 كَانَتْهُمْ ۚ أَلِ تُصِيبُ يَوْمَ يَوْمُونَ ۚ حَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْمَقُهُمْ ذُلُّهُ ۚ ذَلِكَ
 الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۚ

"بے شک انسان بہت لالچی پیدا ہوتا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچے تو سخت گھبرا جانے والا۔ اور جب اسے دولت
 ملے تو مدد درجہ تحمل۔ بخیران نازیروں کے۔ خواہی نماز پر پابندی کرتے ہیں۔ اور وہ جن کے مالوں میں مقررہ حق
 ہے۔ سال کے لیے اور محرم کے لیے۔ اور جو تمہاری کرتے ہیں روز جزا کی۔ اور جو اپنے رب کے عذاب سے
 ہمیشہ ڈرنے والے ہیں۔ بے شک ان کے رب کا عذاب نہ ہونے کی چیز نہیں۔ اور وہ لوگ خواہی شرم کا ہوا

کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ بھڑائی بریلوں کے یا پٹی کتروں کے تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ البتہ جو خواہش کریں گے ان کے علاوہ کوئی نہ دے دیتے والے ہیں۔ اور جو اپنی مانتوں اور عہد و پیمان کی پاسداری کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی خواہشوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ کرم (و محترم) ہوں گے جنہوں میں۔ پس ان کا فروں کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کی طرف تنگی باندھے بھاگے چلے رہے ہیں۔ ایک گروہ دائیں طرف سے اور دوسرا گروہ بائیں طرف سے۔ کیا میں کرتے ہیں ان میں سے ہر شخص کہ (ایمان و عمل کے بغیر) غفلتوں بھری جست میں اسے داخل کیا جائے۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اس (داد) سے جس کو وہ بھی جانتے ہیں۔ پس میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم چوٹی قدرت رکھتے ہیں۔ کہ ان کے بدلے میں ان سے بہتر لوگ نے آئیں مگر ہم ایسا کرنے سے عاجز نہیں۔ سو آپ رہنے دیجئے انہیں کہ (خرافات میں) گمن رہیں اور پچھتے کودتے رہیں حتیٰ کہ د ملاقات کریں اپنے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اس روز نکلیں گے (اپنی) قبروں سے ملدی جلدی گو یارو (اپنے بتوں کے) استہانوں کی طرف دروازے جارہے ہیں۔ چلی ہوں گی ان کی آنکھیں چھا رہی ہوں گی ان پر ذلت۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

امام طبرسی رحمہ اللہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نضر بن عبد اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو روئے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: کہ بلوغ کا مضموم وی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے **وَإِذَا مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ عَبْدٍ فَإِنَّمَا أَتَىٰ بِمُحْضَرٍ مِّنْهُ يَكُونُ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ يَشَاءُ** (کہ جب اسے تکلیف پہنچے تو سخت گھبرا جائے والا اور جب اسے دلچسپی تو حد درجہ بخیل) پس یہی بلوغ ہے۔ (۱)

(۱) طبرسی، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ مجھے اس ارشادِ دیگر کی کامیابی معلوم ہوتا ہے۔ **إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ** تو آپ نے فرمایا: بے شک انسان کو سخت تک۔ دل اور گھبرا جانے والا پیدا کیا گیا ہے۔ یہ آیت الاحمل بن ہشام کے بارے میں نازل ہوئی۔ تو حضرت عائشہ نے عرض کی: کیا یہ معنی عرب میں معروف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے بشر بن ابی حاتم کو نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

لَمَّا بَعَثْنَا لِنَبِيِّهِمْ بِخَلْفِهِ وَلَا فِكْبٍ بِخَلْفِهِ خَلْفًا

”و اپنی نصرت کے سبب کسی جنم کی حمایت نہیں کرتا۔ اور نبی و اپنی نصرت کے سبب کسی ٹھہرا جانے والے کو بچھاؤں گے۔“

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے ارشادِ باری تعالیٰ **إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ** **هَٰكَذَا** کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ نے جواب فرمایا: اس کے بعد وہی آیت پر صبر۔ لہذا انہوں نے یہ آیت پر ہمیں یاد **مَسَدًا أَشْرَجَ وَدَعَا لِي وَإِنَّمَا أَتَىٰ بِمُحْضَرٍ مِّنْهُ** فرمایا: نہ تو اس کی طرح پیدا کیا گیا۔

بہرِ نیت سے مراد حضرت نبی کریم ﷺ کی انہیں یا نہیں جاننا ہے۔ اور پھر یحییٰ سے بارے لڑایا کیڑوں میں نہایت تر جھینے والوں کی تباہی میں جس میں محمدؐ نے جھوڑے اُٹرائے۔

۱۰۔ عبد اللہ بن ابی اور بنی ہذیل نے حضرت اُمّ الدرداء رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (۱) ماہِ محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے حضرت مہاجر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک ایسا جگہ کو میں تمہیں (میزین) کہتا ہوں کہ اہل بیت کے مطلقاً نہ آئے دیکھ رہا ہوں۔ ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۱۱۔ امام محمد بن حنفیہ مسلم، ابو ذر و انس رضی اللہ عنہما نے حضرت مہاجر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک ایسا جگہ کو میں تمہیں (میزین) کہتا ہوں کہ اہل بیت کے مطلقاً نہ آئے دیکھ رہا ہوں۔ ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۱۲۔ امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شریف اسے اور آپ کے صحابہ کرام سے ملنے والے بیٹے کو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ہے کہ مجھے میں تمہیں (میزین) کہتا ہوں۔

۱۳۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مہاجر بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہے کہ مجھے میں تمہیں (میزین) کہتا ہوں۔

۱۴۔ امام عبد بن حمید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ ہے کہ مجھے میں تمہیں (میزین) کہتا ہوں۔

۱۵۔ امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے اسی کے تحت حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۱۶۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۱۷۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۱۸۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۱۹۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۰۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۱۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۲۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۳۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۴۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۵۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۶۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۷۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۸۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۲۹۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

۳۰۔ امام ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: ہر آدمی اپنے بھائی کے پیچھے بیٹے۔

امام عید بن حمزہ رحمہ اللہ بن جریر بن مہزیار بن سنان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے منثور بن مغارب کی تحریر میں فرمایا کہ مدنی کے بورن کا نقل اس میں دو طواریح موجود ہیں اور یہ دونوں کا مغرب نہیں بلکہ دو آپ ہوتا ہے کوشہ ابن سے مطلع اور مغرب سے کشف ہوتا ہے۔ (1)

امام عید بن حمزہ اور ابن سعد رحمہما نے حضرت محمد بن عبد اللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ ہیں جو ابن مسعود بنی ہاشم سے پائے جاتے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کاشفہ ابن کثیر بن قیس بن قیس بن ابی ابرہہ فرمایا کہ وہ امام اور کاشفہ کی طرف سے روئے ہیں۔ (2)

امام عید بن حمزہ اور ابن سعد رحمہما نے حضرت محمد بن عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ کشف سے مراد عایت ہے اور یٰٰ قُضُؤن کا معنی ہے ایک اور سے آگے بڑھنا۔

امام عید بن حمزہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام عید بن حمزہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ۱۶۱۔ پذیرت کی طرف تیزی سے چاہتے ہیں۔

امام عید بن حمزہ رحمہ اللہ بن جریر بن مہزیار بن سنان بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے حضرت محمد بن عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ احادیث سے مراد فقہ ہیں اور اِنِ الْفُصُولِ کا معنی یہ ہے کہ شیخ کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ اور ذٰلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي فِيْهِ كَانُوا يُؤْعَذُونَ سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (3)

امام عید بن حمزہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ نے کُشِبَ کو واحد معنی کے معانی نصب پڑھا ہے اور حضرت عاصم بن زید رحمہ اللہ نے کُشِبَ پڑھا ہے۔

امام عید بن حمزہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو الشیبہ رحمہ اللہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ خَالِصَةُ الْفَصْلِ ہوتے تھے اور ابو جابر نے خَالِصَةُ الْفَصْلِ ہوتے تھے۔ واللہ اعلم۔

1۔ تفسیر مجلی، ج ۱، صفحہ ۲۹، ۱۵۱، (۱۰۰) اور دیگر جہاں پر عربی جہاں پر

2۔ ج ۱، صفحہ ۲۹، ۱۵۱، (۱۰۰)

3۔ ج ۱، صفحہ ۲۹، ۱۵۱، (۱۰۰)

وَالْفُضُولُ مَا كُنْتَ تَحْتِیْ فَرَمَیَا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاتا تھا اور اپنے بیٹے سے کہتا: اس سے بچنا کہ یہ تجھے جو کہ میں جہان کر دے۔ بے شک میرا باپ مجھے لے کر گیا اور اس وقت میں تیری طرح تھا اور ان نے مجھے اسی طرح ڈرایا جسے میں تجھے ڈرا ہا ہوں۔ (۱)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ جَعَلُوا اَصْدِقًا مِّنْكَ اِذَا نَجَّیْتَکَ تَمْرِیْ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ اپنے کانٹوں میں انگلیاں ڈال بیٹے سے کہتا کہ جو کہو آپ کہتے ہیں اسے دو دن سن لیں۔ وَاسْتَغْفِرُوا لِحَقِّکُمْ اور وہ اپنے کپڑوں میں لپٹ گئے تاکہ وہ آپ کے لیے اچھی بات نہ کہیں اور آپ انہیں نہ بھیجیں۔ وَاسْتَغْفِرُوا لِحَقِّکُمْ (اور وہ پورے کے شکم میں گئے) انہوں نے تو یہ پھول دی۔

امام عبد بن حمزہ اور ابن منذر نے وَاسْتَغْفِرُوا لِحَقِّکُمْ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے پیرے کپڑوں کے ساتھ حنا پ لیے تاکہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کو نہ تکلیف دے اور نہ ہی آپ کا کام لیں۔ امام عبد بن حمزہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن حمزہ رضی اللہ عنہ سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ وہ کپڑوں میں لپٹ جاتے۔

امام عبد بن حمزہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَمَّا اِنِّیْ وَهَوْتُکُمْ جَعَلْتُمَا کَاثِبَیْنِ ہے پھر میں نے انہیں اعلیٰ کلام کے ذریعے دھرت دی۔ لَمَّا اِنِّیْ اَخْلَسْتُ لَکُم مِّنْ سَیِّئَاتِکُمْ جَعَلْتُمَا کَاثِبَیْنِ اور میں نے انہیں پچھپچھپائی کسی آدمی کے ساتھ سر کوئی کرنے کے انداز میں بھی تھیں کہ۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا لِزَیْنِکُمْ ۚ اِنَّہٗ كَانَ عَقَابًا ۙ اِنَّہٗ یُزِیْلُ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ
مِنْ دَرَمَاتٍ ۙ وَیَبْدُوْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَبَیِّنٍ ۚ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنَّتٍ ۙ وَیَجْعَلْ
لَّکُمْ اَنْہَارًا ۙ مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ۙ وَقَدْ خَلَقْکُمْ اَمْوَا ۙ
اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَیِّوٰتٍ طٰۤاۡۙ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْہِمْ
نُوْرًا ۙ وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۙ

”پس میں نے کہا (ابھی وقت سے) معافی، تم کو اپنے رب سے۔ بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔ (وہ) برمائے گا آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش۔ اور وہ دھرمائے گا تمہاری ہموالی اور غرض خدا سے اور ہمارے گا تمہارے لیے باغات اور قطارے گا تمہارے لیے نہریں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم پروا نہیں کرتے اُن کی عظمت و جلال کی۔ حالانکہ اس نے تمہیں کئی مرحلوں سے گزار کر پیدا کیا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کسے پیدا کیا ہے سات آسمانوں کو تیرہ۔ اور بنایا ہے چاند کو ان میں روشنی اور بنایا ہے سورج کو درخشاں چراغ۔“

کر لیا: مَا كُنَّا لَنَافِقُكَ إِلَّا نَكْرَهُ جُؤَافٌ ۖ وَكَفَىٰ تَهْمِينَ تَهْمِينَ کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کی پروا نہیں کرتے۔ (1)

میں نے یہ سن کر منصور بن حمید، امین منثور اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے: تمہیں

کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لیے کافی حق نہیں پوچھتے اور نہ تم اس کے لیے شکر ادا کرتے ہو۔ (2)

امام ابن منثور رحمہم اللہ نے حضرت علی بن حماد رحمہم اللہ سے بیان کیا ہے کہ اَظْهَرُ اَمْرٍ اَنْتَ سَرَّاهُ یہ ہے کہ پہلے اللہ، پھر عاف، پھر

مصدق اور پھر یٰ اٰیہ الکرامیہ۔ یعنی ایک سرے کے بعد دوسرے اور ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت۔

نام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت قیاد رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مراد بیان کی ہے۔ (3)

امام عبد بن منصور، عبد بن حمید اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہم اللہ سے بیان کیا ہے کہ مَا كُنَّا لَنَافِقُكَ إِلَّا نَكْرَهُ جُؤَافٌ ۖ وَكَفَىٰ تَهْمِينَ تَهْمِينَ

جہ کیا ہو گیا ہے تمہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کی پروا نہیں کرتے۔ وَكَفَىٰ تَهْمِينَ تَهْمِينَ اَظْهَرُ اَمْرٍ اَنْتَ سَرَّاهُ حالانکہ اس

نے تمہیں کسی سرے سے سزا دیکر پوچھ کر حق پہلے ہی سے بھرنے سے بھرتے ہوئے فوج سے بھراں نے جس کا ذکر کیا گیا

ہے۔ یہاں تک کہ اس کی خلقت مکمل ہو گئی۔ (4)

امام ابو الشیخ نے اَظْهَرُ میں کجی بن دائر سے بیان کیا ہے کہ اَظْهَرُ اَمْرٍ اَنْتَ سَرَّاهُ پھر عاف اور پھر مصدق ہے۔

امام ابن منثور اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے العنبر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ خَلَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ

جِلَافًا ۖ کے تحت انہوں نے کہا کہ بعض آسمان بغض کے اور ہیں اور ہر زمین اور آسمان کے درمیان مخلوق اور اس سے اور

فَعَلَّ اللّٰهُ لِقَبْضِهِمْ نَوْمًا وَجَعَلَ النَّفْسَ بَيْنَ اَجْزَالٍ کے بارے میں فرمایا۔ سورج اور چاند دونوں کا چہرہ آسمان میں ہے اور ان کی

پیشہ پرہیز کی طرف ہے۔

امام ابن منثور رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے وَجَعَلَ اللّٰهُ لِقَبْضِهِمْ نَوْمًا کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ چاند

کو نور ان تمام مشرق و شام کی بجائے مابین ہے جیسا کہ آسمان کے شعشے ہیں اور ان سے نیچے ذیل شباب اور نور و ان تمام کو روشن کر دے۔

پس اسی طرح چاند کا نور تو آسمانوں کو ان کی مفاصل اور شفاف ہونے کے سبب انہیں روشن کرتا ہے۔

امام عبد الرزاق، حمید بن حماد، ابن منثور اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے اَظْهَرُ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ

بیان کیا ہے کہ سورج اور چاند دونوں کا چہرہ آسمان کی طرف ہے اور ان کی پشت زمین کی طرف ہے اور عین ان کے بارے میں یہ

کَرَّبَ اللّٰهُ مِنْ عَرَبٍ بِزَمَانٍ ۖ وَجَعَلَ النَّفْسَ بَيْنَ اَجْزَالٍ ہے۔ (5)

امام عبد بن حمید، ابن منثور اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے العنبر میں حضرت عطاء رحمہم اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ چاند کا نور

1۔ مصنف بہ ترازان، طبع 1420ھ (1102) مولود کتاب الخلاء، ج 1

2۔ شعب 1414، ج 1، صفحہ 465 (732)، دارالکتب العلمیہ، بیروت

3۔ تفسیر ابن کثیر، ج 1، ص 349 (2337)، دارالکتب العلمیہ، بیروت

4۔ شعب 1414، ج 1، صفحہ 465 (736)، دارالکتب العلمیہ، بیروت

5۔ شعب 1414، ج 1، صفحہ 465 (736)، دارالکتب العلمیہ، بیروت

امام عہد بن محمد نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت ابو جہل رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں مخالفین و دشمن تھے۔
 امام عہد بن محمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ سورہ نور کا حکم نہیں سمجھتے تھے بعد از ان پڑھتے تھے اور کہتے تھے: "الَّذِينَ الْكِبَرُ وَالْوَلَدُ أَتَوْا بِهَا"۔

امام عہد بن محمد اور ابن مسعود رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عجلہ رحمہ اللہ علیہ نے نبیؐ، مکیانہ کا سہلی ہے عظیمہ یعنی انہوں نے بڑے بڑے کو فریب دیے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے: "وَقَالَ لَا مَوَاطِنَ لَهَا وَلَا يَتَوَقَّعُ وَتَوَقَّعُ فَتَسْتَرِجُ" کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمام باتیں جن کی حضرت نور علیہ السلام کے زمانہ میں پرستش کی جاتی تھی۔ (۱)
 امام بخاری، ابن منذر اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ بت اور معبودان باطلہ جو حضرت نور علیہ السلام کی قوم میں تھے وہی بعد میں عرب میں آ گئے۔ میں روایت کیا کہ میں نبیؐ کا بت تھا اور سوانہ بنی بدیل کے پاس تھا اور یحیٰ بنی مراد کے پاس تھا۔ یہ سب حضرت نور علیہ السلام کی قوم کے ایک اور صالح لوگوں کے نام تھے۔ جب وہ فوت ہوئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دشمنوں میں یہ باتیں لگا دیں کہ وہ لوگ جہاں بیٹھا کرتے تھے وہاں مقامات پر ان کے خیمے نصب کر دیں اور ان کے نام انہیں کے ناموں پر رکھ دیں۔ پس انہوں نے یہی طرز کیا لیکن ان کی عبادت نہ کی گئی۔ یہاں تک کہ جب وہ لوگ فوت ہو گئے اور علم انھیں کیا تو ان کی عبادت کی جائے گی۔ (۲)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عمرو بنی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے وقت آپ کے بیٹے دو، یحیٰ و یحیٰ، سوانہ اور نسر یا س موجود تھے۔ ان میں سے دو سب سے بڑا اور سب سے بڑا کر تھی اور ایک تھا۔

امام عہد بن محمد، ابن منذر اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے میں نے یحیٰ کو دیکھا وہ تیسے کا ایک بت تھا اسے تھے اونٹ پر اٹھایا جاتا تھا اور جب وہ بیٹھ جاتا تو وہ کہتے: "اَفْخَذَ رَجُلِي يَبْتَلِمُ هَذَا الْبَرْقِي"۔ حقیقی تھا اور اب اس منزل پر پہنچی ہے۔

امام فہیم نے حضرت عہد بن محمد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت نور علیہ السلام کے زمانہ میں سب سے اول جو بت بنائے گئے وہ اس طرح کے بنائے اپنے آباء سے حسن سلوک سے پیش آتے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کا سونگہ کرتے۔ پھر ان میں سے ایک دینی فوت ہو گیا۔ وہ لاہور کے گورنر اور وہاں صدر پر صبر کر سکا۔ چنانچہ اس نے اس کی صورت پر ایک تمسہ بنایا۔ پس جب بھی وہ اسے دیکھنے کا مشاق ہو ا تو اسے دیکھ لیتا۔ پھر وہ گریا اور اس کے ساتھ گئی اسی طرح کیا گیا جیسے اس نے کیا تھا۔ پھر وہ اسی طرح پر ایک دوسرے کی بھڑکی اور جناح کرتے رہے۔ پس آباؤ اجداد سے تو بڑوں

۱۔ تفسیر مرقیٰ ص ۲۹ ج ۲، ص ۱۱۸، جامع تراجم ص ۱۱۲ ج ۲

۲۔ مجمع بخاری ج ۲، ص ۷۳۲، ادرار تعلیم ص ۱۰۲

ہوتے تھے۔ انہوں نے ان کے ان کے ذکر کی تعلیم حاصل کی۔ حتیٰ کہ انہوں نے اسے الہ جاہل اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پرست کرنے لگے۔ فرمایا: زمین میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب سے اول جس کی عبادت کی گئی۔ یہ وہی کا ورت مورجس ہے جس کا نام انہوں نے رکھا تھا۔

امام بدین حمید رحمہ اللہ نے حضرت سید رحمۃ اللہ علیہ سے انہیں یہ کیا یاد رکھتے ہوئے کہ یہ کہ لغت المعوق اور عربی ان کے لہجوں کے نام ہیں۔

امام بدین حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی جس میں ان کو مصوب و لا تلتئم فی وفات میں دوا کر مصوب اور لا تلتئم افلاک میں کو مرفوع پڑھا ہے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ تعلق میں سے کسی کو حضرت علامہ علیہ السلام اور حضرت نور علیہ السلام کی حسرت کی طرح حسرت نہیں ہوتی۔ پس حضرت علامہ علیہ السلام کو حسرت اور افسوس اس وقت ہوا جب انہیں جنت سے نکالا گیا اور حضرت نوح علیہ السلام کو افسوس اور حسرت اس وقت ہوئی جب آپ سے ایک قوم کے بددعا کی اور کوئی تھے جاتی نہ رہا۔ ہوائے ان افسوس کے جو آپ کے ساتھ شقی میں سوار تھے ساری قوم غرق ہو گئی۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے عزائم و ملامت کو دیکھا تو آپ کی طرف دین فرمایا، اسے نوح افسوس نہ کر، کیونکہ میری قدرت پر کے موافق ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حماک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی دما کا مطلب یہ تھا: اسے میرے پروردگار نے دے دیا۔ میں پرکاروں کا کوئی ایک گھر بھی نہ چھوڑا۔

امام عبد البر بن حماد رحمہ اللہ اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ان کے خلاف دما نہیں کی زبان تھے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کے لئے قتل کر دیا ہے، جہنم بھی ان کے لئے ہے اور حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے خلاف دما نہیں کی زبان تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف دین فرمائی کہ یہ کہ آپ کی قوم سے کوئی ایمان نہیں لائے گا مگر اسی جو ایمان لائے تھے میرے سوا آپ نے ان کے لیے بددعا کی۔ پھر آپ نے عام دہا فرمائی اور کہا: توبہ اغفر لہم ذلک و لہم فی ذلک عذاب عظیم و لہم فی ذلک عذاب عظیم و لہم فی ذلک عذاب عظیم (۱)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذلک و لہم فی ذلک عذاب عظیم سے مراد آپ کے باپ اور اہل بیت ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حماک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یقینی سے مراد میری قوم ہے۔

امام عبد بن حماد رحمہ اللہ اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یہ تھا ایمان سے مراد اہل بیت ہے۔

(سورۃ الحج ۲۸) ﴿وَلِلَّهِ الْحُكْمُ﴾ (سورۃ الحج ۲۷) ﴿وَلِلَّهِ الْحُكْمُ﴾ (سورۃ الحج ۲۶) ﴿وَلِلَّهِ الْحُكْمُ﴾

امام ابن عربیؒ نے فرمایا کہ "ہر مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ نے جس قدر چاہا اس نے حضرت ابراہیمؑ کی مجلس میں لے کر لیا ہے کہ سورۃ الحج میں مذکور ہے کہ سورۃ الحج میں ۱۰۰ آیتیں ہیں۔" (۱۰۰)

۱۰۰ آیتیں ہر مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ نے جس قدر چاہا اس نے حضرت ابراہیمؑ کی مجلس میں لے کر لیا ہے کہ سورۃ الحج میں مذکور ہے کہ سورۃ الحج میں ۱۰۰ آیتیں ہیں۔

امام ابن عربیؒ نے فرمایا کہ "ہر مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ نے جس قدر چاہا اس نے حضرت ابراہیمؑ کی مجلس میں لے کر لیا ہے کہ سورۃ الحج میں مذکور ہے کہ سورۃ الحج میں ۱۰۰ آیتیں ہیں۔" (۱۰۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمت کی میراں، رحمت رحمانیہ کے نام سے ہے۔

قُلْ أُوْحِي إِلَىَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَّهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۚ وَأَنَّهُ تَكَلَّمَ جَدًّا رَئِيًّا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۚ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۚ وَأَنَّا كُنَّا أَنْ لَّنْ نَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ وَأَنَّهُ كَانَ يَاجِلٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۚ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أَن لَّنْ يَنْبَغِيَ اللَّهُ أَحَدًا ۚ وَأَنَّا لَبِئْسَ الْأَشْيَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُبِثًّا حَرَامًا سَفِيهُنَا ۚ وَأَنَّا لَكُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمِّ ۖ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْإِنْسَ يَجِدْ لَهُ شَهَابًا مَّرصَدًا ۚ وَأَنَّا لَا تَدِرُغَىَّ أَشْرًا يُأَيِّدُ بَيْنَ فِئَتَيْنِ الْغَوْثِ أَتْرَادُ يَوْمَهُمْ كَرِهَتْهُمْ بِرَشْدًا ۚ

"آپؐ فرمائیے میری طرف سے کہ جس نے کب سے غور سے سنا ہے (قرآن کو) انہوں نے ایک جماعت نے جس نے (جو کہ وہ سب سے بہتر ہے) کہا کہ تم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ وہ وہ کہ تم سے ہدایت کی مجلس (ہم) (ان سے) اس پر ایمان لے آئے اور ہم ہرگز شریک نہیں بنائیں گے کسی کو اپنے سب کا۔ اور یہ کتب علیہ السلام

تو ہمارے شیخ (پڑھے سردار) نے کہا: "أَفْعُوذُ بِغَيْرِهِ هَذَا الْوَأَوَىٰ مِنْ أَلْجَبِي الثَّمَلَةُ" ہم آج کی رات جنات کے شجر سے اس وادی کے سردار کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ تو میرے بھی وہی کیا: تو ہمیں وہاں نہایا گیا ہے کہ اس تہی کی تعلیم ہے کہ شبہات و شکوک کی تسکین کے واسطے اور اچھے مشیر کے رسول ہیں۔ "سَمِعُوا قَوْلَ لَئِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِن مَّا مَلَكُوتُ رَسُولٍ إِلَهُهِ صُلَىٰ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" پس اس کسی نے اس کا اثر دیا کہ اس نے اپنے خون اور دماغ میں محفوظ کر لیا کہ پھر ہم و ت آئے اور ہم انہم میں داخل ہو گئے۔ پھر جا۔ یہ کہا: "إِنَّهُ" اس آیت کے بارے میں گمان رکھنا کہ یہ میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی: "وَأَقْرَبُ كَانَ يَهْجُلُ قَبْلَ الْإِنْسَانِ يَتَوَخَّوْنَ بِرَجَائِي قَبْلَ الْفَيْحِ قَرَأُوا وَهُمْ تَهْتَفُونَ۔"

امام ابو نعیم حجازی رحمہ اللہ نے الایات میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور لوگوں کے مقابلے میں بہت جری اور ہمدرد تھا۔ وہ ایک اہل چادر و حجاب کی زمین پر چڑھا۔ پھر اس نے وحشت اور خوف سے محسوس کیا۔ تو اس نے اپنی سواری کی گالیں باندھ دیں۔ پھر اس کے ساتھ علیہ السلام چلے گئے اور کہا: میں اس وادی کے سردار سے اس کے رہنے والوں کے شجر سے پناہ مانگا۔ اس قرآن میں سے ایک پڑھے نے اسے پڑھا۔ ان میں سے ایک جوان تھا اور وہی بت کے سردار تھا۔ پس جب پڑھے نے اسے پناہ دئی تو وہ درجہ انجلی غضب ناک ہوا تو اس نے نچا تھوڑا اٹھایا اس نے اسے زیر میں بٹھا کر اٹھا دیا کہ اس کے ساتھ وہ اس کی اونٹنی کو نچر کر دے۔ تو پڑھے نے اسے اونٹنی کے قریب پھینک دیا۔ تو اس نے کہا:

يَا خَالِكَ بَنِي مُقْلَبٍ
فَقُلْنَا لَدُنَّاكَ تَصْغُرُ وَبَارِي

"اے والد بنی مقلب! تجھ جا۔ میں وہ میری بڑے حفاظت اور میری پناہ میں ہے۔"

عَنْ ثَابِتِ الْاَشْجَنِ لَا تَقْرُضُ لَهَا
وَأَنْفَرَا إِذَا وَرَدَ أَصْحَابُ الْقَوَارِي

"اس انسان کی اونٹنی سے تعرض نہ کرو۔ تو جی لے جب نکل جاؤں میرے پیلوں میں داخل ہوں۔"

يَحْيَىٰ طَمَعَتْ لَدَىٰ مَلَأَتْهُ وَحِيلَهُ
فَلَا تَخْشَعُ بِعَيْنِكَ وَابْنُ عَرَبٍ

"بے شک میں نے اس کے لیے سڑک ملائی کی ضمانت اٹھا لی ہے۔ پس تو میرے بڑا ہی سے راجہ ایت پر چلتے ہوئے اپنے ہاتھ کو رکھ لے۔"

وَقُلْنَا أَتَيْتُ إِلَىٰ مَالِهِمْ أَغْضَبَ
بَلَاؤُهُمْ قَرَابَتِي وَ جَوَارِي

"حقائق میں اس تک پہنچا ہوں جسے میں نے شادی نہیں کیا۔ وہ جس نے تو اپنے قریب آئے اور چرواہوں کی حفاظت اور ریت کی ہے۔"

نَسَىٰ إِلَيْهِ بِعَوْنِهِ قَسَمُومَةٍ
أَبِ الْقَرْبِ بِكَ يَا أَبَا الْقَطَارِ

"تو اس کی طرف ذرا الوداع کے ساتھ دوڑے جا رہا ہے۔ میرے قریب کو اپنا بند کرتا ہوں اے اب القطار!"

لَوْلَا الْخِيَاءُ وَإِنَّ الْفَلَاحَ حَبِيرَةً
لَفَعَزَ لَدُنْكَ بِفَوْزِ الْخَفَارِ

نکلی۔ جب ہونٹ کی طرف دیکھا تو وہ کاپ رہی تھی۔ میں پھر سو گیا اور پھر چکی کی طرح کا منظر دیکھا اور پھر وہ آواز دیکھا
 میری آنکھیں کھٹکتی رہ رہتی رہیں۔ تو جب کہ تو میرا تکلیف کی طرح نکلیا تو اس نے آواز دے کر کہا کہ میں نے غویب میں
 دیکھا تھا۔ میں نے کہہ دیا میں نے نہ دیکھا تھا۔ تو وہ آواز دے کر کہا کہ میں نے دیکھا تھا۔ اس سے نفرت سے بچنے کا طریقہ بتا دیا اور کہا کہ
 وہ رات کی وہ دونوں انگور ہے تھے۔ جو تک میں جتنی جگہ تھے۔ تو اس بڑے شے نے اس کو جو میں سے کہہ دیا اور میرے اس
 انسان ساقی کی حالت کے بارے میں سے لے کر چاہے پھر۔۔۔ تو اس نے وہ جوان اظہار اللہ سے ایک بہت بڑا فعل کیا اور
 وہاں چا گیا۔ پھر وہ شے میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ فلاں! جب تو کسی دکان میں اترے اور اس کا خوف محسوس کرنے
 لگے تو یہ کہہ کر اٹھو کہ ہاں اللہ ربّ محض ہیں۔ ہوں! خدا الوہابی! اس دکان کے خوف سے اللہ تعالیٰ کی جو کچھ مشیت پر
 کار ہے۔ یہ پناہ طلب کرنا اس کی جتنی ہی پناہ لیا کر۔ اس کا تعجب یا عمل ہے۔ تو میں نے اس شے سے کہہ دیا پھر یہ پناہ طلب کرنا
 جی۔ اس نے بتایا یہ جی عرب ہیں۔ نہ شرقی ہیں۔ نہ غربی اور یہی کہے کہ ان میں جوئے ہوئے۔ میں نے پوچھا ان کا منسلک کہاں
 ہے؟ میں نے بتایا کہ عرب جو کچھ وہاں کا شہر ہے۔ جس کے بعد صحیح روٹن ہوئی تو میں اپنی سواری پر سوار ہوا اور خوب تیزی سے چلا
 رہا۔ یہاں تک کہ میرے طبعاً۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا اور اس نے مجھے کہ میں آپ کے سامنے کچھ ذکر کر رہا ہوں آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ساری بات بیان فرمادی اور مجھے اس کی طرف روٹ دی۔ تو میں نے اس پر قبول کر لیا۔ ”قِرَیْ قِرَیْ وَ سَوَّلُ
 اللّٰہُ مَسْئَلِیْ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّوْا فَمَنْ شِئِیْ بِحَدِیْثِیْ قُلْ اِنْ ذُکِّرْتُ لَہٗ مِنْہٗ شَیْئًا وَ دَعَاہِیْ اِلَیَّ الْاِسْلَامِ قُلْتُ سَلِّتُ
 اَعْرَبَ سَعِیدِیْنِ جَبْرِیْیْنِ اللّٰہُ حَسْبَہُ لَہٗ اِسْمٌ بِخِیَالِیْ کَرْتِیْنِ کہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ذُو
 اللّٰہُ یَحْمِلُ سَمَیْءًا وَ جَاوِیْیْنِ ذُو الْاَیْسِ ذُو الْفَوْنِ بِرَیْءٍ جَاوِیْیْنِ اَنْجَبِیْنِ قُرْاؤُ وَ لَہُمْ رَاقِعٌ۔

امام ابن جریر اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ
 کچھ لوگ تھے جو نہ جاہلیت میں جب کسی دکان میں رات گزارتے تھے تو کہتے تھے میں اس دکان کے سردار۔ کے پناہ مانگا
 ہوں۔ مزید فرمایا: آیت میں راقع سے مراد جناح ہے۔ یعنی انہوں نے ان میں سردار کے اعتبار سے مشابہہ کر دیا۔ (۱)

امام عبد بن عبد الرحمن بن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک کسی دکان میں
 اترتا تھا۔ تو یہ کہتا تھا: ”اَتَاؤُ ذُو یَعْنِیْہِ ہٰذَا الْوَاوِیْیْ ہٰذَا سَعِیْہِ قَوْعِہِ“ (میں اس دکان کے سردار سے اس کی قوم کے
 دستور کے شریعت پناہ مانگ رہا ہوں) تو اس طرح وہ اپنی ذات کے بارے میں یہ کہہ دیتا تھا۔ جو ہے رات کوئی یا دن ہوتا۔
 امام عبد بن عبد الرحمن بن منذر رحمہما اللہ نے حضرت کاہنہ سردار سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب وہ کسی دکان میں اترتے تھے
 تو اس طرح کہتے تھے: ”اَتَاؤُ ذُو یَعْنِیْہِ ہٰذَا الْوَاوِیْیْ اَمْرِہِ اس دکان کے بارے سے بتا دیتے ہیں۔ اور قُرْاؤُ لَہُمْ رَاقِعٌ کی
 تفسیر میں لایا: ایس نبیوں نے کفار کی سرکشی اور فحوت میں اللہ کو مراد کیا۔

امام عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قارہ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ نہ جاہلیت میں لوگ

وَلَقَدْ قُلْتُمْ وَلَوْ أَنَّا كُنَّا نَعْلَمُ لَأَكْمُرُنَّ كُفْرًا كَبِيرًا

”یقین میں نے کہا اور یہ اس دن خوب ٹھکانا تھا جب اس کا گھڑا کھٹ کر بھاگ گیا تھا۔“

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا طہا ۱۱
مَدَنًا کَا سَنِي بَعَثْتَنِي فَوْرًا ۱۲۔ (۱۱)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منہدم نقل کیا ہے کہ ہم مہمان اور کارنے بنے ہیں۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے اخصر میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جن بھی تمہاری عمر تو دینا
مرہے مرا خدا اور شیعہ ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ قَوْلَا كُنَّا اَنْ لَّنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ فِي الْاَزْمَرِ هُنَا آيہ کے تحت حضرت ابن جریر
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہوں نے کہا: ہرگز زمین میں جس سے کچھ نہیں ٹھیک کے اور نہ اس سے جو کچھ نہیں گئے

اور اس میں منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ قَوْلَا نَحْنُ اَعْبُدُ اللّٰهَ قَوْلَا نَحْنُ اَعْبُدُ اللّٰهَ کے تحت حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے اپنی نیکیوں میں کمی اور نقصان کا کوئی خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے یہ خوف سوا ہے کہ اس پر کسی
دوسرے کے گناہ ڈال دیئے جائیں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قَوْلَا اَتَيْكُمُ الذَّكْوٰنَ کا سنی ہے اور دوسرے
بعض حق سے بچنے اور روگردانی کرنے والے ہیں۔ (۱۲)

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منہ نقل کیا ہے کہ ہم میں سے بعض ظلم کرنے والے ہیں۔
امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے قَوْلَا اَتَيْكُمُ الذَّكْوٰنَ کے تحت کہا کہ ہم میں سے بعض
ظلم و زیادتی کرنے والے ہیں۔ اور قَوْلَا اَتَيْكُمُ الذَّكْوٰنَ اَتَيْكُمُ الذَّكْوٰنَ لَا تَسْقِيْنَهُمْ مَّآءً وَعَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ مِّنْهُم مَّا كَانُورُوبِہ کے سب
ایمان لے آئیں تو ہم ان کے لیے دنیا میں وسعت اور خوشی پیدا کریں گے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے قَوْلَا اَتَيْكُمُ الذَّكْوٰنَ اَتَيْكُمُ الذَّكْوٰنَ
اَتَيْكُمُ الذَّكْوٰنَ کے تحت کہا کہ اگر وہ انہیں تو ظلم کریں جن کا انہیں ظلم و زیادتی ہم انہیں جسے دار پٹی سے یہ آپ کریں گے۔

امام عبد بن حمید نے اسی آیت کے تحت حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ انہیں
حق کی اطاعت اور جس شے کا انہیں حکم دیا گیا ہے اس پر ثابت قدم رہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کے ہاں میں کثرت اور وسعت
بہرہ فرمادے گا یہاں تک کہ ان کے صوبہ وطن ہو جائیں گے۔ پھر حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جسم بخدا اسما۔ کہ
موجودہ اسی طرح تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا قصہ سننے اور اس کی اطاعت و پیروی کرتے تھے تو ان پر قبضہ و سرکشی کے خزانے کھول

۱۔ تجلیمہ ابن ابی حاتم، باب ۱۲، صفحہ ۳۵۲ (۳۳۵) ۳۵۲۔ کتب الصغیرہ، ج ۱

۲۔ تفسیر طبری، ج ۱، ص ۲۹، صفحہ ۱۳۵۔ دار احیاء التراث العربی، بیروت

دے دے کے اور ہونے لگا تو انہیں آزاد یا گیا۔ جس دن وہ اپنے رام کے مرنے کا اطلاع دے گا۔ (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶

امام محمد بن حسیہ اور ابن منذر رحمہما علیہ نے حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تحریر بیان کی کہ اگر ان دو ضرورۃ المسامح پر قائم رہیں تو ہر شخص دافعوہ نظر مال حفاظہ میں گم۔

وہاں پہنچی رحیم اللہ نے۔ سانس میں مضطرب اور سہاس بھی اٹھایا۔ یہ دیکھ کر آیا ہے کہ مصمت نامی بن عورت رحیم اللہ نے
ان سے قاتل کا تعلق کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: ان سے مراد وہاں جاتی جاتی ہے۔ نامی نے عرض کی: کیا اسی
عرب میں رہتی معروف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا یہ نہ تو کوئی نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

تَدْنِي كَرَامَتِي فَلْتَقِ خِدَّتَهَا كَالْتِ جِلْدَتِي بِدَنِّهَا غَدَقًا

”تھوڑا سا کدو سے فخر ہے۔ سو رہے ہیں درخت تو لکھ ان کے باغات بہریوں کی طرح گھٹنے اور چڑے نہ گئے ہیں۔ ان کی فہمیں اور فہمیں کی ہے سب بہت تھوڑا۔“

امام محمد بن قسیمؒ نے فرمود کہ اللہ نے حضرت سرکے رشتہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت محمدؐ رضی اللہ عنہ نے

۱. مہربانی کی تمجید: نہ لایا، کہہ رحمت اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ خدا کی رحمت ہر انسان اور جانور پر ہے۔

امام عہد بن حریب نے حضرت ربیع بن اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہی بیان کیا ہے کہ خاتم محمدی قلابی سے مراد خوشحال زندگی ہے۔

۱۔ ہر انسان پروردگار اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا۔ یہ یوں کیا ہے کہ **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى ابْنِ آدَمَ** اس کے، تم کو آنا۔ تم کو۔ **وَمَنْ يَخْشَ اللَّهَ مِنْ ذُلِّ رِبِّهِ يَكْفُضْ لَهُ مِمَّا مَنَّا مِثْقَالَ دُنْیَیْنِ** اور جو اپنے رب کے ڈر سے منہ سوزے گا تو وہ اسے عذاب کی سزا سے محفوظ رکھے گا، اور اس میں تیرا حصہ ہوتا ہے گا۔

امام نے اس حدیث کے ساتھ طبعاً بیان کیا ہے کہ اَلْقَبِيْلَةُ قَبِيْلَةُ كَاثِبِيْنَ (کاشیوں کی قبیلہ)۔ ہم ان کی آزمائش کریں یہاں تک کہ ان کی طرف سے آئیں جو کوہان پر فرشتے کی پیر۔ اور عَزَّوَالِہُمْ عَدَدُ السَّمَاوَاتِ (جتنی آسمان کی مشقت اور سختی۔

برادرِ محمد بن حیدر، ابنِ منذر، دماغِ محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سن لیا ہے کہ **صَلُّوا** جنم میں ایک یہ ہے۔

امام ابو حمزہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ منہم نقل کیا ہے کہ اساتذہ تعالیٰ کو چاہت ہے کہ سب سے پہلے جو اپنے والدین سے وفاداری اور محبت کے ساتھ رہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور محبت کے ساتھ رہے۔

امام حمید از رقی اور عبد بن حمید اور محمد بن عبد بن حمید نے حضرت قرآن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قرآن پانچ حصوں میں مراد افکار قابل کے کتاب کی ایسی ہے جنہوں سے کسی نہ کوئی راحت اور سکون نہیں ہے۔

ہمارے ہمارے نے حضرت عیسیٰ اور حضرت علقمہ رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ عِلْمُ الْإِنْعَادِ اس سے مراد منقشت آمیزہ ہے۔

نام عبد بن حمید، عمر اللہ نے ذکر کیا ہے کہ تیس سال تک حضرت یحییٰ بن زکریاؑ نے اپنے باپ کے ساتھ گزارا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت امین مہم کی دشمنی اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے قرآن انسجد بنیہ کے تحت

فرمایا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت مسجد حرام اور مسجد طیب بیت المقدس کے سوا زمین پر کوئی مسجد نہ تھی۔

امام ابن ابی عمیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ منوں نے کہا: یا رسول اللہ! شیطان میری اجازت عطا کرے، میں کہہ کہ آپ کے ساتھ آپ کی مسجد میں نمازوں کے لیے حاضر ہوا کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **وَإِن تَسْأَلُوا النَّاسَ فَسَوْفَ يَكْفُرُونَ خُلُوفًا قَدْ مِلْنَا غُفْرًا فَنُلَاكُمْ لِنَعْلَمَ نَوَاصِحَ أَعْيُنِنَا وَالضُّلَّاتُ الْكَاثِرَاتُ** ہے۔ تم نماز پڑھو اور لوگوں کے ساتھ اختلاف نہ کرو۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جنات نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی: اے اللہ سے ملے کیسے ممکن ہے کہ ہم مسجد میں آئیں حالانکہ ہم آپ سے دور ہیں؟ یا تم کیسے نماز میں حاضر ہو سکتے ہیں حالانکہ ہم آپ سے دور ہیں؟ تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: **وَإِن تَسْأَلُوا النَّاسَ فَسَوْفَ يَكْفُرُونَ خُلُوفًا**۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے اسی آیت کے تحت حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہودی اور عیسائی جب اپنی عبادت گاہوں میں داخل ہوئے تو وہ اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کلمہ یاد کروا دیا کہ وہ اس کی واحدانیت یہاں کیا کریں۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہودی اور عیسائی جب اپنی عبادت گاہوں میں داخل ہوئے تو وہ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرانے سے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا: جب آپ مسجد میں داخل ہوں تو عبادت گاہوں کے خلیفہ اللہ تعالیٰ کے لیے آؤ۔

وَأَنَّهُ لَبِئْسَ أَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۖ قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أَشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۖ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۖ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ۚ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۚ إِلَّا يُلْقَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۖ وَمَنْ يُعِصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مَا يَدْعُونَ ۖ قُلْ إِنِّي أَدْعُو رَبِّي ۖ أَقْرَبُ مَا تَدْعُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۚ عَلِيمُ الْغُيُوبِ ۖ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۚ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۚ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ

سے سٹ کر اسی کے دور ہو۔ ایک بے شرقی و غربت اس کے حوالہ کی معجزہ نہیں۔ جس واسطے ہی کو اچانک ۔
 مرزا اور میر بھیجے اس کی (مالیہ) باتیں اس سے ملے۔ سوچئے یہی غور ضروری ہے ۔

[illegible]

۱۔ ماحرہ مسلم، ج ۱، صفحہ ۱۸۱، بقول: "نہیٰ بن قیس نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ قَامَ بِرَأْسِ السَّجْدَةِ فَقَامَ بِرَأْسِ السَّجْدَةِ" (جو شخص سجدہ کے سر پر قیام کرے گا، وہ سجدہ کے سر پر قیام کرے گا)۔" (صحیح مسلم، ج ۱، صفحہ ۱۸۱)۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ قرآن کریم نازل ہوا تو انہیں انعامِ جلیل **قُلِ الْفَلَّاحُ** (اے چادر پوش!) ملا۔ اے اہل بیت کو قیام فرما کیے مگر تمھو (۱) یہاں تک کہ ایک آدمی اپنی باہر متعلقہ لنگ جاتا تھا۔ وہی حکم پر آٹھ ماہ تک عمل کرتا رہا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ کیلک کیا کہ وہ اس کی رضا اور خوشنودی کا ہے۔ اس پر حضرت امام غزالیؒ نے فرمایا: اور اہل بیت کو قیام تک کہ تم (۲)

امام محمد بن نصر نے کتاب المستدری اور ما کرمہما اللہ نے حضرت حمزہ بن عبد المطلب رحمہ اللہ سے یوں نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کسے کویم کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کیا تو ایذا فی التواضع میں پڑتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں (میں جہت میں) پڑتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: وہی آیت میں مذکور کا قریب سے رہا کرتے اسرار ایت کی صحیح فہم رہا ہے۔ (۱)

صحیح مسلم میں شریعت کی بنیاد پر علماء اسلام نے جو احادیث کو جمع کیا ہے، ان کے مجموعہ کا شمار ۱۴۷۶/۲۴ میں ہوتا ہے۔

2. تمسک بربطی در روایت خواجه 29، ص 149 در احوال الکرامت امری است

قذ. مشدّد عالم کتاب الفہرست جلد 2، صفحہ 548 (5902)، اراکتہ العہد و عہد

مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ قرآن کریم کو جب واضح اور بین انداز میں پڑھیں۔ (1)
 امام محمد رحمہ اللہ اور ابوداؤد و ترمذی و دارقطنی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ ائمہ اربعہ آپ نے کہا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے
 اور بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
 قیامت کے دن صاحب قرآن (حافظ قرآن) سے پوچھا جائے گا تو پڑھا اور بلندی کے مدارج پر حجت جاوے گا۔ خوب قسم تمہارے پڑھ
 جیسا کہ وہ۔ یا میں خوب ظہر ظہر کر پڑھتا تھا کہ کیونکہ میری منزل اور مقام ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔ (2)

امام دہلوی رحمہ اللہ نے ایک کثر و مراد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ جب تو
 قرآن پڑھے تو اسے ظہر ظہر کر اور خوب بین اور واضح انداز میں پڑھا کر۔ اور اسے روئی سمجھو۔ ہر کی طرح تفسیر نہ دے۔
 اور نہ تو اسے بالوں کے کاشت کی طرح جلدی کاٹ۔ اس کے لحاظ کے بیان کے پاس رکھو اور اس کے سبب اپنے دلوں
 کو حرکت دو اور تم میں سے کسی کا متعدد سورت کے آخر تک پہنچنا نہ ہو۔

ابن ابی شیبہ بیان فرماتے ہیں نے سنن میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ علیہ
 نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پڑھا۔ تو انہوں نے فرمایا: اسے ظہر ظہر کر پڑھو۔ کیونکہ یہ قرآن کو حیرن کرتا ہے۔ (3)
 امام محمد بن حیدر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کیا ہے کہ قرآن کریم کی قرأت خوشی
 انسانی کے ساتھ اور آہستہ آہستہ خوب دھیمی کے ساتھ کرنا۔

امام عبد الرزاق، محمد بن حنفیہ، ابن نصر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم
 تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور ﷺ پر یہ حدیث تھی۔ (4)
 امام محمد بن حیدر رحمہ اللہ نے در ترمذی القرآن ترمذی لاں کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن
 کریم کو خوف واضح اور بین طریقے سے پڑھو۔

امام محمد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کیا ہے کہ تم وہاں قرأت کے ساتھ قرآن پڑھو۔
 امام ترمذی، ابی عبد بن حمید، ابی داؤد، بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس
 کا معنی ہے قرآن کا بعض بعض کے پیچھے پڑھو (یعنی تسلسل کے ساتھ پڑھو)۔ (5)

امام محمد بن حیدر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ منہوم نقل کیا ہے کہ قرآن کی خوبصورت تفسیر بیان کرو۔
 امام نسائی رحمہ اللہ نے اسناد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تعالیٰ و

1. مسند ابن ابی شیبہ، باب فی التمرادۃ تفسیرا، جلد 6، صفحہ 144 (30158)، مکتبۃ القرآن مدینہ منورہ۔

2. مسند ابی حاتم، کتاب القرآن، جلد 1، صفحہ 739 (20330)، مکتبۃ العلمیہ بیروت۔

3. مسند ابن ابی شیبہ، باب فی القرآن، جلد 6، صفحہ 140 (30152)۔

4. تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 336 (33633)، مکتبۃ العلمیہ بیروت۔

5. شعب الایمان، باب فی تفسیر القرآن، جلد 2، صفحہ 392 (2161)، مکتبۃ العلمیہ بیروت۔

نہی الخلق ان شریعتی کے بارے میں چھو گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے خوب! ابھی سڑنے سے جان کر اور اسے رانی سمجھو۔ اس کی طرف پھیلائے دو اور بالوں کے کاٹنے کی طرح اسے نہ کاؤ۔ اس کے گلاب کے پاس دو گوارا، اس کے سب دلوں کو حرکت دے۔ تم میں سے کسی کو کارادہ موت کے خوف تک پہنچانے پر۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سلیمان رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی اس روایت سے کسی سے روایت کیا ہے کہ ان سے حضور نبی کریم ﷺ کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: ہم اس کی استعانت نہیں رکھتے۔ تو پھر ان سے کہا گیا: آپ ہمیں اس کے بارے میں آگاہ کیجئے۔ تو پھر انہوں نے خوب بھیجی قرأت کی اور خوب پھر پھر کر بے ہمتی کے ساتھ کی۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حاکم رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے دو قرأت کے لحاظ سے حسین اور خولصورت ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جسے تو پڑھتے ہوئے سے اور تو یہ خیال کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے اصحاب میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے بیان سے گزارش کی کہ ایک قرأت پڑھنا تھا اور اسے بار بار پڑھ رہا تھا۔ تو اس نے کہا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہ سنا؟ **يُحْيِي الْمَيِّتَ وَيُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً** (۳)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ یہ آیت نے دن حافظ قرآن کو کہا جائے گا۔ تو پڑھ اور تیری کی حاضری ملے گا۔ پھر اس نے یہ قول فرمایا: یہ آیت پڑھے گا۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے کارکن کی حفاظت کرنے کا اور کہے گا اسے میرے پروردگار! تو نے مجھے اس کے پیٹ میں محفوظ کیا ہے اور میں نے اسے رات کے وقت بیدار رکھا ہے اور میں نے اسے اس کی بہت سی شہادت سے روکا ہے اور ہر مائل کے لیے اس کے عمل کی بڑا ہے جو اس نے کیا۔ تو اسے کہا جائے گا: اچھا تم پھیلا۔ میں اسے رشتہ سے بھر دیا۔ اے گوارا! اس کے بعد میں نے اس کی انگلیاں نہیں کیا جائے گی۔ پھر اسے کہا جائے گا: تو پڑھ اور تیری کے مدارج ملے گئے۔ پھر نبی پر آیت کے ساتھ اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا اور یہ آیت کے عوض ایک نئی ناکہ اضافہ کر دیا جائے گا۔ (5)

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۵۶ (۲۷۳۴) مکتبہ خیران۔ یہ منور۔

۲۔ ایضاً جلد ۲، صفحہ ۲۵۷ (۲۷۴۲)۔

۳۔ ایضاً تفسیر دارم، جلد ۷، صفحہ ۷۲۸ (۳۵۳۴)۔

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۲۵۷ (۲۷۳۴)۔

۵۔ ایضاً، جلد ۲، صفحہ ۲۵۷ (۲۷۴۲)۔

امام قرطبی، عبد بن حمید اور ابن نعمر رحمہم اللہ نے حضرت ہادی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ اِنَّ نَاشِئَةَ الْبَيْتِ
سے مراد یہ ہے، مساحت جس میں تو مسجد پڑھے۔ پس تو رات کے وقت مسجد پڑھا کر۔

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، ابن نعمر اور یحییٰ رحمہم اللہ نے سفین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نَاشِئَةُ الْبَيْتِ
یہ کہ نَاشِئَةُ الْبَيْتِ سے مراد وہ وقت ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان ہے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن نعمر اور یحییٰ رحمہم اللہ نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ وقت ہے جو مغرب
اور عشاء کے درمیان کیا جائے۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ کو مغرب اور عشاء کے درمیان وقت میں
تیار پڑھتے ہوئے دیکھا گیا۔ تو آپ سے استفادہ کیا گیا اس وقت میں کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: نَاشِئَةُ الْبَيْتِ سے ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے نَاشِئَةُ الْبَيْتِ میں یاہ کو آخرہ کے ساتھ اور
أَشَدُّ وَخَلًّا میں داؤ کو نصب اور طاء کو جزم کے ساتھ پڑھا ہے۔ یعنی مواطعہ معنی مواقت آیا ہے۔

امام ابو یعلیٰ، ابن جریر، یحییٰ بن نعمر اور ابن المبارک رحمہم اللہ نے المدنیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: اِنَّ نَاشِئَةَ الْبَيْتِ هِيَ اَشَدُّ وَخَلًّا وَاقْوَمُ قِيْلًا تو کسی آدمی نے ان سے کہا: ہم تو

اسے وَاقْوَمُ قِيْلًا پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: اصوب، اقوم، اہب اور اشباہ کا ایک ہی معنی ہے۔ (3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن نعمر اور ابن منذر نے حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ هِيَ اَشَدُّ وَخَلًّا
کا مفہوم ہے یہ قول تیرے لیے بہت زیادہ موافق ہے۔ وَاقْوَمُ قِيْلًا اور تیرے دل کو تارخ اور خالی کرنے والا ہے۔ (4)

امام عبد بن حمید، ابن نعمر اور عبد بن حمید نے حضرت ہادی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اَشَدُّ وَخَلًّا کا مفہوم ہے کہ تو اپنے
کان، اونچی آنکھ اور اپنے دل کو ایک دوسرے کے موافق کر لے۔ وَاقْوَمُ قِيْلًا اور قرأت کو ثابت کرنے والا ہے۔ (5)

امام عبد بن حمید، ابن نعمر اور ابن نعمر رحمہم اللہ نے حضرت قناد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رات کا قیام خیر اور نیک
میں نیت تہمیر کرتا ہے۔ وَاقْوَمُ قِيْلًا فرمایا: اور قرأت پڑا کر سب کرنے والا ہے۔ (6)

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَاقْوَمُ قِيْلًا کے تحت یہ قول منقول ہے کہ رات کا قیام اس سے زیادہ
قریب ہے کہ آپ قرآن کی تلاوت اور کچھ حاصل کریں اور اِنَّ لَكَ لِيَوْمَئِذٍ لِّمَنَاسِكَاتًا طَوِيلًا کے تحت آپ نے فرمایا: کیا اس

میں سُنَّحًا معنی فراغا ہے اور تَتَنَزَّلُ اِلَيْهِ مَلائِکَتُهُ کے تحت فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے لیے انتہائی اخلاص کا اظہار کیجے۔ (7)

1۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الصوم، جلد 3، صفحہ 20، ارسلہ جوت

2۔ ابن

3۔ تفسیر طبری، جلد 2، صفحہ 156، ارسلہ جوت

4۔ حینا، جلد 29، صفحہ 155

5۔ تفسیر عبد بن حمید، جلد 3، صفحہ 357 (3367)، ارسلہ جوت

6۔ حینا، (3368)

7۔ تفسیر طبری، جلد 2، صفحہ 29، 56، 57، 156

امام عبد بن حمید، دائرہ فہرست، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور عالم رحمہ اللہ نے انہی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ السب سے مراد کسی حاجت اور فتنہ کے لیے فارغ ہونا ہے۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سَبَّحَ طَلْقُو يَلَّا ﴿١﴾ سے مراد طہل فریادت ہے۔
امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سَبَّحَ طَلْقُو يَلَّا ﴿١﴾

عبد بن حمید، دائرہ فہرست، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سَبَّحَ طَلْقُو يَلَّا ﴿١﴾
یعنی ہے طہل فریادت اور وَبَشِّرْ اَلَّذِي يَبْتِغِي لَكَ كَاسِي ﴿٢﴾ ہے کہ کوکب اور مہارت خلعہ اللہ تعالیٰ کے لیے کرو۔ (۱)

فریادت، عبد بن حمید، دائرہ فہرست، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سَبَّحَ طَلْقُو يَلَّا ﴿١﴾
وَبَشِّرْ اَلَّذِي يَبْتِغِي لَكَ كَاسِي ﴿٢﴾ کے بارے میں قول بیان کیا ہے اسوٰی اور عابد کے ساتھ صرف اور صرف اسی سے کرو۔ (۲)

عبد بن حمید نے حضرت ابن رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ پورے اعلان کے ساتھ اس کے لیے ٹھکس ہو جائے۔
امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ نے تَبَّ الشَّرِيقُ وَالتَّغُوبُ میں تَبَّ وَنَزَرَ پر حاکم ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت طبرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے تَبَّ الشَّرِيقُ وَالتَّغُوبُ کے تحت
کہہ اس سے مراد جہاں لیل اور وجاہت ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریر سے بیان کیا ہے کہ وَاقِفُكُمْ مِّنْجَا اَجِيْلًا ﴿١﴾ کا مفہوم ہے انہیں بھڑکے۔ ابن
سے اعراس کر لیں۔ وَفِي سَفَرٍ اور کہیں تم سلامت ہو اگر مایہ خمر جس کی اجازت سے پہلے کا ہے۔ واللہ اعلم

وَذُرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ اُولِي النَّعَةِ وَمَهْلِكُمْ قَبِيْلًا ﴿١﴾ اِنَّ لَدَيْنَا تُكَاوُ
جَجِيْلًا ﴿٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ اَلْاَرْضُ وَ
اَلْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيلًا ﴿٤﴾ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَاْسُوْلًا
شَاهِدًا عَلَيْنَكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِثْنَيْنِ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَاْسُوْلًا ﴿٥﴾ فَعَصَى فِرْعَوْنُ
الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنَاهُ وَآخِذًا وَّيْلًا ﴿٦﴾

آپ بھڑکے ہیں مجھے اور ان جھٹلانے والے اہل داروں کو اور انہیں توڑ دیں۔ ہم سے پاسان
کے لیے بھڑکی چیزیں اور بھڑکی آگ ہے۔ اور خدا جو گم میں پھنس جانے والی ہے اور دنا کے عذاب ہے۔ (یہ
ابن منذر) جس واقعہ کے تئیں گم میں اور پہاڑ اور پہاڑ پریت کے بہتے لیے ہیں چائے گئے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶)

1- تفسیر ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 250 (3370) دار الفکر، بیروت

2- تفسیر ابن ابی حاتم جلد 5 صفحہ 343 (6052) دار الفکر، بیروت

اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ
الَّيْلِ وَبُضْعَهُ وَنُثْثَهُ وَطَآءِفَهُ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۖ وَاللَّهُ يُضَيِّقُ
وَالنَّهَارُ عِمْ أَن لَّنْ تَخْصُوهُ قِتَابَ عَلَيْكُمْ فَأَقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ
الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَّرْضَىٰ ۚ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي
الْأَمْطِ يَسْتَعُونَ مِن فُضْلِ اللَّهِ ۚ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فَأَقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَتِمُّوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَآقِرُوا
اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تَقْدِرُوا إِلَّا أَنْفُسُكُمْ مِن خَيْرٍ لَّحْدَوْا عِندَ اللَّهِ
هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَعْظَمُ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ رَّحِيمٌ

” (درا سوجو) کو قہر کیسے بچو گے اگر تم کھڑکرتے رہے اس روز جو بچوں کو لوڑھا دے گا۔ (اور) آستانِ پست
نے کہاں (کے ہول) سے لطفِ بعدہ تو پورہ کر رہے گا۔ یقیناً یہ (قرآن) نصیحت ہے۔ جس اب میں کاجی
پابِ اختیار کر لے اپنے رب کی طرف سپردِ حارستہ۔ بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (نماز میں) قیام
کرتے ہیں کبھی اور جہانی رات کے قریب کبھی نصف رات اور کبھی چھائی رات اور ایک جماعت ان سے جو آپ
کے ساتھ جیسا داجی (یعنی کبھی قیام کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ہی جمہور پر احکام دیتا ہے رات اور دن کو۔ وہ یہ بھی
جانتا ہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اس نے تم پر ہدایت فرمائی پھر تم انکار فرمائی چڑھنا کرو جتنا تم آسانی
سے چڑھ سکتے ہو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے اور کچھ سفر کرتے ہوں گے زمین میں حقائق
کریں گے ہوں گے اللہ کے فضل (و رزقِ حلال) کو اور کچھ لوگ لطف کی راہ میں جڑتے ہوں گے جو بڑھایا کرو قرآن
سے جتنا آسان ہو اور نماز قائم کرو اور روز کوۃ دہا کرو اور اللہ کو قرضِ حسد دے رہا کرو۔ اور جو (مٹلی) تم آگے بھیجو
گے اپنے لیے تو وہ اللہ کے پاس موجود پاؤں گے یہی بھتر ہے اور (اس کا) اجر بہت بڑا ہوگا۔ اور مغفرت طلب
کیا کرو اللہ تعالیٰ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

امام عبد الخاق، عبد بن عبد الرحمن، جریہ اور امی منذور رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبیوں نے خَلِيفَةُ ثَلَاثُونَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَخْسُفُ نُوْلُكُمَا اِنْ شِئِنَا ۝ کے تحت کہا ہے کہ جس دن سے کہیے ہجرت کر کے آگے تم کفر کرتے رہے۔ فرما: جس بقعہ اور قوم اس دن نہیں آئے گی، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (۱)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے عیسیٰ کی سند سے حضرت انس میں رضی اللہ عنہما سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ یوم قیامت کے روز یہ آدمی چھٹ جائے گا۔

انام طبعی رحمہ اللہ نے سب اہل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ابی اسود رضی اللہ عنہما نے ان سے عرض کیا: میں نے یہ سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام سے اس کی طرف سے اس وقت ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے شاعر کا قول نہیں سنا؟

ظَهَرَ حَتَّى غَرَضَ اللَّيْلُ دُونَهَا أَقَابَ رُؤُسِي رُؤُوسَ جَدُّوْرَهَا

”اس نے نہیں چھپایا کہ کب کہ رات کے وقت بن کے چچہ بھائی کا ہر ہو میں اور ان کی جڑوں کو سہ ہونی کا ۲۰۲۰ یا مکیا“
 امام عبد بن محمد اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ معنی نقل کما ہے کہ اللہ تعالیٰ (کے خوف) کے
 سبب آسان بھاری اور قلیل ہو جائے۔ 6۔

امام عبد بن حمید اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ نقلیٰ اخذ کیا ہے کہ اس دن کی شدت اور اس کے خوف کے سبب آسمان پر قہقہے ہو جائے گا۔ اور خدا باری تعالیٰ اِن رَبِّكَ يُنْعِمُ عَلَيْكَ تَعْمُرُ کے تحت آپ نے فرمایا: ہے۔ حکم آپ کا اب چاہئے کہ آپ پیام رتے ہیں تقریر بات کے باعث مآثر بہادرات کا نصف اور تقریر بات کا ایک شش۔ امام عبد بن حمید اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت مسن اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما اور دوسرے عنین اُن لُن تَخْضَعُوْا کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ تم میری اس کی طاعت نہ کیے۔

اسمِ ہدیہ میں دراصل منہ زور ہمسائیہ نے فائزہؓ کو قاضیائیں ہیں کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر قیام کے بارے میں راحت و آسائش فرمائی ہے۔ اور عَزِمْنَا لَنْ نَنْتَعِظُوكُمْ کے تحت فرمایا کہ تم رات کو قیام کرنے کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔ فَتَلَبَّ عَلَيْنَا لَمْ يُرَایَا پھر اللہ تعالیٰ نے مومنین کی نجات کے بارے میں یسیر فرمادی اور فرمایا عَلِمْنَا اَنْتَا سَيَكُونُ مِنْكُمْ نَفْسٌ الٰہی آفرین ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن کثیر رحمہما علیہما: از حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ: یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سورت کی ابتدا میں رات کا قیام فرمایا گیا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ کے مصحاب نے قیام کی یہ سہ رات کہ ان کے پاؤں پھول گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی آخری آیات کو ایک ساری تک روکے رکھا۔ پھر اس سورت کے آخر میں تخلیف اور دھستہ نازل فرمائی۔

ارشاد فرما: عَلِيمٌ اَنْ سَيُلَوِّي سَلْطَمٌ مُرْطَعِيْ ۚ وَ اَخْرُوْنَ يَتَسَوَّلُوْنَ فِي الْاَزْمَانِ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَلْمَرْوُونَ يَلْبَسُوْنَ فِي سَبْعِ اَلْاَشْوَاقِ فَذَرَا مَا تَسْتَرْجِسُ ۚ ہن اس کے سبب جو کچھ اس سے پہلے تھا وہ سب منسوخ ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ اَقْبِسُوا الصُّوْرَةَ وَ اَلْوَالِدَ الْكَوْفَ ۚ یہ دونوں از مفرش ہیں ان دونوں میں کوئی رخصت نہیں۔

عبدالرحمن بن حذافہ نے حضرت مسیح علیہ السلام سے کہا ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ یہ آیت ازل سے پڑھا تو فرماتے:

ہے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس سترہ سو تھکے۔ پھر سرائی کر دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **إِنِّي أَنزَلْتُ إِلَيْكَ الذِّكْرَ عَلَاقًا مِّنْ سُلَيْمٍ أَيْلَ وَنَصْفَهُ وَتُنْفِذُهُ فَرْقُ ثَوْنٍ لِّئَلَّا يُخْذَبَ عَلَيْهِمُ وَتُفْسِدُ فَعْلَاهُمْ وَتُؤْخَذَ أَعْيُنُهُمْ مِنَ الظَّنِّ بِعِلْمِهِمُ** ان سَمْعَانُ وَنُفْلُجُ فَرَفَعِي وَأَخْرُوجُ يُخْشَرُونَ لِي الْإِنْمَاضِ يَتَّبِعُونَ مِن قُدْسٍ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا وَتَأْتِيَهُم مِّنِّي بَلَلٌ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا وَتَأْتِيَهُم مِّنِّي بَلَلٌ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا وَتَأْتِيَهُم مِّنِّي بَلَلٌ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا وَتَأْتِيَهُم مِّنِّي بَلَلٌ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا۔
 سب ترغیبیں اس آیت عظمیٰ کے لیے ہیں جس نے اس قیام کو فرض ہونے کے بعد سے نکل دیا اور اس کا فیوض مضروری ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہاں نے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلْ لَّيْسَ بِالْغَنَىٰ وَالْفَقْرِ** کے تحت کہا کہ وہ اس حکم پر سرائی فرمیں۔ یہاں پر ان پر انتہائی مشقت آئیں گات ہو اور ان کے پاؤں غور ہو گئے۔ پھر سورت کے آخر نے اس حکم کو منسوخ کر دیا یعنی **وَأَنفِذْهُ فَرْقُ ثَوْنٍ لِّئَلَّا يُخْذَبَ عَلَيْهِمُ**۔

امام ابن ابی حاتم مہرانی اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہے کہ جس پر **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلْ لَّيْسَ بِالْغَنَىٰ وَالْفَقْرِ** کے بارے فرمایا یہ سوائی ہیں۔ (1)

امام دارقطنی اور ترمذی رحمہما اللہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے اور ابن ابی حاتم نے اس روایت کو جس قرار کیا ہے حضرت قیس نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ناز و محبت کی ہے آپ نے کوئی رعیت میں الحمد للہ اور سوا، بخیر و کوئی آیت پر کسی پھر کوئی کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جو ان طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُلْ لَّيْسَ بِالْغَنَىٰ وَالْفَقْرِ**۔ (2)

امام احمد اور ابی حاتم رحمہما اللہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو ایسا کیا کہ وہ کتب اور قرآن کریم میں سے جو آسمان اور زمین میں (3)

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ ابن سعید اور ابن مسعود نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے: **لَا تَقَامِي** کے راستے میں جہاد کے بعد کوئی ایسی حالت نہیں جس پر مجھے سوت آئے اور دور کے نزدیک اس حالت سے زیادہ پسند یہ ہو کہ مجھے سوت آئے اور میں اپنے گاہ کے کچھ حصوں کے درمیان ہوں اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کر رہا ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **وَأَخْرُوجُ يُخْشَرُونَ لِي الْإِنْمَاضِ يَتَّبِعُونَ مِن قُدْسٍ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا وَتَأْتِيَهُم مِّنِّي بَلَلٌ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا وَتَأْتِيَهُم مِّنِّي بَلَلٌ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا وَتَأْتِيَهُم مِّنِّي بَلَلٌ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا**۔

امام ابن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بال بکارت لے لیں جو کہ مسلمانوں کے شہر میں سے کسی شہر کی طرف مدد لائے بغیر دے دے تاکہ اس سے ان کے زور کے مطابق فروخت نہ کرے پھر ان کا حرم اللہ تعالیٰ نے نزدیک سعید کے سر پہل طرف ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **وَأَخْرُوجُ يُخْشَرُونَ لِي الْإِنْمَاضِ يَتَّبِعُونَ مِن قُدْسٍ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا وَتَأْتِيَهُم مِّنِّي بَلَلٌ لِّئَلَّا يُتَوَلَّوْا**۔

1۔ حکم کثیر جلد 11 صفحہ 109 (109) اخذت: منہجہ تفسیر بعد

3۔ ایضاً جلد 2 صفحہ 60

2۔ سنن ابی حاتم جلد 2 صفحہ 38۔ راوی: ابن مسعود

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ وَيَتْلُوهُ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ (11)

اگر مطلقاً اور ان مردوں پر کھرا اللہ نے اضعیف منہ کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ولید بن مغیرہ نے قرآن کی کھانے کی دعوت دی۔ جب وہ کھانا کھ چکے تو اس نے کہا تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو تو ان میں سے بعض نے کہا یہ سنا۔ پھر اور بعض نے کہا سر حرکت ہے۔ پھر بعض نے کہا یہ کانٹا ہے۔ اور بعض نے کہا یہ کانٹا نہیں ہے۔ پھر بعض نے کہا یہ شاعر ہے اور بعض نے کہا شاعر نہیں ہے۔ پھر بعض نے کہا یہ جاوہ ہے جو بیسویں سے چار آہ ہے۔ پس ان میں سے چار اتفاق رائے ہو گیا کہ یہ جاوہ ہے جو بیسویں سے چار آہ ہے۔ جب یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اور ان سر و سر ہاں لیا اور یہ ہر دو حدیث نے توفیق تعالیٰ نے آیات دلالت فرمائیں: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ** (12)

اگر ماکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ** کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ پر یہ امر لازم کر دیا گیا ہے، لیکن آپ اس کے ساتھ ساتھ کفرے ہوں۔ (13)

امام سعید بن مسعود و عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ** فرمایا: آپ سب غلط بیگنوں سے میں اپنے لئے پڑے تھے۔ لیکن انکی پڑائی جاری رہی جس کا وہاں چھوٹا تھا۔ **وَيَتْلُوهُ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ** (اور اپنے لباس کو) نکالتا ہے پاک رکھے۔ **وَاللَّزِيخَ فَالْغَنُورُ** اور گناہ سے دور رہے۔ **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** فرمایا: آپ کوئی شے نہ دیتے (اس غرض سے) کہ آپ کو اس سے زیادہ دی جا سکی۔ **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** جب آپ کو دلی علیہ دیا جائے تو اسے اپنے رب کے لیے دے دیجئے اور خود سبر کیجئے۔ یہاں تک کہ وہی سر جو وہ آپ کو جو جواب ملے فرمائے گا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ** سے اپنے کیزبان میں لئے والے **لَقَدْ تَلَاؤُنَا** اشیاء اور اپنے رب کے خطاب میں کے بعد اہم میں واقع ہونے اور ان کی سزا کی شدت سے ڈر رہے جب کہ وہ انتقام لے۔ **وَيَتْلُوهُ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ** اپنے کیزبان میں کے بعد اہم پاک رکھے۔ عربوں میں جب کوئی آدمی عہد توڑ دے اور اپنے عہد کو پورا نہ کرے تو وہ کہتے ہیں **لَقَدْ تَلَاؤُنَا** "یہ شک فلان کیزبان کو میا اور دفعہ زار کرنے والا ہے۔ اور جب کوئی وعدہ کو پورا نہ کرے اور اصل کے ساتھ کہنے "لَقَدْ تَلَاؤُنَا" "یہ شک فلان کیزبان کو پاک رکھنے والا ہے۔ **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** (یہ وہی وہی تھے جو یہ کہتے تھے کہ اللہ شریف کے پاس تھے لیکن اس نے اور ان کے مشرکوں میں سے جو بھی ان کے پاس آئے وہ ان کے چہرے کو کس کرنا اور صاف کرنا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ارشاد فرمایا: کہ آپ (عصہ سابق) انہیں چھوڑے رکھیے اور ان سے

1۔ تفسیر صریح، ذماعت، جلد 29، صفحہ 171، دار الفکر، بیروت

2۔ صحیح، جلد 11، صفحہ 25 (11250)، دار الفکر، بیروت

3۔ مسند امام ربیع، جلد 2، صفحہ 549 (3868)، دار الفکر، بیروت

ایک طرف لکھیے۔ وَكَذَلِكَ يُنْفِذُ قَوْلَ رَبِّهِ بِأَنَّ إِلَهَهُ لَا يُفْلَكُ۔ آپ انجیل اور مٹا دیے اسلئے کہ آپ نے کسی کو کوئی شے ماننے کی نہ تھی۔ اور حق لوگوں سے بچا جہاں وہ اپنے کی خاطر کسی کو کچھ سمجھنے لگے۔ (1)

امام عبد اللہ بن مسعود اور امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ وَكَذَلِكَ يُنْفِذُ قَوْلَ رَبِّهِ بِأَنَّ إِلَهَهُ لَا يُفْلَكُ۔ آپ نے اس کی قدرت بیان کی تھی۔ وَكَذَلِكَ يُنْفِذُ قَوْلَ رَبِّهِ بِأَنَّ إِلَهَهُ لَا يُفْلَكُ۔ آپ نے اس کی قدرت بیان کی تھی۔ یعنی اسے اس شخص کو دیا۔ یہ وَاللَّزِيزُ الْفَذْلُ۔ غریب الشیطان اور حق سے (حسب سابق) دور ہے۔

امام ابن جریر، ابن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے تم کو کچھ سمجھا دیا ہے۔ تم میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت باریز کر دی۔ وَكَذَلِكَ يُنْفِذُ قَوْلَ رَبِّهِ بِأَنَّ إِلَهَهُ لَا يُفْلَكُ۔ تم نے تمہیں اس کے ساتھ نہیں نماز میں شروع ہونے کا حکم دیا تھا۔

امام ابن جریر، ابن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یَا قُتَيْبُ! اِنَّهُ سَوَّاهُ وَثِيَابُكَ فَتَهْتَدُ۔ آپ کے کپڑے ایسے نہ ہوں جو آپ جس کی کمرے سے پہننے ہوں۔ وَاللَّزِيزُ الْفَذْلُ۔ (آپ صاحب سابق) انہوں سے دور رہیے۔ وَكَذَلِكَ يُنْفِذُ قَوْلَ رَبِّهِ بِأَنَّ إِلَهَهُ لَا يُفْلَكُ۔ آپ کسی کو معینہ دیکھنے جس کے عوض آپ اس سے نفل کی تلاش ہوا اور دیکھتے ہوں۔ (2)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ منقول نقل کیا ہے کہ وَثِيَابُكَ فَتَهْتَدُ۔ آپ اپنے آپ کو گم سے پاک رکھیے۔ اسی کو گم میں سب سے حق القیاس (کیڑوں کی ممانعت) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حاکم نے اس روایت کو کچھ تر دیا ہے۔ (3)

امام ابن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وَثِيَابُكَ فَتَهْتَدُ۔ آپ کو گم سے محفوظ رکھیے اور آپ خود اور جو کہ ہمارے ہمارے ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وَثِيَابُكَ فَتَهْتَدُ۔ (ابن جریر) اور ابن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت عمر رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَثِيَابُكَ فَتَهْتَدُ۔ اسے بار سے بچ کر چلیا تو آپ نے فرمایا اس کا منہم ہے آپ خیرات اور فخر و ثناء کا لباس نہ پہنیے۔ پھر فرمایا کہ تم غلامان میں سے ہو۔ کافر انہیں شے ہیں۔

رَبِّیْ یُخَفِّضُ الْمَوْتَ لَا تَمُوتُ وَجِبْرَ لَبَسَ زَلَمْتُ غَدَاوَةَ تَقْطَعُ

”بکہ اللہ تعالیٰ نے بس و ثناء کا لباس پہنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خیرات وہ جہد کی کا کپڑا (اڑھا ہے)۔“ (4)

1۔ تفسیر قرطبی، جلد 29، ص 77-78-79، 172-73۔ (ابن ماجہ) سنن ابن ماجہ، ج 1، ص 77-78-79۔

3۔ مسند امام ابن کثیر، ج 2، ص 369 (369)۔ (ابن مسعود) سنن ابن مسعود، ج 1، ص 77-78-79۔

4۔ تفسیر قرطبی، ج 29، ص 77-78-79۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حمید بن عتیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نہ ہائیت میں جب کوئی آدمی اپنا عہد توڑتا تھا تو وہ کہا کرتے تھے فلاں نے کیا ہے؟ (فلاں) (ولس الخیار)۔

امام ابن ابی شیبہ، حمید بن حماد، ابن منذر رحمہما اللہ نے **وَقَالُوا يَا لَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ فُتُورٌ** کے تحت اور ابن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قول بیان کیا ہے: اپنے گناہ کی اصلاح کیجئے۔ اور ہائیت میں جب کوئی آدمی اپنی گناہوں پر **وَقَالُوا يَا لَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ فُتُورٌ** کہتا کرتے، فلاں کا حقیقی ہائیت، فلاں کی چیزوں کو پاک و صاف رکھنے والا ہے۔ (1)

امام حمید بن منصور، حمید بن حماد اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مضمون نقل کیا ہے: آپ اپنے عمل کی اصلاح کیجئے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے اسی آیت کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: آپ نہ کہیں ہیں اور نہ سنا کریں۔ پس آپ اس سے اعراض کیجئے۔ **وَالَّذِي جَاءَكُمْ بِهِ** اور جو اس سے دور رہیں۔ **وَلَا تَقْسَمُ شِسْتُنَّ** آپ بطور احسان اس امید پر کوئی شے نہ دیجئے کہ آپ کو اس سے انصاف جواب ملے گا۔ **وَلِيَزِيدَنَّ فُتُورًا** اس میں آپ نہ کہیں کہ جئے اس پر آپ اپنے رب کے لیے جبر کیجئے۔

امام حمید بن حماد رحمہ اللہ نے ابواکلف رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: **وَقَالُوا يَا لَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ فُتُورٌ** آپ اپنے آپ کو پاک رکھیے۔ امام بیہقی حمید رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ مراد آپ کا وہ لباس نہیں ہے جو آپ پہنتے تھے۔ امام ابن منذر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ مضمون نقل کیا ہے: آپ اپنے ظن کو پاک کیجئے اور محسن بنائیں۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن عمر رحمہ اللہ سے یہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیغمبر کریم کی اچھائی کی۔ اس کے معلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَقَالُوا يَا لَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ فُتُورٌ**، آپ اپنے لباس کو پاک کر لیجئے۔

امام جبرائیل علیہ السلام اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے **وَالَّذِي جَاءَكُمْ بِهِ** کے کسر کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے پڑھا۔ (2)

امام حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردودہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: **وَالَّذِي جَاءَكُمْ بِهِ** یعنی راہِ گداز کے ساتھ اور فرمایا یہ بات جبرائیل علیہ السلام نے حضرت حماد رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے مصحف النبی ص پر پڑھا ہے: **وَلَا تَقْسَمُ شِسْتُنَّ**۔

امام محمد بن حماد اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ **وَلَا تَقْسَمُ شِسْتُنَّ**

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الزہد، جلد 7، صفحہ 154 (919)۔ مشکوٰۃ اثران، جلد 2، صفحہ 10۔

2۔ تفسیر طبرانی، جلد 10، صفحہ 95 (10070)۔ مشکوٰۃ، جلد 2، صفحہ 10۔

3۔ مسند ابن عمر، جلد 2، صفحہ 276 (2592)۔ کتاب غلبہ ہریت

کے دشمن میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپؐ کی دلوں میں سے وہاں تک آپ کو اس سے زیادہ یا چاہے۔ یہی شبہ یہ ظلم تصور کیا کہ ہم سیدناؑ کے بارے میں نازل کیا گیا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت شاک دمرہ رحمہ اللہ سے یہی بات کے وقت یہ قول بیان کیا ہے آپؐ کی دلوں میں سے وہاں تک آپ کو اس سے زیادہ یا چاہے اور یہ ظلم تصور کیا کہ ہم سیدناؑ کے بارے میں نازل کیا گیا۔ (۱)

امام عبد بن حمید اور ابن کثیر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپؐ اپنے نزدیک اپنے عمل کو حسین تر قرار دیں کہ آپؐ خیر اور نیکی کو کثیر سمجھتے تھے۔

امام ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپؐ یہ نہ کہیں کہ میں نے انہیں دعوت دی ہے اور اسے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ اور اس کا یہ جواب انہیں دعوت دہانے والے نے دیا کہ میں نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ اور اس کا یہ جواب انہیں دعوت دہانے والے نے دیا کہ میں نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ (۲)

امام عبد الرزاق اور ابن کثیر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہی قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ اور اس کا یہ جواب انہیں دعوت دہانے والے نے دیا کہ میں نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ (۳)

امام عبد بن حمید نے حضرت مکرر حضرت ابوبکر اور حضرت عامر رحمہما اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپؐ کی دلوں میں سے وہاں تک آپ کو اس سے زیادہ یا چاہے۔ اور اس کا یہ جواب انہیں دعوت دہانے والے نے دیا کہ میں نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ اور اس کا یہ جواب انہیں دعوت دہانے والے نے دیا کہ میں نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ اور اس کا یہ جواب انہیں دعوت دہانے والے نے دیا کہ میں نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ (۴)

امام ابن سعد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت زرارہ بن ابی وائل رحمہ اللہ نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ اور اس کا یہ جواب انہیں دعوت دہانے والے نے دیا کہ میں نے انہیں دعوت دی ہے اور انہیں نے بھگتے قبول نہیں کیا گیا۔ (۵)

۱۔ ترمذی، جلد ۱۲، صفحہ ۱۲۸ (۱۲۶۷۲)۔ مشکوٰۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴۔

۲۔ ترمذی، جلد ۱۲، صفحہ ۱۲۸ (۱۲۶۷۲)۔ مشکوٰۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴۔

۳۔ ترمذی، جلد ۱۲، صفحہ ۱۲۸ (۱۲۶۷۲)۔ مشکوٰۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴۔

۴۔ ترمذی، جلد ۱۲، صفحہ ۱۲۸ (۱۲۶۷۲)۔ مشکوٰۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴۔

۵۔ ترمذی، جلد ۱۲، صفحہ ۱۲۸ (۱۲۶۷۲)۔ مشکوٰۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴۔

۱۔ محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: "فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ يُكْفَرُ عَنْ عِبَتِهِ" کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ کفر اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کرنا مباح نہیں پر نہ اس کی سختی اور نفل کو مایل نقل الکفرین غیر مباح ہے۔

ذُرِّيَّتِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَجِيئًا ۚ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مُمْدُودًا ۚ وَبَنِينَ
مُسَوِّدًا ۚ وَمَهْرًا لَهُ تَنْهِيًا ۚ ثُمَّ يَضَعُ أَنْزِينًا ۚ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ
يَأْتِيَنَا عَنِينًا ۚ سَأَرْفَعُهُ صَعُودًا ۚ إِنَّهُ فُكِّرَ ۚ وَقَدَّرَ ۚ فَقُتِلَ
كَيْفَ قَدَّرَ ۚ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۚ ثُمَّ نَظَرَ ۚ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۚ
ثُمَّ أَدْبَرَ ۚ وَاسْتَكْبَرَ ۚ فَقَالَ إِنْ هَذَا إِلَّا بَحْرُ يُؤْخَرُ ۚ إِنْ هَذَا إِلَّا
قَوْلُ الْبَشَرِ ۚ سَأَصْلِيهِ سَفَرًا ۚ وَمَا أَذْرَاكَ مَا سَفَرُ ۚ لَا تَبْقَى وَلَا
تَذَرُ ۚ لَوْ أَهْلُ الْبَشَرِ ۚ عَلَيْهَا تِسْعَةُ عَشْرَ ۚ وَمَا جَعَلْتَ أَصْحَابَ النَّاسِ
إِلَّا مَلَائِكَةً ۚ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لِيَسْتَفِيقَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَرْكَدَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِيَّانَا لَا يَسْرَتُ ابْنُ
أَدْنَى ۚ أُولُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَقْرَضٌ
وَالْكُفْرُونَ ۚ مَاذَا أَمَرَا اللَّهُ بِهِذَا مَثَلًا ۚ كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ
وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا
ذِكْرَى لِلْبَشَرِ ۚ كَلَّا وَالْقَبْرِ ۚ وَاللَّيْلِ إِذَا أَدْبَرَ ۚ وَالصُّبْحِ إِذَا
أَفْقَرَ ۚ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُفْرِ ۚ تَنْزِيلُ الْبَشَرِ ۚ لِمَن شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ
يَسْقُطَ أَوْ يَتَّخِذَ ۚ

”آپ مجھ کو دیجئے مجھے اور جس کو میں نے تمہاری کیا ہے۔ اور سے یہ ہے اس کو ال کفر۔ اور نے دیئے ہیں جو
پاسد ہے والے ہیں۔ اور میں نے اسے ہر قسم کو سامان۔ پھر جمع کرتے ہیں اسے حریہ ط کر۔ ہرگز
نہیں ۱۱۔ ہماری آیتوں کا سخت دشمن ہے۔ میں اسے مجبور کر دیا کہ وہ تمہیں چڑھائی چڑھے۔ اس نے غور کیا اور

ہر ایک بات طے کر لی۔ اس پر پتکار اس نے تعلق نہ بنی بات طے کی۔ اس پر پھر پتکار، کسی بھی بات اس نے طے کی۔ مجاز نہ کھا۔ پھر نہ سو اور تو شہزادہ کو۔ پھر بیٹہ پھر میری اور تو رو کیا۔ پھر لڑکائی نہیں ہے مگر یاد جو پہلوان سے چلا آتا ہے۔ یہ نہیں مگر ان کا کلام غریب میں اساتہ جسم میں جو تھوڑا گا۔ اور تو کیا بھی کہ جنہو لیا ہے۔ نہ بنی دے اور نہ چھوڑے۔ جھوٹا ایسے دلی اور شہزادہ کی لعل کی۔ اس پر نہیں فرستے سہمہ میں۔ اور میں نے کس مقرر کیے آگ کے اور نئے مقرر شے اور کس بنایا ہم نے ہاں کی تھوڑا مگر آواز نکلی اس لوگوں کے لیے مہینوں سے انفر کیا تاکہ یقین کر نہیں اٹھیں کتاب اور یاد چائے اہل ایمان کا ایمان اور نہ شک میں جلا ہوں اہل کتاب اور مومن اور تاکہ سب سے نہیں مگر اسے دوسرا میں روک ہے اور کھار کیا اور دیکھا ہے اللہ نے اس بیان سے۔ یونہی اللہ تعالیٰ (ایک ہی بات سے) مگر اوکر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور جاریت ملتا ہے جس کو چاہتا ہے اور کوئی نہیں جانتا آپ کے رب کے لشکروں کو میری اس نئے اور نہیں ہے یہ یوں مگر شیعہ لوگوں کے لیے۔ ہاں ہاں اپنا دلی قسم اور ت کی قسم واجب وہ بیٹہ پھرنے لگے۔ اور صبح کی قسم واجب روشن آج جائے۔ جینے روز بخ بڑی آفتوں میں سے ایک آفت ہے۔ ڈاروا ہے لوگوں کے لیے۔ اس کے لیے جو تم میں سے آئے بڑھنا چاہتے ہیں یا بھیجے رہنا چاہتے ہیں۔

[illegible]

انسان مرد پر ہے حضرت ان کی عیال رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے۔ روایت کیا ہے کہ آیت میں وَجِئْتُہُ سے مراد ولید بن مغیرہ ہے۔ امام محمد بن حنفیہ، دین جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عیالہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح تصویر نقل کی ہے کہ وَتَمَنَّىٰ وَهَنَ خَلْفُہُ وَجِئْتُہُ بِآیۃِ وَلِیدِ بْنِ مَغِیرَہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور وَجِئْتُہُ کے بارے میں فرمایا: میں نے سے تجھ پر کیا یعنی نہ اس کے پاس بل تھا اور نہ ہی اولاد۔ وَخَفَّتْ لَہُ عَالًا قَمَدٌ وَوَدَّہُ اور میں نے اسے مال شریعتی برابر دینا دے دیئے۔ وَتَمَنَّىٰ اور میں نے اسے دیکھنا دیا: اس کے بارے میں اس نے اسے دیکھنا نہیں ہوتے ہیں۔

وَقَدْ نَزَّلْنَا سُلَيْمَانَ وَدَاوُدَ الْكِتَابَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (یعنی کثرت سے یہ نعمت عطا فرمائی)۔ ثُمَّ بَدَّلْنَا نَافِلًا ذِي الْكَرْبَلَاءِ كُلًّا فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُضُوعًا مَدِينًا لِّيُتْلَىٰ مِنْهَا آيَاتٌ وَلِيَذْكُرُوا مِنْهَا آيَاتٍ وَلِيُذَكِّرُوا الَّذِينَ يَنْسَوْنَ قُرْآنَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاكِبُونَ (اور میں نے نوافل اور خسارہ دیکھیں لگا یہاں تک کہ وہ ہانک ہو گیا۔ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُقِيْنَا عَنِيْدًا) بے شک وہ بتاری آیات کے بارے میں انھیں یاد رکھنا ہے اور انہیں اپنی قرار دینے والا ہے۔ سَأَمْنُ وَفَعَلَ صُحُوْرًا) میں اسے خواب کی مشقت اٹھانے پر مجبور کر دوں گا۔ (۱)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: آیت میں ذِي الْكَرْبَلَاءِ سے مراد ولید بن عقیلہ ہے۔ اور ذِي الْيَمَنِ الْيَمَانِ کے وقت کہا: اس کے تیرہ بیٹے تھے۔ ثُمَّ بَدَّلْنَا نَافِلًا ذِي الْكَرْبَلَاءِ كُلًّا فرمایا اس آیت کے نازل ہونے کے دن اس کے بعد اس کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور سوائے اس ہاں کے جو اس کے پاس تھا اس کے ہاں میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُقِيْنَا عَنِيْدًا کیونکہ وہ بتاری آیات کو شخص مشقت اور مصیبت گمان کرتا ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ان آیات کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ان میں ولید سے مراد ولید بن مغیرہ بن ہشام مخزومی ہے۔ اس کے تیرہ بیٹے تھے بعد تمام کے تمام گھر کے مالک تھے۔ لہذا جب یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّهٗ كَانَ لَا يُقِيْنَا عَنِيْدًا تو وہ مسلسل اپنی واثات، مال اور اپنی اولاد کے لحاظ سے دنیا سے حزل اور غم کی جانب بڑھنے لگا، یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا سے نکال دیا۔

ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قَالَ مُنْذَرًا) مال کثیر سے مراد وراثت بنا دیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قَالَ مُنْذَرًا) سے مراد اس کا کھ چیں۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور دیلمی رحمہم اللہ نے ابیہ کہ اس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ سے وَجَلْتُ لَكَ عَالًا مُنْذَرًا) کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: مُسْلِسٌ کُلِّ مَنَظَرٍ بَاطِلٌ۔ (2)

امام ابن مردویہ نے حضرت نعمان بن سالم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ قَالَ مُنْذَرًا) سے مراد زمین ہے۔

امام جہاد رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سَأَمْنُ وَفَعَلَ صُحُوْرًا کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ جنم میں ایک پہاڑ ہے۔ اہل جنم کو اس پر چڑھنے کا پابند کیا جائے گا۔ جس جب بھی وہاں پہنچے ہاتھ اس پر رکھیں گے تو وہ مکمل جائے گا۔ اور جب وہ انہیں اٹھائیں گے تو وہ وہیں ٹوٹ آئے گا جہاں پہلے تھا۔

امام حاکم ابی آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور یحییٰ نے دلائل میں حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قرآن پڑھ کر سنایا۔ تو اس نے اسے خوب نرم کر دیا۔ پھر ابوہریرہ کے پاس بھیجی۔ تو وہ اس کے پاس آیا اور کہا: اے میرے چچا! بلاشبہ تیری قوم پر ارادہ رکھتی ہے کہ وہ میرے لیے اہل باطل کریں۔ تاکہ وہ اہل حق سے دے سکیں۔ کیونکہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آیا ہے

جائے تو جو کچھ اس سے پہلے تھا اس سے اعراض کرے۔ تو ولید نے کہا: تحقیق قریش جو سنتے ہیں کہ میں ان کی نسبت زیادہ اور افر
 نال رکھتا ہوں۔ تو بوجہ اس نے کہا: پھر جس کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے۔ جو عیوی قوم ہلک پہنچے تو وہ عقیدہ کر لیں کہ تو بلاشبہ
 منظر ہے۔ پھر تو اس انتہائی ناپسند فرماتا ہے۔ اس نے کہا: میں اس کے بارے میں کیا کہوں؟ انہم بخیر و اقام میں سے کوئی آدمی بھی نہیں جو
 قمر کے بارے میں۔ زیادہ جانتا ہو وہ علی بن ابی ترہہ کے جزاء اور اس کے اصیہ و منہ بارے میں۔ کعبہ زیادہ جانتا ہو وہ شہنشاہ
 انجمن کے بارے میں کوئی ذی دواقت ہے۔ قسم بخدا جو کچھ وہ کہتا ہے وہ ان میں سے کسی شے کے مشابہ نہیں ہے۔ اور قسم بخدا بلاشبہ
 اس کا دوقولی جو وہ کہتا ہے انتہائی شیریں اور لطافت آمیز ہے۔ اس پر انتہائی حسن اور زلفی ہے۔ بلاشبہ اس کی شہینس بھی دار
 ہیں اور اس کی جزیر انتہائی گہری ہیں اور بلاشبہ وہ غالب اور بلند ہے اور اس پر کوئی شے غالب نہیں اور بلاشبہ یہ اپنے تحت کھوڑ
 دیتا ہے۔ بلاشبہ اس کی تیرہویں قوم تھکتے۔ ہلکی نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کے بارے میں سمجھ تو کیجئے۔ ولید نے کہا: سو مجھے چھوڑ
 دو: کہ میں کچھ غور و فکر کروں۔ یہیں اس نے صحت و چھلانگی۔ پھر جب غور و فکر کر چکا تو اس نے کہا: یہ تو سحر جادو ہے جو وہ لوگوں
 سے چلا رہا ہے اور یہ اسے (اوروں سے) نقل کر رہے ہیں۔ تو میں پر یہ آیت مازل کوئی آدمی تو معنی خلقک و جہنم (۱۱)
 اقام ابن جریر و ابی نعیم نے ضمیمہ میں عبد الرحمن زانی اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اس روایت کو حضرت نکر مد رحمۃ اللہ علیہ سے
 مرسل روایت کیا ہے۔

نام ابو نعیم رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت ابیہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ
 جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے تو ولید بن مغیرہ نے قریش کو جمع کیا اور کہا: تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہو گے؟ تو
 بعض نے کہا: وہ شاعر ہے اور بعض نے کہا: وہ کان ہے۔ تو ولید نے کہا: میں نے شاعر کا قول بھی سنا ہے اور کانوں کا کلام
 بھی سنا ہے۔ یہ ان کی شکل نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا: پھر تو کیا کہتا ہے؟ اور ان کے کہنا میں اس کی ایک دہشت غور و فکر ہو سوچ کر فرما
 رہا۔ **إِنَّهُ لَقَوْلُ فَتَنٍ لِّمَنْ يُفْتِنُ كَيْفَ تَفْتِنُ مَنْ لَّمْ يَغْلِبْهُ فِئَتُهُ لَقَدْ كَانَ لِقَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ نَفْسِهِ يَهْتَفُونَ بِهٖ** (۱۲)
لَقَدْ كَانَ لِقَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ نَفْسِهِ يَهْتَفُونَ بِهٖ۔

نام ابن جریر اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ولید بن مغیرہ
 حضرت ابیہ رحمہ اللہ سے پاس آیا اور آپ سے قرآن کریم کے بارے میں کچھ پوچھا۔ جب آپ نے اسے بتایا تو
 پھر وہ قریش کے پاس گیا اور کہا: باعث تعجب ہے وہ کلام جو ان افی کہتے کہتا ہے۔ قسم بخدا اسے دو شعرے اور نہ عجز اور نہ عقل وہ کسی
 محزون کی نہایت ہیں۔ بے شک ان کا گفتگو اس کے بارے میں جو کلام مانگی ہے۔ جب قریش کی رعایت نے اس سے یہ
 گفتگو سنا۔ تو وہ اس کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے قسم بخدا اگر ولید بن ہریرہ یا تو قریش بظہان صافی ہو جائیں گے (یعنی اپنا
 دین بدل لیں گے) جب یہ بات ابوجہل نے سنی تو اس نے کہا: قسم بخدا اس کے بارے میں تمام کی جانب سے کافی ہوں۔
 چنانچہ وہ اٹھا اور ولید کے گھر چلا گیا۔ اس نے ولید سے کہا: کیا تو نے اپنے قوم کو نہیں دیکھا؟ انہوں نے حیرے لیے مدت جمع کر

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شہاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ صَعُوذُ جَنَمٍ میں ایک جھکی اور درم
چنان ہے جس پر بڑے کابل جہنم و کعب بنایا جائے گا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت کاہم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ صَعُوذُ سے مراد عذاب کی طاقت ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے حضرت قنار رضی اللہ عنہ سے یہ قول لیا ہے کہ عِيسَى وَبَنُو عِيسَى
ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کے درمیان سوئیں جائیں اور مرد بسورۃ التورہ کی چیز چرائیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ لُؤْلُؤُ شَرِّ مَنِہ ہے کہ آپ
اسے اس سے روایت کرتے ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مَعْقُودُ جَنَمٍ کاس سے نیچے والا درجہ
ہے اور اس میں آگ ہے جس میں قوم کا درجہ ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ لَا تُبْقِیْ وَلَا تُکَذِّبْ کائنات ہے
نہ وہ نہ وہ کہے گا اور نہ ہی اسے کی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ لَا تُبْقِیْ کا مفہوم ہے کہ جب وہ نہیں
بکڑے گی تو ان میں سے وہی مے باقی نہیں رہے دے گی۔ اور جب نہیں کی جلد سے بدل دیا جائے گا تو وہ نہیں چھوڑے گی
پہنڈ عذاب ان کی طرف بھجھ جائے۔ یہ بڑھ جائے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت شہاک رحمۃ اللہ علیہ سے لَا تُبْقِیْ وَکَذِّبْ کا یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ وہ سے عمل طہ
پر رکھا جائے گی۔ اور جب اس کی حققت ظاہر ہوگی تو وہ سے جس چھوڑے گی یہاں تک کہ اس پر واقع ہو جائے گی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ جہنم گشت ہڈی
رگ اور مغز بھی کچھ کھو جائے گی اور اس پر کچھ کچھ لٹکے چھوڑے گی۔

عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت کاہم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مَعْقُودُ جَنَمٍ کا معنی ہے جھک جھلانے والی ہے۔
امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ جلد و جھلا جائے گی اور اسے جلا
دے گی۔ پس اس کا رنگ متغیر ہو جائے گا اور رات سے بھی زیادہ سیاہ ہو جائے گا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ اس کی جلد و جھلا دے گی
یہاں تک کہ اسے رات سے بھی زیادہ سیاہ کر چھوڑے گی۔ (۶)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان
کیا ہے کہ لُؤْلُؤُ شَرِّ مَنِہ ہے جلا دینے والی۔

امام ابن ابی حمزہؒ اور یحییٰ بن اسمٰعیلؒ نے ابعث میں حضرت ابو موسیٰؓ سے بیان کیا ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے حضور نبی کریمؐ کی تعظیم کے صحابہ کرام میں سے ایک سے جنم کے باروں کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا: واللہ ورسولہ اعلم۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اعظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر وہ حضور نبی کریمؐ کی تعظیم کی بات فرمادیں حاضر یہ وہی ہے جو بعد کی خبر دہلی میں تو اس وقت آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: **فَتَبَيَّنَاتُ لَكُمْ كَيْفَ تَقْبَلُونَ**۔

امام ربیعؒ اور ابن جریرؒ نے حضرت ابو موسیٰؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے حضور نبی کریمؐ کی تعظیم کے کچھ اصحاب سے کہا: کیا تمہارے نبیؐ جنم کے باروں کی تعداد دہ گنتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: اتنے اور گنتے۔ اور ایک بار شمار دس سے کیا اور دوسری بار تیس (یعنی جنم کے باروں کی تعداد انیس ہے)۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعدی رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: **فَتَبَيَّنَاتُ لَكُمْ كَيْفَ تَقْبَلُونَ** تو قریش میں سے ایک آدمی خثعمہ بن ابی اسد کہنا جاتا ہے۔ اس نے کہا: اے گروہ قریش! تمہیں انہیں فرخندہ نہیں کر سکیں گے۔ میں ان میں سے وہی کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے انہیں کدو کے ساتھ دو ہٹادوں گا اور تو کو اپنے ہم میں کدو کے ساتھ۔ پھر انہیں توبی سے پیامت نازل فرمائی: **وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ آلِهَةٍ إِلَّا عِشْرِينَ**۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب ابو جہل نے یہ **فَتَبَيَّنَاتُ لَكُمْ كَيْفَ تَقْبَلُونَ** تو اس نے قریش سے کہا: تمہاری ایک ٹھہریں روکیں۔ میں نے انہیں کوئی دھمکیاں نہیں دی تھیں یہ خبر دیتے ہوئے سنا ہے کہ جنم کے باروں نے انہیں جن اور کثیر تعداد میں ہو۔ کیا تم میں سے وہی وہی کہنا چاہتے ہیں کہ وہ انہوں میں سے ایک آدمی کو پکڑنے سے عاجز ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نبی کریمؐ کی طرف وحی فرمائی کہ وہ ابو جہلؓ کو اپنے ہم میں لے لیں۔ سو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا اور اسے کہا: **أَوَلَيْسَ كَانَ لِي لَكُمْ آيَاتٌ وَلَكُمْ آيَاتُ الْغَائِبَةِ**۔ (2)

امام عبد بن حمیدؒ اور ابن جریر رحمہ اللہ نے **فَتَبَيَّنَاتُ لَكُمْ كَيْفَ تَقْبَلُونَ** کے تحت حضرت قتادہؒ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو ابو جہلؓ نے کہا: اے گروہ قریش! کیا تم میں سے وہی وہی کہنا چاہتے ہیں کہ وہ انہیں کدو کے ساتھ دو ہٹادوں گا اور تو کو اپنے ہم میں لے لیں۔ سو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا اور اسے کہا: **أَوَلَيْسَ كَانَ لِي لَكُمْ آيَاتٌ وَلَكُمْ آيَاتُ الْغَائِبَةِ**۔ (3)

امام ابن مبارکؒ ابن ابی شیبہؒ عبد بن حمیدؒ ابن حنبلؒ اور یحییٰ بن اسمٰعیلؒ نے ابعث میں حضرت ازرق بن قیسؒ رحمہ اللہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم ابو عامر کے پاس گئے۔ تو اس نے یہ آیت پڑھی **فَتَبَيَّنَاتُ لَكُمْ كَيْفَ تَقْبَلُونَ** اور کہا: تم کہتے ہو کیا انہیں فرشتے انہیں پروردگار میں سے مانجیں گے۔ یہ فرشتے تو انہوں نے کہا: جیسے یہ علم کہاں سے آیا؟ ہم نے کہا: اس طرح کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ آلِهَةٍ إِلَّا عِشْرِينَ**۔ تو انہوں نے کہا: تو نے سچ کہا ہے۔ وہ انہیں فرشتے ہیں ان میں سے ہر فرشتے کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گڑ ہے۔ اس کی روشنائی ہے۔ پس وہ

اس کے ساتھ ایک طب لکائے گا تو اس کے ساتھ ستر ہزار جہنم میں گر جائیں گے اور ان میں سے ہر فرد مٹنے کے، دکاندوں کے درمیان اتنی اتنی سافٹ (فاسر) ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے کہا: انہیں عذاب اور فناء کس جگہ آیا۔ آپ نے فرمایا: ابوالاعلیٰ بن ابی سلمیٰ نے کہا: وہ میرے قدم کو بھی نہیں پہنچ سکیں گے۔ یہاں تک کہ میں انہیں جہنم سے دور بٹا دوں گا۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے وَقَالَتْ لَنَا عَدُوُّنَا إِنَّهُ لَيُذَيِّبُنَا كَقَرْيَاتٍ کے تحت فرمایا کہ ابوالاعلیٰ بن ابی سلمیٰ نے کہا: تم میرے اور جہنم کے دواغوں کے درمیان سے بہت جاؤ تمہاری جانب سے ان کی مشقت کے لیے کافی ہوں۔ فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جہنم کے دواغوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ان کی آنکھوں (کی چٹک) کی طرح ہے اور ان کے سونہوں کے دانت مرغ کی خاروں کی طرح ہے۔ وہ انہیں پکوں۔ یہ سمجھاؤں۔ گے اور ان کی قوت ٹھٹھن (جمن و انس) کی مثل ہے۔ ان میں سے لوگوں کے ایک گروہ کو ہانک کر لے گئے گا اور اس کی گردن پر پہاڑ ہو گا جی کہ وہ انہیں جہنم میں پھینک کر ان کے اوپر پہاڑ پھینک دے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ابوالاعلیٰ بن ابی سلمیٰ نے کہا: اَوْثُوَا الْكُتُبَ کا مفہوم یہ ہے کہ اہل کتاب اپنی کتابوں میں بھی ان کی تعداد انہیں مل جائے ہیں۔ وَيُرِيدُ قَادِلِيٌّ عَنِ الْمُتَمَرِّدِ الْإِسْلَامِ کہ وہ اس کے ساتھ ایمان لانے جو تعداد ان کی کتابوں میں ہے۔ جس میں سے ان کے ایمان بھی بڑھ جائیں گے۔

امام مہر المراتب اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ اہل کتاب اس وقت یقین کر لیں گے جب کہ جہنم کے دواغوں کی تعداد اس کے موافق ہے جو ان کی کتابوں میں ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اہل کتاب اپنے پاس ہی جہنم کے دواغوں کی تعداد جتنی بھی لکھی ہوئی پاتے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قرآن کریم نے ان کی کتابوں کی تعداد کر دی ہے جو اس سے پہلے ہزل جوئیں مثلاً تورات و انجیل وغیرہ کہ جہنم کے دواغوں کی تعداد انہیں ہے۔ وَلِيْلَهُ قَوْلُ الْكُتُبِ لِيُفْلَكُوا بِهَا فَعَرَضَ ۚ کہ وہ انہیں جس کے دواغوں میں لٹا دے گا۔ واللہ اعلم۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اہل کتاب اپنے پاس ہی جہنم کے دواغوں کی تعداد جتنی بھی لکھی ہوئی پاتے ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

1- معتمد ابن ابی شیبہ مکتب ذکر الامارہ جلد 7 صفحہ 57 (34183)۔ تہذیب الامارہ جلد 7 صفحہ 57

2- تہذیب الامارہ جلد 7 صفحہ 57 (34183)۔ تہذیب الامارہ جلد 7 صفحہ 57

اور پہلی بار منہ نے اسے بالذات میں حضرت بن جریج رحمہ اللہ کی سند سے آیت آدمی سے اور اس نے حضرت
عروہ بن زور رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مرثد بن احاس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ وہابی
تخلوئی اسلم ہے انہوں نے جواب دیا فرشتے۔ پھر پوچھا اور اس سے یہاں کے گئے ہیں یا غایب ہیں اور اس نے کہنے کے طور
پر فرمایا کہ میں نے وہابیوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ تو اسے حوالہ دیا کہ تم اسی النبی ہو یا وہابی۔ تو میں جریج سے پوچھا کیا۔
النبی العین کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ بعد انہوں سے کثرت و شمار کیا جاسکے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاطلس حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انہیں شب امراء کے بارے میں بتایا اور فرمایا میں ہر نبی انہی علیہ السلام آئندہ دنیا کی طرف منسوب ہوں تو میں ایک فرشتے کے
ہاں پہنچا جتنے اس کا نیکو کام آئے اور وہی آہن دنیا کا حاکم ہے۔ اس کے اقتدار پر فرشتے ہیں اور ان میں سے ہر فرشتے
کے ساتھ ایک لکھ لکھ فرشتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اَلَّذِي يَتْلُمُ جَنُودًا مِّنْ رِّفْقِ الْاَلْفِ
امم میں ان تین صدقہ اللہ نے حضرت محمد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہاں بھی آؤ گوی و ہنتر کہ انہوں نے کہا کہ

یہ آتش جہنم انسان کے لیے نصبت ہے

امام بیہقی رحمہ اللہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی تفسیر نقل کی ہے۔

امام ابو سعید احمد بن منصور رحمہما بن حید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذالکلی: اِذَا اُذْبِرَ ﴿۱﴾ میں اِذَا اُذْبِرَ کے ساتھ پڑھا ہے۔

امم میں ہی منصور اور عبد بن حید سے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ذالکلی: اِذَا اُذْبِرَ ﴿۱﴾ پڑھتے تھے۔

ابن ابی سعید و نور بن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن ثمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما کی قرأت کی طرح پڑھا ہے۔

امام ابو سعید و عبد بن حید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ذالکلی: اِذَا اُذْبِرَ کے اور
اِذَا اُذْبِرَ کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابو سعید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ہادون رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ دونوں لفظ حضرت علی اور
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی قرأت میں اِذَا اُذْبِرَ یعنی دونوں الفاظ کے ساتھ ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ دونوں لفظوں سے مراد اِذَا اُذْبِرَ ﴿۱﴾ کی ہے۔
امم سعد نے سند میں عبد بن حید، ابن منذر اور ابن حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کثر
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذالکلی: اِذَا اُذْبِرَ ﴿۱﴾ کے بعد پوچھا کہ وہ آپ کا موٹا رہے وہ کتنے کوئی جواب نہ دیا۔
یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آیا آپ نے کئی نواہن سنیں تو مجھے آواز دی کہ اے مجاہد! یہ وقت برکت ہے۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ذالکلی: اِذَا اُذْبِرَ ﴿۱﴾

"ہر شخص اپنے گناہوں میں گروئی ہے۔ سوائے اس کے بچھن کے۔ جو جنہوں میں ہوں گے۔ اہل جنت پر بھیجیں گے۔ ہر مومن سے کہ کس جرم نے تم کو دوزخ میں داخل کیا۔ وہ کہیں گے ہم شہداء نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور مشکن کو کھانا بھی نہیں کھایا کرتے تھے۔ اور ہم ہرزہ سرائی کر ڈیوالوں کے ساتھ ہرزہ سرائی میں لگے رہے۔ اور ہم جھٹایا کرتے تھے روزہ پڑھنا۔ یہاں تک کہ ہمیں موت نے ولید۔ جس انیس سوئی لانا دے۔ پہنچائے مئی شہادت لے کر دے والوں کی شہادت۔ جس انیس کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس نصیحت سے روگرداں ہیں۔ گویا وہ بھڑکے ہوئے جنگلی گدھے ہیں۔ جو بھاگے جا رہے ہیں شیر سے۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ ان کو کھلے ہوئے چھینے دیئے جائیں۔ ایسے ہرگز نہیں ہوگا۔ واصل وہ آخرت سے ڈرتے لگا ٹھک۔ اہل بائیں یہ قرآن تو نصیحت ہے۔ جس جس کا جی چاہے نصیحت حاصل کرے۔ اور وہ نصیحت قبول نہیں کریں گے بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔ وہی اس قائل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی جتنے کے لائق ہے۔"

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کلث ثقیف پنا گھنٹہ تریبہ شقہ کا معنی ہے کہ ہر شخص اپنے گناہوں کے سبب بکڑ گیا ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ اصحاب یحییٰ کے سوا تمام کے تمام لوگ مطلق ہیں۔ امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو جہر رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ہر شخص اپنے گناہوں میں گروئی ہے سوائے اصحاب یحییٰ کے (کہ ان کا مہر نہیں کیا جائے گا۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اصحاب یحییٰ کے سوا تمام مسلمان ہیں۔ امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اصحاب یحییٰ کے سوا تمام مسلمانوں کے بیچ ہیں (3)۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اصحاب یحییٰ کے سوا تمام مسلمانوں کے بیچ ہیں۔ (4)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، عبد اللہ بن احمد نے زوائد میں اصحاب ابن ابی واؤد اور ابن الاثیر کی دونوں نے معاصف میں ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عمرو بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت محمد بن زید رضی اللہ عنہما کو یہ پڑھتے سنا: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السَّبِيلَ" (کہ جنت میں وہ سوال کریں گے) (5) فلاں افاضت لکم فی سقر (کہ کس جرم نے تم کو دوزخ میں داخل کیا ہے) حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مجھے تعظیماً

اسے چاہے جہنم میں داخل کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ مہم دین پر دم اور مہربانی فرمائے گا کہ اپنی جانب سے ایک فرشتہ پانی اور نور کے ساتھ تھپے بیچے گا اور وہ جہنم میں داخل ہوگا اور وہ چمکنا کرے گا اور جنہیں وہ چاہے گا ان تکب سے پہنچا دے گا۔ اور اسی تکب پہنچے گا جردیا سے اس حال میں اٹا کہ وہ اللہ تعالیٰ نے اسے تھپے کی خوشبو نہیں بخیرا تھا اور وہ انہیں تکب اسے گا دیکھتا ہے تکب سے انہیں بہشت کے قریب سزا میں جس اہل دے گا۔ پھر وہ اپنے آپ کی طرف رجوع کرے گا۔ دوست مزید پانی اور روشنی کی بہشت پہنچا فرمائے گا۔ پھر وہ داخل ہوگا اور چمکنا کرے گا۔ وہ انہیں پہلے لکھ جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر بھی وہ انہیں علی بن ابی کاہل اور جانات اس حال میں نظر کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں سمجھتے تھے۔ وہ انہیں بخلائی دے گا یہاں تک کہ انہیں بہشت کے قریب میں دانی دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے والوں کو اجازت عطا فرمائے گا اور وہ ان کے لیے شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور شہادت کرے گا۔ نئے والوں کی شفاعت کے سبب بہشت میں داخل فرما دے گا۔

وہم یقینی و سر اللہ نے ایبٹ میں حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ تم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل
دیان میں سے ایک تو کو عذاب دے گا و پھر انہیں حضور نبی رحمتؐ کی شفاعت کے سبب اس سے نکالے گا یہاں تک کہ
کوئی بھی اپنی ٹھیکر رہے کہ وہ۔۔۔ ان و میں۔۔۔ کہ جن کا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا **فَاَمَّا لَكُمْ فِی سَجْدَةٍ فَاتْلُوا فَاِنَّ
مِّنَ الصَّادِقِیْنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّا کُنَّا مُسْرِیْنَ** **وَلَمَّا تَلَٰتُوْهُمۡ فَعَمَّ الْفُلُیْنِیْنَ** **وَلَمَّا تَلَٰتُوْهُمۡ یَبۡسُوۡرَ الْاَوَّلِیْنِ** **فَلَمَّا
اَسْمَاۤءُ یَبۡسُوۡرَیۡنِ اِنَّا سَجَدُوۡنَا فَاَعَادَ الْاٰخِرِیْنِ**۔

[illegible]

ابن عبد البر نے حضرت ابن حبان سے بیان کیا ہے کہ ابن مسعودؓ نے اسے قائل کر کے ساتھ مستثنیٰ فرمایا ہے۔ امام محمد بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعرنی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قَسَمُكَ لَیْسَ بِکَاسٍ حَرَامٍ دَانِیَ دَالِیَ شُكْرَی لَوْکَ هِیَ (۱۶)

امام سیدنا منصور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ جو چاہا تو انہوں نے فرمایا: ﴿تَقُولُ﴾ سے مراد شے ہے۔ اور فرمایا: ہر جس میں سے میں کسی کی گفت میں یہ نہیں جانتا کہ اسے (شے) سے مراد آدمیوں کی جماعت اور گروہ ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ کانکھم حصو فسننوا ﴿۱﴾ قرآن میں قسوتہ ﴿۲﴾ کا مضمون ہے کہ گویا وہ جنگلی جانور ہیں جو اپنے تیراغاؤں سے بھاگ پڑے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قسوتہ ﴿۳﴾ کا معنی ہے بھاگنے والے۔

امام ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: انی ہا قتی و قحہ کر نے اور یہ بھگنے والا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابوالکلام رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ قسوتہ ﴿۴﴾ سے مراد تیراغاؤں ہے۔ (۱)

امام خلیفہ رحمہ اللہ نے حدیث میں حضرت جلالہ بن ابی رباح سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ قسوتہ ﴿۵﴾ سے مراد تیر ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قسوتہ ﴿۶﴾ سے مراد ٹکا، یوں کی رسیاں ہیں۔

امام سیاق، ابن حینہ نے تفسیر میں، عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے

کہ قسوتہ ﴿۷﴾ سے مراد لوگوں کی آوازیں ہیں۔ (۲)

ابن عباس ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ قسوتہ ﴿۸﴾ سے مراد تیر

ہے۔ عرب زبان میں اسے اسبیل کہا جاتا ہے اور حبشی زبان میں قسوتہ ﴿۹﴾۔

عبد بن حمید ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قسوتہ ﴿۱۰﴾ سے مراد تیر ہے۔ (۳)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ

علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے: انہوں (قریش مکہ) نے کہا: اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیٹے تو مسیح کے وقت ہم میں سے ہر آدمی سر کے

نیچے ایک بیخ (خط) ہو گا چاہے ہم میں سے کوئی جنم سے ان کی برأت اور پرانے ہونے کا ذکر ہو۔ تو اس وقت یہ آیت نازل

ہوئی: نَبَلٌ یُّوْنٰی حُلٌّ اَمْرٌ عَلٰی فِیْنَهُمْ اَنْ یُّنٰلُوْا مِنْ حَقِّهَا فَاَصْلَحُوْا ﴿۱۱﴾۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں

نے کہا: مسیح کے وقت ہر آدمی کے سر کے نیچے ایک بیخ رکھا ہوا ہو جسے وہ چڑھ سکیں گے۔ اور اس میں آقا زاس طرح ہو رہا

العالین کی جانب سے ظلال بن قدام کے نام۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان

کیا ہے کہ لوگوں میں سے کچھ کہنے والوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اگر آپ کے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ ہم

آپ کی اتباع اور پیروی کریں۔ تو پھر خالص ہمارے لیے ایک خط لائے جس میں وہ ہمیں آپ کی اتباع کا حکم دے اور آپ

نے کَلَّا نَبَلٌ لَّا یُعٰثِرُوْنَہُ الْاٰخِرَۃُ ﴿۱۲﴾ کے تحت کہا کہ وہ شے جس نے تو کم ہو، یا اور انہیں غریب کیا وہ یہ ہے کہ وہ آخرت سے

۱۔ ترجمہ مدارق، ذیابیت جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۷ (۳۴۰۱)۔ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ ۲۔ جلد ۳ (۳۴۰۰)

۳۔ تفسیر طبری، ذیابیت جلد ۳، صفحہ ۲۰۲، دارالکتاب، بیروت۔

فرماتے ہیں: اور علیؑ اور اس کی تعداد بتا کر دے۔ اور مزید فرمایا: لَکُمْ اَللّٰهُ شَکُّ کُلِّ شَیْءٍ اِسَاسٌ بِاِسْوَہِ یَہُتُ اَنْ یَّصْحَبَہُ۔
 فَاَنْ هَؤُلَآءِ الشُّعْرَیْہُ اَخْلَیْتُ لَکُمُ الْغُفْرَہُ۔ فرمایا: بے شک ہزار بے حق رکھتا ہے کہ ہم اس کی گرام کر دو ہزاروں سے بچیں اور وہی
 اس میں ہے کہ وہ اپنے بندوں کے نیک اور بے شمار کلمہ بخش دے۔

۱۔ ام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے لُکَا بِنُ یَاسَہُ اَلْفُوْثُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ نے کہا: اے نبی کریمؐ اور اس کا
 کا خوف نہ ہو! اے علیؑ دو شے ہے جس نے انہیں (اسل رسوا کر دی۔ (۱)

۲۔ امام احمد واری برقی، نسائی، ابن ماجہ، بزار، ابویعلیٰ و ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی عاصم و ابن عدی، حاکم اور آپ نے
 اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی لُکَا اَخْلَیْتُ لَکُمُ الْغُفْرَہُ
 اَخْلَیْتُ لَکُمُ الْغُفْرَہُ۔ اور فرمایا: تمہیں تمہارے رب نے کہا: میں اس اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور جس شخص نے میرے ساتھ کسی
 کو نہ بے بنایا تو میں اس اہل ہوں کہ میں اس کی مغفرت فرماؤں۔ (۲)

۳۔ امام ابن مردیہ رحمہ اللہ نے حضرت امیر اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ
 حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہم سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس اور شہر بائی کے
 بارے میں پوچھا گیا اَخْلَیْتُ لَکُمُ الْغُفْرَہُ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس اہل ہوں کہ مجھ
 سے ڈرا جائے۔ پس میرے ساتھ کوئی شریک نہ بنایا جائے۔ سو جب مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کسی کو شریک بھی نہ بنایا
 جائے تو میں اس اہل ہوں کہ میں اس کے سوا جو گناہوں انہیں بخش دوں۔

۴۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے خود اور الامول میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انتہائی کریم اور نیک ہوں اور میں غفور اور مکرر کے لحاظ سے اس سے بہتر ہوں عظیم اور بلند شان
 والا ہوں کہ میں دنیا میں اپنے بندے پر پردہ ڈالے رکھوں اور اسے مستور رکھے کے بعد پھر اسے سوا کر دوں۔ اور میں اپنے
 بندے کی مسلسل مغفرت فرما رہا ہوں جب تک وہ مجھ سے استغفار نہ کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے: بے شک میں اپنے بندے سے حیا کرتا ہوں کہ وہ میری بارگاہ میں اپنے ہاتھ اٹھائے پھر میں انہیں لوٹا دوں۔ "یَقُوْلُ
 اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ لَا جَبْنَیْ اَسْتَحْیٰ مِنْ عِبْدِیْ یَرْکَعُوْا فِیْہِ اِلَیَّ ثُمَّ اَرْکَعُوْا" فرشتوں نے کہا: اے اللہ اس کے انہی
 نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیکن میں ان استغویٰ اور اہل المغفرت ہوں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی
 مغفرت فرمادی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک میں اپنے بندے اور اپنی باندگی سے حیا محسوس کرتا
 ہوں کہ وہ دونوں حالت اس میں لڑے ہوئے ہو جائیں پھر میں اسے بعد میں انہیں جنم میں مذاب دوں "اِنِّیْ لَا اَسْتَحْیٰ مِنْ
 عِبْدِیْ وَ اَمِّیْ یُتَبٰیْنُ فِی الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَا تَعْلَمُہَا بِعَدْلِہِ وَ لَہُ فِی النَّارِ" (۳)

۱۔ مصنف العیال، تہذیب الکتاب، ج ۱، ص ۶۶، ۲۳۴ (35515) مکتبۃ المدینہ، مدینہ منورہ۔

۲۔ مستدرک حاکم، کتاب التہجد، ج ۲، ص ۵۵۲ (3876)، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۳۔ زاد المعاد، ص ۱۰۱، ابن ابی شیبہ، تہذیب الکتاب، ج ۱، ص ۱۳۸، دار صادر، بیروت۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ لَا أَقْبِسُ بِمُؤَدَّ
الْقَبْرِ مَنَاسِكٍ ہے جس کی قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔ (۱)

امام ابن جریر ابن منذر اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لَا أَقْبِسُ بِمُؤَدَّ الْقَبْرِ مَنَاسِكٍ سے بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میں سے نہیں
کو چاہے جس کے ساتھ قسم کھاتا ہے۔ میں نے کہا: لَا أَقْبِسُ بِالنَّفْسِ الْقَوَامَةِ فرمایا: اس سے مراد طاعت کی کائناتیں
ہے۔ میں نے کہا: أَقْبِسُ بِاللَّحْنِ آتَنَ فَنَجَمَ عَنَّا مَلَكٌ فَقَالَ: يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنَّ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَمَا تَعْلَمُونَ فَمَا تَعْلَمُونَ
اسی طرح کا کھانا (جانور) کا کھانا دیتا۔ (۲)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَا أَقْبِسُ بِمُؤَدَّ الْقَبْرِ مَنَاسِكٍ کے
تحت لفظ بِاللَّحْنِ عَالِیٰ اِنِّیْ لَمَلُوفٌ میں سے جس کی چاہے اس کے ساتھ قسم کھاتا ہے۔ وَلَا أَقْبِسُ بِالنَّفْسِ بِالْمَوَاصِيَةِ (۱) سے
مراد نماز کرنے والا نفس ہے، لفظ بِاللَّحْنِ عَالِیٰ میں کہ ساتھ قسم کھاتا ہے۔ (۳)

امام ابن جریر ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِالنَّفْسِ
الْمَوَاصِيَةِ سے مراد نفس مذمومہ ہے۔ یعنی ایسا نفس جس کی مذمت کی جائے۔ (۴)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِالنَّفْسِ الْقَوَامَةِ سے
مراد ایسا نفس ہے جو خیر اور مردوں پر طاعت کرتا ہے اور کجی ہے اگر تو اس کو اس طرح کرتا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ نفس ہے کہ جو اس پر تادم
ہو ہے جو اس سے فوت ہو جائے اور اس پر طاعت کرتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ نفس جو اس پر اظہارِ مذمت
کرتا ہے جو اس سے فوت ہو جائے اور اس پر طاعت کرتا ہے۔ (۵)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی الدنیا نے کاتبہ النفس میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: اَبِیْ ثَلَاثٍ بَدَأَ
مَوْسَىٰ كُنُوزَ نَحْسٍ وَكَيْفَ كَانَتْ نَحْسٌ كَمَا تَمَتُّ كَرَجًا يَتَابَعُ كَيْفَ كَانَتْ نَحْسٌ كَمَا تَمَتُّ كَرَجًا يَتَابَعُ كَيْفَ كَانَتْ نَحْسٌ كَمَا تَمَتُّ كَرَجًا يَتَابَعُ
یہ ارادہ نہیں کیا اور میں نے اپنے نفس سے باتیں کرنے سے یہ ارادہ نہیں کیا اور میں نے اس سے کہہ دیا کہ یہ نفس کو یہاں سے ہٹا کر اس کو وہاں سے
اسے ہٹا کر کہتا ہے اور عقاب کہتا رہتا ہے۔ اور قافرا انسان مسلسل اپنا وقت گزارتا رہتا ہے مگر اپنے نفس کو کتاب نہیں کرتا۔

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی قول بیان کیا ہے کہ اَبِیْ ثَلَاثٍ بَدَأَ
یہاں کیا ہے کہ ہم پر اس سے ایسی جلیب بازی جس میں انگلیاں نہ ہوں۔

۱۔ تفسیر صریح مذہب جلد ۲۹، صفحہ ۲۵۵، دارالعلوم اسلامیہ، دہلی۔ ۲۔ ایضاً جلد ۲۹، صفحہ ۲۵۸۔ ۳۔

۴۔ ایضاً جلد ۲۹، صفحہ ۲۵۸۔ ۵۔ ایضاً جلد ۲۹، صفحہ ۲۵۷۔

۳۔ ایضاً جلد ۲۹، صفحہ ۲۵۸۔

امام عبد البر ذاتی مابین منذر رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے اونٹ کے پاؤں یا گدھے کے کمر کی طرح بنا دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خلقت کو معتدل اور سبکی سمیت جسٹیل بنایا۔ اسے ابن ابی شیبہ نے اس کے ساتھ قبیل بھی لیا جاسکتا ہے اور تجھے اس کے ساتھ پھیل بھی جاسکتا ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے علی بن فضال نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ قول بیان کیا برکہ اس کے پاؤں کو اونٹ کے پاؤں کی طرح بنا دیا ہے اور وہ ان کے ساتھ کرنی کام بھی نہیں کر سکتے۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے اسی آیت کے تحت حضرت مکرہ رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اسے اونٹ کے پاؤں کی شکل میں بنادے یہاں تک کہ وہ اس سے کوئی نفع حاصل نہ کر سکے

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت شواک رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ اس کے پاؤں کو اونٹ کے پاؤں کی طرح بنا دیا ہے اور وہ ان کے ساتھ کوئی کام بھی نہیں کر سکتے۔ (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مکرہ رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اسے اونٹ کے پاؤں کی صورت میں بنادے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے کوئی نفع حاصل نہ کر سکے۔

اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت لھماک رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ اس پر بھی قدرت رکھتے ہیں کہ ہم اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو اونٹ کے پاؤں کی شکل بنادیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پر بھی فی لھما بیان کیا کہ ان شئو یبتذلن اور پھر فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ نے اس آدم کے کمر کو پاک کر دیا ہے اور انسان کے لیے اونٹ اور گدھے کی طرح کے پاؤں اور کمر نہیں بنائے۔ پس وہ اپنے ہاتھوں سے کھاتا ہے اور وہ ان کے صیغہ جاتا ہے اور بقیہ تمام حیوانات زمین سے اپنے منہ کے ساتھ نہتے اور کھاتے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ان شئو یبتذلن کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ انسان مسلسل برائی کو جوہر کی شکل چاہتا ہے۔ (4)

امام ابن ابی حاتم اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ کافر ہے جو (ایم) حساب کو بھلائے۔ (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی آیت کے تحت بیان کیا۔ اس سے مراد آؤ اور مریو ہے کہ انسان کہتا ہے: میں عمل کروں گا اور پھر توبہ کر لوں گا۔ (6)

1. تفسیر عبد البر ذاتی، 2: 3، جلد 3، صفحہ 358 (3404)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2. تفسیر طبری، 2: 3، جلد 3، صفحہ 209، دارالحدیث، بیروت 3۔ ایضاً

3۔ ابن ابی حاتم، 2: 3، جلد 2، صفحہ 210

4۔ ابن ابی حاتم، 2: 3، جلد 2، صفحہ 210

5۔ ابن ابی حاتم، 2: 3، جلد 2، صفحہ 210

6۔ ابن ابی حاتم، 2: 3، جلد 2، صفحہ 210

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انسان گناہ کو قدم کرتا ہے اور پاپ کو ہنر کرتا ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ وہ کلمہ بھی (سمیعا لہ) پڑھا ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن بن علی رحمہما اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ان فرمایاں میں مسلسل چلتا رہے۔ (3)

امام عبد بن حمید ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قوس انسان کو بھی ملے گا اس کا نفس اسے قدم بہ قدم اللہ تعالیٰ کی معصیت اور گناہ کی طرف کھینچ رہا ہو گا۔ دوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بچا دیا ہے اور پھل آیتان یَوْمَ الْقِيَامَةِ انسان کو چمتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہو گا؟ (4)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور حقیقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے (بلکہ انسان کی خواہش تو یہ ہے کہ وہ اس قدر بھی بدکار و ابلہ نہ رہے) اور کہتے ہیں کہ بعد میں میں تو پتھر کروں گا۔ پھل آیتان یَوْمَ الْقِيَامَةِ کو چمتا ہے یا مت کا دن کب ہو گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بیان فرمایا فَاذْكُرْكَ الْيَقِينُ اس سے مراد موت ہے۔ (5)

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَاذْكُرْكَ الْيَقِينُ اس سے مراد موت ہے۔ (6)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ یَوْمَ الْقِيَامَةِ سے مراد انیکہ چمک اٹھتا، خیرہ، دوجانا ہے۔ (7)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَاذْكُرْكَ الْيَقِينُ سے مراد موت کے وقت آگ کا خیرہ، دوجانا ہے اور فَاذْكُرْكَ الْيَقِينُ وَجْهًا اَسْفَلًا اَسْفَلًا کے بارے میں کہ سورج اور چاند دونوں قیامت کے دن ٹپٹ و پٹے جائیں گے۔ (8)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن سورج اور چاند دونوں ٹپٹ و پٹے جائیں گے۔ (9)

ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن سورج اور چاند دونوں ٹپٹ

1. شعب الایمان، ج 1، ص 7، 384 (10673)، دارکتب العلمیہ بیروت

2. تفسیر طبری، ج 1، ص 29، 210، دارالحدیث، بیروت 3. ایضاً، ج 2، ص 29، 211 4. ایضاً

5. شعب الایمان، ج 1، ص 448، 7232، دارکتب العلمیہ بیروت 6. تفسیر طبری، ج 1، ص 29، 213

7. ایضاً، ج 2، ص 29، 214 8. ایضاً 9. ایضاً

نیچے جائیں گے اور پھر سمندر میں پھینک دیئے جائیں گے اور وہ اپنے تعالیٰ کی جانب سے بہت بڑی آگہ میں بدل جائے گا۔ (1)
امام ابو عبد بن حمید، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت محمد بن خالد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے **أَمْرُ الْفُتُوْرِ** میں **مَنْ وَصَلَ** اور **لَا تُؤْخَرُ** دسے ساتھ پڑھا ہے۔ اور شیخ ابن کثیر نے **نَمِ** اور **لَا تُؤْخَرُ** اور **مَنْ وَصَلَ** کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی الدینا نے کتاب الاہوال میں، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے فی طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے **لَا تُؤْخَرُ** کے تحت کہا: یہاں کوئی قلم اور پتا لگاؤ نہیں ہے۔ (2)
اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی حرز (مختصر جگہ) نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی پیرا نہیں ہے۔
امام طوسی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت تابع بن ذریق رحمہ اللہ نے ان سے کہا: مجھے **لَا تُؤْخَرُ** کا معلوم بتائیے تو آپ نے فرمایا: اس کا معنی ہے پتا لگاؤ۔ تو اس نے کہا: کیا عربوں میں یہ معنی معروف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے عربوں کو نہیں سنا کہ وہ کہتا ہے:

لَفَعْرَكَ مَا إِنَّ لَكَ صَخْرَةً لَفَعْرَكَ مَا إِنَّ لَكَ بَنٍ وَزُرَ

”تیرا لڑکھا ہے شک اس کے لیے کوئی چٹان نہیں۔ اور تیری لڑکی تمہارے شک اس کے لیے کوئی پتا لگاؤ نہیں۔“

امام عبد بن حمید، ابن ابی الدینا نے ابن ابی حاتم رحمہم اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ آپ نے **لَا تُؤْخَرُ** کا معنی ہے کوئی لکھ نہیں ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **لَا تُؤْخَرُ** کے معنی میں وہ نہیں نے کہا کہ جب عربوں کو انجائی شہ یہ معاملہ پیش آتا تھا تو وہ کہتے **الوزر الوزر**۔ میں جب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام بھیجا تو فرمایا **لَا تُؤْخَرُ** فرمایا کوئی پیرا نہیں ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کوئی آدمی اپنے جانوروں میں بولتا تھا

تو چاک گھوڑ اس کے پاس آتا تو اس کا مالک اسے کہتا: **الوزر الوزر** یعنی پیرا کا قصہ کر اور وہیں ٹھہرا جا۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ اس کا معنی ہے کوئی پیرا نہیں ہے۔ (4)

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا معنی ہے: نہ کوئی غار ہے اور نہ کوئی چارو جو۔

امام عبد بن حمید نے حضرت شاکہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے کوئی بچانے والا پیرا نہیں ہے۔

ابن جریر نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ **لَا تُؤْخَرُ** کا معنی ہے کوئی پیرا نہیں ہے۔ یہی میری لکھ ہے۔ (5)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت طرف رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے کوئی پہلو نہیں۔ (1)
 امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت امام ربیع اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لاؤڑ تہج کا مفہوم ہے نہ کوئی
 پہلو نہ کوئی جزا نہ کوئی جادو ہے اور نہ کوئی نہایت دلائے والا۔ اِنْ تَهَاجَيْتُمْ عَصِيْبَةَ الشَّجَرِ ۖ كَرَّ اَنْ تَكُنْ مِنْ عَصِيْبِهِ
 طرفہ کی تہج ہے۔ ۚ يَكُونُ الْاَنْثَرَانُ يَوْمَ تَكُونُ اَشْيَاطُكُمْ ۚ فَرَفَاۤءُ سِدْنِ اِنْسَانٍ كَوَاكِبُهَا جَانَةً لِّمَا جَوَّجُوْا اَسْنِ اَعْيُنِ
 میں رہے آگے بھیجے۔ وانحر انما اور جریدہ کا اس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے خالص کیے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ و عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت امام ربیع اللہ علیہ السلام سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ انسان کو اپنے محل
 کی ابتداء اور اس کی انتہاء سے آگاہ کر دیا جائے گا۔ (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ علیہ سے اس آیت کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ انسان نے جو کچھ
 گزروں پر مشرور تھا اس سے آگے بھیجا اور جو گزروں پر اور نیکی میں سے پیچھے چھوڑا اس سے آگاہ کیا جائے گا۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ
 انسان نے اپنے اہل میں سے جو آگے بھیجے اور جو اچھا یا برا طریقہ چھوڑا جس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا گیا تو سب کے
 بارے سے آگاہ کیا جائے گا۔ (4)

امام ابن منذر و ابو اسحاق حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معلوم بیان کیا ہے کہ انسان کو ان اعمال
 کے بارے میں گاہ کیا جائے گا جو اس نے اپنی موت سے پہلے کیے۔ اور جو سنت اور طریقہ اس نے چھوڑا اور اس کے مطابق اس
 کی موت کے بعد کیا گیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جو نیکی اس نے آگے بھیجی یا جو اچھا راستہ
 پیچھے چھوڑا جس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا گیا یا اس نے کسی کو سکھا یا یا صدقہ جس کے بارے میں اس نے حکم دیا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انسان کو آگاہ کیا جائے گا اس
 معصیت اور ترکہ کے بارے میں جو اس نے آگے بھیجے اور جو طاعت و نیکی اس نے پیچھے چھوڑی۔ (5)

امام ابن ابی امامہ رحمہ اللہ نے کتاب الکھضرین میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت غلب الموت
 علیہ السلام کو ان کا تئیں کے ساتھ انسان کے پاس آتے ہیں اور اس پر شہر و شرب پیش کرتے ہیں۔ جسے جب روٹھ گیا دیکھتا ہے
 تو خوش ہو جاتا ہے اور چمک مٹھتا ہے اور جب وہ برائی دیکھتا ہے اذلت۔ یہ جھک جاتا ہے اور غصہ ہو جاتا ہے۔

امام ابن ابی امامہ رحمہ اللہ نے حضرت امام ربیع اللہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ مومن کی زبان میں نیکی
 یہ کہ اس کا پاس پر اس کا عمل خیر ہو یا شرب پیش کر دیا جاتا ہے۔

1۔ تخریج فی ریاض النہد، ج 29، صفحہ 216، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ 2۔ اپنا جلد 29، صفحہ 217۔

3۔ اپنا جلد 29، صفحہ 218۔ 4۔ اپنا جلد 29، صفحہ 218۔ 5۔ اپنا جلد 29، صفحہ 218۔

3۔ اپنا جلد 29، صفحہ 218۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَنِ نَفْسِي بَصِيرَةٌ ۚ وَتَوَاضَعُ لَكُمْ ۖ لَا تَخْزِيهِ
لِسَانُكَ يَتَعَجَّلُ بِهَا ۖ إِنَّ عَلَيْكَ جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۚ فَإِذَا قَرَأْتَهُ
فَرَآنَهُ ۚ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتٍ ۚ

”ایسا انسان خود بھی اپنے نفس کے اداں پر نکتہ رکھتا ہے۔ (نواہد) (زبان سے جبر) (ہائے عا) ہے۔ (اے)
صیب“ آپ حرکت نہ کریں چنانچہ زبان کو اس کے ساتھ کرتا ہے جلدی باز نہیں کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ
اسے مبارک میں مانع نہ کرے اور اس کو پڑھا۔ اس میں صہ ہم سے پڑھیں تو آپ اپنا کر میں ہی پڑھنے لگے۔
ہمارے اسے اس کو کھول کر بیان کر دیتا۔

”امام احمد اور ابی داؤد اور ابی یوسف اور ابی داؤد رحمہم اللہ نے کسی طرح سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ یہ
النَّاسُ عَنِ نَفْسِي بَصِيرَةٌ کی خبر میں آپ نے فرمایا کہ انسان اپنے نفس پر بہت خفا شاد ہے۔ وَتَوَاضَعُ لَكُمْ
مَعًا فَيُرَوِّجُ فَرَمَا اَلْیَہُ وَنَدَّ بِشَیْءٍ تَرْتَبِعُ (1)

اور ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی وہی خبر بیان کیا ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے جسم اللہ نے حضرت قرہ وورش اللہ عنہ سے یہ آیت بیان کی ہے کہ یَا أَيُّهَا النَّاسُ
عَنِ نَفْسِي بَصِيرَةٌ ۚ انسان نفس کے انزال کے سبب اس پر شاد ہے۔ وَتَوَاضَعُ لَكُمْ مَعًا فَيُرَوِّجُ اگر اس میں مجھے ہے اور
بہن ظہر میں کیجئے تو مصلحتی قیامت کے دن اس سے کچھ کہی نہیں کر سکتا۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت امام داؤد رحمہ اللہ سے اس آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا
ہے کہ نفس سے دور ہونا چاہئے تو وہ اس پر نظر نہ کرے۔ (4)

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت حمزہ کے بیان کیا ہے کہ مَعًا فَيُرَوِّجُ مَعًا (وجہت) در نکل ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت عمر بن ابی حفصہ رحمہم اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت بیان کی کہ یَا أَيُّهَا النَّاسُ عَنِ نَفْسِي بَصِيرَةٌ ۚ وَتَوَاضَعُ لَكُمْ ۖ لَا تَخْزِيهِ
لِسَانُكَ يَتَعَجَّلُ بِهَا ۖ إِنَّ عَلَيْكَ جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۚ فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَرَآنَهُ ۚ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتٍ ۚ
حضرت عمر نے کہا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ہے اے ابن عباس (تو اس میں اس سے مانع نہ کر دے) حق رکھتا ہے تو
حضرت عمر نے کہا تو نے سچ کہا ہے۔ (5)

1. مجمع بحیثی فی تفسیر جلد 29 صفحہ 31-32، ابن ماجہ رحمہم اللہ جلد 1 صفحہ 31-32

2. مجمع بحیثی فی تفسیر جلد 29 صفحہ 31-32، ابن ماجہ رحمہم اللہ جلد 1 صفحہ 31-32

3. مجمع بحیثی فی تفسیر جلد 29 صفحہ 31-32، ابن ماجہ رحمہم اللہ جلد 1 صفحہ 31-32

4. مجمع بحیثی فی تفسیر جلد 29 صفحہ 31-32، ابن ماجہ رحمہم اللہ جلد 1 صفحہ 31-32

5. مجمع بحیثی فی تفسیر جلد 29 صفحہ 31-32، ابن ماجہ رحمہم اللہ جلد 1 صفحہ 31-32

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اس آیت کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: جب تو چاہے کہ تو لوگوں کے محبوب، سمجھنے لگے تو تو اپنے حبیب سے غافل ہو جائے گا۔ فرمایا: کہا جاتا ہے کہ انجیل میں لکھا ہوا ہے۔ اے ابن آدم! نیا تو اپنے بھائی کی آنکھ کا تھنا دیکھ لینا ہے اور اپنی آنکھ میں پڑنے والا مسخ بھی نہیں دیکھ سکتا؟

امام ابن جریر ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ کہ انس بن ابی ہاشمؓ اپنے آنکھ دے اپنے ہاتھ دے اپنے بائیں اور دیگر جوارہں پر نظر رکھتا ہے۔ **وَلَوْ لَأَلْفَى مَعَاذِيهِ فَوْقَ خَوَادِجِ كُفْرُسٍ** سے لگا ہوا۔ (۱)
امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **مَعَاذِيهِ** کج سے مراد اعلیٰ میں کی لغت میں اس کا پورا اور سحر ہے۔

امام ابی اسحاق، امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن ابی جباری نے مصاحف میں، طبرانی، ابن مردیہ، ابونعیم اور بیہقی رحمہم اللہ دونوں نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کے وقت اس کی بڑی شدت کے ساتھ مشتق کرتے تھے اور اپنی زبان اور ہونٹوں کو اس خوف سے تھیری سے حرکت دیتے تھے کہ کوئی خط اس سے چھوٹ نہ جائے۔ قرآن میں **مُشْرِفٌ** اسے حفظ اور یاد کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **لَا تَنْفَعُكَ فِيهِ يَسْتَبْشِرُونَ بِمَا لَمْ يَحْضُرْ** اور **إِنْ عَلَيْنَا مِثْلُ الْفِثَمِ** فرمایا: اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اسے آپ کے سینے میں مارا کہ نہ ہمارے ذمے ہے۔ ہم اسے منع کر دیں گے پھر اسے پڑھنا۔ **فَلَا تَنْفَعُكَ اللَّهُ** جب ہم اسے آپ پر نازل کریں۔ **فَلَا يَنْفَعُكَ قُرْآنُكَ** تو تو سے کان لگا کر نہیں اور خاموش رہیں۔ **فَلْيُفْهِمَ عَلَيْنَا مِثْلُ الْفِثَمِ** آپ اسے اپنی زبان کے ساتھ بیان کریں۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اس کی قرأت کریں۔ پھر اس کے بعد جب بھی حضرت جریر اسکی علیہ السلام آتے تو رسول اللہ ﷺ فرمادیتے تھے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: آپ غور سے سنتے۔ اور جب وہ چلے جاتے تو آپ ﷺ پڑھتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے۔ (۲)

امام ابن منذر اور ابن مردیہ رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ پر جب قرآن کریم نازل ہوتا تھا۔ تو آپ اس کی قرأت میں جلدی کرتے۔ تاکہ آپ اسے یاد کر لیں۔ تو پھر آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: **لَا تَنْفَعُكَ فِيهِ يَسْتَبْشِرُونَ بِمَا لَمْ يَحْضُرْ** اور رسول اللہ ﷺ ختم سورت کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ پر **يَسْمِعُ اللَّهُ لَهُمْ سُرَّتْ خَفِيَّتْ** نازل ہوئی۔

امام ابن جریر اور ابن مردیہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کے بارے میں اس کے بھول جانے کے خوف سے قطعاً کلمات اور سستی نہیں کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **لَا تَنْفَعُكَ فِيهِ يَسْتَبْشِرُونَ بِمَا لَمْ يَحْضُرْ** اور آپ کو پڑھنا

1۔ تفسیر طبری، ترمذی، ابن منذر، 29، 28، 29، 20، 21، 22 اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

2۔ صحیح بخاری، باب ما روی عنہ، 49، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۖ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۚ كَلَّا ۖ وَجُوعًا يَذُوقُونَ
فِي أَفْسَرَةٍ ۚ إِنَّ رَبَّنَا لَأَفْزَعٌ ۚ وَجُوعًا يَوْمَهِ بَايَرَةَ ۚ تَنْظُرُونَ
يُفْعَلُ بِهَا أَفْأَقْرَبُ ۚ

”یہ کہ تم لوگوں! بلا حقیقت یہ ہے کہ تم محبت کرتے ہو پہلے کی (آخرت) سے۔ اور بھوکہ کھا رہے تمہیں آخرت کے۔ کئی چیز اس کی روایت و تواتر ہو سکتی ہے۔ اور اپنے رب کے (خیر و برکت) کی طرف دیکھو یہ ہوں گے۔ اور کئی چیز اس دن دس ہوں گے۔ خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ تفرق و سلوک ہو گا۔“

امام محمد بن منصور رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ نے یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے: کَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ الْآخِرَةَ۔

امام محمد بن حمید نے بیان کیا ہے کہ حضرت ناسم رحمہ اللہ نے تَحِبُّونَ اور تَذَرُونَ دونوں کو تاء کے ساتھ پڑھا ہے۔ امام محمد بن سعید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اکثر لوگوں نے جلت کو پسند کیا ہے۔ ہوائے ان کے کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور کسی کو کھڑا رکھا۔

امام محمد بن احمد رحمہ اللہ نے زکاء الزہد میں کَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ کے تحت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ نے اپنی چمک اور متاعِ ان کے لیے ملکہ کی چیز کو دے اور آخرت ان کے غائب ہو گئی۔ اور میں اپنی ساتھ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَجُوعًا يَوْمَهِ بَايَرَةَ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسی دن کی پیر سے زمرہ و سام اور تواتر ہوں گے۔

ابو حاتم منذرہ آجری نے الشرح میں دلائل کے ساتھ اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان کیا ہے کہ اس دن کی چیز سے انتہائی متین ہوں گے۔ اِنِّیْ نَزَّہْتُ لَظَلَّ زَوْجُہَا یَاہُ واپنے خالق کا دیر انداز رہیں گے۔

ابو حاتم منذرہ آجری رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی سے اسی آیت کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو دیکھ کر کہنے لگے: اِنِّیْ نَزَّہْتُ لَظَلَّ زَوْجُہَا یَاہُ اور تواتر ہوں گے۔

امام ابن جریر الدمشقی رحمہ اللہ نے حاتم اور دلائل کے ساتھ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس دن کچھ چیز سے انتہائی مسرور اور خوش ہوں گے۔ (۱)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو سعید رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس دن کچھ چیز سے انتہائی مسرور ہوں گے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن زید رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تَالِیْہُ فُتُحٌ غامض اور صاف ہوتا ہے۔

اور الی تمہاں قزوین فرمایا: اللہ تعالیٰ کے چہرہ قدرت کی شرف و کمور ہے ہوں گے۔

ایمان مند، آج بھی، ہمارا لڑائی اور ہستی و جمیع اللہ نے حضرت عکرم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ "اس دن آسمان، جہم، جہم سے نفوس کے سبب کھلے ہوں گے اور دوزخ میں ہوں گے اور اللہ کی طرف پورے صبر و شہادت کے ساتھ ہوں گے۔"

[illegible]

امام محمد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ: **وَلَوْ فَازُوا بِهَذَا الْخَصْرِ لَفُتِحَ** کا تعلق ہے اس دن کچھ چہرے انتہائی سرور اور خوشیوں میں۔ مگر اور بنی غنیمہ نا اچلوں کے تحت فرمایا: تو اس نور کی طرف دیکھ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی آنکھوں میں عطا فرمایا کہ اگر جن دامن چوہے نے اور ہر وہ شخص اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: تمام حقوق خدا کی آنکھوں کا نور رکھا ہے اور وہ بنی غنیمہ کی آنکھوں کا نور اپنے بندوں میں سے کسی بندے کی روٹوں کی آنکھوں میں رکھا ہے اور پھر سونے سے ایک پردہ لٹا دیا جائے گا تاکہ ان کے ستر پردے میں تو وہ انسان سویرج کی طرف دیکھنے پر قادر ہو گا اور سورج کوئی کفر کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے اور کسی نور ٹرٹ کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ اور عرش اور ستر کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ حضرت عمرؓ مدظلہ اللہ علیہ نے فرمایا: دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی آنکھ میں کتنا نور عطا فرمایا ہے کہ وہ رب کریم کے چہرہ قدرت کا نور اور دیدار کرے گا۔

ایک مردو یہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ میں نے بعض چیز سے اپنے ہب کا زیارہ کر رہے ہوں گے۔ امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وہ اپنے رب کی طرف دیکھیں گے لیکن یہ دیر ہوا ایک سال بعد محمد اور بعض کسی معصی اور مغلوبہ صفت کے ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ، محمد بن حنفیہ، ترمذی، داؤد بن جریر، ابن مبارک، آئری کے الشریعہ میں داخلہ کے لئے امر یہ ہیں، عالم ابن مردودہ، مالک بن انس اور یحییٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنگ اہل جنت میں سے اپنی زوجہ اس کے لیے لے گا جو اپنے ہاتھ از رانِ نعشوں کو اٹھام اور اپنے بچے ہوئے چنگوں کی جانب ہزار برس کی مسافت سے دیکھے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ محترم اور مقرب ہو گا جو اس کے چہرہ قدرت کا منظر دیکھ کر سے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: **وَأُولَئِكَ يُؤْتُونَ مَهْرًا نَّكَاحًا** ﴿۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۳۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۴۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۵۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۶۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۷۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۸۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۹۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۰۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۱۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۲۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۳۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۴۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۵۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۶۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۷۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۸۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۴﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۵﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۶﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۷﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۸﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۱۹۹﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۰۰﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۰۱﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۰۲﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۰۳﴾ **وَأُولَئِكَ** ﴿۲۰۴

1. تفسير خيري، زكريا، ج 1، طبع 29، ص 228، دار إمام، بيروت، لبنان.

2. مغربی قریبی، کتاب التفسیر، طبع 5: 402 (3330) آباد، لہ پرف قریبی،

امام عبد الرحمن، امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی، دارقطنی نے اوروہ میں اور بیہقی، نسیم، ابنہ نے اواسما۔
 والصفات میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شیطان نے کیا ہم
 قیامت نے ابن اپنے رب کا دیدار نہیں لے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں سمجھتے کہ وہی شیطان جس کی جوش آتی ہے
 جس کے آگے جاتی ہے۔ ہونا انہوں نے عرض کی: شک نہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو آپ ﷺ سے فرمایا: اے شک تم قیامت کے دن
 پروردگار عالم کو اس طرح دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا اور کہے گا: جو کوئی کسی کی عبادت کرتا تھا تو اسے چاہیے
 کہ وہ اس کی اتباع کرے۔ پس جو سورج کی عبادت کرتے تھے وہ سورج کی اتباع کریں گے جو چاند کی پوجا کرتے تھے وہ
 چاند کے پیچھے ہو جائیں گے اور جو بتوں کی پوجا کرتے تھے وہ ان کے پیچھے ہو جائیں گے۔ پس یہ امت باقی رہ جائے گی اور اس
 میں منافقین بھی ہوں گے۔ سو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت کے سوا جسے وہ بھینچتے ہیں ایک دوسری صورت میں آئے گا
 اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ تو وہ نہیں سمجھیں گے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم ہی مسلمان ہیں۔ اور اس
 بنا پر آپ ﷺ نے فرمایا: پس جب ہمارا رب تشریف لائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں ان کے پاس
 آئے گا جسے وہ پہچانتے ہیں اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے تو ہمارا رب ہے۔ پس وہ اس کی اتباع کریں
 گے اور جنہم پر فیہر لکھی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلا میں ہوں گا جو اسے عبور کر دوں گا۔ اور اس
 دن اصل علیہم السلام یہ دعا کر رہے ہوں گے اللھم سلم سلم۔ (اسے اللہ اسلامتی کے ساتھ گزاروے صلہ حتی کے ساتھ گزارو
 دے) اور اس میں مسلمانوں کے کانٹوں کی طرح کٹڑے ہوں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی اس کی عظمت کی تقدیر کو نہیں
 جانتا۔ پس وہ لوگوں کو ان کے افعال کے سبب سمجھنے سے گی۔ ان میں سے کوئی اپنے عمل کے سبب ہلاک ہو جائے گا اور کوئی
 کٹڑے بکڑے ہو کر دوزخ میں گر جائے گا۔ پھر وہ نماز پائے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ
 کرنے سے تیار ہو جائے گا۔ اور جنہم سے اسے نکالنا چاہے گا جسے اس نے نکالنے کا ارادہ کیا۔ ان میں سے جرحۃ اللعۃ اللعۃ
 کی عبادت دیتے تھے۔ تو وہ ملائکہ کو حکم فرمائے گا کہ وہ انہیں نکال لائیں۔ پس وہ انہیں جہنم کے دروازوں کے نشان سے پہچان لیں گے
 اور وہ انہیں نکال لائیں گے۔ حالانکہ وہ جس جگہ ہوں گے، پھر ان پر پانی پڑ جائے گا اسے ماموعیا تو کہا جاتا ہے۔ پس وہ
 جہنم میں داخل صورت میں وہ ان کے سامنے کی طرح نکلیں گے۔ ایک آدمی باقی رہ جائے گا جو جنہم کی طرف اپنا رخ کیے ہوگا۔
 تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اس کی پونے مجھے تکلیف اور مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ میری اس کی حرارت نے مجھے بڑا دیا
 ہے۔ تو میرا چہرہ آگ سے پھیر دے۔ وہ مسلسل اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا رہے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں نے تجھے یہ عطا
 کر دیا تو تجھ سے کوئی اور سوال کرنے تجھے گا۔ تو وہ عرض کرے گا میری عزت کی قسم! میں اس کے سوا تجھ سے کوئی سوال نہیں
 کروں گا۔ چنانچہ اس کا چہرہ آگ سے پھیر دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے
 کے قریب کر دے۔ تو وہ کریم فرمائے گا کیا تو نے یہ یقین نہیں دیا تھا کہ تو اس کے سوا کچھ نہیں مانگے گا؟ اے ابن آدم!
 میری ہلاکت ہو۔ تو کتنا عہد توڑنے والا ہے۔ وہ مسلسل التجا کرتا رہے گا۔ پھر رب کریم فرمائے گا مجھے یقین ہے اگر میں نے

تیری یہ خواہش پر ہی تیری یہ توقع ہے اس کے سوا کوئی اور مانگنے کے لگے گا۔ تو کہنے کا یہی عزت کی قسم! میں اس کے سوا کوئی
سوا نہیں نہیں کروں گا۔ جس کا وہ تو ہے اس سے اس پر عہد دیتے کے لئے کہ وہ اس کے سوا کوئی سوا نہیں کرے گا۔ اور میری عزت
ہست کے روزانہ کے قریب ہو گا۔ اور جب تک وہ سب خیال کرے کہ وہ خدا کا مشن رہے گا اور جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ
خدا ہی ہے گا۔ اور میرے ہاتھ پر ہے۔ اب مجھے سب میں داخل کر دے۔ تو اب کر رہا ہے کہ تو نے یقین کیا ہے اور اب
تو اس کے سوا کوئی سوا نہیں کرے گا۔ اسے اتنا ہی میری بدست و تو کا خدا جو ہے، رہے۔ پھر وہ کہے گا۔ اے میرے
رب! تو مجھے اپنی مخلوق سے بدست اور شفیق بنا دے۔ اور مسکن و امن بخمار ہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان قدرت کے
مطابق سکرا دے گا۔ جس جب وہ سکرا کے کا تو ساتھ ہی اسے رات میں باغی ہوئے کی اجازت دے دے گا۔ جب وہ داخل
ہو جائے گا تو اسے کہا جائے گا کہ تو کسی خواہش کا اظہار کر۔ چنانچہ وہ دعا دیتی ہے کہ تو کوئی آرزو کر۔ وہ
پھر اپنی خواہش کا اظہار کرے گا تو یہ مسئلہ چلتا رہے گا یہاں تک کہ آرزو میں ختم ہو جائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے
لیے ہے اور اس کی خواہش اس کے ساتھ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ آدمی رات میں داخل ہوئے کئے اعتبار
سے اسی رات میں سے آخری ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے
ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس حدیث میں سے کوئی شے تبدیل نہیں کی یہاں تک کہ وہ اس قول تک پہنچ گئے "تھرا
لقد وبقیۃ مفعۃ" اس پر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "لقد
وآخرۃ مفعۃ" یہ شعر ہے۔ اسے اب اور اس کی مثل میں اور بھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تو یہ لفظ
کہے ہیں "وبقیۃ مفعۃ" (۱)

ماسود بن قیس رحمہ اللہ نے انروید میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ
ﷺ سے سوال کیا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے کیا قسم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے
فرمایا: کیا پوچھو؟ چاند کی دست چھیں؟ نہ دیکھیں؟ میں کوئی مشکل اور تکلیف پیش کرتی ہے جب کہ وہاں میں نہ وہ لوگوں
نے عرفی کی پیش یا رسول اللہ! میں نے پھر آپ کے فرمایا کہ تمہیں وہ پیر کے ذات سورج کو دیکھیں؟ میں کوئی مشکل پیش کرتی
ہے جب کہ وہاں میں نہ وہ لوگوں نے کیا قسم یا رسول اللہ! میں نے پھر آپ کے فرمایا کہ تمہیں اس ذات کی جس کے
دست قدرت میں میری جان ہے؟ چھیں؟ اپنے رب کو دیکھیں؟ میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ سو اللہ تعالیٰ ہند سے
طاعات فرمانے لگا اور فرمانے لگا کہ میرے بندے! کیا میں نے تجھے عزت و حرمان نہیں دیا؟ کیا میں نے تجھے سرداری نہیں
دی؟ کیا میں نے تجھے جزائیں بنایا؟ کیا میں نے تجھے لیے چھوڑے اور دونوں محض کچے اور کامیابی نے تجھے رکھیں اور
سرداری نہیں کر چھوڑا ہے؟ تو بندہ عرض کرے گا کہ اسے میرے رب! پھر فرمانے لگا آج کے دن میں تجھے بندہوں کا جیسے تو نے
مجھے بھلا دیا پھر وہ دوسرے سے حیات فرمائے گا اور اسے کہے گا کیا میں نے تجھے سرداری نہیں بنایا؟ کیا میں نے تجھے جزائیں بنایا؟

خیر پہلے یہ کہہ دیجئے کہ "توبہ" نہیں ہے، اگر توبہ اس کی ذات کو ہمارے لیے توہمات پہنچا کر ہے، پھر اعلیٰ قدر کے لیے توبہ کرنے کے لیے ہمارے لیے توبہ ہے۔ اس کے لیے توبہ ہے۔

اہم مقامی اور اہل حق تعالیٰ کے حضرت و امیر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے۔ وہ انھیں نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ انھوں نے غلط پڑا ہے۔ غرض یہ کہ اس حدیث کو مؤلف نے کیا قرار دیا ہے۔ اب کو یہ انھوں نے بھی تو مسلم شریف کے فیوض القرآن میں بیان کیا ہے۔ اس میں اس حدیث کو اس حدیث کی روایت میں چاہا کہ انھیں صحیح قرار دیا ہے۔ غرض یہ کہ انھوں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو اس حدیث میں لے کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ قرآن میں سے کوئی اپنے آپ کو اس حدیث سے روایت کرے۔ اور وہ کہے کہ اسے میرے ہاتھ سے لیا گیا تو انھیں غائب کر دیا۔ پھر کہا ہے کہ تو وہ عرض کرے گا کہ یہ قرآن میں صریح معصرت نہیں آیا۔ ہاں! تو انھیں قرآن میں لے کر لیا ہے۔ اب میری معصرت کے سبب ہی تو اس مقام تک پہنچا ہے۔ (۱۱)

امام وفاق شافعی رحمہ اللہ نے حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زہر قیومیت کے دن اللہ عزوجل کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تم ایلینہ الہدیہ کو چہرہ دیکھتے ہو یہ جس طرح تم سورج کو دیکھتے ہو جس طرح اس کے مائے باطن میں ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ انہی تعاقب نوکوں کے لیے عام غلّی فرمائے گا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے خاص غلّی فرمائے گا۔
امام احمد رحمہ اللہ بخاری، مسلم، دارقطنی، احمد اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت یحییٰ بن خلدی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پہنچ کر بحر حق موت کے دن اپنے رب کو یاد کرو گئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا صاف دن میں دوپہر کے وقت صبح دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟ اس دن ہونا نہ ہو؟ ہم نے عرض کی: نہیں یا رسول اللہ! انتہی نہ ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسی صاف لینہ ولیدہ میں جانور دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جس میں ہالہ نہ ہوں۔ تو ہم نے عرض کی: نہیں یا رسول اللہ! نہ ہوتی۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے یادگار میں تمہیں مشکل پیش نہیں آئے گی۔ جیسا کہ ان دو میں سے کسی کو دیکھنے میں کوئی مشکل لاحق نہیں ہوتی۔ (12)

امام عبد بن حمید، دارقطنی اور ابن مردودیه رحمہ اللہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ترم استخوان کو ایک مرد میں جمع فرمائے گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے درمیان تفریق ڈالنے کا ارادہ فرمائے گا تو وہ ہر قوم کے لیے اس شے کا نمونہ بنائے گا جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ لہذا وہ لوگ اپنی بات کر رہے تھے یہود کہ وہ انیس کا جسم میں بھینک دیں گے۔ مجاہد اور اب ہمدانی طرفہ متوجہ ہو گا اور اس وقت ہم ایک بلند جگہ پر ہوں گے اور فرمائے گا: تم کون ہو؟ سب جواب عرض کریں گے: ہم مسلمان ہیں۔ مجاہد فرمائے گا:

کے سرداروں کے ساتھ گھبراہٹا گیا ہے۔ چونکہ وہاں سے سرسبز چاندروں سے لڑیں گے گئے ہیں۔ اور وہ چاندروں کی کریموں کے ساتھ
 گئے ہوئے ہیں۔ پھر وہ حکمران کے اسدین کو اپنے گواہ و دآ جانیں گے اور گفتگوں تک متک کے ٹیلوں میں بعض
 ہوں گے۔ اور سونے پر نڈی کے نقش پینے کو سونے گئے۔ ان کے پتے سے چشم و جمل سے ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ اس
 اور تک پہنچیں گے۔ جب وہاں تک پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر یکہ ہوا جسے کائنات سے نبرد کہا جاتا
 ہے۔ اور ان کے مہربانوں اور کچھ ان میں مشید کستوری کے جھٹکے پھوٹ پڑیں گے۔ وہ اس دن بزم دیوں گے۔ اور انہیں برسی
 فی مرتبے بہت قد دیوں گے۔ اور ان میں سے کثیر تعداد کو چٹکوں اور جھٹکوں پر بھنایا جائے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اس دی
 کی صورت پر جس ان اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا فرمایا تھا۔ پھر رب و حضرت روضان کو جائیں گے۔ یہ جنت کے قازین ہے۔ اللہ
 تعالیٰ فرماتے ہیں: روضان امیر رے میرے بندوں میرے ملاقاتیوں کے ہر مہمان سے واجب اتحاد۔ پس جوئی
 دیوں میں سے قباب اٹھیا جوئے گا اور وہ اس کے حسن مطلق کی چٹک اور اس کے نور کو دیکھیں گے۔ تو وہ اس کے لیے جہدے میں
 گر جائیں گے۔ تو رب کریم تو اس کے ساتھ انیس نادرے گا۔ اپنے سرداروں کو اٹھا لے گا کیونکہ عبادت دنیا میں تھی۔ اور آج تم دار
 و بھرا دیں۔ تم جو چاہو مجھ سے مانگو۔ میں تمہارا اور رب ہوں جس نے تمہارے ساتھ اپنے وعدے کو کھلایا اور میں نے
 تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل فرمادی اور یہ میری عزت و کرامت کا کل ہے۔ پس تم مجھ سے مانگو جو تم پر ہو۔ تو وہ عرض کریں گے:
 اے ہمارے رب! کوئی وہ بھلائی ہے جو تو نے ہمارے برے کرتوتوں کی۔ کیا تو وہی نہیں ہے جس نے حکمت الموت کی حالت
 میں ہماری مدد فرمائی اور قبروں کی تاریکیوں میں ہم سے دشت کو اور فرمایا۔ اور صور میں پھونکنے والے کے وقت ہمیں خوف
 اور تھراہٹ سے محفوظ رکھا۔ ہون رکھا؟ کیا تو نے ہماری لغزشوں کو کم نہیں کر دیا۔ ہمارے قبیح اور برے فعلوں کو حجاب دیا۔ ہمیں
 جہنم کے آگے پر طاقت نہ رکھ؟ کیا تو وہی نہیں جس نے ہمیں اپنے جوار میں قریب کیا ہے اور اپنی مخلوق لذت سے ہماری
 کانوں کو لطف اندوز کیا ہے اور اپنی نورانی تجلیات سے ہمیں سعادت مند و زکین ہے؟ پس کون سی بھلائی ہے جو تو نے ہمارے
 ساتھ نہیں کی؟ پس رب کریم لوٹ جائے گا اور پھر ہمیں اپنی آماج قدرت سے نادرے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا اور رب
 ہوں۔ میں نے تمہارے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے۔ پس تم مجھ سے مانگو۔ تو وہ عرض
 کریں گے ہم تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتے ہیں۔ تو رب کریم فرمائے گا: میری رضا تمہیں حاصل ہے۔ میں نے تمہاری
 لغزشوں اور غلطیوں کو کم کر دیا ہے تمہارے قبیح اور برے پردوں کو دھوا دیا ہے، تمہیں اپنے جوار میں قریب کیا ہے۔ اور اپنی لذت بھری
 غنیمت تمہیں سنائی ہے۔ اور تمہارے سے اپنی نورانی تجلیات کو ظاہر کیا ہے۔ پس یہ میری عزت و کرامت کا کل ہے۔ تم مجھ
 سے مانگو۔ میں وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے مسائل ختم ہو جائیں گے۔ پھر رب کریم فرمائے گا
 تم مجھ سے سوال کرو۔ چنانچہ وہ اس سے سوال کرتے رہیں گے یہی تک کہ ان کی رغبت ختم ہو جائے گی۔ پھر رب کریم اور شاد
 فرمائے گا: تم مجھ سے سوال کرو۔ تو وہ عرض کریں گے: ہم اپنے رب سے راضی ہیں اور اپنے آپ کو اس کے پرہیز کرتے ہیں۔
 پس وہ انکس اپنے مزید فضل و کرامت میں سے اور زیادہ عطا فرمائے گا اور ہمارے کی نعمتوں میں ایسا اللہ فرمائے گا جنہیں نہ

کھنکی آکھنے دیکھا نہ اس کے بارے کی کتاب نے عداوت نہ کسی فرائض کے نہ میں اس کا تصور تک کیا اور اس طرح دو گنا۔ یہاں تک کہ ان کے متعلق ہونے کی مقدار جس تک ہوگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مال باپ آپ پر، ان لوگوں کے متعلق رہنے کی مقدار کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بندہ سے دوسرے بندہ تک کی مقدار فرماؤ، اور سب کا عرض ملے گا اور ان کے ساتھ مالک اور غائب، انہی دونوں کے بھائیوں کے کیسوں کو دھارت دے دینی جائے گی اور وہ اپنے محلات کی طرف لوٹ جائیں گے اور وہیں مزدور کے اور انھوں میں ہوں گے اور جس کے دن تک ان کا کھنکی نے کی طرف بھی اس سے زیادہ شوق نہیں ہوگا کہ وہ اپنے رب کی طرف دیکھیں گے اور وہ انہیں اپنے مزید فضل و کرامت سے نوازے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ:

کہ اور اس کے درمیان کوئی نہیں ہوگا۔ (۱)

امام عبداللہ بن احمد نے زوائد السنہ میں اور حاکم ومہمما اللہ نے حضرت نعیم بن عامر رحمہ اللہ سے روایت کی کہ ایک آدمی کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلا۔ اور ایک ساتھی شے بیٹھ، بن عامر کہہ چکا ہے وہ بھی ساتھ تھا۔ نعیم کا بیان ہے میں اپنے ساتھی کے ہمراہ نکلا۔ یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت حاضر ہوئے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے کے لیے کھڑے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اسناد میں چار دن سے تم نے اپنی آواز کو چھپائے ہوئے ہوں۔ یقیناً آج میں تمہیں سناؤں گا۔ سنو! کیا کوئی ایسا آدمی ہے جسے اس کی قوم نے بھیجا ہو؟ تو لوگوں نے کہا: آپ ہوتے لیے وہ عمل طور پر جان لیجئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔ شاید اسے اپنے ال کی بات یا اپنے ساتھی کی بات مائل کر رہا ہے۔ پھر گراں اسے مائل کر رہی ہے۔ خبردار سنو! مجھ سے پوچھا جائے گا: کیا میں نے پیغام حق پہنچا دیا ہے، خبردار! سنو! تم زندہ رہو گے۔ خبردار! تم جیل خانہ خبردار! بیچہ جاؤ! راوی کا بیان ہے کہ لوگ بیٹھ گئے اور میں اور میرا ساتھی کھڑے رہے۔ یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھلب و کھمر سے ہمارے لیے غار سے آئے گئے۔ تو ہم نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کے پاس غریب میں سے کوئی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ کی قسم اور ساتھ ہی سرسار کہ ملا اور جان لیا کہ میں ایک نو جوان ہوں۔ پھر فرمایا: میرے رب نے پانچ ٹھوب کی پوچھ کر پانچ لیے خد میں کیا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ہوا کوئی ٹھوب نہ دے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔ میں نے عرض کی کہ وہ کیوں کرتا؟ آپ نے فرمایا: موت کا علم، یقیناً وہ بہانا ہے کہ تم میں سے کسی کی موت کب آئے گی اور تم اسے نہیں جانتے۔ اور اس کا علم رکھتا ہے جو کچھ کل ہوگا اور جو آنے والے کل کھائے گا۔ لیکن تو اسے نہیں جانتا ہے۔ ہارن کے دن کا علم، ہارن تم پر جھانکنے لگتے ہیں جب تم خوفزدہ ہو کر یا اس اور داسید آجواتے ہو۔ پس دو اپنی شان کے مطابق منظر لانے لگتا ہے۔ یقیناً وہ جانتا ہے کہ تم ہارے ہو کوئی اس کے قریب ہے۔ نعیم نے کہا: میں نے کہا: ہم ہرگز رب سے امید نہیں ہوں گے کہ وہ خیر اور کام قیامت نے علم پر مستراح ہے۔ میں نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم وہ جانتے ہیں جو کچھ لوگ جانتے ہیں اور جو کچھ نہ دیکھتے ہیں۔

سبب تک ہم ایسے قبائل میں رہتے ہیں جن میں سے کوئی آدمی ہماری تقدیر میں نہیں کرے گا یعنی قبیلہ مذبح سے جو کہ ہمارے قریبی ہیں۔ اور ختم سے جو کہ ہمارے دوست ہیں اور ہمارا وہ خاندان جس سے ہم خود متعلق ہیں۔ آپ شیخ فرماتے فرمایا: تم ظہیر سے دو تے ہیں تم ظہیر سے رہے پھر تمہارا وہی خوت ہو جائے گا۔ پھر تم زندہ جاؤ گی اور تم کے جتنا باقی رہے۔ اور حیرے اس کی قسم ہر ایک چیز بھیجی جائے گی جو کہ اس (زمین) کی پشت پر کوئی ہے جس جھوڑے کی ٹکڑی ہو وہ جانے گی اور وہ خاکہ جو حیرے رب کے ساتھ ہیں۔ پس تیرا رب شیروں میں پھر لگائے گا اور شہر اپنے ہا سبوں سے خالی ہو جائیں گے (یعنی وہ سب مر جائیں گے) پھر تیرا رب عرضی کے پاس سے بارش برسانے والا بادل بھیجے گا۔ اور حیرے اللہ کی قسم وہ اس کی پشت پر نہ کوئی ستولی کا ٹکڑا جھوڑے کی اور نہ کسی میت کا دفن کر دینا اس سے شش ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ اسے سر کی جانب سے اٹھائے گی اور وہ سیدھا جیٹ جائے گا۔ تیرا رب تجھے گا: کیا حال ہے، کتنی دیر تک اس حال میں رہا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! کل، آج (یعنی دو دن) زندگی کے ساتھ اپنے ساتھ بھی لگاؤ کی وجہ سے وہ گمان کرے گا کہ اس کا اپنے الہ کے ساتھ زمانہ قریب ہی رہا ہے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ دو مہینے یہے جمع کر لے گا حالانکہ ہوائیں ابلانیں اور درندے وغیرہ نہیں بچا دیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اس قسم کی مثال سے آگاہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ ہے۔ تو اس پر حیرا اور وہ پرانی فاسد خراب ہو چکی تھی تو نے کہا: یہ کبھی زندہ (قابل کاشت) نہیں ہوگی۔ پھر تیرے رب نے اس پر بارش برسانی اور چند دنوں سے تو قلعہ کیا اور پھر وہاں گیا تو دیکھا وہ ایک چھوٹی مہری ہوئی ہے۔ اور حیرے اللہ کی قسم وہ بالیقین زیادہ قدرت رکھتا ہے کہ وہ انہیں پانی سے جمع کر لے اور انہیں زمین کی نباتات سے بھی جمع کر لے کی قدرت رکھتا ہے۔ سو وہ قبروں سے ٹھٹھکیں گے یا اپنے گرنے کی جگہوں سے پس وہ اس کی طرف دیکھیں گے اور وہ ان کی طرف دیکھیں گے۔ اللہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہو سکتا حالانکہ ہم زمین کو بھرے ہوئے ہوں گے اور وہ ایک شخص ہے۔ وہ ہماری طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کی مثال سے تجھے آگاہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سورج اور چاند ہیں۔ یہ اس کی ایک چھوٹی سی علامت اور نشان ہے۔ تم ان دونوں کو دیکھتے ہو۔ اور اس کی ایک ساعت میں وہ دونوں تمہیں دیکھتے ہیں۔ اور تم انہیں دیکھتے ہو حالانکہ ان کی رویت میں تمہیں کوئی دشواری اور مشقت نہیں ہوتی۔ اور حیرے اللہ کی قسم ایسی بات وہ اس پر زیادہ قدرت رکھتا ہے کہ وہ تمہیں دیکھے اور تم اسے نہ دیکھو۔ یا تم ان دونوں کو دیکھتے ہو اور وہ تمہیں دیکھتے ہیں۔ اور ان کی رویت میں تمہیں کوئی مشکل نہیں آتی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ یہ کیسے ہو سکتا حالانکہ ہم زمین کو بھرے ہوئے ہوں گے اور وہ ایک شخص ہے۔ وہ ہماری طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: تم ظاہر اس پر خوش کیجے جاؤ گے پھر تمہارے بیٹے اس کے سامنے ہوں گے۔ تم میں سے کوئی بھی اس پر چلی اور چپا ہو انہیں ہوگا پس تیرا رب اپنے دست قدرت میں پانی کا ایک چلو اٹھائے گا اور وہ تمہارے سامنے جبرک دے گا اور حیرے اللہ کی قسم اس کا کوئی نظردہ کسی چیز سے بظاہر نہیں جائے گا۔ پس رہا مسلمان! تو وہ اس کے چہرے کو مضبوط اور منہ پر لے گا اور وہ کافر کی ناک پر لگے گا اور اسے سیاہ کرنے کی طرح کر دے گا۔ خیر دار سنو! پھر تمہارے نبی کریم ﷺ دایس پھر میں گے اور ان کے نشانات قدم پر صاف ہیں بھی

ہے اور جاہلیت میں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریش کی جماعت میں سے آپ آدمی نے کہا ہے جنم خدا صیہام پہ
 صلیب جنم میں ہے۔ اس نے کہا: جو کچھ آپ یہ میرے باپ کے بارے عام لوگوں کے سامنے بات کی دوہینے اور چہرے
 نے درمیان میں۔ اور میں نے یہ یاد دلایا کہ میں یہ کہوں اور آپ کا باپ کہاں ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ پھر میں نے کہا: یا
 رسول اللہ! میں نے آپ کے اہل جان میں آپ نے فرمایا اور میرے اہل اللہ تعالیٰ کی جہاد، وہ ہم کی قسم تو مہربان و
 قریشی مسلمان کی قبر سے جس پر آپ نواسے کیا تھے محمد بن عبدالمطلب نے نبی کی طرف بھیجا ہے کہ جو برائیاں تو کر رہے ہیں ان کے
 خوش میں تھے جنار و جہاد کو تجھے اپنے چہرے اور اپنے پیٹ کے اسی تحسنت کر جنم میں بھیج دیا جائے گا۔ میں نے کہا
 یا رسول اللہ! اسٹیج قریش کے مانگو کیا کیا؟ انہوں نے ایہ عمل کیا جس کے سوا اور یہ اچھا نہیں کر سکتے تھے۔ حالانکہ وہ یہ تمنا
 کرتے تھے کہ وہ مسلمان ہیں۔ آپ نے فرمایا: ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر سات استوں کے آخر میں ایک نبی
 بھیجا۔ جس نے اس کے نبی کی نافرمانی کی دو ضابطوں اور مگر انہوں میں سے ہوگا اور جس نے اس کے نبی کی اطاعت و
 نافرمانی کی دو جاہلیت پسنے والوں میں سے ہوا۔ (۱)

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا
 رسول اللہ! اسٹیج کیا نام تمام آپ نے سب کو قیامت کے دن مجھ و علیہ و بیکھیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے
 عرض کی: اس کی عاصمت اور دلیل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تم تمام کے تمام چودھویں رات کو چھ دن علیہ و علیہ نہیں
 دیکھتے؟ میں نے عرض کی: ہاں کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ اس سے عظیم تر ہے۔ (2)
 امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے: جو سب سے اول اللہ تبارک و تعالیٰ کا دیدار
 کرے گا وہ نہ ہلا نہ بچے گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابوہریرہ رحمہما اللہ نے حضرت موسیٰ بن صخر بن صباح رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب
 قیامت کا دن ہوگا تو اہل روایت کو اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تین قسموں میں کھڑے ہوں
 گے۔ پھر صنف اول سے ایک آدمی لایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تو نے کس لیے ملن کیا ہے؟ تو وہ
 عرض کرے گا: اب میرے پاس چودھویں رات کے دنے، اس کے درخت، اس کے پھل، اس کی نہر اور جو یہ اور اس کی دیگر
 نعمتیں تخلیق فرمائیں اور میں میری اطاعت کرنے والوں کو اس میں شمار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں بھی اپنی راتوں کو جاگا اور اسی
 شوق میں اپنے دن کو گھٹی بن جا رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے! تو نے جسے ملے عمل کیا ہے سو تو اس میں داخل ہو
 جا اور میرے فضل میں۔ سو جو تجھ پر ہوا وہ ہے کہ میں نے تجھے آتش جنم سے آزاد کر دیا۔ پس وہ اور اس کے ساتھی سب
 جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر دوسرے گروہ سے ایک آدمی لایا جائے گا کہ رب کریم اس سے پوچھے گا: میرے بندے! تو

۱۔ مستدرک حاکم کتاب ۵، جلد ۴ صفحہ ۸۶۵ (۸۶۵۳) اور مکتبہ العصریہ

۲۔ سنن ابوداؤد جلد ۱، صفحہ ۳۷۵، کتاب النبی و آلہ

مناجھ چانا اور مردود ہو گیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے خود راہِ حق کا کرنا۔ یعنی وہ غور اور حکیم کرتا ہے۔

امام عبد بن مسعود، عبد بن مسعود بنی مہاجر، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے قول باری تعالیٰ اُولٰٓئِكَ لَاؤُمِرُوْا بِكَ بِرَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ پوچھا: کیا یہ کلمات رسول اللہ ﷺ نے ابو جہل کو اپنی جانب سے کہے تھے یا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا تھا؟ تو آپ نے جواب فرمایا: بلکہ آپ ﷺ نے پہلے یہ کلمات اپنی جانب سے اسے کہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمائے۔ (1)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اَنْ يُّنْزَلَ سُبْحٰی کا معنی ہے کما سے مکمل چھوڑ دیا جائے گا (یعنی اس پر کوئی مگر اپنی اور پابندی نہیں ہوگی) (2)

امام عبد بن مسعود اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عباد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اسے باطل چھوڑ دیا جائے گا اسے کوئی حکم دیا جائے گا اور اسات مع کما سے گئے۔

امام عبد بن مسعود، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اسے مکمل چھوڑ دیا جائے گا اور آپ نے اَلَيْسَ ذٰلِكَ جَدًّا يٰٓاَنۡ يُّنۡزِلُ النُّوۡلُ کے ضمن میں کہا کہ ہمیں یہ بتا دیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب یہ آیت پڑھتے تو یہ کہا کرتے تھے۔ سبحانہ و تعالیٰ (ہاں کیوں نہیں دو مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت دکھائے اس کی ذات پاک ہے) (3)

امام عبد بن مسعود اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے العاصمہ میں حضرت صالح بن عقیل رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب یہ آیت پڑھتے تھے تو فرماتے "سُبْحَانَ ذِیِّكَ وَتَعَالٰی"۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو جریر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ آیت پڑھی اَلَيْسَ ذٰلِكَ جَدًّا يٰٓاَنۡ يُّنۡزِلُ النُّوۡلُ تو فرمایا "سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَتَعَالٰی"۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے گرجے کے بعد نماز پڑھی۔ تو آپ اکثر اَلَيْسَ ذٰلِكَ جَدًّا يٰٓاَنۡ يُّنۡزِلُ النُّوۡلُ کی قرأت کرتے۔ اور جب آپ یہ پڑھتے اَلَيْسَ ذٰلِكَ جَدًّا يٰٓاَنۡ يُّنۡزِلُ النُّوۡلُ تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: "بَلٰی وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ" (ہاں اور میں اس پر شہادت دینے والوں میں سے ہوں)

امام عبد بن مسعود اور ابو داؤد رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کوئی

1۔ تفسیر حمزہ شبراخت، جلد 29، صفحہ 338، الامام احمد، طبع مصری، جلد 2۔ اپن

3۔ تفسیر ابن ابی حاتم، جلد 3، صفحہ 371-372 (3415-18)، اور کتاب المعجم، جلد 3

میں نے فرمایا: جنت کے شوق نے تمہارے ساتھی کی جگہ نکال لی۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **قُلْ اَنْتَ عَلٰی الْاَنْفِطٰرِ جَبَلٌ مِّنَ الْجَدِّ** آخر تک پڑھی۔ یہ ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں دو اونچے پہاڑوں پر جمع نہیں دیکھتے اور میں دو اونچا ہوں جو ہم نہیں مانتے۔ ان نے یہ کہا: ہمارے لیے لازم ہے کہ وہ چرچا ہے۔ اس میں چار فقہوں کی متعدد دیکھی گئی ہیں جو ہم نہیں مانتے۔ ان کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی پیشانی سجھ رہا ہے۔ کچھ ہوئے ہیں۔ قسم بخدا! اگر تم وہ جانا لیتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً تم تمہارا جنت اور زیادہ دوتے۔ اور یہی تمہارے پرانی گودوں سے اٹھ کر اندر دوتے۔ اور یقیناً تم پہاڑوں کی جانب بناو لینے کے لیے نکل جاتے۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے لکھ کر دیت کے تحت فرمایا کہ ہر انسان چرمانے میں ایک ایسا وقت آیا ہے جب کہ یہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔ فرمایا: انسان کو یہاں بنایا گیا کیا۔ اور اس انسان کے سوا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے مخلوق کے بارے میں معلوم نہیں جس کی تخلیق اس کے بعد ہو۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کو کہہ کر وہ آیت پڑھتے ہوئے سنا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش یہ مکمل ہوتی۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے کسی آدمی کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا: **قُلْ اَنْتَ عَلٰی الْاَنْفِطٰرِ جَبَلٌ مِّنَ الْجَدِّ** ... الباقیہ "تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کاش یہ مکمل ہوتی۔ پھر آپ کو اس قول کے بارے میں جواب کیا کہ تم آپ نے زمین سے ایک ٹکڑی اٹھائی اور فرمایا: اے کاش! اس کی شکل دے۔ (2)

امام عبد بن مبارک رحمہ اللہ نے ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مخلوق میں سے سب سے آخر آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **الْاَنْفِطٰرِ** سے مراد ہر انسان ہے۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمر رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے: بلاشبہ زمانے میں سے ایک ایسا وقت تھا جس کا اور ایک نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **قُلْ اَنْتَ عَلٰی الْاَنْفِطٰرِ جَبَلٌ مِّنَ الْجَدِّ** کہ میں نے پہاڑوں کو کہا: قسم بخدا! وہ نہیں جانتا کہ اس پر کتنا وقت گزرا یہاں تک کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تخلیق فرمایا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہی مذکورہ آیت

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 1، ص 554 (3083) دارالکتب العلمیہ بیروت۔

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب التفسیر، جلد 7، ص 1107 (34556) دارالکتب العلمیہ بیروت۔

3۔ تفسیر عبد البر، ج 2، ص 373 (3420) دارالکتب العلمیہ بیروت۔

بھی اور فرمایا: "میرے چہرہ اور کلاہ اتنی ہی ملائی کہ تم اتنے ہی انسان کو بھی دیکھو، بایا اور اسے زندگی اور موت عطا فرمائی۔
 امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے
 فرمایا: جب تم نماز سے پاس ہوئی حدیث لائیں گے تو سنا لیں اس کی تصدیق جب اسے سمجھ لیں گے۔ بے شک وہ تم سے
 چلے گا۔ ان تک نہ لکھو، تو پھر یہ سنو: "یہ وہ ہے جس نے ایک سال (بہار، دو سال) کی صورت میں رہنا ہے۔ یہ وہ ہے جس نے
 ایک سال (بہار، دو سال) کی حالت میں رہنا ہے۔ پھر جب اسے تعان ان لوگوں نے فرمائی کہ وہ وہ ہے، تو ایک فرشتہ
 اس کے پاس آتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر نئے و نئے نعمتیں فرماتا ہے۔ تو لکھو وہ عرض کرتا ہے: میں کیا لکھوں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے: اس کا حق عوامی معبود اور میں کا کہہ دینا یا نہ کہہ دینا لکھو۔ اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی موت کتنی ہوگی؟ اس کی
 موت کب آئے گی۔ جس اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کوئی فراموش ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ
 نصیحت فرمائی: "إِنَّ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ لَعْنَةٍ أَفْشَا مِنْ لَعْنَةِ الْبَيْتِ"۔ پھر آپ نے فرمایا: "أَفْشَا مِنْ لَعْنَةِ الْبَيْتِ"۔

امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس حدیث میں "لَعْنَةُ الْبَيْتِ" کے معنی بیان کیے ہیں کہ لَعْنَةُ الْبَيْتِ مراد میں ہیں۔
 امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد مراد میں ہیں۔
 معنی ہے مراد اور عورت کے پانی کا پانی، لَعْنَةُ الْبَيْتِ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول روایت کیا ہے کہ اس سے مراد مراد اور عورت کے
 پانی کا لکھنا اور ایک دوسرے کے ساتھ اس کو ملا اور ملا کر ملا ہے۔

امام طبری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت زید بن ارقم نے آپ سے کہا مجھے
 میں لَعْنَةُ الْبَيْتِ کا معنی بتائیے تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد مراد اور عورت کے پانی کا ملا ہے؟ آپ کہہ دو کہ میں واقع ہو۔
 تو زید نے عرض کیا: معنی عربوں میں معروف ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے ابو ذریب کو نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

كَأَنَّ الْمَرْءَ وَالْمَرْءَ بَيْنَهُمَا جَلَسَ الْفُضْلُ خَالَطَهُ مُنْبَغِخٌ

"گویا کبوتر اور مرغ کے درمیان کھانا (خون) ہے (کھانا)۔"

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آدمی کا پانی عورت کے پانی کے ساتھ ملاو
 و باعث خلقت ہو گیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب مراد مراد مراد کا پانی ایک دوسرے
 کے ساتھ ملاو جائے تو وہی لَعْنَةُ الْبَيْتِ ہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ: جب پانی اور خون مل جائیں
 تو وہ لَعْنَةُ الْبَيْتِ ہے۔ پھر حالت اور پھر ملنے کی بنا ہے۔ (۱)

عبداللہ حمید اور ابن منذر نے اس آیت کے ضمن میں حضرت مسیح رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اے نبی سے
 بیجا کیا گیا ہے جسے خون کے گھر کو ملایا گیا۔ اور وہ خونِ انور میں غرق ہے۔ جب غارتِ کامل ہو جاتی ہے تو زمین ختم ہو جاتی ہے۔
 اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان غنی
 سے مختلف دفعوں (۱۲) مختلف دفعوں سے

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مرد کے تھکے، گھٹے، غیہ اور سرخ اور حرارت کے نکلنے کا رنگ بڑا اور سرخ ہے۔

امام ابن ابی حاتم دمرائے نہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ افسوس ہے جو پیشاب کے فوراً بعد خارج ہوتا ہے۔ جیسا کہ کمان کی جانت کاٹھا، لیر و بورا کی سے عجز پیدا ہوتا ہے۔

نام ابن منذر نے حضرت زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ اٹھنا چاہتے مراد رکھنا ہیں، ولفظ میں ہوتی ہیں۔

اما سفر مالدار حرمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ اس سے مراد مخلوق کے رنج ہیں۔

امام مہدین علیہ السلام نے حضرت قیام الدین علیہ السلام سے یہ تعمیر نقل کی ہے: "فَإِنَّمَا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُفُوسٍ مُنْفَعَةٍ" (انسان کو مختلف مراحل میں پیدا فرمایا۔ ایک مرحلہ میں یہ نطفہ تھا، ایک میں علوہ، ایک میں سفوفہ اور ایک مرحلہ میں مظہر (پہیلیں) تھا۔ "فَمِنْ كُنُوزِ الْعِظَمِ لَحْمًا" بھرا ہونے پر گوشت چمکیا۔ جب گوشت ختم ہو گیا تو وہ زیادہ قوت والا ہو جاتا ہے۔ "ثُمَّ أَتَيْنَاهُ خُلُقًا آخَرَ" فرمایا اس کے لیے بل، اگاسے۔ "فَبَدَأَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ" پس اللہ تعالیٰ نے اسے ان چیزوں سے باخبر کیا جو اس نے اس کے لیے پیدا فرمائیں۔ اور جو کچھ اس کے مابین تھا اس سے بھی باخبر کیا کہ وہ اس کے ذریعہ آزمائے گا۔ تاکہ وہ جان سکے۔ کس طرح اس نے اس کا شکر ادا کیا اور اس کے حق کی کس طرح معرفت حاصل کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے وہ سب کچھ بیان فرمادو جو اس نے اس کے لیے عطا فرمادے یا وہ جو اس پر حرام قرار دیا۔ پھر فرمایا: "وَإِنَّمَا تَنِيخُوا لِنُفُوسِكُمْ" (الذبح: 3) بے شک تم نے دکھایا ہے اسے اور راستہ اب ہے جو تمہارے حق کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے تھا (الذبح: 3) اور جسے تو ان کی ناشکری کرے۔

اہم ابن عربیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آفتابِ کمال کا مفہوم یہ ہے کہ
 بڑا ہلکا، بڑا اور رنگیں مرد سے جوئی ہیں اور گوشت، خون اور بالی صورت سے ہوتے ہیں۔

امام ابو النبیخ رحمہ اللہ نے العظیم میں حضرت مکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے تحت یہ قیاس بیان کیا ہے کہ ما فسخ، ہڈی اور مٹھے مرد سے دو گوشت اور مال عورت (کے بالی) سے نفع ہے۔

امام عبید بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ الشیخین سے مراد جابر ہے۔
امام عبید بن حمید، لیکن جابر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ الشیخین سے مراد

اَلْكَوَابِ كَانَتْ قَوَامِيرًا ۝ قَوَامِيرًا مِّنْ فِصَّةٍ قَدْ رَوَّاهَا ثَقْلِيْرًا ۝
وَيَنْقُوتُ فِيْهَا كَنَسًا ۚ كَانَ مِزَاجُهَا رَازِحِيْلًا ۚ غِيْثًا فِيْهَا تُسْقٰى
سَلْسِيْلًا ۚ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانِ مُتَعَلِّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاٰ اٰيٰتَهُمْ حَسِبَتْهُمُ
لُؤْلُوْا مُمْتُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاٰ اٰيٰتَ نَّعِيْمًا وَ مُلْكًا كَثِيْرًا ۝
عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُدُسٌ خُضْرًا وَاِسْتَبْرَقٌ ۚ وَحُلُوْا اَسَاوِرَ مِّنْ فِصَّةٍ وَ
سَقَبَهُمْ رَاقِبُهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُم جَزَاءً وَّ كَانَ
سَعْيُكُمْ مُّقْشُوْرًا ۝ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلٰيكَ الْقُرْاٰنَ تَنْوِيْلًا ۝

”اور وہ کہنا چاہتے ہیں اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور یتیم کی (کو) اور کہتے ہیں (جہم جہمیں کھلاتے ہیں اللہ کی رضا کے لیے جہم نہ سے کسی ازار کے خواہش میں اور نہ فکر یہ ہے۔ ہم ڈرتے ہیں اپنے رب سے اس دن کے لیے جو بڑا ترش (اور سخت ہے۔ جس پہنچے گا انہیں اللہ تعالیٰ اس دن کے شر سے۔ اور بخش دے گا انہیں پیروں کی ناز کی اور دونوں کا سر اور۔ اور حرمت فرمائے گا انہیں مہر کے برے جنت اور ریش لباس۔ وہاں پلنگوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ نظر آئے گی انہیں وہاں سورج کی تیش اور نہ قرین۔ اور قریب ہوں گے ان سے اس کے درختوں کے سرے اور وہاں۔ کہ چھہ جھنجھٹے لگے تنگ رہے ہوں گے۔ اور گردن میں ہوں گے ان کے سامنے چاند کے کھرواف اور شیشہ کے چنگ اور کاس۔ (اور) شیشے بھی وہ جو چاند کی قہم کے ہوں گے، ماقبوں نے انہیں پروردگار سے بھرا ہوا گدا اور انہیں بلائے جائیں گے وہاں (میں شراب کے) جام جس میں رنجھیل کی آمیزش ہوئی۔ (یہ رنجھیل) جنت میں ایک چشمہ ہے جس کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور پھر لگاتے رہیں گے ان کی خدمت میں ایسے پیچ جو ایک ہی حالت پر رہیں گے۔ جب تو انہیں دیکھتے تو یوں سمجھے گویا یہ موتی ہیں جو ٹکڑے ہوئے ہیں۔ اور جہم بھی تم وہاں دیکھو جسے تمہیں نعمتیں ہی نعمتیں اور وسیع ملک نظر آئے گی۔ ان کے اوپر ہاس ہوا کا پارلیک ہزر شمشاد (جنا ہوا) اور اٹھس کا اور انہیں چاند کی کمرنگ پہنائے جائیں گے اور بلائے گا انہیں ان کا پروردگار نہایت پاکیزہ شراب۔ (انہیں) کہا جائے گا (یہ تمہارا صلہ ہے اور (سبارک ہو) تمہاری کوششیں متوکل ہو کر۔ ہم نے ہی (اسے حبیب) آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے کھجور، زلی کیا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن ابیہ، ابن جریر، ابن منذر اور ترمذی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت امام دین محمد بن عبد اللہ سے اس طرح قصہ بیان کیا ہے اَوْ يَلْبَسُوْنَ الْفُلَاحَ عَلٰی سَعْيِهِمْ اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کماؤ کھاتے ہیں حالانکہ وہ خود اس کی

پابست رکھتے ہیں۔ ذی الجلال فرمایا اس سے مرا قیدی ہے۔ اِنَّكَ لَمَّا لَمْ تَكُنْ لَكَ اَنْتَ الْاَيُّه فرمایا: یہ جملہ قوم نے نہیں کیا، کھلاتے وقت میں کہا۔ بلکہ ان کے دلوں کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اور اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف فرمائی۔ کہ اس میں رغبت رکھنے والا، مزید رغبت رکھے۔ (1)

امام عید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن مردودہ ہمہ ائمہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت قیدی مشرکین تھے۔ وَتَلْعُونَهُ اَلْاَنفَالُ عَلٰی خُصْبٍ مِّسْكِيْنًا ذُوَيْبِنًا ذَا اَبِيْنَا (2)

امام عید بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ثناء دہلی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے بارے میں غمزدہ فرمایا کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ اس وقت دو مشرکین تھے۔ قسم بخدا اہل بیت سے بھائی کی نسبت بعد اس کا حق بخیر پر اس سے گھبرایا ہے۔

امام ابو حمید نے فریب اندیش میں اور بخیر ترجمہ اللہ نے شعب الایمان میں اَبِيْنَا (3) کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں مشرکین کے سوا کوئی قیدی نہ تھا۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ علیہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پہلے اہل اسلام کو قیدی نہیں کرتے تھے۔ لیکن یہ آیت مشرک قیدیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ انہیں فدیہ کے لیے قید کر لیتے تھے تو انہیں کے بارے میں مذکور بیت نازل ہوئی۔ اور حضور نبی کریم ﷺ ان کی اصلاح کا حکم اوشافہ کرتے تھے۔

عبد ارمہ بن عبد بن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ اَبِيْنَا سے مراد مشرک قیدی ہے۔ (3) اور ابو حمید بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمر رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عربوں نے ہند اور دوسرے علاقوں سے قیدی نہیں لیا تھا اور جب دھوکہ لپے جائیں، قید کر کے جانچیں تو قسم پر لازم ہے کہ تم انہیں کھاؤ کھلاؤ اور خوب برا بکراؤ۔ یہاں تک کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا فدا پا کر دیں۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو زین رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں شعیب بن عمرو رحمہ اللہ علیہ کے پاس تھا تو ان کے پاس سے مشرک قیدی گزرے۔ وہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان پر صحت کروں۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی، وَتَلْعُونَهُ اَلْاَنفَالُ عَلٰی خُصْبٍ مِّسْكِيْنًا ذُوَيْبِنًا ذَا اَبِيْنَا۔

اس ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عید بن جابر اور حضرت عطاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کے مطابق فرمایا: چاہے وہ قیدی باطل قبلہ میں سے ہوں یا ان کے علاوہ (مشرکین ہوں)۔

امام ابن مردودہ اور ابو یوسف رحمہما اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس

1. تفسیر طبری، ذی القوت، جلد 29، صفحہ 249-250، اور اپادارث عربی، ج 2

2. شعب الایمان، ج 1، رد اسلام، جلد 6، صفحہ 52 (915 F) دارالکتب مطبعہ بیروت

3. تفسیر عبد ابراہیم، ج 1، ذی القوت، جلد 3، صفحہ 337 (3425) دارالکتب مطبعہ بیروت

اس مہذب بن محمد نے حضرت عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یہ جملہ مراد و قیمت کا دن ہے اور غنیمت!۔ اس مراد جس کے دونوں نہایت خشک ہو جائیں۔ اور قحط کریم نہ ختم ملا۔ چرے سے نکل اور تکلیف کے سبب سکڑ جائیں گے۔ اور ایک روایت میں اللہ کا غنیم ہے: آنکھوں کی دیرمائی تھک اور چرے کا سکڑ جانا۔ یعنی پیر۔ اور پیشانی پر مٹی ڈھل لےنا تو مٹی پر حائل ہو کر۔

فاما من منذر موعده لے ذکر کیا ہے کہ وَلَقَدْهُمْ نَعْمَ قَوْمٌ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُمَآ اُمَّتَانِ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ان کے چہرے میں تاری اور رات کو ہونے اور ان کے سنوں میں خوشی اور سرور ہوگا۔

[illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **قَالَ لَقَدْ نَجَّيْتُكَ وَرَبِّي وَرَبَّكَ مِنْ هَذِهِ النَّارِ**۔
 تعالیٰ انہیں اس کے چروں میں مانگی اور ان کے دلوں میں سرور عطا فرمادے گا۔ **وَجَزَّاهُمْ بِهَا صَمْرًا وَاجْتَنَّبُوا خَيْرَ مَوَاقِفَ** فرمایا:
 صبر و صوم کا ہے۔ ایک صبر اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر اور دوسرے اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی سے صبر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت و
 فرمانبرداری پر ہر مشکل اور تکلیف کا مقابلہ کرتے ہوئے نہ رہنا اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی سے احتساب کرتے میں
 ہر قسم کی لذت و شہوت کے مقابلے میں ڈٹ جانا) **فَتَكُنْ مِنَ الْغَائِبِينَ** فرمایا: ہم بیان کرتے ہیں کہ وہ ایسے ہنگاموں
 پر ہوں گے جو کہ لوگوں کے لیے آراستہ کیے گئے کمرے ہیں۔ **لَا يَزُولُونَ فِيهَا شَيْئًا وَلَا زَمَنٌ يَزُولُ** فرمایا:
 اللہ تبارک و تعالیٰ جانتا ہے کہ شہ پر گری ازیت ناک حوالے ہے اور رحمت سروری بھی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ جس اللہ تعالیٰ انہیں ان
 دونوں کے اجتماعی مذاہب سے محفوظ رکھے گا۔ فرمایا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ جہنم نے
 اپنے رب کی بدگامی و شکایت پیش کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہر سال میں دو بار سانس نکالنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہی
 مگر ان کی شدت و آگ کی گرمی کی سبب ہے اور سروری کی شدت بھی جہنم کی خشک مٹی میں سے ہے۔

امام عبدالعزیزؒ اور ابن عربیہؒ نے جہاں اللہ نے حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جنہوں نے لکھا کہ یٰٰلَہٰ عَظِیْمٌ ذَکَرُہُ (۱) کے تحت فرمایا: کہ حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جنہوں نے دھ کریم کی بارگاہ میں شکایت کی اور عرض کی: اے میرے چور و گار و امیر! بعض حصہ بھٹس کو کھاتے جارہے ہیں تو مجھے سانس نکالنے کی اجازت عطا فرمادے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہر سال میں دو مرتبہ سانس نکالنے کی اجازت عطا فرمائی۔ ایک سانس سو سہرہ میں اور ایک سانس سو سو گرم میں۔ میں نے یہ سروس کی رو شادت جو تم پر اتے ہو وہ جنہم کی غنہم کے سبب ہے۔ اور گرمی کی رو شادت جو تم پر اتے ہو وہ جنہم کی گرمی میں سے ہے۔ (۱)

امام ابن علی شیبہ بخاری، مسلم، ترمذی اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم نے سو گرم کی بارگاہ میں حکایت کی اور عرض کی: اے میرے رب! میرا

ان سے نکال دیا۔ اس کے لئے نیت میں جو چیز تھی۔ (۱)

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: **وَدَلَّيْتُ نَفْسِي بِهَا شَيْئًا لِيَكُونَ** (۲) کے تحت کہا: اگر اس بات پر نیت ہے کہ حبائی (دو بھائیوں) میں سے ایک کے۔

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے: **اِنَّ هَا هِيَ** (۳) کے قریب اور یہ جائز ہے۔ انہیں حاصل کرنا ان کے حلال کرنے سے پہلے ہوا ہے۔

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ عنہ نے یہ منہوم بیان کیا ہے۔ وہ ان کے قریب اور یہ جائز ہے اور وہ انہیں میں سے کسی کو نہیں دے گا۔ اگر اس نیت میں سے کوئی کھڑا ہو تو اس کی مقدار وہ کچھ بھی جتنی ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی بیعتاؤں کو دے گا تو وہ نیچے تک جائے گا یہاں تک کہ وہ اسے یا لے گا اور اگر کوئی لے گا تو وہ مزید نیچے تک جائے گا یہاں تک کہ وہ اس تک پہنچ جائے گا۔ اور ان کے منہوم ہونے سے مراد یہی ہے: **وَدَلَّيْتُ نَفْسِي بِهَا شَيْئًا لِيَكُونَ**۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اہل بیت کے ساتھ نہیں ہے ہم یہاں سے حیرت ہے تو ذکر کرنا نہیں؟ (۴)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جنت کی زمین چاندی ہے، اس کی بجلی مٹتی (کستوری) ہے، اس کے درختوں کے سبز ہونے اور چاندی کے ہونے اور اس کی سفید سفید ہوتیوں، زربہ اور چاندی کی چیز اور ان کے درمیان پھنس ہے۔ پس جس کھجور کے ٹکڑے کو کھایا، اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ جس نے بیٹھ کر حالت میں کھایا اس کے بے ہوشی، عت ذلت نہیں۔ اور جس نے بیٹھ کر حالت میں کھایا اس کے لئے جس کوئی ذلت نہیں ہوئی۔ ایسے ذلت میں اللہ نہیں۔ اگر کوئی کھڑا ہو تو یہ کھجور کھل جائے گا اور اگر کوئی بیٹھ کر کھائے گا یہاں تک کہ وہ اس تک پہنچ جائے گا۔ اور یہ اس کے کچھے ہٹنے ہوتے کا منہوم ہے۔ (۵)

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے **وَدَلَّيْتُ نَفْسِي بِهَا شَيْئًا لِيَكُونَ** کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: **اِنَّ هَا هِيَ** (۶) کے قریب اور یہ جائز ہے۔ انہیں میں سے کسی کو نہیں دے گا۔ اگر اس نیت میں سے کوئی کھڑا ہو تو اس کی مقدار وہ کچھ بھی جتنی ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی بیٹھ کر کھائے گا یہاں تک کہ وہ اس تک پہنچ جائے گا۔ اور یہ اس کے کچھے ہٹنے ہوتے کا منہوم ہے۔ (۷)

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: **اِنَّ هَا هِيَ** (۸) کے قریب اور یہ جائز ہے۔ انہیں میں سے کسی کو نہیں دے گا۔ اگر اس نیت میں سے کوئی کھڑا ہو تو اس کی مقدار وہ کچھ بھی جتنی ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی بیٹھ کر کھائے گا یہاں تک کہ وہ اس تک پہنچ جائے گا۔ اور یہ اس کے کچھے ہٹنے ہوتے کا منہوم ہے۔ (۹)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: **اِنَّ هَا هِيَ** (۱۰) کے قریب اور یہ جائز ہے۔ انہیں میں سے کسی کو نہیں دے گا۔ اگر اس نیت میں سے کوئی کھڑا ہو تو اس کی مقدار وہ کچھ بھی جتنی ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی بیٹھ کر کھائے گا یہاں تک کہ وہ اس تک پہنچ جائے گا۔ اور یہ اس کے کچھے ہٹنے ہوتے کا منہوم ہے۔ (۱۱)

۱۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔ ۲۔ راجع بہ لغت العربیہ

۳۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔ ۴۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔ ۵۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔ ۶۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔ ۷۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔ ۸۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔ ۹۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔ ۱۰۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔ ۱۱۔ منہوم کے معنی کہ جب تک کہ وہ کھائے ہوئے ہو (۳۸۸۹)۔

سار جہاں کا مرا پار بجے یا بیت ملاقات، مالی، ذوقی، نرائیٹ، شہ نرائیٹ، نبیناؤ، صلیکھا کھینڈا۔ (۱۰)

امام عہدین حمید اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ:
یادنا ۱۹ اجازت طلب کرنا ہے کہ وہ ان پر بھی اجازت کے دائرے میں ہے۔ (۱۱)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ان دونوں سے صلیکھا کھینڈا کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ: (۱۲)
کچلی کے تحت یہ بیان کی اس شان کا ذکر ہے کہ ملائکہ حارث کے لئے نرا ان پر ان میں ہوں گے۔ (۱۳)

امام ابن وہب نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بیت
میں سے وہ جس کے خلاف سے دینی دو پہر ہزاروں ایک ہی حالت پر رہے والے ہوں میں سے تمام کے مٹوس سونا، دونا، ایسے
کھیرے یہ جو یا تو امر کا ہو گا اور اس کے ہر سونے کے ہوں گے۔ فرمایا: تو ان کا نرائیٹ شہ نرائیٹ نبیناؤ صلیکھا کھینڈا۔

امام عہدین حمید اور ابن منذر نے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر خدمت ہوئے۔ وہ انہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما رہے تھے اور اس کے شکات آپ کے
پیلوس میں لٹا رہے تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے کون سی شے رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے
مرضی کی نیچھے کھینچی اور اس کی دھانکی، قیصر اور اس کی بادشاہی اور فرمانروا سے جوشہ اور اس کی بادشاہی یاد آگئی۔ تو آپ اللہ
تعالیٰ کے رسول ایک نکل چٹائی پر ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات پر اطمینان اور خوش نہیں ہے کہ ان کے لیے دنیا ہے
اور ہمارے لیے آخرت ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات ان پر فرمائی: تو ان کا نرائیٹ شہ نرائیٹ نبیناؤ صلیکھا کھینڈا۔

امام عہدین حمید اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے شہ نرائیٹ کھینڈا کے
بارے فرمایا کہ یہ شراب خمیر ان اثر ہے میں سے ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

امام عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شہ نرائیٹ کھینڈا
ان اثر ہے میں سے ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (۱۴)

مجد لڑائی، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وسقہم نرائیٹ کھینڈا
کھینڈا کے ضمن میں فرمایا: جب اہل بیت طعام اور شراب میں سے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا کھایا لی، چکے ہوں گے تو انہیں
شراب ملے گی کہ صرف بلا جانے کا اور وہ اسے نہیں گے تو وہ انہیں پاک کر دے گی اور جو کچھ انہوں نے کھایا اور پیا، ہو گا وہ کہتواری
(مٹک) کی ہوا کے سر جھان کے چوسوں سے نظر جائے گا اور اس کے سب ان کے پیٹ چھوٹے اور کمزور ہو جائیں گے۔ (۱۵)
امام حماد، عہدین حمید اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ علیہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان

۱۔ مشورہ حاکم کتاب التیم، جلد ۲، صفحہ 388 (388) اور کتاب الادب، جلد ۱، ص ۱۰۱

۲۔ تفسیر طبری، جلد ۲، صفحہ 283، جلد ۳، صفحہ 283، جلد ۴، صفحہ 283، جلد ۵، صفحہ 283

۳۔ بیضا
۴۔ بیضا، جلد ۲، صفحہ 264
۵۔ بیضا، جلد ۲، صفحہ 265

میں ہی یہ جو کہ دو تیس گنا گمراہ کر دے) اور اعلیٰ جنت نے کہا: **كُلُوا مَا كُنْتُمْ تُكْفِرُونَ** اُن خدا بنا اللہ (الاعراف: 43) (اور ہم جہانیت یافتہ نہیں ہو سکتے تھے اگر نہ جہانیت دینا ہمیں اللہ تعالیٰ) اور اعلیٰ جہنم کہیں گے: **نَرَبُّنَا عَلَیْہِمْ شَاقِقُونَ** (الزمر: 36) (اے ہمارے رب انہیں بھی ہم پر ہول مرہول بنائی) اور شیطان نے کہا: **ہَبْہَا اَعُوْذُ بِہِیْ** (الحجر: 84) (اے رب اس وہم سے گدڑے بچے بھگایا)۔

اسم بن مراد یہ دوسرا اللہ نے حضرت اہل شہاب دوسرا اللہ کی سند سے حضرت سالم دوسرا اللہ سے اور امیوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے جب آپ ﷺ نے خندق اور شاد فرما سے کہ ہر وہ تھے جو آئے وہی ہے وہ قریب ہے۔ اس سے لیے کوئی چیز نہیں دے آنے والی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی کی غلبت کے پیش نظر جلدی نہیں کرتا۔ (دوسرا ہے) جو اللہ تعالیٰ چاہے نہ کہ وہ جو لوگ چاہیں۔ لوگ ایک امر (کام) کا ارادہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ایک امر کا ارادہ کرے گا ہے۔ تو جو اللہ تعالیٰ چاہے وہ ہو چاہے۔ اگرچہ لوگ پسند کریں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قریب کیا ہے کوئی دُور کرنے والا نہیں۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے دُور فرمایا وہ سے کوئی قریب کرنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اذن کے بغیر کوئی شے نہیں کر سکتی۔

یہی کہ میں شیخینہؓ کے ساتھ منیٰ کے مقام پر ایک مار میں تھے کہ اس وقت آپ پر سورۃ الفلق حضرت عائشہؓ نازل ہوئی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عداوت فرمائی۔ اچھے اور میں اسے آپ کے دو من مبارک سے توجہ کے ساتھ سننے لگا۔ ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا من اس سے تر تھا نہ اچھا نہ آپ پر ایک سانپ بھٹ پڑا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مار دو۔ تو ہم جلدی سے اس کی طرف جا رہے تھے۔ وہ فرمایا: تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تمہارے شر سے بچا کر لے لیا ہے جیسا کہ تمہیں اس کے شر سے بچا لیا گیا ہے۔ ۱۱

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ المرسلات عرفا جلیلہ الخیرہ کو نازل ہوئی۔ لوگوں نے پوچھا: جلیلہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک سانپ لگا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ تو وہ مل میں پھنس گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمہاری تکلیف سے بچا لیا جیسے اس نے تمہیں اس کے شر سے بچا لیا ہے۔

امام حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فار میں تھے۔ تو آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ سو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو من مبارک سے اسے حاصل کیا ہے۔ ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا من مبارک اس سے تر تھا۔ اور میں یہ نہیں جانتا کہ کون سی آیت پر اس کا انتقام ہوا۔ اے ابی نعیم! حدیث بخاری میں ہے: ﴿يَا كُرَاجُ اِقْبِلْ تَهْمَانِ كَهْوَالَا يُكْهَوْنَ﴾ پر۔

امام ابن ابی شیبہ امام بخاری، مسلم اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ امام فضل نے انہیں وَالْفُلُوكُ سَفَرٌ لِّكَرَانَ ہتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! تو نے مجھے اپنی قرأت کے ساتھ یہ روایت یاد دلادیا ہے۔ بے شک یہ وہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پڑھتے ہوئے سنی۔ (2)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے امام اسحاق بن علی بن ابی شیبہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پاس آیا اور کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرا کے بارے میں بتائیے۔ تو انہوں نے انہیں کھربانی نماز پڑھائی۔ اور اہل بیت قرأت کے ساتھ سورۃ المرسلات و نزعات و عم بشا و کون اور ان جیسی سورتیں پڑھیں۔ (3)

امام ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وَالْفُلُوكُ سَفَرٌ لِّكَرَانَ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ مردادہ ملاجھ میں جو نکلی اور معروف کے ساتھ بیٹھے گئے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔ (4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ حضرت سہری رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی قول بیان کیا ہے کہ وَالْفُلُوكُ سَفَرٌ لِّكَرَانَ ملاجھ کی مفت ہے۔

1۔ صحیح بخاری جلد 4، صفحہ 1879 (4647) امام ابن جریر رحمہ

2۔ صحیح مسلم عن ثریٰ بن داؤد جلد 4، صفحہ 190 (482/173) امام الکلبی رحمہ

3۔ مجمع الزوائد جلد 3، صفحہ 362 (2776) مصنف ابی یوسف

4۔ مستدرک حاکم جلد 1، صفحہ 555 (3888) امام الکلبی رحمہ

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے علی اور محمد کے درمیان قرآن کریم کی حقیقت پر غلط فہمی پیدا نہ ہو، ان کے درمیان جو رسول پر یہ کفر افکار نہ پڑے۔ اور جو رسول نبی نہ ہو، ان کے درمیان کفر نہ پڑے۔ یہی بات ہے کہ علیؑ نے اپنے لیے یا رسول اللہؐ سے یہ کفر افکاری نہ مانگے۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ علیؑ نے اپنے اقوام سے یہ کفر افکاری نہ مانگے۔

[illegible]

امام ابن جریر نے حضرت اسرار بن ریحانؓ سے روایت کیا ہے کہ **وَاللَّهُ خَلَقَ مُحَمَّدًا** (2)

امام مہدی بن حمید ایمان شیخ نے ائمہ میں اور ان کے ہر مہم کو نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ **وَالْحُرِّيَّةُ عَزْلٌ**۔ سرور مولیٰ میں نہیں معروف اور نیکی کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ **فَالْاَصْلُحُ خَصْلٌ**۔ پایا یہ ہوا کی صفت ہے۔ **وَالْاَشْهَرُ اَشْهَرُ**۔ سرور دانش ہے۔ **وَالْاَفْزَلُ اَفْزَلُ**۔ سرور علم و سلام ہے۔

نام محمد بن عبد الوہاب اور ان کے متذکرہ محمد بن عبد اللہ کے اہل و عیال کی خدمت حضرت ابو سعید خدری رحمۃ اللہ علیہ سے جو نقل کیا

سُورَةُ التَّوْبَةِ فَانْزِلْهُ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْكَ مِنْهُمْ فَأُولَٰئِكَ مَتَرَفُوكَ ۖ فَغَوِّ عَلَىٰ سَبِيلِكَ ۚ مَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكَ فَاعْتَدِ ۚ وَلَهُ غَنَاقٌ مُمِيزٌ ۖ

تجربہ کرنے والی ہوا ہے۔ ذرا نشستیں ٹھنڈی فرمایا، مراد وہ عاتقہ ہیں جو کہتے ہیں کہ۔ غالب غفلت و غرور پر مراد

ماکار۔ میں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے جنتِ حق مقرر کرنے کے لئے تو ان کو کریم برکتا۔ لے کر تو ہے جس اللہ تعالیٰ کی جانب سے

اُڑانے کے لئے دو ٹوکسی طرف آتے ہیں اور ان کو گولے سے براؤز اور سلاخوں میں جو اقامت چاہتے ہیں، کھینچتے ہیں اور فوراً تھک جاتے ہیں۔

۱۳۰۰ھ کے لڑنے والے قادیانیوں نے کہا کہ اگر آپ نے ان کو فتح کر لیا تو ان کو اور بھی دیکھیں گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کی مخلوق سمجھے، اللہ کی مخلوق ہی ہے۔

[illegible]

تاریخ کا یہ سچا سچا تذکرہ ہے۔ یہاں پر بھیجیہ، افسانہ، ناول، سفر نامہ، علمی و ادبی موضوعات پر مبنی نثریں درج ہیں۔

... (b) ...

[illegible]

سے جانے کے لئے ان کا درجہ بنا دیا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرت ابراہیم فی اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ

افسوس کا یہی ہمہ جہت سبب اور سببوں سے وعدہ دینے کا

امام علیؓ بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہدؒ رحمہ اللہ عنہ سے سنا یا ہے کہ، فقہ حنفیؒ کی جہت سے وہی صحیح ہے کہ

رسولان کے لیے رستہ مقرر کیا جائے گا۔

انام ان جزیہ اور امانت الی عالم رکھا۔ ان حضرت کوئی دھوکہ لگھن نہ۔ ان حضرت نے ان تمام دھوکہ لگھن سے بچا۔

¹ مبر عبد الحق، دار آیت خواہ طبع 3، نمبر 379: 43-42، 2442، دار کتب اسلامی، روت

2- سیرم چربی: سیرم چربی 29.3 و 27.2 در صد و 1.5 و 1.5 درصد چربی در سیرم بود.

ہے کہ اَقْسَتْ رَحْمَتُكَ عَلٰی سَائِرِ رَحْمَتِكَ جتنی رحمت ہے سب سے زیادہ رحمت ہے (۱۱)

۱۱۔ اِن مَیْمَنَیْنِ اَی جبرائیل اور میکائیل علیہ السلام کے لئے جو مَیْمَنَیْنِ کے تحت حضرت قیوم رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اِن مَیْمَنَیْنِ میں وہ قائل ہوں تھے کہ میں ان کے اعمال کے حائق نہیں دانت اور جہنم کی طرف بھیجے گا جیسے غر نے لے کر۔ وَهَٰذَا اَنْزَلْنَاهُ مَائِدَةً لِّلْغُلَّامِ لَمَّا اَنَّسَ سَامٌ وَّابْنُ مَرْيَمَ وَابْنُ لٰوْطٍ اِذْ هَبُوا دُحُرًا ۚ وَابْنُ مَرْيَمَ وَابْنُ لٰوْطٍ کَانَ مِنَ السَّاجِدِ ۚ وَابْنُ مَرْيَمَ وَابْنُ لٰوْطٍ کَانَ مِنَ السَّاجِدِ ۚ وَابْنُ مَرْيَمَ وَابْنُ لٰوْطٍ کَانَ مِنَ السَّاجِدِ ۚ (۱۲)

۱۲۔ اِن مَیْمَنَیْنِ میں حضور اور ان مَیْمَنَیْنِ کے حضور میں حضور رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ اِن مَیْمَنَیْنِ میں ایک اور ہے جس میں اہل جہنم کی پچھ چبکی۔ جس جہان نے انہوں کے لیے وہ ہائے قرار بیان فرمائی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

اَلَمْ نَخْلُقْکُمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِیْنٍ ۚ فَجَعَلْنٰہُ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ۙ اِنِّیْ قَدَرٰ
مَعْلُوْمٌ ۙ فَتَنَّاہُ تَاٰتِیَۃً مِّنْ اَلْقِیَٰمٰتِ ۙ وَیْلٌ یَّوْمَیْنِ لِّلْمُکْذِبِیْنَ ۙ
اَلَمْ تَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا ۙ اَحِیَّاءٌ وَّاَمْوَاتًا ۙ وَجَعَلْنَا فِیْہَا رَوٰدِیَّ
شُحُبٍ ۙ وَاسْقٰیْنٰکُمْ مَّاءً فَرَاتًا ۙ وَیْلٌ یَّوْمَیْنِ لِّلْمُکْذِبِیْنَ ۙ
اِنطَلِقُوْا اِلٰی مَا اَنْتُمْ بِہِ تَکْذِبُوْنَ ۙ اِنطَلِقُوْا اِلٰی ظِلِّ ذِی ثُلُثٍ
شُعْبٍ ۙ لَا ظِلِّیْ ۙ وَلَا یُغْنِیْ مِنَ الْهَرَبِ ۙ اِنّہَا تَرْمِیْ بِشَرِّ
کَالْقَصْرِ ۙ کَاَنّہُ جِبْلٌ مِّنْ مَّغْرَمٍ ۙ وَیْلٌ یَّوْمَیْنِ لِّلْمُکْذِبِیْنَ ۙ هٰذَا
یَوْمٌ لَا یُطْعَمُوْنَ ۙ وَلَا یُؤَدُّنَ لَہُمْ قِیَعَتِیْ سُرُوْنٍ ۙ وَیْلٌ یَّوْمَیْنِ
لِّلْمُکْذِبِیْنَ ۙ هٰذَا یَوْمُ الْقَصَبِ ۙ جَعَلْنٰکُمْ وَاٰلَآءِیْنِ ۙ فَاِنْ کَانَ
لَکُمْ کَیْدٌ فَلَیْذُوْنَ ۙ وَیْلٌ یَّوْمَیْنِ لِّلْمُکْذِبِیْنَ ۙ اِنَّ السَّٰقِیْنَ فِی
ظِلِّیْ وَغُیُوْبٍ ۙ وَفَوَٰکِہِ مِّنَیْہُمْ یَسْتَعْمِلُوْنَ ۙ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھٰہُنَا
کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی السُّعْسِیْنَ ۙ وَیْلٌ یَّوْمَیْنِ
لِّلْمُکْذِبِیْنَ ۙ کُلُوْا وَتَسْعَوْا قَلِیْلًا ۙ اِنَّکُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۙ وَیْلٌ یَّوْمَیْنِ

اسی طرح کہ جس طرح اچھے اچھے لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ان کو اپنے لیے لے لے کر جائے اور ان کو اپنے لیے لے لے کر جائے۔

الہامی اور انبیاء کا حق ہے کہ ان کے لئے خدا سے جو کچھ چاہیں وہ مانگ لیں۔ یہ تو
 اللہ کی رحمت ہے۔

اور یہ بھی دیکھیں کہ ان کے لئے کیا حکمت ہے۔ ان کے لئے یہ حکمت ہے کہ ان کے لئے یہ حکمت ہے کہ ان کے لئے یہ حکمت ہے۔ (۱)

اسم جدید الیہود دانی کی شہر کے مسقطی میں، یہودیوں میں دانی کے والدین کے ناموں کے ساتھ ہے۔

۱۔ محمد بن اسیر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت محمد کا ترجمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ زمین و آسمان کو چھپا لیتی ہے اور اس کی کوئی شے نہ ہوتی تھی۔ اور اٹھانے کے لئے کہا ہے کہ یہ آدمی اپنے گھر میں بیٹھتا ہے اور اس کے اہل خانہ میں سے

پہلوؤں کے لیے۔ (عام طور پر زمین کو مس کرنے کی عادت ملتی ہے۔)

سے یہ ان کو ہے کہ روٹی سی، کاغذی ہے چراغ، شہبخت کاغذی ہے بلند و بالا، نیچے ہے اور فانی اگلنا تاحی ہے مہم، شیریں اور، چٹا، کھمبہ، کے بارے فرما، ایسے انکارے، چٹا، کھمبہ کی غریبوں کے، اور حسد، سقراط، کاغذ، ہے

۱) ایسے اہل سنت اور رکعت شیعہ فاضل نہایت ہی خطرناک ہوں گے۔ ۱۵۱

محبانِ حق نے حضرت علیؓ کو نہ مایہ سے بیان کیا کہ اگر سر رہاؤں، عالمی حق کی شہادت شعیبؑ اس امر میں ضرر

بے نامہ! حافظ پھوٹے (ادقہ 29) اور سراجی سے مراد جو ہے۔ علی آتب کا وہاں۔ لیکن اس کے وہاں کے
 انیسویں پر جو متعلق ہے اس کی تین شاخیں ہیں۔ ایک تانہ یہاں ہے۔ تانہ یہاں ہے۔ تانہ یہاں ہے۔ (۲)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حضرت قزوینی رحمہ اللہ علیہ سے بھی اس طرح روایت کیا ہے۔ (B)

[illegible]

283-29-6 6-11-29 283-29-6 6-11-29

7. محمد بن عبد الله بن أبي طالب، المعروف بابن أبي طالب، (توفي سنة 1495 هـ) من أعلام الفقه والحديث.

29 جمادی الثانی 1383ھ

کی شدت سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے بارے سوال کیا ہوا تھا انہما نے بھی بشرط کمال قصصہ۔ تاہم اس کے قریب انہما مکمل (نیسے) کی نگریوں کا تین ذرائع اس سے کم نہ ہوتے۔ چنانچہ ہم وہ مرقعات لے گئے۔ ان سے اس بات کا تصدیق ہو رہی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ سے غائب سے قول ہادی تو ان جہت صحت میں۔ بارگاہِ اقدس میں آپ نے فرمایا کہ یہ سنیوں نے دیکھا ہے کہ انہما میں ایک دوسرے سے ساتھ بیٹھ کر رو رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اسامہ مہاجر (حاکم) اور شریف نوٹوں کی طرح مسطورہ راویان ہیں۔ (۱۱)

۱۰۔ ام ابن جریج نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کافقصہ (۱) میں قول درجہ اولیٰ کے ساتھ پڑھا ہے۔ فرمایا: اس سے مراد انہما کے تھے ہیں۔ اور آپ جہت میں تھیں کہ انہما (پیش) کر رہے تھے پڑھ رہے تھے۔ (۱۲)

سعید بن جبیر نے حضور نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کافقصہ (۱) میں ہے: انہما نے بیڑوں کی طرح۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۱۱۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے ام ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۱۲۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۱۳۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۱۴۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۱۵۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۱۶۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۱۷۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۱۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۲۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۳۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۴۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۵۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۶۔ سعید بن جبیر نے ام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عرب زمانہ بالیت میں کہا کرتے تھے "أَقْصَرُ لَنَا لِحْظٌ"۔ لے کر یہاں کاٹ ۱۱۔ وہ ایک اور روایت کی تھی کہ انہما نے پڑھ لیا جاتی تھیں

۱۱۰۔ ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کَاذِبًا جَنَّتْ صُفْرًا ﴿۱۱۰﴾ دو سیاہ انگوٹوں کی طرح ہیں۔ (۱)

۱۱۱۔ ابن جریر رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کَاذِبًا جَنَّتْ صُفْرًا آپ کہتے ہیں گویا وہ سیاہی نے آگے سے تھیں۔ (۲)

عہد میں تیرہ افراد میں تیرے سے حضرت عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ کَاذِبًا جَنَّتْ صُفْرًا سے مراد انگوٹوں کا سیاہ ہونا ہے اور سمجھو کہ روخت کے (سنتے کے) ٹکڑے ہیں۔ اور کَاذِبًا جَنَّتْ صُفْرًا کے بارے میں کہ مراد یوں کے پیرائیں ہیں۔ (۳)

۱۱۲۔ ابوداؤد قرطبی، عہد میں عیسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود نے بیان کیا ہے کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کَاذِبًا جَنَّتْ صُفْرًا سے مراد انگوٹوں کے سیاہ ہونا ہے اور کَاذِبًا جَنَّتْ صُفْرًا کے تحت فرمایا: گویا وہ سیاہ انگوٹوں کی طرح ہیں۔ (۴)

۱۱۳۔ عہد میں عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے یہ کہتے تھے کَاذِبًا جَنَّتْ صُفْرًا اور فرماتے: عیسیٰ کہ بھولنے والی سمجھو کہ انکار اور کَاذِبًا جَنَّتْ صُفْرًا کے بارے میں گویا وہ یوں کی انگوٹوں والے ہوں انگوٹ ہیں۔

۱۱۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے اس ارشاد ربانی میں غور فرمایا۔ هَذَا يَوْمُكُمْ ذِي الْقِيَامَةِ ﴿۱۱۴﴾ کہ لا یُؤْتُونَ لَکُمْ قِيَمَتُکُمْ مَرَّةً ﴿۱۱۵﴾ تو انہوں نے فرمایا: یہ شک قیامت کا دن وہ دن ہے جس میں کوئی نہ لگاتے ہوں گے۔ کسی حال میں وہ نہیں ہوں گے اور کسی حالت میں انکشاف کا دن ہوں گے اور کسی حال میں وہ عذر پیش کریں گے۔ میں بائیس تیسوں کی جماعتوں کو جو کچھ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ قیامت کا دن دو گنا بادل کے سائے میں جہاں مطلق نزول فرمائے گا اور ہر امت میں دو انگوٹیں ہوں گی اور ہر عیب کی مسافت پچاس ہزار ہوں گی۔ ایک عیب نو بار ہوگا۔ ایک عیب غلطی کا۔ ایک عیب بانی کا ہوگا۔ اس وجہ سے دو دکھائی دیں گے۔ لہذا تم سے سب وہ پانی کو منسوب ہے کہ وہ اس غلطی میں لوٹ جائے گا۔ اور کوئی شخص اس قول کو نہیں سن سکتا کہ یہ وہ وقت ہے کہ اللہ اس وقت کو نہیں دیکھ سکے۔

نام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت محمد رحمہ اللہ علیہ کی سند سے بیان کیا ہے اور یہی روایت کو حاکم قرار دیا ہے کہ نافع بن ازرق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان ارشادات ربانیہ کے بارے میں پوچھا: هَذَا يَوْمُكُمْ ذِي الْقِيَامَةِ ﴿۱۱۴﴾۔ فَلَا تُنْفِکُمْ اِلَّا قِسَاسًا ﴿۱۱۵﴾ (۱) اَوْ اَنْفِکُمْ بِمِثْلِ مَا تَنْفِکُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ (العنکاف) (۲) اَوْ اَنْفِکُمْ مَرَّةً ﴿۱۱۷﴾ (۳) اور فرمادے: (۱) کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: عیسائی بدعت ہوا لہذا ہم سے پہلے بھی اس کے بارے میں کسی سے سوال کیا؟ نالی کے کہا: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: لہذا یہ اگر کسی سے سوال کیا تو جواب دیا جائے کہ یا اللہ تعالیٰ نے اس طرح نہیں فرمایا: اَوْ اَنْفِکُمْ مَرَّةً ﴿۱۱۷﴾ کالیف مَسْلُوبًا مَعْدُونًا ﴿۱۱۸﴾ (الحج) حضرت نافع نے کہا: ہاں ٹھیک ہے۔ تو آپ نے فرمایا: انگوٹوں میں سے ہر دان کا حصہ دے کے لیے

کثرت احوال میں سے ایک حالت اور ایک رنگ ہے۔

امام عہد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت مکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے یزیدؓ کا کلمہ تھا اِنَّ اَحْسِبُ لِحَقِّ
الْفَضْلِ (العارف: 4) نے بارے سوال کیا کیا تو انہوں نے فرمایا: جس کے بارے تم سوال کر رہے ہو کیا میں اس
کا تکیہ کرتا ہوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دور از یاد! یَسْتَلِیْ عَنْ ذَلِیْہِ اَنْسٌ؟
کیا (المن: 23) اور اَلَمْ یَنْتَ لِحَقِّکُمْ اَخْبَرٌ؟ (الکہر: 1) اور هٰذَا یُؤْمَرُ لَا یُعْلَمُوْنَ؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا: یہ تک ایک دن میں بہت سے ایام ہیں اور اللہ ان میں سے جو چاہے گا وہ نہ کرے گا۔ اور انہی میں سے ایک دن وہ
ہے جس میں وہ دن نہیں نکھر سکے۔ یزیدؓ لَا یُعْلَمُوْنَ؟ اور انہی میں سے ایک دن جو عموماً فطر پر آئے۔

امام عہد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت بزرگوارؒ سے روایت بیان کی ہے کہ اُمّ بن اُزرق اور عطیہ دونوں حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! میں ان ارشادات ربانیہ کے متعلق کچھ نہاں ہے:
هٰذَا یُؤْمَرُ لَا یُعْلَمُوْنَ؟ اور اَلَمْ یَنْتَ لِحَقِّکُمْ اَخْبَرٌ؟ یُؤْمَرُ یُعْلَمُ مَعْنٰی یُؤْمَرُ یُعْلَمُ مَعْنٰی یُؤْمَرُ یُعْلَمُ مَعْنٰی
(المن: 23) اور لَا یُعْلَمُوْنَ مَعْنٰی یُعْلَمُ؟ (النساء: 1) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ دونوں اُزرق امیری
بلایت ہوا ہے شک وہ دن بہت طویل ہے اور اس میں کئی موافقت ہیں جن پر تو آئے گا۔ ان میں ایک ساعت ہے جس میں وہ
نہیں بول سکیں گے۔ پھر انہیں اجازت دی جائے گی اور وہ جھگڑنے نہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جتنا چاہے گا وہ ٹھہرے رہیں گے۔
وہ نہیں دفعتاً میں کے اور خوب کوشش کریں گے۔ اور جب وہ اس طرح کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے منہوں پر مہر فادریں گے
اور ان کے اعصاب (بونسے) کا ٹھہرے گا۔ چنانچہ وہ ان کے ان اعلان پر شہادت دیں گے جو ان کے ساتھ نہیں سنے کیے
ہوں گے۔ پھر ان کی زبانیں ہمیشگی اور ان کی قافوں کے خلاف میں انہیں کی شہادت دینا ہی بوائے انہوں نے کیے۔
فرمایا: اسی کے بارے یاد رکھا ہے لَا یُعْلَمُوْنَ لِقَیِّہِ؟

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے حضرت ابو سعید رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں بیت المقدس
آیا۔ اہل حضرت مبارک بن ماسر، حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت اُعب الازہار رضی اللہ عنہم بیت المقدس میں بیٹھے گفتگو
کر رہے تھے۔ تو حضرت مبارک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب قیامت کا دن ہوگا، تو آپ سید ان میں سے ہوں گے۔ اور نظر ان
سے پار کر رہا ہے گی (یعنی ایک سرے سے دوسرے سرے تک لوگ نکلے جائیں گے) اور طاعت و انانیتیں اپنے احوال و اسما
کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: هٰذَا یُؤْمَرُ لَا یُعْلَمُوْنَ؟ هٰذَا یُؤْمَرُ الْقَضٰی بَعَثْنٰکُمْ وَاِلَّا تَذٰہِبُوْنَ؟ فَاِنْ کَانَ کَلِمَہِ
فَلِیْکَہِ؟ آج کے دن کوئی جبر و ظلم کرنے والا مجھ سے نبات نہیں پاسے گا اور نہ ہی سرکش شیطان ہے۔ اللہ اور حضرت پناہ اللہ
ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ شک ہم کتاب میں پاتے ہیں کہ اس دن آگ سے ایک رئیس نکلے گا اور وہ جو یزید قادی
سے بیٹے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ لوگوں کے درمیان پہنچے گا اور کہے گا: اے لوگو! مجھے تین کی طرف بھیجا گیا میں انہیں پیچھا
لوں گا۔ والد کو اس کے بیٹے کے سبب اور بھائی کو اس کے بھائی کے سبب۔ انہیں مجھ سے کوئی نہ گاؤں گا نہ جو میں پہنچا سکے گی اور

یہ کوئی چھپانے والا شے نہیں مجھ سے چھپا سکتی گی۔ مثلاً وہ جسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا الٰہ بتایا جاتا ہے۔ اور ہر علم اس کے والہ باز اور سرکش شیطان (یعنی کوئی بھی انہیں نہیں بچا سکتا گا) لڑا یا دھواں پر لپک جائے گا اور انہیں حساب سے چاہیں دن یا چاہیں رات پہلے ہی ہم میں پھینک دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک قوم تیرہ جانی کے ساتھ جنت کی طرف بڑھے تھے تیرہ سالہ سن سے کہیں سے تم حساب سے نیلے ظہر پہنو۔ تو انہیں گئے تم جہنم جاؤ۔ یہاں کوئی مال نہیں اور نہ خوراک سوال ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے گا: میرے بندے نے سچ کہا ہے اور میں بہ زیادتی رکھتا ہوں کہ میں اس کے عہد کو پورا کروں۔ تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پس دو حساب سے چاہیں دن یا چاہیں رات پہلے ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (۱)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مکرّم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **قُلُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** (ترے سے کھانا اور پانی) کیونکہ موت نہیں آئے گی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ **قُلُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** سے مراد اہل کھریاں۔ (۲)

امام عبد بن حمید مالکی جریر ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عبد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ **وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَسَبَّحُوا لِلَّهِ** (کہاں سے تم تیرے خالق کو تعظیم کے بارے میں بولنا۔

امام عبد بن حمید مالکی جریر ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عبد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **أَمَّا كَلِمَاتُ** (کہاں سے تم تیرے خالق کو تعظیم۔ (۳)

امام عبد بن حمید مالکی جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ **وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَسَبَّحُوا لِلَّهِ** کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم پراختھے طریقہ سے گوشت کا لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہ کا ایک خاص مرتبہ اور وجہ ہے۔ فرمایا: ہمارے سامنے یہ ذکر لیا گیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ وہ دو رکعتیں کرتا۔ گوشت کو دو رکعتیں والا اذیت ہے۔ تو فرمایا: اگر یہ آدمی اسی حالت میں فوت ہو گیا تو یہ اسلام کے طریقوں میں سے کسی پر نہیں مرنے گا۔ فرمایا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا۔ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور کوٹا نہیں کہ ۲۲ اور دوسرا اس کی چادر پھینک رہا ہے۔ تو آپ مسکرا دیے۔ لوگوں نے کہا اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کون سی چیز آپ کو جہنم لے رہی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے دو آدمیوں نے بتایا ہے۔ ان میں سے ایک وہ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا اور دوسرا جس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا۔ (۴)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ **وَإِذَا قِيلَ لَكُمْ تَسَبَّحُوا لِلَّهِ** کے بارے میں کہتے تھے کہ قیامت کے دن انہیں خود کی طرف بتایا جائے گا اور وہ جھوٹی استعاثت نہیں رکھیں گے۔ اس لیے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو سجدے نہیں کرتے تھے۔ (۵) واللہ اعلم۔

*۔ حنفی میں ابن شہر آشوب ذکر اللہ جلد ۷ صفحہ 58 (23176) مکتبۃ المدینہ، بیروت

2۔ بحوالہ طبری، تاریخ الامم والملوک جلد 29 صفحہ 290، دار احیاء التراث العربی، بیروت 3۔ ابن ماجہ، ص 290، صفحہ 59 4۔ ابنا 5۔ ویضا

﴿سورة النور﴾ ﴿سورة النور﴾ ﴿سورة النور﴾

الحام میں جس جگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قریب فرمایا، کہ سورۃ
یٰٰسَٰرَ وَتُورَ۔ سورۃ میں اس کوئی۔ ۱

الحام میں سورۃ میں سورۃ کے لئے حضرت عبداللہ بن ابی مرثدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورۃ یٰٰسَٰرَ وَتُورَ۔ سورۃ یٰٰسَٰرَ وَتُورَ۔ سورۃ
نور میں ہذا کی کوئی۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وطن میں حضرت عبداللہ بن ابی مرثدہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت انس رضی
اللہ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی نماز اللہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو حضور فرمایا: اور انہوں نے
بہس خیمہ سورۃ کو نور میں پڑھا کہ: ۱۔ ان میں سورۃ نور اور غم یٰٰسَٰرَ وَتُورَ۔ پڑھیں۔ ۲۔
یٰٰسَٰرَ وَتُورَ۔ خیمہ نور خیمہ

اللہ۔ الحام سے نور نماز میں سورۃ میں سورۃ نور پڑھنے والے ہاں ہے۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۚ عَنِ النَّبِیِّ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُونَ ۗ كَلَّا
سَيَعْلَمُونَ ۚ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۚ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهادًا وَّ
الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۚ وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلْنٰوْكُمْ سِبْکًا ۚ وَجَعَلْنَا
النَّیْلَ لِبَاسًا ۚ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۚ وَبَنِیْنٰ فَوْقَکُمْ سَبْعَ سَمَاوٰتٍ ۚ وَ
جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۚ وَاَنْزَلْنٰ اَمِّنَ السَّحَابِ مَاءً ثَجَّاجًا ۚ لِّتُخْرِجَ
بِهٖ حَبًا وَّتَبَّاتًا ۚ وَجَنَّبَ الْاَقْلَامُ ۚ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیقَاتًا ۚ یَوْمَ
یُنْفَخُ فِی الصُّورِ فَتَأْتُونَ اَفْوَاجًا ۚ

اور اس کے لئے ہاں۔ اس ایک اور سے ہے پوچھ۔ ہے ہیں۔ کیا وہ اس کوئی اور نام ہے کے بارے میں پوچھ
ہے ہیں۔ اس میں وہ انتہا کرتے رہتے ہیں۔ یقیناً ہوتے ہاں جس کے۔ پھر یقیناً اس سے ہاں میں کے
(کہ قیامت رونق ہے) کیا ہم نے نہیں بنوایا زمین و پھولوں اور پہاڑوں و پھولوں۔ اور ہم نے پہر کیا ہے نہیں
جوڑ دیا اور ہم نے ہاں ہے تمہاری جملہ کو باعث آرام۔ نیز ہم نے ہاں یارات کو پروہ و ش۔ اور ہم نے دن کو
روزی کرنے کے لئے بنایا۔ اور ہم نے ہاں تمہارے کو پر سات مظلوم (مسلمان)۔ اور ہم نے ہی ایک نہایت

1۔ اہل سورۃ النور کی جلد 7 صفحہ 104 اور تفسیر مجاہد ۱۰۰

2۔ میں کہیں نہ ملتی، آج اب مسودہ جلد 3 صفحہ 116-119 اور تفسیرات

روشنی نے اٹھایا۔ اور مجھ نے پرسہ یا بالوں سے موصلاً دھار پائی۔ تاکہ وہ ہم انہیں اس کے ذریعے مزاج اور
جبری۔ نیز مجھے بات۔ ہے شک فیصلہ کا ان ایک ممکن وقت ہے۔ جس روز مصور چوکا جانے کا تو تم چلے آؤ
خون رونگٹا۔

[illegible]

امام ابن مردودہ نے حضرت امین حاکم رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ الشَّيْخُ الْمُظَنِّيُّ سے مرواقرآن کریم ہے۔
عبدالمراقب و عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت یحییٰ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ الشَّيْخُ الْمُظَنِّيُّ سے
مرواقرآن کریم ہے اور ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قُلُوبُنَا کَمَا مَتْنِیْ ہے کہ بعض اس کی تصدیق کرتے ہیں اور بعض تکذیب۔ (2)
امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے انہی قویات کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تمیز نقل کی
ہے کہ الشَّيْخُ الْمُظَنِّيُّ سے مروایث بعد الموت ہے۔ اس بارے میں لوگوں کے دو گروہ بن گئے۔ ایک گروہ اس کی تصدیق
کرتا اور دوسرا کسی تکذیب۔ سو موت کا تو تمام کے تمام نے اقرار کیا اس لیے کہ وہ موت کا آنکھوں سے مشاہدہ اور محاسنہ
کرتے تھے۔ البتہ موت کے بعد وہ پار و زندہ کیے جانے کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قَلَّا سَمِعْتُ نَوَاحِلَهُمْ قُلُوبُهُمْ فَلَا سَمْعًا وَلَا بَصَرًا

بعد مگرے و عیدیت۔

اس آیت میں جو بڑے حضرت ضیاء کرمہ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ **كَلَّا سَيُعَذِّبُنَا رَبُّنَا** کا منہم ہے یقیناً انکار سے جان لیں گے۔ اور **كَلَّا سَيُعَذِّبُنَا رَبُّنَا** کا منہم ہے جو یقیناً انہوں نے سے جان لیں گے۔ اور وہ اسے اسی طرح پڑھتے تھے۔ (4)

امام عبد بن عبد اللہ بن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **اَنْتُمْ تَجْعَلُوْنَ الْاَنْهَارَ حِيْثُ يَنْهٰكُمُ** کا منہم ہے کہ زمین تہارے سے بچھائی تھی۔ **وَالْاَنْهَارُ اَوْ تَحْتِهَا** اور پہاڑ تہارے لیے گاڑھے تھے۔ (5)

[illegible]

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہوا کو سمجھا اور اس نے پانی کو بولنا دیا، یہاں تک کہ ایک جزیرہ سا ظاہر کر دیا اور پھر یہی جزیرہ

2. أيضاً

۱۔ تفسیر طبری، از برآء، ج ۳۰، صفحہ ۵، دارالادبیات العربیہ و

5. اے

٧-٤. یکتا جواب 30، 7

3- أيضاً، جلد 30، صفحہ 2

امام ادریشی رحمہ اللہ نے اصرار میں حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جیڑا جٹو ٹھانجا کا سنی ہے ایسا چرائی
یہ چٹا ہے۔ وہی ہوتا ہے۔

امام ادریشی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ مجھے وَاَنْتُمَا مَرَجِ
تکسیر ہے۔ بے گروہ۔ یہ تو آپ۔ فرمایا: ایسا ہاں۔ ان کے لئے اس سے کوئی چیز دینے میں۔ اور وہ دونوں نے
یہ بیان سے روک دیا تھا ہے۔ دونوں نے کہا: میں میں یہ جیڑا مروت ہے تو آپ نے فرمایا ہاں کیا تو کہ تا جاکا قول نہیں ملتا:

فَجَرَى بِهِمُ الْاَسْوَابُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا
رَوَيْنَاهَا اسْتِغْصَابُ الْعَزَابِ

قرآن کی یہ آیت ہے۔ اے میں اور میں کی پر دانی ہوا کہ وہ دونوں اور پانی والے۔ یہ وہ دلی ہیں۔

پھر ملاحظہ سے کہ مجھے نہ حاج کا ترجمہ بنائے تو آپ نے فرمایا: میں کثیر اور وافر پانی اس سے سبب بھیجی جاتی ہے۔ پھر ملاحظہ
نے عرض کیا: کیا ماب اس معنی کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو اسے اذویب کو یہ کہتے نہیں؟

سَفَى لَمْ يَغْضَبْ كُلُّ اَجْرٍ لَيْلَةً
عَمَانَهُ شَوْفَ مَذَاهُنْ فَبَجِيعَ

”میرات کے آخر میں اس مرد کو بے سبب ہزاروں نے مراب کیا میں پانی تو فرماؤ کثیر تھا۔“

نام محمد بن سید۔ بلائیں۔ میں نے یہ ان بنی عامر بن مرثد اور علی رحمہما اللہ نے کی طرح سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
بیان کیا ہے کہ معصرا سے مراد ہوا میں ہیں اور مٹاؤ شٹا جاتا ہے۔ دو دو اور مدار برسا اب دے دیا پانی ہے۔ (۱)

امام شافعی، سعید بن مسعود، محمد بن حمزہ، ابن منذر اور ابن مردودہ، قرطبی اور مسلم رحمہم اللہ نے سخن میں حضرت ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے وَاَنْتُمَا مَرَجِ تفسیر کیا کہ تم اللہ کے سخن میں فرمایا اللہ تعالیٰ ہاں بھیجتا ہے۔
دو دو آیت سے پانی لیا ہے۔ جو اس کے ساتھ دو دو پل پڑا ہے۔ اور اس طرح دے رہا ہے جس طرح دو دو دے دے والی اور لکھی اپنا
(۲) کہہ رہا ہے۔ اور شجاج۔ یہ ہوا میں جو کہ آسمان اس طرح پانی بہا ہے جو یا کہ مشکوں کے منہ کھول دینے گئے ہیں
ہوا میں اسے بھیج رہی رہتی ہیں اور وہ مخرق مقامات پر رہتے ہیں۔

امام سعید بن حمزہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اَلْمُغْصِرَاتُ سے مراد ہاں ہے
اور مٹاؤ شٹا جاتا ہے۔ وہ پانی کو کر پاجا۔ نمایاں سے پھر پانی مراد ہے۔

امام سعید بن حمزہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اَلْمُغْصِرَاتُ سے مراد
آسمان سے پانی ہم نے آسمان سے نازل کیا۔ اور مٹاؤ شٹا جاتا ہے مراد پانی ہے جو کھڑے سے تراپا ہے۔

امام سعید بن مسعود اور ابن منذر رحمہما اللہ۔ حضرت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مَحْفُطُ الْفُلِّ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے ہے وَاَنْتُمَا مَرَجِ تفسیر کیا کہ تم اللہ کے سخن میں فرمایا اللہ تعالیٰ ہاں بھیجتا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی بکر رحمہما اللہ نے اَلْمُغْصِرَاتُ میں حضرت لڑا، رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن

مجاہد: میں اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ہے اور اُن کے لئے جانیں اُسجود کرتا ہوں اور اللہ سے التجویز کرتا ہوں۔ تم میرا بھائی ہو۔

[illegible][illegible]

امام علیہ السلام علیہ السلام اور ان کے پیروں نے حضرت محمد مصطفیٰ سے عین کائنات کا نقل ہے جس سے
برکت و نجات ہے۔ (۱۳)

امام عبدالحق تہجد، اہد، عزرائقی اور انسا، مرزا، مصمم اللہ نے حضرت تہجد اور علی اللہ عزوجل سے یہ سن لیا ہے کہ مراد ایسے جانا ہے پورا
نہیں کر میں حصہ دوسرے کے ساتھ جو سب سے بولے ہوں۔ (۱۵)

اس مبدیان دیدار اعلیٰ منظرہ ہمہ رخ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ قوم غفلت کیا ہے کہ یہ ابدی حقیقت ہے جس کا

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت اہی کہاں رضی اللہ عنہا کی بیان کی ہے کہ میرا بیسے بھانٹ تھا جو آج بھی میرا ایکے دوسرے کے ساتھ ہے، حاضر اور غائب۔ (4)

و محمد بن حمزہ رحمہ اللہ بخیر الاموالین و نذرہ مم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ اَيُّهَا الرَّقِصِيُّ كَانَتْ

در میان این فیوض کرمه (8)

جے کراؤ اور گروہ عزت اور فخر ہے۔

و رسول اللہ ﷺ ان تمام ویہ دشمنان کے لئے فرمایا کہ اے خداوندی حضور! تم کو ان تمام کفار و منافقین سے جو تم کو پہچاننے سے انکار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم میں تم سے نفرت کرتا ہوں اور تم سے نفرت کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے نفرت کرنے والے ہے۔

مسلمانوں کی جماعت مت اگے کر دینے کے دوران کی صورتوں کو یہ دیکھ رہے ہیں۔ بعض کی ضرورتوں کی صورت پر بعض کو اکثر بروں کی شکل

ہے۔ ان میں سے بعض اندھے ہوں گے اور کھڑے رہیں گے۔ ان میں سے بعض بھرے اور گئے ہوں گے جو

پنجہرہ کی آفتاب نے بڑا چمکنا ہوا تھا۔

3. أيضا

2- بعض الطلاب، حتى 25، حتى 2!

5. الفضا

٤٠٠

6. الف. عدد 32: ص 73

4. انجمنها، مجید 30، 12

امام ابن منذر نے حضرت ابو جریج سے بیان کیا ہے کہ **إِنَّ جَهَنَّمَ كَأَنَّهُ جَزْءٌ مِّنَ صَدْرَتِي**۔

امام عبد بن حمید ابن جریر اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **أُخْبِرْتُ أَنَّ جَهَنَّمَ**

كَأَنَّهَا جِزْءٌ مِّنْ صَدْرَتِي۔ اس حدیث میں اس کے ساتھ ہے کہ **وَأَنَّ جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا جِزْءٌ مِّنْ صَدْرَتِي**۔ (۱)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان سے بیان کیا ہے کہ **أُخْبِرْتُ أَنَّ جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا جِزْءٌ مِّنْ صَدْرَتِي**۔ (۲)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تم

جان لو کہ ہنسی کی طرف کوئی راہ نہ ہوگی یہاں تک کہ جہنم کو ٹھونک دیا جائے۔ اور ایک اور امری آیت میں فرمایا **إِنَّ جَهَنَّمَ إِذَا**

ذُكِرَتْ فَخَلَّتْ أَخْفَىٰ (مریم: 71) **لَقَدْ أَخْفَىٰ حَتَّىٰ لَا تُبَدَّ لِمَصْذَمٍ شَيْءٌ**۔ اس سے مراد ہے کہ یہ سرکشوں کی جگہ اور ان کا ٹھکانا ہے۔ **لَقَدْ أَخْفَىٰ حَتَّىٰ لَا تُبَدَّ لِمَصْذَمٍ شَيْءٌ**

فرمایا: احباب سے مراد وہ قوم ہے جس کے لیے افسوس اور شرم ہوتا ہے۔ جب بھی ایک گھب مڑنے لگا اس کے بعد دوسرا

گھب آجاتا ہے۔ فرمایا: جیسے یہ بتایا گیا ہے کہ ایک گھب جو مقامیت کے سامنے سر سے اسی حال کا ہوگا۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **أَخْفَاكَ مَرُوسًا**۔ (4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **لَقَدْ أَخْفَىٰ حَتَّىٰ لَا تُبَدَّ لِمَصْذَمٍ شَيْءٌ**۔ (5)

مقررہ حدیث میں، جب تک ایک گھب مڑ جائے گا تو دوسرے میں داخل ہو جائیں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک گھب متر سے بھی کا ہوگا جس کا ہر

دن ہزار برس کا ہوگا۔ (4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے حضرت ربیع رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ تم مجھ سے کوئی بھی ان

احباب کو نہیں جان سکتا مگر یہ کہ ایک گھب اسی برس کا ہوگا اور ایک ماہ تین سو سال کا ہوگا۔ اور ایک دن کی مقدار ہزار

برس ہوگی۔ اور ایک گھب اٹھارہ ہزار برس کا ہوگا۔ (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت بشیر بن کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک گھب تین

سوسال کا ہوگا اور ہر سال تین سو سال کا ہوگا اور ہر دن ہزار برس کا ہوگا۔ (6)

عبد الرزاق، فریابی، بن ماجہ، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت سالم بن ابی الجعد سے یہ روایت بیان کی ہے

کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی انجیری سے پوچھا: کیا تم کتاب اللہ میں موجود، محبوب کو جانتے ہو؟ اس نے

جواب دیا: ہاں اسے اسی سال کا پاتے ہیں جس میں ہر سال پانچ سو سال کا ہے۔ ہر مہینہ تیس دن کا اور ہر دن ہزار برس کا ہے۔ (7)

امام سعید بن مسعود اور کم رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک حبشی اسی برس کا ہے۔
حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (1)

امام زہری رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک حبشی اسی برس کا ہے۔ (2)
امام یازدہنی رحمہ اللہ نے اسے مروی ہے کہ ایک حبشی اسی برس کا ہے۔ (3)
ایک حبشی اسی برس کا ہے اور ایک سال تین سو ساٹھ دن کا ہے اور ایک دن ایک ہزار کی طرح ہوگا چنانچہ تم شمار کرتے اور (4)
امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ (4)

امام ہدین حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک حبشی اسی برس کا ہے۔ ان میں سے
ایک دن دنیا کے سوا (پچھتے) کی طرح ہے۔

امام ابن عمر العدنی سے سند میں ابن ابی حاتم، بخاری اور ابی حرمہ سے مروی ہے کہ ایک حبشی اسی برس کا ہے۔ (5)
عمر سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک حبشی ہزار سے کہے اور ایک حبشی تیس دن کا ایک سال یا وہ جیسے
کا اور ایک حبشی تین سو ساٹھ دن کا اور ان میں سے جو دن تم ہزار برس کا شمار کرو گے۔ پس ایک حبشی اسی ہزار برس کا ہوا۔
امام زہری رحمہ اللہ نے اسے مروی ہے اور بھی دیکھ لیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضور نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث بیان کی
ہے کہ آپ نے فرمایا: قسم بخدا کوئی بھی جہنم سے نہیں نکلے گا، یہاں تک کہ وہ اس میں کسی حبشی ٹھہرے گا اور ایک حبشی اسی
سے زائد برس کا ہے۔ ہر سال تین سو ساٹھ دن کا ہے اور ایک دن تم ہزار برس کا شمار کرو گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا: کسی کو اس پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ جہنم سے نکلے گا۔ (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ایک حبشی اسی برس کا ہے۔ (6)
امام سعید بن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک حبشی اسی برس کا ہے۔
امام ابن مرددہ رحمہ اللہ نے حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
ایک حبشی چوبیس برس کا ہے۔

امام حماد بن حیدر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عامر بن عبد اللہ علیہ نے اَحْقَابًا کی قرأت الف کے ساتھ کی ہے۔
امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ نے اسے بغیر الف کے پڑھا ہے۔
امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لُحَيْثُ بْنُ فَيْضَانَ أَحْقَابًا وَضَافًا
نَهْنَكًا (بخار: 107) کہ وہ دونوں ایک جہت کے بارے میں اور اہل قبلہ میں سے توحید کو ماننے والوں کے لیے ہیں۔ (7)

1۔ سند اک حاکم کتاب التفسیر جلد 2 صفحہ 556 (3699) اور التفسیر المجمع جلد 1

2۔ مجمع الزوائد جلد 7 صفحہ 1481 (1481) دال النور جلد 1 صفحہ 17 اور احوال اہل بیت جلد 3 صفحہ 17

3۔ تفسیر طبری جلد 1 صفحہ 30 جلد 2 صفحہ 358 (7029) دال النور جلد 1 صفحہ 17

4۔ ابن

5۔ تفسیر طبری جلد 1 صفحہ 30 جلد 2 صفحہ 17

6۔ ابن جلد 30 صفحہ 13

اور عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ میرے ہاتھ سے۔
اہل جنم کے لیے اس میں حذاب ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا يَذُنُّ قُلُوبُ قَوْمٍ لَّا شَرَّ لِقَاءِ الْإِنْسَانِ لِقَاءً۔

ما بعد وہی عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو احابہ رحمہ اللہ سے مذکور آیت سے تحت بیان کیا ہے کہ اس میں
شذاب سے جینٹیلی، شذاب اور بڑا سے عساکران، شذاب ہے۔ اور یہ صحیح ہے۔ (1)

ابن ابی حاتم نے ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حنیفہ سے مراد اہل
(حذاب) ہے جو چلائے گا۔ اور عساکران سے مراد مصر یعنی فلسطین اور سرزمین کا حذاب ہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ (اس جہنم) شذاب کی مراد اور
خضک کو برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کی
ہے کہ آپ نے لَا يَذُنُّ قُلُوبُ قَوْمٍ لَّا شَرَّ لِقَاءِ الْإِنْسَانِ لِقَاءً حَذَابٍ کی قرآن میں اپنا کو بیٹھی ہوگی۔ اور ذُنُّ
عَسَاكِرَ کے تحت فرمایا اس حذاب کی سرزمین اپنی اپنا کو بیٹھی ہوگی۔ جب قرآن اس کے منہ کے قریب آیا جائے گا تو اس کے
چہرے کی کھال اتر جائے گی یہاں تک کہ صرف ہڈیاں باقی رہ جائیں گے اور وہ تر ہمارے گا۔

ابن منذر نے حضرت مردودہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یہ روایت مراد نجد ہے (2) جو کہ ہر طرف سے چھائی ہوئی ہو۔
امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جَزَاءُ قَوْمٍ
مُتَّقٍ ہے کہ جہان کے اعمال کے موافق ہوگی۔ (3)

عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ جَزَاءُ قَوْمٍ کے برے اعمال کے موافق ہوگی۔ (4)
امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ
جَزَاءُ قَوْمٍ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جَزَاءُ قَوْمٍ کے موافق ہوگی اور انھیں گالٹو لایَزِيْرُ جَزَاءُ کے تحت کہا کہ وہ اس سے
خوفزدہ نہیں ہوتے اور ایک روایت کے لفظ ہیں وہ وہاں نہیں کرتے کہ وہ (وہ زندہ کیے جانے کی تہنیت کریں)۔ (5)

ابن منذر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اسے اس حذاب کی امید کہتے ہیں اور وہ سزا سے ڈرتے ہیں۔
امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے شدید تر
کوئی آیت اہل جنم کے لیے نازل نہیں ہوئی۔ لَكُلُّ قَوْمٍ لِّقَاءِ اللَّهِ نَازِلٌ مُّسْتَقَرٌّ أَوْ مَرْتَبَةٌ أَمْ كَرِهَ اللَّهُ مُضَاهَاةَ قَوْمٍ كَذِبًا يَصْنَعُونَ
میں ہمیشہ رہیں گے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت حسن بن دینار رحمہ اللہ سے یہ قول

1۔ تفسیر طبری، جلد 30، صفحہ 20۔ 2۔ حجاب و قرآن، ص 20۔ 3۔ تفسیر ابن کثیر، جلد 30، صفحہ 22۔

4۔ ابن ابی حاتم، جلد 30، صفحہ 22۔ 5۔ ابن ابی حاتم، جلد 30، صفحہ 22۔

[illegible]

میں نے اس کے لئے ایک نیا مکان بنوا دیا۔ اس کے لئے میں نے ایک نیا مکان بنوا دیا۔ اس کے لئے میں نے ایک نیا مکان بنوا دیا۔

ابن عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیبؓ، حضرت قتادہؓ، حضرت مجاہدؓ، حضرت فضیلؓ کے اور تلامذہ سے منقول ہے۔

۱۔ ہم وہ بندگان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے لیے خاص کر رکھا ہے۔
 ۲۔ ہم وہ بندگان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے لیے خاص کر رکھا ہے۔
 ۳۔ ہم وہ بندگان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے لیے خاص کر رکھا ہے۔

اور محمد بن ابی بکر صدیقؓ نے حضرت عبداللہ بن جبر اور حضرت عثمانؓ کے درمیان میں اتفاق سے اسی طرح بیان کیا۔
بنیاد نے حضرت علیؓ سے بیان کیا ہے کہ گذشتہ دو صفحہ پر: چار یا پانچ سال کا، اور تسلسل کے ساتھ پھر اسی طرح۔
محمد بن عبد اللہ بن جبر اور عثمانؓ نے حضرت ابی بکر صدیقؓ سے روایت کیا ہے کہ گذشتہ دو صفحہ کا کوئی ہے جو
میں اس روایت کے الفاظ کی کہ: ابی بکر اور ابی بکر صدیقؓ کے ساتھ تسلسل کے ساتھ چار یا پانچ سال کا۔ (۱۱)

اور ہم نے اس کے لئے قلم ریزہ اللہ کے سے ہاں کو ہے کہ اس کا خطرہ ہے انکا ہر پہنے دینی صاف شراب۔ (5)

نوام محمد بن سید محمد رحمہ اللہ نے اس خطرہ میں ہاں رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب ہاں میں شراب ہو تو وہ لٹا ہے اور جب اس میں شراب نہ ہو تو وہ کھڑی ہے۔

[illegible]

فرہنگ دینی سے یہ پتہ چلے گا کہ نبی کا نسب سے کیا ہے۔ جسے کباریہ یا اہل انعام ہے۔ ان اہل انعاموں نے کیے

لَا يَلْبِثُونَ فِيهِ إِلَّا وَقْعَةً يَوْمًا ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (النجم: 41) اس سے واضح ہے کہ انیسویں جلد میں

امام ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے اہل علم میں جو روایات نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان اللہ تعالیٰ کے نظروں میں سے ایک شجر ہے۔ وہ لکھنؤ میں ہے۔ ان کے سر اچھوڑ دیے گئے ہیں۔
ہیں۔ حضرت آپ سے یہ روایت ہے کہ یَوْمَ يَنْفُخُ الْفُؤُودُ وَلَيُخَوِّذُنَّ فِيهَا الْقُلُوبُ شِقَاقًا ۚ فَيُؤْثَرُ رُءُوسُهُمْ فِيهَا ۚ وَأُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَشَرِ ۖ
وہم جو روز قیامت میں ان شجر میں ہیں۔ ان میں ملے۔ ان میں اپنی حالت اور جاتی کا جسم اللہ نے لکھا۔ ان صفات میں حضرت محمد
رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ روایت کی آدم کی شکل پر ایک مخلوق ہے۔ (1)

امام عبد الرزاق، محمد بن سعید، ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ فرمادے: رسول
کھاتے ہیں اور ان کے ہاتھ پاؤں اور سر گتے ہیں اور دھڑکتے ہیں۔ (2)

امام عبد بن سعید، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ اور ترمذی رحمہم اللہ نے الاسماء و صفات میں حضرت ابوصالح رحمہ
اللہ سے یَوْمَ يَنْفُخُ الْفُؤُودُ وَالنَّجَّاتُ مَعًا ۚ فَتَقُولُ يَا نَبَا ۚ کہ روایت جو کہ ان کی طرف سے روایت کی ایک مخلوق ہے۔ لیکن وہ
انسان نہیں ہیں۔ ان کے اچھا اور پورا نہیں ہیں۔

امام ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے اہل علم میں حضرت طوسی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ دونوں رب
الطافین کے پاس قیامت کے دن صف بستہ ہیں۔ (3) ایک صف۔ روح کی اور ایک صف۔ لوگوں کی ہوگی۔

امام ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن برید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں دانیس ملائکہ اور
شیطانوں میں سے دو سو سال صف بھی نہیں ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا وہ سال ہو گیا اور آپ روح کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔

امام عبد بن سعید، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت روایت کی کہ وہ فرشتہ کے تحت کہ
ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ وہ کوئی فرشتہ نہیں اور ان کے ساتھ جو ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے الاسماء و صفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
یَوْمَ يَنْفُخُ الْفُؤُودُ کہ تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ فرشتہ ہے جو عام ملائکہ سے تعینت میں اعظم اور بڑا ہے۔ (4)

امام ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ روایت ہے کہ وہ ان میں سے
آسمانوں پر تھیں اور ملائکہ سے بہت بڑا ہے۔ وہ روز پورہ فرمادے کہ یہ سچا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر شیعہ۔ ایک فرشتہ پیدا
کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن انہی اور ملائکہ کی صف کی صورت میں آئے گا۔ (5)

امام ابو الشیخ رحمہم اللہ نے اہل علم میں حضرت شاکر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ روح اللہ (کی جانب سے)

1- صحیح طبرانی، جامع صغیر، ج 3، صفحہ 256-257، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ 2- رابطہ جلد 30، صفحہ 30

3- تفسیر ابن کثیر، ج 2، صفحہ 399، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ 4- تفسیر ابن کثیر، ج 2، صفحہ 399، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ 5- تفسیر ابن کثیر، ج 2، صفحہ 399، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

عاجب ہے۔ بولیا مت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا۔ وہ ملائکہ سے بڑا ہے۔ اگر وہ منکھ لے تو وہ تمام ملائکہ کی رحمت رکھے۔ اور مخلوق اس کی طرف دیکھیں گی۔ اور اس کے ذور کی رحمت اور اپنی آنکھیں اور ہنسیں اٹھائیں گے۔

امام ابن منذر اور ابو اسنیخ رحمہما اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ: یہ ملائکہ سے عارف ہے، اور ان کی نسبت رب کریم کے زیادہ قرب ہے۔ اور وہی صاحب دلی ہے (یعنی دلی اٹنے والا ہے)۔

امام خلیفہ رحمہ اللہ نے الجھن و المغرور کی میں حضرت باب بن منذر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ: وہ بھی ملائکہ میں سے ہی ایک فرشتہ ہے اس کے دس بڑا پر ہیں اور ہر دو پر دس کے مابین مشرق و مغرب کا فاصلہ ہے اس کے چار چم سے جانا۔ ہر چم کے کئی بڑا زنا ہیں۔ وہ ہونٹ اور دانت کیسے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہتا ہے۔

ابو مسلم بن خالد و زبائی اور سہیل رحمہما اللہ نے ابو اسنیخ و اصحاب میں حضرت امام الشافعی رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمادے: "مَنْ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ هَذِهِ الْمَلَائِكَةِ وَالْوُجُوهِ" (۱)

امام عبد بن حمید اور ابو اسنیخ رحمہما اللہ نے حضرت صفوان بن ابراہیم سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمادے: "مَنْ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ هَذِهِ الْمَلَائِكَةِ وَالْوُجُوهِ" (۱)

امام ابو اسنیخ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام جہاد کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ان کے اعضاء بدن اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے کھپ رہے ہوں گے اور کہیں گے: "لَا تَنْفَعُنَا وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، مَا عَدَلْنَاكَ خَوْفًا وَبُخًا بَعَثْنَاكَ" (تیری رحمت پاک ہے، حیرے، سو کوئی ہل نہیں سکتا، ہم نے اس طرح تیری عبادت کی جس طرح تیری عبادت کا حق ہے)۔ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سنا: "يَوْمَ تَقُومُ السُّورُ وَالْمَلَائِكَةُ سَاقِفَاتٌ"۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابو اسنیخ و اصحاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ: "يَوْمَ تَقُومُ السُّورُ" کا مضمون ہے جس وقت لوگوں کی ارواح ملائکہ کے ساتھ کھڑی ہوں گی، اور یہ وہ جوں کے درمیان ارواح کو جسوں کی طرف لٹانے جاتے سے پہلے ہوگا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ترمذی رحمہما اللہ نے ابو اسنیخ و اصحاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ: "قَالَ صَوَابًا"۔ (سزاوارتہ)۔ (۲)

امام ابن منذر اور ابو اسنیخ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہ شہادت دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ابو عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمر رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم شرح نواری، کتاب نسو، جلد ۳، صفحہ ۱۷۱ (۴۸۷/۲۲۳) اور کتاب احادیث، جلد ۱، ص ۳۲

۲۔ تفسیر طبری، جلد ۱، ص ۳۲، جلد ۳، ص ۳۲، جلد ۴، ص ۳۲، جلد ۵، ص ۳۲، جلد ۶، ص ۳۲، جلد ۷، ص ۳۲، جلد ۸، ص ۳۲، جلد ۹، ص ۳۲، جلد ۱۰، ص ۳۲

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ قائل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں متبعات کیں اور اس سے مطابقت مل گئی۔

۲۔ ہم مکتبی سے قاسب الاصلین میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اسے نصیب قرار دیا ہے کہ حضرت ابان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (سمن) کیا ہے؟ فرمایا: سمن کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ کچھ جو اس کی کمال کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمنائی کے ساتھ سمنائی کو سمنین اور آرائش کرنا۔ واللہ اعلم۔
۳۔ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ (۱)

۴۔ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ (۲)

۵۔ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ (۳)

۶۔ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ (۴)

۷۔ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ (۵)

۸۔ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ (۶)

۹۔ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ (۷)

۱۔ حمید بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ (۱)

۲۔ حمید بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بات ہے۔ (۲)

سب سے پہلے وہی کہیں گے۔ وہیں جیسو، اُسے کافر کہیں گے۔ تو کہتے ہیں کہ اگر اس قسم کو مستحق کفر دے گا تو تمام سرور میں
وہ کہے والے ان سے کہیں گے کہ تم سب کفر ہو جاؤ۔ پس وہی سے ملے جا کر کہیں گے تو یہ کفر ٹھیکہ ٹھیکہ لیں مرنے والے دیکھ کا
میں دیتے ہیں کفر پینٹ پینٹ کٹ کٹ کر دیا۔

امام سید ابن تہود رحمہ اللہ نے حضرت امام احمد رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے اس کو صراحت کے ساتھ لے لیا ہے کہ جو کفر
مختلف ہے ٹھیکہ ٹھیکہ دے گا۔ تو اس وقت کا یہ کفر پینٹ پینٹ کٹ کٹ کر دیا۔

امام سید ابن تہود رحمہ اللہ نے حضرت سید ابن ابی طلحہ رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ نے سید ابن جابر کے
لہجہ میں ابی اللہ ہمارے اللہ نے حضرت سید ابن ابی طلحہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جنات کے لیے تو یہ بے پرواہی کہ
وہ سب سے بڑے جاکر ہیں۔ پھر انہیں کہا جائے گا کہ تم سب کفر ہو جاؤ۔

• عادت کی تہذیب کرتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ حدیث روایت میں نہیں آتی ہے۔ پھر ابن عباسؓ سے یہ حدیث روایت میں آئی ہے۔
ابن عباسؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے کہ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** (کی کیفیت) کا بیان ہے۔ (ذ)

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** (کی کیفیت) ہے۔
امام جویریہ رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** فرمایا کہ کھار کی ارواح جب حضرت ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتی ہیں اور وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے آگاہ کرتے ہیں۔
تو وہ غریب ہو جاتی ہیں۔ جس حضرت ملک الموت علیہ السلام غوطہ زون ہو کر پنچوں اور گوشت کے بند کھولتے ہوئے وہاں سے اٹھیں کھینچ لیتے ہیں۔ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** اس معنی کی ارواح جب حضرت ملک الموت علیہ السلام کا نکار دہکتی ہیں اور وہ فرماتے ہیں: اے نفس مطمئن! روح اور جان کی طرف نکل آ اور یہ کی طرف ہو کہ غضب میں اور ناراض نہیں ہے۔ تو وہ فرحت و مسرت اور جنت کے شوق میں اس طرح حیرنے لگتی ہیں جیسا کہ پانی میں غواہی کرنے والا تیرتا ہے۔ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی عزت و کرامت کی جانب تیزی سے چلتی ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** کا تفسیر فرمایا: یہ دونوں آئینہ کنہ کے لیے ہیں۔ جب کہ ان کی روح کھینچی جاتی ہے کہ اسے بڑی شدت اور سختی کے ساتھ اس طرح کھینچا جاتا ہے جیسا کہ ان میں سنوں (کو کھینچا جاتا ہے)۔ پس اس کا خروج انتہائی سخت اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** کا تفسیر فرمایا: یہ دونوں آئینہ موشن کے لیے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** اس وقت ارواح سینوں میں گھس جاتی ہیں۔ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** (یہ کیفیت ہے) جب کہ ملائکہ روح کو انھیں اور قہ سوں سے نکال کر لاتے ہیں۔ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** کہ روح میں میرتی ہے اور موت کے وقت مضطرب ہو جاتی ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** کا معنی ہے کہ وہ فرشتے جو کھار کی ارواح کو کھینچتے ہیں۔ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** یہ ملائکہ کی صفات ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** مراد وہ ملائکہ ہیں جو انسان کی روح کو کھینچ کر نکالتے ہیں۔ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** مراد وہ ملائکہ ہیں جو آدمی کی روح کے بند کھولتے ہیں۔ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** مراد وہ ملائکہ ہیں جب کہ وہ آسمان سے زمین کی طرف نازل ہوتے ہیں۔ **وَاللّٰهُ عَلَبَ عَنْ قَدَمَيْهِ** کا تفسیر فرمایا: یہ

نام محمد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھا گیا کہ تَزَجُّفُ الْمَرْجُفَةُ تَشْتَبِهُ الْزَّادَةَ تو آپ نے فرمایا یہ دونوں یکے ہیں۔ پس پہلا کلمہ زندہ کو مار دے گا اور دوسرا کلمہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی قُلْ نُوْحٍ اِنِّي اتَّخَذْتُ لِي الْفُلَّ حَقِيْقٌ مِّنْ لِّي الْفُلَّ شَوْبٌ مِّنْ عَمَلِي اِنِّي نُوْحٌ مِّنْ اَوْلَادِكَ اَوَّلُ مَا اَنْشَأْتُمْ لِي الْفُلَّ اِنِّي اَمْرٌ مِّنْ عَمَلِي اَمْرٌ مِّنْ عَمَلِي (ابوہریرہ) (اور پوچھا جائے گا صبر۔ پس عرض کرنا تَزَجُّفُ ہے گا پھر آسمانوں میں سے اور نوح زمین میں ہے پھر ان کے منہ میں اللہ ہے گا) (کہ یہ سب باتیں ہوں) پھر دوبارہ (جب) اس میں پھونکا جائے گا تو آپ ایک دھمکے ہوئے ہو کر (حیرت سے) کہنے لگے گ جائیں گے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قُلْ نُوْحٌ مِّنْ اَوْلَادِكَ اَوَّلُ مَا اَنْشَأْتُمْ لِي الْفُلَّ کا مفہوم ہے کہ اس میں دلی خوف و راز اور خطر ہوں گے۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں دلی خوف و راز اور ڈرانے والے ہوں گے۔ (۱)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس میں دلی خوف و راز ہونا حال ہوں گے اور اِنَّا الْمَرْزُؤُونَ فِي الْحَالِ کے وقت کہا کہ کیا ہم زمین میں لائے جانے والے جائیں گے؟ اور ہم نئی تخلیق کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ وَاِذَا كُنَّا عِظَامًا مَّجْمُوعًا فرمایا: جب کہ ہم بوسیدہ (کوئی ہوئی) ہڈیاں ہو چکے ہوں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: قُلْ نُوْحٌ مِّنْ اَوْلَادِكَ اَوَّلُ مَا اَنْشَأْتُمْ لِي الْفُلَّ حالات کا وہ مشہور کریں گے ان کے جب اس میں دلی خوف و راز ہوں گے۔ يَوْمَئِذٍ اَنْصَلَّتْ عَنَّا اَشْعَافُ اس میں دلی کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔ يَقُولُونَ عَرِثًا اَلَمْ نَكُنْ فِي الْغَايَةِ مَعَكُمْ يَوْمَئِذٍ کہ ہم نئی تخلیق کے ساتھ اٹھائے جائیں گے جب کہ ہم دوبارہ زندہ کیے جانے کو مجھلاتے ہوئے مر رہے گے۔ وَاِذَا كُنَّا عِظَامًا مَّجْمُوعًا یعنی جب کہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو چکے ہوں گے۔

عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اِنَّا الْمَرْزُؤُونَ فِي الْحَالِ کے مفہوم یہ ہے۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابوالکلام رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس میں راز و غم کی ہے یعنی کیا ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب مذکورہ آیت تلازل ہوئی تو کفار قریش نے کہا: اگر ہمیں موت کے بعد زندہ کیا گیا تو ہمیں یقیناً اُغلیا جائے گا۔ تو پھر یہ آیت تلازل ہوئی اِنَّا كُنَّا كَمَا بَرَأْتُمْ (یہ وہی قریش سے کہا نے کی ہوئی)۔

امام سعید بن منصور اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اِنَّا كُنَّا كَمَا بَرَأْتُمْ کے ساتھ ”تَجْعَلُوْنَا“ پڑھتے تھے۔

باقی کی ساری زمین سدھوہ (سوارمین) میں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن ابی مسعود نے کہا ہے: **”وَبِئْسَ مَا لَكُمْ سَدُّهُ لَا تَنْخَرُوا“** اور اس میں زمین اور سندھوہ (ہاتھورس) کا گوشت ہے۔

امام ابن تیمیہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ سب غداؤں میں کھانے کے لیے ہیں۔ یہ قول بیان کیا ہے کہ سدھوہ سے مراد وہ علاقہ جس میں ہے وہ ایک روایت میں ہے: ”علاء میں“ کہ عمار کی عمارت میں ہے۔ یہاں سے یہاں تک کہ اس کا نام ہے: **”خَيْلٌ مَخْرُوجَةٌ وَخَيْلٌ مَخْرُوجَةٌ“** (سندھوہ کا کار اور زمین کا شکار)۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت شعب بن ربعی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہاتھورس کے گوشت پر قول بیان کیا ہے: **”وَبِئْسَ مَا لَكُمْ سَدُّهُ لَا تَنْخَرُوا“**۔ پھر ہاتھورس میں سے ان کی سات کا شعر بیان کیا:

وَلَيْسَ لَكُمْ سَدُّهُ وَلَا تَنْخَرُوا وَمَا فَتَدْرَأُ بِهِ أَنْفًا نَقِيًّا

”اور اس میں زمین اور سندھوہ (ہاتھورس) کا گوشت موجود ہے اور وہ کھانے کے لیے نہیں چھوئے“۔

امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس سدھوہ سے مراد زمین ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت طاہر بن زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ سدھوہ سے مراد زمین ہے کہ وہ زمین کے نیچے (اندرا) تھے اور چھوڑ کر اس کی اوپر اس کے نیچے دینے پر تھے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ کہ یہ زمین کا نام ہے اور کیا جاتا ہے سدھوہ جسی وعلی۔ اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سدھوہ سے مراد ہے سفید و سفید زمین جیسا کہ منافق سحرانی روٹی۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت وہب بن جریہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سدھوہ قسطنطینس کہیاد میں ایک پہاڑ ہے۔ اور ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سدھوہ جہنم کا نام ہے۔

هَلْ أَتَىكَ حَدِيثُ مُوسَى ۖ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۖ إِذْ هَبَّ رِيحٌ فَغُيِبَ ۚ قَالَ هَلْ لَكَ إِلَّا أَنْ تَرْكَنَ ۖ وَ أَهْبَيْتَكَ إِلَى رَبِّكَ فَتَحْشَى ۚ قَالَهُ الْكَافِرُ ۖ فَنَدَّبَ وَ عَصَى ۚ ثُمَّ أَذْبَرَ يَسْعَى ۚ فَحَشَرَ فَنَادَى ۚ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى ۚ فَأَحَدَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْأَخْزَةِ وَالْأَذَى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَى ۝

” (اے حبیب!) کیا پہنچی ہے آپ کو مہمانی کی خبر؟ جب ان کے رب نے انہیں طوبیٰ کی مسجد وادی میں پکارا تھا۔ (کہ) جاؤ فرمیں کے پاس دوسرے شخص بن گیا ہے۔ نہیں (اس سے) اور نہ کثرت کرو کیا حیرتی خواہش ہے کہ تو پاک ہو جائے۔ اور (کیا تو چاہتا ہے کہ) میں تیری رہبری کروں حیرے رب کی طرف؟ کہ تو (اس سے) ڈارے تھے۔ پس آپ سے (چ کہ) اسے وہی بتائی دےوائی۔ ہاں اس نے بھلا دیا اور (فرمائی گئی۔ پھر وہ مردوں کو کہنہ نگیزی میں کوشاں ہو گیا۔ پھر (تو میں) منع کیا کہ اس پکارا۔ اور کہنا میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ آخر کار جتنا کر دیا اسے اللہ نے آخرت اور دنیا کے (دو برسے) اخذ آپ میں۔ ہے شک اس میں بڑی عبرت ہے اس کے لیے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔“

امام فرمائی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ہاجہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اِنَّهُ عَلِيٌّ کا معنی ہے: ہے شک وہ فرمان اور سرکش ہو گیا ہے۔ اور قَاتِلُهُ الْاَیْمَةُ الْکَثْرٰی کے تحت انہوں نے کہا کہ آیت کبریٰ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ کا دست مبارک ہے۔ اور اَوْفَرْنَا لِنَسْجِلُکَ بَارِعَ فَرَمَا کہ پھر وہ خدا اور قدرتِ گیزی کے اعلان کرنے لگا۔ مَا کَانَ لِلّٰہِ تَخَالُفٌ لِّمَا یُخْتَرُ وَوَاوَلٰہِ فَرَمَا: اوق سے مراد اس کا یہ قول ہے: نَحْنَا عَزِیْزٌ لِّکُمْ قَبْلِ ذٰلِکَ عَلَیْہِی (القصص: 38) (میں اپنے سوا تمہارا لیے کوئی الٰہ نہیں) اور آخرت سے مراد اس کا یہ قول ہے۔ اَنَّا نَحْنُ اَعْلٰی (النار: 24) (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں) (1)

عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہ کبریٰ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ کا یہ بیف ہے۔ اور مَا کَانَ لِلّٰہِ تَخَالُفٌ لِّمَا یُخْتَرُ وَوَاوَلٰہِ فَرَمَا کے بارے میں فرمایا اسے دنیا و آخرت کے عذاب نے پکڑ لیا۔ (2) امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر نے حضرت محمد بن جویہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو فرمایا اِذْعَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ عَلٰی قُلُوبِکَ اِنِّیْ اَنْتَ کَرِیْمٌ وَاَکْہِبْ بِکَ اِلٰی مَرْیَکَ فَمَنْ لِّکَ نَالَہُ الْاَیْمَةُ الْکَثْرٰی لِمَنْ لِّکَ ذَلْبٌ وَغَضٌ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْجِلُکَ نَسْجَرٌ فَاذْہَبْ اِلٰی اَنَا نَحْنُ اَعْلٰی مَا کَانَ لِلّٰہِ تَخَالُفٌ لِّمَا یُخْتَرُ وَوَاوَلٰہِ فَرَمَا اِنَّہٗ لَیَعْرِضُ فَاَنْہٰہُ عَنْہُ اوردہ ہر گز ایسا نہیں کرے گا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے رب! میں اس کی طرف کیسے جاؤں گا۔ حالانکہ قریہ جانتا ہے کہ وہ نہیں مانے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ آپ دو کر میں جس کا آپ کو تمہارا پتہ ہے۔ کیونکہ آسمان میں بارہ جزیرے فرشتے ہیں جو تقدیر کا م طلب کر رہے ہیں۔ لیکن وہ سناں تک پہنچے ہوں اس کا وارک کر سکے۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِنَّہٗ لَیَعْرِضُ فَاَنْہٰہُ عَنْہُ

1 تفسیر طبری جلد 3، ص 33، 34، 35، 36، 37، 38، 39، 40، 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000

2۔ مسیحی جلد 3، صفحہ 390 (3485)

2۔ تفسیر عبد الرزاق جلد 3، صفحہ 388 (3484) اور انکسہ العلب جلد 2

شوک کے بارے یہ معلوم بیان کیا ہے کہ کیا حسی نہائش ہے کہ تو کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اہم پہلی حدیث نے ۱۰۱۱ احادیث میں حضرت عمرؓ و حضرت ابوبکرؓ کی سند سے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ لایا تو جانتا ہے کہ کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

ابن عباسؓ نے حضرت ابن جریجؓ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ خلیفہ ثانیؓ نے ان کو ایسی تیرہی تواریخ سے کثرت عارض ہو جانے سے اذیت پہنچائی کہ وہ دقت اور محنت میں لپک رہے (جس) اور قضا اور کرنا جس کے اصول سے لگا کر عمر ابن سندؓ نے حضرت ربیعؓ و منہرؓ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ حق سے چر گیا اور کثرت گنجینی شہر تو تھا ہی نہ تھا۔

اہم تین ابی حاتمؓ و احمدؓ نے حضرت ابی رزقہؓ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت مولیٰ علیہ السلامؓ نے کہا اے فرعون! کیا تیری خواہش ہے کہ میں تجھے جوئی و در شہاب معاصر دوں کہ تو روزِ حشر ہو۔ تجھے ملک اور بادشاہی و عطا کروں کہ وہ تجھ سے بھیجے نہ جائے اور کان شہاب اور صوری کی حدت تیری حرقہ بولائی جاتی ہے اور جب تو عمرؓ کو قہر سے میں داخل اور میرے ساتھ ایمان سے آئے جس کی کھرت اور پہلہ میں اور راتیں اس کے دل میں واقع ہو گئیں۔ اس نے کہا ایسا ہی ہوگا جیسا آپؐ نے کہا ہے یہاں تک کہ ہاں آجائے لیکن جب ہاں آجائے تو اس نے اسے آکھ لیا۔ تو ہاں نے اسے جالدار اور دیا اور کہا تو عبادت کرنے کا جب کہ تو رب ہے اور تیرا کعبہ است کی جاتی ہے۔ تو اس وقت وہ لوگوں پر نکلا اور اس نے اپنی قوم کو مع کر کے کہا: اِنَّا نُرِيكُمْ اِلَٰهًا فُخًی میں تمہارا رب سے بڑا رب ہوں۔

ابن جریرؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: مَا خَلَقَ اللَّهُ كَمَالًا وَلَا جَوْادًا وَلَا اَوْفًی فَرَمَانًا وَلَا جَوْادًا سے مراد اس کا یہ قول ہے: اِنَّا نُرِيكُمْ اِلَٰهًا فُخًی اور اَلَا اَوْفًی سے مراد یہ ہے: مَا خَلَقَ كَمَالًا وَلَا جَوْادًا وَلَا اَوْفًی (القصص: 38) (۱)

۱۰۱۱ محمد بن حنفیہؓ و منہرؓ نے حضرت عمرؓ اور حضرت حمادؓ کے رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ابی حنیفہؓ بیان کیا ہے

۱۰۱۱ محمد بن حنفیہؓ و منہرؓ نے حضرت حمادؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہمیں نے مَا خَلَقَ اللَّهُ كَمَالًا وَلَا جَوْادًا وَلَا اَوْفًی کے بارے کہا: کہ یہ دونوں اس کے وہ نقل ہیں۔ پہلا کعبہ ہے: مَا خَلَقَ كَمَالًا وَلَا جَوْادًا وَلَا اَوْفًی (القصص: 38) اور دوسرا کعبہ ہے: اِنَّا نُرِيكُمْ اِلَٰهًا فُخًی اور ان دونوں کلموں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے۔

۱۰۱۱ محمد بن حنفیہؓ و منہرؓ اور ابی حاتمؓ و منہرؓ نے حضرت منہرؓ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس کے دونوں کلموں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے۔

۱۰۱۱ محمد بن حنفیہؓ و منہرؓ نے حضرت حمادؓ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ دونوں کے قول مَا خَلَقَ كَمَالًا وَلَا جَوْادًا وَلَا اَوْفًی (القصص: 38) اور اِنَّا نُرِيكُمْ اِلَٰهًا فُخًی کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہے۔ (۲)

عَرَأَيْتُمْ أَشَدَّ حَقًّا أَمِ السَّمَاءُ بَدِيلًا رَافِعَ سَنَكُمَا فُسُوهَا وَ

۱. تحفہ شریف، بیروت، جلد ۳۵، صفحہ 52، دارالمعارف اعلیٰ بیروت

2. تحفہ شریف، بیروت، جلد ۳۵، صفحہ 39 (38) دارالمعارف اعلیٰ بیروت

أَغْلَسَ لَيْلًا وَأَحْرَجَ صُحُفًا ۚ وَالْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ وَحْشًا ۚ
 أَحْرَجَ مِنْهَا مَاءً فَأَوَّزَ غُلَامًا ۚ وَالْجِبَالُ أَرْضُهَا مَتَاعًا لَكُمْ ۚ
 لَا تَعَامِدُونَهَا ۚ فَإِذَا جَاءَتِ السَّاعَةُ انْكَرَىٰ يَوْمَ يَسُدُّ كُرْسِيُّ
 الْإِنْسَانِ مَا سَعَىٰ ۚ وَبُورَّتِ الْجَنَّةُ لِمَنْ يَرَىٰ ۚ فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ ۚ وَ
 أَثَرَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ فَإِنَّ الْجَهَنَّمَ فِي الْمَأْوَىٰ ۚ وَأَمَّا مَنْ خَافَ
 مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ الْهَوَىٰ ۚ فَإِنَّ الْجَنَّةَ فِي الْمَأْوَىٰ ۚ
 يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۚ قِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ۚ
 إِنَّ رَبَّكَ مُنْهَاهَا ۚ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ مَنِ يَحْشَاهَا ۚ كَانَتْهُمْ يَوْمَ
 يَرَوْنَهَا لَمْ يُمْبِتُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ صُحُفًا ۚ

"کیا تمہیں پید کرنا مشکل ہے یا آسان کا۔ اس نے اسے بٹایا۔ اس کی ہمت کو خوب اونچا کیا پھر اس کو درست کیا۔ اور تاکہ کیا اس کی رات کو وہ ظاہر کیا اس کے دل کو۔ اور زمین کو بعد از اس بچھا دیا۔ نکالا اس سے اس کا بٹی اور اس کا سبز۔ اور پھر (اس میں) گاڑ دینے۔ ممالک زریست ہے شہارے لیے اور تہارے سونچیں گے لیے۔ پھر جب آگے کی سب سے بڑی آفت۔ اس دن انسان یاد کرے گا جو دوزھ پ اس نے کی تھی۔ اور ظاہر کر دی جائے گی جسم پر کہنے والے کے لیے۔ پس جس نے سرکشی کی ہوگی۔ اور ترجیح دی ہوگی زندگی کو۔ تو دوزخ ہی (اس کا) ٹھکانا ہوگا۔ اور جو دوزخ کا رہا ہوگا اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے اور (اپنے) نفس کو ہر گز رہا ہوگا (جہنم) خوفناک سے۔ چھینا ہمت ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔ یہ وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب نہ ہوگی۔ اس کے جان کرنے سے آپ کا کیا تعلق۔ آپ کے مدد تک اس کی انتہا ہے۔ آپ ضرور خبردار کرنے والے ہیں جس میں ٹھکانا ہوگا جو اس سے لڑتا ہو۔ گویا دوزخ میں روز اس کو دیکھیں گے (انہیں) یوں محزون ہوگا کہ وہ (دنیا میں) انہیں غمیرے تھے مگر ایک شام یا ایک صبح۔"

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ قرآن مجید میں اس نے اس کو چھت بٹایا۔ وَاغْلَسَ لَيْلًا اور اس کی رات کو خوب تاریک کیا۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت خواجہ رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مرقم مسکھا کا معنی

ہے: اِس نے اِس کی بات (حیثیت) کو بغیر ستر کے ٹھپا کیا۔ وَأَخْطَشَ لَيْلَهَا اور اِس کی رات کو ڈر یک کیا۔ وَ
أَخْرَجَ صُحُفَهَا اور اِس کے دن کو کھنڈہ کیا۔) وَالْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ وَحُفَا اور اِس کے بعد زمین کو بچھا دیا۔

امام محمد بن حمید اور ابن منذر رحمہما نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: نَزَلَتْ سُبْحَتُهَا اِس نے اِس کی صورت
کو خوب اُپنا لیا۔ وَأَخْطَشَ لَيْلَهَا اور اِس کی رات کو ڈر یک کیا۔ وَأَخْرَجَ صُحُفَهَا اور اِس کے دن کی روشنی کو خوب صاف کیا۔
وَالْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ وَحُفَا اور بعد اِس زمین کو بچھا دیا۔ وَالْوَحْيَانِ اِس مسہا کرنا اور پرازدہ زمین میں کانٹا دیا کیونکہ
وہ اپنے پاس سے کچھ کھوئے تھے۔

امام محمد بن حمید اور ابن منذر رحمہما نے ابی حاتم رحمہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ: وَأَخْطَشَ
لَيْلَهَا کا مضموم ہے کہ اِس نے اِس کی ستر کو ڈر یک کیا وَالْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ وَحُفَا اور اِس کے صوب کو صاف کیا۔

امام محمد بن حمید رحمہما نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ: وَأَخْطَشَ لَيْلَهَا کا مضموم ہے اِس نے اِس
کی رات کو ڈر یک کیا۔ وَأَخْرَجَ صُحُفَهَا اور اِس کے دن کو کھنڈہ کیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ: وَأَخْطَشَ لَيْلَهَا کے تحت یہ بیان کیا
ہے وہ اِس کے ساتھ ہی زمین کو بچھا دیا۔

امام محمد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے نہیں کہا:
کتاب اللہ میں راتیں ہیں جو ایک دوسرے کے متضاد اور مخالف ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: یہ تو نے اپنی رائے سے کہا ہے۔
يَا هَؤُلَاءِ أَطْلَقْتُمْ قَوْلَ بَالِي خَلْقِ الْأَرْضِ فِي يَوْمِي (تفسیر: 9) یہاں تک کہ اِس آیت تک پڑھا۔ ثُمَّ سَمِعْتُمُو
بَنِي السَّعَادَةِ وَهِيَ دُخَانٌ (تفسیر: 16) اور کہنے لگا: کایہ بر شاہ ہے: وَالْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ وَحُفَا تو آپ نے فرمایا: اللہ
تعالیٰ نے زمین کو بیدار کیا۔ اِس کو تخلیق کرنے سے پہلے پھر آسمان کو تخلیق کیا پھر آسمان کو تخلیق کرنے کے بعد زمین کو بچھا دیا۔
اِسی کر بلا ہی اللہ کا ارشاد ہے: وَخَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ۔

امام ابن منذر رحمہما نے حضرت ابراہیم خلی رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: وَالْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ وَحُفَا کہ
زمین کے کمرے سے بچھائی گئی۔

امام ابن منذر رحمہما نے حضرت ابن جریج رحمہما سے طلب کیا ہے: وَأَخْرَجَ صُحُفَهَا عَزَّ وَجَلَّ اور اِس کے صہر میں اور
وہ یہ کہہ گئے: صُحُفَهَا فرمایا: اِس سے مراد قلم ثاب اور اوشے ہے جو اللہ تعالیٰ سے تخلیق فرمائی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ: وَخَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ
کا مضموم یہ ہے کہ اِس سے پانی اور نباتات (سبزہ) نکالے اور دریاؤں کو جاری کر دیا۔ اور اِس میں پہاڑ اور صحرا اور ستے اور نیلے اور
جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے سب وہ دنوں میں بنایا۔

﴿سُورَةُ التَّوْبَةِ آيَاتُ ١٠٠﴾ ﴿سُورَةُ التَّوْبَةِ آيَاتُ ١٠١﴾ ﴿سُورَةُ التَّوْبَةِ آيَاتُ ١٠٢﴾

امام ابنِ عمرؓ نے فرمایا کہ یہ سورۃ توبہ میں آیت ۱۰۰ اور آیت ۱۰۱ کے درمیان میں آیت ۱۰۲ ہے کہ سورۃ توبہ میں آیت ۱۰۰ اور آیت ۱۰۱ کے درمیان میں آیت ۱۰۲ ہے۔

امام ابنِ عمرؓ نے یہ سورۃ توبہ میں آیت ۱۰۰ اور آیت ۱۰۱ کے درمیان میں آیت ۱۰۲ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان مہربان رحمت کرنے والا ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلَّى ۖ اِنْ جَاءَكَ الْاَعْيٰی ۖ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهٖ يَزْكٰى ۚ اَوْ
يَذْكُرُ نَفْسَهُ الّٰی كُرِی ۚ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ۚ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدِّی ۚ وَ
مَا عَلٰیكَ الْاَلٰی ۚ كُنْ ۚ اَمَّا مَنِ جَاءَكَ يَسْعٰی ۚ وَهُوَ يَخْشٰی ۚ فَاَنْتَ
عَنْهُ تُلٰغٰی ۚ كَلَّا ۚ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ ذَكَّرْنٰهُ ۚ فِیْ صُحُفٍ
مُّكَوَّمَةٍ ۚ مَّرْقُوعَةٍ ۚ مُطَهَّرَةٍ ۚ بِاٰیٰتٍ مِّنْ سَفَرَةٍ ۚ كِرٰمٍ بَرَكَةٍ ۚ

”میں نے جھپٹا ہوا ہے اور منہ پھیر لیا۔ (اس وجہ سے کہ) ان کے پاس ایک دنیا جاتا ہے اور آپ کیا جانیں شاید وہ پاکیزہ ہو جائے۔ یا وہ خود فکر کرنا تو نفع پہنچاتی ہے یہ نصیحت۔ لیکن وہ جو پروا نہیں کرتا، آپ اس کی طرف تو توجہ کرتے ہیں۔ اور آپ پر کوئی ضرر نہیں اگر وہ سحر سے اور جو آپ کے پاس آیا ہے وہ دوتا ہوا۔ اور روزِ بھی رہا ہے۔ تو آپ اس سے بے خبر رہتے ہیں۔ ایسا نہ چاہیے یہ تو نصیحت ہے۔ سو جس کا تکیہ چاہے اسے قبول کر لے۔ یا اپنے پیغمبروں میں (خبر) ہے جو سحر ہے۔ جو بلند مرتبہ پاکیزہ ہیں۔ ایسے کاموں کے ہاتھوں سے لکھے ہیں۔ جو بڑے بڑے اور نیکو کار ہیں۔“

امام ابنِ عمرؓ نے فرمایا کہ یہ سورۃ توبہ میں آیت ۱۰۰ اور آیت ۱۰۱ کے درمیان میں آیت ۱۰۲ ہے کہ سورۃ توبہ میں آیت ۱۰۰ اور آیت ۱۰۱ کے درمیان میں آیت ۱۰۲ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ تو اس کے آنے کو ناپسند کی اور اپنے دل میں کہا: یہ قریشی کبے کا کمران کی اجازت سے آئے ہوئے
 اندھے پست ٹھنڈا اور غلامی کی زندگی گزارنے والے لوگ ہیں۔ پس آپ ﷺ نے یہیں سے توڑی نازن دلی غصے
 ڈھونڈی لی اور فرمایا:۔

امام عید بن عبد الرحمن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: اُنْیَ صُحِیفَ تَمَكُّوْهُ مَعُوْذُ
 قُطْعُہُ فَاِذَا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور پانی پئی سَعْدُ فَاِذَا یہ قرآن ہے۔

امام عبد الرحمن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ پانی پئی سَعْدُ فَاِذَا مراد
 لکھنے والے کتب بت کرنے والے ہیں۔ (۱)

امام عید بن عبد الرحمن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عتب بن عبد الرحمن اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ پانی پئی سَعْدُ فَاِذَا
 کما چو یو نہ کہ سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کے کسی پرکرام ہیں۔

امام عید بن عبد الرحمن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سَعْدُ فَاِذَا سے مراد لاکھ سائے لکھنے والے ہیں۔
 امام ابن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان
 کیا ہے کہ پانی پئی سَعْدُ فَاِذَا سے مراد لاکھ (لکھنے والے) ہیں۔

امام نصیب رحمہ اللہ نے ترمذی میں حضرت عطاء بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔
 امام ابن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سَعْدُ فَاِذَا سے مراد اظہر
 زبان میں قرآن (قرأت کرنے والے) ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کما چو یو نہ کہ سے مراد لاکھ ہیں۔ (۲)
 امام احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ
 ﷺ نے فرمایا: جو قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس میں ماہر ہو تو وہ پچاس کاتبوں کے ساتھ ہوگا جو پڑھے معزز اور نیکو کار ہیں۔
 اور جو اس پڑھتا ہے اور اس پر مشاق اور مشغلہ، تو اس کے لیے دوا اجر ہیں (۳)۔ واللہ اعلم۔

قَبْلَ الْإِنْسَانِ مَا أَكْفَرَهُ ۚ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ
 فَقَدْ رَءَاهُ ۚ ثُمَّ الشَّبِيهَ يَسْرَهُ ۚ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۚ ثُمَّ إِذَا شَاءَ
 أَنْشَرَهُ ۚ كَلَّا لَمَّا يَقِضْ مَا أَمَرَهُ ۚ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى صَعَامِهِ ۚ
 إِنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۚ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۚ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا

۱۔ تفسیر عبد الرزاق، ج ۱، ص ۳۵۲ (۳۵۹۳)۔ مائتکب بعلیہ۔ ج ۲

۲۔ تفسیر ابن جریر، ج ۱، ص ۳۵۲ (۳۵۹۳)۔ مائتکب بعلیہ۔ ج ۲

۳۔ تفسیر ابن جریر، ج ۱، ص ۳۵۲ (۳۵۹۳)۔ مائتکب بعلیہ۔ ج ۲

صَبَّالًا وَعَجَبًا وَقُضِيَ لَنَا وَرَبُّنَا وَنَحْلَانِ وَحَدَّ آيَاتِي عُلْبَانًا وَمَا كِهْمَةُ وَأَبَانًا مَتَاعًا لَكُمْ وَلَا نَعَامًا لَكُمْ

”عبرت“ (مکمل) عثمان اور حضرت حسان قرظہ فرمائی ہے۔ کہ نیز میں اللہ کے لئے اپنے بھائی کو ایک واقعہ ہے۔
اسے دیکھ کر یہ پھر اس کی ہر چیز عجز و عجز سے بڑھتی ہے۔ پھر (وہی) کہی کہ ابراہیم پر اس کی زندگی۔ ہجرات موت دنی اور
اسے قبر میں پہنچا دیا۔ پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ یقیناً وہ عبادت لایا جو اللہ نے اسے علم دیا تھا۔
پھر اہل انسان خود سے دیکھے، چنی خدا کو۔ بے شک، ہم نے خود سے اپنی برتری پر۔ پھر ابھی کھراچ چھ ماہ زمین کو۔ پھر
ہم نے کہا: اس میں غلبہ اور انور اور تر کار پالا۔ اور زمینوں اور کجوریں۔ اور گھنے باغات۔ اور (مطرح طرح
کے) اکیس اور گھاس، سمان، زیت، تمباکو، لے لے اور تھوڑے سا اشیاء کے لئے۔“

امام منذر نے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قُضِيَ الْوَسْطَانِ مَا كُنْهُوَ مُشْبِهًا ابی جہل کے بارے میں
ہوئی جب کہ اس نے یہ کہا ”كُفِّرَتْ جِبْرُوتُ الْجَنُّمِ إِذْ هَوَىٰ“ میں نے سارے کے رب سے کفر کیا جب کہ وہ اس سے نیچے کرتا
ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بدعا فرمائی۔ پھر شام کے راستے میں شیر اس پر حملہ آور ہوا اور اسے گلے لگا لیا۔
ابو ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عمار رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی قُضِيَ الْوَسْطَانِ ذکر کیا
گیا ہے اس سے مراد کافر ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مَا كُنْهُوَ کا معنی ہے اس کا کفر کرتا
شعبہ ہے۔ اور قُضِيَ لَنَا کے تحت فرمایا اور اس کا فہم از ستر و فرمایا، ثقہ سے، پھر عجز، پھر عجز، پھر اس طرح مختلف معانی
سے مرکب اس کی تخلیق عمل فرمائی۔

امام صدیق تیسرے ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے عَلَقَهُ لَقَدْ مَرَّ بِكَ
تحت فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کی ہر شے اس کی ماں کے رحم میں (اندازہ سے) بنائی جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قُضِيَ الشَّيْءُ
يُسْتَوْفَا سے مراد یہ ہے کہ اس سے ذرا بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنی ماں کے پیٹ سے نکلنے کی راہ آسان کر دی ہے۔ (۱)

امام عبد بن حمید نے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قُضِيَ الشَّيْءُ يُسْتَوْفَا سے مراد اس کا نرم سے نکلتا ہے۔

امام عبد البر رزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی نقل کیا ہے اس سے مراد اس کا اپنی
ماں کے پیٹ سے خارج ہونا ہے۔ (۲)

1. مسیحی، زہد، آیت نمبر 30، صفحہ 69، (اصحاح و تراجم) مکتبہ المدینہ، بیروت

2. تفسیر ابن کثیر، زہد، آیت نمبر 30، صفحہ 69، (3486) دار الفکر، بیروت

امام محمد بن قیس رحمہ اللہ نے حضرت شجاع رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

اس بات پر مندرجہ بالا نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ وہ اس سے مراد اس کا دم سے ابر نکلتے ہیں۔

امام عید بن عبد الوہاب رحمہ اللہ سے حضرت یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ لفظ التسمیٰ یسمو کا اس مرتبہ کی طرف سے۔ اِنَّ هَٰذَا نَبْلُكَ لَیْسَ بِاِثْمًا کَرِہًا وَّ لَا اَوْفَا لِقَوْلِ مَرْوَانَ (انسان) یعنی شکوت اور خدا کی راہ۔

اما ابو نعیم نے اہل بیت میں حضرت محمد بن نجیب و اقرمہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں نے خواتین میں پڑھا ہے یہ مصحف ابراہیم علیہ السلام میں اور میں نے اس میں یہ پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے اہل آدم! تم لو نے میرے ساتھ انسانیت نہیں کیا۔ میں نے تجھے پیدا کیا حالانکہ تو کوئی شے نہ تھا۔ اور میں نے تجھے استہجائی مناسب اور سوزوں آسان بنایا۔ اور میں نے تجھے حسی کے کچھ سے پیدا کیا۔ پھر میں نے تجھے نطفہ کی صورت میں ایک گھونٹا جگر (رحم) میں رکھا۔ پھر پھر نطفہ کو ملتے بنایا۔ پھر غصہ کو مصنف بنایا۔ پھر اے مصنف میں جو بال خلق فرمائیں۔ اور پھر بڑیوں پر گوشت پیدا فرمایا۔ پھر ہم نے تجھے ایک اور سنی تخلیق کے ساتھ پیدا فرمایا: اے اہل آدم! کیا میرے سوا کوئی دوسرا اس پر قدرت رکھتا ہے؟ پھر میں نے تمہارا جو تیری ماں پہ لگا کر ایدہ بیاں تک کہ نہ اسیر سے سبب بناد ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی اذیت اٹھاتی ہے۔ پھر میں نے استخوان کو عظم دیا کہ وہ وسیع ہو جائیں اور ہڈیاں کو عظم دیا کہ وہ متفرق ہو جائیں۔ چنانچہ استخوان وسیع ہو گئیں حالانکہ اس سے پہلے وہ تنگ تھیں۔ اور اعصاب و شجہ و عظمہ ہو گئے حالانکہ اس سے قبل وہ جڑے ہوئے تھے۔ پھر میں نے اس فرشتے کو افشا کیا جو کہ رومن پر مغرور ہے کہ وہ تجھے تیری ماں کے پیٹ سے باہر نکالے۔ اور اس نے اپنے پر کے ایک بال کے ساتھ تجھے نہایت دلی دلی۔ اور اس نے تجھ پر واضح کر دیا کہ جب تو کمرہ مخلوق ہے، تیرے پاس نہ کانٹے والے اور نہ دانت ہیں اور نہ ہی چہانے والی داڑھی ہے۔ پھر اس نے تیرے لیے تیری ہاں کے سینے میں ایک رگ رکھ دی ہے جو تیرے لیے گرمی کے موسم میں نطفہ اور سردی کے موسم میں گرم دودھ مہیا کرتی ہے۔ اور اس نے اسے جلد، گوشت، خون اور رگوں کے درمیان سے تیرے لیے جن لٹا ہے۔ پھر تیرے لیے تیری ہاں کے دل میں درست و محبت ڈال دی ہے اور تیرے باپ کے دل میں شفقت و پیار ڈال دیا ہے۔ جس پر وہ دل تیرے لیے نہ توڑ کو کشتی کرتے ہیں، شفقت اٹھاتے ہیں، تیری تربیت کرتے ہیں اور تجھے خدا ہا ہم پہنچاتے ہیں اور خود نہیں سوئے یہاں تک کہ تجھے ملادیں۔ اے اہل آدم! میں نے تیرے ساتھ اس طرح کیا ہے کسی خاص مقصد اور شے کے لیے نہیں کہ میں نے اسے پورا کرنے کے لیے اس سے دہلی ہو۔ اے اہل آدم! جب تیرے دانت کاٹنے کے قابل ہو گے اور جیرت اور جبین چہانے کے قابل ہو گئیں تو میں نے تجھے موسم گرما میں گرمی کے پھل اور موسم سرما میں اس کے مناسب پھل کھلائے۔ اور جب تو نے پچھن لیا کہ میں تیرا رب ہوں تو تو نے میری نافرمانی کی۔ اور جب تو نے میری نافرمانی کی ہے تو تو مجھ سے دعا مانگ۔ کیونکہ میں قریب ہوں، دعا کو قبول فرماتے والا ہوں اور مجھے پکار کر کوئی کم نہیں ضرور رحیم ہوں۔

۱۔ مہربانی، عید، یمن خید اور ابن منذر و محسن اللہ نے حضرت مجاہد مراد سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے لَتَا یُفْضِ مَا أَمَرَكَ
کے تحت کہا: کوئی بھی ہمیشہ اس عمل کو (تلاقیہ) نہ کرے گا جو اس پر فرض کیا گیا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے **لَقَدْ كَفَرَ الْإِنْسَانُ** دلی قضاچہ کے تحت فرمایا کہ انسان کو اپنے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ کے بارے میں غور و فکر کرنا چاہیے۔

امام عبید بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قی: و رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی اسد رحمہ اللہ نے کتاب الاطعمہ میں لکھا ہے کہ: حضرت ابو صالح: سے اور انہوں نے حضرت ابی اسامہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انسان کو اپنے باطن کے بارے میں غور و فکر کرنا چاہیے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب انسان بیت الخلا میں بیٹھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کی گردن کو سوز کر کہتا ہے جو خادش ہو رہا ہے اسے دیکھ۔

امام عبید بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تو رات میں کھتا ہوا ہے: اے ابن آدم! اس کی طرف دیکھ جس کے بارے میں تو نے نفل کیا وہ کیا ہو گیا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت بشیر بن کعب رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے۔ جب وہ اپنی بات سے فارغ ہوتے تھے چلو کہ میں تمہیں دیتا کھائیں پھر دہاتے اور کڑے کرکٹ کے ذخیرے کے پاس ٹھہر جاتے اور کہتے: دیکھو اپنے شہر کی طرف! اپنے گھر کی طرف! اپنی ملکوں اور اپنی سر زمینوں کی طرف! کہہ دیا ہو گئی ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **أَفَى لَصَاحِبِهَا لَمَّا وَضَعَهَا** سے مراد ہے کہ بے شک ہمارے خوب بارش برسی۔ **لَمَّا وَضَعَهَا لَمَّا وَضَعَهَا** بھروسہ نے نباتات کے ساتھ زمین کو چھانڈا۔

ابن جریر ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **فَضَّلَا** سے مراد ہر گھاس ہے یعنی گھاس اٹھائی۔ **وَضَعَهَا** آپی ٹھکانا اور طویل و کثیر باغات۔ **وَضَعَهَا** آٹھا اور تازہ چل اٹھائے۔ (۱۰) امام عبید بن حمید اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ **حَدَّثَنَا** سے مراد مجھے اور جڑے ہوئے باغات ہیں۔ اور غلبہ سے مراد خوب سونے (تونس والے درخت) اور الاب سے مراد زمین سے اٹھنے والی وہ گھاس اور نباتات ہے جسے جانور کھاتا ہے ہیں اور اسے انسان نہیں کھاتا۔

امام عبید بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عمار رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **حَدَّثَنَا** سے مراد جڑے ہوئے (کھجے) باغات ہیں۔ اور **فَضَّلَا** سے مراد لوگوں کے کھانے کے پھل ہیں۔ اور آٹھا سے مراد جانوروں کا چارہ ہے۔

امام عبید بن حمید اور ابن منذر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ الغلبہ سے مراد کھجور کی پٹلیں ہیں۔

امام عبید بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مکر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **فَضَّلَا** سے مراد سونے تھے والے ہیں۔

امام عبید بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **وَضَعَهَا** آپی ٹھکانا سے مراد جنت میں ایسے درخت ہیں جن سے سابقہ قحط چل گیا جائے گا۔ لیکن وہ کسی شے سے باز اور نہیں ہوں گے۔

وہ لوگ جو اللہ کے رسول کے ساتھ تھے ان کی بھی اللہ نے یہی نافرمانی کیا ہے کہ تم نے ان کو سب سے پہلے سچا سچا
 کیا اور ان کی نافرمانی کے بعد اللہ نے ان کو سچا سچا کیا اور جو سب سے پہلے سچا سچا کیا ان کو اللہ نے ان کا نام یہ
 نام دیا ہے۔ اور سب سے پہلے سچا سچا کیا ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔ اور سب سے پہلے سچا سچا کیا
 ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔ اور سب سے پہلے سچا سچا کیا ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔
 اور سب سے پہلے سچا سچا کیا ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔ اور سب سے پہلے سچا سچا کیا
 ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔ اور سب سے پہلے سچا سچا کیا ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔

اور جو یہی وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس نے ان کو ان کا نام یہ نام دیا ہے۔ اور سب سے پہلے
 سچا سچا کیا ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔ اور سب سے پہلے سچا سچا کیا ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔
 اور سب سے پہلے سچا سچا کیا ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔ اور سب سے پہلے سچا سچا کیا
 ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔ اور سب سے پہلے سچا سچا کیا ان کو اللہ نے ان کا نام یہ نام دیا ہے۔

اور ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے

اور ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے

[illegible]

انام احمد ترمذی، ائمان مند رواہ کہ ہم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ہماری مراد یہ کہ ہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے ہم قیامت کی طرف اس طرف دیکھیں خوش کرنا ہے جو یا کر وہ سے سامنے دیکھ رہا ہے تو اسے چمے کہ وہ یہ سوئیں پڑھے: **إِنَّا الْفَنَى مَكُونُ نَبْثٍ - إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ (انفطر: 1) اور إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ (استعاق: 1)**

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں امام مسلم، امام ماجہ اور ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت عمرو بن حوشب رحمہم اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے (نہار) فجر میں **إِذَا الشَّمْسُ كَانَتْ خَفِضَتْ** کی قرأت فرمائی۔ (۱۷)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ترمذی رحمہم اللہ نے ابوہریرہؓ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ **إِذَا الشَّمْسُ كَانَتْ خَفِضَتْ** جب سورج تاریک کر دیا جائے گا۔ **وَإِذَا السَّمَاءُ كَانَتْ مَطَّيَّرَتْ** اور جب ستارے متغیر ہو جائیں گے۔ **وَإِذَا السَّمَاءُ كَانَتْ مَطَّيَّرَتْ** اور جب زندہ ہو کر مٹی بنی ہو جائے گی۔ (۱۸)

امام ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے **إِذَا الشَّمْسُ كَانَتْ خَفِضَتْ** جب سورج کو ٹوٹ لیا جائے گا (یعنی پھٹ لیا جائے گا)۔

۱۔ محمد بن سید اور منہذ رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: **إِذَا انْقَضَتْ طَوَافُكَ** جب سورج کو پھیل دیا جائے گا۔ **وَأَذَا النُّجُومِ أَفْئَافَهُنَّ** جب ستارے کھج جائیں گے۔ **وَأَذَا الْجِبَالِ سُؤْفَاهُ** جب پہاڑ ختم کر

۱- سخن‌آزادی معنوی، فصله‌ی آزادی، کتاب‌فروشی، جلد ۱۲، ۱۱، صفحه ۱۶۷ (۳۳۳)، دارالکتب العلمیة، بیروت

2- صحیح مسلم مع شرح نووی، بیابان القراءۃ، فی الصحیح، جلد 2، صفحہ 149 (456/164)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3- تفسیر طبری، از روایت پنجم، جلد 30، صفحہ 83-80، و احیاء التراث العربی، دست

فقد بعثناك خلفك فلذلك ولقد سخرت معارضهم بغيري

انہی میں سے پانچ بیٹے پانچ لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

میں سے پانچ لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

بہت سے لڑکے تھے۔ یہ انہی کے معروض سے کہہ دئے جاتے ہیں کہ انہی کے

ہو۔ اسے صورتِ طالع کہتے ہیں۔

امام ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل میں ملایا کہ اس نے اپنے دو فریضہ جوتے پہنے اور اس نے اپنے دو شتی کو بھوسہ اور بھسکتا دی۔ دیکھو تو وہ جلد ہی حضرت میکئیل کی فضا کا شہر اچھٹی میں تیری قوت کیا ہے اور حیران امت لیا ہے؟ اس نے جواب دیا میری قوم یہ ہے کہ مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیٹیوں کی طرف بھیجا گیا۔ یہ چار بہنیں تھیں اور ہر بہن میں بچاں۔ کھانا دیا چار لاکھ شہین تھے۔ میں نے انہیں زمین کی پستی سے اٹھایا وہاں ملک کر اسان کے پاسیوں کے سرخروں کی آواز اور کونوں کے جھونکے کی آواز سن۔ پھر میں نے انہیں اپنے گرایا اور انہیں بنا کر دیا۔ اور میری امت کی کیفیت یہ ہے مجھے کسی بھی شے کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں اسے خیر و کریم کی طرف جوڑوں یا جو (جنتی مجھے کچھ عقروں میں سے ملاؤم و کاسات سے پر کیا)۔

ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سب مہراج حضرت جبرائیل اسی سے کہ وہ ہندو زنگ سے پڑا وہ وہاں چلا گیا انہوں نے اسے کھلا اور آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا۔ پھر اس کے بارے میں ارشاد ہے: **فَمَا كَانَتْ لِي بَنِي** یعنی میری بنی ہیں۔ **وَمَخَاضَ صُلَيْبٍ بِهَنْجُوتٍ** یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہنجنوں میں سے۔ **وَمَا رَأَى رَأْسَهُ إِلَّا شَيْخًا رَجِيمًا** اللہ نے لکھ کر میں حضرت ابوصائب رحمۃ اللہ علیہ سے **فَمَا رَأَى رَأْسَهُ إِلَّا شَيْخًا رَجِيمًا** کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ سر خجرات پر اٹھیں جس میں بلیغ اجازت کے وہاں داخل ہوتے ہیں۔ **وَمَخَاضَ صُلَيْبٍ بِهَنْجُوتٍ** فرمایا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہنجنوں میں سے۔ **وَمَا رَأَى رَأْسَهُ إِلَّا شَيْخًا رَجِيمًا** کے تحت فرمایا کہ ہم یہ محسوس کرتے تھے کہ بے شک افریقہ ہی ہے جس میں خدا کی جہ دوتا ہے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: **بِهَنْجُوتٍ** یعنی وہاں جہاں۔ **وَمَا رَأَى رَأْسَهُ إِلَّا شَيْخًا رَجِيمًا**۔

امام ابن مردودہ پر اور ابو نعیم نے دلائل میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نے **وَمَا رَأَى رَأْسَهُ إِلَّا شَيْخًا رَجِيمًا** کے تحت فرمایا کہ آپ نے حضرت جبرائیل میں یہ السلام کہہ کر فرمایا: **بِهَنْجُوتٍ** یعنی کوہِ بکر کہا تھا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابان منذر اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کے چہرہ پر ہیں اور سر پر افریقہ پر رکھا ہے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مذکورہ آیت میں مرد حضرت جبرائیل امین علیہ السلام میں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا اور ان میں سے مردہ انہیں کے پاس دیکھا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو دیکھا اور ان میں سے مردہ انہیں کے پاس دیکھا۔

امام ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **وَمَا رَأَى رَأْسَهُ إِلَّا شَيْخًا رَجِيمًا** سے مراد اس کو سن ہے۔ امام دارقطنی نے لاہ اور دیگر خطیب نے بیان کیا کہ امام ابوہریرہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردودہ رحمہ

﴿سُورَةُ الْفَتْحَةِ﴾ ﴿سُورَةُ الْفَتْحَةِ﴾ ﴿سُورَةُ الْفَتْحَةِ﴾

وہاں میں طرہ ان کے ان مرد و پادریوں کی مصیبت کے اثرات کی باتیں ہیں اللہ عز و جل نے یہ قول بیان کیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنْفِطِرْ لَنَا کَرَمًا مِّنْ رَّزَا بَعْدَ بَعْدٍ

اے مہربان مرد و پادریوں کے اللہ کے اثرات کی باتیں ہیں اللہ عز و جل نے یہ قول بیان کیا ہے۔

اے مہربان مرد و پادریوں کے اللہ کے اثرات کی باتیں ہیں اللہ عز و جل نے یہ قول بیان کیا ہے۔ اے مہربان مرد و پادریوں کے اللہ کے اثرات کی باتیں ہیں اللہ عز و جل نے یہ قول بیان کیا ہے۔ اے مہربان مرد و پادریوں کے اللہ کے اثرات کی باتیں ہیں اللہ عز و جل نے یہ قول بیان کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کہنے میں سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان و مہربان ہے۔

اِذَا السَّمَاءُ اِنْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ اُسْتُكْرَتْ ۝ وَاِذَا الْاَبْحَارُ مُجْرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمْتَ نَفْسٌ مَّا قَدْ مَتَّ ۝ وَاَحْرَتْ ۝ يَا أَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا عَرَفَكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۝ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَدِّكَ ۝ فِیْ اَمْنٍ صُوْرَةً ۝ مَّا شَاءَ سَرَّكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَلِّمُ بُوْنَ اِلٰدِیْنِ ۝ وَاِنْ عَلَیْكُمْ لَحِفْظِیْنِ ۝ كِهْرَامًا كَاتِبِیْنِ ۝ یَعْنُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفٰجِرَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ یَقْصُوْنَ نَهٰیةَ الَّذِیْنِ ۝ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِمُیْنِیْنَ ۝ وَ مَا اَدْرٰیكَ مَا یَوْمُ الَّذِیْنِ ۝ لَمْ یَكُنْ مَا اَدْرٰیكَ مَا یَوْمُ الَّذِیْنِ ۝ یَوْمَ لَا تُنٰلِكَ نَفْسٌ لِّنْفَسٍ شَیْئًا ۝ وَاَلَا مَرِیُوْا مٰی یَنْتٰلِیْهِ ۝

”جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے کھج جائیں گے۔ اور جب سمندر بہنے لگیں گے۔ اور جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں گی۔ (اس وقت) وہاں کے کچھ شخص جو (اعمال) اسی نے آگے بھیجے تھے اور جو (عقوبات)

ہوئی مگر کئی آواز پانچویں بھی پہنچا۔ کہ بڑھتی ٹھٹھکی پہنچا۔ اس کی پہچان لی۔ اس میں نے پوچھا کہ کون سی آواز ہے۔ اور پھر اس نے یہ کہہ کر آواز دیا کہ اے اللہ کے لئے۔ آیت تلاوت فرمائی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۱)

یہاں میری تصویر میں وہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ یہاں آواز دہرائی۔ یہ آواز اس کے لئے آواز کی جگہ پر شخص کی آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

اس آواز میں یہ آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔ اس کے لئے آواز ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت کاہر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کَلَّا اِنْ كُتِبَ فَقُتِلَ لَقِيَ بَيْتِيْنِ کے تحت فرمایا کہ ان کا عمل ساتویں زمین میں ہے وہ بلندی کی جانب نہیں جڑھا سکتا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے اسی آیت کے ضمن میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سب سے نیچے والی زمین۔ کہ نیچے کا کوئی اور اس میں۔ وہ دونوں کے دونوں انتہائی کم اور نیچی کے اسی میں۔

امام ابی ایشیہ نے انھیں میں اور کافی رحمہما اللہ نے امانیہ میں حضرت کاہر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ بیچینی ساتویں زمین سے نیچے بنیم میں۔ ایک چٹان ہے۔ اس کا پانچواں ہے اور چار کا ٹکڑا اس کے نیچے دکھایا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت کاہر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ بیچینی سب سے نیچے والی زمین کے نیچے ہے۔

امام عبد بن حمید اور عبد الرزاق رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا ہے کہ بیچینی ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ اور کُتِبَ مَرْفُوعٌ کے تحت فرمایا یہ ایک ٹھکی ہوئی کتاب ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے نیچے والی زمین میں کفار کی اور ان دوران کے برے انسان ہیں۔ (1)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے ام انس بن حنن حضرت عاکفہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیچینی سے مراد سب سے نیچے والی ساتویں زمین ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ نیچے والی زمین میں کفار کی اور ان دوران کے برے انسان ہیں۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے قول بیان کیا ہے کہ ٹھکی ہوئی زمین ہے کہ بیچینی سے مراد نیچے والی زمین ہے۔ اور مَرْفُوعٌ کا معنی نکلا ہوا ہے (یعنی کتاب مرقوم سے مراد ٹھکی ہوئی کتاب ہے)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے کُتِبَ مَرْفُوعٌ کے تحت کہ ہے کہ ان کے لیے شر رکھ دیا گیا ہے۔

ابن منذر نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ لَقِيَ بَيْتِيْنِ کا معنی ہے لقی حسار یعنی وہ خرابے میں ہیں۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ فرشتہ بندے کا عمل نے زمین کی کی جانب جڑھا ہے۔ وہ دکھائی دیتا ہے کہ اس کے ہاتھوں میں اونچائی مردود اور فرحت ہے یہاں تک کہ وہ اس مقررہ مقام تک پہنچ کر رک جاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر فرمایا ہے وہ وہاں اس عمل کو ڈھرتا ہے۔ مگر مبارک مطلق اسے اوپر سے ندا دے کر فرماتا ہے۔ جو کچھ تیرا ساتھ ہے اسے جھکا میں چھینک دے۔ اور جھکاں ساتویں زمین ہے۔ مگر وہ فرشتہ غص کر رہا ہے: میں صرف اور مرفق ہیں کی طرف حق افشا

کے متعلقہ میں ہمیں جو وہ صوبہ میں ہے ان سے تم نہیں نہ روکو۔ آپ نے فرمایا: کبھی روکیں گے ہم بھوکے ہیں اور تم میرے
 بوجھ میں نہیں گئے ہم بد بخت ہیں، مشقت میں ہیں اور تم نعمتوں میں ہو، خوشحال ہو۔ پس تم آج ہمارے ساتھ تھوڑی اور تم
 خوراک کرو اور زین میں تم رنگ نہ لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ بل شہر اہل زیارت پر فیس اور ہر دفعہ ہو جائیں گے اور زمین تم پر
 اتنا ہی ہے کہ وہاں سے ہم میں سے جو جانور اور اہلکے ہو جائے گا اور جو باقی رہا سو وہ باقی رہے گا۔ یہاں تک کہ غلاموں
 کو آزاد کرو، یا چاہے گا۔ پھر اس کے بعد زمین پر امن اور پرسکون ہو جائے گی اور آزاد کرنے والے ہمارے اور ہر مندرہ ہوں گے۔
 پھر دوسری بار زمین تم پر غالب آجائے گی اور اہلکے ہوں گے اور ہر ملک ہو جائے گا جو ملک ہو اور وہ باقی رہے گا جو باقی رہا۔ وہ کہیں
 کے اے ہمارے رب! ہم آزاد کرتے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب کرنے والے فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے، تم
 نے جھوٹ بولا ہے، میں آزاد کرنے والا ہوں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امر میں سے آخر میں رہے، اہلکے کو زبردستی کے ساتھ
 آزاد کرے گا۔ جس اگر انہوں نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع فرمائے گا اور ان کی توبہ قبول کر لے گا۔ اور اگر
 انہوں نے دوبارہ گناہوں کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ بھی دوبارہ ان پر دھرم اور پھر اور تنگ کرے گا اور ان کی توبہ قبول کر لے گا۔ اور اگر
 دھن دینا اور ترک نہ کرے گا۔ اور جب تباہ جائے گا، لوگ ہلاک ہو جائیں گے، لوگ ہلاک ہو جائیں گے، لوگ ہلاک ہو
 جائیں گے، تو تحقیق وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کسی امر کو برسرِ مذہب نہیں دے گا۔ یہاں تک کہ وہ مذہب نہیں کرے۔ لوگوں
 نے عرض کی: اس کا مندر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ گناہوں کا اعتراف کریں گے اور توبہ نہیں کریں گے۔ اور دل اس میں
 ہونے والی نیکی اور فیض و ثمر کے ساتھ اسی طرح مطمئن ہوں گے جیسا کہ رویت اس کے ساتھ مطمئن ہوتا ہے اور کچھ اس میں
 ہو۔ یہاں تک کہ کوئی نیکی کرنے والا نیکی میں اضافہ کی استطاعت نہیں رکھے گا اور نہ کوئی گناہ کرنے والا رخصت مندی طلب
 کرے گی۔ استطاعت رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کے بارے فرمایا: ﴿لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ عَمَلُهُمْ شَيْئًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (۱)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ وہ برے اعمال یعنی گناہ
 پر گناہ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے دل مر گئے اور یہ ہو گئے۔

عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ گناہ اس کے دل پر ہم گئے یہاں تک کہ انہوں نے اسے حقیر کر دیا۔
 ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نماز معنی زنگ اور میل ہے۔ (۲)

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ نماز سے مراد المظاہرہ جنگ آلود کرنے والا ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے اس آیت کے ضمن
 میں بیان کیا ہے کہ وہ یہ خیال کرتے تھے کہ دین سے مراد زنگ اور میل ہے۔ (۳)

۱۔ مندرک عام کتاب السنن، المام، جلد ۴، صفحہ ۵۵۳ (۵۵۴)، دار الفکر، بیروت

۲۔ تفسیر طبری، ج ۱، آیت ۱۲۲، جلد ۳۰، صفحہ ۱۲۲، دار الفکر، بیروت

۳۔ شعب الایمان، باب فی المظاہرہ، جلد ۵، صفحہ ۷۵، (۷۲۰۹) ۱۴۴، دار الفکر، بیروت

اور اس نے یہ عرض کیا کہ میں نے حضرت کا جامِ رمتہ دیکھا ہے یہاں کیا ہے کہ وہ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ جنتی کی مشابہت ہے۔ جس بعد ایک خطا کرتا ہے تو اس کے جب غمزاں ہو کر جاتا ہے۔ پھر وہ دور آگے دیکھتا ہے اور دل بھی مزید سکر اور مست جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان پر غمزاں گہری جاتی ہے۔ پھر وہ دیکھتا ہے کہ یہ سنا ہے کہ اس کا چھوڑا اور غمزاں (۱)۔

اور اس نے یہ عرض کیا کہ میں نے حضرت کا جامِ رمتہ دیکھا ہے یہاں کیا ہے کہ وہ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ جنتی کی مشابہت ہے۔ اس مان ہے۔ اور اعلیٰ اللہ (تعالیٰ) کے آسمان ہے۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ ان سب سے زیادہ اور بڑا اور بڑا ہے۔

اسلامیہ میں میرا رحمہ اللہ نے حضرت کا جامِ رمتہ دیکھا ہے یہاں کیا ہے کہ گلابی سحران علیٰ قلوبہم کا جام ہے کہ آدمی کو ہکا بکا کرتا رہتا ہے اور وہ اس کے دل کو گھیر لیتا ہے۔ اور جب بھی وہ مل کر جاتا ہے وہ (رنگ) بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مار سے دل پر چھو جاتا ہے۔

اور میرا رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ گلابی سحران علیٰ قلوبہم فرمایا اس سے مراد ہے کہ وہ گلابی رنگ کا جام ہو کر آئے۔ یہاں تک کہ وہ دل کو گھیر لے اور وہ مر جائے۔

امام عہد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت خلیفہ من محمد رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو الخیر رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار نعمتیں ہیں جو آل کو ناسد اور شراب کر دیتی ہیں اسحق اور بے خوف کی شکست اختیار کرنا۔ یہ کہ اس کی شکست تجھے اسی جیسا بنا دیتی ہے۔ اور اگر وہ اس سے خائف رہے تو اس سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر اس سے گنہگار ہو جائے تو اس کو سزا دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سحران علیٰ قلوبہم کہ گلابی سحران اور اگر اس سے غیبت اختیار کرنا اور اس سے استغناء کرنا اور اس کی راسخ کے مطابق عمل کرنا۔ اور مردوں کی مجالست اختیار کرنا۔ عرض کی گئی: مردے کون ہیں؟ فرمایا: مرد دولت مند سے کسی کی اذیت نے فرود اور تکمیل میں ڈال دیا ہے۔

امام عہد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت ابو علی (رحمۃ اللہ علیہ) سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے گلابی سحران علیٰ قلوبہم کا جام دیکھا ہے کہ جس کے تحت کہ ۱۲ صحت جہاں نے انہوں نے کبیر اور فرود کرنے والوں اور وہ بولگوں کا ذل کمانے کے لیے جہاں تمہیں کھاتے ہیں انہیں اس دن اپنے رب کے دیدار سے روک دیا جائے گا واللہ اعلم۔

امام عہد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت ابو علی (رحمۃ اللہ علیہ) سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے گلابی سحران علیٰ قلوبہم کا جام دیکھا ہے کہ جس کے تحت کہ ۱۲ صحت جہاں نے انہوں نے کبیر اور فرود کرنے والوں اور وہ بولگوں کا ذل کمانے کے لیے جہاں تمہیں کھاتے ہیں انہیں اس دن اپنے رب کے دیدار سے روک دیا جائے گا واللہ اعلم۔

امام عہد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت عہد بن علی (رحمۃ اللہ علیہ) سے بیان کیا ہے کہ عقیقون عرش کا وہ ہیں یا ہے۔

امام عہد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت عہد بن علی (رحمۃ اللہ علیہ) سے بیان کیا ہے کہ عقیقون ساتواں آسمان ہے۔

۱۰۔ بنو بن حیدر رحمہ اللہ نے اہل بیت کی سند سے حضرت علیؑ کے رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب بندہ مومن کی اہل بیت کی طرف سے آسمان کی نیاکی طرف بلدی رہے جائی ہائی ہے۔ تو دوسرے آسمان تک مقربین اس کے ساتھ چلے ہیں۔ اہل بیت نے کہا تو میں نے پوچھا: مقربین کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جو زیادہ قریب ہیں دوسرے آسمان کے۔ پھر تیسرے کے۔ پھر چوتھے کے۔ پھر پانچویں کے۔ پھر ستویں کے۔ یہاں تک کہ اس کی انتہا سدرة المنتہی کے پاس ہوتی ہے۔ اہل بیت نے کہا: پھر میں نے حضرت رضاؑ کے رحمہ اللہ علیہ سے پوچھا: سدرة المنتہی کا یہ نام کیوں رکھا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسم سے اس کے پاس ہر شے کی انتہا ہو جاتی ہے۔ کوئی شے اس سے تجاوز نہیں کر سکتی۔ پس وہ کہتے ہیں اسے نہر رب۔ تیرے ظلال بندہ عالم تک وہ اس کے بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف ہر شے کو تحریر بھیجتا ہے اور اسے کتاب سے امان دے دیتا ہے۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: **كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْإِنشَاءِ لَفِي جَنَّاتٍ دُونَهَا** اور اسے جبریل بن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جلیقین سے مراد جنت ہے۔ اور انہوں نے **فِي كِتَابٍ مَّا لَمْ يَشَأِ اللَّهُ** کے تحت فرمایا: کہ تمام اہل آسمان اسے دیکھتے ہیں۔ (۱۰)

۱۱۔ تمام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے **فِي كِتَابٍ مَّا لَمْ يَشَأِ اللَّهُ** کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ان سے مراد تمام آسمانوں کے باسیوں کے مقربین ہیں۔ جب ان کے پاس سے مومن کا عمل گزرتا ہے تو براہ آسمان کے مقربین اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اہل آسمان تک پہنچ کر رک جاتا ہے اور وہ اس کی عمرانی کرتے ہیں دیکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ مومن آسمان میں ثابت ہو جاتا ہے پھر جاتا ہے۔

۱۲۔ ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابو اسود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے پیچھے نہ بنو جن لوگوں کے درمیان کوئی لغو کام نہ ہو اس کی کتاب ہے جو علیین میں لکھی ہوئی ہے۔

۱۳۔ ابو عبد بن حیدر رحمہ اللہ نے خالد بن عمر رحمہ اللہ اور ابو نعیم کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے نور باری تعالیٰ **كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْإِنشَاءِ لَفِي جَنَّاتٍ دُونَهَا** کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: جہنم کے بندہ مومن کی موت آتی ہے۔ اور اس کے رب کے پیغامبر اس کے پاس آتے ہیں۔ اور وہ اسے ایک لکھ بھی مقرر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور شہی اسے پہلے لے سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مقرر و راحت آ جاتی ہے۔ پس جب وہ راحت آ جاتی ہے تو وہ اس کی روٹی قبض کر لیتے ہیں اور اسے خاک و صحت کے سپرد کر دیتے ہیں۔ پس وہ اسے دیکھاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہے کہ وہ اسے خیر اور بھلائی میں سے دکھائیں۔ پھر وہ اس کی روٹی کے ساتھ آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور ہر آسمان کے مقربین اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اسے ساتھ میں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں اور وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں اور وہ انہارے اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا انتظام نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں: اے اللہ! تیرے اہل آسمان بندہ ہے۔

نہ اس نے سر کی جان کو قہقہہ کیا ہے۔ بلکہ وہ اس کے لیے ایسی دوا نہیں دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ مگر اس کے لیے دوا نہیں۔
 اور اگر پہنچ کر گئے ہیں تو انہیں آج کے دن اس کا تدارک مل سکے۔ یہ سب سب کے لیے ہے اس کا سب مل جاتا ہے اور وہ
 اس کا نام اس میں سجدہ دینے میں اور وہی اس کے شہر ہیں۔ اسی کے مکتب اللہ تعالیٰ کا یہ سربراہ ہے: مکتب مہرِ مومنین فی قشتلہ
 القہر مکتبوں اور انہوں نے اس دوا کے لیے جو چاہا۔ اے مکتب اللہ تعالیٰ لیلیٰ بیچتی آئی۔ تو آپ نے فرمایا: بے خبر
 بندہ کافر کے پاس سوٹ نہ لے۔ وہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیغامبر یا فرشتے اس کے پاس آتے ہیں۔ اور جب اس کی مقررہ
 ساعت آتی ہے تو وہ سر کی جان کو قہقہہ کرتے ہیں اور اسے غراب کے مانند کھانے کو دیتے ہیں۔ اور اسے مقررہ غراب
 میں سے اناج کھاتا ہے۔ میں جو اللہ تعالیٰ چاہے وہاں تک نہیں۔ بلکہ وہاں سے لے کر پہلے والی زمین کی طرف اڑ جاتا ہے
 اور یہی بھیجیں ہے۔ بلکہ سلطان (امیر) کی انتہا ہے۔ وہ اس کا تدارک مل اس میں دیکھ رہے ہیں۔ اور پھر آپ نے "مسندہ
 السنن" کے بارے میں جو چھ تو انہوں نے فرمایا یہ سجدہ (پوری کا وراثت ہے۔ اور یہ اپنے سوا ساری مخلوق پر بند ہے۔ اور
 جلد ہر جملہ انسان کی) (انجیل) کے بارے میں فرمایا یہ سجدہ کی جگہ ہے۔

اور محمد بن زید نے اساتذہ نے حضرت عطاء بن ابی رعمہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں حمیر کے ایک آدمی سے ملا۔
 وہ دوا نہ تھا۔ کہ میں چاہتا تھا تو میں نے اسے کہا: وہ دوا نہیں ہے۔ ہم اس کا چھوڑ رہے ہیں؟ تو اس نے کہا: ایک ہزر چنان پر
 ہے۔ دو چنان فرمائی کی انتہی پر ہے۔ وہ فرشتہ جمعی کی پشت پر کھڑا ہے جو عرش کے نیچے سے آسمانوں اور زمین کے ساتھ لپکی
 ہوئی ہے۔ پھر میں نے جو چھ دوسری زمین میں رہنے والے کون ہیں؟ تو اس نے کہا: اس میں تو وہاں یاد رکھنی والی دوا
 ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر اللہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ فرمایا۔ تو اس پر مقرر فرشتوں کو انعام دیا کہ ان پر اس میں سے ایک
 دوا اور انہیں دوا انہوں نے عرش کی اسے ہمارے پروردگار کیا میں نے تجھے لی شمس؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب یہ زمین اور
 اس پر جو ہے اسے لکھ دے گی۔ سوائے ہر ایک کبیر۔ یہاں تک کہ اسے اٹھنی کے ملنے کی خوش کرو۔ پھر وہ کچھ اور جملہ
 قہقہہ نے بیان فرمایا ہے۔ پھر میں نے جو چھ حمیری زمین میں رہنے والے کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: اس میں جنہر کے
 چتر ہیں۔ پھر میں نے کہا: چوتھی زمین کے ساکن کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: اس میں جنہر کی کدھک ہے۔ میں نے پھر
 پر چھ تو کچھ زمین میں رہنے والے کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: اس میں جنہر کے کچھ ہیں۔ پھر میں نے پچھنی زمین کے
 بارے میں چھ تو میں نے جواب دیا: اس میں جنہر کے ساپ ہیں۔ میں نے پھر پچھنا کہ تو میں زمین میں رہنے والے کون
 ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: وہ کچھ ہیں جس میں انہیں ہے۔ اس کا ایک چتر ہر منے اور ایک ہاتھ چپے بندھا ہوا ہے۔ اور
 ایک پاؤں اس کے پیچھے ہیں اور ایک پاؤں اس کے سامنے ہے۔ وہاں کدھک تاتھا۔ جس تک اس کے لیے تیار کی اور
 انہوں اسے قہقہہ کر دیا گیا۔ اور اس کے لیے کھدوقت ہے جس میں اسے کھولا جاتا ہے۔ اور وہ اس سے چھوڑا جاتا ہے تو پھر انہوں
 کا کوئی قدر اس پر اس سے بڑھ کر ایتھ تک نہیں ہوتا۔

امام ابن ہرکب رحمہ اللہ نے حضرت ضمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَهْلِيهِمْ أَنْتَقِلُوا فَيَكُونُوا ۖ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ
لَصَّا لُونُ ۖ وَمَا أُنْزِلُوا عَلَيْهِمْ مِنْ خُوفٍ ۖ قَالُوا لَيْسَ بِهَذَا إِلَّا
مِنْ الْكُفَّارِ يَصْحَكُونَ ۖ عَلَىٰ لَأَمَّا آيَاتُ يَنْظُرُونَ ۖ هَلْ يُؤْتِي
الْكُفَّارَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۖ

”جہانگ نیک کار راحت و آرام میں ہوں گے۔ چنگوں پر بیٹھے (مناظر جنت کا) نظارہ کر رہے ہوں گے۔ آپ
نبیان! میں گمے ان کے جہروں پر راتوں کی ٹٹنگی۔ انہیں پلائی جائے گی سر بہر خالص شراب۔ اس کی سر
کستوری کی ہوگی، اس کے لیے سبقت لے بنے کی کوشش کریں سبقت لے جانے والے اس میں تیسری کی
آمیڑیں ہوگی۔ یہ وہ چشمہ ہے جس سے صرف عترتیں نکلیں گے۔ جو لوگ جرم کیا کرتے تھے وہ اہل ایمان پر بنا
کرتے تھے۔ اور جب ان کے قریب سے گزرتے تو انہیں میں آنکھیں مار کر مٹے۔ اور جب اپنے اہل خانہ کی
طرف لوٹے تو دل لگایا کرتے واپس آتے۔ اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ راہ سے بھٹکے
ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ اہل ایمان پر کاغذ بنا کر تو نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج مومنین کفار پر نس رہے ہیں۔
(عمرانی) چنگوں پر بیٹھے (کفار کی فست حالی کو) دیکھ رہے ہیں۔ کیوں کچھ یہ لانا کفار کو (اپنے کرتوتوں کا) جو وہ
کیا کرتے تھے۔“

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یٰسَعْدُونَ میں تَرْجَعْتُمْ مَعَكُمْ اور
جَنَّاتٍ مِّنْ دُونِهَا کی تفسیر میں کہا ہے کہ انہیں سر بہر خالص شراب پلائی جائے گی۔ اس کا اتمام کستوری پر ہو گا تو م کے لیے اسے
کافور کے ساتھ ملایا جائے گا اور ان کے لیے کستوری کی سر لگائی جائے گی۔ و جَوْزُجْہِ مِّنْ تَشْنِیْمٍ کے تحت فرمایا: یہ وہی
شراب ہے جو تمام شرابوں سے اشرف و اعلیٰ ہے۔ تنسیم جنت میں ایک نہ شر ہے جس سے صرف عترتیں ہی نکلیں گے اور تمام
اہل جنت کے لیے اس کی آمیزش کی جائے گی۔ (۱)

امام عبد بن حمید و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے الوعد میں حضرت بلالہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان
کیا ہے کہ تَرْجَعْتُمْ سے مراد شراب ہے اور جَنَّاتٍ مِّنْ دُونِهَا کے بارے میں کہا: اس کی مٹ کستوری کی ہوگی۔ اور و جَوْزُجْہِ مِّنْ
تَشْنِیْمٍ کے تحت کہا: وہ ان کے گھروں کی اوپر کی جانب سے ان پر تنسیم ہو گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے یٰسَعْدُونَ میں تَرْجَعْتُمْ مَعَكُمْ کے تحت یہ قول
نقل کیا ہے کہ یہ شراب ہے (جو سر بہر ہوگی اور انہیں پلائی جائے گی) اور و جَوْزُجْہِ مِّنْ تَشْنِیْمٍ کے تحت فرمایا کہ یہ چلنے

ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے رقمطراز کیا ہے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید وجمہار اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تم جنتی سے مراد شراب ہے۔ اور **جَنَّةُ وَسْطَکَ** کا مفہوم ہے کہ اس کا آخری ذائقہ کستوری کی خوشبو ہوگا۔ (2)

امام عبد بن حمید نے حضرت طلحہ سے بیان کیا ہے کہ **جَنَّةُ وَسْطَکَ** کا مفہوم ہے اس کی آمیزش ستوری سے ساتھ ہوگی۔ ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت مالک بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے **وَجْهٌ مُّجَدِّدٌ** شجرہ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ شجرہ جنت میں ایک پتھر ہے جس سے صرف مقررین ہی اس سے اور تمام اہل جنت کے لیے اس کی آمیزش کی جائے گی۔ (3) امام عبد بن حمید نے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شجرہ اہل جنت کی انیس ترین شراب ہے۔ نیا تو نے نہیں سنا آدھی سے کہا گیا ہے: اے شک یہ اپنے قول کے سبب جلد مرتب ہے۔ **إِنَّهُ لَغُلٌّ لِّلنَّارِ مِن قَوْفٍ**۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ **قَصْرٌ فَاشَّعِیْبِ** جنت میں پتھر ہے جس سے اہل جنت وضو کر رہے ہیں اور غسل کریں گے۔ میں ان پر راضی ہوں کہ **قَصْرٌ** کی جگہ لکھی جائے گی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ **مُشْوَرٌ** کا معنی ہے ملی ہوئی۔ اور **جَنَّةُ وَسْطَکَ** کا معنی ہے اس کا ذائقہ اور اس کی خوشبو کستوری کی مثل ہوگی۔

امام حمید بن مسعود، ہناد ابن ابی حاتم، ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور یحییٰ رحمہم اللہ نے البت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے **یُسْقَوْنَ** میں **قَصْرٌ فَاشَّعِیْبِ** کا مفہوم ہے کہ شجرہ کے تحت فرو یا کہ شجرہ جنتی سے مراد شراب ہے۔ اور **مُشْوَرٌ** سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کے آخر میں کستوری کا ذائقہ پائیں گے۔ (4)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن منذر اور یحییٰ رحمہم اللہ نے البت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ میں شجرہ **قَصْرٌ فَاشَّعِیْبِ** کا مفہوم ہے کہ وہ شراب جس پر کستوری کی مہر لگی ہوئی۔ (5)

امام ترمذی، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور یحییٰ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے **جَنَّةُ وَسْطَکَ** کے تحت یہ قول بیان کیا ہے وہاں ہر شخص ہر کی جہاں پر گولی جائے گی۔ بلکہ اس کی آمیزش کستوری کے ساتھ ہوگی۔ نیا تو نے اپنی موت میں کسی طرف نہیں دیکھا ہو یہ کہتی ہے کہ اس کی ملی خوشبو اس طرح ہے۔ (6) امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے الوقت والابداء میں حضرت طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور یحییٰ رحمہم اللہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے **جَنَّةُ وَسْطَکَ** کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ جو لدی کی مثل سعید بن جبیر کی شراب ہوئی ہو یا جنتی شراب کے آخر میں اعتقاد اس کے ساتھ کریں گے۔ اہل دین میں

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب البت جلد 7 صفحہ 44 (34069) مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 34064

3۔ ابن ابی شیبہ (34082) 4۔ ابن ابی شیبہ (34030)

5۔ تفسیر طبرانی تاریخ بغداد جلد 30 صفحہ 129 دارالعلوم اشراق العربیہ بیروت

6۔ مجمع بیہودہ جلد 9 صفحہ 218 (9062) مکتبہ دارالعلوم، لاہور

سے کوئی آدمی اس میں اپنی انگلی داخل کرے پھر اسے نکال لے تو کوئی ذی روح اس کی خوشبو پائے بغیر جاتی نہ رہے (یعنی ہر ذی روح اس کی خوشبو پائے گا) (1)

امام احمد اور ابن جریر نے حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بیان کی ہے کہ جس کسی مومن نے دوسرے مومن کو پانی کی حالت میں کئی شراب سے میرا بیک اللہ تعالیٰ تو بہت سکون دے گا۔ یہ جنتی مٹھنڈو ہے جسے میرا بیک فرماتے گا۔ (2)
امام بیہقی نے حضرت عطاء بن یدرہ سے بیان کیا ہے کہ تثنیخ اس ہنسی کا نام ہے جس کے ساتھ شراب ملائی جائے گی۔
امام عبد الرزاق، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ تثنیخ اہل جنت کی شرف ترین شراب ہے۔ اور یہ صرف مقررین کے لیے ہے اور اصحاب یحییٰ کے لیے اسی کی آمیزش کی جائے گی۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ، ابن مبارک، سعید بن منصور، بیہقی، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ تثنیخ جنت میں ایک چشمہ ہے جس کی اصحاب یحییٰ کے لیے آمیزش کی جائے گی اور اس سے صرف مقررین کو پلا جائے گا۔ (4)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت یوسف بن مروان رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے ورواۃ اچھٹین تثنیخ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ مَا أَطْعَمْتُمْ نَفْسًا أَطْعَمْتُمْ لَهَا حَقًّا لَكُمْ مِنْ قُرْبَىٰ أَعْمَى (السجدہ: 17) ”کوئی شخص اس کے بارے میں نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک (دراحت) ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔“

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ تثنیخ جنت عدن میں ایک چشمہ ہے جس سے صرف مقررین ہی پئیں گے۔ اور وہ ان کے بچے سے اصحاب یحییٰ کی طرف بچے گا۔ اور ان کے تمام مشروبات پانی، شراب، دودھ اور شہد میں مل جائے گا۔ اور اس کے سبب وہ تمام خوشبودار ہو جائیں گے۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ تثنیخ ایک چشمہ ہے جسے ان پراد پر کی جانب سے جاری کیا جائے گا اور یہ مقررین کی شراب ہے۔ (5)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم کے تحت کہا ہے کہ اس نے دنیا میں کہا اور وہ کہتے ہیں: قسم بخدا اے شک یہ بھولے ہیں۔ اور یہ کسی شے پر بھی نہیں

1- تفسیر طبری، ذریعۃ حیات، جلد 30، صفحہ 130، احادیث اربعہ، ص 2، مسند ابی حمزہ، جلد 3، صفحہ 13، دار المعارف، بیروت

3- تفسیر میراندہ، ذریعۃ حیات، جلد 3، صفحہ 406، (3542)، دارالکتب العلمیہ، بیروت

4- معارف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنت، جلد 7، صفحہ 44، (34091)، مکتبۃ الریان، مدینہ منورہ

5- تفسیر عبد الرزاق، ذریعۃ حیات، جلد 3، صفحہ 406، (3541)

﴿وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ﴾ ﴿١٠﴾ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي الْمَيِّتَ وَيُمِيتُ الْحَيَّ﴾ ﴿١١﴾ ﴿وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ﴿١٢﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾ ﴿بِاسْمِهِ تَدْعُوهُ خَائِفًا أَنْ يَنْزِعَ عَنْكُمُ الْفَلَاحَ إِنِ اتَّخَذْتُمُ اللَّهَ مَثَلًا﴾ ﴿٢﴾

اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۖ وَارْتَبَتْ لِرَبِّهَا وَحُفَّتْ ۖ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۖ إِذْ أَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَحَسَّنَتْ ۖ وَادَّتْ لِرَبِّهَا وَحُفَّتْ ۖ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًّا ۖ فَمُنْقَبِحٌ ۖ فَخَمَّامٌ ۖ أُوْقِي كِتَابَهُ بِبَيِّنَاتٍ ۖ فَسَوْفَ يُعَاقِبُ ۖ جَانِبًا مُّضِيًّا ۖ وَيُنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مُسْتَوْرًا ۖ وَانَّمَا مِنْ أُوْقِي كِتَابَهُ وَرَأَىٰ ظَهْرَهُ ۖ فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُورًا ۖ وَيَصْلَحُ سَعِيرًا ۖ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مُسْتَوْرًا ۖ إِنَّهُ خَشِيَ أَنْ لَّنْ نَّحْكُمَ بِهِ ۖ إِنْ رُبُّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۖ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۖ وَالْيَلِ ۖ وَالصَّالِسِ ۖ وَالْقَمَرِ ۖ إِذَا الشَّيْءُ نَشْرَكُ بَيْنَ صِفَاحَيْنِ طَبَقٍ ۖ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۖ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۖ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْآيَاتِ بَوْنًا ۖ وَإِنَّهُمْ بِهَا يَوْعُونَ ۖ فَنُفِثَتْ لَهُمْ فِي غَدَابِ الْآيَاتِ ۖ ﴿١﴾ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَصَلُوا الصَّالِحِينَ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ﴾ ﴿٢﴾

ترجمہ: اور جب آسمان پھٹ جائے گا اور وہان کا رستہ اپنے رب کا فرشتوں اور اس پر فرشتے بھی ہیں ہے۔ اور جب زمین بھرا دی جائے گی۔ اور پھر پھٹ جائے گی اور وہاں کے لوگوں کو اس کے اندر سے نکلے گا۔ اور وہان کا رستہ اپنے رب کا فرشتوں اور اس پر فرشتے بھی ہیں ہے۔ اے انسان! تم محنت سے کوشش و محنت سے اپنے رب کے پاس پہنچنے والے ہو لیکن اس پر کوئی قوت ہو کر رہتی ہے۔ جسے جس کو جو زمین کا ہر عمل اس کے دائر میں آجھ میں ہو کر اسے اپنے رب سے پہنچانے کا کام ہے۔ اور ان لوگوں کے اپنے گھبراہٹوں کی طرف اشارہ و فرشتوں اور زمین (و صلیب) کو اس کا سر تسلیم کر پڑے گا۔ یا یہ خود دیلے گا کہ اسے موت ہے۔ اسے موت ہے۔ اور اس کو کچھ بڑھتی آگ میں ہے۔ جسے کتب و کتاب میں اپنے اہل و عیال میں خوش و غم و بابت و خیال کر رہا ہے۔ کہ وہ اللہ کے حضور (و اسے انہیں) پڑے گا۔ یوں نہیں ہے۔ اس کا رب اسے خوب دیکھ رہا تھا۔ جس میں جسم کھاتا

ہوں خلق کی۔ ہورسات کی اور جن کو وہ میٹھے ہوئے ہے۔ اور چاند کی جب وہ ماہ کال بن جائے۔ تمہیں (پتھر کی) زینہ بن زینہ بنے گا ہے۔ پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو جھد نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہہ کر اسے (ان) کو مٹھلاتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو ان (کے دلوں) میں بھرتا رہا ہے۔ پس آپ ﷺ کو شجر بنی سناکین اور پاک عذاب کی۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے انے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لیے ایسا اجر ہے جو متوقع نہ ہوگا۔

امام ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن مردودہ اور سیوطی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ
سورۃ اِذَا الشَّمَاكُ انشَقَّتْ مکرر میں مازن ہوئی۔ (۱)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوبریر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاؤ کی نماز پڑھی۔ تو انہوں نے سورۃ اِذَا الشَّمَاكُ انشَقَّتْ پڑھی اور جھد کیا۔ تو میں نے ان سے اس کے رب پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوالقاسم شیبانیؒ کے صحیحہ جھد کیا ہے۔ پس میں اس میں ہمیشہ جھد کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں آپ سے جا ملوں گا۔ (2)

ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن مردودہ نے حضرت ابوبریر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اِذَا الشَّمَاكُ انشَقَّتْ اور اِذَا الشَّمَاكُ انشَقَّتْ (أطلق: ۱) میں جھد کیا ہے۔ (3)

امام بخاری نے تبعم میں اور طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت مغیر بن مسلم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ اِذَا الشَّمَاكُ انشَقَّتْ میں جھد کیا۔

امام ابن خزیمہ، ردیانی نے سند میں اور ضیاء مقدسی رحمہم اللہ نے الحکارہ میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز میں اِذَا الشَّمَاكُ انشَقَّتْ اور اس جیسی سورتوں کی قرات فرماتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: آسان کتبکشاں سے پھٹے گا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر نقل کی ہے: اَوْ اَجُثَّتْ اور اس نے اطاعت کی۔ اَوْ اَجُثَّتْ اور یہ اطاعت و فرمانبرداری اس پر فرض اور لازم ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا: اَوْ اَجُثَّتْ لیرتجأ اَوْ اَجُثَّتْ فرمایا: اس نے اپنے رب کے فرمان کی اطاعت کی۔ اور اطاعت کرتا اس کے لیے فرض بھی ہے۔

1۔ لا لک بالمرۃ الاثنتیۃ اب ذکر اسور، جلد 7، صفحہ 143 اور دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، اب وکان یجہد فی التفسیر، جلد 1، صفحہ 4238 و3388، مکتبۃ ابن سنان، بیروت

3۔ تفسیر ابن ماجہ، شرح کتابہ، مکتبۃ المدینہ، جلد 9، صفحہ 1050 و562، دار الکتب العلمیہ، بیروت

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا** اس نے کلامت جو گئی اللہ تعالیٰ نے اس سے کلام فرمایا۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا**۔ اور اس نے اپنے رب کا فرماؤں میں اس کی اطاعت کی۔ **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا** فرمایا: آپ قیامت کے دن اپنے رب سے ملے ہوئے ہوئے۔ **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا** تو وہ اپنے اندر جو مردوں کو باہر نکال دے گی۔ **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا** اور ان سے خالی رہ جائے گی۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ماجد رحمہ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا** وہ سونے کے انگٹوں کو نکال دے گی۔ امام نریانی، عبد بن حمید، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور یحییٰ رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بیت اللہ شریف زمین سے دو ہزار برس پہلے موجود تھا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا** کہ زمین بیت اللہ شریف کے نیچے سے مکمل طور پر پھیلا دی گئی۔ (2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین ظاہر ہو جائے گی۔ پھیلائے کی طرح پھیلا دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ مخلوقات، انسان، جنات، چوپائے اور وحشیہ پر غور سب کو اٹھائے گا۔ اور اس دن اللہ تعالیٰ چوپاؤں کے درمیان قصاص کا حکم نافذ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ ایسی کبریٰ جس کے پیرائے کی سیکنگ نہیں ہو سکتی ہو، ایسی کبریٰ سے قصاص لے گی۔ اور جب اللہ تعالیٰ چوپاؤں کے درمیان قصاص سے فارغ ہوگا تو انہیں فرمائے گا تم مٹی ہو جاؤ۔ پس کافر انہیں دیکھے گا تو کہے گا: **يَا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ** (الحدیث: 40) اے کاش! میں مٹی ہوتا۔

حاکم نے سند جید کے ساتھ حضرت ماجد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین کی ظاہر طرح پھیلا دی جائے گی۔ پھر اس میں سے انسان کے لیے اپنے قدم رکھنے کی جگہ کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

ابو القاسم نخعی نے ائمہ جراح میں حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **لَا تَسْتَأْذِنُ الْقِسْفَتِ** اللہ کے تحت فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے قیامت کے دن سب سے پہلے زمین پھٹے گی اور اپنی قبر میں سیدھا بیٹھ جائے گا۔ پھر زمین حرکت کرنے لگے گی۔ اور میں اسے کہوں گا: تجھے کیا ہوا ہے؟ تو وہ جواب دے گی: بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو کچھ میرے اندر ہے میں اسے باہر نکال دوں اور میں خالی ہو جاؤں۔ پھر اسی طرح ہو جاؤں جس طرح پہلے تھی۔ جب کہ مجھ میں کوئی شے نہ تھی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مرامی ہے: **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا**۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ثناء رحمہ اللہ سے اس فرس تفسیر بیان کی ہے: **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا** خفت فرمایا اس نے اپنے رب کا فرمان سنا اور اطاعت کی۔ **وَأَقْبَنَتْ يَزِيدُهَا** تو خفت فرمایا: وہ زمین اپنے یونہیوں اور جوانوں میں خزاؤں سے بھر ہوگ (مدفون) ہیں سب کو نکال دے گی۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ كَلُومٌ** اے لوگو! تم لوگ گنہگار ہو فرمایا: اے انسان!

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: **أَوْثَقُ شَيْءٍ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِمْ مَنْزِلُهُمْ** کہ وہ جنت میں اپنے مہر والوں کی طرف اشارہ فرما رہے ہوں گے۔ اور قول باری تعالیٰ **وَأَهْلَ بَيْتِهِ كَانُوا فِي كُتُبِهِمْ مَنْزِلُهُمْ** نے تحت فرمایا: اس نے ہاتھ دلائی جگہ سے بنا اس کی پشت نے پیچھا، اٹھایا پنے کا۔

فقہ امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عید بن جابر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ: **بَارَكَ بَارَكَ بَارَكَ** کیا یا آپ! ایک آدمی کو قیامت کے دن حساب کی طرف بلایا جائے گا اور کہا جائے گا: **اے فلاں! آ جا حساب کی طرف**۔ فرمایا: یہاں تک کہ وہ کہے گا میرے سوا کوئی اور مرا ہے جسے حساب کے لیے مضر کیا جا رہا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ **يُخَوِّرُ اسْتِمْرَادُ بِلِ اور ملاکت ہے**۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت شاکر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: **وَالَّذِي كَانَتْ لِي أَهْلِيهِمْ مَنْزِلُهُمْ** ہے شک و دین میں اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم رہا کرتا تھا۔

فرمائی: **عبد بن حمید**، ابن منذر اور بخاری نے ایبٹ میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے **وَأَهْلَ بَيْتِهِمْ مَنْزِلُهُمْ** اور **أَوْثَقُ شَيْءٍ إِلَى أَهْلِ بَيْتِهِمْ مَنْزِلُهُمْ** کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کا بایں ہاتھ اس کی پشت کے پیچھے رکھا جائے گا اور وہ اسی کے ساتھ ہاتھ اندر مل پکڑے گا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے: **وَالَّذِي كَانَتْ لِي أَهْلِيهِمْ مَنْزِلُهُمْ** ہے شک وہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ ہرگز دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ (1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ (2) امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت شاکر رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ **فَنُفِئَ ثَوْبِي خَوْفًا** کا معنی ہے کہ وہ ہرگز لوٹ کر نہیں جائے گا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ وہ ہرگز دوسری طرف لوٹ کر نہیں آئے گا۔ امام حنفی نے مسائل میں اور طبرانی و حمزہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ابی اسود رحمہ اللہ نے **أَن لَّنْ يَخْشَوْا** کے بارے میں ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کا معنی ہے کہ وہ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ اس کا تعلق وقتِ حشر سے ہے۔ یعنی وہ کہتا ہے کہ وہ ہرگز آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر نہیں جائے گا۔ نافع نے کہا: کیا عرب اس معنی کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے نبیہ کا قول نہیں سنا:

وَمَا أَعْمَرُ إِلَّا كَمَا شَاءَ وَضَوَاءُ يَنْخَوِّرُ زَعَادًا مَعَهُ إِذَا هُوَ سَابِقُ

”آئی نہیں مگر شہاب کی طرح کہ اس کے پیچھے اور چمکنے کے بعد اس کی روشنی راہ دکھانے جاتی ہے۔“ (3)

۱۔ تفسیر طبری، ذی الحجۃ، جلد 30، صفحہ 145، ما جاء من تراجم الصحابة

2۔ تفسیر طبرانی، ذی الحجۃ، جلد 30، صفحہ 408 (3567) ما جاء من تراجم الصحابة

3۔ علم کبر، جلد 10، صفحہ 251، مکتبۃ العلوم، القا، مصر

امام محمد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مکرم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِنَّهُ خَلَقَ اَنْ لَّنْ يَخُوْرَا کے تحت کہا: کیا تو نے جیٹھ کوئی نہ چپ کے کہا ہے؟ ”خُرَابِي اَهْلَكَ“ یعنی تو نے مکہ والوں کی طرف چلا جا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حوام بن اوس رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت نبیہ رحمہ اللہ سے کہا: اِنَّهُ خَلَقَ؟ فرمایا ہے: ”آؤ انہوں نے فرمایا: اِنَّهُ خَلَقَ“ (1)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن منذر، محمد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ باشتقی سے مراد وحشی ہے۔ (2)

امام سعید بن منصور، ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَاشْتَقِي وَءَاوَسْتِي کا معنی ہے رات کی اور دن کی جواس میں داخل ہیں۔

امام ابو حنیفہ نے افعال میں: ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے قسم ہے رات کی اور دن کی انہیں دو مع کیے ہوئے ہے۔ (3)

امام محمد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مکرم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ آپ وَالْقَلْبِ وَءَاوَسْتِي کی تفسیر میں کہتے ہیں قسم ہے رات اور دن کی جواس میں پناہ لیتی ہیں اور میں نے وہ مع کیے ہوئے ہیں۔ ”سَابِ، اَلْجَمْعُ مَوْرَسٌ يَزِيدُ مَوْرَسًا“

امام محمد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وَءَاوَسْتِي کے بارے بیان کیا ہے کہ قسم ہے رات کی اور دن کی جواس میں کیا جاتا ہے۔

امام محمد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے وَالْقَلْبِ اِذَا اشْتَقِي کا معنی ہے قسم ہے چاند کی سب دو مکمل ہو جائے۔ (4)

امام طبرانی نے مسکن میں، جبرانی اور ابن ابی ہادی نے الوقف والا بناء میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنْفِصَالِ مِّنْ اَزْوَجٍ نَّعَى اَنْ سَعَى وَالْقَلْبِ اِذَا اشْتَقِي کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کا معنی ہے ان کا شوق ہو، مکمل ہو۔

ابن منذر نے عرض کیا: کیا مرادوں میں یہ سنی معروف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے ابن مسرہ کا قول سنا؟

اِنْ لَنَا فَلَاحِصًا نَقَابًا نَسْتَوْ بِسَفَابٍ لَوْ يَجْعَلُنَا مَذَابًا

”بے شک ہمارے پاس شمر مرغ (کی مثل) ایسی ناگھوں والی اونٹنیاں ہیں، دو جمع ہو جاتی ہیں اگر کسی سائق کو چاہیں۔“

امام عبد الرزاق، محمد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَالْقَلْبِ اِذَا اشْتَقِي کا معنی ہے قسم ہے چاند کی جب وہ کوئی ہو جائے۔ (5)

2۔ ابنہ (3362)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ص 1، ج 1، صفحہ 293 (3364)، مکتبہ اربان، مدینہ منورہ

4۔ ابنہ، ج 30، صفحہ 48-49

3۔ تفسیر طبرانی، ج 1، ص 47، ابنہ، ص 47، مکتبہ اربان، مدینہ منورہ

5۔ تفسیر عبد الرزاق، ج 1، ص 47، ابنہ، ص 47، مکتبہ اربان، مدینہ منورہ

اور حضرت رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت فارغ بن زرق، عدنانہ نے
 قَدْ أَجْعَلُوا لِيْهِ غُلُوْلًا کے بارے میں دعا پڑھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں فلاسفی سے غیر غلو میں معنی ان کے ہے ایسا اور
 ہے جو لوگوں سے زیادہ تو ان کے چمکا کر اس معنی سے آکاویں "آپ۔ قرآن مایا: ۱۸۱ آیات کے زیر کایہ نہیں کرنا چاہیہ
 فصل المراءۃ علی الفضل الصاء فلا بغطی مذکور مغلوما ولا نرنا

"جو آئینہ رکھو (اور) اس سے روئی نہ ہو۔ یہ فضیلت کا عمل ہے۔ یہ بھی اس کے عیب نہ لوق اور یا جاسا ہے اور نہ ہی
 خدشہاں (ان کی چاہی ہے)۔"

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے وَالشَّعَاءُ کَاثِبَاتٌ اَنْعَزُوْجَہ کے تحت ارشاد فرمایا کہ آمان کہو بصورت وارحمہ وخلق کے ساتھ مضبوط کیا گیا اور پھر ستاروں کو (اس میں کاؤ کر کے) منبوس کیا گیا اور وَالْيَیُّوْرُ الْمُتَوَخُّوْدُ سے مراد قیامت کا دن ہے اور اُن بایا شاہدیت مراد بعد الہ پارک کا دن اور مُشَلُّوْدُ سے مراد قیامت کا دن ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت کاہرہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ: وَآثِبَاتٌ اَنْعَزُوْجَہ سے مراد ستاروں والا ہے۔ اُن قسم کے ستاروں کو اُن آسمان کی۔ وَشَٰہِدٍ مُّشَلُّوْدُ فرما شاہدیت سے مراد ابن آدم (انسان) اور مُشَلُّوْدُ سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (۱)

امام ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: وَالْيَیُّوْرُ الْمُتَوَخُّوْدُ لِحِوْشِ شَٰہِدٍ مُّشَلُّوْدٍ سِکَہِ یَا۔ تو ان غلام کیا ہے کہ الیُّوْرُ الْمُتَوَخُّوْدُ سے مراد یوم قیامت ہے۔ شاہدیت سے مراد یوم الجمعہ ہے۔ اور مُشَلُّوْدُ سے مراد یوم عرفہ ہے اور سِکَہِ کبیر ہے۔ جس جمعہ کا دن اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی رحمت ﷺ پر آپ کی امت کے لیے عید کا دن عطا فرمایا ہے۔ اور تم مطلق پر اس کے ذریعہ انھیں افضیت عطا فرمائی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سید الایم ہے۔ اس میں کہے جانے والے وَاَمَّا رُفُؤُہُ فَتَوَلَّى کَیْزُوْکَہ انتہائی محبوب اور پیوندیدہیں اور اس میں ایک ساعت ہے۔ جس میں جو بندہ بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی دُعا میں جس خیر اور بھلائی کی بھی التجا کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرمادیتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابی الدردیہ نے اصول میں: اَمَّنْ جَزِیْرَہُ اَمَّنْ سَمَرْہُ اَمَّنْ اَلِیَّ حَاطَہُ اَمَّنْ مَرْدُوْہِہ اور یحییٰ رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَلِیُّوْرُ الْمُتَوَخُّوْدُ قِیَامَتُہ کا دن ہے اور الایوم اَمْتِہ لہوْدُ عرفہ کا دن ہے اور شاہد بعد الہ پارک کا دن ہے۔ کسی ایسے دن پر نہ سورج طلوع ہوتا ہے اور نہ غروب ہوتا ہے نہ رات (یوم جمعہ) سے افضل ہو۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں کوئی بندہ مسوکن اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر اور نیکی کی دعا مانگا ہے اللہ تعالیٰ ہی بخیر اس کے حق میں قبول فرمائیگا ہے اور جس نے۔ بھی پناہ مانگا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور پناہ عطا فرمادیتا ہے۔ (۲)

حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن مردودہ نے سنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ شاہدیت سے مراد یوم عرفہ اور یوم جمعہ ہے اور مُشَلُّوْدُ اَلِیُّوْرُ الْمُتَوَخُّوْدُ ہے اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (۳)

امام ابن جریر، ابی نعیم اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت شریع بن عبیدہ رحمہما اللہ کی سند سے حضرت ابو۔ کتبہ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلِیُّوْرُ الْمُتَوَخُّوْدُ سے مراد قیامت کا دن ہے۔ شاہدیت سے مراد بعد الہ پارک کا دن ہے۔ مُشَلُّوْدُ سے مراد عرفہ کا دن ہے۔ یوم جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ولیس وخوا کر دیا ہے۔ اور

۱۔ فیہر بر مشرق و جد شجر، ج ۲، صفحہ ۳۵۲، ۱۵۵-۱۵۶، دار البیروت العربیہ، ۲۔ ج ۲، جلد ۳۰، صفحہ ۵۹

۳۔ مسندک حاکم، کتاب فیہر، ج ۲، صفحہ ۵۶۴ (۵۰۳)۔ منتخب المعجم، ج ۲

۱۔ سعید بن مسعود، عبد اللہ بن ابی ابراہیم، ابن مسعود، عبد اللہ بن مسعود نے حضرت کرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ
شاید وہ ہے جسے انسان چاہے کہ اس کے لئے بارے شہادت ہے گا۔ اور فسطحاً و جہاً قیامت ہے۔ (۱)

۲۔ ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابی مرثدہ رضی اللہ عنہ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول
نقل کیا ہے۔ کہ۔ اللہ و راکھائی و انوں کے لئے حق ہے۔

۳۔ ابن ابی حاتم اور ابن مسعود رحمہما اللہ نے حضرت مسن رحمہ اللہ بنی ندر سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
بیان کیا ہے کہ اسباب اندو و حشر کے رہنے والے تھے۔

۴۔ ابن ابی حاتم اور ابن مسعود رحمہما اللہ نے حضرت کرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اسباب اندو و حشر تھے۔ (۲)
۵۔ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ
نہا اسر کس میں سے لوگ تھے جنہوں نے زمین میں حاکمان کو: ۱۔ پھر اس میں آگ ملائی۔ پھر ان صاحبوں پر مردوں اور
مردوں کو کھڑا کیا۔ ان میں آگ میں ڈال دیا۔ (۳)

۶۔ ابن ابی حاتم رحمہما اللہ اور ابن مسعود رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لَأُخْدُوْدُ سے مراد
نجران میں دو کھائیوں میں جن میں وہ لوگوں کو غلاب دیتے تھے۔

۷۔ ابن عباس رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ کھائیوں میں جمع کئے گئے تھے۔
۸۔ ابن مسعود رحمہما اللہ نے حضرت مسعود رحمہما اللہ سے قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے
مراد وہ قوم ہے جنہوں نے زمین میں کھائیوں کو دیں۔ پھر ان میں آگ ملائی۔ پھر اس اسلام کو لے کر آئے اور کہا: تم اللہ
تعالیٰ کے ساتھ کھڑے کرو اور خدا سے دین کی بات نہ کرو۔ ورنہ تم تمہیں اس آگ میں پھینک دیں گے۔ لیکن انہوں نے آگ کو کفر
پر ترجیح دی اور پسند کیا۔ چنانچہ انہیں آگ میں پھینک دیا گیا۔

۹۔ سعید بن مسعود اور ابن مسعود رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ کے بارے بیان کیا
ہے کہ انہوں نے ہمیں بتایا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ یہ یمن کے آس پاس کے رہتے والے
لوگ تھے۔ ان میں سے سونے اور کھارہ کیسی میں لڑ پڑے۔ پھر سونے کھارہ پر قابض آگئے۔ پھر انہوں نے آپس میں ایک
دوسرے سے عہد و پیمان لے لیے۔ کہ کوئی بھی دوسرے کو قتل نہ کرے گا۔ لیکن کھارہ نے ان کے ساتھ دھوکا دیا
اور انہیں بھڑکایا۔ پھر سونے میں سے ایک آدمی نے کہا کیا تمہارے لیے کوئی خیر اور نیکی ہے تم آگ جلاؤ گے۔ پھر تم میں اس
پر جھگڑا کرو گے۔ پس لوگوں کی تمہارے دین پر تم سے نہت اور عہد و پیمان کر لے گا۔ تو وہی تم چاہتے ہو۔ اور جو نیکی کرے گا وہ
آگ میں کود جائے گا۔ تو تمہیں سے راحت اور سکون پا جاؤ گے۔ سو انہوں نے ان کے لیے آگ بجھائی اور انہیں اس پر خوش

۱۔ تفسیر جامعہ قرآنی، ج ۱، ص ۱۲۳ (۳۵۳)۔ درالکتب الخشبہ ج ۱

۲۔ ابن ابی حاتم، ج ۳، ص ۳۰

۳۔ تفسیر جامعہ قرآنی، ج ۱، ص ۱۶۱ (۱۶۱)۔ درالکتب الخشبہ ج ۱

ایا۔ تو وہاں میں کہنے لگے یہاں تک ایک یہ عیالانی ہوگئی۔ گویا اس نے تھوڑی سی دیکھ لی۔ تو اس کی گویا میں شیر خوار ہے۔
 نے نماز تو بند کر دی کہ وہ نہ کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے ہرے تھیں شہر دے ہوئے اور ان کے ہرے تھیں کرتے ہوئے
 ایشافیرہ الشافیرہ واثبات الزکوۃ وایضا اذہم علیہا فاعوذ بحی۔ یہ مومن لکے ہرے ہے۔ اور فہم علی ہایعقلون ہالکون ہالکون ہالکون
 یعنی کہ وہ نہ ہو عیالانی ایمان کے ساتھ ہو کہ کہتے تھے۔

امام عبد بن عبدہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ إِنْ أَلْبَسَ قَسْوًا لَمْ يَجِبْ لَهُ
 لَمْ يَجِبْ لَهُ میں مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بلیا۔

اور مقررہ بلیا، مہر بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ سنی بیان کیا ہے کہ جن
 لوگوں نے عذاب دیا۔ (۶)

نہ مہر بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک عالم اور چہرے سرگردان تھا۔ اس نے
 زمین میں کھانسی کھدوائی اور اس میں آگ جالی۔ پھر مومن کو اس پر پیش کیا۔ پس جس نے اس کی اجازت کی تو
 سے چھوڑ دیا گیا۔ اور جس نے انکار کیا تو اس نے اسے آگ میں پھینک دیا۔ پس وہ آگ میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ وہ ایک
 عورت کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ایک شیر خوار بچہ بھی تھا۔ تو اس عورت نے آگ میں گولے سے تھوڑا کر کے
 بول کر اسے کہا: اس میں آگ میں گولے کو جاؤ نہ فرماتے۔ چنانچہ اسے آگ میں پھینک دیا گیا۔ تم بھلا یہ آگ کا تو نکلنا ایک
 نکلنا وہ خور اللہ تعالیٰ کی رحمت میں بھیجا دیے گئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں
 یہ بھی اصحاب اعدا کا کرنا کہ اس کو تا بقین اللہ تعالیٰ سے آزمائش کی مشقت سے چھوڑا لگتا ہوں۔

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کے پاس نہ ضرر تھا۔ آپ کے پاس نجران کا ایک لہٹا آیا تو آپ نے اس سے اصحاب اعدا کے بارے
 پر چھوڑ دیا۔ آپ نے ایک واقعہ آپ کے سامنے بیان کیا۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے بارے میں تھمت زیادہ
 جانتا ہوں۔ رحمت سے ایک نئی قوم کی طرف بھیجا گیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَتَقُولُ لَهُمْ مُسْلِمًا فَبُذِلَ
 وَتَقُولُ لَهُمْ مُسْلِمًا فَبُذِلَ (نافر: 78) (اور ہم نے بھیجے تھے پیغمبر آپ سے پہلے بھی ان
 میں سے انہیں بھیجا۔ ہم نے آپ سے کہہ دیا اور ان میں سے بعض کا ذکر (قرآن کریم میں) آپ سے نہیں کیا) پس اس نے
 نہیں دوسرے بنی اسرائیلوں نے اس کی اتار قبول کی۔ پھر انہوں نے اس کے ساتھ اس کی جنگ ہوئی اور اس نے اسے صاب کو قتل کر دیا
 "یہ اور اسے پکڑ کر لے لیا پڑا ہی گئیں۔ پھر وہ اور وہ لوگ اس کے ساتھ پیادہ ہو کر گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے
 پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ پھر جنگ شروع ہوئی اور وہ لوگ قتل کر دیے گئے اور اسے پکڑ کر قید میں ڈال دیا گیا۔ ان
 لوگوں (مکفار) نے زمین میں کھانسی کھدوائی اور ان میں آگ پکڑ کر دی اور پھر انہوں نے اس پر پیش کرنے لگے۔ پس جس کی

نے اس کی طبعی فطرت کی جو اس کی ہاسے آگ میں پھینک دیا تو اس نے ان (کفار) کی بیرونی کی۔ اسے چھوڑ دیا گیا۔ آخر میں ایک عورت آئی اور اس نے ہاتھ اس کی شیر خوار بچہ بھی تھ۔ وہ عورت تھوڑا سا گھبراہٹی منور ہوئی اور اس نے کہا: یہ بچہ ان کی اٹھائی کو بچہ ہے۔ اور اس نے یہ وار دینے شروع کی۔ پس وہ اس میں خود کی۔

امام ابو حمزہ رحمہ اللہ نے حضرت مسلم بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ نبی نے آخر میں اٹھائی کے پاس اصحاب اہل بدعت کو کرنا ہے تو آپ نے فرمایا: بلا شیعہ میں ان کی شمشیں اور تھیں قوم سے جائز و مکروہ نہیں ہو۔

امام صدیق امیر محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی (ﷺ) اٹھائی پرست (اہل کتاب) تھے۔ وہ اپنی کتاب کے ساتھ جئے پائے تھے اور ان کے لیے شراب حلال تھی۔ پس ان کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے شراب پیا اور وہ اس کی عقل پر قابض آگئی۔ پس اس حال میں اس نے اپنی بہن یا اپنی بیٹی کو بکڑا اور اس کے ساتھ مذہبی کارکناب کر لیا۔ اور جب اس کا شہرہ آفاق بہت نام اور شرمندہ ہوا اور اس نے اسے کہا: تیری ہلاکت اس باری ہوا تو نے یہ کیا کر لیا ہے؟ اور اس سے لفظ کا ترجمہ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اس سے لفظ کا ترجمہ یہ ہے کہ تو لوگوں کو فساد دے اور کہے: اے لوگو! اب شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح حلال قرار دیا ہے۔ جب وہ اس حال میں لوگوں کے پاس گئے تو (بیکھت بعد) لوگ اس کے خطبہ کو بھول کر گئے۔ تو پھر تو اسے حرام قرار دے دیا۔ تو وہ خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوا۔ اور کہا: اے لوگو! اب شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بہنوں یا بیٹیوں کے ساتھ نکاح حلال قرار دے دیا ہے۔ تو لوگوں کی ایک جماعت نے کہا: سلام اللہ علیہ! ہم اس کے ساتھ ایمان لائیں یا اس کا قرار کریں۔ یہاں تک کہ نبی یہ پیغام لے کر ہمارے پاس آئے یا ہم پر کسی کتاب میں یہ حکم نازل ہو۔ پس پھر وہ اپنی بیوی کی طرف لوٹا اور کہا: تیری ہلاکت ہو! لوگوں نے تو میرا ہاتھ مارتے سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے کہا: یہ آپ انہوں نے انکار کیا ہے تو ان پر کوڑے برسائے۔ پس اس نے ان میں دو سو سائے تروار کر دیا۔ لیکن لوگوں نے اس اقرار سے بھی انکار کر دیا۔ پھر وہ اس کی طرف لوٹے اور ان کے پاس ان نے ان میں کوڑا بھی برسایا ہے۔ لیکن انہوں نے میرے حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ تو اس نے یہ مخدور دیا وہ ان میں تلوار چلائی (یعنی انہیں قتل کر دے)۔ پس اس نے کوڑا بھی چلائی لیکن لوگوں نے اقرار سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے مشورہ دیا: ان کے لیے کھانیاں کھو۔ پھر ان میں آگ جلا دے۔ پس جو تیری بیرونی کرے اسے چھوڑ دے۔ چنانچہ ان نے کھانیاں کھد کھدائیں اور ان میں آگ جلائی اور اپنی رعایا کو اس پر پیش کیا۔ پس جس کی نے انکار کیا وہ آگ میں پھینک دیا۔ اور جس نے انکار نہیں کیا اسے چھوڑ دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیات نازل فرمائیں: **فَبِمَا نَسْنَدُوا أَنْهَ لَكُمْ فِيهِ آيَاتٌ ۖ فَلَوْ كَانُوا يَلْقَوْنَ رَبَّهُمْ لَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ الْبُرْهَانَ ۖ وَنُفِذَ إِلَيْهِمْ مَا فِي الْخُزُنِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي الْقُرْآنِ الْحَكِيمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي الْقُرْآنِ الْحَكِيمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي الْقُرْآنِ الْحَكِيمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي الْقُرْآنِ الْحَكِيمَ ۚ**

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عرف رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اصحاب اہل بدعت کا ذکر

کر کے بھی تو آزمائش اجرائی شدت سے اللہ تعالیٰ سے بنادیا گئے تھے۔

امام عبد البر ذاتی زبان میں انی شبہ و بعد میں حمید، مسلم، نسائی اور ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت سہیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسرک کو زچہ میں تو آپس آہستہ آہستہ فرمائی۔ تو آپ سے علم کی کئی۔ یہاں اللہ! سرفراز! آپ جب آپ نے مسرک کو زچہ پا ہی کر آپ سے کہتے آہ۔ محض فرمائی۔ تو آپ مثلاً بلکہ فرمایا ہے ملک انبیاء و مجسم السلام میں سے ایک نبی تھے۔ انہوں نے امت کے ساتھ اظہارِ فکر کیا اور کہہ: کون ان کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دلی فرمائی کہ آپ انہیں اختیار دو۔ میں یا انہیں سزا دی جائے گی یہ پھر ان سے دشمن کو ان پر مسلط کر دیے جائے گا۔ پس انہوں نے اپنے لیے سزا اور عذاب کو اختیار کر لیا تو اللہ تعالیٰ۔ ان کے ہر موت مسلط کر دی۔ اور ایک دن میں ان کے ستر جزر زراعت ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دوسری حدیث میں اس طرح بیان ہوتی ہے کہ ایک بار خدا تھا۔ اس کا ایک کام تھا جو اسے خبریں دے رہا تھا۔ تو اس کا کہنے کے لئے یہ میرے لیے ایک کھجور کا بیج تھا کہ وہ پائے ایک ذین اور تنہا ہم پچھلے پچھلے پائے نے آگاہ میں اسے اپنا یہ علم نہکھ دوں۔ کیونکہ تجھے یہ خوف لاحق ہونے لگا ہے کہ میں ہر چادر کا اور یہ علم تم سے منقطع ہو جائے گا اور اسے جاننے والا تم میں کوئی نہیں ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کا کہنے کے لیے زکوٰۃ و صاف کا حامل بیج تلاش کیا اور اسے صمد یا کدواں کا کہنے کے پاس حاضر و حاضر کرے اور اس کے پاس آگاہا رہا۔ چنانچہ وہ بیج اس کے پاس آئے جانے لگے۔ اس بیج کے راتے میں ایک راہب بھی اپنے گرجے میں رہتا تھا۔ وہ بیج جب بھی وہاں سے گزرتا تھا تو اس راہب سے بھی بکری چھتا رہتا تھا۔ پس یہ سلسلہ چلا رہا تھا کہ راہب نے اسے بتایا اور کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔ پس وہ بیج اس راہب کے پاس ٹھہرے لگا اور کا کہنے کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔ چنانچہ کہ میں نے بیج کے گھر والوں کی طرف سے یہ بھیج دیا کہ قریب ہی ہے یہ میرے پاس حاضر نہیں ہوگا۔ تو بیج نے اس کے بارے میں راہب کو خبر دی۔ تو راہب نے اسے بتایا کہ جب کا کہنے تجھ سے کہے تو کہاں تھا؟ تو اسے بتایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس تھا۔ اور جب گھر والے تجھے کہیں تو کہاں تھا؟ تو کہنے کا کہنے کے پاس تھا۔ وہ بیج ہی کیفیت میں تھا کہ ایک دن اس کا گزرا کثیر تو اس کی ایک بھارت کے پاس ہوا جنہیں ایک جانور نے روک رکھا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ شیر تھا۔ پس اس بیج نے ایک چکر اڑایا اور کہا: اے اللہ! یہ کدواں راہب کو بتا ہے کہ وہ حق ہے تو میں تجھ سے اجازت کرتا ہوں کہ تو اس جانور کو ہلاک کر دے اور اگر وہ حق ہے جو یہ کہہ کا کہنے کہتا ہے تو مجھ سے ہلاک نہ کر۔ پھر اس نے وہ چکر مارا اور اس جانور کو ہلاک کر دیا۔ تو تو گوں نے یہ چکر مارے کسی نے ڈار ہے؟ تو ان لوگوں نے چکر مارے بیج نے۔ پس لوگ گھبرا گئے اور انہوں نے کہہ: یہ بیج اپنے علم کا نام ہے جو کوئی اور نہیں جانتا۔ پس اللہ سے یہ سنا۔ تو وہ اس کے پاس آیا اور اسے کہنا: اگر تو میری بھارت و انہیں لٹا دے تو میرے لیے تالور اٹھا ہوگا۔ تو اس بیج نے کہا: میں تجھ سے اس طرح کی کوئی خواہش نہیں کروں گا۔ بہت یہ ضرور ہوگی کہ اگر میری بھارت و اس لٹ آئے تو کہ تو اس کے ساتھ ایمان لے آئے گا جو اسے واپس بلانے والا ہے۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھارت عطا فرمادی۔ پس وہ ایمان لے آیا۔ پھر ان کی خبر بادشاہ

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: ”یہ قرآن ایک لوح میں لکھا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی اسم کتاب ہے۔“

امام ابو اسحاق رحمہ اللہ نے اعظمیٰ میں سند جیدہ کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو پیدا فرمایا اور (اس کی پہلی) ایک سو سال کی مسافت کی مشق تھی۔ پھر اس نے قلم و مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے فرمایا تو میری مخلوق کے بارے میں میرا علم کچھ رہا۔ پس اس نے قیامت تک ہونے والا سب کچھ لکھ دیا۔

امام ابن ابی الدنیا نے مکارم ان خلاق میں بتیلی نے انشعب میں ابو اسحاق نے اعظمیٰ میں اور ابن مردودہ یہ رحمہم اللہ نے ملال تلحیٰ میں سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کی لوح بنی زبرجد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عرش کے نیچے رکھا ہے۔ اور اس میں لکھا ہے۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا (ط: 14) بلاشبہ میں اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ میں نے تین حودس سے کچھ زائد (قسموں کی) مخلوق پیدا فرمائی ان میں سے جس مخلوق نے بھی یہ شہادت دی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا اللّٰهُ وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (1)

ابو عبد بن حمید نے سند میں اور ابو یعلیٰ رحمہما اللہ نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک جن جن تبارک و تعالیٰ کے سامنے ایک لوح ہے جس میں تین سو چودہ شریعتیں ہیں۔ وہ جن فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میرے بندوں میں سے جو بندہ مجھ پرے پاس آئے گا وہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا اور تم میں سے کوئی ایک اس میں سے ہوگی تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ (2)“

امام ابو اسحاق رحمہ اللہ نے اعظمیٰ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک کتابی تصویرت لوح ہے۔ اس کا ایک جانب یا قوت کی ہے اور دوسری بنی زبرجد کی ہے، اس کا قلم نور کا ہے، اس میں وہ پیدا کرتا ہے، اس میں وہ رزق دیتا ہے، اس میں وہ زندہ کرتا ہے، اس میں وہ مارتا ہے، اس میں عزت اور غلبہ دیتا ہے اور اس میں وہ جو چاہتا ہے بران اور رات میں کرتا ہے۔“

امام ابو اسحاق اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ایک سفید موتی سے لوح پیدا کیا ہے۔ اس کی دونوں طرفیں بنی زبرجد کی ہیں۔ اس کی کتابت نور سے ہے۔ وہ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ اس کی طرف دیکھتا ہے، زندہ کرتا ہے، مارتا ہے، پیدا کرتا ہے، عزت دیتا ہے، ذلت دیتا ہے اور جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔“

1. شعب الایمان، باب فی اللہ ما ذکرنا، جلد 8، صفحہ 385 (BS47) دار الفکر، الطبعة 3، بیروت

2. سنن ابی یعلیٰ، جلد 1، صفحہ 554 (1309) دار الفکر، الطبعة 3، بیروت

ایہ نہ ہو تو لوگ بھی ہلاک ہو جائیں اور ان کے کوئی بھی مر جائیں۔ واللہ انرضی ثابۃ اللہ عنہ فرمایا: اور زمین کی جو کہ نباتات اور پھول کے ساتھ پھٹ جاتی ہے جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں۔ اِنَّهُ لَقَوْلُ فَضْلٍ بے شک پر قرآن قول فضل ہے۔ وَفَاَهُوَ بِالْهُدَىٰ فرمایا: اور یہ کوئی کھیل مٹاؤں۔ فَتَهْلِكُ الْفُلُكُنِ اَمْهَلُهُمْ نَزُوْدًا لَّرِیاضِ مِیْنِ نَزُوْدًا کا معنی لکھل ہے انھیں آپ نے اور قوموں کی نہ بہت اور نہ دیر آمواخت انھیں نہ ہو گئیں۔

امام طوسی، حر عامی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا۔ جبکہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: مجھے ارشاد فرمائی وَفَاَهُوَ بِالْهُدَىٰ تک بارے کہ بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: یا ابن عباس! کہ معنی ہے قرآن محض باطل و رکھیں نہیں ہے۔ تو عائشہ نے کہا: کہ عرب یہ معنی جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے نہیں بنی رفاہ کو سنا؟ نا؟ وہ کہتا ہے:

وَمَا اَفْزَحُ وَسَوَافِ الْخَالِ اَفْزَحِ اَهْزَلِ ذَاكُم اَمْ قَوْلُ جَبَد

”اور میں نہیں ہرگز اور میں فراموش سے جان لوں گا کہ کیا تو، را کھیل اور عراق ہے یا ہمد اور اجماع اول ہے۔“

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وَفَاَهُوَ بِالْهُدَىٰ کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ قرآن کوئی کھیل نہیں ہے۔ (۱)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا: تم بتانا کہ میرے پاس حضرت نبیرا کھل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! شیطان آپ کے بعد آپ کی امت میں اختلاف پڑ جائے گا۔ تو میں نے پوچھا: اب جو کھیل اس سے نکلے گا؟ او کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: کتاب اللہ کے ساتھ ہر جا رہ کر تو زہا مکتا ہے۔ پس جس نے اسے مضبوطی سے تھم لیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ قرآن قول فضل ہے۔ یہ تمہارا دھنہ نہ نہیں ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِنَّهُ لَقَوْلُ فَضْلٍ کے تحت کہا: بلاشبہ یہ قول حق ہے۔ وَفَاَهُوَ بِالْهُدَىٰ اور یہ باطل نہیں ہے۔ اور اَمْهَلُهُمْ نَزُوْدًا کے تحت فرمایا: آپ انہیں قریب کی بہت دے دیجئے (یعنی قوموں کی بہت دے دیجئے)۔ (۲)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ ان کفار کو بہت دے دیجئے۔ یہاں تک کہ میں جگ کا گھر دے دوں۔

امام ابن ابی شیبہ وادری و ترمذی رحمہما بنی نصر اور ابن الاثیر رحمہما اللہ نے مصاحف میں حضرت عاتق الاقرع رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو لوگ عاتق کے بارے میں عیب و نقائص بیان کرنے لگے۔ تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انھیں اس کے بارے میں اطلاع دی۔ تو آپ نے فرمایا: کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟

۱۔ مسند ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۰۹ (۳۵۳۹۵)۔ نسخہ ابن ابی شیبہ۔

۲۔ تفسیر ابن جریر ج ۲ ص ۳۰ جلد ۳ ص ۱۸۲۔ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مغرب تک نہ پڑھاؤ گا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! پھر اس سے نکلنے کی رو کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں بھی ہیں اور تمہارے بعد آنے والوں کے بارے میں بھی اور تمہارے لیے بھی تعلیم ہے۔ یہ قول لے لیا ہے، مستغفر اللہ! نہیں ہے۔ پس اب جبر و تہم کرنے والے نے اسے چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ اسے توبہ کرنے کا اور جو اس نے سوا کی اور سے ہدایت پائے گا، اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ نبی! اللہ تعالیٰ کی مصلحت داری ہے۔ یہی ذکر تکمیل ہے اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔ یہ وہ ہے جس سے سب خواہشات (صراطِ مستقیم) تیز ہو گئیں ہوں گی۔ ہمارے سر نہیں ہوں گے اور نہ زبانیں اس سے ملتھیں ہوں گی اور نہ ہمارے چلنے سے یہ انکسرت سب ہوگا اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے۔ یہ وہی ہے جسے جو کئی جنات نے خاتوہ و درکھ گئے یہاں تک کہ انہوں نے کہہ دیا: *لَا مَبْدِئًا وَلَا نَاقِصَاتٍ وَلَا تَغْيِيرًا* (یعنی) اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ عقل کو اس نے ہی کہہ۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے حل کیا۔ جس نے اس کے مطابق عمل کیا اس نے اجر پایا۔ اور جس نے اس کی طرف رجوع دی اس نے صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کی۔

امام محمد بن عمر اور جہان رحمہم اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتویٰ کا ذکر فرمایا اور انہیں اس پر عقیم اور شدید قرار دیا۔ تو حضرت غنی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ پڑھنا ان سے نکلنے کی رو کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ اس میں نکلنے کی رو ہے۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کا ذکر بھی ہے اور تم سے بعد والوں کی خبر بھی اور اس میں تمہارے بارے میں فیصلے بھی ہیں۔ پس جس جبر و ظلم کرنے والے نے اسے چھوڑا اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ دے گا۔ اور جو اس کے سوا کسی اور سے ہدایت کا خواہش مند ہوگا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ وہی اللہ تعالیٰ کی مصلحت داری ہے۔ وہی ذکر تکمیل ہے اور وہی صراطِ مستقیم ہے۔ اور وہی ہے جسے جنات نے جب نہ تو رکھا ہے۔ یہی تک کہ انہوں نے یہ کہہ دیا: *لَا مَبْدِئًا وَلَا نَاقِصَاتٍ وَلَا تَغْيِيرًا* (یعنی) اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ زبانیں نہیں تھمتیں اور نہ ہی ہمارے کمر توڑنے سے بڑھتا باعثِ اکساہت ہوتا ہے۔ (۱)

﴿وَأَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا بَأْسًا لَّكُمْ فِي دُعَاءِ الْفُلِ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان و مہربان ہے۔

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الَّذِي خَلَقَ قَسْوَىٰ وَ الَّذِي قَدَّرَ
قَهْدَىٰ وَ الَّذِي أَخْرَجَ الزُّوْلَىٰ فَبَجَعْلُهُ عَشَاءً أَحْوَىٰ سَتَقِرُّكَ
فَلَا تَنْتَسَىٰ إِلَّا مَا شَاءَ عَاسَهُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ وَيُخَيِّرُكَ
لِلْيُسْرَىٰ قَدْ كَرِهَ أَنْ تُفْعَبَ الْيَا كَرِيْمَ سَيِّدُكَ مِنْ يَخْفَىٰ وَ
يَسْتَجِيبُهَا إِلَّا شَقَىٰ الَّذِي يَصِلُ الثَّمَا الْكَذِبَىٰ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَ
لَا يَخْبَىٰ قَدْ أَفْذَحَ مَنْ تَرَكَى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصْلَىٰ بَلْ
تُؤْخِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ وَ أَتَىٰ أَنْ هَذَا لِنَفِي
الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

"اے محبوب! آپ پاکی کا عالم میں اپنے رب کے نام کی تعظیم سے شروع کریں۔ (ہر چیز کو پیدا کرنے والا اور ہر چیز کو مقرر کرنے والا اور جس نے ہر چیز کا انداز مقرر کیا۔ ہر امر اور نہی کے واسطے آپ کو پناہ دینے والے ہیں۔ پھر اس کے جواب میں ہے۔ بے شک وہ دیکھتا ہے ہر چیز کو اور جو چاہیے وہی ہے۔ اور ہر مسئلہ ہادیں گے آپ کے لیے اس آسمان (شریعت) پر عمل۔ پس آپ نصیحت کرتے رہیں اور نصیحت کا یہ نام نہ ہو۔ کبھی جانے کا جس کے دل میں (خدا کا) خوف ہوگا اور روز ہے کا اس سے بدانت۔ جو (بالآخر) یوں اُن میں داخل ہوگا۔ پھر نہ وہاں سرے کا اور نہ جیسے گا۔ بے شک اس نے فلاں پالی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا۔ وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا۔ اور وہ پڑھتا رہا۔ البتہ قریب لوگ (دنوں زندگی کو ترجیح دیتے اور سالانہ آخرت نہیں سمجھتے) اس سے اور باقی رہتے ہیں۔ یہ یقیناً یہ (سب کو) اگلے صحیفوں میں لکھا ہے۔ (پس) ابراہیم اور موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں"

ماہرین شریعت کا خیال ہے کہ یہ روایات مبنیٰ قریم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے کہ سورہ سُبْحِ

امام احمد ابن حنبل اور ابی رحمہ اللہ نے حضرت سرور بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے (۱) اور علی اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۲)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۴)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۵)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۶)

امام احمد ابن حنبل اور ابی رحمہ اللہ نے حضرت سرور بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۲)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۴)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۵)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۶)

امام احمد ابن حنبل اور ابی رحمہ اللہ نے حضرت سرور بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۲)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۴)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۵)

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدین میں سے پہلے تھے۔ (۶)

1- سنن ابن ماجہ شرح باب الفکر علی مسودۃ الامین، جلد 2، صفحہ 122 (1203) مدار الکتاب، بیروت

2- مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 312 (3569) مدار الکتاب، بیروت

3- ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 313 (3582)

4- سنن کرم، جلد 2، صفحہ 282 (3016) مدار الکتاب، بیروت

5- ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 313 (3582)

6- مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 315 (3606)

مؤمن ماجد و مراد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے
 رقیبوں کو معذرت دینی نماز چاہی اور ان پر نماز چاہی کر دی۔ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں کو اللہ تعالیٰ صلوات
 علیہم اجمعین (سورۃ النمل: ۱۸) و اللہ اعلم بالصواب (جل: ۱) اور قرآن پاک میں نہایت اعلیٰ (۱۸) ہوا ہے۔ (۱)

انہی میں سے ایک روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ!
 میں نے تم کو اپنے عہد میں کیا کہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے نبیج ستم نہایت الاعلیٰ کا ذکر فرمایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا:
 کہ ہم اپنے عہد میں سنیحان زہبی الاعلیٰ کہیں۔

اس میں بعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تو ان میں سے ایک ہے۔ تو اس نے سنیحان زہبی الاعلیٰ
 اذنی خلقی عن الذی علیہم اللہ فی و الذی اقصیٰ علی العجلی، و فخر علیہ سنیحان زہبی الاعلیٰ
 و حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں سے ایک ہے۔ (۲)

اس میں بعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے عہد میں سنیحان زہبی الاعلیٰ کہیں۔ (۳)
 اس میں بعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے عہد میں سنیحان زہبی الاعلیٰ کہیں۔ (۴)

اس میں بعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے عہد میں سنیحان زہبی الاعلیٰ کہیں۔ (۵)

اس میں بعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے عہد میں سنیحان زہبی الاعلیٰ کہیں۔ (۶)

اس میں بعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے عہد میں سنیحان زہبی الاعلیٰ کہیں۔ (۷)

اس میں بعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے عہد میں سنیحان زہبی الاعلیٰ کہیں۔ (۸)

اس میں بعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے عہد میں سنیحان زہبی الاعلیٰ کہیں۔ (۹)

اس میں بعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا کہ میں نے اپنے عہد میں سنیحان زہبی الاعلیٰ کہیں۔ (۱۰)

۱- بحوالہ ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۸۷، حدیث ۱۸۷ (۱۸۷)۔ (۲) بحوالہ ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۸۷، حدیث ۱۸۷ (۱۸۷)۔

۲- بحوالہ ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۸۷، حدیث ۱۸۷ (۱۸۷)۔ (۳) بحوالہ ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۸۷، حدیث ۱۸۷ (۱۸۷)۔

۳- بحوالہ ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۸۷، حدیث ۱۸۷ (۱۸۷)۔ (۴) بحوالہ ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۸۷، حدیث ۱۸۷ (۱۸۷)۔

کُتِبَ ہوتا ہے یہ اس تک کہ وہ غیری کے بعد کُتِبَ ہو جاتا ہے۔ (۱)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قُضِيَ لَكَ شَيْءٌ اَوْ اُخْبِيَ بِكَ مَعْبُودٌ بِمَجْرَاتِ سِلَابٍ كَمَا يَهَانُ كَوْنُ (نور) کی طرح تیار کیا جاتی۔ یا ای۔ لی یعنی اُخْبِيَ سے مراد اسلحہ رنگ ہے۔

امام طبرانی، عبد بن مبارک، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اِسْتَقْبَرْتُ لَكَ ثَلَاثَتَيْنِ کے تحت فرمایا کہ آپ ﷺ کا بھول جانے کے اور سے ال سے قرآن کریم پڑھتے تھے۔

امام طبرانی اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جب حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے تھے تو انہی تک حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی سے فارغ نہ ہوئے کہ آپ ﷺ کے بوجھ سے وہ جوتے اور آپ ﷺ کے شوق سے اُسے شروع سے پڑھنے لگتے کہ وہ آپ کے دل کو احاطہ سے لے لیا اور آپ کو بھول دے گی۔ تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ سے کہا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بھولنے کے خوف سے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: سَتَقْبِرُ لَكَ ثَلَاثَتَيْنِ، اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے قرآن کریم کی کئی آیات بھولے جو طیارہ و دروس سے تعلق نہیں۔ پھر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ آپ سے قبل کسی نبی پر کچھ نازل نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ بھول گیا اور کچھ اٹھایا گیا۔ اور اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (تورات کے) تیرے واپس نازل ہوئے۔ جب اس نے تمہیں (الواجب) بھیجی تو وہ ٹوٹ گیا اور دوسری تھیں۔ لیکن میں سے چارہ جزاء ختم ہو گئے اور رہتی رہے۔

ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خوف سے قرآن کریم پڑھتے تھے کہ وہ آپ کو بھول جائے۔ تو آپ کو کہا گیا اس بار میں ہم آپ کے لیے کافی ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی: سَتَقْبِرُ لَكَ ثَلَاثَتَيْنِ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے (۲)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سَتَقْبِرُ لَكَ ثَلَاثَتَيْنِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی ہم خود آپ کو چھوڑیں گے۔ پس آپ اسے نہ بھولیں گے بجز اس کے جو میں نے چاہا۔ پس وہ میں آپ کو بھلا دوں گا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سَتَقْبِرُ لَكَ ثَلَاثَتَيْنِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کئی شے بھولیں گے بجز اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ اِلَّا مَا يَعْظُمُ اللّٰهُ شَيْءًا يَفْعَلُ فرمایا: اس میں وہ شے یا غلطی سے مراد سورہ ہے۔ یعنی بے شک وہ کیا ہوگی جو اسے اور سورہ کو نہیں۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اِلَّا مَا يَعْظُمُ اللّٰهُ شَيْءًا يَفْعَلُ کے تحت

۱۔ تفسیر محمد الرزاقی، درجہ اول، ج ۳۰، صفحہ ۴۱۸ (3576) دار الفکر، بیروت

۲۔ متعدد کتب نام، کتاب التفسیر، ج ۷، صفحہ ۳۵۷ (3924) دار الفکر، بیروت ۳۔ تفسیر محمد الرزاقی، درجہ اول، ج ۳، صفحہ ۴۱۸ (3577)

انہوں نے یہ آیت پڑھی: **قَدْ أَفْلَحَ مَنْ شَرَّكَهُ** اور فرمایا: بے شک اہل مدینہ تو کسی بھی حد تک نہ صرف اہل اور پانی پانے سے فلاح نہیں سمجھتے۔ (۱)

ابن ابی حاتم نے حضرت سعاد بن عبد اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔
امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن جریر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۱) اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۲)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ہریرہ بن زید رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا۔ کہ عید الفطر کے دن اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ پہلے دکرے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: **قَدْ أَفْلَحَ مَنْ شَرَّكَهُ** اور فرمایا: بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۱) اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عید الفطر کے دن اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ پہلے دکرے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: **قَدْ أَفْلَحَ مَنْ شَرَّكَهُ** اور فرمایا: بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۲)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۱) اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۲)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ بن ضمرہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۱) اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۲)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ بن ضمرہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۱) اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۲)

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے ابی شیبہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۱) اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۲)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۱) اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۲)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۱) اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاں پائیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا۔ (۲)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو العالی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ هَذَا الْغَى الصَّغِيْفَ الْاَوْفَى كِي تَمِيْرِهِمْ وَيَكْتَبُهُمْ كَمَا سَبَّحَ مِنْ رَأْيِهِ كَمَا سَبَّحَ مِنْ رَأْيِهِ (1)

امام عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی آیت نے تحت یہ نقل بیان کیا ہے کہ اَلْفَتْحَةُ لِيَدِي كَتَبَ مِثْلَ السُّلْسِلِ كَيْ سَاخَهُ يَدُ جَوْبٍ مِثْلَ كَيْ تَمِيْرُهُمْ كَمَا سَبَّحَ مِنْ رَأْيِهِ كَمَا سَبَّحَ مِنْ رَأْيِهِ (2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ منہوم نقل کیا ہے کہ سَابِقَةُ مَحْفٍ مِثْلَ يَدُ جَوْبٍ مِثْلَ كَيْ تَمِيْرُهُمْ كَمَا سَبَّحَ مِنْ رَأْيِهِ كَمَا سَبَّحَ مِنْ رَأْيِهِ (3)

امام فریابی، محمد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بے شک یہ آیات پہلے صحف میں ہیں۔ (4)

ابن ابی حاتم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا منہوم ہے بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں میں ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن مردودہ اور ابن مساکین رحمہم اللہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ نے تمہیں کتابیں؟ زلزلہ فرمائی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سو چار کتابیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل فرمائے۔ حضرت اور میں علیہ السلام پر تیس صحیفے، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس صحیفے نازل فرمائے۔ اور (علاءہ از میں) اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید کتب نازل فرمائیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ، حضرت اور ابراہیم علیہ السلام کے صحف کیا تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان تمام میں اس طرح ہے کہ اسے جابر، غالب، آدمائیں میں مبتلا کرنے والے اور مشرور بادشاہ میں بنے تھے نہیں بھیجا کہ تو دیا کو ایک، دوسرے پر بھیج کر تار ہے۔ بلکہ تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تو مظلوم کی دعا کو سمجھ سے واپس لوٹائے۔ کیونکہ میں اسے رو نہیں کرنا اگرچہ وہ کافر کی طرف سے ہو۔ اور عاقل پر لازم ہے جب تک اس کی عقل مطلوب نہ ہو۔ اس کے لیے تین ساتیں ہوں (یعنی اس کا وقت تین حصوں میں منقسم ہو)۔ ایک ساعت میں وہ اپنے رب کی مناجات کرتا ہو۔ اور ایک ساعت میں وہ اپنے نفس کا حاسب کرتا ہو اور جو کچھ اس نے عمل کیا اس میں غور و فکر کرتا ہو۔ اور ایک ساعت اس کی حلال حاجات کے لیے دعا کی ہو۔ کیونکہ یہ ساعت ان پیکل ساتوں کے لیے معاون ہوگی۔ دلوں کو مطمئن پہنچائے گی اور ان کو (غفلت سے) غامبی اور غار غرق کھے گی۔ اور صاحب عقل پر لازم ہے کہ وہ آنے والے وقت میں پیش آنے والے کاموں پر نظر رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت رکھے۔ کیونکہ جو اپنے من سے اپنی کام کا حاسب کرتا ہے۔ اس کی گفتگو کم ہو جاتی ہے۔ جو ایسے امور کا جو مستعد اور منع غفلت ہوتے ہیں۔ اور صاحب عقل پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ تین چیزوں کی تلاش کرے۔ ذریعہ معاش، ذریعہ آخرت اور غیر حرام میں ملذذ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ نے صحف موسیٰ علیہ السلام کیا

ہیں " تو آپ نے فرمایا وہ تمام کے تمام جہت ہیں۔ مجھے اس پر تعجب ہے جو دنیا کو دیکھتا ہے کہ وہ اپنے چاہنے والوں کو الٹی رہتی ہے۔ بچہ وہ اس کے ساتھ مطمئن رہتا ہے اور اس کے لیے جو عقد پر کاغذیں رکھتا ہے پھر تھکاتا رہتا ہے اور اس کے لیے تعجب ہے۔ یہ سب کا تعین رکھتا ہے۔ پھر وہ کسی نہیں کرتا۔ میں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں سے آپ پر جس کوئی غصہ کرے، وہ اس کو عزت دے گا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ "تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اِنَّ هَذَا بَابٌ لِّمَنْ اَعَدَّ مِنْ شَرِّ كَلْبٍ وَكَرِهَ اسْمُهُ نَارِيَهٗ فَصَلِّ بِمَنْ تَوَضَّؤْنَ الْعِيُوَّةَ الشَّامِيَّةَ وَالْاَنْبِيَاةَ حَتَّى تَوَابِلُكَ اِنَّ هَذَا لَمِنْ الصَّغِيْبِ الْاَوْفَى لِي صُغِيْبٍ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوسَى۔"

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کئی چیزوں کے بارے میں آپ سے کچھ دریافت کیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسٹیوڈیو اور کتنی رکعتیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تین رکعتیں۔ ان میں سجدہ اللہ تبارک و تعالیٰ (الاعلیٰ: 1)۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (کافرون: 1) اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اعلاص: 1) پڑھی جاتی رہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمار بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سجدہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور دوسری رکعت میں قُلْ تَوَافَّقُوا الْكٰفِرُوْنَ (کافرون: 1) کی قرأت فرمائی۔ (1)

۱۰۔ اے اے محمدؐ! اور جسے ہم نے چنے ہوئے ہے۔ کیا یہ لوگ (خود سے) اداوت کو توڑیں دیکھتے کہ اسے پسے
 ایک یہ طعن اور نفی کی بات ہے۔ ممکن کی طرف نہیں دیکھتے کہ اسے پسے بلکہ کیا یہ ہے۔ اور یہ تو اس کی
 طرف کو انکار دیکھتے۔ کیا آپ نے۔ اور میں نے جو حد کو اسے پسے بچا کر پایا ہے۔ پس آپ انہیں مجھ سے رو
 تے۔ آپ کو ہمارے بھائی ہے۔ آپ ان کی وجہ سے ہمارے واسطے ہو گئے ہیں۔ تو ہمیں نے کہا، اے اے محمدؐ! اے
 اور اگر آپ نے انہیں دھت کرنا ہے۔ تو اسے تک نہیں افرکانا ہے۔ اس کی کوئی گناہ ہے۔ پھر یقیناً
 اللہ کے فیضان کا مستحق بناتا ہے۔

۱۱۔ امام اہل بیت علیہم السلامؑ اور ان کی اور میں نے جو کچھ اللہ نے حضرت خرمین میں پیشہ رخی شدہ سے روایت نقل کی ہے۔ ان
 سے یہ بیان کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں سورہ بقرہ کے آیتوں کو ان کی صورت پر پڑھنے سے انہوں نے فرمایا: اے
 شئت خدا بیٹا لعنہ علیہ۔ (۱)

۱۲۔ میں نے یہ بیان کیا۔ ان میں بنی حاتم جو مدینہ کے مندرجہ ذیل میں رہتے تھے اللہ کے یہ بیان کیا کہ لعنہ علیہ
 سر قیامت سے۔ (۲)

۱۳۔ میں نے یہ بیان کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح نقل کی کہ ہے: اے اے محمدؐ! لعنہ علیہ
 آپ کو تو موت کی تمنا ہے۔ وَاُولَئِكَ يَتْلُو صُورًا مِمَّا يَنْصَرِفُ عَنْكُمْ يَوْمَئِذٍ فَأَكْتَمُوا الصَّوْتَ كُنْتُمْ فِيهَا كَالْعِجَافِ (۱)۔
 نے اس وقت میں دیکھا کہ آپ نے فرمایا: اے اے محمدؐ! لعنہ علیہ۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔
 کہہ کر اے اے محمدؐ! روئے ہوا (یعنی اس شخص سے ٹکرا کر چلا جائے گا)۔ لَيْسَ لَكُمْ عَقْدٌ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَمَنْ غَدِرَ مِنْكُمْ
 پس جو شخص نے تمہاری بات کو روکی تو اسے جواب دینا کہ تمہارے پاس کوئی عہد نہیں ہے۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔
 امام زہریؒ نے یہ بیان کیا۔ میں نے یہ بیان کیا۔ ان میں بنی حاتم جو مدینہ کے مندرجہ ذیل میں رہتے تھے اللہ کے یہ بیان کیا کہ لعنہ علیہ
 ہے: اے اے محمدؐ! لعنہ علیہ۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔
 ان میں بنی حاتم جو مدینہ کے مندرجہ ذیل میں رہتے تھے اللہ کے یہ بیان کیا کہ لعنہ علیہ۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔
 نے یہ بیان کیا۔ میں نے یہ بیان کیا۔ ان میں بنی حاتم جو مدینہ کے مندرجہ ذیل میں رہتے تھے اللہ کے یہ بیان کیا کہ لعنہ علیہ۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔
 نے یہ بیان کیا۔ میں نے یہ بیان کیا۔ ان میں بنی حاتم جو مدینہ کے مندرجہ ذیل میں رہتے تھے اللہ کے یہ بیان کیا کہ لعنہ علیہ۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔
 نے یہ بیان کیا۔ میں نے یہ بیان کیا۔ ان میں بنی حاتم جو مدینہ کے مندرجہ ذیل میں رہتے تھے اللہ کے یہ بیان کیا کہ لعنہ علیہ۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔

۱۴۔ میں نے یہ بیان کیا۔ امام زہریؒ نے یہ بیان کیا۔ ان میں بنی حاتم جو مدینہ کے مندرجہ ذیل میں رہتے تھے اللہ کے یہ بیان کیا کہ لعنہ علیہ۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔
 امام زہریؒ نے یہ بیان کیا۔ ان میں بنی حاتم جو مدینہ کے مندرجہ ذیل میں رہتے تھے اللہ کے یہ بیان کیا کہ لعنہ علیہ۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔
 آخرت میں کتنے چہرے انہیں (اور انہوں نے)۔

۱۔ اس میں بنی حاتم جو مدینہ کے مندرجہ ذیل میں رہتے تھے اللہ کے یہ بیان کیا کہ لعنہ علیہ۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔

امام عید بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی سے مراد انکس شریعت ہے۔

امام ابن ابی عامر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ لغت قریش کے مطابق مریع کو موسم یا مریع بنی ثقیف اور موسم بنی مریع کہیں حضور نبیؐ کو کہا جاتا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ حضور نبیؐ نے حضرت یحییٰ بن زکریاؑ کو نبی کا نام دیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبیؐ نے حضرت ابو جہرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبیؐ سے مراد انکس شریعت ہے اور یہ نام ہے جس کا وہ کہتے تھے جو کچھ کاکہ ناکا کہتے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبیؐ سے مراد انکس شریعت ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو جہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل انجیل پر جو کچھ سزا کر رہی ہو اسے کی یہاں تک کہ وہ اس عذاب کے مشابہ ہو جائے گی جس میں وہ مبتلا ہوں گے اور وہ کھانا طلب نہ کریں گے۔ قرآن میں جو کھانا بیان کیا ہے وہ حضور نبیؐ (شریعت) ہے جو نہ فرما کر نہ کھا کر نہ پیا کر۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ایک کثیر سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبیؐ نے فرمایا کہ حضور نبیؐ سے مراد انکس شریعت ہے اور یہ نام ہے جس کا وہ کہتے تھے جو کچھ کاکہ ناکا کہتے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبیؐ سے مراد انکس شریعت ہے اور یہ نام ہے جس کا وہ کہتے تھے جو کچھ کاکہ ناکا کہتے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبیؐ سے مراد انکس شریعت ہے اور یہ نام ہے جس کا وہ کہتے تھے جو کچھ کاکہ ناکا کہتے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبیؐ سے مراد انکس شریعت ہے اور یہ نام ہے جس کا وہ کہتے تھے جو کچھ کاکہ ناکا کہتے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبیؐ سے مراد انکس شریعت ہے اور یہ نام ہے جس کا وہ کہتے تھے جو کچھ کاکہ ناکا کہتے ہیں۔

﴿سُورَةُ التَّغْوِيٰۃ﴾ ﴿سُورَةُ التَّغْوِيٰۃ﴾ ﴿سُورَةُ التَّغْوِيٰۃ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس کے نام سے شروع کرتے ہیں جو کہ حق تعالیٰ کے نام سے شروع کرتے ہیں۔

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالْيَلِیْلِ ۝ اِذَا تَسَبَّرَ ۝ هَلْ فِيْ
ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ جَبَرٍ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِمرًا ذَاتِ
الْعِمَادِ ۝ الَّذِیْ لَمْ یُخَلِّقْ مِنْهَا فِی الْبِلَادِ ۝ وَتَوَدَّ اَلَّذِیْنَ جَاءُوْا
الصَّخْرَ بِالْوَادِی ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِیْنَ ظَنُّوْا فِی الْبِلَادِ ۝
فَاَ كَثُرُوْا فِیْهَا الْفَسَادُ ۝ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سُوْطَ عَذَابٍ ۝

قسم ہے اس کی۔ اور (عشرا) اس راتوں کی۔ اور قسم ہے ہفت اور طاق (راتوں) کی۔ اور رات کی
جب گزرنے لگے۔ چنانچہ اس میں قسم ہے جس منہ کے لیے۔ کیا آپ نے ملاحظہ کیا کہ آپ کے رب نے کیا کیا
عذاب۔ اور اسے ساتھ خود لگے ستون والے تھے۔ یہیں پیدا کیا گیا جن کا شکل (دونیا کے) ملکوں میں۔ اور خود کے
ساتھ (کیا گیا) جنہوں نے کہا تھا جس کو داری میں۔ اور (کیا گیا) فرعون کے ساتھ جو بیٹوں والا تھا۔
جنہوں نے سرکشی کی تھی (اپنے اپنے ملکوں میں۔ نجران میں کھڑے فساد پر پا کر وہ تھا۔ جس آپ کے رب
نے من پر عذاب کا کوزہ برسایا۔

اس میں وہ نہیں جس نے اس میں (ان مردہ یہ اور بھی) محمد اللہ نے کئی عرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ التَّغْوِیٰۃ کہ کرم میں نازل ہوئی۔ (۱)

اس میں مردہ یہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ التَّغْوِیٰۃ کہ کرم میں نازل کی گئی ہے۔
نور مردہ یہ نے ذکر کیا ہے کہ اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ سورۃ التَّغْوِیٰۃ کہ کرم میں نازل کی گئی۔
اس میں اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اسے معاذ آپ نے مجھ سے سنا ہے۔ تم سبحان اسم
ربک لا یفلح (۱) اور اَلَّذِیْنَ ظَنُّوْا فِی الْبِلَادِ (۱) اور اَلَّذِیْنَ ظَنُّوْا فِی الْبِلَادِ (۱) اور اَلَّذِیْنَ ظَنُّوْا فِی الْبِلَادِ (۱) اور اَلَّذِیْنَ ظَنُّوْا فِی الْبِلَادِ (۱)
اس میں اس نے کہا اور اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس میں بیان کیا
ہے کہ یہ قسم ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ قسم معانی ہے۔ (۱)

۱۔ اہل بیت علیہم السلام کی روایت ہے کہ سورۃ التَّغْوِیٰۃ ۱۴۲ اور اس میں عذاب ہے

۲۔ اس میں اس نے کہا کہ اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس میں بیان کیا

اس کی وجہ سے اللہ نے حضرت عائشہؓ کو بنی مرہان، ام المومنین سے قبول کیا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے ان کے بعد چاروں سے افضل ہے۔ لیکن کسی اور نے اسے نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی غیبت کی جگہ سے۔
 اس واقعہ کے بعد اس کی بے حد عزت ہو گئی۔ جب اس نے مدینہ پر اپنا قیام کیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کے محبوب اور بنی مرہان میں ان کے ساتھ رہنے کا حکم دیا۔
 رسول اللہ ﷺ کی بے حد عزت اور اہمیت کے باعث حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی غیبت کی جگہ سے۔
 عائشہؓ بنی مرہان میں حضرت عائشہؓ سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 عائشہؓ اپنی مائیں اور ام المومنین سے اخلاص سے جوہر دینا اللہ سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 بنی مرہان میں یہ بے حد عزت ہو گئی۔

اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ کو بنی مرہان میں قبول کیا۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔
 اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔

1. اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔

2. اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔

3. اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔

4. اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ہر لمحہ کا دل بھر کر ملوث ہوئے۔

تے نامی دن بھی نہیں ان میں کیا جانے اسے کوئی ملکہ یا عقیقہ کے نزدیک اس میلاد سے زیادہ محبوب ہو گا اس لئے کہ یہ دن
مذہبِ نبویؐ کی پائی ہوئی بات ہے۔ روزِ جمعہ کے روزوں کا جو دل کے مہمانوں کے مہمانی سوز ہے اور اسی سوز کی ساقی ہے اللہ نے
قیام کیا ہے اور اس کا نام ہے (1)۔

یہ ساقی ہے اللہ نے خطبات میں عوام میں بھی پھیلائی ہے اور ایتھوپیا کی ایک کہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے ایک دن ان دنوں سے افضل کوئی دن نہیں اور کسی دن کا نہیں اس سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نہیں۔ جس قسم ان میں شریعت
تکلیف زیادہ کیا کہ یہ کیونکہ یہ جنسِ مؤمنین کے دن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ دن ذکر کے دن ہیں۔ یہ نیک دن میں سے ایک دن کا
روز و مہل کے روزوں کے ساتھ ہی کتابت اور ان میں کیا جانے روزِ میلاد کو کاویا جھارایا ہے۔ (2)

امام ابن کثیر دار بن ابی عامر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ذوالحجہ عشرت
مرد انھوں نے بیان کیا ہے کہ ان میں سے۔

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے کتاب السنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ دو تین دن (ایام)
کی تکلیف لگاتے تھے عشرہ ایام کے پہلے دن ذوالحجہ کے پہلے دن اور رمضان المبارک کے آٹھ دن ایام کی

اور محمد بن عبید بن حمید و ترمذی دار بن جریر بن ابی حاتم و حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مرددہ رحمہ
اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت جابرؓ نے یہ روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے

اسے یہ روایت کیا کہ آپ شیخوں نے فرمایا ان سے سربراہ تریں ہیں ان میں سے بعض شیعہ اور بعض اہل بیت۔ (3)
امام احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں سے ہر ایک روز میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے

اور انھوں نے سربراہ میں نماز ہے ان میں سے ہر ایک روز میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے
امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نمازوں میں کھٹے ہیں اور کھجور۔ فرمایا

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر ایک روز میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے
امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں سے ہر ایک روز میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے

نہ روزِ مغرب سے شیعہ اور کھٹیں ہیں اور ہر ایک رکعت ہے۔
امام ابن ابی حاتم و احمد رحمہ اللہ نے حضرت رضی بن ابی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام عبید بن حمید و احمد رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ نماز کے ساتھ حضرت عائشہؓ
نے شیعہ (نفل) بھی اسی سے ہے اور (حق) بھی اسی سے۔

1. معجم ماہین، جلد 3 صفحہ 355 (3757) 1. منتخب اللہ پر 2. ابن کثیر، جلد 1 صفحہ 356 (3758)

3. ترمذی، جلد 2 صفحہ 170 4. ابن کثیر، جلد 1 صفحہ 356 (3758)

4. ترمذی، جلد 1 صفحہ 170 5. ابن کثیر، جلد 1 صفحہ 356 (3758)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (1)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (2)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (3)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (4)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (5)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (6)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (7)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (8)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (9)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (10)

اور اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں نے اس کو سنا ہے۔" (11)

1- مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 11451 (11451) دار الفکر بیروت

3- بیہودہ، جلد 30، صفحہ 208

2- تیسرے طبعی، جلد 30، صفحہ 209، امرات العربیہ بیروت

5- تیسرے طبعی، جلد 30، صفحہ 210

4- تیسرے طبعی، جلد 30، صفحہ 210 (355b) دار الفکر بیروت

7- بیہودہ، جلد 30، صفحہ 210

6- بیہودہ، جلد 30، صفحہ 210 (210) دار الفکر بیروت

8- بیہودہ، جلد 30، صفحہ 210

اگرچہ وہ نہیں ہے۔ ہے۔ یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 اور یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اس میں جو چیزیں بیان کی گئی ہیں ان سے اس کے لیے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اس میں جو چیزیں بیان کی گئی ہیں ان سے اس کے لیے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اس میں جو چیزیں بیان کی گئی ہیں ان سے اس کے لیے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اس میں جو چیزیں بیان کی گئی ہیں ان سے اس کے لیے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں پہلے "وہا" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

امام ابن ابی عمیرؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اسی رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی کہ میں نے اپنے پاس کوئی چیز دیکھی ہے کہ وہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

امام ابن ابی عمیرؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اسی رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی کہ میں نے اپنے پاس کوئی چیز دیکھی ہے کہ وہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

امام ابن ابی عمیرؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اسی رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی کہ میں نے اپنے پاس کوئی چیز دیکھی ہے کہ وہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

امام ابن ابی عمیرؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اسی رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی کہ میں نے اپنے پاس کوئی چیز دیکھی ہے کہ وہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

امام ابن ابی عمیرؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اسی رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی کہ میں نے اپنے پاس کوئی چیز دیکھی ہے کہ وہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

امام ابن ابی عمیرؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اسی رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی کہ میں نے اپنے پاس کوئی چیز دیکھی ہے کہ وہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

امام ابن ابی عمیرؒ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے اسی رضی اللہ عنہما سے یہ بات سنی کہ میں نے اپنے پاس کوئی چیز دیکھی ہے کہ وہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(پابندی) نہیں ہے جو لوگوں پر ہے۔ (۱)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آیا یہ آدمی نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے سوال کیا: لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ لَیْ وَ أَنتَ جَلِّیْلُنَا لَنْکَلُوکَ قَوْأَبَ نے فرمایا: میں نہیں جانتا پھر آپ نے مجھے اس کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی، کہ میں قسم کھاؤں کہ میں اس بلد حرم میں نہ رہتا ہوں۔ دراصل یہ آپؐ سے ہیں جس شہر حرام میں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو شہر کے لیے اس کی ایک ساعت عطا فرمائی۔ دراصل آپؐ نے شہر کے لیے اس کی ایک ساعت عطا فرمائی۔ یا گیا کہ آپؐ نے اس میں جو کچھ بھی کیا تو آپؐ کے لیے اس عطا فرمایا ہے۔

سید بن منصور اور ابن منذر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہ بلد الْبَلَدُ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یہ بلد الْبَلَدُ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ اور وَ أَنتَ جَلِّیْلُنَا لَنْکَلُوکَ قَوْأَبَ نے فرمایا: کہ آپؐ کو شہر کے لیے اس کی ایک ساعت عطا فرمائی ہے۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد بن ابی حمید رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یہ بلد الْبَلَدُ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ اور وَ أَنتَ جَلِّیْلُنَا لَنْکَلُوکَ قَوْأَبَ نے فرمایا: آپؐ کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی آپؐ کو لانا و گارہیں۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے اس کی ایک ساعت میں مکہ مکرمہ صلا قرار دیا گیا اور پھر قیامت تک کے لیے اسے حرام کر دیا گیا۔ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے فتح مکہ کے دن پر شہر اس کی ایک ساعت میں عطا فرمایا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ آیت میں وَ أَنتَ جَلِّیْلُنَا لَنْکَلُوکَ قَوْأَبَ نے فرمایا: کہ آپؐ کو شہر کے لیے اس کی ایک ساعت میں عطا فرمایا ہے۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو اس دن سے حرام قرار دیا ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے اور یہ قیامت تک حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کی ایک ساعت کے بغیر کسی انسان کے لیے یہ حلال نہیں ہوگا (3) اس کی ترک اس کو نہیں کا جائے گا، اس کے کانٹے و اور درختوں کو درختی سے نہیں کا جائے گا نہ اس کے شکار کو کھانا جائے گا اور اطعمہ اور اطعمہ کی غرض کے واسطوں گری پڑی شے کو نہیں کھایا جائے گا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سوا کسی کے

تو اجنبی شرت سے یہ آیا۔ یَقُولُ اَخْلَكْتُ مَا لَا تَعْلَمُ کہتا ہے میں نے کچھ نہ لگا کر دیا ہے۔ یَتَحَسَّبُ اَنْ لَّنْزِيْرًا اٰخَرًا کیا وہ نہیں کرتا ہے کہ اس پر کوئی تدارک نہیں لگے گا۔ (۱۰)

امام سعید بن مسعود اور عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ واقعہ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور وہ ماولو کے مراد ہیں۔ اَمَّا اَمْرٌ فَلَقَدْ خَلَقْتُ الْاِنْسَانَ لِيْ جَنِيْدًا کہتا ہے کہ تم نے انسان کو شقت میں پیدا کیا۔ امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ لی جَنِيْدًا کا معنی ہے شمت کی۔ (۱۱)
امام قرطبی، امام ابن سعید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے (تو آپ نے اس روایت کو کونسی قرار دیا ہے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لَقَدْ خَلَقْتُ الْاِنْسَانَ لِيْ جَنِيْدًا کے تحت بیان کیا ہے جب تک ہم نے انسان کو شمت میں جو کیا اور یہ شمت اس کی ولدت اس کے ادا کی گئی تھی اس کے جوش (غصہ) میں آ کر اس کی معیشت اور اس کے ختنہ کے وقت میں دیتی ہے۔ (۱۲)

امام سعید بن مسعود، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے قسم سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور روایت کے تحت بیان کیا ہے کہ ان کے پاس حدیث پر آیا اور جبہ پر شے اس فرار پیدا ہو گیا، چار یا پانچ پر پڑتی ہے۔
امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ جب ہم نے انسان کو پیدا کیا اس طرح کہ وہ اپنی ماں کے دیت میں سے پیدا ہوا ہے۔

امام ابو اسحاق رحمہ اللہ نے احمد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ہم نے انسان کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ وہ اپنی ماں کے دیت میں پیدا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر ہے جب اس کو سولی سے ہالٹ جاتی ہے تو وہ اس کو ہاتھ کر دیتا ہے۔ اور اس طرح نہ کرے تو وہ خون میں غرق ہو جائے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے مسائن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابی بن ذرق صراغہ نے ان سے لَقَدْ خَلَقْتُ الْاِنْسَانَ لِيْ جَنِيْدًا کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: معنی یہ ہے کہ ہم نے انسان کو معتدل اور سیدھا پیدا کیا تو باقی نے کنا کیا۔ اب میں معنی کو پوچھتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے سعید بن جبیر کا قول نہیں سنا:

بَا عَيْنٍ فَلَا يَنْكِبُ اِنْ تَدَاوَى نَحْنَا وَفَقَمَ الْخُصُوفُ فَرَجَبًا

”اے انکو انہوں نے نہیں دلی۔ شرف نہ کسرت ہو گیا جب کہ عمر بڑھے جو نے اور کھم ستا بیٹھے اور سیدھا کھڑا کھڑا ہوا۔“
امام قرطبی، سعید بن مسعود، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابی بن ذرق صراغہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہم نے انسان کو حضرت نبی اللہ سے پیدا کیا ہے کہ لی جَنِيْدًا سے مراد سیدھا ہے۔ یعنی ہم نے انسان کو سیدھا پیدا کیا۔

امام ابن مبارک نے ان پر ابن عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مذکور روایت کے

۱۔ غیر طبری روایت ہے، جلد ۱۳۰ صفحہ ۳۹۴-۳۹۷ اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۸

۲۔ مستدرک جلد ۲ صفحہ ۲۵۷ (۲۰۲۳) کہ در عقب اعلیٰ ہے۔

۳۔ جلد ۳۰ صفحہ ۲۳۸

حق یہ قول بیان کیا ہے: اے نبی! نبی اور پیغمبرانی اور تعالید و دوتی کی نظایان، درۃ فرست کی نگہیں پروا داشت کرے گا۔
 اہم ابن مبارک رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ: نبیوں نے یہ آیت پر محض **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ** (حق یہ کہی اور نہ پانچویں نہیں) جو سن کر وہ اذیت لفظ و امر صاف سمجھتا ہے جسے یہ انسان پروا داشت کرتا ہے۔
 ماحمد بن سعید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے انہی آیت کے تحت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ دنیا اور آخرت کے دونوں کی مشقت پروا داشت کرے گا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت غلام مرتضیٰ علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ فی گہنی سے مردا شدت اور طول ہے۔
 واما ابن جریر ورائہ ابن حاتم نے بیان کیا ہے کہ فی گہنی کا منہ مر ہے۔ آہن میں آدھایہ اسلام کو پیرا کیا گیا۔ (۱۱)
 الام ابو یعلیٰ، بغوت اور دین مرد پر مسمم، اللہ نے بنی عامر کے ایک قبیلے سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے
 حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے ناز رہی۔ جس نے آپ کو اس طرح پرستے ہوئے سنا: اَيُّعَسْبُ اَنْ لَّنْ يُّقْبِلُوْا رُحَلُوْا اَحَدٌ
 يُّقُوْلُ اَهْلَكَ مَا دَلَّيْنِيْ اَيُّعَسْبُ اَنْ لَّمْ يَزَلْ اَحَدٌ حِيْثُ يُّعَسْبُ مِثْلَ مِثْلٍ مَّفْرُوْحٍ ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ انھیں یہاں لڑنے کی دعوت ملی تھی مگر وہ اسے قبول نہ کر کے لوٹ آئے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ خالد بن ولیدؓ کا عقل اس قدر ہے۔ (2)
امام ابن ولید رحمہ اللہ نے حضرت لخواح رحمۃ اللہ علیہ سے اخذ کیا کہ خالد بن ولیدؓ کا یہ منہ پرستش کی ہے کہ وہ کہے گا میں
نے اللہ تعالیٰ کی راہ بند کرنے میں اس فریاد کیا ہے۔ اَيْحَسْبُ اَنْ لَّمْ يَزَلْ اَحَدٌ فَرَمَا يَزَادُ مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ ہے
الصحیح کیا ہو، یہ خیال کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دیکھ نہیں۔

اوم انی منور اور انی نالی حاتمہ جہا اہد نے حضرت امی جرتہ رضہ اللہ علیہ سے **نَقُولُ اَللّٰهُمَّ مَا لَا تُهْدَاكَ حَتّٰی** قول بیان کیا ہے جس نے مہر پر اصحاب فرمایا نہیں ہے اس کی بہتر قدر نہیں کی۔ اسے کوئی تاریخ نہیں دی۔ **اَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ** **فَعِیْلَتَیْ** کیا ہم نے اس کے لیے اس طرح دو آئیں نہیں بنائیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن حاتم نے بیان کیا ہے کہ: **اَلَمْ يَجْعَلْ لِكُلِّ غِيْثِيْنٍ سَحَابًا** تحت مسعر: قی در زمینی اٹھانے کے لیا۔
 اَلْغَيْثُ اَنْ يَّجِيْبَ رَجَاءً اَوْ يَنْجُوْا مِنْ غِيْثٍ اَوْ يَنْجُوْا مِنْ غِيْثٍ اَوْ يَنْجُوْا مِنْ غِيْثٍ۔

۴۱ ہے۔ اسی آجہ تحقیق میں نے تجھ پر بڑی بڑی تعسیر فرمائی جس جنوں کا شہر نہیں کیا جا سکا اور نہ تو ان کا شکر ادا کر سکا ہے۔ اور بے شک جو تعسیر میں نے تجھ پر فرمائی میں انسا میں سے یہ بھی ہے کہ میں نے تیرے لیے دو آنکھیں بنائی ہیں جنوں کے ساتھ تو دیکھتے اور میں نے ان کے لیے ایک پردہ بنا دیا ہے۔ پس تو اپنی آنکھوں کے ساتھ انہیں چیزوں کی طرف نہ دیکھو جن میں

امام عہدین حمید اور ابن مسعود رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کے لیے جنت کے قریب ایک گھٹی ہے، وہ اس میں داخل ہونا غلامی سے گردن کو چھڑاتا ہے۔ (آریہ)

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت زورجہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ گھٹائی جس کا ذکر ابن عباس نے وہی کتاب میں فرمایا ہے اس کی فتح دہنی سات ہزار ہجرت کی ہے اور اس کی اتراہی بھی سات ہزار ہجرت کی ہے۔ وہ ابن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ یہ فقیر (گھٹائی) جنت اور دوزخ کے درمیان ہے۔ ابن مسعود نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی بیان کیا ہے کہ یہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک گھٹائی ہے۔ امام ابن جریر ابن مسعود اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ الْعُقْبَةُ سے مراد جہنم میں ستر درجہ ہے (میز میاں)۔ (۱)

ابن جریر نے حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: خبردار اس راستے پر چل جس میں نجات اور شہر ہے۔ (۲)
امام عہدین حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول کیا ہے کہ آیت میں الْعُقْبَةُ سے مراد جہنم ہے اور ذُو مَآءٍ اَوْ مَرَاتِكَ هَا الْعُقْبَةُ سے تحت فرمایا: کہ ہمارے لیے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ جو مسلمان آدمی کسی مسلمان کی گردن (گلائی سے) آزاد کرے گا تو وہ نقل جہنم سے جہنم کے لیے اس کا بدلہ دینا چاہئے گا۔ (۳)

امام ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ پہلے فرمایا: کہ آپ سب کے وہ گھٹائی کیا ہے؟ پھر اس میں داخل: وہ نے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: کہ وہ غلامی سے گردن کو چھڑاتا ہے۔ (۴) اسے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے جو چھوٹا لڑکا کوئی ہی گردن اتر کے القبار سے عظیم ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو۔ (۵)
امام ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو خالد رواہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بلاشبہ قہار سے سامنے ایک مشقت آئیر گھٹائی ہے، وہ جہنم لوگ اسے جیڑیں گے کر سکیں گے۔ سو میں چاہتا ہوں کہ میں اس گھٹائی کو آسان بنا دوں۔

امام حماد رحمہما آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مسعود رحمہما اللہ نے سنن میں، ابو موسیٰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اَفَلَا أَفْهَمُ الْعُقْبَةُ تو عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی کے پاس یہ کوئی نہیں ہے جسے وہ آزاد کر سکتا ہو۔ پھر اس کے کہ ہم میں سے کسی کے پاس سینہ رنگ کی دھڑی ہے جو اس کی خدمت کرتی ہے اور اس پر طرغ ضرب کی مشقت اٹھاتی ہے۔ میں اگر تم انہیں زنا کا حکم دیں تو دوزخ آئیں گے اور وہ ادا لے کر آئیں اور ہم انہیں آزاد کر دیں تو رسول اللہ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ارے (کی شدت اور کثرت) سے لے کر جاننا کا حکم دینے اور پھر بچنے کا آزاد کرانے سے زیادہ پسند ہے۔ (۶)

۱- تفسیر طبری، ج ۲، ص ۳۰، ۲۴۴، حدیث ابن مسعود، ص ۲۴۵، ۲- ابن ماجہ، ص ۳۰، ۲۴۵، ۳- ابن ماجہ، ص ۳۰، ۲۴۴

۴- شرح ترمذی، ج ۲، ص ۱۰، ۵- شرح ترمذی، ج ۲، ص ۱۰، ۵۸، حدیث ابن مسعود

۶- ابن ماجہ، ص ۳۰، ۲۴۵

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس حضرت
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول پہنچا کہ اللہ تعالیٰ کے روانے میں بروہا کا تار کسے اعتبار نہ دے گا اس کے بچے کی آزادی سے زیادہ غلیظ
 اور برائی ہے۔ اتوار المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور ہر رسول اللہ عز و جل رحمہما علیہما۔ ہر اس طرح ہوا کہ اللہ
 تعالیٰ نے جب یہ آیت نازل فرمائی: فَلَا تُقَاتِلُوا الْمُشْكَفِينَ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَحْمَةٍ تُوَفَّقُ بِهَا الْقَوْمَ لِيُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
 بِالْآخِرَةِ لِقَدْ تَفَرَّقُوا عَنْهَا وَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَتَّبِعُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَتَّبِعُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَتَّبِعُهَا
 غار ما کہیں ہیں جن کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ پس ہم انہیں زندہ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور جب انہوں نے زندہ کیا تو وہ بچے نہیں
 کی اور ہم ان کے بچوں کو زندہ کریں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں زندہ کا حکم نہ دو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے راستے
 میں شدت اور سختی برا قسمت کرنا ہے۔ ان کے خلاف اس سے اظہم اور زیادہ بہتر ہے۔

ابن مردودیہ نے اس طرح علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مومن غلام کی آزادی
 کیا تو اس کی جزیوں میں سے ہر ہڈی کے بدلے آزاد کرنے والے کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی کو جہنم سے نکلنے کی جزا دی جائے گی۔
 امام ابن سعد اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس
 نے کسی مسلمان یا مومن آدمی کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو سے بدلے اس کے عضو کو جہنم سے بچالے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ کون سی
 چیزیں (آزاد کرنا) افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کے اعتبار سے مومن اور جنتی دوس اور ان کے نفس ان کے گھر
 ۱۰۰ سال کے پاس ہوں۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ، بخاری، مسلم اور ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو جہنم سے
 آزاد فرمائے گا یہاں تک کہ شرم گاہ کو شرم گاہ کے بدلے لے لے۔ (۱۱)

امام احمد، ابن حبان، ابن مردودیہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک عربی نے رسول
 اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے کوئی ایسا عمل سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: غلام کو آزاد کر
 اور گردن کو (غلامی سے) بچھڑا دے۔ تو اس نے عرض کیا یہ دو سو ایک نہیں تیرا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔۔۔ بلکہ حق
 رقبہ یہ ہے کہ تو اسے آزاد کرے جس مندرجہ ذیل اور تک رقبہ یہ ہے کہ تو کسی کی آزادی میں معاون ہو۔ وہ جو رہو۔ اور وہی دم کو
 دودھ دینے والا جانور دے اور اس پر احسان نہ اور اگر تو اس کی استطاعت نہ رکھے تو پھر بھوکے کو کھانا کھلا، چاے کو پانی پلا،
 نکل کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور اگر تو اس کی بھی حاجت نہ رکھے تو پھر خیر اور نیک کے سوا اپنی زبان کو بند رکھ۔ (۱۲)

امام فریابی، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ یہ وہی مشفقہ

[illegible]

اُمّ ساتمہ زمرہ اللہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کی سند سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ اس طرح تفسیر بیان فرمائی: وَالشَّيْطَانُ ضَعُفًا قَصِيرٌ۔ ہوا آفتاب کی اور اس کی روشنی کی۔ وَاقْتَرِبَ اَوْ ثَلَاثَةً اور مہربان کی جب کہ وہ آفتاب کے پیچھے آئے۔ وَالنُّجُومُ اِذَا جَنَّتْهَا اور قسم ہے ان کی جب وہ آفتاب کو روشن کر دے۔ وَتَشْتَهِوْنَ مَا بَيْنَهُمْ اور قسم ہے آسمان کی اور اسے بنائے والے کی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان کو بنا دیا ہے۔ وَالْاَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا اور قسم ہے زمین کی اور اس کو پھیلانے والے کی۔ فَاتَّبِعْنَهَا فَمِنْ هُنَا وَمِنْ هُنَا لَبَّاسَةٌ يَبْرَأَنَّ لِلْغَايَةِ بِرَءٍ اور اس کی حد است کی۔ وَفِي ذَلِكَ حَالٌ غَدِيرٌ اور قسم ہے تم کو جو اپنے لئے ہے گھر اور گردناں: ۱۷

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عوفی کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے: **قَالَ الْعَلَمُ** افذا
ثَلَمَهَا اور قسم ہے کتاب کی جب وہ ان کے پیچھے آتا ہے۔ **وَالْاَكْرَبُ** وہ غلطی کا ہے اور قسم ہے زمین کی اور میں کی جو اللہ تعالیٰ
نے زمین میں پیدا فرمائی۔ **فَاَنْتَهَتْ** چھوڑ کر تھکی اور **تَقْوَبُهَا** اور سے طاعت (احمدیہ پر معلقہ ترجمہ)۔
امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ
ثَلَمَهَا کا معنی پیچھے آتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم و مساند نے حضرت زید بن ذی الجناحہ سے روایت کیا ہے کہ جب رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے میری عظیم برکتوں کی (رات کی تاریکی) میں ڈھلک بیٹھے ہیں اور رات کا خوف اور ڈر ہے۔ حالانکہ جس نے رات کو پیدا کیا ہے اور یہ وقت حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

ابن ابی حاتم، ابن مبارک، ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ: **وَالْإِسْرَافُ وَ**
تَاكَلُهَا میں اللہ تعالیٰ نے زمین کی قسم مانی ہے۔ **وَلَا تَهْمُهَا فُجُورُهَا وَتَقْوَاهَا** یعنی خیر اور شر و پان فرمایا۔ (3)

1. سندھ کے حاتمہ جہد 2 صفحہ 571 (393B) درختیہ نظام پر مبنی ہے۔

2- نقیہ طبری تاریخ: جلد 30، صفحہ 55-56، 250-1، قریش اعراب میں: ج 1، صفحہ 30

امام عبید بن حمید نے حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی جب وہ اس کے بعد آئے۔ ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت نکرہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قسم ہے چاند کی جب وہ فروب آفتاب کے بعد آئے۔ عبد بن حمید نے حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی جب وہ آئے۔ اہل بیت کے لئے۔ ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی جب وہ آئے۔ اہل بیت کے لئے۔ ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی جب وہ آئے۔ اہل بیت کے لئے۔

امام ابن منذر رحمۃ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی اور اس کی جس نے اس کی خلعت کو درست کیا۔

امام عبید بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی اور اس نے اس کے لیے لازم کی۔ اس کی نافرمانی اور اس کی پارسائی۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی اور اس نے اس کے لیے لازم کی۔ اس کی نافرمانی اور اس کی پارسائی۔

امام عبید بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے اسی آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ نفس فاجرہ کے دل میں نافرمانی کو ڈال دیا اور نفس متقیہ کے دل میں تقویٰ اور پارسائی کو ڈال دیا۔

امام ابن مردودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی اور اس نے اس کے لیے لازم کی۔ اس کی نافرمانی اور اس کی پارسائی۔

امام عبید بن حمید رحمۃ اللہ نے **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** کے تحت حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول نقل کیا ہے کہ یقیناً وہ ظالم یا مکار ہے اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا اور وہ نافرمان ہونے لگا۔

امام عبید بن حمید رحمۃ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تحت یہ تفسیر بیان کی ہے کہ یقیناً وہ ظالم یا مکار ہے جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور اس کی اصلاح کر لی اور وہ نافرمان ہوا جس نے اسے پاک کیا اور اسے گمراہ کر دیا۔

امام عبید بن حمید نے حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ یقیناً وہ ظالم یا مکار ہے جس نے عمل صالح کے ساتھ اپنے نفس کو پاک کیا اور وہ نافرمان ہوا جس نے اسے پاک کر دیا اور اسے گمراہ کر دیا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت نکرہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی اور اس نے اس کے لیے لازم کی۔ اس کی نافرمانی اور اس کی پارسائی۔

امام حسین نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی اور اس نے اس کے لیے لازم کی۔ اس کی نافرمانی اور اس کی پارسائی۔

امام عبید بن حمید نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **وَالْقَوْمُ إِذَا تَلَّهَا قَسَمَ** ہے چاند کی اور اس نے اس کے لیے لازم کی۔ اس کی نافرمانی اور اس کی پارسائی۔

امام ابن جریر اور ابن ماجہ جیسا کہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے۔ یہ یقیناً عام اور اہل جنس کے ساتھ کرنا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو نعیم، ابن مردودہ اور ابی نعیم نے ابوہریرہؓ کی سند سے حضرت صحابہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ: **وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ رَزَقَهُ اللَّهُ آتٍ**، وہ شخص کامیاب ہے جس نے اسے یہ روایا اور دلائل اور اس کے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے محروم کر دیا۔ (۱)

امام ابن جریر و محمد بن احمد نے ذکر کیا ہے کہ کئی حدیث تھیں مگر خصوصاً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ عذاب جو قوم خود پر آیا اس کا نام غلوئی ہے۔ اور آپ نے مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ قوم خود نے اپنے مذہب کو جھٹک دیا۔ (2)

امام سعید بن منصور، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی شیبہ، ابن مردودہ، رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطاب ارشاد فرمایا: اور آپ نے اونٹنی کا ذکر کیا اور اس کا ذکر بھی کیا جس نے اس کی کونچیں علیٰ حقیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو شافریا: **وَإِذَا انْشَقَّتْ أَلْسِنُهُمْ**۔ آپ نے انٹنی کے لئے ایک بدھن آویں اٹھا جو وہی جماعت میں (ابن مردودہ) میں قوی اور طاقتور تھا۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، ابن مردودہ، بخاری اور ابی نعیم، رحمہم اللہ نے ابی نعیم میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے لوگوں میں سے بڑے بد بخت کے بارے میں بتاؤں؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ نے انٹنی کے لئے فرمایا: وہ آدمی۔ ایک خود کو داجہ جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور دوسرا وہ جو تجھے اس مقام یعنی منہ پر مارے گا۔ یہاں تک کہ اس سے یہ یعنی وہ آدمی جدا ہو جائے گی۔

امام فہرستی، ابن مردودہ اور ابی نعیم رحمہم اللہ نے اسی طرح کی حدیث حضرت مسیب بن عمیر اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے۔

امام سعید بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ **لَا يَخْلُفُ عَقْبُهُمَا** فرمایا: وہ ہمارا بد بخت ہے، جسے ان کے اس انجام کا کوئی خوف نہیں جو کچھ اس نے ان کے ساتھ کیا ہے۔ (4)

امام ابن جریر اور ابن ابی ماجہ جیسا کہ اللہ نے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں وہ اس کے انجام سے خوفزدہ نہیں ہوا جو کچھ اس نے کیا۔ (5)

امام ابن جریر و محمد بن احمد نے حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں وہ اس کے انجام سے خوفزدہ نہیں ہوگا۔ (6)

1. انہوں نے کہا: وہ بھلا ہے۔ 211 (8400) اور لکھتے ہیں: ۱۰۰۸

2. تفسیر جہاں شریف جلد 30 صفحہ 259، ابن ماجہ، الترمذی، بخاری، ابن جریر

(راہ خدا میں رہا۔) و اَشْفٰی اور اَشْفٰی سے مراد تھیں اور اَشْفٰی بالْخُشُوْی اور اَشْفٰی تَعَالٰی کی جانب سے نہیں ہوئے کی تصدیق کی۔ فَتَسْتَبِيْرُ بِالْخُشُوْی تو ہم میں کے لیے خبر کی راہ آسان کر دیں گے۔ وَ اَشْفٰی اَمِنْ يَّخُوْیۡۤ اَشْفٰی اور اَشْفٰی سے اپنے دل کے ساتھ غلج کیا اور اپنے رب سے بے پروا ہو رہا۔ وَ كَلَّمَكَ بِالْخُشُوْی اور اَشْفٰی تَعَالٰی کی جانب سے طیفہ بولنے کو مجھلایا۔ فَتَسْتَبِيْرُ بِالْخُشُوْی تو ہم سے کچھ خبری راہ آسان کر دیں گے۔ (۱۲)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی نجم نے حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے۔ اَمِنْ يَّخُوْیۡۤ اَشْفٰی جس نے اپنے اوپر لازم ہونے والا اَشْفٰی تَعَالٰی کا حق ادا کیا۔ وَ اَشْفٰی اور اَشْفٰی اللہ سے بچنا رہا۔ وَ كَلَّمَكَ بِالْخُشُوْی اور ان وعدوں کی تصدیق کی جو اللہ تَعَالٰی نے اس کے بارے میں فرمائے۔ وَ اَشْفٰی اَمِنْ يَّخُوْیۡۤ اَشْفٰی اور اَشْفٰی سے اللہ تَعَالٰی کے حق کو یاد کرنے میں غلج کیا۔ وَ اَشْفٰی اور اَشْفٰی ذات میں اپنے رب سے بے پروا رہا۔ وَ كَلَّمَكَ بِالْخُشُوْی اور ان وعدوں کو چھلایا جو اللہ تَعَالٰی نے فرمائے۔

ابن جریر نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَ كَلَّمَكَ بِالْخُشُوْی اور طیفہ بولنے کا یقین کیا۔ (2) ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بھی بیان کی ہے کہ وَ كَلَّمَكَ بِالْخُشُوْی اور اَشْفٰی اَمِنْ يَّخُوْیۡۤ اَشْفٰی کی تصدیق کی۔ وَ اَشْفٰی اَمِنْ يَّخُوْیۡۤ اَشْفٰی فرماتے ہیں: جسے اللہ تَعَالٰی نے مال و دولت سے نواز اور اس کے ترکہ کو دینے سے غلج کیا۔ (3) امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِالْخُشُوْی سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ (4)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بِالْخُشُوْی سے مراد جنت ہے۔ یعنی اس نے جنت کی تصدیق کی۔ (5) امام ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِالْخُشُوْی سے مراد جنت ہے۔ یعنی ہم اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دیں گے۔

امام ابن جریر اور ابن مساکر رحمہم اللہ نے حضرت عاصم بن عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کے ہر پندہ کو میں (عربوں کو) آزاد کرتے تھے۔ پس یزید بھی اور دیگر عودش جب اسلام لائی تھیں، انہیں آپ آزاد کر دیتے تھے۔ تو ان کے والد نے انہیں کہا: اے بیٹے! میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو کہہ رہا ہو اور درمیانف نوگوں کو آزاد کرتا ہے۔ پس اگر تو حق تو رہا اور مضبوطی کوں کو آزاد کرے تو وہ میرے ساتھ کھڑے ہوں گے، میری حفاظت کریں گے اور تجھ سے (دشمنوں کو) دور رکھیں گے۔ تو آپ نے جواب دیا: اے والد محترم! میں تو صرف اللہ تَعَالٰی کی رضا اور خوشنودی چاہتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے والد بیت میں سے کسی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ آیت اس کے بارے میں نازل ہوئی: لَا اَمَّا مِّنْ اَعْطٰی وَ اَشْفٰی لِّیۡ وَ صَدَّقَ بِالْخُشُوْیۡ فَتَسْتَبِيْرُ بِالْخُشُوْیۡ۔ (6)

امام حسینؑ بن حمیدؒ ابن مرہ: یہ اور ابن عباسؓ اور حمیمؓ اللہ نے حضرت حمیمؓ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ یہ بھی منہ شریک۔ بیان کیا ہے کہ فَاَقْرَأْنِیْ اَعْطٰی اَلّٰیہ میں مراد حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ اَنْصَارُ بَنُو اَلْاَیْمِہ میں مراد اَنْصَارِیّین بنی مرہ سے۔ (1)

امام احمد بن محمد بن حنبلہؒ و مسلمؒ و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن جریر و حمیمؓ اللہ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شامل ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے مگر میت اور دوزخ میں اس کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایچہ کیا ہم عمل نہ کریں؟ فرمایا: عمل کرو پس ہر ایک کے لیے وہ آسان بنادیا گیا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ ہن جو اہل سعادت میں سے ہوں تو اس کے لیے اہل سعادت کا عمل آسان بنادیا جاتا ہے۔ اور جو اہل شقاوت میں سے ہوں تو اس کے لیے اہل شقاوت کا عمل آسان بنادیا جاتا ہے۔ پھر یہ آیات پڑھیں: فَاَقْرَأْنِیْ اَعْطٰی وَاَعْطٰی لِّیْ وَصَدَقَیْ بِالْغُصْنِ لِّیْ قَسْمٌ یُّوْثِرُ بِالْغُصْنِ۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ مِّنْ خَلْقِنَا یُحْیِیْہِ (الْقمر) ہم نے ہر چیز کو ایک انداز سے پیدا کیا ہے۔ کہ تو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! شے بڑی کمزور ہے جس میں کیا کسی شے میں ہم نے سرے سے شروع ہو سکے ہیں یا ہم ہر شے سے شروع کر دیئے گئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں تو وہی بر عمل آسان بنادیا گیا ہے۔ پس ہم اس کے لیے آسان راہ آسان کر دیں گے اور ہم اس کے لیے مشکل راہ آسان کر دیں گے۔ (3)

امام طہیٰ نے مسائل میں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ کاتب بن اذرق رحمہ اللہ علیہ نے اِنَّا کُنَّا فِیْ سَہَابٍ مِّنْ سَہَابٍ کہا۔ تو آپ نے فرمایا: جب اوگڑے تو اور جنم میں داخل ہوگا۔ یہ آیت ابلا جمل کے بارے میں نازل ہوئی تو مانع نے عرض کی: کیا اہل عرب میں یہ معنی معروف ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تو نے بھی یہ نہ دیکھا کہ یہ قول نہیں سنا: عَلَیْکُمْ خُفٌّ خَفِیْفٌ فَتَرَوْنِیْ وَنَحْنُ فِی الْمَلٰٓئِکَ بِالْمُغْصِیْرِ؟

”موت نے اسے اچکایا، پس وہ گڑا۔ نہ تاکہ وہ ملک میں تعمیر اور آبادی کی آرزو اور امید رکھتا تھا۔“
عبدالرزاق اور حمید بن حمیدؒ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِنَّا کُنَّا فِیْ سَہَابٍ (وہ آگ میں گرے گا۔) (4)
امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بھی بیان کیا ہے کہ اس کا مال اس کے کام نہ آئے گا جب وہ جنم میں گرے گا۔ (5)

1۔ عارفہ بخاری جلد 30 صفحہ 70 اور المکرم جلد 2 صفحہ 738 حدیث کتب کذا بحوالہ

3۔ تفسیر ابن جریر جلد 30 صفحہ 271 حوالہ جامع تراجم العربیہ جلد 3

4۔ تفسیر حمیدؒ جلد 3 صفحہ 433 (3532) اور المکتب اعلیٰ بیروت

5۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 55 (3417) اور المکتبہ الکرامیہ بیروت

امام فریابی، جہد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر بیان کی ہے۔ (۱)

امام بزرگوار ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، عینی، ابن مردودہ اور ابن عساکر نے ایک دوسری سند سے حضرت عامر بن عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی: **وَإِنَّمَا جُعِلَ دِينُ الْيَهُودِ يُجْزَىٰ لِي (أَلَا يَتَذَكَّرُونَ) جَعَلَهُمُ اللَّهُ يَكْفُرُونَ** (1)۔
 امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ **وَإِنَّمَا جُعِلَ دِينُ الْيَهُودِ يُجْزَىٰ** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوا۔ آپ نے ایسے لوگوں کو آزاد کیا جن سے نہ کسی جزا اور بدلے کی غلبہ تھی اور نہ شکر کی امید تھی، وہ چھ پانچ سو افراد ہیں۔ انہیں میں سے حضرت بلال اور حضرت عامر بن نبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (2)
 امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **وَجُعِلَ دِينُ الْيَهُودِ يُجْزَىٰ** سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ **وَإِنَّمَا جُعِلَ دِينُ الْيَهُودِ يُجْزَىٰ** کے تحت کہتے ہیں: اس پر لوگوں کا بدلہ اور جزا دینا نہیں ہے بلکہ اس کا یہ عظیم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے۔ (3)

1۔ محلی، انوار، جلد 7، صفحہ 291 (11496) اور انوار، جلد 8، صفحہ 276

3۔ ایضاً

2۔ تفسیر طبری، جلد 2، صفحہ 30، صفحہ 276، دارالعلوم، لاہور، دہلی، کراچی، پاکستان

ہو گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات نازل فرمائیں۔ (۱۱)

اس میں جریر بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہا: میرا یہ ماننا ہے کہ آپ کا رب آپ سے ناراض ہو گیا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات نازل فرمائیں۔ (۱۲)

اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کو مخاطبہ فرمائی کہ: اے نبی کریم! آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ مضطرب اور پریشان ہو گئے۔ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرا ماننا ہے کہ آپ کا رب آپ سے ناراض ہے۔ اسی وجہ سے وہ آپ کا مضطرب و کھڑے رہا ہے۔ (۱۳) صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۴)

اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے حج کو سفر فرمایا تو اس وجہ سے آپ گھبرائے۔ تو میں نے جب آپ کو مخاطبہ کیا تو مضطرب اور پریشان ہو گئے۔ آپ کا رب آپ سے ناراض ہے۔ اس وجہ سے وہ آپ کے مضطرب و کھڑے رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا: **مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَلَا مَنَاقِلَ**۔ (۱۴)

اس میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے حج کو سفر فرمایا تو مضطرب اور پریشان ہو گئے۔ آپ کا رب آپ سے ناراض ہے۔ اس وجہ سے وہ آپ کے مضطرب و کھڑے رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا: **مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَلَا مَنَاقِلَ**۔ (۱۵)

اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی طرح اس روایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے حج کو سفر فرمایا تو مضطرب اور پریشان ہو گئے۔ آپ کا رب آپ سے ناراض ہے۔ اس وجہ سے وہ آپ کے مضطرب و کھڑے رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا: **مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَلَا مَنَاقِلَ**۔ (۱۶)

اس میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح اس روایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے حج کو سفر فرمایا تو مضطرب اور پریشان ہو گئے۔ آپ کا رب آپ سے ناراض ہے۔ اس وجہ سے وہ آپ کے مضطرب و کھڑے رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا: **مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَلَا مَنَاقِلَ**۔ (۱۷)

۱۔ مسند ابن عباس، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۲) صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۳)

۲۔ مسند ابن عباس، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۴) صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۵)

۳۔ مسند ابن عباس، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۶) صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۷)

۴۔ مسند ابن عباس، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۸) صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۹)

اذا سئل کا معنی ہے ادا استوی۔ جب وہ چھا جائے۔ (1)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ منہوم بیان کیا ہے جب وہ لوگوں کو چھپا لے۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اذا سئل کا معنی ہے جب وہ آجائے۔ (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ابو داؤد ابن ابی ساقی رحمہ اللہ سے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اذا سئل اذا سئل کا معنی ہے قسم ہے رات کی جب وہ آجائے اور جسے کوڑھ رہ لے۔

ابن جریر ابن ابی حاتم، ابن منذر اور ابن مردیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح بیان کیا ہے کہ اذا سئل

جب وہ پل جائے۔ صاؤ ذوقاً تریناً تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا۔ وقال فی لورنی اس۔ نہ آپ کو جو بعض تراویہ ہے۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ نے سند میں بطریق ابن ابی داؤد ابن مردیہ سے احمد طعن سے اور انہوں نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے اور وہ

رسول اللہ ﷺ کی خادمہ تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے کاشانہ القدس میں کتے کا چھوٹا سا بچہ داخل ہوا اور چار پائی کے نیچے

چل گیا اور وہیں مر گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے چار دن تک انتظار کرتے رہے آپ پر وحی ہازل نہ ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے

فرمایا اے غلام! رسول اللہ ﷺ کی گھر میں کیا ہوا؟ ہر ایک اس میں غیہ اسلام میرے پاس نہیں آ رہے۔ تو میں نے عرض کیا۔

وہی اللہ ﷺ کوئی دن ہم پر نہیں آیا جو ہمارے لیے آج کے دن سے بہتر ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اہل کعبہ اٹھائی۔

اسے پہتا اور باہر تشریف لے گئے۔ تو میں نے دن میں سوچا (کتہ: چھا ہے) اگر میں گھر کو تیار کر دوں اور اس سے بھاڑ دو پھر

لوں۔ چنانچہ میں چھاؤں سے نرچہ پرائی۔ کتے بچہ داخل ہو گئی۔ اچانک کھیل اور بھاری۔ نے محسوس ہوئی۔ میں بھاڑ دو پھر ترقی دہی

یہاں تک کہ کتے کا مردہ بچہ مجھے مل گیا۔ پس میں نے اسے اپنے ہاتھ سے اٹھایا اور گھر کے پیچھے چھینک دیا۔ پھر حضور نبی کریم

ﷺ تشریف لائے۔ آپ کی ریتیں مبارک کاٹنے لگی۔ جب آپ پر وحی کا نزول ہوتا تھا تو آپ پر نیکی جاری ہو جاتی تھی۔ تو

آپ نے فرمایا اے غلام! مجھے چار داؤد صاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر سورۃ النبی آخر تک نازل فرمائی۔ (5)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں اور ترمذی نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر وہ چٹن کیا گیا ہے جو میرے بعد میری امت کے لیے کھولا گیا ہے اور اس نے مجھے خوش کرو یا

ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** (6)

امام ابن ابی حاتم و عبد بن حمید و ابن جریر و طبرانی و حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے و بیہقی اور ابوسعید و ابن

نے دلائل میں اور ابن مردیہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو وہ

1۔ تفسیر طبری ذی الحجۃ 30، صفحہ 278، اور حیا قرأت العربیہ ص 278

2۔ تفسیر عبدالرزاق ذی الحجۃ 30، صفحہ 435 (3635)، اور مکتبہ المکرمہ ص 278

3۔ حیا، جلد 30، صفحہ 278-79

3۔ تفسیر طبری ذی الحجۃ 30، صفحہ 277

4۔ حیا، جلد 7، صفحہ 293 (41499)

5۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 92 (1497)، اور مشکوٰۃ ص 278

(53) میں نے کہا: اے نبی! تم کیسے کہتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم تمام کے تمام اہل بیت پر تجھے جس ذکر کتاب اللہ میں سب سے زیادہ امید و قوت ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ اَہْلِ بَيْتِکَ عَلَیْہِمْ وَاٰلِہِمْ وَسَلَّمَ۔

[illegible]

الام ان ابي تعبیر رسالہ کے حضرت اُن مسعودی مثنوی اللہ وسندہ یزوات پان تکی ہے کہ رسول اللہ مثنوی نے فرمایا: بے شک ہم جس بیت میں اقصیٰ نے ہمارے لیے دنیا پر آخرت کو پسند فرمایا ہے وہ جس لپا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَ لَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْدُّنْيَا لَتَرْكَبُنَهَا طَاغُوتًا

وہم گھسری کے سوا مغلذبح! ایں مردو یہ! اکن مال اور ایں بخار دمحم اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ انہما کے گھر میں داخل ہوئے تھے۔ اس وقت آپؐ بھیچیں رہے تھیں اور آپؐ پہ اونٹن کی اون کی چادر تھی۔ جب آپؐ سڑک پر گئے تو فرمایا: اے فاطمہ! (رضی اللہ عنہا) جلدی نہ دے، وہ دنیا کی مصیقت اور تکلیف کو کل آخرت کی نعمتوں کے لیے برداشت کرو۔ سو اللہ تعالیٰ نے نماز فرمایا: **سُورَةُ النَّازِعَاتِ** رَبِّكَ فَتَعْلَمُ۔

امام ابن عربیہ رحمہ اللہ نے حضرت کا درجہ فی اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہب: یہ آیت نازل ہوئی تو لافِ حق تعالیٰ کہو: لَنْ يَخْلُقَ اللهُ مِثْلَهُ قُلُوبُ الْغَافِلِينَ تو حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو پہنچے نبی علیہ السلام کو تمہارے درمیان نہیں دے گا مگر تمہارا اساتیت اس لیے کہ وہی اللہ کے لیے بہتر اور خیر ہے۔

امام محمد بن حنفیہ ماہی قریر اور ابن ابی عاصم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مذکور آیت میں اوتیاست کاہن نے (یعنی قرمت کے دن آپ کا لباس آپ کو اتار دیا اور غلام کے گائے کا آپ پر لٹکی ہو جائیس کے) اور وہ جنت ہے۔ (۱۰)

مام اہن ابی حاتم ہمشکی نے رائل میں اور ابن عساکر مہم مد نے حضرت سون بن علی بن ربیع رضی اللہ عنہ اور پنے
باپ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت مسلم بن خالد رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو بن
الاعراب رضی اللہ عنہ تھا بھی تشریف فرما تھے۔ تو حضرت اسلم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو طالب کے اشعار میں سے ایک شعر بیان
کیا اور کہا: اے حضرت ابو طالب اس کیفیت کو طالع فرماتے جتنی "ع اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیحتیں اور وعظیں صاف فرمائی ہیں تو وہ
یقیناً جانتے ہیںے کہ ان کا عقیدہ اس دور ہے اور خیر کثیر سے کرا یا ہے۔ تو میں پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ سنی بنی
اس دن بھی مردار اور کریم تھے یقیناً آپ خیر کثیر سے کرا آئے۔ تو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ تمہیں
فرمایا: اَلَمْ یَجْعَلْ لَّکُمْ مَآذِی (۱) وَذَکَآءَ لَکُمْ (۲) وَذَکَآءَ لَکُمْ غَآیَ (۳) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: خیر اس لیے فرمایا کہ اے سنی بنی اپنے والدین کی نسبت سے تیار تھے۔ اور رائل (حاجت مند) اس لیے کہا کہ جو کچھ

(ظاہری سان) عربوں کے پاس قرآن کی نسبت سے آپ تک رسالت تھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے، مگر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عبدالطلب نے اپنے مد جزاء حضرت عبداللہ بن ابی طالب کے لیے بھینسا، حضرت عبداللہ فوت ہو گئے اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا حضرت عبدالطلب کے زیر پرورش رہے۔ (۱)

اس میں کوئی حرج یا حرج نہیں، عالم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابو نعیم اور بخاری دونوں نے ذکر کیا، ابن ماجہ اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضور کی کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے میں نے اپنے رب سے قید سوال عرض کیا اور میں نے پتہ نہ کیا کہ میں اس سے سوال نہ کرتا، میں نے عرض کی: مجھ سے پہلے جو انبیاء مسلم ہوئے ہیں ان میں سے کوئی بھی جس کے لیے یہ اعتراض کی گئی، ابھی جو مردان کو زندہ کرتا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو بتائیں یا یاد دلاؤ کہ آپ کا بی بی عاتش دست میں جگہ دی گئی، میں نے آپ کو اجازت منہ نہیں پایا، پھر میں نے آپ کو غصہ کر دیا؟ کیا میں نے آپ کے لیے آپ کا بی بی عاتش نہیں دیا؟ کیا میں نے آپ سے آپ کا جوہر اتار لیا؟ کیا میں نے آپ کے لیے آپ کا زائر لیا؟ میں نے عرض کی: ان کیوں نہیں اسے میرے پروردگار! یہ رسالت ہے۔ (۲)

نام ان میں سے دو یہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے کچھ سوال کیے، حالانکہ میری پسند یہ ہے کہ میں اس سے سوال نہ کرتا۔ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تمام انبیاء علیہم السلام میں، بجز تو نے سلیمان علیہ السلام کا ہوا کی نسبت سے ذکر کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر بھی کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اَنَّمْ يَجْعَلُكَ نَبِيًّا نَّالٰہی۔

اس میں مردود یہ اور بھی وجہ اللہ کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ الفلق اُتائی، مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا رب مجھ پر احسان فرما رہا ہے، میری اس باتوں کو میرا رب مجھ پر احسان فرمائے (۳)۔ واللہ اعلم۔

اس میں مردود یہ رسول اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ: وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گمراہوں کے درمیان پایا اور آپ کو ان کی گمراہی سے بچالیا۔

اس میں جرح نہ کہ رسول اللہ نے حضرت عقیل رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ: وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی کا معنی ہے: اور اس نے آپ کو گمراہ پایا۔ اور انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصنف میں اس طرح ہے: "وَوَجَدَكَ غَلِيًّا فَهَدٰی" اور آپ کو فقیر پایا تو آپ کو ثروتمند پایا تو آپ کو ثروتمند سے لیا۔ (۴)

1. ابن ماجہ و ابن خلیفہ جلد 1، صفحہ 187، دار الکتب العلمیہ بیروت۔ ترمذی و ترمذی جلد 8، صفحہ 3921، 3922، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

3. انعمانی مآثر، جلد 5، صفحہ 254 (8135)، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

4. ابن ماجہ جلد 1، صفحہ 30، صفحہ 262، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

یہاں پر ایک اور سیدھے سادے فلسفے کی طرف توجہ دینی چاہیے جو کہ حضرت علیؓ اور ان کے اصحاب نے بیان کیا ہے۔

50

رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث ایمان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا: جس نے تپکلیں کھائیں وہ کافر ہو گیا اور کثیر ثواب کا شکر اور انہیں کسبت ہو۔ اور جس نے انگوٹھ کا شکر ادا کیا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا تذکرہ کرنا کثیر ہے۔ اور اسے محبوب و نیک کا شکر ملے اور رحمت رحمت ہے۔ (۱۱)

[illegible]

ہاں! اے اے! اور اگر تم مانگے کہ حضرت پانچویں نبی علیہ السلام نے یہ روایات بیان کی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَأَنِّي نَبِيٌّ رَّسُولٌ لَا نَبِيَّ بَعْدِي" (اور میں ایک نبی اور رسول ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا)۔ اور اگر وہ کہتے تو اسے پانچویں نبی کے ہوتے تو اس نے اس کی تعریف کی تھی۔ اس نے اس کا شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے اس کا تکبر کیا۔

انہی احادیث میں آئی ہے اور اس کی ترجمان اللہ نے ہم انسانین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس پر احسان کیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا بدلہ دے۔ اور خود اس کی وہ تقاضا نہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا ذکر نہ کرے۔ کیونکہ جس نے اس کا ذکر کیا تو پتا چلا اس نے شکر ادا کیا۔ (2)

اور منجلی مصروفہ نے حضرت امیر پروہنکی اذیت سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: جس پر حسان کہہ جائے تو اسے تن کا بدلہ دینا چاہیے۔ اور اگر وہ استطاعت نہ رکھے تو اسے چھپا لیں کہ وہ اس کا ذکر کرے۔ کیونکہ جس نے اس کا ذکر کیا تو اس نے اس کا شکر ادا کیا۔ (3)

امام عید بن مسعود نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بلاشبہ نعمت کا ذکر کرتا شکر ہے۔
 یسعی نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کثرت سے اس نعمت کا ذکر کرنا کیونکہ نعمت کا ذکر کرنا شکر ہے۔ (4)
 امام یسعی رضی اللہ عنہ نے حضرت الجریجی سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بے شک نعمتوں کو شکر کرنا بلاشبہ نعمتوں کا ذکر کرنا شکر ہے۔ (5)
 امام یسعی رضی اللہ عنہ نے حضرت یحییٰ بن سعید سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ کہا جاتا ہے نعمتوں کا ذکر کرنا شکر ہے۔ (5)

عبدالرزاق اور یحییٰ نے حضرت قنابذ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فوت کے شکر میں سے اسے امام کرنا بھی ہے۔ (7)

۱. تعداد افراد خانواده معنی (51,9) و (51,5) از آنجا که اقلیم سرد است

2. ریاض، مسجد 6 صفیہ 515 (9113)


3- لا يضاف بطرقة 515 (5' 1' 5'')

4. ايضا، بلو 4. محو 102 {4421}

5. این بهر 4.5 تا 10 (4453)

(4454) 1.5

1. این سند به شماره 395/2 (2/395)



ابو حنیفہؒ میں اس بات کو مرویہ اور متفقہ ذمہ خدا نے حضرت ابی حنیفہؒ رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مورد انکم یصلون کما ترون میں شامل ہوئی۔ بعض نے یہاں تک کہ یہ کہو اور بھٹکی کے بعد قابل ہوئی۔ (۱۰)۔
ابن جریرؒ نے حضرت امیر ائمہ ابی حنیفہؒ رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ مورد انکم یصلون کما ترون میں شامل ہوئی۔
امام ابی حنیفہؒ مرویہ و صحاح کے ذکر کیا ہے کہ امام حنفی حضرت امام ابو سعید خدریؒ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: سورة انکم یصلون کما ترون
مکہ فرمادیں میں شامل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

ان کے نام سے شروع کیا۔ تاہم جو بہت ہی میر پاں، ہمیشہ رحم فرمائے وہ است۔

أَكْمَثْتُمْ إِلَهُكُمْ صُدْرَكَ ۖ وَوَضَعْنَا عَنكَ وَزِمَانَكَ ۖ الَّذِي نَقُصُّ
ظَهْرَكَ ۖ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۖ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ إِنَّ مَعَ
الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۖ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَانْصَبْ ۖ

”ایمان نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کھلا دیکھیں کہ وہ اور کھلے گا۔ باپ نے آپ سے آپ کا پرچم۔ جس نے پہل کر دیا تھا۔ آپ نہ دیکھ سکتے تھے کہ باپ نے آپ کی خط آپ کے انوکھے پرچم پر مشتمل کے ساتھ آسمانی ہے۔ ہے شہ۔ ہر شخص کے ساتھ آسمانی ہے۔ جس نے آپ (انوکھے پرچم) سے اگلیوں کو (عجب معلوم) یہ جانتے ہیں کہ باپ کی طرف سے وہ ہو جائے گی۔“

کہ مہمانِ مقدس راہی بنی حاتمہ اور ان مردود یہ جسمِ اللہ سے حضرت اہل عباس رضی اللہ عنہما سے اُنہم بشرٌ جلالِ صَدِّ مَرَاتِ
فی تفسیر میں قرآن جان کات کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبِ مکہ کے لیے آپ کا بندہ قبول فرما۔

[illegible]

نہاں میں آگے۔ پھر یہ آیت نازل اُتی: **قُلْ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِمَا كَفَرُوا**۔ اُن اللہ تعالیٰ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم میں سے اُن کے بغض و کینہ کی وجہ سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے فرمائی ہے: **قُلْ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِمَا كَفَرُوا**۔ اُن اللہ تعالیٰ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم میں سے اُن کے بغض و کینہ کی وجہ سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے فرمائی ہے۔

اس آیت کے بعد اُن آیتوں میں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں، وہ یہ ہیں: **وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُدْنِيَهُمْ مِنْهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ عَنْ عَصَاهُمْ**۔ اُن کے سامنے آیت پھر پڑھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اُن کی آیت کو یاد رکھیں تو وہ اُن کے سامنے آیت پڑھیں گے اور وہ اس میں داخل ہو کر اُسے باہر نکال دے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **قُلْ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِمَا كَفَرُوا**۔ (1) اور میرا اُن کے ساتھ یہ کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو آیت تلاوت فرمائی۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ نے حضرت حمید بن عمار رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عائشہ رحمہ اللہ سے اور اس میں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح الطبرانی میں تحریر فرماتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اُن کی آیت کو یاد رکھیں تو وہ اُن کے سامنے آیت پڑھیں گے اور وہ اس میں داخل ہو کر اُسے باہر نکال دے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **قُلْ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِمَا كَفَرُوا**۔ (2)

امام طبرانی اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حماد بن عمار رحمہ اللہ کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اُن کی آیت کو یاد رکھیں تو وہ اُن کے سامنے آیت پڑھیں گے اور وہ اس میں داخل ہو کر اُسے باہر نکال دے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو آیت تلاوت فرمائی۔ (3)

امام حمید بن عمار رحمہ اللہ نے حماد بن عمار رحمہ اللہ کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اُن کی آیت کو یاد رکھیں تو وہ اُن کے سامنے آیت پڑھیں گے اور وہ اس میں داخل ہو کر اُسے باہر نکال دے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **قُلْ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِمَا كَفَرُوا**۔ (4)

امام عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اُن کی آیت کو یاد رکھیں تو وہ اُن کے سامنے آیت پڑھیں گے اور وہ اس میں داخل ہو کر اُسے باہر نکال دے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **قُلْ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِمَا كَفَرُوا**۔ (5)

1۔ شعب۔ ج 7، صفحہ 226 (2100)۔ 2۔ مجمع خزانة المعجم ج 7، صفحہ 293 (1500)۔ 3۔ مجمع خزانة المعجم ج 7، صفحہ 293 (1500)۔ 4۔ مجمع خزانة المعجم ج 7، صفحہ 293 (1500)۔ 5۔ مجمع خزانة المعجم ج 7، صفحہ 293 (1500)۔

3۔ مجمع خزانة المعجم ج 7، صفحہ 293 (1500)۔ 4۔ مجمع خزانة المعجم ج 7، صفحہ 293 (1500)۔ 5۔ مجمع خزانة المعجم ج 7، صفحہ 293 (1500)۔

4۔ شعب۔ ج 7، صفحہ 226 (2100)۔ 5۔ مجمع خزانة المعجم ج 7، صفحہ 293 (1500)۔

ان اہل بیت علیہم السلام نے حضرت قباورشیؑ کے واسطے سے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ساتھ جو ان آیات میں
 ہے ضرور اس لئے کہ آپؑ کو اس سے ناراض ہو جائیں تو اللہ کے لیے آپؑ کی طرف جواب دہ نہیں۔ مگر اللہ نے جسوں کو
 اللہ نے دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ میں جو نعمتیں اور نعمتیں دیا کہ آپؑ یہ نعمتیں اور نعمتیں دیا کہ آپؑ میں
 میں انھوں نے آپؑ میں ۱۱

۱۱۔ ان اہل بیت علیہم السلام نے حضرت ایدیں علیہم السلام کے واسطے سے فرمایا کہ انھوں نے نصیب کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ آپؑ
 آپؑ کے واسطے فرمایا کہ آپؑ میں تو نعمتیں اور نعمتیں ہیں کہ آپؑ میں

امام مہدین علیہ السلام نے ذکر کیا ہے کہ حضرت صالحؑ ابو النکس رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اس آیت پر پہنچے: اَلْاٰیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ الْعٰلَمِیْنَ تو آپ کہتے: "سُبْحٰنَكَ ذٰلِی"۔

ترجمہ اور انہی مردوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: کہ جو ذوالجین و الزیٹون پڑھے اور اَلْاٰیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ الْعٰلَمِیْنَ پڑھے تو اسے یہ کہنا چاہیے: "عَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ" (۱)۔
امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تَوَذَّجْنِیْ وَ الزَّیْطُونِ پڑھے اور اَلْاٰیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ الْعٰلَمِیْنَ پڑھے تو پھر کہا کہ بھئی ہاں (یہ درست ہے)۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ جب اَلْاٰیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ الْعٰلَمِیْنَ پڑھے تو کہتے: "سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ ذٰلِی"۔ (۲)

۱۔ سنن بخاری، جلد ۲ صفحہ ۱۶۵، تفسیر اسامی آباد

۲۔ تفسیر ابن کثیر، جلد ۱، آیت ۲۰، جلد ۳۰ صفحہ ۳۰۰، دار احیاء التراث العربی بیروت

﴿سُورَةُ طٰهٖ﴾ ﴿سُورَةُ طٰهٖ﴾ ﴿سُورَةُ طٰهٖ﴾ ﴿سُورَةُ طٰهٖ﴾ ﴿سُورَةُ طٰهٖ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں جو بہت ہی مہربان، بخشنے والا ہے۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ ۝
رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝
كَلَّا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِۦٓ اِنتَعٰظٍ ۝ اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ
الرُّجْعٰی ۝ اَمَرَعِیْتُ الَّذِیْ یَتَّبِعِیْ ۝ عَبْدًا اِذَا صَلَّى ۝ اَمَرَعِیْتُ اِنْ
كَانَ عَلٰی الْهُدٰی ۝ اَوْ اَمَرَ بِالْتَّقٰوٰی ۝ اَمَرَعِیْتُ اِنْ كَذَّبَ وَ
تَوٰنٰی ۝ اَلَمْ یَعْلَمْ یَاۤاَنَّ اللّٰهَ یَرٰۤی ۝ كَلَّا لَیْسَ لَمْ یَنْتَهِ ۝ اَنْتَ سَفَہًا
بِاَشَاجِیْمٍ ۝ نَاصِیۡۃٌ كَاذِبَةٌ ۝ خَاطِیۡۃٌ ۝ فَلَیۡدَعُ نَادِیۡہٗ ۝ سَدۡدُ
الرُّبٰۤیۡۃِ ۝ كَلَّا لَا تَطۡعُہٗ وَاسۡجُدْ وَاقۡتَرِبْ ۝

”آپ پڑھیے اپنے رب نے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ پیدا کیا انسان کو جسے ہوئے خون سے۔ پڑھیے آپ کو۔ بڑا کریم ہے۔ جس نے علم سکھایا تمہارے واسطے ہے۔ اسی نے سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا۔ ہاں میں اپنے شک انسان سرگئی کرنے لگتا ہے۔ اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو مستثنیٰ دیکھتا ہے۔ (اسے غافل!) تجھے اپنے رب کی طرف جیتنا پڑتا ہے۔ (اسے صیب!) آپ نے دیکھا اسے جوش کرتے ہیں۔ ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ بھلا دیکھئے تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یا مہیز گاری کا حکم دیتا تو اس کے لیے کتنا بہتر ہوتا! آپ نے دیکھا یا اگر اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی۔ کیا نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ (اسے) دیکھ رہا ہے۔ خبردار اگر وہ (اپنی روش سے) باز آیا تو ہم ضرور (اسے) ٹھٹھیں گے اس کی چوستانی سے ہلوسے۔ وہ پیشانی جو جھرتی (اور) فضا کا رہے۔ جس کو دو لے اپنے ہم نشینوں کو (اپنی مدد کے لیے) ہم بھی جسم کے فرشتوں کو بلائیں گے۔ ہاں ہاں اس کی ایک نہ مینے (اسے صیب!) کہہ دیجئے اور (اسے اور) فریب ہو جائیے۔“

امام ابن عربی نے یہ دھارنہ رکھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ کہ کمرہ میں قرآن کریم میں سے جو سب سے پہلے نازل ہوا اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن خریجی، ابن ابی لسانی نے معارف میں بطریق، حاکم اور آپ۔ نے اس روایت کو بھی قرار دیا ہے،

ابن مردہ یہ اور ابونعیم رحمہما اللہ نے اھلبی میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ: **اِقْرَأُوا بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ**
بِکَلِّیْ سُوْرَتِ تِہْ جَوْھَرِیْ رِیْ حَسْبِہِمْ بِرِیْ بَازِلٌ لِّیْ کَلِّیْ۔ (۱)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اھلبی میں حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ مجھے محمد بن کبیر ابن صفیر قزوینی نے
 یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے بعض عباد کو یہ نصیحت کرتے ہوئے سنا: **اِقْرَأْ اَنْ تَرٰ اَنْ کَرِیْمٌ مِّنْ اَللّٰہِ عَلٰی سَبْعِ مِائَاتٍ** اور اپنے نبی کریم
 ﷺ پر **بَازِلٌ فَرِیْدٌ اِقْرَأْ بِاَسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ مَلٰئِکَتُہٗ تَقْرَءُ عَلَیْکَ اَوْ تَرٰ اَنْ تَرٰ اَنْ کَرِیْمٌ مِّنْ اَللّٰہِ عَلٰی سَبْعِ مِائَاتٍ**
بِاَقْلَہِمْ عَلٰی اَلْاِنْسَانِ مَا لَمْ یَعْلَمْ تک ہے۔ سوانہوں نے کہا: یہ اس کا آغاز ہے جو حراء کے دن نازل کیا گیا۔ پھر اس کے
 بعد جو اللہ تعالیٰ نے اس کے آخر نازل فرمایا **سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ اَللّٰہُ اَعْلٰی** (2)

امام ابن جریر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت عاتشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے اور اسے صحیح بھی قرار دیا ہے کہ قرآن کریم میں سے سب سے اول **اِقْرَأْ بِاَسْمِ**
رَبِّکَ الَّذِیْ مَلٰئِکَتُہٗ تَقْرَءُ عَلَیْکَ اَوْ تَرٰ اَنْ تَرٰ اَنْ کَرِیْمٌ مِّنْ اَللّٰہِ عَلٰی سَبْعِ مِائَاتٍ (3)

امام حمید اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ، ابن جریر، ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے اھلبی میں ابن مردہ یہ روایت بھی
 حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ علیہ کی سند سے حضرت عمرو بن زید رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے: آپ جو خواب بھی دیکھتے تھے وہ صبح کے نور کی طرح صاف ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ
 کے نزدیک غلط فہمی پسند نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ عار حراء میں غصوت اختیار کرنے لگے۔ آپ اس میں تھک فرماتے۔ اس
 سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنے گھر والوں کی طرف آنے سے پیچھے کی کئی راتیں وہاں حواوت میں مشغول رہتے۔ آپ اس کے
 بے زار اور اساتھ لے جاتے تھے۔ پھر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی طرف واپس لوٹ آئے۔ پھر اسی طرح توبہ ساتھ
 لے کر وہاں چلے جاتے ہیں کہ آپ غافل تھے کہ پاس حق آگیا اور آپ اس وقت عار حراء میں ہی تشریف فرما تھے۔ پس
 آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اس نے کہا: **اِقْرَأْ** آپ پڑھیے۔ تو آپ نے فرمایا: میں پڑھنے والا نہیں۔ آپ ﷺ نے
 فرمایا: پس اس نے مجھے پکارا اور مجھے خوب بھیجا۔ یہاں تک کہ مجھے غامضی مشقت اور تکلیف ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا
 اور کہا: **اِقْرَأْ** آپ پڑھیے۔ تو میں نے جواب دیا میں پڑھنے والا نہیں۔ فرمایا: اس نے دوبارہ مجھے پکارا اور خوب بھیجا۔ یہاں
 تک کہ مجھے غامضی تکلیف پہنچی۔ پھر اس نے مجھے پکارا اور تیسری بار پھر بھیجا۔ یہاں تک کہ مجھے غامضی تکلیف پہنچی اور پھر اس
 نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: **اِقْرَأْ** آپ سب سے پہلے **اَللّٰہُ اَعْلٰی** پڑھیں۔ **اِقْرَأْ** اور **اَنْ تَرٰ اَنْ کَرِیْمٌ مِّنْ اَللّٰہِ عَلٰی سَبْعِ مِائَاتٍ**
بِاَقْلَہِمْ پڑھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ رات بھر فرما رہے تھے آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ اور آپ حضرت خدیجہ بنت
 خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے چار اور عار دے مجھے چار اور عار دے، پس انہوں نے آپ پر چار اور عار دے

1۔ مجمع الزوائد جلد 7 صفحہ 293 (11502) دار الفکر بیروت 2۔ فاکر السنہ و التذکرہ جلد 2 صفحہ 157 دار الفکر بیروت

3۔ مشرک حاکم جلد 2 صفحہ 575 (13953) دار الفکر بیروت

وَبَيْنَ الْاَلَمَيْنِ الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ الَّذِي عَلَيْهِمُ الْاَلَمَانِ مَعَالِمُكُمْ۔

اے ایمان والی شیعہ رحمہ اللہ نے حضرت عبید بن جریجر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ قرآن کریم میں سے جو سب سے اول نازل ہوا: ﴿قُلْ اِيَّاكُمْ مَرْثَا الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ﴾ ہے اور چھ سو نو نوں ہے۔ (1)

اے ایمان والی شیعہ رحمہ اللہ نے صحابہ کرام میں سے ابو موسیٰ بن جعفر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اِنشَاءً پہلے مَرْثَا کے بعد۔ (2) سب سے اول نازل ہوا: ﴿قُلْ اِيَّاكُمْ مَرْثَا الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ﴾۔ (3)

امام محمد طرازق اور محمد بن حمید نے حضرت زبیر بن جریجر رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت محمد بن ابی ہریرہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کراہ میں تھے کہ آپ کے پاس ایک فرشتہ دیشم کا کپڑا لے کر آیا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا: ﴿قُلْ اِيَّاكُمْ مَرْثَا الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ﴾۔ (4)

امام مالک رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن جریجر سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کراہ میں تھے کہ آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اس کے پاس دیشم کا کپڑا تھا جس میں یہ لکھا ہوا تھا: ﴿قُلْ اِيَّاكُمْ مَرْثَا الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ﴾۔ (5)

حُتَّىٰ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ ﴿قُلْ اِيَّاكُمْ مَرْثَا الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ﴾۔ (6)

اے ابن ابی شیبہ! ابن جریجر اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! اس کو پڑھیے۔ تو آپ نے کہا: میں کیا پڑھوں گا؟ تو انہوں نے آپ کو اپنے سینے سے لکھا اور خوب بھینچا پھر کہا: اے محمد! اس کو پڑھیے۔ تو آپ نے کہا: میں کیا پڑھوں؟ تو انہوں نے کہا: ﴿قُلْ اِيَّاكُمْ مَرْثَا الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ﴾۔ (7)

عبد بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ﴿قُلْ اِيَّاكُمْ مَرْثَا الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ﴾۔ (8) یہ سچ ہے: مَعَالِمُكُمْ پہلے آپ حضرت

عبد بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: میں اسے دیکھ رہا ہوں جو مجھے پیش آیا ہے۔ تو رفیقہ حیات نے عرض کی: ہرگز نہیں۔ قسم بخدا! آپ کا رب آپ کے ساتھ اس طرح نہیں کرے گا اور کبھی آپ کو کوئی تکلیف دے گا اور ایت ناک امر پیش نہیں آئے گا۔ پھر حضرت عبد بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ اور ق کے پاس آئیں اور اسے سارے واقعہ کی اطلاع دی۔ تو اس نے کہا: اگر تو

جگ کہہ دے تو یقیناً میرا خاندان ہی ہے اور اسے اپنی است کی جانب سے انتہائی شدت اور تکلیف کا سامنا ہوگا۔ اگر میں نے اسے پایا تو میں یقیناً اس کے ساتھ ایمان لاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آنے میں دیر کر دی۔ تو حضرت عبد بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے آپ کا رب آپ سے ناراض ہو گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿قُلْ اِيَّاكُمْ مَرْثَا الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ﴾۔ (9)

لے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿قُلْ اِيَّاكُمْ مَرْثَا الَّذِي فِي بَيْنِهِمَا الْقَلْبُ﴾۔ (10)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 8 صفحہ 147 (30219) مکتبہ الحرمین۔ حدیث حضور

2۔ تفسیر عبد اللہ بن ابی شیبہ جلد 3 صفحہ 444 (3559) دارالکتب العلمیہ ج 1

3۔ مستدرک ج 2 صفحہ 377 (3955) دارالکتب العلمیہ بیروت

4۔ تفسیر طبری ج 2 صفحہ 305 دارالاحیاء التراث العربی بیروت

عظیم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کے لیے نبی کا ارادہ فرمایا ہے تو وہ اسے دین میں داخل فرما دے گا۔ سو آپ نے حضرت بابا رضی اللہ عنہ کو رزایا: دو روئے کھول دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ پکڑا اور بھڑکوا۔ فرمایا: تو اس کا ارادہ رخت ہے اور اس کام کے لیے تو آیا ہے! تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: آپ مجھ پر دو (دین) چیں فرمائیے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آپ کی بات سے کہتا ہوں۔ فرمایا: تو یہ شہادت دے۔ اے اللہ تعالیٰ! کہ وہ کوئی مہود نہیں وہ وہ حدیث شریف سے اور محمد ﷺ ائمہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اَنَّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ عَرِّضْ عَنِ اللَّهِ عَرَاكِي جِلْدَاسْلَامَ لِنَافَعِ اَعْمَالِي وَبِزَيِّنْ لِي اَقْلَامِي اِنَّكَ تَوَفٰى كِي مَبَادِئِ وَيُطْلِقُ كَلِمَةً طَامِعًا تَبْرُكُ رَتَبُكَ (۱)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قیوم رضی اللہ عنہ سے اَللّٰهُمَّ عَرِّضْ عَنِ اللَّهِ عَرَاكِي جِلْدَاسْلَامَ لِنَافَعِ اَقْلَامِي وَبِزَيِّنْ لِي اَقْلَامِي کہنے کی روایت کی ہے۔ اگر تم نہ دے تو دین قائم نہ رہتا اور نہ زندگی کی اصلاح ہوتی۔ اور عَقْلُ لَوْ اَنَّكَ عَلِمْتَ عَقْلُكَ تَحْتَ فَرَايَا: اس سے مراد کہ جسے حق انسان کو کھانا سکھایا (۲)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: وہ چوٹیں ہیں جو میری پس جوتے ہیں صاحب علم اور ایک صاحب دنیا۔ یہ دونوں برابر ہیں اوتے۔ جس صاحب علم رب کریم کی رضا میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّا لَنُحْضِرُكَ مِنْ عِبَادٍ لَّكَ لَتَكُنَّ اُولَٰئِكَ (۲۸: طہ) اور صاحب دنیا عمر اور سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اِلٰهَ الْكَافِرِ لَيَبْغِيْ لَكَ اَنْ تَرٰ اَنْفَاكُفُوْا اللّٰهَ اَعْلٰمُ۔

وہ جبہ الرزق، عبد بن حمید، بخاری، ابن جریر، ابن مرددہ، ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے فرمائیے کہ میں نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ابو جہل نے کہا: تم میں سے کون (عظیم) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں اس کی گردن روند دیا۔ اس نے یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا تو یا تمہیں ملائے گا، سے ظاہر کیا کہ اس کے (۳)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن منذر، ابن جریر، بخاری، ابن مرددہ، ابو نعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھ رہے تھے۔ تو ابو جہل آیا اور اس نے کہا: کیا میں نے آپ کو اس سے متنبہ نہیں کیا ہے؟ کیا میں نے آپ کو اس سے متنبہ نہیں کیا ہے؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف بھرے اور اسے غیب و غما تو ابو جہل نے کہا: یقیناً آپ جانتے ہیں کہ کوئی آدمی نہیں ہے جس کے معاذ اللہ اور ہم دشمن مجھ سے۔ یاد رہے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے یہ قیامت نازل فرمائی۔ فَلْيَلْمِكْ وَفِيَّ لَمْ يَكُنْ لَكَ اَنْفَاكُفُوْا اللّٰهَ اَعْلٰمُ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم بخدا اگر وہ اپنے ہم نشینوں کو بلا تا تو یقیناً اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرے گا۔ (۴)

۲- خیر مجری نہایت بڑا، جلد ۳۰، صفحہ ۳۰۴، از احیاء التراث العربی بیروت

۱- مجمع الرواد، جلد ۲، صفحہ ۵۶ (۱۴۴۸)، دار الفکر بیروت

۳- سرخسہ ترقی جلد ۲، صفحہ ۱۶۶، از احیاء التراث العربی بیروت

۴- مجمع بخاری، جلد ۲، صفحہ ۷۴۰، دار الفکر بیروت

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ اس معنی میں مفسرین کے لئے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے: زیادہ اچھے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ کچھ ذکر کرے۔ کیا تم سمجھتے نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَاسْمُكَ ذَا الْقُرْبَىٰ** کچھ دیکھئے اور (اسم) اور (قریب) (پاکیٹ)۔ (۱)

نہام بن محمد رحمہ اللہ نے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قرآن کا جو سونے والا مہذبہ تم نے مجھ سے فرمائی کہ جب آپ نے مجھے طائف پر مائل فرما دیا تو اسے شاد فرمایا: لوگوں کے لئے نماز و شریف اور آسان کرو یہاں تک قرأت کے وقت میں **إِنَّمَا بِأَمْرٍ رَبِّكَ أَلَيْسَ خَلْقٌ** اور قرآن کریم میں اس کے مثیل سورۃ ان کی قرأت کرو۔

”جہ میں پہنچے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی انتہائی خوش ہوئے۔“

در فضیلت: ”اللہ نے جن لوگوں میں حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے یقین و ایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر پر بیٹھ کر آپ کو لوگوں میں گزرا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ: ”یہ وہی وہاں ہے جسے وہ راستہ پاؤں گے اور پھر ساتھ ہی مذکورہ صورت نازل ہوئی۔“

حاکم فضیل نے حضرت ابن سنیب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بنی امیہ دھماکے لگے جو میرے منبر پر چڑھ رہے ہیں۔ تو یہ ستر چھ پرانے لوگ اور گراں گزرا۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ القدر نازل فرمائی۔“ امام ترمذی اور آپ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، ابن جریر طبرانی، ابن مردودہ اور یحییٰ اور یحییٰ رحمہم اللہ نے دلائل میں یوسف بن مانق و زہبی۔ یہ یقین بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت کر لینے کے بعد ایک آدمی انھما میں سے کہا تو انہوں نے چہرے سیا کر دیے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”تو مجھے نہ ہلکا کر اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔“ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے بنی امیہ کو دیکھا کہ وہ آپ کے منبر پر غلبہ دے رہے ہیں۔ تو آپ نے یہ انتہائی ہنگامہ گزرا۔ ”تَوَاتُرًا غَلَبْتَكَ الْكُوفَرُ“ نازل ہوئی۔ یعنی اے محمد! میں نے تم نے آپ کو کوفہ عطا فرمائی۔ اور یہ ہنت میں ایک شہر ہے۔ اور ساتھ ہی سورۃ القدر نازل ہوئی۔ اے محمد! ﷺ بنو امیہ آپ کے بعد اس کے مالک بنیں گے۔ حضرت قاسم نے کہا: پھر ہم نے شہر کیا تو ان کی حکومت ہزارہیں تک رہی، ان میں ایک دن زائد رہا ہے اور نہ ہی ایک دن کم۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے مسند میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لَبَّكُمُ الْقَدْرُ ہے سورۃ القدر

الحکم ہے۔ ”وَمَا أَتَىٰ مَلِكًا مَّا لَبَّكُمُ الْقَدْرُ“ اور آپ کے جہ میں لَبَّكُمُ الْحَكَمُ کیا ہے۔

ابو حمزہ ثمالی و ابن منذر رحمہما بن عمر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ شب قدر کا عمل یا اس کے روزے اور اس کا قیام ایسے ہزاروں میں سے بہتر اور افضل ہے جس میں شب قدر کوئی۔ (۲)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں کسی دن کو کسی دن پر اور کسی رات کو کسی رات پر افضل نہیں سمجھتا۔ بلکہ اللہ قدر کے کیونکہ یہ ہزاروں میں سے بہتر ہے۔

ازہم ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔ کہ اگر اللہ کو نہ سے مراد حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ہیں۔ اور وہی جن کو ”مُحَمَّدٌ“ کی تفسیر میں فرمایا: ”کسی ستارے کے لیے یہ طالع نہیں ہے کہ اس کے ساتھ اس رات میں رحم کیا جائے یہاں تک کہ کسک ہو جائے۔“

امام مسعود بن منصور، عبد بن حمزہ بن عمر و ابن منذر و ابن ابی حاتم اور یحییٰ رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ”مُحَمَّدٌ“ کا معنی ہے کہ یہ مخلوق اور سلامتی والی ہے۔ کوئی شیطان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ

نے فرمایا: اِنِیْ تَوَاتَرُ وَیَحْتَدُّنَ کَعَرٍ رِشَارٍ سے نہیں ہے: اِنِیْ اَنْزَلْنٰهُ لَیْلَیْهِمُ الْقُدْسُ اور شَہْرُ رَمَضَانَ اَلْیَاقِیْنِ لَیْلَیْهِمُ الْقُدْسُ (ایضاح: 185) اور رمضان دو مہینہ ہے جس میں قرآن نازل آیا گیا۔

اور یہی وہ رمضان ہے جس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب قدر سے ہر سال تصدیق فرمادی کہ یہ رمضان ہے۔ (13)

امام ابن ابی شیبہ اور محمد بن سعید رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان میں ہلاک کے آخری مشرور میں تلاش کرو۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ام انس بن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری مشرور میں تلاش کرو۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے کہ شب قدر کو آخری مشرور میں تلاش کرو۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت الفضل بن عاصم رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان میں تلاش کرو۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان میں تلاش کرو۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان میں تلاش کرو۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان میں تلاش کرو۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان میں تلاش کرو۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان میں تلاش کرو۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان میں تلاش کرو۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان میں تلاش کرو۔ (5)

مقام پر اس نے اپنے قہر و عذاب میں اور ان کے مردوں پر رحم و ہمدردی کے ساتھ ان کے لئے ہر قسم کی برائیوں کی روایت کی ہے کہ ان رات کو کچھ ہے۔ یہ آخری عشر کی کسی طاق رات میں ہے۔ یہ رات ایسی چٹوڑی اور راتِ سختی ہے۔ نہ گرم ہے نہ سرد۔ اس میں چاند رونق لاتا ہے اور اس میں طبعیات ظاہر کس ہوگا۔ یہ رات کچھ عجیب و غریب ہے۔

ایہ ایمان ہوا کہ وہ خدا کے فضل سے ان مسکروں کو اللہ عزوجل سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ مومن اللہ جل جلالہ سے شک نہ کرے گا۔ یہ سچا ایمان تھا کہ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں نے جانتا تھا کہ تم میرے پیرو ہو گے (اور ان کے ساتھ کھڑی ہو کر اللہ جل جلالہ سے دعا کروں گی)۔ سو تم اس تہاش کرو اس بات میں جب کہ ابھی باقی ہیں یہ بات باقی رہتی ہے کہ تم باقی رہتی ہو (یعنی وہ جسوں نے میرا پیروی کی بات) اور ان کی مثال یہ ہے کہ وہ اس کی سبک دلوں ہو گے اور اس کی شعاں میں نہیں پڑیں گے۔ اور جس نے سال بھر کی کھیتی باڑی نہ کی ہو۔

امام ابن ابی شیبہ، مسند النجاشی اور ابن عمر رحمہما اللہ نے حضرت (امام) شریف الاسلامی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حضرت علیؑ سے معذور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کے گھر بٹھا کے اور ہم نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: لا انا اللہ تعالیٰ اور میں کے رسول مکرور و مایوس بننے کے خواہیہ۔ میں میں نے ان سے سنا ایا تو آپ نے انہیں یہ بتایا کہ نسبتاً نصف آخیر کی حالت (زاتوں) میں ہے۔ اور ان کی عزت یہ ہے کہ اس دن سورج بالکل غیبی طور پر آتا ہے۔ ان کی کوئی شمع نہیں ہوتی۔ بحر میں نے آسمان کی طرف دیکھ کر تو وہی طرح تھا جب یہ مجھے بتایا گیا اور میں نے تجسیر باندھ لی (یعنی اللہ اکبر کہا)۔ (۱)

امام الزمانؑ اپنی شہداء اور ائمان خیرین کو جیسا کہ اللہ نے حضرت سیدنا محمدؐ کے لئے فرمایا تھا، اس لئے یہ دعا ہے۔
ایمان کی بات کہ فجر شب قدر کو جس رات میں تلاش کرو چسپ کر سات، انیس بھیجی باقی سوں (یعنی قیامت دینے والی رات)۔ تم اسے تلاش
کرو جب کہ لو بھیجی باقی سوں (یعنی ایک سو سو رات) اور تم اسے تلاش کرو جب کہ ابھی کیا رہ باقی سوں (یعنی بیست و یک
رات)۔ چاند روشن ہوتا ہے۔ زمین کا سورج شیطان سے دو بیٹھوں کے درمیان شروع ہوتا ہے سوائے ایسی تقدیر کی جس کے
کہ جس دن طغیاء غرور موت سے کسی کی شد نہیں ٹھیک ہوئی۔ (۱۶)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے فرمایا: شبہ آخری رات ہے۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت معمر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر رمضان المبارک کی آخری رات میں تلاش کرو۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! شبہ اخیر مجھے ایسا قدر کے بارے بتائیے۔ انہی اعلیٰ علیہم السلام کے زمانے میں کون سی شے ہوتی ہے جس میں اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اور جب ان کا وصال ہوا تو وہ اٹھائی گئی ہے یا وہ قیامت تک کے لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ قیامت کے دن تک کے لیے ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! شبہ اخیر رمضان المبارک کے کون سے ایام میں ہے؟ آپ نے فرمایا: تم پہلے عشرے میں اور آخری عشرے میں تلاش کرو۔ فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ بیان فرمایا اور میں نے آپ کی خدمت میں (غفلت) غصیت بھی اور کہا: یا رسول اللہ! شبہ اخیر میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے خبر دیں گے یا جب تک آپ مجھے خبر نہ دیں کہ وہ کون سے عشرے میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے مجھ پر اتنا شدید کھڑے ہوئے کہ اس کی شکل مجھے کبھی بھی نہیں ہو سکتی اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد۔ اور فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ تمہیں اس پر مطلع فرما دیتا۔ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔ اس کے بعد کسی شے کے بارے مجھ سے سوال نہ کرو۔

امام بخاری، ابن جریر و ابوداؤد رحمہم اللہ نے امام نووی رحمہ اللہ نے امام نووی رحمہم اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق رات میں شب قدر کو تلاش کرو۔ (1)

نام مالک، ابن ابی شیبہ، طحاوی، احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے درمیان والے عشرہ میں اعتکاف کرنے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ایک سال اعتکاف کیا یہاں تک کہ جب انیسویں رات تھی اور یہی رات ہے جس میں آپ اپنے اعتکاف سے نکلے تھے تو آپ نے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ میں نے اس رات کو دیکھا ہے مجھ سے کہ وہ بھلا رہی گئی ہے اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اس کی صبح پائی اور منیٰ (منیٰ) میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور تم اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس رات آسمان نے بارش برساتی۔ مسجد پر بھوک کی چھال پڑی ہوئی تھی اور مسجد ٹپک پڑی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انیسویں کی صبح کو آپ ﷺ کی بیٹھائی اور ناک پر پانی اور منیٰ کاڑھ تھا۔ (2)

نام مالک، ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ابن زنجوی، حمادی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن انیس رحمہ اللہ

سے روایت کیا ہے کہ میں نے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا۔ قرآن میں نے جواب دیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے: تم اسے آج کی رات تلاش کرو اور وہ رات تیسویں کی رات تھی۔ (۱)

امام، ایک اور تہذیبی ترجمہ امام نے حضرت ابو اسحق موسیٰ عمر بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! منہجہ کفر میرا گھر خاصہ دور ہے۔ اس لیے مجھے ایک رات کے بارے میں فرمائیے کہ میں اس میں حاضر ہو سکوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو رمضان المبارک کی تیسویں رات حاضر ہو۔ (۲)

اور تہذیبی ترجمہ امام نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے عمر بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں میرے پاس کو کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا میرے والد یا دینہ رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! منہجہ کفر مجھے ایک رات کے بارے میں فرمائیے جس میں میں حاضر ہو سکوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو تیسویں رات حاضر ہو۔ فرمایا: جب وہ وہاں پہلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے آخری مضرہ میں تلاش کرو۔ (۳)

امام مالک، امام بخاری، امام مسلم اور تہذیبی ترجمہ امام نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے شب قدر کو آخری سات راتوں میں دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں وہ آخری سات راتوں میں، ہم سوائے جس میں جو شب قدر کو تلاش کرتے چاہے تو اسے آخری سات میں تلاش کرے۔ (۴)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، بخاری اور تہذیبی نے حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہر آخری شب لائے۔ آپ ﷺ میں شب قدر کے بارے میں کچھ فرمادینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن مسلمانوں میں سے غلام نکاح و رانگی آپس میں جھگڑنے لگے تو اسے اٹھایا گیا اور امید ہے کہ وہی تمہارے لیے بہتر ہو۔ پس تم اسے فرمیں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو (اس سے مراد اٹھاسویں و ستائیسویں راتیں تیسویں کی رات ہے)۔ (۵)

امام حاکم اور تہذیبی ترجمہ امام نے حضرت حماد بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر آخری شب لائے اور آپ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ چھ مہینے کرام کو لیتے: اللہ کے بارے میں بتائیں۔ لیکن وہ آدمی باہم جھگڑنے لگے، اور آپ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ اپنے صحابہ کرام کو لیتے: اللہ کے بارے میں بتائیں۔ لیکن وہ آدمی باہم جھگڑنے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس ارادہ کے ساتھ نکلا تھا کہ میں شب قدر کے بارے میں اطلاع دوں۔ تو وہ آدمی آپس میں لڑنے لگے۔ تو وہ مجھ سے نکل گئے۔ پس تم اسے آخری مضرہ میں تلاش کرو۔ یعنی ان رات میں جب کہ انہی نو باتی ہوں یا اس میں جب کہ بھی سات باتی ہوں یا

۱۔ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۷۰ تہذیبی کتاب غنائہ کرامی

۲۔ شعب الایمان جلد ۳ صفحہ ۳۲۸ (۳۶۷۵)، دارکتب العلمیہ، بیروت

۳۔ صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۷۰ تہذیبی کتاب غنائہ کرامی

۴۔ (۳۶۷۵)

۵۔ ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۷۰

اس میں شب کو ابھی پانچ باقی ہوں (مراد اکیسویں، بیسویں اور پچیسویں کی رات ہے)۔ (1)

امام بخاری، ابو داؤد، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ اس رات میں جب کہ ابھی نو باقی ہوں اور اس میں شب کو رات باقی ہوں اور اس میں شب کو پانچ باقی ہوں۔ (2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

علیٰ بن ابراہیم، ابن ابی شیبہ، احمد، بدیع بن سعید، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ بیہقی، ابن جریر، احکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ بیہقی نے عہد ابراہیم بن جوشن سے یہ نقل کیا ہے کہ میں نے ابو بکر کے پاس امینۃ القدر کا ذکر کیا۔ قاضیوں نے کہا: ہاں میں خود ہوں جو میں حدیث کے بعد جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، شب قدر کو صرف آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرماتے ہیں: تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو جب کہ ابھی نو باقی ہوں یا سات باقی ہوں یا تین باقی ہوں یا پھر آخری رات ہو۔ حضرت ابو بکر رمضان المبارک میں تیس دن تک اس طرح پڑھتے تھے جس طرح سارے سال میں نماز پڑھاتے تھے۔ اور جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو پھر خوب مجاہدہ اور ریاضت کرتے تھے۔ (3)

ابو احمد، نسیم، ابو داؤد اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو بکر رمضان المبارک سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ پس تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ میں نے کہا: اے ابو سعید! جا شب قدر تم سے زیادہ عظیم رکھتے ہو۔ انہوں نے فرمایا: ہاں درست ہے۔ تو میں نے کہا: نہ نویں، ساتویں اور پانچویں کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب اکیسویں گزر جائے تو وہی دو رات ہے جس کے پیچھے فوراً تین آتی ہیں۔ اور جب تیس گزر جائیں تو وہی دو رات ہے جس کے پیچھے سات آتی ہیں اور جب پچیس گزر جائیں تو وہی دو رات ہے جس کے پیچھے پانچ آتی ہیں (یعنی جمعہ، سہوار اور جمعہ سے مراد بالترتیب اکیسویں، بیسویں اور پچیسویں کی راتیں ہیں)۔ (4)

امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر چوتھیں (رمضان المبارک) کی رات ہے۔

امام ابن ماجہ، ابی داؤد، ابن جریر، بیہقی، ابو داؤد اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب قدر چوتھیں کی رات ہے۔ (5)

1۔ شعبہ ایمان، جلد 3، صفحہ 327 (3679)۔ 2۔ تہذیب العلم، بیروت۔ 3۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 98۔ 4۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 271۔ 5۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 370۔

6۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 370۔ 7۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 370۔ 8۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 370۔ 9۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 370۔

10۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 370۔ 11۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 370۔ 12۔ تہذیب العلم، جلد 1، صفحہ 370۔

امام محمد بن نصر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن مسلمہؓ کا نام بھی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: "آپ ﷺ کا وصال ہوا اور اس وقت میں حضور ﷺ تھے۔ اور میں آپ کے بہت سے صحابہ کرام کے پاس حاضر ہوا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شبہ قدور کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "نہیں یہی کی رات ہے۔"

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبہ قدور کو چوبیسویں کی رات میں تلاش کرو۔

امام طحاوی، ابن زنجویہ، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھا تو آپ نے ہمیں میں کسی رات ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ جب چوبیسویں کی رات آئی۔ جو بانی رہنے والی سات راتوں میں سے تھی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ سات کھانہ ہضم کرنے کے قریب ہو گیا۔ اور جب چوبیسویں کی رات آئی تو آپ نے ہمیں کوئی نماز نہ پڑھائی۔ اور جب چوبیسویں کی رات آئی جو بانی رہنے والی سات راتوں میں سے تھی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رات نصف سے زائد گزر گئی تو قریب ہو گئی۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ ہمیں رات کے بقیہ حصہ میں کھانہ پڑھویں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلاشبہ جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس لوٹتا ہے تو اس کے لیے رات کا قیام لگایا جاتا ہے۔ پھر جب تانچہ دین کی رات آئی تو آپ نے ہمیں نماز نہ پڑھائی۔ پھر جب اٹھاسویں کی رات آئی تو رسول اللہ ﷺ اور لوگ اٹھنے ہوئے ہوئے اور آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہمارا عمری کا کھانا دوہ جا۔ پھر صبح کے کسی دن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہیں پڑھائی۔ اس روایت میں اصلاح سے مراد بخور ذکر کی کا تھا (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابن زنجویہ، عبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت زہریؒ کی حدیث سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شبہ قدور کے بارے میں پوچھا۔ میں نے کہا: یہ ایک شب آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں جو سال بھر قیام کرے گا۔ شبہ قدور کو پانے گا۔ جس انہوں نے قسم کھائی ہے کہ یہ مستحکم نہیں کی جاوے گی کہ شبہ قدور تانچہ دین کی رات ہے۔ میں نے کہا: اور سنو! آپ یہ کیوں کہہ سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس لکھنی اور علامت کے سبب جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ اس دن صبح سورج طلوع ہوا اور اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ اور ابن حبان کے الفاظ ہیں: "اسطیہ ہو گا۔ اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ گویا کہ وہ ایک طشت ہے۔" (۲)۔

امام محمد بن نصر، ابن جریر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت، حم رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے

نے نہیں سمجھا اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول میں "اور وہ سات سے کھاتے ہیں" سے اضافہ کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے **وَالْمُتَنَبِّهَاتُ لِلرِّجَالِ وَنِسَائِهِمُ الْمُتَنَبِّهَاتُ** (آلہ - ۶۶)

امام ابن عساکر، مہدی بن حمید، محمد بن عبد الرحمن، حمید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قریب بٹھانے تھے۔ اور صحابہ کرام میں سے بعض لوگ ایسے تھے جو اپنے دلوں میں اے محسن! لڑتے تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج میں تمہیں ایک ایسی شے دکھائے گا جس سے تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ نے صحابہ کرام سے سورۃ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَكَانَ الْغَوْبُ نے جواباً کہا: یہ ہمارے لیے کرم رسول ﷺ کا حکم دیا گیا ہے جب وہ لوگوں کو اسلام کی طرف تیز کرے بڑھتے ہوئے اور اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھیں تو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں اور اس سے استغفار کریں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تجھے کیا ہے کہ تم گفتگو نہیں کر رہے؟ تو انہوں نے کہا: میں تو اس سے یہ جانتا ہوں کہ آپ کا وصال کب ہو گا۔ فرمایا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَكَانَ الْغَوْبُ ذَرْنَاهَا لِمَنْ يَّهْدُ حُلُوقُهَا وَجَنِّ اللّٰهُ اَلْوَا جَہَا۔ پس یہی آپ کے وصال کی علامت ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے میں بھی اس سے وہی سمجھتا ہوں جو تو سمجھتا ہے۔ فرمایا: مگر آپ نے ان سے شب قدر کے بارے پوچھا تو ان میں سے اکثر نے اس کے بارے میں یہ کیا ہم یہ خیال کرتے تھے کہ وہ درمیان والے عشرہ میں ہے۔ پھر میں یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ آخری عشرہ میں ہے۔ ان میں سے اکثر نے یہی کہا۔ تو ان میں سے بعض نے کہا: ایک سو کی رات۔ بعض نے کہا: تیسویں کی رات اور بعض نے کہا: سا تیسویں کی رات۔ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تجھے کیا ہے تو گفتگو نہیں کر رہا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ میں بہتر جانتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میں بہتر جانتا ہے۔ لیکن میں تجھ سے حیرے علم کے بارے سوال کر رہا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ و تر ہے۔ درود و رکوع پسند کرتا ہے۔ اس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا۔ اور زمین کی تعداد کو سات بنایا اور بیت اللہ شریف کے طواف کے سات چکر بنائے۔ مفاہ و مردہ کے درمیان ساتی کے چکر بھی سات ہیں اور رقی جدار بھی سات ہیں۔ فلان کو سات سے پیدا کیا اور اس کا رزق بھی سات سے بنایا۔ تو انہوں نے کہا: انسان کیسے سات سے پیدا کیا گیا اور کس طرح اس کا رزق سات سے بنایا گیا تو نے اس سے ایسی شے تو سمجھا ہے جسے میں نہیں سمجھ سکا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْوَ تٍ وَ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نَفْسًا فَارِہَا فَا تَفَكَّرْ ثُمَّ خَلَقْنَا لَلْاِنْسَانِ نَفْسًا نَفْسًا مِّنْ نَّفْسٍ مِّنْ نَّفْسٍ وَ عَلَّمْنَاهُ کَثْرًا مِّنْ شَا ئِہَا عَلَّمْنَاهُ سِرَّ الْاِنْسَانِ اَلْحَسَنُ الْخَفِيَّتُہِ** (المومن) پھر اس کے رزق کا ذکر کیا اور فرمایا **يَا مَعْشَرَ الْاِنْسَانِ اِنَّ سَفَاہًا قَدِ ابْتَلٰیہَا فَا تَفَكَّرْ** و **عَلَّمْنَاهُ کَثْرًا مِّنْ شَا ئِہَا وَ عَلَّمْنَاهُ سِرَّ الْاِنْسَانِ اَلْحَسَنُ الْخَفِيَّتُہِ** و **عَلَّمْنَاهُ کَثْرًا مِّنْ شَا ئِہَا وَ عَلَّمْنَاهُ سِرَّ الْاِنْسَانِ اَلْحَسَنُ الْخَفِيَّتُہِ** (مفسر) اب سے مراد وہ چارہ ہے جو زمین نے

چوبِ ذبا کے لیے اکایا ہے۔ در سات چیزیں رہی، دوسرے کے لیے رزق ہیں۔ کہا اللہ اعلم۔ ابنِ شب قدر کے بارے میں ہے۔
راہِ رکنِ موس کہ گشتِ راتیں گز، چکی ہوں اے رات ابھی باقی رہا۔ (اس سے مراد یہ ہے کہ رات ہے)۔

۱۔ ابو نعیم رحمہ اللہ نے لکھا یہ میں حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
یا ان کو یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مبارک بن محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے فرماتے تھے۔ ترانہوں نے شب قدر کا
ذکر کیا۔ قرآن میں سے بعض نے اس کے بارے میں تحقیق کی جو اس کے متعلق من رکھی تھی اور ان میں اس کے بارے میں ابھی کچھ
ہوئی رہی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس! تجھے کیا ہوا ہے تو خاموش ہے اور گفتگو نہیں کر رہا؟ تو بھی کلام
کر۔ کوئی شے میرے لیے منتقش سے مانگ نہیں ہوگی۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو میں نے کہا اے امیر
المؤمنین! یا اللہ علی وتر ہے اور وتر (ظان) کو ہی پسند فرماتا ہے۔ پس ایسا ہونا کو دنیا کر دو سات کے بعد پری گھومنے
دیتے ہیں۔ در انسان کو سات سے زیادہ فرما۔ ہمارے لاکھ سات آسمان بنائے اور ہمارے نیچے سات زمینیں نکلتی فر۔ میں
امیر صبح مہمانی (سورۃ الاخلاص کی سات آیات) حفظ کرتا ہوں۔ اور ابھی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ میں شب قدر کو رمضان المبارک کی
میت فرمایا اور اپنی کتاب میں میراث کو سات (قصص) پر تقسیم فرمایا۔ اور ہم اپنے جسم کے سات اعضاء پر حمد و کرتے
میں رسول اللہ ﷺ نے کعبہ معظمہ کا خرافہ سرت، برکیہ اور منا و مروہ کے درمیان سات بار سعی کی۔ اور میراث پر سات
تکبر یوں کے ساتھ رک رک کی۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ میں شب قدر کو رمضان المبارک کی
آخری سات راتوں میں دیکھتا ہوں۔ واللہ اعلم۔ فرمایا: یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھا۔ مجھے اور فرمایا: اس مسئلہ میں میرے
ساتھ کو کسی نے اتفاق نہیں کی بجز اس (یعنی) کے جس کے سر کی کھوپڑی کا جو ابھی مکمل نہیں ہوا۔ یا خیر رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: شب قدر کو کوئی فخر و کبر نہ کرے۔ پھر فرمایا: اے دو! میں عباس کے بیان کرنے کی طرح کون اسے بیان کر
سکتا ہے (یعنی کون اس علم ابی تک پہنچ سکتا ہے)۔ (۱)

۲۔ ام عبد بن مہدی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم شب قدر کو
سات سو برس کی رات کو خوش کرو۔“

۳۔ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے ایک لفظ انقدر کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو
انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ در حضرت علی رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کئی لوگ ہیں
میں شب نکلیں کرتے تھے کہ شب قدر سے سو برس کی رات ہے۔ (۲)

۴۔ امام ابن عمر و ابن جریر رحمہما نے تہذیب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”تم شب قدر کو رات کے آخر میں تلاش کرو۔“

۱۔ ص ۱۱۱، طبع ۱۳۱۷ھ، مطبوعہ ۳۱۷، حدیث مسندہ فی ص ۳۰

۲۔ مختلف، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ، ص ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، مختلف، ابن جریر، ص ۳۰

اہم شخص کو شیب بطریق بنی، اہم مرد اور اہم سچی، مہم اللہ نے وہاں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں تو ابورس و رضاع میں سمایا۔ تو مجھے کھانا میا ہے، تک آج کی رات تو شب قدر ہے۔ جس میں کھ کھڑا ہو اور دل چھینے لگا۔ سو میں نے رسول اللہ ﷺ کے غیبی کی دی گوچر اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو رہے تھے۔ میں نے اس رات میں خود ہر خود و ستونہ میں کی رات میں۔ وہاں کہا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک ہر وہ شیطان اور جہنم کے طریق ہر نے کہہ کر تھوڑا کھانا ہے بجز شب قدر۔ کہ اس میں سورہ یٰ اہل بیت علیہ السلام ہوتا ہے، اس کی شام میں نہیں ہوگی۔ (۱)

نام محمد بن خضر اور حاکم محمد بنہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے رمضان المبارک کی تیسویں رات کے پھرے صبح تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا۔ پھر تیسویں رات کو صبح رات تک آپ کے ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم نے ستاویں رات آپ ﷺ کے ساتھ قیام کیا۔ یہاں تک کہ مجھے یہ تھکان ہوا کہ ہم فلاں نہیں پا سکتے، نو فلاں سے مراد عربی کا کھانا ہے۔ اور ہم اپنے سابعہ زوجہ رات کو کھاتے ہو اور کھاتے۔ اب بعد ستاویں رات کو کہتے ہیں۔ کیا ہم زیادہ صبح اور درست ہیں یہ تم؟ (2)

محمد بن نصر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان المبارک کے مہینے میں سے باقی رہنے والے اسی دنوں میں تلاش کرو یعنی پچیسویں، ستائیسویں اور انیسویں رات میں۔ امام بخاری و مسلم اللہ نے تاریخ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے شب قدر کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ملاشبہ میرا رب سات کو بند کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: **لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** (المحرم 87) امام بخاری نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

امام علیؑ کی، خدا اور ان مردودہ و مذکورہ اللہ نے حضرت ابو بکرؓ و رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کے بارے فرمایا ہے شک ہے یا تمہیں وہیں یا تمہیں وہیں کی رات ہے۔ اس رات زمین پر فرشتے ٹھہریزوں کی تعداد سے فرماؤ: جو تھے ہیں۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ شب قدر ستائیسویں یا چوبیسویں کی رات ہے، کورائیں ٹل فرشتے آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ اترتے ہیں۔ درجہ ہجری کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول میں یہ ہے۔ چوبیسویں کی رات شب قدر ہے۔

امام محمد بن ابراہیمؑ نے حضرت امین مہار، رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا نبی اللہ! سفید لٹم میں بہت بڑھا آدمی ہوں مجھ پر قیام کرنا مشکل ہوتا ہے جس

آپ مجھے یہ رات کے بارے میں فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ یہ رات کے قیام کو ایلیۃ القدر کے واقعہ قرار دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے چار سو سو رات کو قبلہ (۱) ہے۔ (۱)

امام حسن علیہ السلام صبح بخاوشی نے جہان میں طہرانی راوی اشعری رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سب قدر کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: ستر سو رات رات ہے۔ دو تیس میں قرآن اور دو فی اشعری لڑتے ہو فرمایا: اسی رات قرآن کریم نازل ہوا اور اسی کا دن یوم انفرقان ہے جس دن اللہ تعالیٰ باہم رات ٹھہرایاں ہوئے۔ حرث بن ابی اسلمہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سب قدر اور رات سب جس کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے (یعنی میدان بدر میں جنگ ہوئی)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَا أَكُنْ لَكُمْ عَلَىٰ بُدٍّ مِّنَ الْقُرْآنِ نَزْلاً مِّنَ السَّمَاءِ الْفَجْئِئِ﴾ (الاحزاب: ۴۱) (اور اس پر جسے ہم نے اتارا ہے محبوب کو بد و پریشانی سے دن جس اور رات سے نہ رہے ہوئے تھے: ﴿وَمَا أَكُنْ لَكُمْ﴾ (۲))

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تک پہنچاؤں ہے کہ یہ سولہ یا ستر کی رات ہے۔

امام حیدر بن منصور: ابن ابی تیبہ محمد بن بشر طبرانی اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت زید بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ سب قدر کو رمضان المبارک کے مہینہ میں گزرنے کے بعد تلاشی کرنا۔ کیونکہ اسی رات کی صبح یوم بدر ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَا أَكُنْ لَكُمْ عَلَىٰ بُدٍّ مِّنَ الْقُرْآنِ نَزْلاً مِّنَ السَّمَاءِ الْفَجْئِئِ﴾ (الاحزاب: ۴۱) یعنی وہ اسی سو رات میں ہے یا تیس سو رات میں ہے کیونکہ وہ طاقی رات میں ہی ہوگی۔

امام ابن مردودہ نے حضرت زید بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: تم سب قدر کو متروک نہ کرو رمضان المبارک کی رات، اکھیر کی رات، اور تیس سو رات کی رات میں تلاشی کرو۔ پھر آپ نے سکوت فرمایا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایلیۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے نصف خیر میں تلاش کرو۔ پھر سکوت کر دیا اور پوچھنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاش کرو۔

امام احمد اور محمد بن زبیر رحمہما اللہ نے حضرت زید بن اسلمہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایلیۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ تخریج، انوار میں ہے، یا تیس سو رات میں یا تیس سو رات میں۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایلیۃ القدر کو تخریج مشرق میں تلاش کرو یعنی اکیس سو رات میں جب کہ انہی نو ہوتی ہیں اور تیس سو رات میں جب کہ انہی نو ہوتی ہیں۔ پھر عید میں تلاش کرو یعنی اکیس سو رات میں جب کہ انہی نو ہوتی ہیں اور تیس سو رات میں جب کہ انہی نو ہوتی ہیں۔

امام عبد الوہاب رحمہ اللہ اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایلیۃ القدر تخریج مشرق کی

برہا قیامت رات میں نکل جاتی رہتی ہے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن بن عمار بن شام سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لیلۃ القدر سترہ رمضان المبارک کے جمعہ کی رات ہے۔ (2)

ابو اسحاق نے حضرت عمر بن الخطاب سے بیان کیا ہے کہ میری برائے یہ ہے کہ لیلۃ القدر سترہ رمضان کی لیلۃ القدر ہے۔ امام محمد بن نصر اور طبرانی رحمہما اللہ نے خاریجین زید بن حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کی بیسویں رات اور ستائیسویں رات شب بیداری کرتے تھے۔ لیکن وہ سترہ رمضان کی شب بیداری کی طرح نہ تھی۔ ان سے پوچھا گیا کہ سترہ رمضان کی رات کیسے شب بیداری کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: بلاشبہ یہ وہ رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور اس کی معراج اور باطل کے درمیان فرق کیا گیا۔ (3)

امام محمد بن نصر رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں روایت بیان کی ہے کہ تم لیلۃ القدر کو اس رات میں تلاش کرو جب کہ ابھی گیارہ راتیں باقی ہوتی ہیں اور اس کی معراج ہو رہی ہے (اور اس رات میں تلاش کرو) جب کہ ابھی نو باقی ہوتی ہیں اور اس میں جب کہ ابھی سات باقی ہوتی ہیں۔ بے شک ہر روز شیطان کے دوستوں کے درمیان سے سورج طلوع ہوتا ہے سوائے شب قدر کی صبح کے۔ اس دن سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔

امام علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے اور یحییٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا: یہ رات انتہائی قیامت بخش اور خوشگوار ہوتی ہے نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد۔ اس کی صبح سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی روشنی کمزور سرخ ہوتی ہے۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر انتہائی اطمینان بخش اور فیض رات ہے۔ اس کا سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔ (5)

امام ابن جریر رحمہما اللہ نے ترمذی سے روایت بیان کی ہے کہ شب قدر تمام کی تمام راتوں میں گھومتی رہتی ہے۔

امام بخاری، مسلم اور یحییٰ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں شب قدر کو قیام کیا اس کے سوا کچھ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھروالوں کو جگاتے تھے اور مٹی کا دروازا لٹکتے تھے۔ (7)

1- تفسیر عبد الرزاق بن ہشام ج 3، صفحہ 445 (3663) حاکم مصنف علیہ روایت

2- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2، صفحہ 251 (8879) مکتبۃ المدینہ، بیروت

3- مجمع الزوائد جلد 3، صفحہ 413 (6058) دار الفکر بیروت

4- شعب ابی یوسف جلد 3، صفحہ 334 (3693) دار المکتبۃ العلمیہ بیروت

5- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2، صفحہ 327 (9543)

6- مجمع الزوائد جلد 4، صفحہ 270، تہذیب کتب خانہ کراچی

7- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2، صفحہ 327 (9584)

امام حسن علیہ السلام نے ہمارے مومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کی مرضی میں انتہائی پرہیزگار رہتے تھے۔ ہر ایک عذر سے ہر آپ کی محنت نہیں کرتے تھے۔ (۱)

امام قاضی رحمہ اللہ نے احادیث میں بیان اپنی جانب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قسم بخدا میں نے حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کو رمضان کے عید میں قیام پر ابھرتے دیکھا کہ اسے ایک المومنین ایسی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے یہ
نادر زمانہ قیام آج میں دیکھا ہے۔ سنہ ثلثۃ الفیض کہہ رہا ہے۔ اس میں حاکم جرح۔ انہیں راجح کہا جاتا ہے۔ "وایک
روایت میں "وہ جلیلوں" نے افادہ میں۔ اور وہ شب قدر کی ہے تو وہ اپنے رب سے دنیا کی طرف ترس کی اجازت
پتے ہیں اور وہ اپنے انہیں اجازت دے رہا ہے۔ تو وہ ہر اس سجدہ کے پاس سے گزرتے ہیں جس میں نماز پڑھی جاتی ہے
اور اسے میں جس کی کسی کی طرف توجہ کر رہا ہوں۔ اس کے لیے دعا کرتے ہیں وہ ان کی جانب سے اس پر مسرت حاصل ہوتی
ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: "اے ادا کن نہیں ہم کو اس کو زبرد پر بھیجتے کر رہے کہ انہیں برکت حاصل
ہو۔" آپ نے لوگوں کو قیام کا غم فرمایا۔ (۲)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابی بنی اسد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اس نے مائتہ سال کی عمر تک کو رمضان اس پر کہ کامیاب اسی طرح گزار دیا تو اس
نے اپنے اللہ سے دلا (انرا پایا)۔ (۳)

امام ابن خیرمہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے نماز عشاء کی پڑھی اس نے مائتہ سال کی عمر تک پڑھی آج میں اس نے اللہ کو پایا۔ (۴)
امام ابن خیرمہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے عشاء کی نماز رمضان
الہبارک میں پڑھی اس نے مائتہ سال کی عمر تک کو پایا۔ (۵)

امام مالک رحمہ اللہ نے ابی شیبہ اس زنجویہ اور ثعلبی رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے
جو آدمی شب قدر کو عشاء کی نیت میں پڑھتا ہو تو اس نے اس سے اپنے حصہ لے لیا۔ (۶)
امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے رمضان المبارک کے سینے میں ہر
رست عشاء کی نماز پڑھی وہاں تک کہ میرے گھر میں تو حقیقت میں اس سے حق نہ رہا۔ (۷)

امام ابن خیرمہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شب قدر کا دن اس کی رات کی طرح
پڑھا، اس کی رات اس کے دن کی شکل پر۔ (۸)

۱۔ مصنف ابی شیبہ علیہ السلام صفحہ ۳۷۷ (۹۵۵۸)۔ سنہ ۱۵۰ھ۔

۲۔ کتاب الامان، صفحہ ۳۳۷ (۱۵۹۷)۔ سنہ ۱۵۰ھ۔

۳۔ کتاب الامان، صفحہ ۳۳۷ (۱۵۹۷)۔ سنہ ۱۵۰ھ۔

۴۔ کتاب الامان، صفحہ ۳۳۷ (۱۵۹۷)۔ سنہ ۱۵۰ھ۔

۵۔ کتاب الامان، صفحہ ۳۳۷ (۱۵۹۷)۔ سنہ ۱۵۰ھ۔

۶۔ کتاب الامان، صفحہ ۳۳۷ (۱۵۹۷)۔ سنہ ۱۵۰ھ۔

۷۔ کتاب الامان، صفحہ ۳۳۷ (۱۵۹۷)۔ سنہ ۱۵۰ھ۔

۸۔ کتاب الامان، صفحہ ۳۳۷ (۱۵۹۷)۔ سنہ ۱۵۰ھ۔

﴿سُورَةُ الْاَنْعَامِ﴾ ﴿الْبَقَرَةُ﴾ ﴿الْبَقَرَةُ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمت کی میری ہر بات پر عطا فرماتا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُتَفَكِّرِينَ
حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ مِنَ الرَّسُولِ مِنَ اللَّهِ لِيَسْأَلُوا صُحُفًا مَّطْلُومًا فِيهَا
كُتِبَ قِسْمَةٌ لِّمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا
جَاءَ تِلْكَ الْبَيِّنَةُ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ
الْديْنَ حَقًّا وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ يَوْمُ
الْقِيَامَةِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ لَأَنَارُ
جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جَزَاءُ مَنْ عَمِلَ رِيبًا
جَعَلْتُ عَنْ يَمِينِي مِنْ تَحْتِهَا لَا تُهْرُ خَلِيدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَرَأَوْا عَذَابَهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝

”جن لوگوں نے اہل کتاب میں سے لغویا (دو) اور مشرکین (کفر سے) الگ ہونے والے صفے جب تک کر
لائے جائے ان کے پاس ایک روشن دلیل۔ (یعنی) ایک رسول اللہ کی طرف سے جو انہیں چھ کرنا ہے پاک
سمجھے۔ جن میں کھل ہوں گے اور درست باتیں۔ اور انہیں بے فرقوں میں اہل کتاب کو اس کے بعد کٹائی ان
کے پاس روشن دلیل۔ حالانکہ میں غم نہ دیکھتا تھا انہیں مگر یہ کہ عزت میں اس اللہ تعالیٰ کی دین کو اس کے لیے
فائدہ مند کرتے ہوئے۔ بالکل سب سے دور اور قائم کرتے رہیں اور ادا کرتے رہیں اور وہی نہایت عبادت
ہے۔ بے شک جنہوں نے لغویا اہل کتاب سے (دو) اور مشرکین آتش جہنم میں ہوں گے (اور) اس میں بیوقوف
ہوں گے۔ یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ (اور) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ یہ وہی ساری
مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان کی جزا ان کے چہرہ نگار کے ہاتھ کی جنتیں ہیں اور ان کی جنت کے لیے ہمیں
وہ ان میں تاہر ہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ ان سے راضی۔ (یہ سعادت) اس کو ملتی ہے جو اپنے

جسٹک انٹرنیشنل کے نزدیک دین و اتوا ہی ہے جس کی کال تو جہاد ہی کی جانب ہونے وہ مشرک ہونے میں ہو یا نہ ہو اور نہ ہی نصرانی اور جو اس طرح کرے گا، ہرگز اسے کافر نہیں قرار دے گا۔ (۱)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عثمان! میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اگر کسی شخص پر پانچ حملوں، چار گھوڑوں یا تین اونٹنیوں کے بھروسے ہو تو اس کو لڑنے کی اجازت نہ دے۔ اور اگر وہ مسلمان ہو تو اس کو قتل نہ کرنا۔ اور اگر وہ کافر ہو تو اس کو سزا دینا۔

اس مندر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مُتَّقِبِیْن کا معنی ہے جدا ہونے والے، پھوڑنے والے۔ فریابی، مہر، ابن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مُتَّقِبِیْن کا معنی ہے باز آنے والے، یعنی دو کھڑے باز آنے والے نہ تھے کہ وہ ایمان لاتے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے حق ظاہر ہو جائے۔ (۱)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے: کُفٰی تَأْتِيهِمْ الْبَيِّنَاتُ کہ ان میں وہ سے مراد حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (یہاں تک کہ ان کے پاس محمد شریف ظہر شریف لائے) اور ذٰلِكَ وَرَثَةُ الْفُتُوَّةِ سے مراد وہ ہیں انھیں بھی دین انھنی پائے اور پیادین ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے بغیرِ حَاجَاتٍ عَنْهُمْ الْوَيْتُ مَسْکُ الْبَيِّنَاتِ سے مراد حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عقیل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: تم یہ ممکن کرتے ہو کہ نماز اور زکوٰۃ ایمان میں سے نہیں ہیں۔ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: وَمَا أَوْفُوا إِلَّا لِيُعْبَدُوا اللَّهُ وَمُخْلِصِينَ لَهُ الْاَلْيِينَ حَقًّا عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةَ وَزِيَادَ الزَّكَاةِ ذٰلِكَ جِزْيَةُ الْاَقِيْمَةِ آپ کچھ نہیں یہ ایمان میں سے ہے یا نہیں؟

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عطیہ ابن ابی رباح رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ انہیں بتایا گیا۔ ایک قوم نے کہا ہے: نماز اور زکوٰۃ دین میں سے (یعنی دین کا جز) نہیں ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرما رہا: وَمَا أَوْفُوا إِلَّا لِيُعْبَدُوا اللَّهُ وَمُخْلِصِينَ لَهُ الْاَلْيِينَ حَقًّا عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةَ وَزِيَادَ الزَّكَاةِ ذٰلِكَ جِزْيَةُ الْاَقِيْمَةِ سو معلوم ہوا کہ نماز اور زکوٰۃ دین میں سے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مخیر و رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابوہریرہ سے جب ایمان سے متعلق سوال کیا جا تا تو وہ یہی آیت پڑھتے: لَا يَكْفِيكَ الْاِيْمَانُ كُفْرًا اِيْمَانُ اَهْلِ الْاَكْثَبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُتَّقِبِيْنَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَرَسُوْنَ وَنَبِيُّهُمْ يَسْأَلُوْنَ صَخْفًا اَعْلَقُوْهُ فَاِيْضًا كُتِبَ عَلَيْهِمْ وَنَافَعُوْا الْاِيْمَانُ اَوْ تَوَلَّوْا الْاَكْثَبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ اَيُّوْمُهُمْ وَمَا اَوْفُوا إِلَّا لِيُعْبَدُوا اللَّهُ وَمُخْلِصِينَ لَهُ الْاَلْيِينَ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے پاس ملائکہ کے رتبہ اور درجہ پر فخر کرتے ہو؟ انہم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اقرامت کے دن بندہ سوگن کا رتبہ اللہ تعالیٰ کے پاس فرشتے کے رتبہ سے کہیں اعلیٰ اور عظیم ہو گا۔ اگر تم چاہو تو یہ چاہو: اِنَّ الْاِيْمَانِ اَسْأَلُوْا عَمَلُ الْاَلْيَاخِيَةِ اَوْ قِيْلَ لَهُمْ خَيْرًا لِّمَنْ يَّشَاءُ۔

امام ابن مروید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ امام نوین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مخلوق میں سے معزز و محترم کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو یہ آیت

نیک پادھی: اِنَّ الْاِنْسَانَ اُمْنُو اَوْ عَلُو الشَّيْطَانِ اَوْ قَلْبُكَ هُمْ خَيْرٌ اَلْفَرِيقَةُ۔

امام ابن مساکر رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پر موجد تھے کہ اسے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے است قدرت میں ہے تم ہاں ہے اے شک یاہو اس کا مردہ قیامت کے دن یقیناً کا حساب ہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّ الْاِنْسَانَ اُمْنُو اَوْ عَلُو الشَّيْطَانِ اَوْ قَلْبُكَ هُمْ خَيْرٌ اَلْفَرِيقَةُ۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو صحابہ کرام کہا کرتے: "حَتَّ عَلُوْ اَقْبُوْ بِكَ" "سارے مخلوق سے بھڑا اچھے"۔ (۱)

امام ابن عدی اور ابن مساکر رحمہما اللہ نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خَيْرُ الْاَنْفَرِ یَقُوْب۔ (۲)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سب یہ آیت: نَزَلَ هُوَ اِذَا الْاِنْسَانُ اُمْنُو اَوْ عَلُو الشَّيْطَانِ اَوْ قَلْبُكَ هُمْ خَيْرٌ اَلْفَرِيقَةُ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نر مایا: ان سے مراد وہ اور میرا مردہ ہے قیامت کے دن یہ (اللہ سے) اور اچھے ہوں گے اور (اللہ) ان سے راضی ہوگا۔

امام ابن عربیہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہ سنا: اِنَّ الْاِنْسَانَ اُمْنُو اَوْ عَلُو الشَّيْطَانِ اَوْ قَلْبُكَ هُمْ خَيْرٌ اَلْفَرِيقَةُ۔ یہ تو اور میرا مردہ ہے۔ میرے اور تمہارے دعوہ کی جگہ عوض ہے۔ جب احم کو حساب کے لیے لایا جائے گا تو تمہیں غور معجزین پکارا جائے گا۔

يُؤْمِنُ بِشُعْبَتِ أَهْلِ كِتَابٍ تَرَاهُ اَبَا اَبِي قُرَيْبٍ - تو وہ کہہ گی کہ ہاں تیرا بھائی آؤ علیؑ لکھا: فرمایا: کہ آپ کے رب نے اسے یونہی حکم بھیجا ہے۔ یٰؤْمِنُ بِشُعْبَتِ أَهْلِ كِتَابٍ اَشْتَاتًا فرمایا: اس روز لوگ ہر طرف سے گرد و گرد واپس کرا آئیں گے۔

امام فرمائی: ابو عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم، نبیم اللہ نے حضرت اباجہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منہم نقل کیا ہے: ذَا اَخْرَجْتُ الْاَنْفُسَ اَخْرَجْتُهَا اَوْ زَمِنَ اَنْفُسَ اَخْرَجْتُهَا اَوْ زَمِنَ اَنْفُسَ اَخْرَجْتُهَا فرمایا: اور زمین اُنکس باہر نکال دے گی، خبر تو اس میں ہیں۔ یٰؤْمِنُ بِشُعْبَتِ أَهْلِ كِتَابٍ اَشْتَاتًا فرمایا: اس دن زمین لوگوں کو ان اعمال کے بارے میں خبر دے گی جو اعمال وہ اس پر کرتے رہے۔ ہاں تیرا بھائی آؤ علیؑ لکھا: فرمایا: کیونکہ آپ کے رب نے یونہی اسے حکم فرمایا ہے تو وہ اپنے اندر جو کچھ ہے اسے باہر بھیج دے گی۔ (۱)

ابن ابی حاتم نے حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منہم بیان کیا ہے کہ اَنْفُسُ اَخْرَجْتُهَا سے مراد زمین میں نکلنے والے مردے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین اپنے جگر پاؤں کو سونے اور چاندنی کے سنوئوں کی شکل اٹھل دے گی جس کو قتل آئے گا اور دو کھے گا میں نے اس میں قتل کیا ہے قطع تعلق کرنے والا آئے گا اور کھے گا: میں نے اس میں قطع کر لی اور چور آئے گا اور کھے گا میں میرا ہاتھ کاڑھ گیا۔ پھر وہ اسے بلاتیں گے میں اس سے کوئی شے نہیں لے سکیں گے۔ (2)

امام احمد، ابو عبد بن حمید، ترمذی، نووی آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، مسلم، ابن جریر، ابن منذر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردودہ اور بیہقی و مسلم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: یٰؤْمِنُ بِشُعْبَتِ أَهْلِ كِتَابٍ اَشْتَاتًا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی خبر میں کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک زمین کی خبر میں یہ ہیں کہ یہ ہر اس محل کے بارے میں شہادت دے گی جو کچھ بندے یا کھیرنے والی کی پشت پر کیا ہوگا۔ زمین کہے گی: میں بندے سے یہ یہ عمل فلاں فلاں دن کیا۔ اور میں اس کا اپنے حالات سے آگاہ کرنے اور ان کی خبر دینے کا منہم ہے۔ (3)

امام ابن مردودہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک زمین قیامت کے دن ہر اس محل کے بارے آگاہ کرے گی جس کی پشت پر کیا گیا۔ اور آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ رُزْقًا اَنْفَالًا وَ اَخْرَجْنَاهُ اَنْفَالًا وَ قَالَ الْاِنْسَانُ اَنْفَالًا یٰؤْمِنُ بِشُعْبَتِ أَهْلِ كِتَابٍ اَشْتَاتًا میں اسے صحیح قرار دیا، فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کے خبر دینے کا منہم کیا ہے؟ پھر فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے بتایا کہ اس کا منہم یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین اپنی پشت پر کچے گئے ہر محل کے بارے آگاہ کر دے گی۔ (4)

طبرانی نے حضرت ربیعہ جریثی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم زمین سے بچو، اپنی

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت قرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ انکریا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے سوال کیا کہ تو آپ نے اس کے لیے ایک کھجور کا ٹھوس ٹوکھنے والے آپ سے کہا: "ام المومنین" کہ تم ایک کھجور صدقہ کروں گی؟ آپ نے جواب دیا ہاں۔ قسم بخدا! انھوں نے سنا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے جو دینی یہ نہیں رہا تھا۔ بیاس میں ذرات کا اثر بعد رکھتا ہے؟

امام باقری رحمہ اللہ نے سب انبیاء میں انکریا کیا۔ چنانچہ ایک سائل حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس فرمایا کہ تو آپ نے اپنی کھجور کو روایا سے کچھ عطا کیجئے۔ تو اس نے صرف ایک کھجور چلی۔ تو آپ نے فرمایا: اسے یہی کھجور ہے۔ لیکن اس میں کئی ذرات میں گریہ قابل ہو گئی۔ (۱)

امام مالک و ابن سعد اور محمد بن حنفیہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ بیان کیا۔ جب کہ ایک سائل آپ کے پاس آیا اور آپ کے پاس کھجوروں کی ایک ٹوکری پڑی تھی۔ تو آپ نے انھوں کا ایک دانہ نکالا اور اسے دے دیا۔ تو اس کے بعد آپ سے کچھ بات کی تو فرمایا کہ آپ نے فرمایا: یہ کھجور اسے بہت چھوٹی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: **لَقَدْ نَعَّمْنَا بِمَا نَزَّلْنَا مِنْ مِّنْ لَّدُنَّا** (۲)

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت عیسیٰ بن یونس کے یہ قول بیان کیے ہیں کہ ایک دفعہ فریگی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسکین آیا۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کا ایک ٹھوس تھا۔ تو آپ نے ایک دانہ اسے عطا فرمایا۔ تو لوگوں نے آپ کے اس عمل پر انکار کے انداز میں کہا: تعجب کیا۔ تو آپ نے فرمایا: اس میں عورت کی نسیہ مقدسہ ہے۔

ابن حضرت سعد رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یزید رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس ایک مہاس آیا اور آپ کے پاس کھجوروں کی ایک ٹوکری موجود تھی۔ تو آپ نے اسے ایک کھجور دی۔ تو سائل نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ تو حضرت سعد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: عیسیٰ بن یونس پر اللہ کی بلاکت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے ایک اور اور رائی کے دے کر اللہ کو تعجب کرنا دیا ہے اور اس میں تو کتنے ذرات کی مقدار ہے؟

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت شہدائے دین انصار رضی اللہ عنہم سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے جو کون کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا: اے لوگو! اگلا جو۔ چنانچہ انھیں سو سو اونٹوں سے اس سے ٹیک اور دو سو سب کھارے دیے۔ اور آخرت اس کے بعد آنے والا رہا۔ نہ اس میں شہنشاہ اور مطلق فیصلہ فرمانے والا تھا۔ جو بے شک خیر و برائی سب کی سب جنت میں ہے اور برائی سب کی سب جہنم میں ہے۔ خبردار! جان مریب کرے۔ اے ارشد فرمایا: **لَقَدْ نَعَّمْنَا بِمَا نَزَّلْنَا مِنْ مِّنْ لَّدُنَّا** (۳)

امام زبیری رحمہ اللہ نے مالک میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک سائل حضور نبی کریم ﷺ

نے یاں آیا تو آپ ﷺ نے اسے ایک کھجور عطار بنائی۔ تو سائل نے عرض کی: نبی اللہ ﷺ نے ایک کھجور صمد کر رہی ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تو یہ سنا نہیں کہ میں جس کشتی کو رات سوچ رہا ہوں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اذنا چاہا تو عثمانی میں داخل کیا پھر اس میں پھونک دیا اور فرمایا میں اسے برائی زادے برابر ہے۔

امام حسین بن سنان نے سرحد میں دو بچے مر رہے تھے انہوں نے الجھلی میں حضرت شداد بن ادریس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اے نواسے شک دنیا حاضر سامان ہے اس میں سے نیک اور بد سب کما رہے ہیں اور آخرت ایک سجادہ ہے جس میں شہنشاہ قادر مطلق ہی فیصلہ فرمائے گا۔ اس میں حق ثابت رہے گا اور باطن باطن ہو جائے گا۔ اے کونو! آخرت کے بیٹے ہیں جاؤ۔ دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ کیونکہ یہاں کے ترس اس کی وفادار ہوتی ہے۔ تم تمس کر رہے ہو اور تم اللہ تعالیٰ سے ذرہ نہ دو۔ یقین کر لو تم اپنے اعمال پر پیش کیے جاؤ گے اور تم بالیقین اللہ تعالیٰ سے جو طرح سے (کیونکہ اس نے فرمایا ہے) اَفَتَمَنَّ يٰعَمَّالُ مَثَقَالُ ذَرَّةٍ وَخَيْرٌ يَزِيدُ وَهَنُ يَغْمَلُ وَمَثَقَالُ ذَرَّةٍ شَرٌّ يَزِيدُ۔

لو م مائل، امام بخاری، امام احمد، امام مسلم، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور آدھوں کے لیے ہے۔ ایک آدھ کے لیے اجر ہے۔ ایک کے لیے ستر (پردہ) ہے۔ اور ایک آدھ یہ لڑچھ ہے۔ راہنما کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرماتے گدھے کے ہارے پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر اس آیت اَلْكَافِرُ الْقَادِرُ عَلَىٰ غَيْرِهَا کے بارے میں سنازل نہیں ہوا یعنی فَمَنْ يَغْمَلْ وَمَثَقَالُ ذَرَّةٍ شَرٌّ يَزِيدُ (۱)

﴿ابھا﴾ ﴿عَوَّافُنِیْتَ﴾ ﴿مُحْجَا﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

وَالْعِدَّتِ ضَبْحًا ۖ فَلَمَّ يُرِيتُ قَدْ ضَلَّ ۖ فَالْمُعِيزَاتِ ضَبْحًا ۖ
فَأَكْثَرَنَ بِهِ نَقْعًا ۖ فَوَسَطْنَ بِهِ جَنًّا ۖ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۖ
إِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۖ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۖ أَفَلَا يَعْلَمُ ۖ إِذَا
بُعِثُوا فِي الْقُبُورِ ۖ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۖ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ
يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۖ

”قسم ہے تجھ کوڑنے والے گھوڑوں کی جب وہ سینے سے آواز نکالتے ہیں۔ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر۔ پھر ایک حملہ کرتے ہیں مگ کے وقت۔ پھر اس سے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اس وقت (رٹن کے) لشکر میں گھس جاتے ہیں۔ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گزار ہے۔ اور وہ اس پر (خود) گواہ ہے۔ اور بلاشبہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔ کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب نکال لیا جائے گا جو کچھ قبروں میں ہے۔ اور ظاہر کر دیا جائے گا جو سینوں میں (پہنچیدہ) ہے۔ یقیناً ان کا رب ان سے اس روز خوب باخبر ہوگا۔“

امام ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ الفیلیت کہ کرمہ میں نازل ہوا۔

نام ابوحیدر رحمہ اللہ نے تھا کہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا لَزِمَ نَعْفُ قُرْآنَ کے برابر ہے۔ اور الفیلیت بھی نصف قرآن کے مساوی ہے۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا لَزِمَ نَعْفُ قُرْآنَ کے برابر ہے۔ والفیلیت بھی نصف قرآن کے برابر ہے۔ فَلَئِنْ لَّمْ يَنْفَعِ قُرْآنَ کے برابر ہے۔ اور فَلَئِنْ لَّمْ يَنْفَعِ قُرْآنَ کے برابر ہے۔

امام بزار مالک بن منذر ابن ابی حاتم ودارقطنی نے اناروا میں اور ابن مردودہ وحمیم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سواروں کو بھیجا۔ انہوں نے سہیل گزادیا۔ ان کے بارے کوئی خبر موصول نہ ہوئی تو یہ سورت نازل ہوئی وَالْعِدَّتِ ضَبْحًا قسم ہے تجھ کوڑنے والے گھوڑوں کی جنہوں نے اپنے پاؤں سے آواز نکالی۔ اور ابن مردودہ کے الفاظ میں ہے جنہوں نے اپنے نتھوں سے آواز نکالی۔ فَالْمُعِيزَاتِ ضَبْحًا جنہوں نے قوم پر صبح کے وقت حملہ کیا۔ فَأَكْثَرَنَ بِهِ نَقْعًا اپنے گھروں کے ساتھ گرد و غبار اڑایا۔ فَوَسَطْنَ بِهِ جَنًّا انہوں نے قوم (رٹن) کے ساتھ

آنہی سے کہی (یعنی بن میں گھس گئے)۔

اس میں مراد یہ ہے کہ اللہ نے ایک امر ہی سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی طرف ایک دست بٹھا دیا اور اس کی داہنی کی اصلاح میں وہ اپنی نوا آپ ﷺ پر پیش قدمی گزرا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی نوا آپ ﷺ کو پہنچائی اور جو ان سے مخالفت تھے ان سے قتل کیا اور باقی بڑا بڑا انھیں بیت حبیباً فرمایا۔ یعنی بیت سے مراد گھوڑے ہیں۔ اور حبیباً سے مراد گھوڑے کے قتل کرنے کی آواز ہے (یعنی رو آواز جو دہن سے نکلتا ہے) فَلَقُوا بَيْتَ حَبِيبًا فرمایا: جس وقت گھوڑے چلے ہیں تو اپنے سون کو پتھروں کے ساتھ مار کر اٹک روٹ کر تے ہیں۔ فَلَقُوا بَيْتَ حَبِيبًا فرمایا: وہ گھوڑے ہیں جنہوں نے حج کے وقت دشمن پر مس کیا ہے۔ فَأَشْرَوْا بِهِمْ تَقْلَعًا فرمایا: یہ وہ گھوڑے ہیں جنہوں نے اپنے گھروں کے ساتھ گھوڑے فرار کیا ہے۔ یعنی گھوڑے تیز دوڑتے ہیں اور انتہی کا معنی تیز ہے۔ فَوَسَطْنَ بِهِمْ جَعْفًا فرمایا: اس میں جعفا سے مراد دشمن ہے (یعنی پھر وہ اس وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں)۔

اس میں مراد یہ ہے کہ اللہ نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے لُحْيَانِیَّتِ کی شان میں یہ ہم گفتگو کی تو انہوں نے کہا: کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ میدان جنگ کے گھوڑے ہیں اور بنی قریظہ اس وقت نکلتی ہے جب انہیں تیار کر کے بن کی لگا دیں (آگے بڑھنے کے لیے) (مصلیٰ چھوڑ دی جاتی ہیں) فَلَقُوا بَيْتَ حَبِيبًا فرمایا: انہوں نے شتر گھن کو ان کے گھر دروازہ دکھائے۔ فَلَقُوا بَيْتَ حَبِيبًا فرمایا: جب کہ وہ وقت دشمن پر حملہ آور ہوں۔ فَوَسَطْنَ بِهِمْ جَعْفًا فرمایا: جب کہ وہ دشمنوں کے گھر گھس جائیں۔ وہ صحابہ نے کہا: میں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ معافات حج کے دنوں کی ہیں اور میرا آقا تمہارے آقا سے بڑھ کر عالم تھا۔

اس میں مراد یہ ہے کہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے اس آقا میں مجھ میں بیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے ذَا لُحْيَانِیَّتِ حَبِیبًا کے بارے میں کہہ دیا تو میں نے کہا کہ گھوڑے (گھڑ سوار) جس دست اللہ تعالیٰ کے دست میں حملہ آور ہوتے ہیں۔ پھر وہ رات کے وقت بنا دیتے ہیں تو وہ اپنے لیے کھانے کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے لیے آگ روشن کرتے ہیں۔ تو وہ مجھ سے رو بہت گیا اور میرے پاس سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس اللہ کر چلا گیا۔ اس وقت آپ بکر بن زہم کے قریب تشریف فرما تھے۔ اور وہاں آپ سے ذَا لُحْيَانِیَّتِ حَبِیبًا کے بارے میں پوچھا تو وہ اس نے فرمایا: کیا تو نے مجھ سے پہلے بھی اس کے بارے میں کسی سے پوچھا ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں میں نے اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ہے۔ تو وہ اس نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد گھوڑے ہیں جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مسافر ہو رہے ہیں۔ تو آپ نے اسے فرمایا: جاؤ اور انہیں میرے پاس بلاؤ؟ اس جواب میں آپ کے قریب جا کر کھڑا ہوا۔ تو آپ نے فرمایا: تو کوئی لوگوں کو اس کے بارے میں بتا رہا ہے جس کا تجھے علم نہیں ہے۔ ایک گھوڑا حضرت زہر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ایک حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ تو وہ ذَا لُحْيَانِیَّتِ حَبِیبًا کہتے ہو سکتے ہیں۔

حضرت عطاء سے ذرا نیوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ منہوم نقل کیا ہے کہ **وَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: کتے اور گھوڑے کے ساتھ چاؤں میں سے کوئی بھی چیز سے آواز نہیں نکالتا۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: آدمی کا کرچہ شوق ہے۔ میں نے آگ ملگائی۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: گھوڑوں نے صبح سویرے حملہ کر دیا۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: وہ غبار ہے جو گھوڑوں کے سسوں کے ساتھ اڑتا ہے۔ **فَوَسَطْنِ يَوْمَ جُنَّةٍ** فرمایا: اور وہ دشمن کے لشکر میں گھس جانے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عبید بن حریس کہا کرتے تھے کہ یہ آؤں کی صفات ہیں۔ (1)

ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ منہوم نقل کیا ہے کہ **وَالْعَدِيَّةُ** سے مراد تیز دوڑنے والے گھوڑے ہیں۔ اور **ضَبْحًا** سے مراد اس کا بکا کرنا اور نکالنا ہے۔ یہ تو نے دیکھ نہیں کہ گھوڑا جب دوڑتا ہے تو وہ اس طرح کی آواز نکالتا ہے کہ **ضَبْحًا** کہتے ہیں۔ (2)

ابن جریر نے حضرت غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ **ضَبْحًا** کا معنی گھوڑے کا ہنسا اور ہون کا سانس نکالنا ہے۔ (3) امام عبد البر زوی، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کیا ہے: **وَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: یہ جسم ہے ایسے گھوڑوں کی جو تیز دوڑتے ہیں یہاں تک کہ سینے سے آواز نکالے گئے ہیں۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: اور وہ اپنے سسوں کے ساتھ آگ روشن کرتے ہیں۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** اور صبح کے وقت حملہ کرتے ہیں۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** اور گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ **فَوَسَطْنِ يَوْمَ جُنَّةٍ** اور وہ قوم (دشمن) کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔ **إِنَّ الْفُتُوحَانَ لَيَتَوَهَّمُ نَكَلُؤُهُ** جب تک، مگر اپنے رب کا جزا ہی دشمن گزار ہے۔ (4)

امام زبیری اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل کیا ہے: **وَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: یہ تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم ہے کیا تو نے گھوڑے کی طرف دیکھا نہیں کہ جب وہ تیز دوڑتا ہے تو کس طرح آواز نکالتا ہے۔ ابوت نے بھی اس طرح کی آواز نہیں نکالی۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: اس سے مراد کہ ہے۔ جب کوئی آدمی اپنے سانچے کے ساتھ کمر و فریب کرنے کا ارادہ کرے تو عرب کہتے ہیں: **أَمَّا وَاللَّهِ لَا فُتُوحَانَ لَفُتُوحِ لَدُنِّي** قسم بخدا میں حیرے لیے جہاں کو لاؤں گا بھراؤں گا۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: وہ گھوڑے کے وقت حملہ کرنے والے ہیں۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** اور وہ اپنے پاؤں کے ساتھ گرد و غبار اڑانے والے ہیں۔ **فَوَسَطْنِ يَوْمَ جُنَّةٍ** اور وہ دشمن کے لشکر میں گھس جانے والے ہیں۔ **إِنَّ الْفُتُوحَانَ لَيَتَوَهَّمُ نَكَلُؤُهُ** جب تک انسان اپنے رب کا جزا کا شکر گزار ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح بیان کیا ہے: **وَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا: یہ گھوڑوں کی قسم ہے۔ کیا تو نے گھوڑے کو دیکھا نہیں کہ جب وہ دوڑتا ہے تو وہ اپنے پیچھے آواز نکالتا ہے۔ **فَالْعَدِيَّةُ ضَبْحًا** فرمایا:

1 تفسیر عبد البر زوی، ج 3، صفحہ 452 (3678) دار الفکر بیروت

2 تفسیر طبری، ج 3، صفحہ 331 (2) دار الفکر بیروت

3 تفسیر عبد البر زوی، ج 3، صفحہ 452 (3) دار الفکر بیروت

اس سے مراد ہے۔ **فَالْغَيْظُ غَلِيظٌ** فرمایا: اہمولا! جس کے وقت گذارے ہیں۔ **فَأَشْرُونِ بِهٖ نَقْعًا** فرمایا: اس میں **نَقْعًا** سے مراد غبار ہے۔ **فَوَسَّضْ بِهٖ جَعًا** فرمایا: اس میں جعاً سے مراد شرمیں کا لشکر ہے۔ **الْمُنِیْنِ وَشَرْمِیْنِ** کے ضمیر میں **تھیں** مانتے ہیں۔ **لَا رَنْسُوکَ** کا معنی: اپنے زاد و نسل کو نہ رنج دیتا ہے۔

اسلام میں مرد و عورت کے لئے ایک ہی لباس ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تم لوگوں پر یہی لباس ہے۔ جس میں کوئی فرق نہ ہو۔ نہ مرد و عورت کے لئے اور نہ کسی اور چیز کے لئے۔

امامِ مستنق و حرِ اللہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ابی اسحاق و مسالطہ نے ان سے بیان کیا کہ ایشاء باری قونی و ثنیر بنہ شعثاۃ منہم تاجی۔ تو آپ نے فرمایا: فقہاۃ مراد وہ خبار ہے جو گھوڑوں کے سوں کے ساتھ اڑتا ہے۔ تو نافع نے عرض کی: کیا یہی معنی اہل عرب میں مہربان ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیونکہ حضرت حمزہ بن ثابت رضی اللہ عنہ حرمِ کشتیں بنا۔ وہ فرماتے ہیں:

عَفَا مِنَّا خَيْرٌ إِنَّ لَكُمْ تَرْوِيحًا
تَغْفِرُ الشَّقِيمَ تَرْوِيحًا مَرْغُوبَةً

”ہم اپنے گھوڑے کم خریدیں گے، اگر تو نے دشمنی سیراب نہ کی۔ غبار اڑنے لگے، نکال دو، بن کا ٹھکانا، پرہیز ہو جائے گا۔“

پھر تاریخ نے یہ ثابت کیا کہ ان انسانوں نے یہ نیکو کام ہی بنائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ اس امر اور نعمت کی بہت زیادہ تقاضی کرتے رہے۔ اور یہ وہی ہے جو صرف اکیلا نکلتا ہے۔ اپنے ساتھیوں کو روکتا ہے اور اپنے غلام کو بوجھ رکھتا ہے۔
انہی نے مومن کی کیا اہمیت پر مبنی حروف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہمارا کیا تو نے شمر کا قول نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

شَكَرْتُكَ يَوْمَ الْفَخَاظِ نَوَالِهِ وَلَمْ أَكُ بِمُسْفِرٍ فِي مَكْنُونِهِ

”میں نے عکالتے دونوں اس کی عتہ پکا شکریہ ادا کیا اور عرض کی کہ تم نے خلی اور اوجھان نے پھرنا شکریہ کرے: لکوں۔“

[illegible]

امام عبد بن حیدر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اَلْعَدِيَّةُ صَبِيحًا فَرَمَا: حَبْرٌ حَلَّيْ اِلَيْهِ اَلْوَسْرُ
 بِرُحْمٍ فَالْكُوْهُرُ يَنْتَقِذُ حُلُوْلًا مِّنْ كُوْهُرٍ كِي جَوَّجَرُوْنَ لَمْ يَحْمِصْ حِمْرًا كَرَّ اَنْ تَكُنْتَ فِيْهِ - فَوَسَّطَيْنِ يَهْبِطُ اَوْرَانِ كِي جَو
 وَشْنِ كِي اَلْفَرْشِ تَحْمِلُ حَاتِيْ - اِنْ اِلَّا اَنْ تَبْرُوْهُنَّ فَاَوْفِيْ شُكَّ اَنْسَانِ اِنِّ رُبَّ كَبُوْرٍ يَشْكُرُ كَرَّ اِنِّ -

امام عبد بن حمید اور صحابہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ: «الحدیث ضعیف» فرمایا: میرا دور
 آگے ہے (جو سزاؤ میں اچھا جاتی جاتی ہے۔ فلذہبت ضعیفہ) فرمایا: اور ازلہ وقت صحیح سوچے (سنی کی طرف) لوٹنے

ہیں۔ فَتَكُونُ لَهُمْ نُفُوسًا اُخْرٰی اور وہی جن غیر راز کرتے ہیں۔ قَوْلُكَ لَمْ يَمَسَّ اَنْفُسًا اور وہی کی بھینٹیں لمس جاتے ہیں۔

امام عبد بن مسعود، ابن مسعود، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے اسی طرح سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ہم اہل بلد کی زبان میں نَفْسُکُود سے مراد کھنڈ یعنی بہت زیادہ ناشکری کرنے والا ہے۔ (۱)
ابو امین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
نَفْسُکُودُ کَا مَعْنٰی مَا تَشْكُرُ اَرَبَہ۔

امام عبد بن حمید، بخاری نے الامواب میں، حکیم ترمذی اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نَفْسُکُودُ جو جو اپنے سناہیوں کو روکتا ہے، انکیا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو روکتا ہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، بطری، ابن مردودہ، بخاری اور ابن عباس رحمہم اللہ نے حنفی سند کے ساتھ حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَن يَزِدُّكُمْ نَفْسًا كُودًا فَهُوَ كَا مَعْنٰی مَا تَشْكُرُ اَرَبَہ؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول! پھر شیخین نے ہی بجز جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد وہ ناشکر گزار ہے جو اپنے غلام کو روکتا ہے۔ اپنے دوستوں کو روکتا ہے اور انکیا کھاتا ہے۔ (2)

امام بخاری نے شعب الایمان میں حضرت قتادہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ عَلٰمَانَ لَيَزِدُّكُمْ نَفْسًا كُودًا کا ملبوم ہے بے شک انسان اپنے رب کی نعمتوں کا بڑا ناشکر گزار ہے اور اس پر تکلیف ہے جو اسے عطا کیے جائے۔ فرمایا: یہ رو آؤں ہے جو اپنے دوستوں کو روکتا ہے اپنے غلاموں کو کھانا کھاتا ہے اور انکیا کھاتا ہے۔ اور جرات اور مصیبت اس کی قوم میں آتی ہے وہ کچھ نہیں دیتا۔ فرمایا: کوئی بھی اس وقت تک نَفْسُکُود نہیں، جب تک اس میں نہ وہ نہ خصلتیں نہ پائی جائیں۔ (3)

امام مسعود بن مسعود، عبد بن مسعود، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بخاری نے شعب الایمان میں حضرت مسن بن رستم اللہ علیہ سے یہ منقول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نَفْسُکُودُ وہ ہے جو مصائب کو گنتا رہتا ہے اور اپنے رب کی نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔ (4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے قَوْلُكَ عَلٰی ذٰلِكَ نَفْسُکُودٌ اور بے شک انسان اس پر خود گواہ ہے۔ قَوْلُكَ لَيْسَ بِالْخُوفِ لَشَيْءٍ اور بے شک یہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ منقول نقل کیا ہے کہ قَوْلُكَ عَلٰی ذٰلِكَ نَفْسُکُودٌ فرمایا: یہ بے شک اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قَوْلُكَ عَلٰی ذٰلِكَ نَفْسُکُودٌ فرمایا: یہ مقارن کلام میں سے ہے۔ وہ فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے اور بے شک انسان اہل کثرت میں بڑا سخت ہے۔ (5)

1. تفسیر طبری، ج ۲، صفحہ 30، خط 336، (معلوم) اندامیات، تراجم، امری، ج ۲۔ 2. بیضاوی، جلد 30، صفحہ 337

3. شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 153 (462B) مدار الکتاب، مصنف، بیروت۔ 4. تفسیر طبری، ج ۲، آیت ۲، جلد 30، صفحہ 338

5. بیضاوی، جلد 30، صفحہ 339

﴿سُورَةُ الْاَحْزَابِ طه﴾ ﴿نُزُلُ الدَّيْمِ طه﴾ ﴿يَوْمَ يَكُونُ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ تعالیٰ الرحمن الرحیم جو بہت ہی مہربان اور مہربان ہے۔

الْقَارِعَةُ ۚ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۚ يَوْمَ يَكُونُ
النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۚ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۚ فَأَمَّا
مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۚ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۚ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ
مَوَازِينُهُ ۚ فَأُمَّةٌ فَارِيَةٌ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ عَاقِبَةُ ۚ تَارًا حَامِيَةٍ ۚ

” (وہ بڑا دینے والی) کڑک۔ یہ (بڑا ہموار) کڑک کیا ہے؟ اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ کڑک کیا ہے۔ جس دن
لوگ محرب ہوں گے پروانوں کی طرح ہوں گے۔ اور پہاڑ جگمگ برگی دھکی ہوئی اون کی مانند ہوں گے۔ پھر جس
کے (تکیوں کے) پڑے ہمارے ہوں گے تو وہ دل پسند میں (دوسرے) میں ہوگا۔ اور جس کے (تکیوں کے)
پڑے ہوں گے تو اس کا ٹکڑا ہوگا اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ ہادیہ ہے؟ ایک بکٹی ہوئی ٹکڑی۔“

نام میں مراد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ القارعۃ کرمہ میں نازل ہوئی۔

نام میں جریدہ میں مندرجہ اس میں مراد یہ کہ اسم اللہ نے کئی طرح سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان

کیا ہے کہ القارعۃ جو اس میں ہے ایک نام ہے۔ (۱)

نام میں جریدہ میں مندرجہ اس میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر نقل کی ہے فرمایا: یَوْمَ یَكُونُ

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ یہ وہی پرانے ہیں جنہیں تم آگ میں گرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

الْمَنْفُوشِ فرمایا اچھی سے مراد اویں ہے۔ جس پہاڑ جگمگ برگی دھکی ہوئی اون کی مانند ہوں گے۔ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ

مَوَازِينُهُ ۚ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ فرمایا عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ سے مراد جنت ہے۔ یعنی جس کے تکیوں کے پڑے ہمارے

ہوں گے وہ جنت میں ہوگا۔ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۚ فَأُمَّةٌ فَارِيَةٌ فرمایا ہادیہ ہے۔ یعنی جہنم ان کی بنا کا وہ ان

کا ٹکڑا وہ ان کے لئے ہے۔ اور اس کی مدد کا دار و ست ہے۔ (۲)

اسم میں مراد میں مندرجہ اس میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قارعۃ

خَلْقِیۃ کا معنی ہے اس کا ٹکڑا جہنم ہے اور وہ ہادیہ ہے۔ (۳)

اس میں مندرجہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قارعۃ خَلْقِیۃ تیسرے اس قول کی طرح ہے نہایت اعلیٰ

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ ایک عربی کلمہ ہے جب کوئی آدمی کسی انجہنی تکلیف دہ امر میں مبتلا ہو جائے۔ تو وہ کہتے ہیں: ”ہو یت لعلہ“

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ابو خالد رحمۃ اللہ علیہ و آلہ سے بیان کیا ہے کہ ”ثُمَّ فَاَوْفَقُوا عَلَى مَا يَتَّبِعُونَ“۔ ام و اسبہ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت نضر بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ام و اسبہ جنم میں ہوا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابی صالح رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ جنم میں اپنے مردوں کے مل کر رہ گئے۔ (۱)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ لہا یہ جنم ہے، لیکن اس کا ٹھکانہ ہے اور

یہی اس کی وہ چٹا گاہ ہے جس کی طرف وہ لوگ کا اور پناہ لے گا۔ (۲)

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ ابن جریر نے اصف بن عبد اللہ لکھی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت بیان کی ہے کہ جب بندہ سوکھتا ہے

تو اس کی روح موشن کی ارواح کے پاس سے جاتی جاتی ہے تو وہ کہتی ہیں: تم اپنے بھائی کو راحت پہنچاؤ کیونکہ یہ دنیا کے غم اور

اضطراب میں تھا۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تم اس کا کیا حال ہے؟ ظلال کا کیا حال ہے؟ اور انہیں حالات سے آگاہ کرتا ہے اور

کہتا ہے: وہ صاف اور ٹھیک ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے پوچھتے ہیں: تم اس کا کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: وہ تو فوت ہو گیا ہے۔

کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ (ارواح) جواب دیتے ہیں: یقیناً اسے میں کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔ (۳)

امام حاکم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مرتا ہے تو

اس کی روح موشن کی ارواح سے ملاقات کرتی ہے۔ تو وہ اسے کہتی ہیں: ظلال کا کیا حال ہے؟ اور جب وہ جواب دے کہ وہ

تو مر گیا ہے۔ تو وہ کہتی ہیں اسے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔ وہ بہت برا ٹھکانہ ہے اور بہت بری رہائش گاہ ہے۔ (۴)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت نعم بن ہاشم رحمۃ اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب ایک مسکین فوت ہو جائے تو اس سے موشن کی ارواح سنی ہیں۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں ظلال آدمی کا کیا حال ہے؟

ظلال عورت کی کیا حالت ہے؟ اور اگر مرد مر چکا ہو اور ان کے پاس نہ پہنچا ہو تو وہ کہتے ہیں اسے میں کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف

لے جایا گیا ہے۔ وہ بہت برا ٹھکانہ ہے اور بری رہائش گاہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ یہ بھی پوچھتے ہیں: ظلال کا کیا حال ہے؟ کیا اس

نے شادی کی ہے؟ ظلال عورت کا کیا کیا کیا اس نے شادی کی ہے؟ پھر آخر میں وہ کہتے ہیں: اے چھوڑ دو تا کہ یہ آرام کر لے۔

کیونکہ دنیا کے مصائب و آلام سے نکل کر آیا ہے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک بندہ سوکھنے کی روح جب نہیں کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اہل رحمت اسے ملے ہیں جیسا کہ وہ اہل

۱۔ تفسیر لبری ذریعہ ماہ جلد 30 صفحہ 342، دار احیاء التراث العربی بیروت۔ 2۔ بیضا

3۔ تفسیر عبد الرزاق رحمۃ اللہ عنہ جلد 3 صفحہ 454 (3685) دار الکتب العلمیہ بیروت۔

4۔ تفسیر حاکم جلد 2 صفحہ 581 (3668) دار الکتب العلمیہ بیروت۔

دنیا میں سے کسی کو مبارک باد۔ یعنی اسے ایسے ملتے ہیں اور سمجھتے ہیں اپنے ساتھی کا خیال رکھو تاکہ یہ راحت و آرام پائے۔ کیونکہ شہید و مجاہد، آرمی میں جلتا ہے۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: فلان آدمی کا کیا حال ہے؟ فلان عورت کا کیا حال ہے؟ کیا اس نے شادی کی ہے؟ اور جب وہ کسی آدمی کے بارے میں پوچھتے ہیں حالانکہ وہ اس سے پہلے مر چکا ہوتا ہے۔ تو وہ جواب دیتا ہے: کالی زب نہ گزر گیا، تو مجھ سے پہلے مر گیا تھا، تو وہ کہتے ہیں: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسے اس کے ٹھکانے، اوپر کی طرف لے جایا گیا۔ وہ کہتا ہے: ٹھکانا ہے اور کتنی بڑی رہائش گاہ ہے۔

نام ابن مبارک نے حضرت ابو یوسف انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: جب کسی بندے کی روح قبض کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اہل رحمت اس سے ملتے ہیں جس طرح کہ وہ دنیا میں مبارک ہو، دے لیے ملتے ہیں اور اس سے پاس آتے ہیں۔ تاکہ اس کے اخوان پوچھیں۔ اور انہیں جس ایک دوسرے کو کہتے ہیں: اپنے بھائی کا خیال رکھنا تاکہ یہ راحت و سکون پائے۔ کیونکہ یہ انہی کی کرب میں جلتا تھا۔ پس وہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں: فلان آدمی کا کیا حال تھا اور فلان عورت کیسے تھی؟ کیا اس نے شادی کی ہے؟ سو جب وہ کسی ایسے آدمی کے بارے میں پوچھیں جو اس سے پہلے فوت ہو چکا ہو اور وہ انہیں اس کے بارے میں نہ کہہ سکا ہو تو کہتے ہیں: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسے اوپر کی طرف لے جایا گیا اور برا ٹھکانا ہے اور کتنی بڑی رہائش گاہ ہے۔ پھر ان پر ان کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ جب وہ نیکیوں دیکھتے ہیں تو انہی کی مسرور اور خوش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تیرا اپنے بندے پر احسان ہے۔ پس اسے کالی مانا، اور تاکہ رکھنا، اور اگر کسی برائی اور گناہ کو دیکھیں تو کہتے ہیں اے اللہ! اپنے بندے پر رجوع فرما (اس کی طرف نظر رحمت فرما) تاکہ ابن مبارک نے کہا ہے: اسے سلام و تحویلی ملے تو اسے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے مرفوع قرار دیا ہے۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ سر نے زندوں کی خبریں لاتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ جس کا بھی کوئی دوست ہو وہ یقیناً اس کے اقارب اور رشتہ داروں کی خبریں لاتا ہے۔ پس اگر وہ انہیں اور فی خبر ہو تو وہ اس سے مسرور اور خوش ہوتا ہے۔ اور اگر وہ بری خبر ہو تو وہ اس کے سبب پریشان اور غمزدہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے بارے میں پوچھتے ہیں جو مر چکا ہوتا ہے۔ تو انہیں کہا جاتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آتا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں یقیناً اسے اپنے ٹھکانے، اوپر کی طرف لے جایا گیا ہے۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے اعلیٰ میں حضرت وہب بن منہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ہستی کے پاس سے گزرے جس کے ہاں جن رافضی، کفر سے کھڑے، چوڑے اور پرندے سب مر چکے تھے۔ آپ وہاں خنجرے اور تھوڑی دہرائی کی طرف دیکھ کر غمزدہ ہو کر گرتے رہے۔ پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ سب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مرے ہیں۔ اگر یہ اس کے بغیر مرتے تو بالیقین انہیں میسر و ملکہ و موت آتی اور متصرف خود ہر مرتے۔ پھر آپ نے انہیں آواز دی: اے ہستی! اے اللہ! تو جواب دینے والے جو بڑا دیا، بلکہ اے اللہ! آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کون سا جرم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جن کی عبادت اور دنیا کی محبت۔ آپ نے پوچھا: تمہاری طاغوت کی عبادت کیا

تھی؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کے ناموں کی طاعت و عبادت آپ نے پھر پوچھا تہا منی دنیا کی محبت کیا تھی؟ انہوں نے کہا جیسے بچے کی محبت اپنی ماں سے ہوتی ہے۔ جب وہ آتی ہم خوش ہوتے اور جب پیٹھ پیچھتی تو ہم غم زدہ ہو جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ دور کی امیدیں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادت سے منہ پھرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تارنگی اور غیب کی طرف متوجہ تھے۔ آپ نے فرمایا: تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم نے عافیت میں رات گزاری اور ہم نے صبح پاؤں میں کی۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ہاں یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ ایک میل اور قید خانہ ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ کھینا (قید خانہ) کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: دنیا کی فطرتوں کی طرح یہ آگ کا ایک انگارہ ہے جس میں ہم تمام کی ادا کر رکھ دی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تیرے ساتھیوں کو کیا ہوا ہے؟ کیا وہ گنہگار نہیں کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: وہ گنہگار کی قدرت نہیں رکھتے، انہیں آگ کی لگامیں پرتا رہی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو نے ان میں سے کس طرح باتیں کی ہیں؟ اس نے عرض کی: بلاشبہ میں ان میں تھا لیکن میں ان کی حالت پر نہیں تھا اور جب عذاب آیا تو وہ ان کے ساتھ مجھے بھی لے گیا۔ اور اب میں ایک بال کے ساتھ پاؤں میں معلق ہوں۔ میں نہیں جانتا مجھے جہنم میں بھڑک دیا جائے گا یا میں نجات پا جاؤں گا۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: حق کی قسم کہ ان میں نہیں کہتا ہوں کہ جو کی روٹی کمانے، مخلص پائی پیئے اور کتوں کے ساتھ کورے کے کھڑکروں پر سونے کے سبب بہت سے لوگ (دیا اور تو خیرت میں عافیت کے ساتھ ہیں۔ (۱)

امام ابو علی رحمہ اللہ نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب آپ کے اصحاب میں سے کوئی آدمی تین دن تک حضور ہوتا (یعنی آپ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوتا) تو آپ اس کے بارے میں دریافت کرتے۔ پس اگر وہ غائب ہوتا تو اس کے لیے دعا فرماتے۔ اگر وہ حاضر ہوتا تو اس سے ملاقات فرماتے۔ اور اگر وہ مر بیٹھتا ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے۔ ایک دفعہ انصار میں سے ایک آدمی تین دن تک حاضر نہ ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا: صحابہ کرام نے عرض کی: ہم نے اسے اس حال میں چھوڑا ہے کہ چڑے کی شکل ہو گیا ہے۔ وہ بڑے بھی منہ کے ماتے سے کھاتا ہے وہ بے راتے سے خارج ہو جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی عیادت کے لیے چلو۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس کی عیادت کے لیے چلے۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں جو شے بھی منہ میں داخل کرتا ہوں اور اسے نکل جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ایسا کیوں ہوا؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے پاس سے گزرا اور آپ مغرب کی غار پر دعا رہے تھے۔ تو میں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے یہ سورت آخر تک پڑھی: **الْقَارِعَةُ غُلَّتْ عَالِيَهَا الْقَارِعَةُ غُلَّتْ وَمَا أَزْمَنُهَا الْقَارِعَةُ غُلَّتْ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُورِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ السَّنْجُونِ عَالِيَهَا غُلَّتْ وَمَا أَزْمَنُهَا الْقَارِعَةُ غُلَّتْ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُورِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ السَّنْجُونِ عَالِيَهَا غُلَّتْ وَمَا أَزْمَنُهَا الْقَارِعَةُ غُلَّتْ** فرمیں نے دعا مانگی: اے اللہ! جس کو اے مجھے آخرت میں عذاب دینے والا ہے اس کی سزا مجھے دنیا میں پہلے دے دے۔

ہو اس وقت تک میری یہ حالت ہے جو آپ رکھ رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے بہت برا کیا۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ سے یہ نہیں سوال کیا کہ وہ تجھے عیا اور آخرت انہوں میں نیکی اور بھلائی عطا فرمائے اور تجھے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قسم فرمایا: تو اس نے اس طرح دعا مانگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے لیے دعا فرمائی۔ تو وہ اللہ عزوجل سے کہہ گیا کہ وہ جہنم میں اسے آواز دے گا تو اس سے آواز نہ ہو گیا۔ (۱)

اسماء بنت ابی بکرؓ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کروں جو بہت ہی مہربان اور بخشنے والا ہے۔

أَلَمْ تَكُنْ أَتَىٰ ذُرِّيَّتَهُ الْمَعَايِرَ ۖ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۚ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۚ ثُمَّ

تَشْرَوْنَهَا عِندَ الْبَاقِينَ ۖ ثُمَّ تَشْتَرُونَهَا بِوَيْدٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

”مافل! رکھا تمہیں زیادہ سے زیادہ ہاں مچ کرنے کی ہوس نے۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔ اس ان اتم
جدو جاں لوگے۔ پھر ہاں ماس! تمہیں (اپنی کوشش کا نتیجہ) جلد معلوم ہو جائے گا۔ ہاں! اگر تم (اس انجام
کو) یقینی طور سے جاننے (تو یہ) ہرگز نہ کرتے! تم دیکھو۔ جو نے روزن کو۔ پھر آخرت میں تم روزن کو یقین
کی آگہ سے دیکھ لو گے۔ پھر ضرور پوچھ جائے گا تم سے اس دن جملہ امتوں کے بارے میں اے۔“

امام ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورہ اَلْاٰنْکُمُ الشَّيْطَانُ کہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام جاتم، مرتضیٰ رحمہما اللہ۔ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ طاقت رکھتا ہے کہ تو آپ ﷺ کے لئے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی تمہارا اللہ جل جلالہ پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا؟ ۱۱۱

اُمّ الدین اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ رہنے والی عورتوں میں سے ہیں۔ ان کے بارے میں روایات میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ان کے ساتھ رہنے سے انکار کیا تھا۔

[illegible][illegible]

امام طبرانی رحمہ اللہ نے اس طرف سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا جب سورہ تکوین نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آیت کے تحت میرا اہل بیت ہے۔ کیا اس کے واسطے کوئی حیران ہے جو تو نے کھایا، دیا کر دیا یا پیتا اور پیسیدہ کرو یا مصدق کیا اور باقی رکھا یا عطا کیا اور پورا کر دیا۔

امام عبد بن حمید، مسلم اور ابن مردیہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منہ کہتا ہے میرا مال، میرا مال۔ اس کا مال صرف تین قسم کا ہے، جو اس نے کھایا اور دیا کر دیا یا پیتا اور پیسیدہ کرو یا مصدق کیا اور باقی رکھا اور جو اس کے سوا ہے تو وہ خود جانے والا ہے اور اسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔ (۱)

امام تیسرے ترمذی نے نوادر الاصول میں اور شیخی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم پر ایک سورت پڑھنے والا ہوں (یعنی سورۃ آلہم لکم اللہ عاکل) پس جو کوئی رو پڑھتے ہو وہ رشتہ میں داخل ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ سورت پڑھی تو ہم میں سے بعض رائے اور بعض نہ روئے۔ تو وہ لوگ جو نہ روئے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! شیخ و حکیم ہم نے روئے کی خوب کوشش کی ہے لیکن ہم اس پر قادر نہ ہو سکے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم پر دوبارہ پڑھوں گا۔ جو کوئی رو پڑھ اس کے لیے جنت ہے۔ اور جو روئے پر قادر نہ ہو سکے اسے چاہیے کہ روئے کی طرح نہ بنائے (۲)۔ یہی سنتی ہے کہا ہے: یہ روایت ضعیف ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن شجر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ ﷺ نے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے اس میں آخر تک سورۃ آلہم لکم اللہ عاکل پڑھی۔

امام بخاری اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم قرآن کریم میں ہم قرآن کریم سے یہ جانتے تھے کہ اگر ان آدم کے لیے مال کی دودادیں بھی ہوں تو وہ ہماری (وابی کی تمنا اور آرزو کرے گا اور ملی کے سوا ان آدم کے پیٹ کو کوئی نہیں بھر سکے گی پھر جس نے توبہ کر لی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا یہاں تک کہ سورۃ آلہم لکم اللہ عاکل آخر تک نازل ہوئی۔ (۳)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی سورت کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں: غلاں سے زیادہ ہیں اور غولان بنی غلاں سے زیادہ ہیں۔ پس اسی شے نے انہیں غائل کر دیا یہاں تک کہ وہ گمراہ ہو کر مرے۔ (۴)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سورۃ آلہم لکم اللہ عاکل یہود کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام ترمذی، حیش بن الصرم نے الاستقامت میں، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردیہ رحمہم اللہ نے حضرت علی بن ابی

۱۔ مجمع مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۲ حدیث کی کتب خارجہ کراچی ۲۔ نوادر الاصول جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ درمستور جلد ۶

۳۔ تفسیر قرطبی جلد ۱ صفحہ ۳۰۰ و صفحہ ۳۴۴ درود و احادیث العربیہ ج ۱

۴۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۶۸ (۳۶۸/۴۵۶) درمستور جلد ۶

طاب روضہ اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سورۃ التہائم الشیشیہ مذہب فقہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (۱)

امام ابن مطہر راوی ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ قاضی سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اے اللہ شیشیہ صغیہ کا ترجمہ اے اللہ بڑی کی۔ پھر فرمایا: میں تمہارا کہہ سانسے زیادت کے کچھ نہیں خیال کرتا اور وہ کہنے لگے مجھے مگر کی طرف دے گئے سے کوئی حیرت نہیں۔

۱۔ ام المومنین حضرت اہل بیت علیہم السلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکُلِّ شَیْءٍ کَانَ مِنْ عِندِکَ۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں فقر و افلاس کا کوئی اندشا اور خطرہ نہیں ہے۔ (بہت کثرت کی ہوں گا تمہارے بارے میں خوف ہے۔ اور مجھے تم پر خطا کا کوئی خوف نہیں ہے۔ بڑھ کر تم پر عداوت اور دانست (پہچان کرنے) کا خوف ہے۔ حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (2)

[illegible]

خود روایت نازل ہوئی تو حضرت زہری بن عوام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے ہی میں نے وہ نعمت ہے جس کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے؟ اب شک ہے وہ یہ کہ میں نے ہی تو ہیں یعنی پانی اور کھجور۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جان لو! بلاشبہ یہ نعمت آپ کے لیے ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت صفوان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب سورۃ الفہم لکھا گیا تو آخر تک نازل ہوئی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام نے عرض کی کون سی نعمت کے بارے میں ہے باز پرس کی جائے گی؟ یہ شک ہے ہمارے پاس پانی اور کھجور ہیں ہی تو ہیں اور ہماری کھجوریں ہمارے کندھوں پر ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ نعمت آپ کے لیے ہے۔ (2)

امام ابویعلیٰ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے ہی میں نے ہی تو ہیں یعنی پانی اور کھجور۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جان لو! بلاشبہ یہ نعمت آپ کے لیے ہے۔ (3)

امام احمد نے زوائد الخرم میں، عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ترمذی، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے اول جن نعمتوں کے بارے میں بندے سے پوچھا جائے گا۔ وہ یہ کہ اسے کہا جائے گا: کیا جس نے تجھے صحت مند جسم نہیں عطا فرمایا اور ہم نے تجھے صحت سے پانی سے سیراب نہیں کیا؟ (4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ترمذی، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ہیں جن میں اگر لوگ غفلت اور خسار سے میں رو جاتے ہیں اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔ (5)

امام احمد، بیہقی، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ہیں جن میں اگر لوگ غفلت اور خسار سے میں رو جاتے ہیں اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔ (6)

1. مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 266 (1518)، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ہیں جن میں اگر لوگ غفلت اور خسار سے میں رو جاتے ہیں اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔ (6)

2. مسند ابویعلیٰ، جلد 5، صفحہ 507 (6604)، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ہیں جن میں اگر لوگ غفلت اور خسار سے میں رو جاتے ہیں اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔ (6)

3. سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 171، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ہیں جن میں اگر لوگ غفلت اور خسار سے میں رو جاتے ہیں اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔ (6)

4. سنن بیہقی، جلد 3، صفحہ 349، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ہیں جن میں اگر لوگ غفلت اور خسار سے میں رو جاتے ہیں اور وہ صحت اور فراغت ہیں۔ (6)

کے انھوں نے کہتے ہیں کہ اب جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن روہم کے وقت جو تقریباً
۱۰۰ ہزار سال پہلے کے ہے اور حضرت علیؓ کے پاس پہنچے تو فرمایا میں اس وقت تھے اس نے اپنے ہاتھ
پر اپنے انھوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھو میں نے آپ ﷺ کو پہلے آنے پر منع کیا ہے۔
پھر انہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس کو منع کیا ہے۔ اس نے
اس امت کو منع کیا ہے تو انھوں نے عرض کیا مجھے کسی نے منع کیا ہے۔ یہ آپ ﷺ کو پہلے آنے پر منع کیا ہے۔
فرمایا کہ میں نے اس سے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس کو منع کیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو پہلے آنے پر منع کیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کو منع کیا ہے۔

[illegible]

ہمام ابن مراد یہ رسول اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ آپ کے وقت باہر تشریف لائے۔ آپ باہر نہ آتے تھے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی نکلے۔ تو حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا: "اے ابو بکر! کیا میرے لیے اس وقت باہر لانا ہے؟" انہوں نے عرض کی: بھلا مجھے باہر لے آئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے باہر نکلنے کے سبب بھی اسی ہے جو آپ کے لیے ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے بھی دریافت فرمایا: "اے عمر! کون سی شے تجھے باہر نکال لائی ہے؟" تو انہوں نے عرض کی: جسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مجھے بھوک نے باہر نکالا ہے۔ پھر آپ ﷺ کے کاب کرام میں سے دیکھو اور لوگ آئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ ابو ایوشم کے گھر کی طرف چلو۔ جب وہاں پہنچے تو ان کی زندگی نہ کہا: وہ تو ہمارے لیے بیٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ پس تم باغ کی طرف چلو۔ چنانچہ اس نے باغ کا دروازہ کھولا۔ تمام اس میں داخل ہوئے اور بیٹھ گئے۔ پھر ابو ایوشم آئے۔ تو ان کی بیوی نے انہیں کہا: کیا تم جانتے ہو تمہارے پاس کون آیا ہے؟ انہوں نے کہا: جیسے۔ تو اس نے انہیں بتایا: تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ بھی آئے اور آپ کے اصحاب تشریف لائے ہیں۔ لیکن وہ اندر حاضر ہوئے! اپنا منظر ایک درخت کے ساتھ لٹکایا۔ پھر پھر سی ہو کر اٹھ اٹھا اور آپ ﷺ کے لیے کھجوروں کا خوش آئے اور ان کے لیے تم کھجوریں جنہیں۔ اور ان کے سامنے لاکر انہیں دیں۔ تمام نے دیکھ کر انہیں کھائیں۔ پھر وہ ان کے لیے ٹھنڈا پانی لائے اور انہوں نے وہ پانی پیا۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: یہ ان بھتیخوں میں سے ہے جس کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔

ہمام بنی رملہ نے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ابو ایوشم بن العتیران رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان کا تعہد کیا، پاس جا کر ٹھہرے اور سلام کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سلام کا جواب دیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اس وقت کون سی شے تمہیں باہر لائی ہے؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے آپ کے رسول سے پہلے سوال کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بھوک باہر نکال لائی ہے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: مجھے بھی اسی نے باہر نکالا ہے۔ میں نے آپ کو کھجور دے دی ہے۔ پس دونوں وہاں بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ اتنے میں حضور نبی کریم ﷺ آپ کے کاشانہ اقدس سے نکلے اور آپ بھی ان دونوں کی طرف آئے۔ پاس آ کر ضمیر سے اور سلام فرمایا۔ انہوں نے سلام کا جواب عرض کیا۔ تو کہہ کر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس وقت تمہیں کس نے باہر لایا ہے؟ انہیں دونوں میں ہر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگا اور ہر ایک کی خواہش تھی کہ دوسری آپ ﷺ کو دہرائے کہ آپ کے بارے میں عرض کرے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے مجھ سے پہلے باہر آئے ہیں اور میں ان کے بعد نکلا ہوں۔ تو میں نے ان سے پوچھا: تمہیں اس وقت کون سی شے باہر نکال لائی ہے؟ تو انہوں نے جواباً کہا: بلکہ تم بتاؤ! اس وقت تمہارے باہر نکلنے کا سبب کیا ہے؟ تو میں نے کہا: مجھ نے تمہارے سوال سے پہلے تم سے پوچھا تھا ہے۔ تو پھر انہوں نے کہا: مجھے تو بھوک باہر نکال لائی ہے۔ تو میں نے بھی انہیں بتایا کہ مجھے بھی اسی نے نکالا ہے جس نے تمہیں

لگا ہے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا مجھے بھی وہی شے باہر لے آئی ہے جو تم دونوں نے لٹکے کا سبب بنی ہے۔
 تو بکر حضور، حیدر السنہ اور اسلام نے انہیں فرمایا کیا تم میں سے کوئی باغیاب تم میں سے کسی نے جہاں سے لٹکے کا سبب بنی ہے وہیں سے عرض کی:
 ہاں ابوہشیر میں البتہ ان کے پاس (نکھڑوں) کے غشت بھی ہیں اور چھوٹے بچے بھی ہیں۔ مگر ہم میں سے پاس گئے تو
 یقیناً ہم میں سے پاس اچھی اور افریحوریوں پر نہیں گئے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ساتھیوں سمیت باغ میں
 تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے سلام فرمایا، بیٹھ گئے آپ کا سلام نہ اور ہوا عرض کی کہ میرے ماں باپ قریب ہوں۔ در
 اس نے بالوں (اون) سے ہاتھ ایک ہاٹ بچایا، وہ اس پر تھ بٹھ فرمایا ہوئے تو ہی اٹھا، میں ابوہشیر بھی لگتی دبیئے۔
 مشکیزہ دان لے کدھرے پھر پھرتی ہوئی انہوں نے گھوروں کے درمیان حضور نبی کریم ﷺ کو گھار دیکھا تو مشغول ہوا ایک سے
 کے ساتھ نکل دیا اور آپ کے پاس حاضر ہو کر آداب پیش کیے اور عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن اہوں۔ تو جو نبی
 انہوں نے اپنے تمام ہماروں کو دیکھا تو دعا بھی گئے اور ام شہم سے پوچھا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے ساتھیوں کو
 کوئی شے کھائی ہے؟ تو اس نے بتایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تشریف فرما ہوئے ہیں۔ پھر پوچھا: حیرت سے پاس لیا ہے؟
 اس نے بتایا: میرے پاس جو کچھ کھانے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: نہیں چیر، آتا تیار کر اور دلی پکا۔ کیونکہ یہ غیر کو نہیں
 جانتے (پسند نہیں کرتے) اور خود چھری اٹھائی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں پھرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: وہ وہاں بکری
 ذبح کرنے سے اجتناب کرنا، تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! شیطان میں غری کے پچھکارا رہ دیکھا ہوں۔ چنانچہ انہوں
 نے اسے ذبح کر دیا اور بارگاہِ زیادہ پر نہیں لگا کر لی گئی کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس (کھانا تیار کر کے) لے گئے۔
 پھر نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے دونوں اصحاب نے کھانا تناول فرمایا اور خوب مہربان ہوئے۔ ان کے لیے ان جیسے
 کھانے کے عوض کوئی حاضرت نہ تھی۔ وہی حضور اسی وقت گھر آقا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس نہیں سے کچھ قیدی لائے
 گئے۔ قرآن آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کے حاضر ہوئیں اور
 اپنے کام کی کثرت اور باتوں کے زخمی ہونے کی شکایت کی: اور آپ ﷺ نے کسی خادم کے بارے میں انکار کیا۔ لیکن آپ
 ﷺ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ میں تو اولادِ ائمہ کو دوس کا کیونکہ میں نے ان کی وہ عزت اور مشقت دیکھی ہوئی ہے جس سے وہ
 اور ان کی عائلی اس دن دو چار ہوئے تھے جس دن اہم ان کے پاس مہمان بنے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابوہشیر کو بل بھیجا
 اور وہ غلام اس کے حوالے کر دیا اور فرمایا: یہ غلام نے لوہہ تمہارے باغ کے کام میں یہ تمہارا معاون ہو گا اور اسے خبردار ننگی کی
 نصیحت دے دینا کرتے رہنا۔ چنانچہ وہ حضرت ابوہشیر رضی اللہ عنہ کے پاس جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اظہار ہوا۔ پھر آپ نے اسے
 کہا: میں اور میری بیوی تو اپنے باغ کے معاملات میں مستقل گئے ہوئے ہیں۔ تو چاہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے سوا تیرا کوئی مالک
 نہیں ہے (یعنی آپ نے اسے آزاد کر دیا)۔ پس وہ غلام شاہ کی طرف چلا گیا اور وہیں رہنے لگا۔

اہم طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور
 اس کا سبب فقط یہ ہو کہ تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی باہر گئے اور ان کے لٹکے کے سبب میں صرف اور صرف بھوک تھا۔ پھر

بارے قیامت کے دن فرمائیے چھٹا ہائے نماز۔

امام ابن مسعودؓ یہ روایت اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے یوسفؑ غنیمۃ العظیمہ تو صلیب پر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی عی و دولت سے بدستور ہے تو چھٹا ہائے نماز پڑھیں انھارے تختوں پر توں یہ اور مردوں زمین ادا ہے اپنے عیوان بھگت سے تم میں سے ہم کوئی اس حال میں کھڑے نہ رہے گا جس کے پاس کھانا نہیں ہو۔ اور اس حال میں تم کہتا ہے کہ میں نے اپنے پاس شام کو کھانا نہیں ہوتا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے بعد قوم ہوگی اگر ان سے بھڑکے ان کے پاس شام کے وقت بھی کھانے کے جوئے ہوتے ہیں ان کے اور شام کے وقت بھی۔ دو دن بھی عیوان میں نہیں گئے اور شام کے وقت بھی عیوان میں واقع نہیں نہیں گئے اور اپنے گھروں کے مرد و پرچہ جو جائیں گے عیوان کے بعد کوڑا کھانا پانہ۔ یہ اور ان میں تھی۔ ص ۵۰۵۔

امام ابن مسعودؓ یہ روایت اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب خداوند تعالیٰ نے فرمایا تو ایک محتاج آدمی اٹھا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے پاس کھانے کوئی نعمت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں یہ (مکان) جو تے اور غنیمۃ پائی۔

امام خطیبؒ اور ابن جریرؒ کہ ہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ وہ کھاتا پینا اور وہی کے کھارے (ان نعمتوں میں سے ہیں)۔ حضرت عیوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اخصاف سے مراد جو توں کا چھڑا ہے۔

امام ابن مسعودؓ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ میں اس سے لے کر اخصاف اور وہی ان سب کے درجہ کی پاست کے وزن ہند سے سب سے زیادہ ہے۔

امام عبد اللہ بن احمد رحمہ اللہ نے زوائد العرب میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے کھانے کے بارے ہند سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ ایک دو خاص مایہ (محبت) جس سے وہ مرید حاصل کرتا ہے۔ وہ کھانا جس سے کھاتا تھا، اپنی کھانہ کو کھاتا ہے اور وہ کھانا جس کے ساتھ وہ اپنی مرضہ کھاتا کھاتا ہے۔

آپ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ مجھے تک یہ خبر پہنچی ہے کہ قوراث میں کھانا ہوا ہے اسے ابن آدم اور وہی کا کھانا ہے۔ کھانے کا ایک کھانا ہے اور ایک کھانا ہے اور اسے کھانے ہے۔

امام احمد نے اثرہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ یہ آقے سے ہجرتین فقرائیں سے کسی نے سوال کیا۔ تو اس نے کہا: کیا حیرتی ہوئی ہے جس کے پاس تو پناہ لیتا ہے اور وہ حیرے پاس پناہ لیتی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔

پھر اس نے پوچھا: کیا حیرتی ہوئی ہے جس میں تو رہتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو پھر اس نے کہا: تو میرا حیرین فقرائیں سے نہیں ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے اثرہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ میں کھاتا ہوں اس سے کھانا ہوتا ہے اور وہی کے کھانا ہوتا ہے اور وہی کے کھانا ہوتا ہے۔

[illegible]

اس وقت کے محکمہ صحت کے افسر ایچ ایچ ایف کے لیے ایس ایف وی کے اعلیٰ ترین معیار کے حاملین تھے۔

۱۔ حضرت ابراہیمؑ کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ وہ انھیں تعلیم دے رہے ہیں۔

[illegible][illegible]

اور ان کے لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَالْمُصَوِّلُ إِلَىٰ إِبْنِ الْإِنْسَانِ لَقَدْ خُفِيَ بِهِ الْإِنْسَانُ عَنْ رَبِّهِ وَأَنَا الْبَاقِي (سورہ النبی ص ۱۰۷) اور اَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ شَهِدُوا لَهُ بِعَمَلِهِمُ الصُّلْحَ لِيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورہ النبی ص ۱۰۸) اور حضرت علی اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہما نے ان کو سکھایا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان و مہربان ہے۔

وَيَلْ لِكُلِّ هُنَزَةٍ لُّمُوزَةٍ ۚ الَّتِي فِي جَمْعٍ مِّثْلٍ مَا لَا وَعَدُّ دَلَالِي يَحْسَبُ أَنَّ
مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۚ كَلَّا لَيُنْبِتَنَّ فِي الصَّحَابَةِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا
الصَّحَابَةُ ۚ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۚ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَعْيُنِ ۚ إِنَّهَا
عَلَيْهِمْ مُؤَصَّدَةٌ ۚ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۚ

”بلکہ یہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو (دین) اٹھنے اٹھنا ہے (پتہ پیچھے)“ (میں نے جوابی کہتا ہے۔ جس نے اٹھنا شروع کیا اور اسے گن کر رکھا ہے۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے مال نے اسے لاکھائی بنا دیا ہے۔ ہرگز نہیں، واقعی یہاں علم میں چھپک دیا جائے گا اور تم کیا چور کو حکم کیا ہے؟ وہ انہی کی آگ سے خوب بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں تک چاہتی تھی۔ بے شک وہ (آگ) ان پر بند کر دی دے گی۔ (اس کے شیعوں کے لیے) ستونوں کی صورت میں، ہوس گئے۔“

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ قیامت میں آیت "قُلْ لِّلّٰہِ قَضَیْرُ الدِّیْنِ وَہِیْ اُمُّ الْکَلْبِ" (کیا یہ قیامت قیامت لکھی ہے؟ اور نہ ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں نزول ہوئی؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم سب کے بارے میں نزول نہیں اور نہ ہی قرآن کریم کی دس سویتوں کے بارے میں نزول ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے ابن ابی شیبہ کی سند سے حضرت عثمان بن عمرؓ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم ہمیشہ سنتے رہے ہیں کہ
وَيْلٌ لِّكُلِّ مُتَوَلٍّ عَنِ الْمَدِينَةِ يَوْمَ تَكُونُ الْمَدِينَةُ بَارِزَةً بِحُجْرَتِهَا يَوْمَ تَكُونُ الْمَدِينَةُ بَارِزَةً بِحُجْرَتِهَا يَوْمَ تَكُونُ الْمَدِينَةُ بَارِزَةً بِحُجْرَتِهَا
یوم ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت اخص بن شریق کے بارے میں نقل ہوئی ہے۔

امیر ابن عربیہ اور چشتی مجدد المذنب نے شیعہ امام ابن علیؑ میں عظمت راشد بن سعد مقدس و رحمة اللہ علیہ اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے حدیث طمانی کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں بچوں کو گلوں سے پاس سے گزرا کہ انہا کے جسموں پر محال آگ آگ کی فلیجیوں کے ساتھ کاجا رہا ہے۔ تو میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو (ہر ایک اہل امن نے) بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو زبیر زینت کرتے رہتے تھے اور میں نے اس میں سخت قسم کی آزمائشیں کیں۔ تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا: یہ تمہاری وہ قوم ہیں جو بنو ہاشم کا سنگھار کرتی ہیں اور وہ چھوٹی راست ہیں جو ان کے لیے حلال نہیں۔ پھر میں کچھ عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو ان کے پستانوں سے

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن احمد رحمہ اللہ سے یہ نصیب آیا کہ مَالِکَ أَخْبَدَہُ کے تحت یہ قول ذکر کیا ہے کہ وہ یہ فرمایا کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی عمر میں ضائع کر دے گا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ کُلُّ الْعَالَمِینَ مَعِی ہے ہرگز نہیں وہ یقیناً پھیلے گا یا بے گا۔ وہ مومن ابن ابی حاتم سے حضرت حسین بن واقد سے نقل کیا ہے کہ اَلْعَالَمِینَ مَعِی کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ امام محمد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے اَلْیَمِّ تَغْلِیہ عَلٰی الْاَلَمِیْنَ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ اس کی برائے کو کھا جائے گی یہاں تک کہ اس کے دل کے پاس پہنچ کر رک جائے گی اور جس اس کے دل کے پاس پہنچے گی تو اس کی خلقت کو پھر بحال کر دیا جائے گا۔

امام ابن حماد رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ آگ اسے کھاتی رہے گی یہاں تک کہ اس کے دل کے پاس پہنچ جائے گی اور وہ زندہ ہوگا۔ (1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اَلْیَمِّ تَغْلِیہ عَلٰی الْاَلَمِیْنَ مَعِی کا معنی ہے: نہ شک (آگ) اس پر بند کر دی جائے گی۔ فی عَصٰی مُعَدَّ ذَوَّک کے مستونوں میں۔ (2)

امام محمد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فی عَصٰی پڑھا۔ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ”بعد مصلحہ“ پڑھا اور فرمایا یہ سارا گم کے ہیں۔ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عَصٰی سے مراد وہ دروازے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فی عَصٰی مُعَدَّ ذَوَّک کے تحت یہ قول بیان کیا ہے انہیں مستونوں میں داخل کر کے ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال دی جائیں گی اور ان کے دروازے بند کر دیے جائیں گے۔ (3)

امام ابی حاتم نے فی عَصٰی کے بارے میں حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ جہنم میں لوہے کے ستون ہیں۔ امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم گفتگو کرتے ہیں کہ یہ ستون ہیں جن کے ذریعہ جہنم میں اہل جہنم کو عذاب دیا جائے گا۔ (4)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ فی عَصٰی مُعَدَّ ذَوَّک سے مراد طویل اور لمبی تہذیبیں ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جنہوں نے فی عَصٰی پڑھا ہے تو ان کے نزدیک یہ آگ ستون ہیں، ان جنہوں نے فی عَصٰی پڑھا ہے تو ان کے قریب اس سے مراد لمبی رکی ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حمید بن حذیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جہنم کی گھاٹیوں میں

1۔ تاریخ بغداد جلد 56، صفحہ 50، دار الفکر بیروت۔

4۔ ایضاً

2۔ قصیر بطری، الزہد جلد 30، صفحہ 358، دار و احیاء التراث العربی بیروت۔ 3۔ جہاد جلد 30، صفحہ 369

ایا۔ تو آپ نے سب کو اپنے ایک کچھ تھوڑے ایک عبادت اور کام سے تیار بنادیا۔ جواب دیں۔ تم جو جانو گئے میں جو حاجت اور راز اور کچھ جو کچھ آپ نے چاہیں گئے آپ نے فرمایا ہے ملک ہم شہر تمام میں اور ہر زمین عرب و عجم کے درمیان راستے میں مسافرت پر ہیں۔ یہ سب وہ وقت ہیں جو قیام پر پائے ہوئے ہیں وہ مائتھ اور قیام کے روز ہیں ان وہی میں جاتے ہیں۔ انہیں چاہے اسے کہے کہ اس میں نہ ضرر ہے۔ وہ روزانی تہذیب سے کام نہیں آتے ہیں اور انہوں نے جلدی حفاظت کی ہے۔ میں۔ مروجہ۔ نظریات نے ان پر غلبہ پا کر انہیں بھڑایا ہے اور تیزی میں جگہ اپنے پڑوسیوں پر غم نہیں کرتے۔ وہ ان کی عمرو کی طرف متوجہ ہوا۔ پھر اس نے قہر سے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ اگر یہ بھڑکتے ہوئے مانگ لیتے تھے انہوں نے اکتانیا ہوا تو میں وہ نہیں دے دیتا۔ وہ بے ادب! تو وہ کچھ ہم نے آپ کو بتا دیا ہے اور ان کی تعداد کے برابر خرید بھی۔ لیکن آپ کو ان میں سے کوئی شے دوں کہ وہی بے کراں ہے کچھ سے اپنی اس عمارت (سجدہ اللہ) اور اپنے شہر کے بارے میں گفتگو کریں۔ تو حضرت عبدالعظیم نے اسے فرمایا با شریعہ عبادت گزار ہے اور یہ ہمارا مشیر ہے۔ لیکن ان دونوں کا ایک مالک اور سب ہے۔ اگر وہ چاہے گا کہ ان دونوں کی حفاظت فرمائے تو وہ ضرور حفاظت فرمائے گا۔ البتہ میں تو اپنے مال کے بارے میں کچھ سے گفتگو کر رہا ہوں۔ چنانچہ اس وقت اس نے اپنے لشکر کو پالیا تو کچھ کرنے کا فیصلہ کیا کہ کب کو ضرور ضرور مضبوط کیا جائے گا اور کوئی نہ کرے گا۔ اور حضرت عبدالعظیم واپس لوٹے اور آپ یا شاعر کہہ رہے تھے:

لَا خَافُ أَنْ الْعَرَبُ يَنْصَحَ رَحْلَةَ فَانْصَحَ رَحْلَةَ الْوَالِدِ
لَا يَغْلِبُ صَلَاحُهُمْ وَمِنْهُمْ أَلْهَمَ غِلَا الْفَخَالِكِ
”اے اللہ! انھیں اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو بھی اپنے گھر کی حفاظت فرما۔ عداوت میں ان کی مصلحت اور ان کی قوت تیری قوت پر غالب نہ آجائے۔“

فَإِذَا قَعَلْتَ فَرْتَمَا تَغْنِي فَاُتْرُكْ مَا بَدَا لَكَ
فَإِذَا قَعَلْتَ لَازِمَةً اُتْرُكْ بَعْدَ فَعْلِكَ
”پس جب تو کرے گا تو تو بچا لے گا۔ اور یہ ایسا امر ہے جو تیرے لیے ظاہر ہو چکا ہے۔ اور جب تو ایسا کرے گا تو یہ ایسا امر ہے جس کے ساتھ تیرے کام مکمل ہو جائیں گے۔“

وَعَلَا اَعْدَا بِخَصْمِهِمْ وَالْقَبْلُ مَحْنَى نَسُوا اَعْدَا لَكَ
فَإِذَا تَرَكْتَهُمْ وَتَخَفْتَ فَوَاضِعَ اَعْدَا لَكَ
”اوجھ سیرے اپنے لشکروں اور انہوں کے ساتھ چلے جا کر تیرے خیال کو قیدی بنا لیں۔ پس جب تو نے انہیں اور کعبہ کو چھوڑ دیا تو وہاں اُسو سناک جنگ ہو گی۔“

دب شہر اور اصحاب قتل متوجہ ہوئے اور ایک فیصلے پر وہ سب متفق ہو گئے تو جب بھی وہ مکہ کا قصد کرتے تو ان کا (چرا) باقی) بیٹھ جاتا۔ اور جب اس کا رخ پھیر دیتے تو وہ تیزی سے چلنے لگتا۔ پس اسی طرح ہر جا پر یہاں تک کہ ان پر رات چھا گئی۔ پھر سندھ کی جانب سے دن پر پہلے ظاہر ہوئے مہان کی سوٹھیں تھیں اور وہ زور زور (ایک چڑیا ہے) کی طرح چنگاڑ کے غبار میں سر فوہا اور گھٹ میں تھے۔ جب انہوں نے ان پر نہوں کود لکھا تو وہ غلغلو ہو گئے اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا وہ گر پڑا۔ پس انہوں نے ان پر لا جھکنے والے پتھر بندوں کی گولی کی طرح پھینکے۔ وہ پھر آدھی کے سر پر گھٹا اور اس کے پیٹ سے

امام سعید بن مسعود رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ وہ سفید رنگ کے پرندے تھے۔ اور ایک روایت میں الخفا کہ جس کو وہ بزرگ کے تھے۔ وہ مسند کی جانب سے آئے۔ اور ان کے منہ دونوں کے منہوں کی طرح تھے۔ اس سے قبل اور ان کی اس کے بعد ایسے پرندے دیکھے گئے۔ انہوں نے ان سے سوس پر چٹک کی ٹنگی نکالتے تھے۔ یہ وہ ان وقت کی مروجہ چٹک تھی۔

۱۰۱۔ ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ رَجَلًا مِنْ أَصْحَابِ الْفِيلِ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اصحاب فعل کہ کمرہ پر چڑھائی کے ارادہ سے آئے تو ان کا سر دار ابو یسوم جشی تھا۔ یہاں تک کہ وہ ادنیٰ نفس تک آ گئے۔ تو وہاں ان پر پرندے آ گئے۔ ہر پرندے کی چٹکی میں ایک قطرہ اور پاؤں میں دو قطرہ تھے۔ انہوں نے وہ پھران پر برسائے۔ اس کے بارے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَأَنزَلْنَا مَلِكًا عَلَيْهِمْ مَلَكًا أَبَا بَكْرٍ** فرمایا: وہ غول در غول ایک دوسرے کے پیچھے تھے۔ **ثُمَّ هَاجَمُوا فَمِنْهُمْ جَعَلَتْ فَمِنْهُمْ جَعَلَتْ** فرماتے ہیں: اور پھر غول کے بنے ہوئے تھے۔ فرمایا: چھوٹے ستاروں کے ٹکڑے تھے۔ پرندے کے منہ کی شکل۔ اس پرندوں نے وہ پھران پر برسائے۔ **فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ** اور انہیں اس طرح بنا دیا جیسا کھائی ہوئی بھٹی کے بوسیدہ اور گلے سڑے پتے ہوتے ہیں۔ فرمایا: پھروں نے انہیں اس طرح چھا دیا، چھا کر دیا جیسا کہ اس بھٹی کے پتے اور گلے سڑے ہوتے ہیں جیسا کہ ہوئی ہو اور بوسیدہ ہو۔ فرمایا: اصحاب فعل مسند نبی رحمت ﷺ کی ولادت باسعادت سے چھیس برس قبل کہ کمرہ کی طرف آئے تھے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابوالکود سے بیان کیا ہے کہ وہ پھر چنے سے ذرا کم اور مسود کے دانے سے قویٰ ہیں۔

۱۰۲۔ عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عمران رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ بہت سے پرندے بہت سے پھروں کے ساتھ آئے۔ ان میں سے بڑے پھر چنے کے دانے کے برابر تھے اور چھوٹے مسود کی شکل تھے۔ (۱)

۱۰۳۔ ابو نعیم رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت کمرہ رحمہ اللہ کی مسند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **ثُمَّ هَاجَمُوا فَمِنْهُمْ جَعَلَتْ** ہی جتنی کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ پھر بندوں کی گولی کی شکل تھے۔ وہ برسائے گلے اور آسمان ان پر سرخ صبر کی ہوئی تھی۔ ہر پرندے کے پاس تین پھر تھے۔ اور پھروں کے پاؤں میں اور ایک پھر اس کی چوڑی میں تھا۔ ان پرندوں نے آسمان سے آ کر ان پر طلعہ دیا پھران پر پھر برسائے اور ان کا گلہ بھاگ نہ سکا۔

۱۰۴۔ ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے ان نکلروں کو دیکھا ہے جو اصحاب فعل پر برسائے گئے۔ وہ نکلر چنے کے دانے کی شکل تھے اور مسود سے قویٰ ہیں۔ وہ سرخ صبر زدہ گئے گویا کہ وہ چھوٹے ستاروں کے ٹکڑے ہیں۔ (۲)

۱۰۵۔ ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت حکیم بن حزام رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ پھر مقدار میں پنے اور مسود کی طرح تھے۔ وہ برسائے گئے۔ ان پر سرخ صبر کی ہوئی تھی جیسا کہ نکلرے ہوتے ہیں۔ اگر قوم ان کے ساتھ عذاب نہ دیا گیا ہوتا تو

نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ نے صحت نہ رکھ کر، یہ قریش کو غنیمت عطا فرمائی۔ وہ یہ ہیں: میں ان میں سے ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کے بارے میں ایک کھل جوتہ نازل فرمائی ہے جس میں ان کے سوا کسی اور کا ذکر نہیں فرمایا، انہوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وہ نہایت ہی وقت اس نے سوا کسی نے جانت نہیں کی اللہ تعالیٰ نے انہیں سے ان کے شکر کے خلاف کیا کہ ہمارے نبی اور خدا کا یہ راستہ اور اپنی اہلی عیال میں ہے۔

امام احمد بن حنبل، ابی حنیفہ اور ابن مسعود رحمہم اللہ نے حضرت ابی بنہام رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف کے پاس لوگوں کو نماز پڑھائی اور سورۃ لیلۃ قریش پڑھی اور انہوں نے کہا: یہ انہوں نے قُلِیْبِیْذُ ذَا نَرْبٍ هَٰذَا اَلْبَیْتُ کی عبادت کی۔ تو آپ حالت نماز میں ہی اپنی اہلی کے ساتھ کعبہ کی طرف اشارہ کرنے لگے۔

امام لڑائی، ابن جریر طبرانی، ابو نعیم اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت اسامہ بنت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: (ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں بیک ہوا ہے قریش لیلۃ قریش، اَلْبَیْتُ هَٰذَا اَلْبَیْتُ ذَا نَرْبٍ) (1)

ابن مسعود اور ابن ابی حاتم نے حضرت اسامہ سے یہ روایت لی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: (لَیْلَۃُ قُرَیْشٍ هَٰذَا اَلْبَیْتُ ذَا نَرْبٍ) (2) یا جابر ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب (کعبہ) کے رب کی عبادت کی۔ جس نے انہیں رزق معاف کر دیا، اگر فاقہ سے نجات بخشنے والا نہیں (فقہاء) خوف سے امن عطا فرمایا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ اس طرح فرماتے تھے: (لَیْلَۃُ قُرَیْشٍ هَٰذَا اَلْبَیْتُ ذَا نَرْبٍ) (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ (لَیْلَۃُ قُرَیْشٍ ذَا نَرْبٍ) فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ قریش کی لغت پیدا کرنے کے لیے ہے۔ وہ موسم بہار اور موسم گرما میں روزہ اور شام کی طرف منسوب کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں عظیم اور شاندار فرمایا کہ وہ اس خانہ (کعبہ) کے رب کی عبادت کی اللہ تعالیٰ کی رحمت پیدا کریں۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ و ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے: (لَیْلَۃُ قُرَیْشٍ ذَا نَرْبٍ) قریش میرا انعام ہے۔ اَلْبَیْتُ هَٰذَا اَلْبَیْتُ ذَا نَرْبٍ فرمایا: وہ مرد و عورت کے موسم میں مکہ مکرمہ میں رہا کرتے تھے اور گرمیوں کے موسم میں طائف میں سکونت اختیار کرتے تھے۔ قُلِیْبِیْذُ ذَا نَرْبٍ هَٰذَا اَلْبَیْتُ فرمایا: انہیں چاہیے کہ وہ اس خانہ (کعبہ) کے رب کی عبادت کیا کریں۔ اَلْبَیْتُ هَٰذَا اَلْبَیْتُ ذَا نَرْبٍ فرمایا: خوف سے مرد و عورت ہے۔ یعنی جس نے انہیں رزق دے کر فاقہ سے نجات بخشنے والا نہیں (فقہاء) سے امن عطا فرمایا۔ (4)

1۔ مجمع الزوائد ج 7 صفحہ 299 (11520) دار الفکر بیروت

2۔ بیہقا، ج 30، صفحہ 74-75

3۔ تفسیر طبری، ج 2، صفحہ 30، ج 3، صفحہ 379، دار الفکر بیروت

﴿سَبَّحَهُ الْمَلَائِكَةُ مِائَةً أَلْفًا مَرَّةً يَوْمَئِذٍ﴾ ﴿رُحِمَا﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ نے اس نام سے شروع کیا اور ہر بہت ہی سیریاں بیشمار حمد فرماتے رہا ہے۔

أَمْ أَعِيتُ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ بِاللَّيْنِ ۖ قَدْ لَكَ الَّذِينَ يَدْعُوا لِيَتَّبِعُوا وَلَا
يَخُصُّ عَلَى طَعَامِهِ الْمُسْكِينُ ۖ لَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۖ الَّذِينَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۖ الَّذِينَ هُمْ يُرْآوْنَ فِي وُجُوهِهِمْ لَعْنَةُ الْمَلَأُونِ ۖ

”کیا آپ نے دیکھا ہے اس کو جو چھپاتا ہے (روز) جزا کو۔ پس یہی وہ (بد بخت) ہے جو دھکے دے کر نکال دیتا ہے
یتیم کو۔ اور وہ ہی برا بھلا کرتا ہے (دوسروں کو) کہ فریب کو کھانا کھلائیں۔ پس نرا ہی ہے: ایسے نازیروں کے
لبے۔ جو اپنی ناز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں۔ وہ جود یا کار دہی کرتے ہیں۔ اور (ان کے بھی) نہیں دیتے روز
مرہ و اشتہال کی چیز۔“

ان میں روئے نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سورۃ اعراسۃ النبی پڑھ کر کرم میں نازل کی گئی۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی ای طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اعراسۃ النبی پڑھ کر کرم میں نازل کی گئی۔
جھلانے والے سے مراد کافر ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن جریج رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ آیت میں ہاں

سے مراد حساب ہے۔ (۱)

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کیا
آپ نے دیکھا ہے اس کو جو اللہ تعالیٰ کے عزم کو جھٹلاتا ہے۔ اور قَدْ لَكَ الَّذِينَ يَدْعُوا لِيَتَّبِعُوا کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا:
پس یہی وہ (بد بخت) ہے جو یتیم کو اس کے حق سے دھکیل دیتا ہے۔ (۲)

امام طبری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت تابع بن اذرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا
کہ مجھے ارشاد باری تعالیٰ قَدْ لَكَ الَّذِينَ يَدْعُوا لِيَتَّبِعُوا کے بارے بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: اس کا سنی ہے وہ یتیم کو اس کے
حق سے دور رکھتا ہے، چھپے ہوا دیتا ہے۔ تو حضرت تابع نے کہا: کیا عرب اس معنی کو پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو
نے حضرت ابوطالب کو نہیں دیکھا؟ وہ کہتے ہیں:

يَقْبِضُ خُفًا لِلْيَتِيمِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْعُ لِذِي نَسَابِهِنَّ الْأَضَافِرِ

امام عروجی نے منبر سے اٹھتے ہوئے کہا کہ یہاں کی ہے کہ ہندوؤں کی جگہ ملتی ہے اور اسے بھیجے نہ دیتا ہے۔

عبداللہ بن ابی بنی اسلم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ منہام نقل کیا ہے کہ وہ منہام کے ساتھ علم کرتا ہے۔ (1)
امام ابن جریر، ابن خضر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ اور ترمذی رحمہم اللہ نے حسب التامین میں فرمایا ہے کہ قولہ
لِلْمُحْسِنِينَ وَالْمُحْسِنَاتِ مِنْكُمْ صَلَاتُہُمْ عَنِ صَلَاتِہُمْ عَنِ صَلَاتِہُمْ عَنِ صَلَاتِہُمْ عَنِ صَلَاتِہُمْ عَنِ صَلَاتِہُمْ عَنِ صَلَاتِہُمْ عَنِ صَلَاتِہُمْ
ابنوں کے اٹھانے کے لیے اپنی نمازیں پڑھتے ہیں جب حاضر ہوں اور جب غائب ہوں تو انہیں ترک کر دیتے ہیں اور
لوگوں سے غافل رکھتے ہوئے انہیں اوجھڑائی سے ٹھیک دیتے۔ اور یہی المعراج ہے۔ (2)

ابن جریر اور ابن مردودہ رحمہما نے ابی بنی اسلم کے منہام سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول
بیان کیا ہے کہ وہ منافقین میں جو سرے سے نماز چھوڑ دیتے ہیں اور عالیشان نمازیں پڑھتے ہیں (یعنی ریاکاری کرتے ہیں) (3)
قرطبی، ابن جریر اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مذکورہ آیت میں مردوس فقہین ہیں۔ (4)
امام خوافی، سعید بن منصور، ابو یعلیٰ، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردودہ اور ترمذی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت مصعب بن
سعد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا: کیا آپ نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اَلَّذِیْنَ لَمْ یُحِقِّ
صَلَاتِہُمْ صَلَاتُہُمْ ہم میں سے کون غافل نہیں ہوتا، اور ہم میں سے کون ہے جس کے دین میں طرح طرح کی خالی چیزیں آتے
ہیں؟ تو انہوں نے کہا: بے شک یہ وہ نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وقت ضائع کرنا ہے۔ (5)

ابن ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم و خوافی نے الاوسط میں، ابن مردودہ اور ترمذی رحمہم اللہ نے سنن میں
حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ ارشاد باری تعالیٰ
کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیتے ہیں۔ حاکم اور ترمذی نے کہا
ہے کہ خوفِ ردائیت نہ آیا، صحیح ہے، یعنی اس سے ہے۔ (6)

امام ابن جریر اور ابن مردودہ رحمہما نے صحیفہ سند کے ساتھ حضرت ابو بردہ سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ
جب یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ لَمْ یُحِقِّ صَلَاتِہُمْ صَلَاتُہُمْ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر یہ آیت تمہارے لیے اس
سے بہتر ہے کہ تم میں سے ہر آدمی کو ساری دنیا سے دہی جائے۔ یہ وہ آدمی ہے کہ اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو اسے اپنی نماز کی بھڑکی اور
خیر کی فکر اور خواہش نہ ہو۔ اور اگر وہ نماز ترک کرے تو اسے اپنے رب کا خوف نہ ہو۔ (7)

امام ابن جریر و محمد بن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ
لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر دیتے ہیں۔ (8)

1- تفسیر عبد الرزاق، ج 2، ص 379، 380 (3707)۔ 2- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 3- صحیح

4- تفسیر ابن جریر، ج 3، ص 379، 380 (3707)۔ 5- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 6- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 7- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 8- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔

9- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 10- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 11- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 12- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 13- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 14- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 15- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 16- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 17- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 18- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 19- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 20- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 21- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 22- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 23- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 24- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 25- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 26- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 27- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 28- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 29- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 30- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 31- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 32- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 33- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 34- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 35- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 36- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 37- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 38- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 39- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 40- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 41- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 42- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 43- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 44- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 45- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 46- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 47- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 48- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 49- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 50- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 51- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 52- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 53- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 54- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 55- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 56- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 57- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 58- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 59- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 60- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 61- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 62- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 63- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 64- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 65- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 66- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 67- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 68- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 69- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 70- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 71- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 72- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 73- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 74- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 75- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 76- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 77- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 78- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 79- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 80- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 81- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 82- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 83- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 84- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 85- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 86- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 87- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 88- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 89- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 90- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 91- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 92- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 93- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 94- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 95- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 96- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 97- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 98- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 99- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔ 100- صحیح ابی حاتم، ج 5، ص 340 (8553)۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! سیدنا ابو جحون کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ابو جحون پانی اور ان کے مشابہہ اشیا۔

انہی جگہ اور انہی مردوں نے ضعیف سہو کے ساتھ حصہ بہت سیرین سے روایت کیا ہے کہ ہمیں ام وطفہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں غم اور تاد فرمایا: کہ ہم روزِ مہرہ استعمال کی چیزیں دینے سے انکار نہ کریں۔ میں نے عرض کی:

ما جعون کیا ہیں؟ وہ نہیں نے کہا: اس سے مراد وہی چیزیں ہیں جو نوا آجیں میں ایک اور سے تو دینے رہتے ہیں۔ (۱۱)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے یہ بیان کیا ہے کہ الماعون سے مراد کھانسی، ہڈیاں اور ڈوس ہیں۔ (۱۲)

امام آدم و سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے بخلفی اور فضیلاً رحمہما اللہ، تراجم، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ الماعون کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد کھانسی اور وہ ماں ہے جو عاریہ دیا یا کھلا دے۔ (۱۳)

وہ مرفیانی رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی الماعون سے مراد عاریہ ہی ذکر کیا ہے۔

ابن مرفیانی، ابن منذر اور بخلفی رحمہما اللہ نے حضرت عمر بن عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ ان سے الماعون کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اس سے مراد وہ ہے جو کچھ تمہاری کیا ہو اپنے گھر کا سامان جس سے تمہاری ہلاکت ہے؟

فرمایا: نہیں۔ بلکہ جب کوئی شخص چیزیں جمع کر لے تو اس کے لیے ہلاکت ہے۔ جب وہ نماز سے غافل ہو اور یاد دہانی نہ کرے اور روزِ مہرہ استعمال کی چیز (مانگنے پر بھی) نہ دے۔

امام مرفیانی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور بخلفی رحمہما اللہ نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ الماعون سے مراد کوڑا سفر وغیرہ ہے یعنی وہ اپنی نماز کے ساتھ دیا

کھاری کر رہا ہے۔ (۱۴) ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ الماعون کے تحت یہ قول

بیان کیا ہے کہ وہ منافقین ہیں نماز کا عار میں ہے پس وہ اسے چھوڑ دیتے۔ اور کوڑا خیر عمل ہے پس وہ اسے روک لیتے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الماعون سے مراد کوڑا ہے۔ (۱۵)

امام عبد الرزاق، المرفیانی، سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابی طلحہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس (الماعون) سے مراد وہ ہے جس کا حق ادا نہ کیا جائے۔ میں نے ان

۱۔ مجمع الزوائد جلد ۷ صفحہ ۱۵۲۲ (۱۵۲۲) اور الفہرست

۲۔ تفسیر طبری، ترجمہ آیت ذیل جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۷، دار صادر، بیروت

۳۔ مستدرک حاکم، جلد ۲ صفحہ ۳۸۷ (۳۸۷) دار المکتب العلمیہ بیروت

۴۔ سنن ترمذی، جلد ۴ صفحہ ۱۹۴، دار الفکر، بیروت

سے کہا: یہ شک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا ہے: اس سے مراد وہ چیز ہے جس کو لوگوں نے غور نگاہوں میں ایک دوسرے کو دیتے رہتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: جو میں تجھے کہہ رہا ہوں اس سے مراد وہی ہے۔ (۱)

اور میں اپنی حاکمہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس المومن اس کی زکوٰۃ ہے اور اس کے ان دنوں سے تک صحت ان دنوں اور سولی وغیرہ ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ نخت قریش کے مطابق الماکفون سے مراد مال ہے۔ (۲)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ علیہ اور حضرت ابن اخطیب رحمہ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے کہا: الماکفون سے مراد زکوٰۃ ہے۔ (۳)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الماکفون سے مراد المعروف (مکئی) ہے۔ (۴)
امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے الصوفی کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ الماکفون کے مفہوم کے بارے لوگوں کے مابین اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے: وہ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ بعض نے یہ قول کیا ہے کہ وہ طاعت سے انکار کرتے ہیں۔ اور بعض نے یہ خیال کیا ہے کہ وہ عاریہ کوئی شے نہیں دیتے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: الماکفون کے تحت یہ قول فرمایا ہے کہ انہوں نے اس کے بعد اس طرح نہیں آیا۔ (۵)

﴿سُورَةُ التَّوْحِيدِ﴾ ﴿سُورَةُ الْاٰیٰتِ﴾ ﴿سُورَةُ الْاٰنْشٰطِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرنا ہر نبی و رسول کا فرض ہے اور یہی اللہ کا فرمان ہے۔

اِنَّ اَعْظَمَ الشُّكْرِ لَكَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحِتْ عَنْ رَانَ شَأْنِكَ خُذْ الْاَبْعُنُ

”بے شک تم نے آپ (جو ہم پر مطلق کیا) بے حد حساب مطلق کیا۔ جس آپ نماز پڑھا جس میں اپنے رب کے لیے اور قربانی دینا (یعنی نماز)۔ عین آپ کا جو دشمن ہے وہ بے نام (دشمن) ہو گا۔“

ان میں سے یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورہ اِنشائ اَعْظَمَ الشُّكْرِ تَعَرُّس میں مازل ہوئی۔
 امام ابن عربیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور امام المومنین حضرت مالک رحمہ اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن زبیر رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن موملہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو خبر ملے اور لوگ مطلق ہو کر غیر مرتب ہو گئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (نماز پڑھانے کے لیے) آگے دھکے دے کر ان کو کیم میں سے دیر اجائی چھوٹی سورتوں کی قرات کے ساتھ نماز مکمل کر۔ یعنی اِنشائ اَعْظَمَ الشُّكْرِ اور اِنشائ اَعْظَمَ الشُّكْرِ اور اِنشائ اَعْظَمَ الشُّكْرِ۔

امام بیہقی نے سنن میں حضرت ابن زبیر سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قرآن کریم میں عین آیات سے موملہ سورت میں۔
 اور حضرت دہقان نے آخر سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت زید بن ابی ذر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا:
 کہ مجھے ارشاد ہوا کہ تعالیٰ اِنشائ اَعْظَمَ الشُّكْرِ کے بہت کچھ بتائے۔ تو آپ نے فرمایا: یہ جنت کے اندر ایک نمبر ہے۔
 اس کے دونوں کناروں پر موتیوں اور لآقوت کے نمبر ہیں۔ اس میں آپ ستر بار نام کی ازادوں اور تعداد میں۔ حضرت عائشہ نے کہا: کون کون تو نے جس کے سبب اس کا ذکر کیا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفاح و دھل سے اسے اور اب سزاوتے باہر لگے۔ تو مائیں ہواں سبھی آپ کے سامنے آئیں۔ پھر اس طرف لوٹ کر گیا۔ تو قریش نے اسے کہا: اسے اب مروا ابھی تیرا اسطے کس سے پڑا ہے؟ اس نے جواب دیا: وہاں تھا۔ اور اس سے اس کی مروا حضور ہی کہہ لیں۔
 پھر حضرت ابیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت (انکور) زوال فرمائی۔ یعنی آپ کا دشمن مائیں ہواں ہی غیر سے خالی (اور بے نام) ہوا۔
 لیکن اسے۔ اسے عمر اسٹیٹ تھا۔ جہاں میرا ذکر کیا جائے گا میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائے گا۔ اور جس نے میرا ذکر کیا اور آپ کا ذکر کیا تو اس کے لیے جنت میں کوئی حد نہیں۔ حضرت زید بن ابی ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا عرب میں یہ سنی معروف ہے؟
 تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہیں سنا؟ وہ کہتے ہیں:

وَسُبَّانَ اَللّٰهِ بِالْاَنْكُورِ اَلَا تُحَرِّمُ عَلٰی النَّبِيِّ وَالْحَبِيْرَاتِ

”وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْمَخْرُوجَاتِ فِي هَذِهِ السُّبْحَةِ“ (جو نکلنے والے کبریا کی میں سب سے بڑا ہے) نے آپ کو کثر عطا فرمایا۔ اس میں (بے شمار) نعمتیں اور خیرات و برکات ہیں۔“

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ابوداؤد و نسائی، ابن جریر و ابن منذر، ابن مردویہ اور حنفی کے سنن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکھی کی تیندگی۔ اور پھر تیس فرماتے ہوئے اپنے سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے مکمل سورۃ الکثر پڑھی۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کثر کیا ہے؟ مسجوبہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ! اس کا رسول معظم ﷺ ہی بتا جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نمر ہے جو میرے رب نے جنت میں مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس میں خبر کثیر ہے۔ قیامت کے دن میری امت اس پر آئے گی (اور اس سے میرا رب ہوگی) اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ بن میں سے ایک بندہ کو کھینچ کر نکال لیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا: میرے پروردگار! یہ بھی میری امت میں سے ہے۔ تو کہا جائے گا: شہر آپ دوستک جانتے ہیں جو کچھ اس نے آپ کے بعد کیا ہے۔ (1)

امام مسلم اور نسائی و جمہور ائمہ نے ایک دوسری سند سے اس طرح بیان کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے دینار سر اٹھایا اور آخر سورت تک یہ سورۃ الکثر پڑھی۔ علامہ سیفی نے کہا ہے کہ نقل کا تفسیر و التفسیر و التفسیر کے اور بیان یہ مشہود ہے کہ یہ سورت کی ہے اور یہ الفاظ اس کے مخالف نہیں ہیں۔ پس مشابہ ہو گا دلی ہے۔

امام طبرانی، وہ کم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قَدْ آتَتْ بَنِي إِسْرَءِيلَ الْكِتَابَ“ (2)

امام احمد، ابن منذر و داؤد ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت (وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْمَخْرُوجَاتِ فِي هَذِهِ السُّبْحَةِ) اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کثر عطا کی گئی۔ پس یہ جنت میں ایک نمر ہے جو جہان کی ہے اور اس میں کوئی خلاف نہیں۔ اس کے دونوں کناروں پر ستوں کے گنبد ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کی کٹی بندھا۔ تو وہ انہماکی خوشبودار کستوری قحی اور اس کے سنگر جنت سوتی ہیں۔

امام طحاوی، ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا۔ تو اچانک میں ایک ایسی نمر پر پہنچا۔ جس کے دونوں کناروں پر ستوں کے خیمے تھے۔ تو میں نے اپنا ہاتھ وہاں تک بڑھا جس پر پانی چل رہا تھا۔ تو وہ انتہائی خوشبودار کستوری قحی۔ میں نے پوچھا: اے خبرائیکم! علیہ السلام یہ کیا ہے؟ تو میں نے کہا: یہ کثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ (3)

امام احمد، ترمذی، ابن جریر و ابن منذر، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کو کثر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنت میں ایک نمر ہے جو میرے

1۔ صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 172 حدیثی کتاب فائدہ گزینی 2۔ مستدرک، کم جلد 2، صفحہ 281 (3015) حدیث اکابر علیہ بیروت

3۔ مسند امام احمد جلد 3، صفحہ 103 اور ماہنامہ بیروت

امام ابن مردودہ سے جو حدیث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کوثر ایک نیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی رحمت محمد مصطفیٰ پر چڑھ کر جوشت میں عطا فرمائی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کوثر جوشت میں ایک نیر ہے جس کے اوپر آٹھ آٹھ سو گنے درجہ ہیں۔ یہ کوثر قوت اور عروج پر حاوی ہے اس کا پانی ملک و قوم و قوم و قوم پر بہتا ہے۔

امام ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کوثر جنت میں ایک نیر ہے۔ اس کی تیرائی ستر ہزار فرسخ ہے اس کا پانی روز سے زیادہ غلیظ ہے اور شہدائے زیادہ میٹھا ہے اس کے دوڑوں کنارے عریض، یا قوت اور زبردت کے تیر۔ لہذا حق تعالیٰ نے اسے تمام انبیاء علیہم السلام میں سے صرف اور صرف حضور نبی رحمت محمد مصطفیٰ پر چڑھ کر عطا فرمایا ہے۔ اس بخاری، ابن جریر اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابو جہز کے سند سے حضرت سعید بن اسیر رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: کوثر سے مراد وہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر بھیجا ہے کہ عطا فرمائی۔ ابو جہز نے کہا: میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کہ: کوثر کیا ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ کوثر جنت کی ایک نیر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ نیر جو جنت میں ہے، وہ بھی اسی خیر میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر بھیجا ہے (عطاء فرمایا)۔ (2)

امام ابن عباس رضی اللہ عنہما نے الاساطیل میں حضرت محمد قدس سرہ اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کوثر جنت میں ایک درختی نیر ہے۔ اس پر سونے اور چاندی کے برتن ہیں جن کی تعداد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (3)

امام ابن جریر اور امام ابن مردودہ رحمہما نے حضرت اسد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ بن عباد سے یہ فرمایا: یہ نیر اللہ تعالیٰ نے آپ پر بھیجا ہے۔ اسے آپ کو گھر پر نہ لے جائیے آپ شہید ہونے کی راہ کو گھر سے ان کے بارے میں پوچھا؟ تو اس نے عرض کیا: نہیں پوچھتا۔ کیا آپ خود شہید نہیں مانتے تھے، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ خود داخل ہونے کو اس نے آپ کو صوفہ پیش کیا تو آپ نے وہ صوفہ فرمایا۔ پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو مبارک باد! آپ تشریف لے جاتے ہیں آپ کے پاس حاضر ہونے کا ارادہ رکھتی تھی۔ کہ آپ کو مبارک باد! میں کہوں، یہ تکلف اور عمارت کے گتہ تریا ہے کہ آپ کو جنت میں ایک نیر عطا کی گئی ہے جسے کوثر کہا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس کی تیرا قوت، ہر جان درجہ درجہ دو تیراں کی ہے۔ (4)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب اور انہوں نے اپنے اپنے واسطے سے اپنے واسطے سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تجھ کو شہید کیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جنت کی نیراں میں سے ایک نیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس کا عرض (نام ہے) اللہ اور اللہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اس نے عرض کیا:

1- تفسیر طبری، ج 1، ص 30، 31، 32، 33، 34، 35، 36، 37، 38، 39، 40، 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000.

یاد رسول اللہ ﷺ لڑ گیا اس کی مٹی یا کچرا بھی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ منہ ستوری ہے۔ پھر اس نے عرض کی: کیا اس کے
تکڑے بڑے ٹکڑے ٹکڑے بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس کی ٹکڑیاں بہت، جواہر ہیں اور اس کے ٹکڑے مٹی ہیں۔ اس
نے پھر عرض کی: کیا اس نے درخت بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس کے درختوں کناروں پر سونے کے تار و درخت ہیں جن
کی پتھریں لمبی ہیں یہ بھی بڑی ہیں۔ اس نے عرض کی: کیا ان شاخوں سے مائع بھی نکلتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔
وہاں سے لافوت اور سبز زبردستی مٹی اقسام نکلتی ہیں اس میں کپ، دانت اور پیانے بھی ہیں۔ جو کوئی ان سے پینے کا ارادہ
کرے گا وہ اس کی طرف دوڑ کر آئیں گے۔ وہ اس نے وسط میں ٹھہرے ہوئے ہیں گویا کہ وہ پتھریں دیکھتے ستارے ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حاکم رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے دلوں
کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں جن میں حضور نبی رحمت ﷺ کی ازواج و مطہرات ہیں۔

امام بخاری و ابن ماجہ رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے: جو یہ پسند کرتے کہ وہ کوثر
کے چلنے کی آواز سے تواسے چاہیے وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے۔ (1)

ابن جریر اور ابن مساکر نے حضرت جابر رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ کوثر سے مراد دنیا و آخرت کی بھائی ہے۔ (2)
امام بخاری و ابن جریر، ابن ابی حاتم، دارقطنی، عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عمر رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کوثر
سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی رحمت ﷺ کے پیچھے ہم کو نبوت، خیر اور قرآن عطا فرمایا ہے۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: کوثر سے مراد قرآن ہے
امام ابن ابی حاتم، حاکم، ابن مردودہ اور نسائی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان
کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے یہ سورت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ
قرباتی کیا ہے جس کو حکم میرے رب نے مجھے دیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: انجو سے مراد وہ ہے کہ انجس ہے۔ بلکہ اللہ
تعالیٰ آپ کو حکم دے گا کہ آپ کو جب آپ نماز کے لیے تکبیر قریب کہیں تو آپ اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں (یعنی رفع یدین
کریں) اسب آپ تکبیر کریں اور جب رکوع کریں اور جب ایٹار رکوع سے اٹھائیں۔ کیونکہ یہ ہماری نر ہے اور ان ملائکہ کی
نماز ہے جو سات آیتوں میں مقیم ہیں۔ بے شک ہر شے کے لیے کوئی نیت اور خوبصورتی ہوتی ہے اور نماز کی نیت ہر تکبیر
کے وقت رفع یدین کرنا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رفع یدین اسی اطاعت و عاجزی میں سے ہے جس کا ذکر اللہ
تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا: **فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْصَبُوا** (المومنون 44) (مسئلہ: 5)

1. تفسیر طبری ج 2 صفحہ 330، 331 اور ایضاً تراجم اعراب ج 2 صفحہ 393، 394۔ 2. ایضاً ج 2 صفحہ 393۔ 3. ایضاً

4. مسند کبیر ج 2 صفحہ 586، 587 (396)۔ 5. دارالکتب العلمیہ بیروت

6. مسند زہری، السنن ج 2 صفحہ 107، 108۔ 7. تفسیر ابن کثیر ج 2 صفحہ 107، 108۔ 8. تفسیر ابن کثیر ج 2 صفحہ 107، 108۔ 9. تفسیر ابن کثیر ج 2 صفحہ 107، 108۔

اعادیت سے یہ بات بات ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت فرمائی کہ وہ کوثر سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا: **فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْصَبُوا** (المومنون 44) (مسئلہ: 5)

ماہ ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فضیل بن یزیدؒ کا منی ہے اپنے رب کے لیے نماز پڑھنے والا تھا اور یہ آپ تیسرے تھانے پہنچے وقت پر پڑھتا تھا۔ (۱)

ابو نعیم مرویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فضیل بن یزیدؒ کا منی بیان فرمایا ہے کہ وہ نماز کے لیے اپنے مکان میں بیٹھتا تھا اور صرف دو رکعت پڑھتا تھا۔ جب آپ نماز سے اٹھتے تو اپنے ہاتھ سپینے تک ہاتھ نہیں دھوئے۔ (۲)

ابو نعیم ابن ابی شیبہ نے معصف بن عمارؒ سے بیان کیا ہے کہ ابن جریرؒ نے ابن ابی حاتمؒ اور قس بن الکافؒ سے روایت کی ہے کہ ابن عباسؒ نے نماز میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فضیل بن یزیدؒ کا منی بیان کیا ہے کہ آپ نے نماز میں اپنے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کالی کے درمیان رکھا اور پھر دو رکعت پڑھنے پر نکلا۔ (۳)

امام ابو نعیمؒ اور یحییٰ رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ (۴)

امام ابن ابی حاتمؒ ابن شاہینؒ نے سنن میں مرویہ درستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فضیل بن یزیدؒ کا منی بیان کیا ہے کہ آپ نے نماز میں ہاتھ پیر کر رکھا۔ (۵)

ابو نعیم ابن ابی حاتمؒ رحمہ اللہ نے اسی وقت کے تحت حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھ پیر کر رکھتے تھے۔ (۶)

ابو نعیم ابن ابی حاتمؒ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو ایوبؒ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مقہوم بیان کیا ہے کہ آپ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے تھے اور پیر کر رکھتے تھے۔ (۷)

ابو نعیمؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسؒ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے نماز میں ہاتھ پیر کر رکھے۔ (۸)

ابو نعیمؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسؒ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے نماز میں ہاتھ پیر کر رکھے۔ (۹)

ابو نعیمؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسؒ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے نماز میں ہاتھ پیر کر رکھے۔ (۱۰)

ابو نعیمؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسؒ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے نماز میں ہاتھ پیر کر رکھے۔ (۱۱)

ابو نعیمؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسؒ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے نماز میں ہاتھ پیر کر رکھے۔ (۱۲)

جان قیض کر لی۔ تو اس وقت عمر ابن عباسؓ نے کہہ کر محمد (ﷺ) اپنے بیٹے کے وصال کے جب اتر ہو گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ النکثر نازل فرمائی اور فرمایا: اے محمد! بیشک ہم نے آپ کو آپ کے صاحبزادے حضرت قاسم کے وصال کی مصیبت اور ٹٹکی کے مرض سے بہت مہربان بنا دیا: فَصَلِّ بِرَبِّكَ وَقُدِّهِمْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَعْتَقُ۔ راوی نے کہا: یہی سنتی ہے اسی طرح اس حدیث سے ماخوذ روایت یہ ہے: اے مسیح ہے۔ اور شکیہ ہے کہ یہ عاص بن دہل کے خلیفہ نازل ہوئی۔

امام زبیر بن بکوار اور ابن عباسؓ نے کہا: محمد بن عمرؓ نے حضرت طلحہؓ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسمؓ کہہ کر میں فوت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے جنازہ سے آ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے کہا: کرم عاص بن مائل اور اس کے بیٹے عمروؓ کے پاس سے ہوا۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو اس نے کہا: لا شبہ میں اس سے عداوت و بغض رکھتا ہوں۔ تو عاص بن دہل نے کہا: اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اتر ہو گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَعْتَقُ نازل فرمائی۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کہہ کر میں فوت ہوئے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ عاص بن دہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جب کسی آدمی کا مینا فوت ہو جائے تو قریش کہا کرتے تھے: "يَتَوَّ عَلَانٌ" کہ فلاں بے تمام و نشان ہو گیا۔ لیکن جب حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے وصال فرما گئے تو عاص بن دہل نے کہا: آپ تو اتر ہو گئے۔ اور اَلَا يَتَوَّ نزل فرمایا۔ اور اتر ہو کر اچھا رہا جاتا ہے۔

امام ابن منذر، ابن جریر، عبد الرزاق، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَعْتَقُ صحیح ہے: ہے شک آپ کے دشمن۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَعْتَقُ صحیح ہے۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت شہر بن مغیرہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: عقبہ بن ابی معیط کہتا تھا کہ اس نبی (ﷺ) کے لیے کوئی بیٹا باقی نہیں رہے گا اور یہ اتر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَعْتَقُ نازل فرمائی۔ (4)

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۖ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُوا مَا أَعْبُدُ ۚ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وہ کہے، میں نے تم کو رسالت نہیں دی، نہ تم پر ایمان میں تم پر ایمان دے گا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ

مَا أَعْبُدُ ۚ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۖ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُوا مَا

أَعْبُدُ ۚ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ

”آپ پر بارہا پہلے کا فہم رہا ہے کہ آپ پر تم میں کیا کرتا دین جو کسی دین کی تہمتیں کرتے ہو۔ اور نہ ہی تم عبادت کرنے والے ہو (خدا) اور نہ ہی اس کی عبادت کی کہ تم میں بھی عبادت کرنے والا ہو جس کی تہمتیں کیا کرتے ہو۔ اور تم میں کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت کیا کرتا ہو۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔“

ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سن کر کیا بات کہ سورۃ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ سورہ میں امام ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کر کے کہ سورۃ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کا یہ سورہ میں نازل کیا گیا۔

امام ابن عباس رضی اللہ عنہما اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول بیان کیا ہے کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو ہر طرف ہمت دلا کر کہ آپ کو اٹھائیں، میں نے آپ کو مدینہ میں اتھار دیا اور خولاء آدمی اسے جائیں گئے۔ اور خود کو ہمت دے جس کے ساتھ آپ پہنچ کر میں گئے وہ آپ کی شادی کر دیں گے۔ اور انہوں نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب آپ کے لیے ہے۔ آپ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہیں ازاں آجائیں اور آپ ہمارے معبودوں کا برائی کرنا چھوڑ کر دیں۔ اور اگر آپ اس طرح نہ کریں تو ہم آپ پر ایک مشورہ پیش کرتے ہیں۔ یہی ہے کہ میں آپ کا نادمہ اور مخلص ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کیا ہے؟ وہ کہوں نے جواب دیا: آپ ایک برس تک ہمارے معبودوں کی پرستش کریں اور پھر ایک برس آپ ہم کے معبود کی پرستش کریں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے رب کی طرف سے آئے واسطے کہ تم کا اللہ کروں گا۔ چنانچہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی نازل ہوئی: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُوا مَا أَعْبُدُ ۚ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ

۱۶۰) ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُوا مَا أَعْبُدُ ۚ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾

ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قریش نے حضور نبی کریم ﷺ کو ہر طرف ہمت دلا کر کہ آپ کو اٹھائیں، میں نے آپ کو مدینہ میں اتھار دیا اور خولاء آدمی اسے جائیں گئے۔ اور خود کو ہمت دے جس کے ساتھ آپ پہنچ کر میں گئے۔ اور انہوں نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب آپ کے لیے ہے۔ آپ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہیں ازاں آجائیں اور آپ ہمارے معبودوں کا برائی کرنا چھوڑ کر دیں۔ اور اگر آپ اس طرح نہ کریں تو ہم آپ پر ایک مشورہ پیش کرتے ہیں۔ یہی ہے کہ میں آپ کا نادمہ اور مخلص ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ کیا ہے؟ وہ کہوں نے جواب دیا: آپ ایک برس تک ہمارے معبودوں کی پرستش کریں اور پھر ایک برس آپ ہم کے معبود کی پرستش کریں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے رب کی طرف سے آئے واسطے کہ تم کا اللہ کروں گا۔ چنانچہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی نازل ہوئی: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُوا مَا أَعْبُدُ ۚ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ

سے اس بات پر غور کریں کہ مجھ کو یہ بات آپ کی اطلاع کریں تو پھر آپ ایک ہجر کے لیے جہت سے اس کی طرف لوٹ آئیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ سزا دے گا۔ (معاذ اللہ) (۱)

اور ان میں سے جو لوگ اپنی حاکم اور زمین الٰہیہ کی برکت کے واسطے میں حضرت معین بن یسارؓ کی اپنا اختیار صرف وہ
 سے وفاق بیان کیا ہے کہ ان میں سے کچھ نے اس میں داخل اور زمین مطلب اور وہ زمین کے سلسلہ سبھی کی راست متفقہ لکھ کر ہے۔ نے
 اور ان کے بعد (میں نے) ان کے نام سے ان کی زمین میں عبادت کرتے ہیں اور ہم ان کی پرستش کریں گے جس کی
 پرستش آپ کرتے ہیں۔ یہ کہ ہم اور آپ تمام امور میں اہم شریک ہو جائیں۔ لیکن اگر وہ زمین زیادہ صحیح ہے سب پر ہم ہیں اس
 زمین سے جس پر آپ ہیں تو آپ اس سے حصہ لے لیں گے۔ اور اگر وہ زمین جس پر آپ ہیں وہ اس سے زیادہ صحیح ہے جس پر
 ہم ہیں تو ہم اس سے حصہ لے لیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں مکمل صورتوں کا کاروبار فرمایا۔ (2)

امام عبید بن جریہؓ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ قریش نے کہا: آپ ہمارے معبودوں (بتوں) کو چھو نہ، ہم آپ کے بیٹوں کی عبادت کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے قتل کیا ان کی قوموں کو۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت امام ابوہنوفہؒ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سورت کو متفقہاً کلام بھی: یا جاتا ہے۔

[illegible]

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے طے کر لیا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے تو اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ سے ملے۔ (3)

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنا مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (۴)

2. تفسیر: یہی اندازاً ست چار، جلد 30، صفحہ 404

4. أيضاً، جبر 2، ص 58 (1965)

١٠٠
١٠١
١٠٢
١٠٣
١٠٤
١٠٥
١٠٦
١٠٧
١٠٨
١٠٩
١١٠
١١١
١١٢
١١٣
١١٤
١١٥
١١٦
١١٧
١١٨
١١٩
١٢٠
١٢١
١٢٢
١٢٣
١٢٤
١٢٥
١٢٦
١٢٧
١٢٨
١٢٩
١٣٠
١٣١
١٣٢
١٣٣
١٣٤
١٣٥
١٣٦
١٣٧
١٣٨
١٣٩
١٤٠
١٤١
١٤٢
١٤٣
١٤٤
١٤٥
١٤٦
١٤٧
١٤٨
١٤٩
١٥٠
١٥١
١٥٢
١٥٣
١٥٤
١٥٥
١٥٦
١٥٧
١٥٨
١٥٩
١٦٠
١٦١
١٦٢
١٦٣
١٦٤
١٦٥
١٦٦
١٦٧
١٦٨
١٦٩
١٧٠
١٧١
١٧٢
١٧٣
١٧٤
١٧٥
١٧٦
١٧٧
١٧٨
١٧٩
١٨٠
١٨١
١٨٢
١٨٣
١٨٤
١٨٥
١٨٦
١٨٧
١٨٨
١٨٩
١٩٠
١٩١
١٩٢
١٩٣
١٩٤
١٩٥
١٩٦
١٩٧
١٩٨
١٩٩
٢٠٠
٢٠١
٢٠٢
٢٠٣
٢٠٤
٢٠٥
٢٠٦
٢٠٧
٢٠٨
٢٠٩
٢١٠
٢١١
٢١٢
٢١٣
٢١٤
٢١٥
٢١٦
٢١٧
٢١٨
٢١٩
٢٢٠
٢٢١
٢٢٢
٢٢٣
٢٢٤
٢٢٥
٢٢٦
٢٢٧
٢٢٨
٢٢٩
٢٣٠
٢٣١
٢٣٢
٢٣٣
٢٣٤
٢٣٥
٢٣٦
٢٣٧
٢٣٨
٢٣٩
٢٤٠
٢٤١
٢٤٢
٢٤٣
٢٤٤
٢٤٥
٢٤٦
٢٤٧
٢٤٨
٢٤٩
٢٥٠
٢٥١
٢٥٢
٢٥٣
٢٥٤
٢٥٥
٢٥٦
٢٥٧
٢٥٨
٢٥٩
٢٦٠
٢٦١
٢٦٢
٢٦٣
٢٦٤
٢٦٥
٢٦٦
٢٦٧
٢٦٨
٢٦٩
٢٧٠
٢٧١
٢٧٢
٢٧٣
٢٧٤
٢٧٥
٢٧٦
٢٧٧
٢٧٨
٢٧٩
٢٨٠
٢٨١
٢٨٢
٢٨٣
٢٨٤
٢٨٥
٢٨٦
٢٨٧
٢٨٨
٢٨٩
٢٩٠
٢٩١
٢٩٢
٢٩٣
٢٩٤
٢٩٥
٢٩٦
٢٩٧
٢٩٨
٢٩٩
٣٠٠
٣٠١
٣٠٢
٣٠٣
٣٠٤
٣٠٥
٣٠٦
٣٠٧
٣٠٨
٣٠٩
٣١٠
٣١١
٣١٢
٣١٣
٣١٤
٣١٥
٣١٦
٣١٧
٣١٨
٣١٩
٣٢٠
٣٢١
٣٢٢
٣٢٣
٣٢٤
٣٢٥
٣٢٦
٣٢٧
٣٢٨
٣٢٩
٣٣٠
٣٣١
٣٣٢
٣٣٣
٣٣٤
٣٣٥
٣٣٦
٣٣٧
٣٣٨
٣٣٩
٣٤٠
٣٤١
٣٤٢
٣٤٣
٣٤٤
٣٤٥
٣٤٦
٣٤٧
٣٤٨
٣٤٩
٣٥٠
٣٥١
٣٥٢
٣٥٣
٣٥٤
٣٥٥
٣٥٦
٣٥٧
٣٥٨
٣٥٩
٣٦٠
٣٦١
٣٦٢
٣٦٣
٣٦٤
٣٦٥
٣٦٦
٣٦٧
٣٦٨
٣٦٩
٣٧٠
٣٧١
٣٧٢
٣٧٣
٣٧٤
٣٧٥
٣٧٦
٣٧٧
٣٧٨
٣٧٩
٣٨٠
٣٨١
٣٨٢
٣٨٣
٣٨٤
٣٨٥
٣٨٦
٣٨٧
٣٨٨
٣٨٩
٣٩٠
٣٩١
٣٩٢
٣٩٣
٣٩٤
٣٩٥
٣٩٦
٣٩٧
٣٩٨
٣٩٩
٤٠٠
٤٠١
٤٠٢
٤٠٣
٤٠٤
٤٠٥
٤٠٦
٤٠٧
٤٠٨
٤٠٩
٤١٠
٤١١
٤١٢
٤١٣
٤١٤
٤١٥
٤١٦
٤١٧
٤١٨
٤١٩
٤٢٠
٤٢١
٤٢٢
٤٢٣
٤٢٤
٤٢٥
٤٢٦
٤٢٧
٤٢٨
٤٢٩
٤٣٠
٤٣١
٤٣٢
٤٣٣
٤٣٤
٤٣٥
٤٣٦
٤٣٧
٤٣٨
٤٣٩
٤٤٠
٤٤١
٤٤٢
٤٤٣
٤٤٤
٤٤٥
٤٤٦
٤٤٧
٤٤٨
٤٤٩
٤٥٠
٤٥١
٤٥٢
٤٥٣
٤٥٤
٤٥٥
٤٥٦
٤٥٧
٤٥٨
٤٥٩
٤٦٠
٤٦١
٤٦٢
٤٦٣
٤٦٤
٤٦٥
٤٦٦
٤٦٧
٤٦٨
٤٦٩
٤٧٠
٤٧١
٤٧٢
٤٧٣
٤٧٤
٤٧٥
٤٧٦
٤٧٧
٤٧٨
٤٧٩
٤٨٠
٤٨١
٤٨٢
٤٨٣
٤٨٤
٤٨٥
٤٨٦
٤٨٧
٤٨٨
٤٨٩
٤٩٠
٤٩١
٤٩٢
٤٩٣
٤٩٤
٤٩٥
٤٩٦
٤٩٧
٤٩٨
٤٩٩
٥٠٠
٥٠١
٥٠٢
٥٠٣
٥٠٤
٥٠٥
٥٠٦
٥٠٧
٥٠٨
٥٠٩
٥١٠
٥١١
٥١٢
٥١٣
٥١٤
٥١٥
٥١٦
٥١٧
٥١٨
٥١٩
٥٢٠
٥٢١
٥٢٢
٥٢٣
٥٢٤
٥٢٥
٥٢٦
٥٢٧
٥٢٨
٥٢٩
٥٣٠
٥٣١
٥٣٢
٥٣٣
٥٣٤
٥٣٥
٥٣٦
٥٣٧
٥٣٨
٥٣٩
٥٤٠
٥٤١
٥٤٢
٥٤٣
٥٤٤
٥٤٥
٥٤٦
٥٤٧
٥٤٨
٥٤٩
٥٥٠
٥٥١
٥٥٢
٥٥٣
٥٥٤
٥٥٥
٥٥٦
٥٥٧
٥٥٨
٥٥٩
٥٦٠
٥٦١
٥٦٢
٥٦٣
٥٦٤
٥٦٥
٥٦٦
٥٦٧
٥٦٨
٥٦٩
٥٧٠
٥٧١
٥٧٢
٥٧٣
٥٧٤
٥٧٥
٥٧٦
٥٧٧
٥٧٨
٥٧٩
٥٨٠
٥٨١
٥٨٢
٥٨٣
٥٨٤
٥٨٥
٥٨٦
٥٨٧
٥٨٨
٥٨٩
٥٩٠
٥٩١
٥٩٢
٥٩٣
٥٩٤
٥٩٥
٥٩٦
٥٩٧
٥٩٨
٥٩٩
٦٠٠
٦٠١
٦٠٢
٦٠٣
٦٠٤
٦٠٥
٦٠٦
٦٠٧
٦٠٨
٦٠٩
٦١٠
٦١١

3. قمریہ کنبراؤت فرج جلد 1: صفحہ 451 (833)، دار کتابہ الاسلامیہ دہلی

3. قمریہ کنبراؤت فرج جلد 1: صفحہ 451 (833)، دار کتبہ الاسلامیہ دہلی

نہایتی نے سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی قرات فرمائی۔ (۱)
امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سرور کوں کی عبادت کے تحفہ و تزیینت کے لیے یعنی "سیدہ اقی لیل میں کنوؤں اور اللہ ابو احد العبد" نام لکھنے کی یہ روایت صحیح ہے۔ (۲)
امام مسلم اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی اور کھٹوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی قرات فرمائی۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے قریباً دو سو روایت آپ سے اس روایت کو سن فرما دیا ہے، انسانی مابین مابین مابین اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قریب بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیں تک دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں مغرب کے بعد پڑھتے تھے اور ان میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی قرات فرمائی۔ (۴)

امام ابن خریص، حاکم نے انہی میں اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک کے دوران چائیس مھلوں کو دیکھا۔ اور میں نے آپ کو فجر کی دو رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا۔ اور آپ فرماتے: "دلوں میں سورہ تہن تھی اچھی ہیں کہ ایک قرآن کریم کے چوتھی اور دوسری قرآن کریم کے تہائی کے برابر ہے۔"

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور غزوات فجر سے پہلے دو رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (۵)
نہایتی نے سنن میں اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی تو یہ اس کے لیے چوتھی قرآن کریم کے برابر ہے۔

امام طبرانی نے صغیر میں اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت سعید بن ابی العباس رضی اللہ عنہ سے روایت ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی تو گویا اس نے چوتھی قرآن کریم پڑھا۔ اور جس نے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی تو گویا اس نے قرآن کریم کا تیسرا حصہ پڑھا۔ (۶)

حضرت مسدد رحمہ اللہ نے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی سے پوچھا بیان کیا ہے کہ میں نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں: یہ دونوں سورہیں تھیں جنہیں میں پڑھا جاتا ہے یعنی "لا حول ولا قیۃ الا باللہ" اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ۔

1۔ مسند ابی یوسف، ج ۷، صفحہ 243 (35-9934)، دار الفکر، دمشق 2۔ مسند حاکم، ج ۲، صفحہ 202 (16-3301)، دار الفکر، بیروت

3۔ مجمع مسلم، ج ۱، صفحہ 251، تہذیبی کتب خانہ، کراچی 4۔ سنن ابن ماجہ، ثمرین، ج ۲، صفحہ 44 (1149)، دار الفکر، بیروت

5۔ شعب الایمان، ج ۲، صفحہ 493 (2523)، دار الفکر، بیروت 6۔ ایضاً، ج ۲، صفحہ 500 (2527)

امام احمد، ابن العسکری، ابو نعیم اور بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ ایک شیخ (پڑھا آدمی) سے جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو پایا سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا: میں حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ہاتھوں سے ساتھ ایک سدا میں نکلا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کے پاس سے گزرا۔ وہ قُلِّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی شرک سے بری ہو چکا ہے۔ اور ایک دوسرا آدمی قُلِّ لَكَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس سے سب اس آدمی کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ ایک مسلمان کی مغفرت فرمادی گئی۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابی داؤد، ابی یوسف، ابی حاتم، ابی نعیم اور بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہا: میں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ تو آپ مجھے وہ بتائیے جو میں اپنے بستر پر سوتے وقت پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قُلِّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا کر۔ راوی کا بیان ہے۔ پھر میرے باپ نے دنیا سے جدا ہوتے وقت تک (مرنے کے وقت تک) کسی دن اور رات اسے پڑھنے میں خطا نہیں کی۔ (۱)

امام سعید بن منصور، ابی یوسف، ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابی حاتم، ابی نعیم اور بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بلا شیعہ میں شرک کے ساتھ قریب زمانے والا آدمی ہوں۔ مجھے ایسی آیت کا حکم فرمائیے جو مجھے شرک سے بری کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قُلِّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا کر۔ راوی نے فرمایا: اس کے بعد میرے باپ نے دنیا سے رخصت ہونے تک کسی دن اور رات میں اس سورت کو پڑھا نہیں کیا۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت نفل بن معاویہ انجمی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: جب تو سونے کے لیے اپنے بستر پر آئے تو قُلِّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا کر۔ کیونکہ جب تو یہ پڑھے گا تو شرک سے بری اور محفوظ رہے گا۔

امام احمد اور طبرانی رحمہما اللہ نے الامامین میں حضرت عاتق بن جابر رحمہ اللہ سے اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے کہا حضرت جابر بن عاتق رحمہ اللہ سے جو کہ حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں سے یہ مروی ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ تو آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو میں سوتے وقت پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے وقت جب تو اپنے بستر پر جائے تو قُلِّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا کر۔ کیونکہ یہ شرک سے برکت کا اظہار ہے۔ (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب ابی حاتم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: سونے کے وقت قُلِّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا کر۔ کیونکہ یہ شرک سے برکت کا اظہار ہے۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن جابر سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر منافق نہ صلوات

الغنى (چاشت کی نماز) پڑھنا ہے، ہر روز نازل ہوتا ہے: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُونَ اذْهَبَا (۱)

امام ابوحنیفہؒ اور ابوہریرہؓ نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری جہاد یا ایک ایسے ملک پر اور ایسی جگہوں پر جو تمہیں اشراف باللہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ہے) سے نہایت دلدار ہے۔ نحو: **فَلَنْ يَأْتِيَهُمُ الْكُفْرُ نَوْمًا** پر نہ ملے گا۔ (۱)

۱۔ مزار کی طبعرائی اور ان میں مریدہ جسم لہے نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے رایت نفس کی سے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے بستر پر جائے توقف نہ اُٹھا الکفر فزون پر نہ کر۔ اور حضور نبی کریم ﷺ بھی بستر پر تشریف لے کر آئے مگر آپ نے نفس نہ اُٹھا الکفر فزون پر نہ کیا یہاں تک کہ اسے ستم کیا۔ (3)

ابن حمرہ نے حضرت زہراؑ کو اہل بیت رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو سو روپے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے کمالات کی تلاش کا کام نہیں کیا۔ اور دُرِّ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ دُور اور قُلُوبُ الْكَافِرِينَ دُور اور قُلُوبُ الْكَافِرِينَ دُور۔ امام ابو یوسف نے فضاہ میں مور ابن ضریر سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جس نے سات کے وقت قُرْآنِ اَحَدٍ اور قُلُوبِ الْكَافِرِينَ دُور میں اس کے (دل میں) کاغذ اور دو سو فضول ہوگا۔

۱۔ امیر اہل بیت علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو کھانا چاہئے ہوئے کچھوٹے ڈس لیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ مجھ پر لعنت کرے! یہ بڑا نازیکی کوچھوٹا ہوتا ہے اور نہ دوسرے کو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ہونٹ تک دکھایا اور اس پر ملے گئے۔ اور ساتھ میں قَاتِلُ الْكَلْبِ یُنْذِرُ قَتْلَ الْمُؤْمَدِ بِرَبِّهِمُ الْقَتْلِ اور قَتْلُ الْمُؤْمَدِ بِرَبِّهِمُ الْقَتْلِ کے لئے ہے۔ (4)

اور اہل بیتؑ نے حضرت جبریل علیہ السلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ میں نے یہ پسند کرتا ہے کہ: سب تو سر پر لٹے تو توحید میں اپنے راقیوں کی شکل میں ہوا اور ابراہیمؑ کے اعتبار سے تو ان سے زیادہ ہو گا میں نے عرض کی: ہاں۔ میرے پاس باپ آپ پر قربان ہوں اور رسول اللہ ﷺ کو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر یہ بچ سوئیں چڑھا کر: **قُلْ مَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ ذَرُوا مَا كَانُوا يُعْبَدُونَ**۔ **وَأَنذَرْنَا لَهُمْ آتٍ أَزْهَقُهُمْ نَارَ كَأْكَبَدٍ** اور **قُلْ اللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْمُبَارَكُ** اور ہر سورت کو پیسہ **تَعْلَمُ الْخُسُوفُ أَنَّ اللَّهَ جَبَّارٌ** سے شروع کر۔ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں میں شیخی اور انسانی دولت مند بن گیا۔ میں پہلے سبز پر لٹکا تو میری میت کمرہ اور زنا کر ہوتا تھا۔ اور جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ سونیں بتائیں اور میں نے یہ چڑھیں پکڑی ایست سب سے اچھی ہوئی اور زنا اور اچھی سب سے بڑھ گیا۔ یہاں تک کہ میں اپنے سفر سے واپس لوٹا۔ (5)

بن مضر میں نے عمرو بن لکھ سے بیان کیا ہے کہ وہ الخیزاء کہتے ہیں سورۃ الکافرون کی کثرت سے پڑھو اور ان سے اطمینان

برأت کرو۔

١۔ القراءات بما نثر الکتاب، جلد ۴، صفحہ ۲۰۳ (۶۶۲۱) دار الفکر، بیروت

2- کتب و ایضاً 10 مجلد 186 (17035) و 10 مجلدات 3- ایضاً 34-31 (17031)

﴿لَسَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾ ﴿تَوَالِحُ الْقَوْمِ عَلَى﴾ ﴿مِنْهُمْ﴾ ﴿مِنْهُمْ﴾ ﴿مِنْهُمْ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان و بخشنے والا ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۖ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ

أَفْوَاجًا ۖ فَيَسْبِغْ بِحَبِيبِكَ وَأَسْتَغْفِرَ لَهُ ۖ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

”جب اللہ کی مدد آچکے اور فتح (غلبہ ہو جائے)۔ اور آپ دیکھیں لوگوں کو کہ وہ داخل ہورہے ہیں اللہ کے دین میں فرقہ بندی پر تو (اس وقت) اپنے آپ کی ہمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کیجئے اور (اپنی امت کے لیے) اس سے مغفرت طلب کیجئے۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

امین مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ عید طیبہ میں نازل کی گئی۔ امام ابن مردویہ نے حضرت امیہ ذہیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ عید طیبہ میں نازل کی گئی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یرسار رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ روایت بیان کیا ہے کہ سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ہماری کی ساری فتح تک اور لوگوں کے دین میں داخل ہونے کے بعد عید طیبہ میں نازل ہوئی۔ ابن عباس آپ عید طیبہ کو اپنے وصال کی بھرپوری جہاز ہے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، برادر ابو یعلیٰ، ابن مردویہ اور قتیبہ رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ کے دوران مہجری کے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس وقت آپ عید طیبہ پر تھے۔ ابوالوارث فرماتا ہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے بچان لیا کہ یہ عید طیبہ ہے۔ (2)

امام ابو سعید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس طرح قرأت کی ہے: اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ آیت میں اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ کے ہے اور وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ اَفْوَاجًا ۖ فَيَسْبِغْ بِحَبِيبِكَ وَأَسْتَغْفِرَ لَهُ ۖ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا کے تحت کہنا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے طریق فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم قریب اس (وقت) آپ کا وصال ہو جائے گا۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اَفْوَاجًا سے مراد لوگوں کے گروہ ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، ج 6، ص 30، صفحہ 408، رد المحتار، کتاب التلاوت

2۔ دلائل اللہ، دار الفکر، ج 1، صفحہ 447، دار الفکر، الطبعة 1

3۔ تفسیر طبری، ج 6، ص 30، صفحہ 405-409

اللہ عز و جل کو سیر طیفہ بنایا ہے اور انہی سے وحیت طیب کی جاسکتی ہے۔ پس تم ان کی نصیحت کو سنو اور اطاعت و پیروی کرو۔ تو ہدایت پا جاؤ گے اور کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور یہی کی اللہ رکھ دے اور اللہ کی حاصل کر لو گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تھکے اترے اور حرب میں جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے آپ کی مخالفت کی تو سوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کسی نے آپ کی رائے کے ساتھ حقائق نہیں کیا، آپ کے ساتھ آپ کو منہ بول نہیں آیا اور آپ نے سدا پر آپ کی مدح نہیں کی۔ آپ نے کیا: تھکے اترے اور ان دونوں کی رائے نہیں بدلی اور ان دونوں کی تسکین عزرائلی کو تمام اہل زمین نے دیکھا۔

امام طبرانی اور ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اِقَاعًا وَفَضْرًا اللّٰهُ وَالْقَضْمُ کے بارے میں دیکھا، وقت ان کو آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر دی گئی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ گروہ و گروہ کر کے اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ یعنی جب آپ لوگوں کو امام قبول کرتے ہوئے دیکھیں۔ وہ فرماتا ہے کہ جس وقت آپ کی موت حاضر ہو تو اس وقت اپنے رب کی حمد بیان کرتے ہوئے اپنی بیان کیجئے اور اپنی امت کے لیے (اس سے) مغفرت طلب کیجئے۔ جسے حکم وہ بہت قوی قبول کرنے والا ہے۔

امام ابن مردودہ یہ نصیب اور ابن مسعود رحمہما اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اِقَاعًا وَفَضْرًا اللّٰهُ وَالْقَضْمُ کے تحت یہ تفسیر بیان کی ہے کہ یہ غم اور مد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کی حد بیان کی ہے اور آپ کو اپنے وصال کی خبر دی ہے کہ کب تک آپ فتح مکہ کے بعد باقی نہیں رہیں گے مگر تھوڑا سا وقت۔

امام ابن ابی شیبہ و ابن مردودہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ہمارے قرآن کریم میں جو سورت سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ اِقَاعًا وَفَضْرًا اللّٰهُ وَالْقَضْمُ ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت کبیل بن سعد السامی رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابو بکر سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ النصر نازل کی گئی۔ تو آپ نے جان لیا کہ یہ آپ کو اپنے وصال کی خبر دی گئی ہے۔

ابو سعید خدری رحمہ اللہ نے انہی میں سے ایک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ فتح مکہ کا ارادہ فرمایا تو آپ عید عید سے رمضان المبارک میں روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے۔ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طیب آئے ہوئے آٹھواں ماہ نصف گزر چکا تھا اور اچھی رمضان المبارک کے حیر و دن باقی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کر لیا۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ و مسلم و ابن جریر و ابن منذر و ابن مردودہ رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام ابو نعین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے یہ پڑھتے تھے: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاقْرُبُ اِلَيْهِ“ قریش نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کثرت سے یہ پڑھتے ہیں: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ

امام کاظم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ثَلَاثُ أَشْيَاءَ يُفَاخِخُونَ لِي وَبَيْنَ أَشْيَاءَ أَقْوَاهَا** اور فرمایا: **ثِيْنَا وَكَلَّ** **أَرَادَ** **كَرَّ** **وَرَدَّ** **دِينٌ** سے نکلیں گے جیسا کہ وہ مردہ (مردوں میں میں داخل ہوں)۔ (۱)

وہ طہرائی، امن، مردہ، یا وہ جو عظیم مصیبت کے بعد میں حضرت فصل بن عباس جرح و ثبوت والی سے قبول کیا ہے کہ جب مردہ شیعہ نازل ہوئی تو حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلَا** **يَا** **عَبْدَ** **اللّٰہِ** **اَلَمْ** **يَكُنْ** **مَعَكُمْ** **مَعْرُوفٌ** **بِہِ** **وَسَالٍ** **کِی** **تَعْرِضُوْہِ** **مَعِی** **ہے**۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے اسے جانے والی سماعت پہنچا ہے کہ حق ہے۔

امام اکبر سرادہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا ہے کہ یہ ملک لوگ مردہ اور مردہ اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوئے ہیں۔ اور مقرر یہ کہ مردہ اور مردہ اس سے نکلیں گے۔

امام ابن عباس رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا** **جَاءَ** **فَضْرُ** **اَلشُّوْءِ** **اَلْفَتْحِ** **اَوَّلِ** **یَمِّنِ** **آتَی** **اِنَّ** **کَی** **اَلْاِثْمَ** **اَلِی** **زَمْرٍہِ** **ہیں** **ہاں** **کِی** **طَبِیْ** **فَصَافِی** **اَوَّلِ** **وَلَوْ** **کِی** **عَظَمَتِ** **نَے** **اُنْہیں** **انجیلی** **حسین** **ہے** **وہ** **یہ** **اَوَّلِ** **اَلْفَتْحِ** **تُحِی** **کَی** **دِیْنِ** **میں** **مردہ** **مردہ** **وہ** **اَوَّلِ** **ہوئے** **ہیں**۔

[illegible][illegible]

ہم نے انہی حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ۱۰ یوں نے کہا: ”مگر تو یہ تو جیہ (اپنے رب کی حسرت بیان کیجئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ صورت ڈال کر فرمائی: ﴿وَقُلْ هُوَ أَهْوَاؤُهُمْ أَحْكَمُ لَكُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّكُمْ تَكُونُونَ مَعَدُونَ﴾ (پھر) (کہا) ہے۔ تحقیق ہم نے اسے پہچان لیا ہے کہ تم لوگوں میں یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں ۱۰ ہوں تو میں کا چیت ہوں۔“ (۱۰)

[illegible]

امام عبدالرزاق دین بروجوہدراہین مندرجہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کیا ہے کہ یہ وہی ہے جس کے
مکوئٹہ حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے وہ آئے اور کہا: ہر نے اپنے آپ کو کاتب بیان سمجھ لیا ہے اور ایک روایت
کے الفاظ ہیں آپ ہمارے لیے اپنے رب کا وصف بیان کیجئے۔ درآپ نہیں جانتے تھے کاتب ان پر کیا جواب دیا تو:

اس وقت قُلِّمُوا أَحَدًا تکمل صورت نازل ہوئی۔ (۱)

وہم ایڑ سپردہ اندر نے غذا کھل میں دھنسی نے ایڑم و الخلیل میں، امین منیع احمد بن نصر و ابن عرب و یور و ہنسیا و رحمہم اللہ نے
انقرہ میں حضرت علی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قل ھو اللہ
أحد یعنی تو اس نے ایک قرآن کریم کی کلمہ پڑھی۔

اس سلسلے میں اگر ماموئیل نے اذاعتی اور عیسائی کے عقوبت اور ان میں سے حضرت افس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قل عذرا لعلہ احد: دوسو مرتبہ پڑھی۔ اس کے دو سو سال کے گناہ بخش دیئے گئے۔ (2)

امام احمد و ترمذی و ابن الضریس اور عسائی و مسلم اللہ نے ترمذی و حنبل سے افس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں اس سورہ (اخلاص) سے محبت کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی: اس کے ساتھ تیری محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ (3)

۱۔ مائیں ضرور ہیں اور ان کی لائے رکھی رحیم اللہ نے امصاف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی رات کے وقت میں سرجہ قتل ہوا اللہ آہٹ پڑھنے کی مستحکم نہیں رکھے گا۔ یہ جگہ یہ سورت ثلث قرآن کے ہمارے ہے۔ (4)

۱۔ امیر المومنین اور محمد بن غفر جیسا اللہ نے کتاب الصلوٰۃ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پچاس مرتبہ پڑھی۔ اس کے پانچ سال کے گناہ بخش دیے گئے۔

الماہر ترمذی و ماہر اعلیٰ محمد بن نصر المانہر کی لادریغ تلمیح نے اہل تشیع و مجاہدانہ میں اور یہ الماہر اعلیٰ کے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چار روزہ دو مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے چار سو سالہ نیکوئی عطا فرمائے۔ یہاں اس کے ممکن و مثلاً دیتا ہے مگر اس کے بعد یہی کہی کہ زمین اور آسمان ہو۔ (5)

ترندی، امین بخاری اور نسائی نے شعبہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لڑ لیا جو آدمی رات کے وقت اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے دائیں پہلو پر سونے اور سورۃ قل هو اللہ احد پڑھے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو رب کریم ﷻ سے فرمائے گا: اے بندے! تو اپنے دائیں (پہلو پر) جنت میں داخل ہو جا۔ (6)

امام ابن سعد، ابن خریزمی، ابو یعلیٰ اور یسعی رحمہ اللہ نے وائیل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ
 قصور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں گئے کہ آپ پر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت
 محمد بن عبد ربیع بن حنفیہ فوت ہو گئے ہیں۔ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ ان پر نماز جنازہ پڑھ لیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تفسیر فہرست آیات، جلد 30، صفحہ 19، دار احیاء التراث العربی، بیروت

3- سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 194، وزارت تعلیم اسلام آباد

113-5

2- شومال ایران، مجلد 2، ص 507 (2548) هزاره نخست اعلامیه جرج

[illegible]

6. اِنَّا

ہاں یہ چھ انہوں نے زمین پر اپنا پر لیا تو آپ کے بے برائے کرنگی اور زمین کے ساتھ چپک گئی (یعنی تمام زمین ہموار ہو گئی) اور ہجر الہی کی چار پائی آپ ﷺ کے لیے اٹھائی گئی اور آپ نے اپنا پر نماز جنازہ پڑھی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کون سی شے کے سبب حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل مٹا ہوئی ہے؟ ان پر طغیانی کی دھنوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ تب اور ہر طرف میں چھا کر فرشتے تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ہٹنے کے سبب (انہیں یہ نصیحت اور اعزاز حاصل ہے) اور اٹھتے، بیٹھتے آتے، جاتے اور موتے وقت پر پڑھتے رہتے تھے۔ (۱)

امام ابن سعد ابن خبزیس، بیہقی نے واکل میں اور انصیب میں ایک دوسری سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تبوک کے سفر پر تھے کہ ایک دن اُنکی روشنی و شعاعوں اور نور کے ساتھ سورج طلوع ہوا کہ اس سے قسمی تر شیشہ نور میں ہم اس طرح نہیں دیکھتا۔ اس رسول اللہ ﷺ کے اس کی روشنی اور نور پر تعجب فرمانے لگے کہ اس کا جگہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ کے پاس آئے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھا سورج کو کیا ہے کہ یہ ایسے نور و روشنی اور شعاعوں کے ساتھ طلوع ہوا ہے کہ میں نے تر شیشہ ذروں میں اسے جس طرح طلوع ہوتے نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کا سبب یہ ہے کہ آٹھ صدیہ طیبہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم بن ماریہ علیہ السلام کا انتقال ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار ملائکہ ان پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بھیجے ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے بھر دو یافت فرمایا: اے جبرائیل! کیا اس سبب ہوا؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کھڑے، بیٹھتے، چلتے ہوئے اور رات و دن کے وقت کھڑے سے پڑھتے تھے۔ آپ بھی اسے کثرت سے پڑھیے کیونکہ اس میں تمہارے رب کا سبب ہے۔ نور جس نے اسے پچاس مرتبہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے پچاس ہزار درجات بلند فرمادیتا ہے اس سے پچاس ہزار گنا اونچا رہتا ہے اور اس کے لیے پچاس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے اس مقدار میں اضافہ کیا، اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے اضافہ فرما دے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں زمین کو سمیٹ لوں اور آپ ان پر نماز جنازہ پڑھ لیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ (۲)

امام ابن سعد ابن خبزیس اور بیہقی رحمہما اللہ نے انصیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دوسرے کو ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی اس کے پچاس برس کے عطاء بخش دیئے گئے۔ ہر ایک وہ چار کاموں سے اجتناب کرے خون (قتل) اسوال (چوری) زنا اور شراب نوشی۔ (۳)

ابن سعدی اور بیہقی نے انصیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جس نے نماز کی طہارت کی طرح با وضو ہو کر سو بار ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی وہ نائیک الکتاب (سورہ فاتحہ) سے زیادہ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھتا ہے اس کے دل کو مہوار کرتا ہے اور اس کے دل اور ہات بلکہ گردن دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں سونے کا

وجہ ہے (اور یہ ایسا ہے) گویا کہ اس سے تنگیس مرتب قرآن کریم پڑھا ہے۔ یہ سورت شرک سے اظہار برأت ہے ملائکہ کو حاضر کرنے والی اور شیطان کو دور رکھنے والی ہے۔ اس کی گونج عرش کے اور گرد ہوئی ہے۔ یہ اپنے قاری کا ذکر کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب وہ اس کی طرف نظر فرماتا ہے تو پھر وہ بھی بھیجی جس عذاب تکمیل دیتا۔ (1)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے مسند میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگو! میں جس نے بھی انکس حالت ایمان میں یا دوزخ میں سے جس سے جس سے چاہے داخل ہو جائے اور بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی عورتوں میں سے جس سے چاہے شادی کر لے۔ وہ آئی جس نے کمال کو معاف کیا۔ جس نے غفلت دین (قرض) کو ترک کر دیا، جس نے ہر قرض بخار سے بعد اس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان میں سے ایک محل کا (جزئی بھی ہے)۔ (2)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے معجم میں اس سند کے ساتھ جس میں مجاہد راوی ہے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر روز پچاس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھی تو سب کے دن اسے قبر سے اس طرح بلائے جائے گا: اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والا۔ لے لے لے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ (3)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے اعلیٰ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کھانا کھائے وقت، ہم اللہ شریف بھول جائے تو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھ لے جائے۔

امام جریری رحمہ اللہ نے حضرت جریر بن عجل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے گھر داخل ہونے وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھی تو یہاں گھر والوں اور پردیسوں سے فخر و افتخار کو دور کر دے گی۔ (4)

امام بزار اور جریری رحمہ اللہ نے ابی نعیم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھی گویا اس نے تہائی قرآن کریم پڑھا۔ اور جس نے قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھی تو گویا اس نے پورے قرآن کریم پڑھا۔ (5)

امام جریری نے ابی نعیم رحمہ اللہ نے اعلیٰ میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنی اس بیماری کے دوران نماز پڑھی جب تک کہ وہ فوت ہو جائے ہے تو اسے اپنی قبر میں خیمے میں مبتلا نہیں کیا جائے گا اور وہ حق قبر سے محفوظ رہے گا۔ (6) اور قتیبہ سے کہ وہ ملائکہ اسے اپنی تعمیروں پر آتھا نہیں گئے۔ یہاں تک کہ وہ اسے جلی صراط سے گزار کر جنت کی طرف لے جائیں گے۔ (5)

1۔ شعب ابی نعیم جلد 2 صفحہ 568 (2558) دارالکتب اعلیٰ بیروت 2۔ مسند ابی نعیم جلد 2 صفحہ 196 (1728) دارالکتب اعلیٰ بیروت

3۔ مجمع الزوائد جلد 7 صفحہ 305 (1549) دارالمنیر بیروت 4۔ بیضاوی جلد 10 صفحہ 179 (17075)

5۔ بیضاوی جلد 7 صفحہ 305 (11540) 6۔ راوی (11538)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے فضائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے شیخ ابیہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ہائی قرآن ہے۔

ابن عمر بن الخطابؓ نے الاول میں اور ابن مردیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک دن دورانِ غزوہ بدر رسول اللہ ﷺ نے جس قرآن پر حائل تو آپ ﷺ نے نبی رکت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور دوسری میں قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھی۔ اور جب صبح ہو کر نماز میں اٹھیں تو قرآن میں نے تمہارے ساتھ لکھ قرآن اور میں قرآن کی قرات کی ہے۔ (۱) امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جوک میں تھے کہ آپ نے حضرت جبرائیلؑ میں علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا: اے محمد! میں نے حضرت معاویہ بن معاویہ کے جنازہ میں حاضر ہوا جاکے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے اور حضرت جبرائیلؑ علیہ السلام سے بڑا ملائکہ کہہ سکتا تھا۔ تو انہوں نے اپنا دایاں پر پہناؤں پر رکھا تو وہ ہوا ہو گئے جھک گئے اور اپنا دایاں پر زمین پر رکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے کمر اور سینہ طبع کو دیکھنے لگے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ میں اور دوسرا ملائکہ نے ان پر ناز و نیاز کر دی۔ وہ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیلؑ! حضرت معاویہ بن معاویہ مرنے والی نبی اللہ عزوجل کے پاس تھے کہسے پہنچے؟ تو میں نے جواب دیا: اسی لیے کہ وہ اٹھتے، بیٹھتے اور سوائی اور بیدار چلتے ہوئے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔

امام ابن عمر بن الخطابؓ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اسی میں سے ایک صحابی تھے جنہیں معاویہ بن معاویہ کہا جاتا تھا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ غزوہ جوک کے لیے تشریف لے گئے تو اس وقت وہ یہاں تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس میں تک سفر کر چکے تو حضرت جبرائیلؑ میں علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور بتا کر حضرت معاویہ بن معاویہ کا وصال ہو چکا ہے۔ یہ خبر سن کر آپ ﷺ غمزدہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے عرض کیا کیا آپ کو اس سے خوشی ہوگی کہ میں آپ کو ان کی قبر دیکھاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ انہوں نے اپنا پر زمین پر دالا تو کوئی پہاڑ جتنی زراعت گروہت ہو گیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قبر خارج فرمادی۔ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کی اور حضرت جبرائیلؑ میں علیہ السلام آپ کے دائیں جانب تھے اور ملائکہ میں سے ہزار ہا مشتعل تھیں۔ یہاں تک کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے جبرائیلؑ! حضرت معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس مرتبہ پر مس ذریعہ سے پہنچے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے اور سوتے وقت قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے اور میں آپ کی امت کے بارے میں اتنا تھا یہاں تک کہ اس میں یہ سورت نازل ہوگئی۔

طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیہ اَلْکُرْسِی اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھیں تو اسے موت کے سوا کوئی شے جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی۔ (۲) امام ابن النجار رحمہ اللہ نے جامع بغداد میں حاشیہ بن عمرو جو کہ کتبہ ابوبکر میں سے ایک ہے کہ سند سے زیادہ قاضی

ہے۔ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل امین علیہ السلام انتہائی مسخین صورت میں مسکراتے اور اظہار صرت کرتے ہوئے میرے پاس آئے اور کہا: اے محمد ﷺ اعلیٰ اعلیٰ علی آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہر شے کا نسب نامہ ہے اور میرا نسب نامہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** ہے۔ آپ کی امت میں سے جو بھی اپنی زندگی میں ہزار مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** پڑھنے سے میرے پاس آیا، میرا اور میرے عرش کی اقامت دے گا اور ہر جس کی ہزار مرتبہ ان ستر میں سے اس کی شفاعت کروں گا جن پر سزا اور آپ ہو چکی ہوئی۔ اگر میں نے بذات خود یہ قسم نہ کھائی ہوئی کہ ہر نفس کے لیے موت کا ذائقہ ہے تو میں اس کی روح قبض نہ کرتا۔

امام ابن ماجہ اور رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس نے سفر کا ارادہ کیا اور اپنے گھر کی پوچھت کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** پڑھی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دائیں ہونٹے تک اس کا محافظ و نگہبان ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سے پہلی رکعت میں الحمد للہ اور قل یا اے **الْكَافِرُونَ** پڑھا ہے۔ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** پڑھا ہے۔ تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح سانپ اپنی کچل سے نکل جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے نقل الیوم واللیلہ میں حضرت اسامہ بن منیر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بعد قیل **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ**۔ **قُلْ اَلْهُدٰى لِّیْ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** سات مرتبہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ دوسرے جمعہ تک ہر روز ان کو معیت سے بنا دے گا۔

امام مازہ رحمہ اللہ و حسن بن احمد سرمدی رحمہ اللہ نے نقل **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** میں اسحاق بن عبد اللہ بن فروہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** پڑھی تو گویا کہ اس نے ایک تہائی قرآن کریم پڑھا۔ اور جس نے وہی مرتبہ اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت میں ایک گل بنا دیا۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرش کی زیارت رسول اللہ ﷺ تب ہم اس کی کفرت کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر و اطہب! آپ نے یہی الفاظ دوبارہ دہرائے۔

آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** پڑھی تو گویا اس نے تہائی قرآن کریم پڑھا۔ اور جس نے دوبارہ پڑھی تو گویا اس نے دو تہائی قرآن پڑھا۔ اور جس نے تین بار پڑھی تو گویا اس نے دو سو پڑھا جو اللہ تعالیٰ نے ہازل فرمایا۔

ابن عمر سرمدی نے ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک بار **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** پڑھی اس پر برکتیں نازل کی گئیں۔ اور جس نے دوبارہ پڑھی اس پر بھی برکتیں نازل کی گئیں اور اس کے گھر

والوں پر بھی۔ اور جس نے تمیں مرتبہ پر بھی اس پر، اس کے گھر والوں پر اور اس کے بڑھوسیوں پر بھی برکتیں نازل کی تھیں۔ جس نے بار مرتبہ اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت میں بارہا نکل بنا دیے۔ اور جس نے تیس مرتبہ پڑھی، وہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ان صحن ہو گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے وقت اپنی بڑھویاں اور انگوٹھے کے ساتھ وہاں اٹکی کوٹوں میں خار زیادہ کر دیا جس نے سو مرتبہ وہاں اٹکی پڑھی تو اللہ تعالیٰ نیاس کے لیے قرص اودھن کے اور پتھر بڑے کے ساتھ بخش دیئے۔ اور جس نے دو سو مرتبہ پڑھا اس کے پاس برتن کے گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے چار سو مرتبہ یہ سورت پڑھی تو اس کے لیے چار سو ایسے شہیدوں کا اجر ہے جن میں سے ہر ایک کے گھوڑے کی ٹانگیں بکارت دی گئیں اور اسے شہید کر دیا گیا۔ اور جس نے ہزار مرتبہ یہ سورہ پڑھی تو وہ تیس سر کے کاہنوں تک گمراہ جنت میں اپنا ٹھکانا ڈھونڈنے کے لیے نکلے گا۔

انہوں نے ہی حضرت عثمان بن عفیر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بار قل ھو اللہ اُحَد پڑھی گویا اس نے ایک تہائی قرآن کریم پڑھا۔ اور جس نے دو بار پڑھی گویا اس نے دو تہائی قرآن پڑھا۔ اور جس نے تین بار یہ سورت پڑھی۔ تو گویا اس نے پھر پھر کر پورا قرآن کریم پڑھا۔

انام سر قندی رحمہ اللہ نے ہی حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور مجید کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہزار مرتبہ قل ھو اللہ اُحَد پڑھی تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے بڑا (جائزہ) ہے جتنا کہ اس نے زیادہ پسند یہ ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگا کر ہلاک کر دے اور زمین پر پڑائی کرے۔

آپ ہی نے حضرت کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تین (قسم کے لوگ) جنت میں جہاں چاہیں مگر نہیں گئے۔ شہید اور وہ آدمی جس نے ہزار دو سو مرتبہ قل ھو اللہ اُحَد پڑھی۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ جس نے دن و رات میں دس مرتبہ قل ھو اللہ اُحَد اور آیت الکرسی پڑھنے پر سوا غلبت اختیار کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی واجب کر لی۔ وہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہو گیا اور شیطان سے محفوظ ہو گیا۔

آپ ہی نے حضرت فہم رحمہ اللہ کی سند سے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے دراضوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جس نے سورہ انفال تیس مرتبہ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے برأت، غضاب سے امان اور فخر و اکبر کے دن (سراویم قائمیت) کی امان لکھ دے گا۔

اور سر قندی رحمہ اللہ نے ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے گھر داخل ہوا۔ وہ اس سے سورہ کا قنود قل ھو اللہ اُحَد پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس سے فقر الیاس کو دور فرما دے گا۔ اور اس کے گھر کی خیر و برکت میں اضافہ فرما دے گا یہاں تک کہ اس کا نشان اس کے بڑھوسیوں کو بھی پہنچے گا۔

انام طبرانی رحمہ اللہ نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابو ہریرہ اور ابو ہریرہ دونوں نے بتایا کہ ہمیں اللہ راوی یحییٰ بن ابی قحطہ نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب

صور میں چھوڑا جائے گا تو جن کا قصد شہید ہونا ہے گا اور ملائکہ انہیں گھر میں کے اطراف کو پکڑیں گے اور وہ مسلسل قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ پڑھتے ہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا غضب پر سکون ہو جائے گا۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فراموشی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ جس نے قُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ پڑھا تو اس پر پانچ سو سال کی عمر عطا ہوگی۔ (تو کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو خرید لیا۔)

امام ابن حجر رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت کوپ ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے
فرمایا کہ جس نے رات یوں کے وقت میں سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی۔ تو یہ قرآن کریم کی متعدد ہے۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے
مبارک سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنا دے گا۔ تو حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے عرض کی:
قسم بخدا یا رسول اللہ! میں نے یہ سب ہم کثیر کل جٹا لیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ ان کو دینے والا اور
فضیلت عطا فرمائے گا وہاں ہے۔ (فرمایا: وہی اس کو دینے والا اور بہت زیادہ مستحق ہے۔)

امام یزید بن اسلم سنی اور ترمذی رحمہ اللہ نے الامام والصفحات میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ
روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سر پہ بوجھنا۔ تو وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے وقت قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ پڑھتا تھا اور ختم کرتا تھا۔ پس جب وہ لوگ واپس لوٹ کر آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ نے اس کا تذکرہ کیا۔ تو
آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو۔ کسی شے کے سبب وہ اس طرح کرتا رہا ہے؟ چنانچہ انہوں نے اس سے پوچھ لیا۔ تو اس
نے کہا: میں نے یہ دشمن کی صفت ہے اور میں اسے پڑھتا ہوں کہ بولے۔ وہ لوگ حضور نبی کریم ﷺ سے اصلوکاراً تسلیم کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اطلاع کرو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے
محبت کرتا ہے۔ "أَخْبِرْهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى مُجِبُّهُ" (۱)

امام ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کتاب اللہ میں ایک سورت
ہے۔ لوگ اسے چھوٹا گمان کرتے ہیں اور میں اسے انتہائی عظیم و طویل دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ محبت کرنے والے
سے محبت کرتا ہے۔ اس میں (توحید کے ساتھ)۔ (وہ کسی شے کی آفرینش نہیں۔ میں تم میں سے جو بھی اس کی قرأت کرے۔ تو وہ
اسے قتل سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ کسی اور شے کو قتل نہ کرے۔ کیونکہ یہ (سورت) اسے جزا اور بدلہ دے گی۔)

امام ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی
بارگاہ میں عرض کی: میرا ایک بھائی ہے۔ اس کے نزدیک قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی قرأت انتہائی پسندیدہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے
فرمایا: اپنے بھائی کو جنت کی بشارت دے دو۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے

نہ تو آپ شیطان کے فریب (جذبات) میں یہ ایک تہائی قرآن کریم کے برابر ہے۔ (۱)

[illegible]

۱۔ مطہرائی کے بغیر میں روکتی رہتا کہ اللہ نے شعب شمس کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے حج کی نذر کے بعد بارہ مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** پڑھی تو اس نے پچھلے مرتبہ حج کی عمرہ پر حلال اور اس دن اس کا یہ عمل تمام گناہوں میں سے افضل ہے۔ (بشر علیہ حدیث نقل رہے۔ ۳۳)

ابو جعفر بن شریف، سنائی، غزالی نے ۱۱۰۰ء میں اور یحییٰ بن محمد اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قرآن مجید کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حدیث قرآن ہے یا اس کے برابر ہے۔ (۴)

امام عید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن خلفہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سورۃ انعام پڑھتے سنا کہ وہ قریش کے ساتھ بڑھ رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: سوال کرو، تجھے عطا کیا جائے گا۔

امام عید بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے فجر کے بعد دوسری بار قن مؤانقہ اُتھا پڑھی۔ اور ایک روایت میں صبح کے بعد کئے الفاظ ہیں: تو اس دن اسے کوئی گمراہ والا حق نہیں ہوگا۔ اگرچہ شیطان کوشش کرتا رہے۔

امام حسینؑ بن مضمون دو راویان خبر لیں دو جہاں اللہ نے حضرت امینؑ ماں ماضی اللہ تھا سے چہ روایت بیان کی ہے کہ جس نے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور برزخ میں سورۃ فاتحہ سے ساتھ پندہ مرتبہ قُلْ يٰٰهَا اَلْحَقُّ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں دو قس بنے گا جنہیں ایشی جنت دکھائے ہوں گے۔

امام ابن عمرؓ میں رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عثمانؓ کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی تو چوبیس مرتبہ **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں دو محل بنا دے۔ یہ جہنیں اہل جنت دیکھیں گے۔

۱۰۔ ام سعیدہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے چار روزہ نکاح میں نہ ہو گا وہ گناہگار ہے۔

1. فلاحی، ایمان، جلد 2، صفحہ 502 (2532)؛ ازبک، کتبہ فخریہ، ج 1

2- عنوان این مبحث شرح جلد 4، فو 249 (3789)، د.ا. هفت، اندک، میراث

3- ترمینال: جلد 7، صفحہ 336/339) دراز اظہار برکت

4- تعميم: "يُمنع على 7 من 17 (39.4%) من الكوادر الصحية..."

مجلس شورای اسلامی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں (جو بہت ہی میرے باپ جیوڈیئم نے AM ہے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَقَّ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

”آپ عرض صحیح میں لیا، میں سمجھتا ہوں کہ پورا کارکنی۔ ہر ایک چیز کے شر سے نفس میں نے پیدا کیا۔ اور (خصوصاً) رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھاپا ہے۔ اور اس کے شر سے وہ بچو گئے۔ تاریکی میں نہ ہوں۔ اور (میں) بناؤں گا۔ اور نہ کرنے والے کے شر سے۔ اور وہ نہ کرنے۔“

نام انصار اور بھڑائی اور ان کا سرو یہ رسم اللہ نے طرق مجدد سے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ مصحف سے مواضع کو یاد دیتے تھے اور کہتے تھے: بخبر قرآن میں ایسی شے کی آیتیں نہ کہ جو میں میں سے نہیں ہے۔ بے شک یہ دونوں کتاب اللہ میں سے نہیں ہیں۔ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے ہاتھ لڑکوں کے ساتھ تھا۔ مانتے تھے کہ علم یا گیا ہے۔ اور حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ ان کی قوت نہیں کرتے تھے۔ بڑا دلہنہ کہتا ہے: صحابہ کرام میں سے کس نے حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ کی اتوں و جرو کی نہیں کی۔ حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ ہیچینہ سے صحیح روایت کے ساتھ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے نماز میں ان دونوں کی قوت کی ہے اور انوں کو مصحف میں ثابت رکھا گیا ہے۔ (۱)

[illegible]

امام مسعود اور ابی مرزوق رحمہ اللہ نے حضرت خلیفہ مسعودی رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ میں نے حضرت محمد بن عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں تم کو کھانا چاہتا ہوں۔ اور میں نے کہا اَلْخُذْ بِرَبِّكَ الْفَلَّاحِ اور قُلْ اَلْخُذْ بِرَبِّكَ الْفَلَّاحِ چاہتا ہوں۔ تو انہوں نے

فرمایا: ان دونوں کو پاس کر۔ یہ دونوں قرآن میں سے ہیں۔

امام حماد بن عمار بن محمد بن اسماعیل نے اس حدیث کے ساتھ حضرت ابو اخطابہ رضی اللہ عنہما، ابو سعید بن ابی الخضر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: ہم ایک صلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ مجھے پیچھے آ رہے تھے اور رسول یوں کی موت تھی۔ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے ذات کا مقام فانی۔ چنانچہ آپ مجھے ملے اور میرے قدم پر غصہ کیا اور فرمایا: قل، اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ تو میں نے کہا: اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت پڑھ لی۔ اور میں نے بھی آپ کے ساتھ ساتھ اسے پڑھا: قل، اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت پڑھی۔ اور میں نے بھی آپ کے ساتھ اس کی فراغت کی۔ پھر آپ پیشتر فرما کر، یا: یا: یا: تو نماز پڑھے تو ان کی قرأت پڑ کر۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الامام احمد بن محمد بن حنبلہ کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر کچھ آیات نازل کی گئی ہیں کہ ان کی مثل مجھ پر نازل نہیں کی گئی اور وہ جو تمہیں ہیں۔ (1)

امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن خریس، ابی داؤد، ابی یاری نے المعانی میں اور ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کراہی رات مجھ پر کچھ آیات نازل کی گئی ہیں۔ جن کی مثل میں نے کبھی نہیں دیکھی (یعنی) قل، اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ اور قل، اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ۔ (2)

امام ابن خریس، ابی داؤد، ابی یاری، امام ابی یاری نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ ابن مردودہ اور یحییٰ نے اہلبیت میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلہ پڑھا تھا۔ اور ہم مجھ اور ابیہام کے درمیان تھے کہ اچانک شہید ہوا اور میری نے تمہیں ڈھانپ لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل، اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ اور قل، اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ پڑھنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے عقبہ اور یحییٰ ان دونوں کے ساتھ بنا، مطلب کہ یہ اس ان دونوں کی مثل کے ساتھ بنا، مطلب کہ اسے والا کوئی نہیں۔ وہی کا بیان ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ان دونوں کے ساتھ اقامت کرات بھی سنا ہے۔ (3)

امام ابن سعد، ابی یاری اور یحییٰ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ میں تھے وہ انھیں تین شیئیں بتاؤں جس کے ساتھ پناہ مانگنے والے پناہ طلب کریں؟ انہوں نے عرض کی: ہاں! کہیں نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قل، اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ اور قل، اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ۔ (4)

امام ترمذی اور آپ نے اس روایت کو حسن قرار دیا۔ نسائی، ابن مردودہ اور یحییٰ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید الخدری

1. مجمع، 4، ج 7، صفحہ 314 (1556)، دار الفکر بیروت۔
2. بحی، 2، ج 1، صفحہ 272، دار الفکر بیروت۔

3. شعبہ الامامی، ج 2، صفحہ 511 (2563)، دار الفکر بیروت۔

4. طہ، 2، ج 3، صفحہ 311، دار الفکر بیروت۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت یوسف بن قیس بن ثمال رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ثابت بن قیس بخاری نے: "وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَأْكُلْ لَحْمَ بَيْتِ لَيْلَى" اور یہ بھی ہے: "وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أْكَلَ لَحْمَ بَيْتِ لَيْلَى، فَهُوَ كَأَنَّهُ أَكَلَ لَحْمَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ" (ابن ماجہ)۔
 سارے لوگوں کو یہ ہے۔ ثابت بن قیس بن ثمال سے یہ روایت ہے: "أَجَابَ أَنَّهُ لَمْ يَأْكُلْ لَحْمَ بَيْتِ لَيْلَى" (ابن ماجہ)۔
 علی بن ابراہیم نے کہا: "وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أْكَلَ لَحْمَ بَيْتِ لَيْلَى، فَهُوَ كَأَنَّهُ أَكَلَ لَحْمَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ" (ابن ماجہ)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن عمر بن عمر رحمہ اللہ نے حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب غرطہ بن ابی شیبہ نے اذن کیا اور قسمت کی۔ پھر مجھے اپنی رائیں جانب کھڑا کرنا۔ پھر آپ نے معاذ بن کے ساتھ قرأت کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "تو نے کیسے دیکھا؟" میں نے عرض کی: "جنت میں نے دیکھا ہے"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو یہ دونوں بڑھاکا جب بھی تو سنے اور جب بھی تو" (ص)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت قتادہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عتبہ بن عامر کو فرمایا: "سورة العلق" اور سورۃ الفاتحہ پڑھا۔ کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کی پہلے یہ دونوں میں سے ہیں۔
 امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی ساری کی لاکھ بکڑے چل رہا تھا۔ قرآن پڑھتا تھا۔ فرمایا: "اے عتبہ! کیا میں تجھے ایسی دو سورہیں نہ لکھاؤں جن کی قرأت انجائی بہتر اور نفع بخش ہے؟ میں نے عرض کی: "ہاں"۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ" اور "قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ" اور جب آپ نے نزول فرمایا تو آپ نے صحیح کی نماز میں اس کی قرأت کی۔ پھر آپ نے فرمایا: "اے عتبہ! تو کیسے دیکھتا ہے۔" (ط)

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پھر سورہ توحید پڑھنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے اسے روک دیا اور ایک آدھی کو تھموا فرمایا کہ وہ اس پر یہ پڑھے "قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ" اور میں نے پڑھی۔

امام ابن مردودہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کو سیاقی زکریٰ سفید رنگ کی ایک۔ پھر پھر وہ یہ فتح پڑھنے لگے۔ تو اس میں بڑی مشقت اور مشکل پیش آئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: "اس پر سوار ہوا اور اسے مطلع بناؤ"۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے سوار کیا اور فرارے گئے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: "اس پر سوار ہو اور قرآن کریم پڑھو"۔ انہوں نے عرض کی: "میں کیا پڑھوں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ"۔ پھر وہ قسم ہے اس قرأت کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے" تو نے اس کی مثل صورت کے ساتھ نماز میں پڑھی ہوگی۔

نام امین الدارائی رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار تھے تو آپ اپنے دو بیٹوں کو بلاتے اور قسم لیتے یا چومتے مارتے تھے۔

نام ابن ابی ہاشم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھتے تو کہہ کر اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور جب قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھتے تو کہہ کر اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

امام محمد بن عمر نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر ماہی سے کھانا کھاؤ تو اس سے روایت لیا کہ کہ رسول نے اپنے اہل خانہ میں سے ایک

عورت کے گلے میں ایک تھریڈ باندھ کر اس میں تھریڈ تھے تو آپ نے اسے گات دیو اور فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَلْقِیْ وَرِیْثِیْ

پھر فرمایا: مصیبت نہ لگے اور نہ ترک میں سے میں تو اس عورت نے کہا: بلاشبہ ہم میں سے کوئی اپنے سر میں تھریڈ کی

تھریڈ کرتی ہے تو وہ نظر نہ لگے گا مطالب کرتی ہے۔ اور جب وہ منتر کا مطالب کرتی ہے تو وہ یہ مانگ کرتی ہے کہ تحقیق اس نے

اسے نفع دیا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شک شیطان تو میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ اس کے سر میں آکر مکمل جھوٹا ہے۔ اور جب وہ منتر کرتی ہے تو دور تک جا رہا ہے۔ اور جب منتر نہ کرے تو وہ اسے اور مضبوط اور

بند کرتا ہے۔ جس اگر تھریڈ سے کسی کو تکلیف ہو تو وہ پانی لے کر اسے اپنے سر اور دست پر چھڑکے۔ پھر یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور سورۃ اخلاص اور سورۃ انسان پڑھے۔ ان شاء اللہ اس کے لیے نفع بخش ہو گا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے مسند میں حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہودیوں میں سے ایک

آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کو بلادو کیا اور آپ بیمار ہو گئے۔ پھر حضرت جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے اور آپ ﷺ پر سو: قَمْنِ اَنْزَلْ ہو کر۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا: بے شک یہودیوں سے ایک آدمی نے آپ پر جادو کیا

ہے۔ اور وہ عمرتان کو نہیں کہہ رہے ہیں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور واثق لے کر وہ خدمت ہو گئے۔ چنانچہ دو آیت پڑھتے رہے اور گرو کھڑے رہے۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اٹھ کھڑے ہوئے۔ گو کہ آپ

ﷺ نے نہ جہنم ہوئی رک (بیزی) سے آزاد ہو گئے (اور ہشاش بشاش ہو گئے)۔

امام ابن جریر نے دلائل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

کافیہ یہودی غلام تھا جو آپ کی خدمت کرتا تھا۔ اسے لہید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ وہ یہودی آپ کے ساتھ مسلسل رہا یہاں تک کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کو بلادو کیا اور سردیاں اور ضروری کریم ﷺ لگاتے رہے۔ یہ کھڑا رہتے رہے اور یہ معنوم نہ تھا۔ آپ کو تکلیف کیا ہے۔ پس اسی دوران ایک رات رسول اللہ ﷺ آرام فرماتے کہ چاک آپ کے پاس دفرشتے آئے، ان میں سے ایک آپ کے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کی جانب۔ اس وہ فرشتہ جو سر کی جانب تھا اس نے پاؤں کی جانب پھینکے اسے فرشتے سے کہا: انہیں کیا تکلیف ہے؟ تو اس نے جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے پھر یہ پھاہاں پر کس

نہ پاؤں پائے۔ اس نے جواب دیا: لعید اس مصرعے۔ اس نے پوچھا: تم کے ہاتھوں نے جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: تم نے اس کے دل میں دیر کھجواں نے شکست دی ہے کے ساتھ۔ وہ ان کی اردو میں ہے اور وہ کوئی اس کے اندر پتھر کے عجیبے اس کے اندر۔ وہ کوئی دانی نکال جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحب کی معیت میں کونوئی کی طرف چلے۔ وہ ایک ادنیٰ میں رہا۔ وہ پتھر کے پتے سے کاب کو دلی لایا۔ تو انہوں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے سر پر ہاتھ نے مارا۔ اور اس میں دیر کا کوسہ۔ تاہم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کے ساتھ تھا۔ اور اس میں رسول کا دھمکی ہوئی تھی۔ جب کہ ایک جسے میں میرا ذکر نہیں کیا۔ دلی انھیں۔ یہی حضرت خیر انیس علیہ السلام سوز تین کے لکھو آئے اور کہا: اسے محمد اسٹیڈیڈ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں شہنشاہی اللہ اس کی۔ اور اس کی۔ تو آپ سورت سے فارغ ہوئے اور تمہاری آرام۔ میں کل نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اور بحسب کیا۔ پھر اس کے بعد آپ راستہ دیکھنے والے تھے۔ عرض کی کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ یہودی کو قتل کر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے محبت۔ مالیت کا ظاہر دینی ہے اور اس کے نیچے اللہ تعالیٰ کا کلمہ: سبحانک یا شہید ہے۔ چنانچہ آپ نے اسے نکال دیا۔ (۱)

”یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي الدُّنْيَا مَالُهُ يَرْثُ يُؤْتِيهِ فَمَنْ شَاءَ وَيُؤْتِيهِ اللَّهُ فَمَنْ شَاءَ وَلَهُ الْقُدْرَةُ أُولَئِكَ أَسْمَاءُ لَكُمْ وَأُولَئِكَ يَرْثُونَ أَمْوَالَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِمَّا كَسَبُوا وَلَهُ الْقُدْرَةُ أُولَئِكَ أَسْمَاءُ لَكُمْ وَأُولَئِكَ يَرْثُونَ أَمْوَالَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِمَّا كَسَبُوا وَلَهُ الْقُدْرَةُ“

امام ابن جریر نے ان کا اس میں اور ان کی وصیاء اللہ نے حسب الامان میں حضرت سید رضی رحمہ اللہ سے (جو میں شیخ حلیہ) روایات اخذ کیں ہیں۔ یہ قول بیان کیا ہے کہ حسب وصیاء اللہ ہے جو امتان میں ہوا تھا۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت یہ قراویان بیان کیا ہے کہ مراد یہودی ہیں جو کہ اسلام سے حسد کرتے تھے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: ”وَمِنْ شَرِّ مَا يَجِدُ إِذَا أَحْسَدَ“ مراد ان آدم کا نفس اور اس کی نظر ہے (یعنی اس آدم کی ذات اور اس کی نظر کے سے شریعت میں پناہ مانگا ہوا)۔

ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ منقول نقل کیا ہے کہ عاصی کی نظر اور اس کے نفس کے شر ہے۔ (2)

امام ابن جریر نے حضرت عباد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ان کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو تکلیف برداری تھی تو انہوں نے یہ پڑھا: ”بِسْمِ اللَّهِ أَزِيدُكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَيُؤْتِيكَ مِنْ حَسَنٍ حَاسِلٍ وَكُلِّ عَمَلٍ“ بِسْمِ اللَّهِ يَشْفِيكَ“

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت روایت کی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور یہ پڑھ کر دم کیا: ”بِسْمِ اللَّهِ أَزِيدُكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَيُؤْتِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَحَسْبُكَ“ بِسْمِ اللَّهِ يَشْفِيكَ“

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حسد سے بچو۔ کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ گھڑی کو کھاتا ہے۔

امام ابن مردودیہ رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلند رو جاؤ لغت کرنے والے اور احسان بنانے والے۔ بخل، باغی اور حسد کرنے والے کے لیے ایسے کھٹیں گے۔

اسم تہجدی رحمہ اللہ نے شعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر ابھی اہل جنت میں سے ایک آدمی اس راستے سے آئے گا۔ پس اچھے میں انصار میں سے ایک آدمی آیا اس کی راز میں سے وضو کا پانی نکال رہا تھا اور وہ اپنے بائیں ہاتھ میں جو تے اٹھائے ہوئے تھا۔ اس نے سلام عرض کیا۔ پھر جب دوسرا ان حاضر نبی کریم ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ تو پھر بائیں ہاتھ کی طرح ایک

﴿سورة الناس﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، بیشمار دہانے والا ہے۔

قُلْ أَغُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝
مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝
الْغَنِيِّ ۝ إِلَهِي يُوسُوفُ ۝ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝
الْجَمْعِ ۝ النَّاسِ ۝

”اے عیب (عجز) کہنے میں بنا لینا ہوں سب انسانوں کے پروردگار کی۔ سب انسانوں کے بادشاہ کی۔ سب انسانوں کے مولا کی۔ ہمارا دوسرا لے والے، ہمارا پرستار ہونے والے کے شرت۔ ہر دوسرا لے رہا ہے تو ان کے دوس میں۔ خود وہ جہات میں ہے ہر انسانوں سے۔“

امام ابن جریر یہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورہ قل اغوذ برب الناس مدینہ طیبہ میں نازل کی گئی۔

امام ابن جریر یہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور اسوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کو کوچ اور بار بار دوسرا دعا کی کرنے والے اور بار بار پرستار ہونے والے سے بچو۔ بلاشبہ وہ (اللہ تعالیٰ) انہیں آزماتا ہے کہ تم میں سے کس کے ساتھ اسے اچھا لگتا ہے۔“

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فضل خانہ میں پیشاب کرنے سے دوسرا الجوازی کرنے والا نکال دیتا ہے۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس آدمی کے دوسرے سے بچو کہ کسی کو دوسرا لے جانے کی خواہش کرتا ہے۔ (۲)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے کتاب آدم ابو موسیٰ میں حضرت معاذ بن ابی علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی دعا میں سے یہ بھی ہے: ”اَللّٰهُمَّ اغْنِنِيْ مِنْ دُمُوْاسٍ وَدُمُوْكَ وَاخْلُفْنِيْ وَتَسْلِسْ اَنْشِبْصُنْ“ (اے اللہ! میرے دل کو اپنے ذکر کے انہماک سے آلودہ نہ کر اور شیطان کے دوسری بھوت (دروغہ) سے)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے کتاب آدم ابو موسیٰ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شیطان کی مثال الجوازی کی طرح ہے کہ وہ اپنے مندر کے من پر رکھتا ہے اور اس میں دوسری ڈال دیتا

اور میں نے یہ تصور بنایا کہ اسی مندرجہ ذیل حضرت مومن رویم رحمہ اللہ سے جو بتایا کہ حضرت شیخ منیر علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ آپ کو شیطان کی دو ٹیڑھوں سے بچائے (انسان) کے اندر ہے۔ اس کا یہ صحنہ ہے آپ پر دو جگہ خاتمِ نبیؐ کی دعا آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پہ آپ کے سر کی طرح ہے اور وہی کے منہ پر ہے۔ اس کے منہ سے جب کسی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو وہ چھوٹ جاتا ہے۔ اور جب وہی کا ذکر کرتے تو وہ بڑا ہوتا ہے اور وہی کے اندر ہے۔ یہ بتایا کہ اور وہی کے منہ سے دعا کی کہ وہ کسی اللہ تعالیٰ سے ہے۔

اس کا مندرجہ ذیل حضرت محمد رحمہ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شیطان کا غش انسان کے دل پہ ہے اس کی آنکھوں میں ہے اور وہی کے ذہن (خوشیاں) میں ہے اور وہی کے منہ سے اس کا کلام اس کی آنکھوں اور اس کی شرم گاہ سے جب وہی کے منہ سے اس کے اندر اس کی درمیں ہے جب وہی بھیر کر چلے۔ یہی شیطان کی کجی اس (بھیر کر چلے) میں ہے۔

امام ابو منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے یہی شیعہ و ائمہ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے۔ دونوں دوسرے دعا دہانی کرنے والے ہیں۔ خبر رسالت میں دوسرے دعا دہانی کرنے والے ہیں۔ اور انسان کے نفس کی دوسرے دعا دہانی کو نشانیں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

امام عبد بن حمزہ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہی شیعہ و ائمہ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ بلاشبہ لوگوں میں سے بھی شیاطین ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں شیطانوں (سے شر) سے جو ہے وہ انسانوں میں سے ہیں یا جنات میں سے۔ (۱)

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابی جعفر رحمہ اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے دو سو دن کے روزه اور کلمہ الحامیہ کرتے تھے "اللھم فاستجبک" اور "انھہ ایک نعت۔"

وہ پہنچ کر دراصل اللہ کی تعریف کر کے بن ابی جعفر رحمہ اللہ سے یہ قول ذکر فرمایا ہے اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت جبرائیل اثنی عشر سالہ آئے تو کہیں کہ آپ کو مبارکباد کیا کہ آپ قاصدین ہیں۔ پس آپ نے اس کو بوجھ کر اور انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کافی ملحق دینے اور لغت کرنے کے لیے دعوت بھی فرمائی۔ بعد ازاں نے آپ کو حرمہ بعد لیکن نہ اس دعوت فرمایا ہے۔ اس نے آپ کو خدا اب دینے کے لیے بھیج دیا۔ ان امور میں آپ کے ذمہ کوئی شے نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو فرمائے تو یہ قبول کرے یا نہیں خدا ہے۔ یہ روایت وہاں مذکور ہے۔ پھر انہوں نے آپ کو یہ روایت نقل کی "اللھم ان تستجبک ونستعینک ونؤمن بک ونحضرک ولا نخلع ونترك من یفجرك انھہ ایک نعت۔ ولك نصلی و نسجد۔ ایک تسبیح ونحفظ ان رجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك الحدی بالکفر صحیح۔"

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے مصنف میں محمد بن نصر اور حنفی کے سنن میں عبید بن جریج سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے بعد دعائے نوبت پڑھی اور کہا "بسم اللہ الرحمن الرحیم انھہ ان نستعینک ونستغفرک ونسئلی عینک ولا نکفرک ونخلع ونترك من یفجرك ونسجد انھہ الرحمن الرحیم اللھم ایک نعت۔ ولت نصی و نسجد۔ ولك تسبیح و نحفظ۔ نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالکفر صحیح۔" اور عبید نے یہ بیان کیا کہ ان تک یہ پڑھنی ہے کہ یہ اور سنن مصنفہ میں مسطور میں قرآن کریم کی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابی جعفر رحمہ اللہ سے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز کی نماز میں ان دو سو دن کے روزه اور کلمہ الحامیہ کا اظہار کرتے تھے "انھہ ان تستعینک ونستغفرک ونسئلی عینک ولا نکفرک ونخلع ونترك من یفجرك ونسجد۔ ولك نصی و نسجد۔ ولك تسبیح و نحفظ۔ نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالکفر صحیح۔"

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے محمد بن نصر رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان فرمائی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی "اللھم ان تستعینک ونستغفرک ونسئلی عینک ولا نکفرک ونخلع ونترك من یفجرك اللھم ایک نعت۔ ولت نصی و نسجد۔ ولك تسبیح و نحفظ۔ نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالکفر صحیح۔"

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی "بسم اللہ الرحمن الرحیم قل فواللہ احد لا آفر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔"

تذکرہ شہداء و شہیدان

۱۰۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے لیے کوئی نیک کام چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نفع پہنچائے۔

اور چھٹی اور ساتویں شعبہ ایف اے میں پورا حصے کی بجائے نصف کی شرح پر کم ہو جائے گی۔ جس سے تقریباً ایک لاکھ چھ سو تیس ہزار روپے کی رقم بچ جائے گی۔ یہ رقم بھی انصاف کے لیے بطور نفع کے پاکستان کے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے قریب سے تقسیم کی جائے گی۔

[illegible]

روایت و لفظ الحبيب ربنا قبل من نداءك المسبح بحمده -

ہے کہ اس بخاری اور ابوداؤد کا وہ نیم عباسی نسخہ چھاندا کرتے ہیں۔ اور ایک سند اس خبر سے ہے: میں جبرئیلؑ کو خطا دینا اپنی راجح عن میں عباس رضی اللہ عنہما۔ لیکن ان روایت میں جو مورد التوقیر اور آل عمران سے قصص نکلتی ہیں۔ اور جن کے حواشی وہ مدد فرمائی ہوں گے۔ اور اس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نسخہ نہیں لیا۔ نیز ابوداؤد سند منقطعہ سے۔ جبرائیلؑ کے جس میں اس روایت پر تصریح کرائیں کہ اس میں خطا نہ تھی۔ ہائے مروی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے والے ضعیف راویوں کی روایات میں سے دو تیسرے جو ابونعیر محمد بن ماریب بھی ان طرف منسوب ہو۔ یہ تیسرا وہاں واضح سے روایت کرتے ہیں۔ اور وہ ماریب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اور پھر وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور کئی کو (عاریتاً) روایت کرنے لگے۔ یہ منہم کیا ہے۔ وہ پھر ہوئے۔ تو انہوں نے اپنی حالت مرض میں اپنے اصحاب کہتے بار جو کچھ ماریب نے انہیں ابوصالح سے سنا تھا وہ سب جھوٹ ہے۔ اور کبھی کی شخصیت کے سبب جو خیر بنان سے مروی ہوئی وہ کبھی ان طرح ضعیف ہوئی۔ اور ان سے بھی نہ جہد کر ضعیف۔ ابی محمد بن مروان سعدی الضمیر ہے۔ اس نے اپنے بیٹے محمد بن مروان سے تفسیر روایت کی ہے۔ اور ایک انتہائی ضعیف راوی صالح بن محمد خزاعی ہے۔ اور راویوں میں سے جنہوں نے کبھی سے تفسیر روایت کی ہے۔ ان میں سے حضرت سفیان ثوری اور محمد بن فضیل بن خزاعان ہیں۔ اور (سود) حفظ سے پہلے کے ضعیف راویوں میں سے حضرت حبان ہیں۔ ورنہ ابی علی احرر کی ہیں۔ اور ان میں سے ایک جو خیر بن سعید ہیں۔ یہ کمرور راوی ہے۔ اس نے ضووک بن حزام سے تفسیر بیان کی ہے۔ اور حضرت ضحاک مدنی ہیں۔ اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے آپ سے کچھ نہیں سنا۔ اور منہجی نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر بیان کی ہے۔ ان میں علی بن نعیم ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہے اور علی بن سلیمان ہیں۔ یہ صدوق راوی ہے اور ابودوق علیہ السلام احرر ہیں۔ ان پر کوئی اعتراض نہیں اور ان میں سے عثمان بن عطاء غمر اسانی ہیں۔ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نسخہ نہیں لیا۔ ان میں سے ایک حضرت اسماعیل بن عبد الرحمن سعدی ہیں۔ یہ کوثر کے ربیع والے صدوق راوی ہیں۔ لیکن انہوں نے کئی مرتبے سے تفسیر بیان کی ہے۔ خلاصہ انہی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن مروان شراشہ بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ عنہ اور کئی دیگر لوگوں کے واسطے مختلف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور دیگر افراد سے بھی۔ اور انہوں نے تمام روایات کو غلط مطلق کر دیا۔ نیز ثقہ راویوں کی روایات ضعیف راویوں کی روایات سے مستطیسر کی گئیں۔ اور زہری سعدی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوا کسی صحابی سے احادیث کی ہے۔ اور بسا اوقات ان کا سعدی منہ سے انتہا میں بھی لازم آجاتا ہے۔ ان میں سے ایک ابی نعیم بن حکم بن ابان سعدی ہیں اور یہ ضعیف ہے۔ یہ اپنے باپ کے واسطے سے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر بیان کرتا ہے۔ اور علامہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ کیونکہ حضرت ابن عباس کے ذکر کے ساتھ بہت سی احادیث کو انہوں نے مشعل کر دیا ہے اور اس راوی سے آپ کی تفسیر عبد بن ربیع نے روایت کی ہے ان میں سے ایک اسماعیل بن ابی زید دمشقی ہیں یہ بھی ضعیف راوی ہے۔ ان کے بہت سی تفسیر جمع کی ہیں۔ ان میں صحیح بھی ہیں اور

ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے جو مستحق ہیں میدان میں لے کر روایت سے ہیں ڈاکٹریٹس میں اور ایم بی بی سی میں عمر موکی میں
مستحق روایت سے ہیں وہاں قدنی کی روایت کے زاہر ہیں۔ اگلی

است

[illegible]

امين بجهه نيكه الكرمه عليه افضل الصلوة والسلام- وصلى الله على خير خلقه سيدنا
محمد، وعلى اله وصحبه اجمعين برحمتك يا رحمن-